کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارۃ المصطفیٰ	دعائم الاسلام	امالی الصدوق
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامامؑ
ثواب الاعمال	عدت	امالی الشیخ
احتجاج	اعلام الورٰی	تمحیص
مجالس المفید	عیون و المحاسن	عمدۃ
فہرست النجاشی	غرر و الدرر	مصباح الشریعہ
جامع الاخبار	غیبۃ الشیخ	مصباحین
جمال الاسبوع	غوالی الثالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارۃ
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر فرات بن ابراہیم	مہج الدعوات
عدد	کتاب الروضہ	عیون اخبار الرضاؑ
سرائر	کتاب العتیق الغروی	تنبیہ خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قبس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء الحقوق	نہج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غیبۃ النعمانی
قصص الانبیاء	دروع	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خرائج
صحیفۃ الرضاؑ	رجال الکشی	توحید
فقہ الرضاؑ	کشف الغمہ	بصائر الدرجات ۔
ضوء الشہاب	مصباح الکفعمی	طرائف
روضۃ الواعظین	کنز جامع الفوائد و	فضائل
صراط المستقیم	تاویل الآیات الظاہرہ	کتابی الحسین بن سعید
امان الاخطار	معد	اولکتابہ والنوادر
طب الائمہ	خصال	من لایحضرہ الفقیہ

بحار الانوار (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم ۱۲

درحالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

عنوانات — صفحہ نمبر

باب ۲۳
غیبتِ کبریٰ میں دیدارِ امامؑ

باب ۲۴
ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے

باب ۲۵
علاماتِ ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر

اس کتاب "بحار الانوار" جلد دوازدہم کے ترجمے کے
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازتِ ناشر
شائع کرنا خلافِ قانون متصور ہوگا

مصنف ــــــ علامہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم ــــــ مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب ــــــ سید محمد جعفر حسین زیدی - ۳۶ بی - لانڈھی
طابع ــــــ سندھ آفسٹ پریس - کراچی
ناشر ــــــ محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ - کراچی
سن اشاعت ــــــ محرم الحرام سنہ ۱۴۱۹ ہجری، ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۹۸ء

۳۰ اپریل سنہ ۱۹۹۸ء

باسمہ سبحانہ تعو

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرۂ آفاق کتاب "بحار الانوار" طبع جدید کی جلد ۵۲-۵۳ مشتمل بر حالات حضرت امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا اردو ترجمہ پہلی بار ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب باب ۲۳ سے باب ۳۱ کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک شیشی کا عطر دوسری شیشی میں انڈیلنے کی کوشش کرے۔ اول تو انڈیلتے وقت کچھ نہ کچھ گر جائیگا اور اگر بڑی احتیاط برتی، گرنے نہ دیا تو پہلی شیشی میں کچھ لپٹا ہوا تو ضرور رہ جائیگا یعنی پورے کا پورا عطر دوسری شیشی میں منتقل نہیں ہوسکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے، مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور احتیاط سے کام لے ایک زبان کا پورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی، احادیث رسولؐ اور اقوالِ ائمہ معصومین علیہم السلام، جن کے مفاہیم کا مع اپنے تمام اعماق و لبطون کے کسی ترجمے میں سمٹ آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو نمازوں میں سورہ ہائے قرآنی کی قرأت لازم قرار دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہرحال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شستہ ہو اپنے متن کے دامن سے وابستہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو اصل تک پہنچنے میں ممد و معاون ثابت ہو۔

"وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ"

والسلام - سید حسن امداد - ممتاز الافاضل

باب ۲۶

حالاتِ یومِ ظہور

باب ۲۷

سیرت و اخلاقِ امامِ زمانہؑ، تعدادِ اصحاب اور اُن کے حالات

بحار الانوار
باب ۲۳
بست و سوم
غیبتِ کبریٰ میں دیدارِ امامؑ کے دعوے دار
ANSAR

باب ۲۳

غیبتِ کبریٰ میں دیدارِ امامؑ کے دعوے دار

(۱) آخری توقیعِ امامِ زمانہ علی بن محمدؒ کے نام

ابوالحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائم علیہ السلام کی طرف سے) ایک توقیع (تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

"یَا عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدَ السَّمرِیَّ! اِسْمَعْ! اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَ اِخْوَانِكَ فِیْكَ فَاِنَّكَ مَیِّتٌ مَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ سِتَّةِ اَیَّامٍ فَاجْمَعْ اَمْرَكَ وَلَا تُوْصِ اِلٰی اَحَدٍ یَقُوْمُ مَقَامَكَ بَعْدَ وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَیْبَةُ التَّامَّةُ فَلَا ظُهُوْرَ اِلَّا بَعْدَ اِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی ذِکْرُهٗ ـ وَذٰلِكَ بَعْدَ طُوْلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَةِ الْقُلُوْبِ وَامْتِلَاءِ الْاَرْضِ جَوْرًا ـ وَسَیَاْتِیْ مِنْ شِیْعَتِیْ مَنْ یَدَّعِی الْمُشَاهَدَةَ قَبْلَ خُرُوْجِ السُّفْیَانِیِّ وَالصَّیْحَةِ فَهُوَ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ ـ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ـ"

(اے علی بن محمدؒ سمری سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہٰذا تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامّہ واقع ہو چکی ہے، اور بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد، جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آئندہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروجِ سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔)

(اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوّت سوائے اللہ بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبرسیؒ)

★ حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔
(اکمال الدین)

لوٹ: شاید اس روایت میں نیابت وسفارت کے ساتھ مشاہدہ اور رویت مراد ہے۔ ورنہ بیشمار روایتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں نے امام قائمؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

(۲) امامِ قائمؑ ایامِ حج میں

ابی اور ابنِ ولید اور ابنِ متوکل اور ماجیلویہ اور عطار سب نے محمد عطار سے انھوں نے فزاری سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے، انھوں نے ابنِ بکیر سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے روایت بیان کی ہے اُس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

" یُفْقَدُ النَّاسُ اِمَامَهُمْ فَیَشْهَدُهُمُ الْمَوْسِمَ فَیَرَاهُمْ وَلَا یَرَوْنَهُ۔ "

(لوگ اپنے امام کو گم کیے ہوئے ہوں گے۔ امام حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر اُن کو کوئی نہ دیکھ سکے گا۔)
(اکمال الدین)

★ ابی نے سعد سے، سعد نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتہ طوسی)

★ مظفر علوی نے ابنِ عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبرئیل بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بغدادی سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ ———— (غیبتہ طوسیؒ)

★ ایک جماعتِ "رواۃ" نے تلعکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے انھوں نے اسدی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے ———— (غیبتہ طوسیؒ)

★ محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتہ نعمانی)

★ کلینی نے محمد عطار سے (انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اسحاق بن محمد) سے اسی کے مثل روایت کی ہے ———— (غیبتہ نعمانی)

★ کلینی نے حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے ———— (غیبتہ نعمانی)

(۳) حضرت خضرؑ دورِ غیبت میں امامِ قائمؑ کیلئے مونسِ تنہائی ہیں

مظفر علوی نے ابنِ عیاشی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے انھوں نے ابنِ فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے

قَالَؑ: " اِنَّ الْخِضْرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَیَاةِ فَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ حَتّٰی یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ اِنَّهٗ لَیَأْتِیْنَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْنَا فَنَسْمَعُ صَوْتَهٗ وَلَا نَرٰی شَخْصَهٗ وَ اِنَّهٗ لَیَحْضُرُ حَیْثُ ذُکِرَ فَمَنْ ذَکَرَهٗ مِنْکُمْ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ وَ اِنَّهٗ لَیَحْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَیَقْضِیْ جَمِیْعَ الْمَنَاسِكِ وَیَقِفُ بِعَرَفَةٍ فَیُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیُؤْنِسُ اللّٰهُ بِهٖ وَحْشَةَ قَائِمِنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ غَیْبَتِهٖ وَ یَصِلُ بِهٖ وَحْدَتَهٗ "

آپؑ نے فرمایا: (حضرت خضر علیہ السلام نے آبِ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جبتک کہ صور پھونکا جائے گا۔ وہ برابر آیا کرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم اُن کی آواز سنتے ہیں اُن کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب اُن کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج بجالاتے ہیں۔ مقام عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانۂ غیبت میں اُن دل بہلائیں گے اور تنہائی میں وہ اُن سے ملاقات کرتے رہیں گے۔)
(اکمال الدین)

(۴) آپؑ ہر سال فریضۂ حج ادا کرتے ہیں

ابنِ متوکل نے حمیری سے، انھوں نے محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے اُن کا

"وَاللهِ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ يَحْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ فَيَرَى النَّاسَ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَرَوْنَهُ وَلَا يَعْرِفُوْنَهُ ـ"

محمد عمری کہتے ہیں (خدا کی قسم، حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کے لیے تشریف لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور ان کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائمؑ ہیں)۔

(اکمال الدین)

۵ صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہونگی

روایت کی ہے احمد بن ادریس نے علی بن محمد سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انھوں نے عبداللہ بن مستنیر سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے اور مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا، آپؑ نے فرمایا:

"اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَيْبَتَيْنِ اِحْدَاهُمَا تَطُوْلُ حَتّٰى يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ مَاتَ، وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ قُتِلَ وَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى عَلٰى اَمْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِلَّا نَفَرٌ يَسِيْرٌ لَا يَطَّلِعُ عَلٰى مَوْضِعِهٖ اَحَدٌ مِنْ وُلْدِهٖ وَلَا غَيْرِهٖ اِلَّا الْمَوْلَى الَّذِيْ يَلِيْ اَمْرَهٗ ـ"

(اس صاحب الامرؑ کے لیے دو غیبتیں ہیں اُن میں سے ایک غیبت بہت طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے وہ قتل ہو گئے، کچھ کہیں گے وہ کہیں چلے گئے اور اب اُن کے اصحاب میں سے چند لوگ باقی ہیں جو اُن کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پرایا کوئی نہیں جانتا کہ اُن کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے اُن کے خادم کے جو اُن کی خدمت پر مامور ہے۔) (غیبۃ طوسی)

★ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے حسین بن سعید سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انھوں نے عبیس بن ہشام سے انھوں نے ابن مستنیر سے انھوں نے مفضل بن الجناب سے اسی کے مثل روایت کی ہے [1]

[1] غیبۃ نعمانی

۶ بہترین جائے قیام طیبہ ہے

انہی اسناد کے ساتھ مفضل سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ عُزْلَةٍ وَلَا بُدَّ فِيْ عُزْلَتِهٖ مِنْ قُوَّةٍ وَمَا بِثَلَاثِيْنَ مِنْ وَحْشَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيْبَةُ"

(اس صاحب الامر کے لیے عزلت و گوشہ نشینی لازمی ہے اور اسی گوشہ نشینی میں قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی اُن کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔) (غیبۃ طوسی)

۷ مقامِ روحاء کا سنہرا پہاڑ

ابن الوجید نے ابن ولید سے، انھوں نے صفار سے، صفار نے ابن معروف سے، انھوں نے عبداللہ بن حمدویہ بن براء سے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے اسماعیل سے، انھوں نے عبدالاعلیٰ آلِ سام کے غلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیلئے گیا، جب ہم لوگ مقامِ روحاء پہنچے تو آپؑ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا

"تَرٰى هٰذَا الْجَبَلَ؟ هٰذَا جَبَلٌ يُدْعٰى رَضْوٰى مِنْ جِبَالِ فَارِسَ اَحَبَّنَا فَنَقَلَهُ اللهُ اِلَيْنَا، اَمَا اِنَّ فِيْهِ كُلَّ شَجَرَةٍ مُطْعِمٍ وَنِعْمَ اَمَانٌ لِلْخَائِفِ مَرَّتَيْنِ اَمَا اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ فِيْهِ غَيْبَتَيْنِ وَاحِدَةٌ قَصِيْرَةٌ وَالْاُخْرٰى طَوِيْلَةٌ ـ"

(تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ اس پہاڑ کا نام جبلِ رضوی ہے جو فارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ تھا، اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا، دیکھو، اس پر ہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کے لیے بہترین جائے امان قرار پائے گا، اس لیے کہ صاحبِ امر کی دو غیبتیں ہوں گی؛ ایک غیبتِ قصیر (صغریٰ)، دوسری غیبتِ طویل (کبریٰ)۔

(غیبۃ طوسی)

٨ دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

فضل بن شاذان نے عبداللہ بن جبلہ سے، انھوں نے سلمہ بن جناح جعفی سے انھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

" یا حازم ! اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَظْهَرُ فِي الثَّانِيَةِ اِنْ جَاءَكَ مَنْ يَقُولُ اِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهٖ فَلَا تُصَدِّقْهُ "

(اے حازم ! اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمھارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے ان کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلودہ کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔) (غیبۃ طوسی)

٩ حضرت یوسفؑ سے مشابہت

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے احمد بن حسین سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابونجران سے، انھوں نے فضالہ سے، انھوں نے سدیر صیرفی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا، آپؑ نے فرمایا:

" اِنَّ فِي صَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ لَشَبَهًا مِنْ يُوسُفَ "

(اس صاحبِ امر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہوگی)

میں نے عرض کیا: گویا آپ اُن کی غیبت یا حیرت کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں ؟

قَالَ ؑ: " مَا يُنْكِرُ هٰذَا الْخَلْقُ الْمَلْعُونُ اَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ مِنْ ذٰلِكَ ؟ اِنَّ اِخْوَةَ يُوسُفَ كَانُوا عُقَلَاءَ اَلِبَّاءَ اَسْبَاطًا اَوْلَادَ اَنْبِيَاءَ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَلَّمُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَتَاجَرُوهُ وَرَادُّوهُ وَكَانُوا اِخْوَتَهُ وَهُوَ اَخُوهُمْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتّٰى عَرَّفَهُمْ نَفْسَهُ وَقَالَ لَهُمْ: اَنَا يُوسُفُ. فَعَرَفُوهُ حِينَئِذٍ فَمَا يُنْكِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ الْمُتَحَيِّرَةُ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُرِيدُ فِي وَقْتٍ (مِنَ الْاَوْقَاتِ) اَنْ يَسْتُرَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ

لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ اِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِيهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔ فَلَوْ اَرَادَ اَنْ يُعْلِمَهُ مَكَانَهُ لَقَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ (وَاللّٰهِ لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ وَوُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ تِسْعَةَ اَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ اِلٰى مِصْرَ)۔ فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهٖ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ اَنْ يَكُونَ صَاحِبُكُمُ الْمَظْلُومُ الْمَجْحُودُ حَقَّهُ صَاحِبُ هٰذَا الْاَمْرِ يَتَرَدَّدُ بَيْنَهُمْ وَيَمْشِي فِي اَسْوَاقِهِمْ وَيَطَاُ فُرُشَهُمْ وَلَا يَعْرِفُونَهُ حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يُعَرِّفَهُمْ نَفْسَهُ كَمَا اَذِنَ لِيُوسُفَ حَتّٰى قَالَ لَهُ اِخْوَتُهُ : اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ ؟ قَالَ ؑ : اَنَا يُوسُفُ۔ "

آپؑ نے فرمایا: (یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ غور کرو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباط تھے اولادِ انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو بھی کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرت اُن سب کے بھائی تھے ؟ مگر جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے اپنا تعارف نہیں کرایا، وہ لوگ انھیں پہچان ہی نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ کہا کہ میں یوسفؑ ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اس امت متحیرہ کو اس امر سے کیوں انکار ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک مدت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو مصر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جائے سکونت کا علم ہو جائے تو وہ اس پر قادر تھا۔ (خدا کی قسم، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نو دن میں مصر پہنچ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ) تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجت کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس میں اِس اُمت کو کیوں انکار ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تمھارا صاحب الامر ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے

اُن کے ساتھ بیٹھے اُٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انھیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کرادو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا تو (اُنھوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے اُن سے کہا: ارے تم ہی یوسفؑ ہو۔؟ اُنھوں نے کہا، ہاں میں یوسفؑ ہوں۔) (غیبۃ نعمانی)

★ کلینی نے علی بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

★ دلائل الامامۃ طبری میں علی بن ہبۃ اللہ نے ابوجعفر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سعد بن عبداللہ سے، اُنھوں نے محمد بن خالد برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے فضالہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (دلائل طبری)

(۱۰) غیبتِ طویل و غیبتِ قصیر

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے عمرو بن عثمان سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے اسحاق بن عمّار سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا، آپؑ نے فرمایا:

قَالَ ؑ " لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا طَوِيلَةٌ وَالْأُخْرَىٰ قَصِيرَةٌ. فَالْأُولَىٰ يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا خَاصَّةٌ مِنْ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَىٰ لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةُ مَوَالِيهِ فِي دِينِهِ "

آپ نے فرمایا (امامِ قائمؑ کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری قصیر۔ پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپؑ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہوگا) (غیبۃ نعمانی)

(۱۱) غیبتِ صغریٰ و کبریٰ میں فرق

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے اُنھوں نے اسحاق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا: " لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَىٰ طَوِيلَةٌ (الغيبة) الْأُولَىٰ لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ (فِيهَا إِلَّا خَاصَّةُ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَىٰ لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا) إِلَّا خَاصَّةُ مَوَالِيهِ فِي دِينِهِ "

(امامِ قائمؑ کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک اُن میں سے قصیر (صغریٰ) دوسری طویل (کبریٰ) پہلی غیبت میں سوائے چند مخصوص شیعوں کے آپ کا جائے قیام کسی کو معلوم نہ ہوگا اور دوسری غیبت میں سوائے آپ کے مخصوص خادموں کے آپ کی رہائش کا علم کسی کو نہ ہوگا۔) (غیبۃ نعمانی)

(۱۲) امامِ قائمؑ کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے ابنِ ابی نجران سے، اُنھوں نے علی بن مہزیار سے، اُنھوں نے حمّاد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر کناسی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا:

" إِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ " وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ " لَا يَقُومُ (الْقَائِمُ) و (لِأَحَدٍ) فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ "

(بلاشبہ اس صاحبِ امر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔) اور یہ فرماتے ہوئے سنا: (وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو اُن کے لیے کسی کی بیعت نہ ہوگی) بلکہ اُنکی بیعت کی جائے گی۔ (غیبۃ نعمانی)

(۱۳) دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

(ابنِ عقدہ نے) قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے اپنی کتاب میں عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے، اُنھوں نے سلمہ بن جناح سے، اُنھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، میرے والدین بغیر حج کیے مرگئے اور اللہ تعالیٰ نے روزی بھی اچھی دی ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ میں ان دونوں کی طرف سے فریضۂ حج ادا کردوں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ضرور کرو۔ یہ عمل اُن دونوں کے لیے ٹھنڈک کا سبب بنے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

ثُمَّ قَالَ ع: "یَا حَازِم! اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَتَیْنِ یَظْهَرُ فِی الثَّانِیَةِ فَمَنْ جَاءَكَ یَقُوْلُ: اِنَّهُ نَفَضَ یَدَهُ مِنْ تُرَابِ قَبْرِهِ فَلَا تُصَدِّقْهُ۔"

پھر آپ نے فرمایا (اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں، وہ دوسری غیبت کے بعد ظاہر ہوں گے۔ پس اگر کوئی شخص آکر تجھ سے یہ کہے کہ اُس کا ہاتھ اُنکی قبر کی خاک سے آلودہ ہوچکا ہے (یعنی وہ مرچکے ہیں اور اس نے انکی قبر کو اپنے ہاتھ سے مٹی دی ہے) تو اُس کے اِس قول کو سچ نہ سمجھنا۔ (وہ جھوٹا ہوگا۔)

(غیبۃ نعمانی)

۱۴ آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

حازم بن حبیب سے ایک دوسری روایت بھی قدرے فرق سے مروی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: "میرے والد کا انتقال ہوگیا، وہ ایک مردِ مجسم تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اُن کی طرف سے حج ادا کروں اور کچھ صدقہ دوں؟ اِس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ضرور کرو اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔

پھر فرمایا: اے حازم اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔

پھر آپ نے وہی فرمایا جو اِس سے پہلے کی حدیث میں مذکور ہے۔

(غیبۃ نعمانی)

۱۵ دورِ غیبت میں لوگوں کے اقوال

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے علاء سے، اُنھوں نے محمدؒ سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا کہ

"اِنَّ لِلْقَائِمِ غَیْبَتَیْنِ یُقَالُ فِی اِحْدَاهُمَا هَلَكَ وَلَا یُدْرٰی فِیْ اَیِّ وَادٍ سَلَكَ"

(امام قائمؑ کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہانتک کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہوگئے اور کسی کو علم نہیں وہ کس وادی میں جا پہنچے۔)

(غیبۃ نعمانی)

۱۶ ہر موسمِ حج میں آپکی موجودگی

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے ابوبکر اور یحییٰ بن مثنّیٰ سے، اُنھوں نے زُرارہ سے

اور زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا

قَالَ ع: "اِنَّ لِلْقَائِمِ غَیْبَتَیْنِ یَرْجِعُ فِی اِحْدَاهُمَا وَالْاُخْرٰی لَا یُدْرٰی اَیْنَ هُوَ؟ یَشْهَدُ الْمَوَاسِمَ، یَرَی النَّاسَ وَلَا یَرَوْنَهُ"

آپؑ نے فرمایا (امام قائمؑ کے لیے دو غیبتیں ہیں۔ ایک میں تو اُن کی طرف رُجوع کیا جانا ممکن ہوگا، مگر دوسری میں تو کسی کو علم ہی نہ ہوسکے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ، مواسمِ حج میں جائیں گے تو وہ سب کو دیکھیں گے لیکن اُنھیں کوئی نہ دیکھ سکیگا)

(غیبۃ نعمانی)

۱۷ چند علامتیں قبل از ظہور

ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضّل بن ابراہیم بن قیس اور سعدان بن اسحاق بن سعید اور احمد بن حسن بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسن قطوانی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، اُنھوں نے ابراہیم خارقی سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے۔ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"قائم آلِ محمدؐ کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہوگی"

آپ نے فرمایا: "نَعَمْ، وَلَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ حَتّٰی یَخْتَلِفَ السَّیْفُ بَنِیْ فُلَانٍ وَتَضِیْقَ الْحَلْقَةُ وَیَظْهَرَ السُّفْیَانِیُّ وَیَشْتَدَّ الْبَلَاءُ وَیَشْمَلَ النَّاسَ مَوْتٌ وَقَتْلٌ یَلْجَئُوْنَ فِیْهِ اِلٰی حَرَمِ اللهِ وَحَرَمِ رَسُوْلِهٖ۔"

(ہاں، اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہوگا جبتک کہ بنی فلاں میں تلوار نہ چلے حلقہ تنگ نہ ہوجائے، سفیانی خروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہوجائیں اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ بھاگ کر حرمِ خدا اور اس کے رسولؐ کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔)

(غیبۃ نعمانی)

۱۸ آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے، اُنھوں نے حسن بن علی کوفی سے

اُنھوں نے علی بن حسّان سے، اُنھوں نے عبد الرحمٰن بن کثیر سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

یقولُ " اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَتَیْنِ فِیْ اِحْدَاهُمَا یَرْجِعُ فِیْهَا اِلٰی اَهْلِهٖ وَ الْاُخْرٰی یُقَالُ فِیْ اَیِّ وَادٍ سَلَكَ "

آپ فرماتے ہیں (اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے، وہ کسی وادی میں چلے گئے۔)

میں نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟

قَالَؑ : " اِنْ اِدَّعٰی مُدَّعٍ فَاسْأَلُوْهُ عَنْ تِلْكَ الْعَظَائِمِ الَّتِیْ یُجِیْبُ فِیْهَا مِثْلُهٗ "

فرمایا: (اس دور میں اگر کوئی مدعیٔ امامت آئے تو اُس سے اُن اُمور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کے لیے لازمی و ضروری ہیں۔)

(غیبۃ نعمانی)

(۱۹) غیبت میں آپ کا قول

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، اُنھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں عبداللہ بن جبلہ سے، اُنھوں نے احمد بن نضر سے، اُنھوں نے مفضّل سے، مفضل نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کہ آپ نے فرمایا:

" اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَةً یَقُوْلُ فِیْهَا " فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ "

(یقیناً اس صاحب الامر کے لیے غیبت ہے جس میں وہ کہیں گے کہ " میں خدا کے حکم سے تم لوگوں کے خوف سے تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے مرسلین میں سے قرار دیا ہے۔ "

(غیبۃ نعمانی)

(۲۰) دورِ غیبت میں بہترین جائے قیام

کلینی نے اپنے کچھ چنیدہ اصحاب سے، اُنھوں نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے وشّاء سے، اُنھوں نے (علی) ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آنجنابؑ نے فرمایا:

قَالَؑ : " لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَیْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهٗ فِیْ غَیْبَتِهٖ مِنْ عُزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَیْبَةُ وَمَا بِثَلَاثِیْنَ مِنْ وَحْشَةٍ "

آپؑ نے فرمایا (اس صاحبِ امر کے لیے غیبت ضروری ہے اور اس غیبت میں گوشہ نشینی لازم ہے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے اور تیس[1] کے ساتھ اُن کا جی نہ گھبرائے گا۔)

(غیبۃ نعمانی)

★ کلینی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابو ایوب خزّاز سے، اُنھوں نے محمد بن مسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۃ نعمانی)

(۲۱) بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، اُنھوں نے محمد بن عباس سے اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے مفضّل سے روایت کی ہے مفضّل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

" اِنَّ لِصَاحِبِ الْاَمْرِ بَیْتًا یُقَالُ لَهٗ: بَیْتُ الْحَمْدِ فِیْهِ سِرَاجٌ یَزْهَرُ مُنْذُ یَوْمِ وُلِدَ اِلٰی یَوْمِ یَقُوْمُ بِالسَّیْفِ لَا یَطْفٰی "

(صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو "بیت الحمد" کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار لیکر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا کبھی نہ بجھے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

★ محمد حِمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن عطاء سے، اُنھوں نے سلّام بن ابی عمیرہ سے، اُنھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۃ نعمانی)

---

[1] ثلاثین (تیس) سے مراد آپ کے تیس خادم ہوں گے اور ایک کی موت کے بعد دوسرا خدمت کریگا۔ (کافی)

بحار الانوار
باب ۲۴
بست وچہارم
ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ
آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے

باب ۲۴
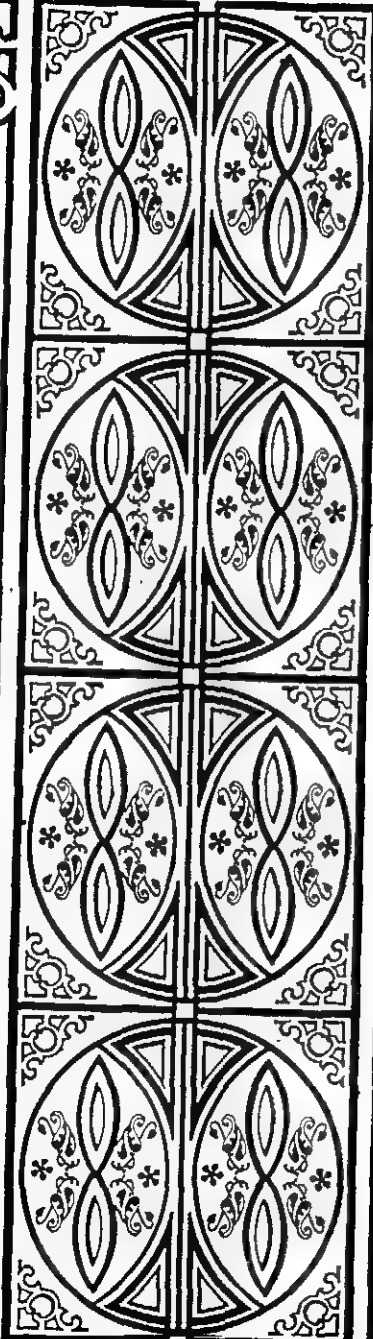
جزیرۂ خضراء اور بحرِ ابیض کے واقعات

صاحب بحارالانوار فرماتے ہیں کہ میں نے قصۂ جزیرۂ خضراء اور بحرِ ابیض کے متعلق ایک مشہور رسالہ دیکھا جس کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں نقل کروں، اس لیے کہ وہ رسالہ بھی اُس شخص کے ذکر پر مشتمل ہے جس نے جزیرۂ خضراء کو دیکھا ہے اور اس میں عجیب و غریب باتیں تحریر ہیں اور چونکہ میں نے اس قصے کو اصول کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا، اس لیے اس کو ایک علیحدہ باب میں بعینہٖ نقل کر رہا ہوں۔

رسالۂ جزیرۂ خضراء و بحرِ ابیض

مازندرانی کی روایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس خدا کی جس نے ہم لوگوں کو اپنی معرفت کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا شکر کہ اُس نے ہمیں سردارِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حضرت علی علیہ السلام اور آنجناب کی اولاد ائمہ معصومین علیہم السلام کی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان تمام طیبین و طاہرین حضرات پر اور سلام ہو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

امّا بعد۔ میں نے حضرت امیرالمومنین سید الوصیین و حجت رب العالمین اور امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خزانے میں شیخ فاضل و عالم و عامل فضل بن یحییٰ بن علی طیبی کوفی قدس سرہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک رسالہ پایا جو مندرجہ مضمون پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

امّا بعد۔ حقیر طالبِ عفوِ باری فضل بن یحییٰ بن علی طیبی امامی کوفی عرض کرتا ہے کہ میں نے دو فاضل و عالم و عامل شیخ شمس الدین نجیح حلّی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حرام حلّی قدس اللہ روحیہما

سے روضۂ اقدس سید الشہداء حضرت ابوعبداللہ الحسین علیہ السلام میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ہجری کو یہ روایت سُنی اور خود ان دونوں حضرات نے یہ روایت سامرّہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاورِ نجف اشرف کی زبانِ مبارک سے سُنی تھی۔ یہ حکایت خود مازندرانی موصوف کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے۔ اسے سنکر مجھے شیخ مازندرانی سے ملنے کا بےحد شوق ہوا اور دعا کی کہ آسانی سے ہی کہیں اُن سے میری ملاقات ہو جائے، تاکہ یہ سب کچھ میں خود بھی اُن کی زبان سے سُن لوں، اور یہ خیال کر کے میں نے سامرّہ کا ارادہ کیا۔ اتّفاق کی بات کہ اسی سال ماہِ شوّال میں شیخ مذکور حلّہ آئے ہوئے تھے جس کی خبر مجھے سید فخرالدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو حلّہ کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تو اثنائے گفتگو میں اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل حلّہ میں اُنہی کے مکان میں مقیم ہیں۔ اس خبر کو سنکر مارے خوشی کے بیتاب ہو گیا اور میں فوراً سید فخرالدین کے ہمراہ حلّہ کے لیے روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، دست بوسی کی۔

اُنھوں نے میرے متعلق سید فخرالدین سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟

سید فخرالدین نے میرا تعارف کرایا۔ یہ سن کر وہ اُٹھے اور مجھے اپنی جگہ بٹھا دیا اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ میرے والد اور میرے بھائی صلاح الدین کی خیریت دریافت کی جنھیں وہ پہلے ہی سے جانتے تھے اور میں اُس زمانے میں بسلسلہ تحصیلِ علم شہرِ واسط میں مقیم تھا۔ غرض، شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جس سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ موصوف علمِ فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اُن سے اُس واقعے کے متعلق دریافت کیا جو شیخ شمس الدین اور شیخ جلال الدین سے سُنا تھا۔ اُنھوں نے صاحبِ خانہ سید فخرالدین حسن اور بہت سے علمائے حلّہ کی موجودگی میں، جو اُن سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، اوّل سے آخر تک پورا قصہ بتاریخ پندرہ شعبان ۶۹۹ہجری بیان کیا۔ جو اُن ہی سے سُنے ہوئے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مقامات پر اُن کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں۔ لیکن باعتبارِ معنیٰ و مطلب کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل نے بیان کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم کے پاس (اللہ اُن کو ہدایت کی توفیق دے) علمِ اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی سے علمِ قرأت حاصل کیا کرتا، جو ساتوں قرأتوں اور بہت سے علوم، صرف و نحو، منطق معانی و بیان و اصولِ فقہ و اصولِ کلام کے ماہر تھے۔ بہت نرم طبیعت اور صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک آدمی کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے۔ جب کبھی مذہبِ شیعہ کا ذکر آتا

تو کہا کرتے کہ اِس مسئلے میں علمائے امامیہ کا یہ قول ہے۔ برخلاف دوسرے مدرّسین کے، جو ایسے موقع پر یہ کہا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال ہے۔ اسی بناء پر میں نے شیخ اندلسی مالکی کے سوا سب کے یہاں آمد و رفت ترک کردی، بس اُن ہی سے تحصیلِ علم کرتا رہا۔

ایک مرتبہ اتفاقاً اُن کو دمشق۔ شام سے مصر کے شہروں کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی۔ چونکہ مجھے اُن سے، اور اُنھیں مجھ سے خاص محبت ہوگئی تھی اس لیے مجھے اُن کی جدائی اور اُنھیں میری علیحدگی گراں تھی۔ بالآخر طے یہ پایا کہ میں بھی اُن کے ساتھ سفر کروں۔ چنانچہ وہ مجھے بھی دوسرے غریب طلباء کے ہمراہ لیگئے۔

جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ پہنچے تو جامع ازہر میں ہمارا قیام ہوا اور وہاں پر بہت دنوں تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ شیخ کی خبرِ آمد کو سنکر علماء وفضلاء شوقِ ملاقات کو آتے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے رہے، نو ماہ تک وہاں بڑا خوشگوار علمی ماحول رہا۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے وارد ہوا، اُن میں سے ایک شخص نے ہمارے اُستاد کو اُن کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت علیل ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمھاری صورت دیکھ لوں، لہٰذا جلد پہنچو، تاخیر نہ کرنا، تاکید ہے۔

اس خط کو پڑھ کر شیخ اسقدر بیچین ہوئے کہ رونے لگے اور فوراً سفر کے لیے آمادہ ہوگئے ہم چند طلباء بھی اُن کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ مزید حرکت کرنے کے قابل نہ رہا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شیخ فرطِ محبت سے رو دیے اور کہنے لگے تمھاری جُدائی مجھ پر شاق ہے، مگر کیا کروں مجبور ہوں کہ سفر جاری رکھوں۔ چنانچہ اُس بستی کے خطیب کو دس درہم دیے اور میری تیمار داری کی ہدایت کی اور کہا کہ صحت کے بعد اس کو میرے پاس پہنچا دینا۔ اور مجھ سے بھی اُنھوں نے آنے کا وعدہ لے لیا۔ یہ انتظام کرکے وہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہوگئے جہاں کی مسافت دریائی راستے سے پانچ روز کی تھی۔ شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک شدتِ مرض میں پڑا رہا۔ جب بخار سے افاقہ ہوا اور طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی تو ایک روز میں اپنی قیام گاہ سے باہر نکلا کہ ذرا اِس بستی کو گھوم پھر کر دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا میں ایک ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک قافلہ دریائے مغربی کے ساحلی پہاڑوں سے آیا ہوا تھا۔ یہ لوگ اُون اور روغن وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ میں نے اُن کے بارے میں معلومات فراہم کیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ علاقۂ بربر کے قریب سے آتے ہیں اور وہ علاقہ رافضیوں کے جزیرے سے متصل ہے۔

یہ سنکر مجھے ایک طرح کی فرحت محسوس ہوئی اور دل میں اس جزیرے کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دو دو روز کا ایسا راستہ ہے

کہ دورانِ راہ نہ کوئی آبادی ہے نہ پانی دستیاب ہوتا ہے لیکن اس سفر کے بعد دیہات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ چنانچہ میں نے اس قافلے والوں میں سے ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب وگیاہ سفر کے لیے ایک گدھا تین درہم کرائے پر لے لیا اور اس قافلے کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ اس سفر میں آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ معلوم ہوا، اب رافضیوں کے جزیرے تک پہنچنے کے لیے تین دن کی راہِ مسافت باقی ہے۔ یہ سنکر میں بلا توقف ہمت کرکے تنہا اس طرف کو چل پڑا۔ اور بہر صورت اُس جزیرے میں جا پہنچا۔

وہاں جاکر دیکھا کہ ایک شہر ہے جو چہار دیواری کے اندر محفوظ ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں اور یہ شہر دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ میں اُس کے ایک بڑے دروازے سے کہ جس کا نام "دروازۂ بربر" ہے شہر کے اندر داخل ہوا اور اس کی سڑکوں پر پھرتا رہا۔ بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کا پتہ دریافت کیا اور میں مسجد تک جا پہنچا جو بڑی بلند و وسیع اور شہر کے مغرب میں لبِ دریا واقع تھی۔ مسجد میں داخل ہوکر میں سمٹ کر ایک طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کرلوں۔ اتنے میں موذن نے اذان دینی شروع کردی اور حیَّ علیٰ خیر العمل کی صدا بھی بلند کی، اور بعد فراغت تعجیلِ ظہورِ حضرت صاحب الامرؑ کے لیے دعا بھی کی۔ جسے سنکر میں بے اختیار رونے لگا۔ پھر جوق در جوق لوگ مسجد میں آنے لگے اور وضو کرنے کے لیے اس چشمے پر جاتے جو مسجد کے مشرق میں ایک درخت کے نیچے جاری تھا۔ میں ان کا طریقۂ وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسی طرح وضو کر رہے ہیں جو ائمہ اہلِ بیت سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحب بہت خوش شکل نہایت سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور محراب میں پہنچ کر اقامت کہی اور سب لوگ صف بستہ ہوگئے اور ائمہ طاہرین علیہم السّلام کے طریقہ کے مطابق جملہ ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی، اسی طرح تعقیبات و تسبیحات کی صورت بھی رہی۔ چونکہ میں تکانِ سفر کی بناء پر شریکِ جماعت نہ ہوسکا، اِس لیے سب لوگ میری طرف تعجب خیز نظروں سے تکنے لگے، اس لیے کہ میرا شریکِ جماعت نہ ہونا انھیں ناگوار گذرا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے تم کہاں کے باشندہ ہو؟ تمھارا مذہب کیا ہے؟

- میں نے کہا: میں عراق کا رہنے والا ہوں، میرا مذہب اسلام ہے اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الْاَدْيَانِ كُلِّهَا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔
- وہ کہنے لگے کہ: اِن شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بجز اِس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رہے تم ایک اور شہادت کیوں نہیں دیتے، تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہوجاؤ؟

- میں نے کہا: خدا آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، آپ مجھے ہدایت فرمائیے کہ وہ کونسی شہادت ہے۔؟
- ان کے امام مسجد نے کہا: تیسری شہادت، اس امر کے بارے میں کہ امیر المومنین یعسوب المتقین، قائد الغرّ المحجّلین علیؑ بن ابی طالبؑ اور اُن جناب کی اولاد میں گیارہ ائمہؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بلا فصل خلیفہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کی ہے اور انہی حضرات کو اپنے امر و نہی کے اولیاء قرار دیا ہے، اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی حجتیں اور ساری مخلوق کے لیے باعثِ امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسولِ ربّ العالمین نے ان ہی حضرات کی امامت کی بحکم خدائے عَزَّوَجَلَّ خبر دی ہے اور شبِ معراج آنحضرتؐ کو جو آواز آئی تھی اُس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔

یہ کلام سنکر میں نے اللہ سبحانہٗ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ تمام تکانِ سفر جاتی رہی۔

- پھر میں نے جواب دیا: میرا مذہب بھی تو یہی ہے۔

یہ سنکر وہ لوگ سب کے سب مجھ پر مہربان ہوئے اور اُنھوں نے میرے قیام کے لیے مسجد ہی میں ایک کمرہ دیدیا پھر جبتک میں وہاں مقیم رہا، لوگ میری بڑی عزّت وخاطر و مدارات کرتے رہے۔ بلکہ امام مسجد تو دن ہو یا رات کسی وقت مجھ سے جُدا نہ ہوتے۔

ایک روز امامِ مسجد سے میں نے اہلِ شہر کے معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں پر کہیں کھیتی باڑی کے آثار نظر نہیں آتے، پھر یہاں کے لوگ غلّہ کہاں سے لاتے ہیں؟

- اُنھوں نے کہا: جزیرۂ خضراء سے۔ جو بحرِ ابیض میں اولادِ صاحب الامر علیہ السّلام کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔
- میں نے سوال کیا: سال میں کتنی مرتبہ وہاں سے سامان آتا ہے؟
- اُنھوں نے جواب دیا: دُو مرتبہ۔ اِس سال ایک مرتبہ آچکا ہے اور ایک بار آنا باقی ہے۔
- میں نے پھر سوال کیا: پھر دوسری مرتبہ آنے کے لیے، اب کتنے دن باقی ہیں؟
- اُنھوں نے جواب دیا: چار مہینے۔

میں اس مدّت کو سنکر کسی قدر مضطرب ہوا، اور وہاں چالیس روز مقیم رہا اور اس دوران شب و روز دعائیں کیا کرتا کہ جلد روزی بھیجدے۔ چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے جا پہنچا اور اُس طرف دیکھنے لگا جسطرف سے سامان رسد آیا کرتا تھا۔ یکایک دور سے ایک سفید چیز دریا میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس دریا میں سفید جانور بھی ہوتے ہیں؟

- اُنھوں نے کہا: نہیں، ایسا تو نہیں ہے، کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟
- میں نے کہا: ہاں، وہ دیکھو!
- چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے، یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو فرزندانِ امام علیہ السّلام کے یہاں سے سالانہ آیا کرتی ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتیاں بالکل سامنے آگئیں اور اُن کی یہ آمد قبل از وقت تھی۔ سب سے پہلے بڑی کشتی کنارے پر آلگی، پھر دوسری، پھر تیسری اور اسی طرح سات کشتیاں کنارے آلگیں۔ بڑی کشتی سے ایک بزرگوار میانہ قد خوش منظر و خوبصورت اُترے اور سیدھے مسجد میں چلے گئے۔ وہاں جاکر وضو کیا، نمازِ ظہرین ادا کی، اور فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہو کر سلام کیا۔ میں نے جوابِ سلام دیا۔

- اُنھوں نے پوچھا: تمھارا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی بولے: میرا خیال ہے کہ تمھارا نام علی ہے؟
- میں نے عرض کیا: آپ نے صحیح فرمایا، میرا یہی نام ہے۔

پھر وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگے جیسے وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ یہ بھی پوچھا کہ تمھارے والد کا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی کہا کہ غالباً اُن کا نام فاضل ہے؟

- میں نے عرض کیا: درست فرمایا آپ نے۔ اُن کا یہی نام ہے۔

اُن کی گفتگو سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مصر کے سفر میں اُن کا اور میرا ساتھ ضرور رہا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ کیا آپ دمشق سے مصر کے سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں؟

- اُنھوں نے فرمایا: نہیں۔
- میں نے عرض کیا: تو پھر مصر سے اندلس تک میرے ہمسفر رہے ہوں گے؟
- اُنھوں نے فرمایا: مولا صاحب الامر کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہے۔ بلکہ مجھے تمھارا حال اور شکل و شمائل اور تمھارے والد کا نام، یہ سب پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے اور یہ حکم ہوا ہے کہ تمھیں لیکر جزیرۂ خضراء جاؤں۔

یہ سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں مذکور رہے۔ اگرچہ ان بزرگوار کے متعلق یہ معلوم ہوا تھا کہ جب آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ نہیں رہتے، مگر اِس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام کیا اور سارا سامان تقسیم کرکے، رسیدیں حاصل کیں اور عازمِ سفر ہوئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔

ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گذرے۔ سولھویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی انتہائی سفید ہے۔ میں اسے غور سے دیکھتا رہا۔

- شیخ محمد نے کہا: کیا بات ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟
- میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ اس پانی کا رنگ عام دریاؤں کے پانی سے متغیر ہے
- انھوں نے کہا: یہی بحرِ ابیض ہے اور وہ سامنے جزیرۂ خضرا ہے "یعنی سبز جزیرہ" اس جزیرے کو چاروں طرف سے پانی نے اس طرح محفوظ کیا ہوا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار جو قلعے کا کام دیتا ہے۔ جب مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں تو بحکمِ خدا اور ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے دشمنوں کی کشتیاں مضبوط ترین ہونے کے باوجود غرق ہو جاتی ہیں۔
- یہ سنکر میں نے تھوڑا سا پانی چلّو میں لیکر چکھا تو ذائقے میں بالکل آبِ فرات کے مثل تھا

الغرض اس بحرِ ابیض کو طے کر کے ہم لوگ جزیرۂ خضرا میں پہنچ گئے۔ خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوتے تو دیکھا کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن کے اندر آبادی محفوظ ہے، نہریں جاری ہیں۔ طرح طرح کے میوے دار درخت پُر بہار ہیں۔ بیشمار بازار، بکثرت حمام، اور لوگ پاک و پاکیزہ لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے اتنی فرحت محسوس ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہیں میری روح پرواز نہ کر جائے۔ تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیقِ سفر شیخ محمد کے یہاں آرام کیا۔ پھر وہ مجھے جامع مسجد لے گئے، جہاں لوگ کا بڑا مجمع تھا اور اُن کے درمیان ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے جنکی شان و شوکت عظمت و جلالت ناقابلِ بیان ہے۔ معلوم ہوا کہ ان کا نام سید شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس دے رہے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے تمام ضروری مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے بکمال شفقت اپنے قریب بٹھایا، اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا، تشفّی دی اور فرمایا کہ تمھارے بارے میں مجھے پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور شیخ محمد کو بھی میں نے ہی تمھیں اپنے ہمراہ لانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد میرے قیام کے لیے مسجد کے کمروں میں سے ایک کمرہ خالی کرایا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمھارے لیے باعثِ خلوت و راحت ہے۔ چنانچہ میں اُٹھ کر اُس کمرے میں گیا اور عصر تک وہاں آرام کیا۔ پھر میری خبر گیری و خدمت پر مامور

ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں کیونکہ سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانے والے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ ہی تناول فرمائیں گے۔

میں نے کہا: بہتر ہے، بسر و چشم حاضر ہوں۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سید صاحب (خداوند عالم اُنھیں سلامت رکھے) اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ دستر خوان بچھایا گیا، کھانا چُنا گیا، اور ہم نے مل کر کھانا کھایا۔ بعد فراغت، ہم سب نمازِ مغربین کے لیے مسجد میں گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سید صاحب اپنے مکان تشریف لے گئے اور میں اپنی قیامگاہ پر آگیا۔ اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا۔ اس دوران نمازِ جمعہ بھی میں نے سید صاحب کی اقتدا میں ادا کی۔ بعد نمازِ جمعہ میں نے اُن سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نمازِ جمعہ واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے؟

- اُنھوں نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وجوب کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اِس لیے میں نے واجب کی نیت سے نماز ادا کی ہے۔
- میں نے سوال کیا: کیا امامؑ موجود ہیں؟
- اُنھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت حاضر نہیں ہیں لیکن میں آنجنابؑ کا نائبِ خاص اور اس امر پر اُن کی طرف سے مامور ہوں۔
- میں نے سوال کیا: اے میرے سردار! کیا آپ نے امامؑ کو دیکھا ہے؟
- اُنھوں نے فرمایا: نہیں، البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے آنجناب کا کلام تو سُنا تھا مگر زیارت نہیں کی۔

پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میرے جد نے امامؑ سے کلام بھی کیا تھا اور زیارت سے بھی مشرّف ہوئے تھے۔

- میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اِس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ تو حضرت کی زیارت سے مشرّف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں؟
- اُنھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے، یہ اُس کی حکمت بالغہ اور عظمت قاہرہ ہے۔ دیکھو! بندوں ہی میں سے تو کچھ بندے نبوّت و رسالت اور ولایت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن انبیاء و مرسلین اور اوصیاءِ منتجبین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے بندوں کے درمیان اُن کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیتا رہا ہے تاکہ جو شخص ہلاک اور گمراہ ہو وہ اتمامِ حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل و حجت کے

ساتھ زندہ رہے۔ اسی بنا پر خداوندِ عالم کی اپنے بندوں پر یہ مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی حجّت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا، اور ہر حجّتِ خدا کے لیے نائب و سفیر کی ضرورت بھی لازمی ہے جو اس کی طرف سے لوگوں تک احکام کی تبلیغ کرتا ہے۔

اس کے بعد سیّد سلمہ اللہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور شہر کے باہر آکر باغات کی طرف چلدیے میں نے دیکھا کہ ان باغات میں نہریں جاری ہیں اور انواع و اقسام کے ایسے عمدہ پھل اور ایسے شیریں میوے ہیں جیسے انگور، انار اور امرود وغیرہ جن کی مثال عراق، عرب، عجم اور شام میں بھی نہیں۔ ابھی ہم ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر میں مصروف تھے کہ ایک حسین و جمیل شخص اونی لباس پہنے ہوئے ہماری طرف سے گذرا اور سلام کرکے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اُس کا یہ ادب بہت پسند آیا۔

- میں نے سیّد سلمہ اللہ سے دریافت کیا: یہ کون شخص تھا؟

اُنھوں نے فرمایا: تم یہ سامنے جو پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اس کے آگے اینٹوں کا بنا ہوا قبّہ ہے۔ یہ شخص اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہے دونوں اس قبّے کے خادم ہیں۔ میں ہر جمعہ کی صبح کو وہاں جاتا ہوں اور امام علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہیں سے مجھ کو ایک نامہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجتمند ہوتا ہوں اور اُن ہی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جاؤ اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھو۔

چنانچہ میں اس پہاڑ پر گیا اور اس قبّے کو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب سیّد سلمہ اللہ نے بیان فرمایا تھا، دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا، مگر دوسرے کو میرا آنا ناگوار گذرا۔ تاہم پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمھیں ناخوش نہ ہونا چاہیے، میں نے اسے سیّد شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے۔

یہ سن کر وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے بھی خوش آمدید کہا، دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے، پھر اُنھوں نے مجھے روٹی اور انگور کھلائے اور اُس چشمے کا پانی پلایا۔ بعدہٗ میں نے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں نے اُن خادموں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے امام علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

اُنھوں نے کہا: امام علیہ السلام کو دیکھنا ناممکن ہے۔ اور ہمیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کریں۔

پھر میں نے اُن سے اپنے لیے دعا کی التماس کی اور اُنھوں نے دعا کی، اس کے بعد میں وہاں سے شہر میں واپس آکر جناب سیّد سلمہ اللہ کے مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں ہیں تو میں شیخ محمدؔ کے پاس گیا، جو مجھے اپنے ہمراہ کشتی میں لیکر آئے تھے اور اُن سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونے کا بیان کیا۔

- شیخ محمدؔ نے کہا: اس میں خادم کی ناخوشی اس لیے تھی کہ سوائے سیّد شمس الدین محمد عالم جیسے لوگوں کے کسی دوسرے کو اس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔
- پھر میں نے شیخ محمدؔ سے سیّد صاحب کے حالات دریافت کیے۔
- اُنھوں نے کہا: سیّد صاحب، حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ امام علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور آنجناب کے حکم سے نائبِ خاص ہیں۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی ناقل ہیں کہ سیّد شمس الدین محمد عالم (اطال اللہ تعالیٰ اُن کو طول عمر کرامت فرمائے) سے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جنکی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کروں اور خواہش ہے کہ قرآن مجید سناؤں اور علوم دینیہ کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں۔

- سیّد صاحب نے میری درخواست منظور فرمائی اور کہا کہ جب ایسے ضروری اُمور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتدا کرو۔
- چنانچہ میں نے قرآن مجید کی قرأت شروع کی۔ جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ اس کو حمزہ (قاری) نے اس طرح پڑھا ہے، کسائی نے یہ کہا ہے، عاصم کا یہ قول ہے ابوعمرو بن کثیر کی قرأت اس طرح ہے۔
- سیّد صاحب نے فرمایا: مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری حج ادا فرمایا تو جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا کہ "اے محمدؐ! قرآن مجید کو میرے سامنے تلاوت کیجیے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور اُن کی شانِ نزول آپ کو بتادی جائے۔
- پس حضرت امیر المومنینؑ اور اُن کے فرزند امام حسنؑ و امام حسینؑ، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ یمانی، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، حسّان بن ثابت اور اُن کے علاوہ دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپؐ نے اوّل سے آخر تک قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جن مقامات پر اختلاف تھا جبرئیل امین نے آنحضرتؐ سے بیان کردیا اور امیر المومنینؑ نے اس کو پوست پر تحریر فرمایا

پس تمام قرآن مجید حضرت امیرالمومنین و وصیِ رسولِ ربّ العالمین کی قرأت سے ہے۔

- میں نے عرض کیا: اے میرے سیّد و سردار! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آیات بعض دیگر آیتوں سے غیر مرلوط ہیں، اُن کے ماقبل و مابعد میں بظاہر کور بط ہی نہیں ہے میں اُن کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔ ؟
- آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، ایسی ہی صورت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب سیّد البشر حضرت محمّد بن عبداللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ فرمایا تو خلافت ظاہری کے دورِ حکومت میں جو کچھ ہوا وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن اس وقت امیرالمومنین علیہ السّلام خود جمع شدہ قرآن مجید کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائے سب لوگوں کی موجودگی میں، فرمایا: یہ کتاب اللہ حق سبحانہٗ تعالیٰ ہے اور حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مجھے حکم فرما گئے ہیں کہ تمھارے سامنے پیش کردوں، تاکہ اُس دن کے لیے اتمامِ حجّت ہوجائے جبکہ خداوندِ عالم کے سامنے میری تمھاری پیشی ہوگی۔ ؟
- اس کا جواب دو شخصوںؓ نے یہ دیا کہ ہم تمھارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔
- امیرالمومنینؑ نے فرمایا: میرے حبیب حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تمھارے اس جواب کی بھی خبر دے گئے ہیں لیکن میں نے تو اِس وقت تم سے حجّت پوری کردی ہے۔
- یہ فرماکر امیرالمومنین ع اس قرآن کو لیے ہوئے اپنے بیت الشرف تشریف لے گئے، مگر بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو حق ہے، تو واحد ویکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس امر کا کوئی رد کرنے والا نہیں جو تیرے علم میں گذرچکا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا جو تیری حکمت کا تقاضہ ہو پس اُس روز جبکہ تیری جناب میں حاضری ہوگی تو میرے لیے گواہ رہنا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میں سے جس کے پاس قرآن کی جو آیت یا سورۃ ہو اس کو لیکر دربار میں آئے۔

اِس پر ابو عبیدہ بن جراح حضرت عثمان و سعد بن ابی وقاص، معاویہ بن ابی سفیان عبدالرحمن بن عوف، طلحہ بن عبداللہ، ابو سعید خدری، حسّان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور اُن بداعمالیوں کا ذکر تھا جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی وفات کے بعد لوگوں سے صادر ہونے والی تھیں۔ اسی وجہ سے تم [illegible] اور امیرالمومنین ع کا جمع شدہ قرآن مجید آپ کے دستِ مبارک

سے لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر ہر چیز کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن پر خراش کردینے کے بدلے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلامِ الٰہی ہے۔ یہ امر اسی طرح حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔

غرضیکہ جناب سیّد سے خدا ان کو سلامت رکھے، میں نے نوّے (۹۰) مسائل سے زیادہ کے جوابات حاصل کیے جو میرے پاس ایک جلد میں جمع ہیں، میں نے اس کا نام "فوائدِ شمسیہ" رکھا ہے اور میں نے ان مسائل سے، سوائے مومنین مخلصین کسی کو مطلع نہیں کیا ہے۔

الغرض جب تیسرا جمعہ آیا جو مہینے کے جمعوں میں سے درمیانی جمعہ تھا اور ہم نمازِ جمعہ سے فارغ ہوتے تو سیّد صاحب سلّمہ اللہ افاداتِ مومنین کی غرض سے بیٹھ گئے تو مسجد کے باہر بڑے شور و غل کی آواز میرے کانوں میں آئی۔

- میں نے سیّد صاحب سے دریافت کیا: یہ کیسا شور ہے ؟
- اُنھوں نے فرمایا: یہ ہمارے لشکر کے امراء ہیں جو ہر مہینے کے درمیانی جمعہ کے روز جمع ہوکر سوار ہوتے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔
- یہ سنکر میں نے اس جلوس کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔

سیّد صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر باہر آیا، دیکھا کہ بڑا مجمع ہے تسبیح و تحمید و تہلیل کی آوازیں بلند ہورہی ہیں اور حضرت قائم بامر اللہ اور ناصح لدین اللہ م ح م د بن حسنؑ مہدیؑ خلفِ صالحؑ صاحب الزّمان علیہ السّلام کے ظہور کی سب مل کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔

- میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سیّد صاحب نے پوچھا: تم نے لشکر دیکھا ؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں دیکھا۔
- آپ نے فرمایا: شمار بھی کیا ؟
- میں نے عرض کیا: جی نہیں۔
- آپ نے فرمایا: یہ پورے تین سو ناصر ہیں، ابھی تیرہ ناصر اور باقی ہیں۔ خداوندِ عالم اپنی مشیّت سے جلد اپنے ولی کے لیے فَرَج وکشادگی فرمانے والا ہے۔ یقیناً وہ جوّاد و کریم ہے
- میں نے عرض کیا: میرے سردار! یہ سب کب ہوگا ؟
- آپ نے فرمایا: اس کا علم بس اللہ سبحانہٗ کو ہے جو اُس کی مشیّت پر موقوف ہے جس کی چند علامتوں میں سے یہ بھی ہیں کہ ذوالفقار نیام سے برآمد ہوکر عربی زبان میں کہے گی "اے ولی اللہ! اللہ کا نام لیکر اُٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے"۔

اس کے علاوہ تین آوازیں بلند ہوں گی جن کو تمام انسان سُنیں گے۔ ایک آواز یہ ہوگی کہ "اے گروہِ مومنین قیامت قریب ہے" دوسری یہ کہ "ظالموں پر خدا کی لعنت"۔ تیسری یہ ہوگی کہ "آفتاب کی کرنوں سے ایک جسم ظاہر ہو کر ندا دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب الامر "م ح م د" بن حسنؑ مہدیؑ کو مبعوث فرمایا ہے اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔"

مسئلہ (۱) • میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! ہمارے مشائخ نے کچھ احادیث حضرت صاحب الامرؑ سے منسوب کی ہیں کہ "جو کوئی زمانۂ غیبتِ کبریٰ میں مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے"۔ اِس کے باوجود خود آپ کے یہاں آنجنابؑ کو دیکھنے والے کتنے ہیں"؟

جواب • آپ نے فرمایا: یہ درست ہے۔ مگر حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے یہ اُس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبتِ کبریٰ کے آغاز ہی میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے اور اغیار بھی، اور وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ بیچارے شیعہ آپس میں بھی حضرت صاحب الامرؑ کے متعلق بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن اب وہ زمانہ گذر چکا ہے، دشمن مایوس ہو گئے، ہمارے شہر اُن کی دسترس میں نہیں اور اُنکے ظلم وستم سے محفوظ ہیں اور حضرتؑ کی برکت سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ (۲) • پھر میں نے دریافت کیا، علمائے شیعہ نے ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کی ہے کہ آنجنابؑ نے اپنے شیعوں پر خمس کو مباح قرار دیا ہے؟ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب • آپ نے فرمایا: ہاں، آنجنابؑ نے رخصت دیدی ہے اور اولادِ علیؑ میں سے اپنے شیعوں کے لئے خمس کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے خمس حلال ہے۔

مسئلہ (۳) • میں نے دریافت کیا: دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں، کنیزوں اور غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں؟

جواب • آپ نے فرمایا: ہاں، اُن کے قیدیوں سے بھی اُن کے غیر کے قیدیوں میں سے بھی۔ کیونکہ آنجنابؑ کا ارشاد ہے کہ تم اُن سے اُس چیز کا معاملہ (خرید و فروخت) کرو جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ (یہ موخر الذکر دو مسئلے فوائدِ شمسیہ میں نئے مسائل کے علاوہ ہیں)

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید نے (اللہ انکو زندہ وسلامت رکھے) یہ بھی فرمایا؟ "حضرتؑ کا ظہور رکن و مقام کے درمیان مکۂ معظمہ سے طاق سال (جو دو سے تقسیم نہ ہو سکے مثلاً ۱-۳-۵-وغیرہ وغیرہ) میں ہوگا مومنین منتظر رہیں۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب آپ ہی کے زیرِ سایہ حاضر رہوں، "تا اینکہ خداوندِ عالم حضرتؑ کو ظہور کا اذن عطا فرماتے"؟

• آپ نے فرمایا: تمہاری وطن واپسی کے بارے میں پہلے ہی میرے پاس آنجنابؑ کا حکم آچکا ہے جس کی مخالفت ہمارے لیے ناممکن ہے۔ تم عیالدار ہو اور تمھیں اُن سے جُدا ہوئے کافی مدّت گذر چکی ہے، مزید اُن سے دور رہنا تمھارے لیے جائز نہیں ہے۔

• یہ سُنکر میں بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ پھر عرض کیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں حضرتؑ سے رُجوع کیا جائے؟

• آپ نے فرمایا: نہیں۔

• میں نے عرض کیا: اچھا جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سُنا ہے اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا یہ بھی نہیں؟

• آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں، تم مومنین سے بیان کر سکتے ہو تاکہ اُن کے دل مطمئن رہیں، سوائے فلاں فلاں اُمور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

• میں نے عرض کیا: حضرتؑ کے جمالِ مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے؟

• آپ نے فرمایا: یہ بھی ممکن نہیں، لیکن ہر مومن مخلص حضرتؑ کو دیکھتا ہے لیکن پہچانتا نہیں، کہ یہ امام زمانہؑ ہیں۔

• میں نے عرض کیا: میرے سردار! میں تو حضرتؑ کے مخلص غلاموں میں سے ہوں لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہو سکا۔

• آپ نے فرمایا: تم نے دو مرتبہ حضرتؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ایک تو اُس وقت جب پہلی مرتبہ تم سامرّہ آئے تھے اور تمھارے ہمسفر لوگ تم سے آگے بڑھ گئے تھے۔ تم ایک ایسی نہر پر پہنچے جس میں پانی نہ تھا، وہاں تم نے سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جن کے ہاتھ میں ایک لانبا سا نیزہ تھا اُس کی سنان دمشقی تھی تم دیکھ کر ڈر گئے تو اُنھوں نے تمھارے پاس آکر کہا کہ خوف نہ کرو چلے جاؤ تمھارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمھارا انتظار کر رہے ہیں

• سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھے یاد آگیا میں نے عرض کیا: بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔

• پھر فرمایا: دوسری مرتبہ جب تم اپنے استاد اندلسی کے ہمراہ دمشق سے مصر کی جانب جا رہے تھے اور قافلے سے جدا ہو گئے تھے، تم پر بہت خوف طاری تھا اُس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا انھوں نے فرمایا تھا کہ ڈرو مت

تمھارے داہنی جانب جو دیہات ہے اس میں جاکر شب بسر کرو وہاں کے لوگوں سے بلاخوف اپنا مذہب ظاہر کردینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کے جنوب میں واقع ہیں اُن کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقۂ امیرالمومنین حضرت علی بن ابی طالبؑ وائمۂ معصومین علیہم السّلام سے متمسک ہیں۔

- اتنا بیان کرکے سیّد صاحب نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابنِ فاضل! کیا ایسا ہوا تھا؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسی صورت پیش آئی تھی۔ پھر میں وہاں گیا، شب بھر بڑے آرام سے سویا، اُنھوں نے میری بڑی عزّت کی، جب میں نے اُن سے اُنکا مذہب پوچھا تو اُنھوں نے صاف کہدیا کہ ہم امیرالمومنین، وصیِّ رسولِ ربّ العالمین اور اُن کی ذرّیت ائمۂ معصومین علیہم السّلام کے مذہب پر ہیں۔ میں نے اُن سے یہ بھی پوچھا کہ تم نے اِس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تمھاری رہبری کی؟
- اُن لوگوں نے جواب دیا تھا کہ جب حضرت ابوذر غفاری رحؒ کو مدینہ منورہ سے نکالا گیا اور شام بھیجا گیا تو معاویہ نے اُنھیں ہماری طرف نکال باہر کیا، تو وہ اِس سرزمین پر آگئے۔ بس اُن ہی کی وجہ سے اللہ کی برکتیں ہمارے شاملِ حال ہوئیں۔
- پھر میں نے بھی اُن لوگوں سے اپنا مذہب ظاہر کردیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے میرے قافلے تک پہنچا دیا جائے۔ اُنھوں نے دو آدمی میرے ساتھ کردیے جنھوں نے مجھے قافلے تک پہنچادیا۔
- سیّد صاحب سے میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السّلام حج کے لیے تشریف لے جاتے ہیں؟
- اُنھوں نے فرمایا: اے ابنِ فاضل! تمام دنیا مومن کے لیے ایک قدم ہے تو پھر اُن حضرت کا کیا ذکر ہے جن کے وجود کی برکت سے اور اُن کے آبائے طاہرین علیہم السّلام کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے عالم کا وجود ہوا ہے۔ ہاں حضرتؑ ہر سال حج ادا فرماتے ہیں اور مدینہ وعراق وطوس میں اپنے آبائے کرام معصومین کی زیارت کرکے یہاں واپس تشریف لاتے ہیں۔
- اس کے بعد سیّد صاحب نے فرمایا کہ اب تم بلاتاخیر عراق واپس جاؤ اور جلد بلادِ مغرب سے رخصت ہوجاؤ اور مجھے آپ نے پانچ درہم عطا فرمائے جن پر یہ تحریر کندہ تھی:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَائِمٌ بِاَمْرِاللّٰهِ"

وہ درہم میرے پاس تبرکاً اب تک محفوظ ہیں۔

پھر اُنھوں نے مجھے اُن ہی کشتیوں کے ساتھ واپس کردیا جن کے ذریعے سے میں آیا تھا۔ یہانتک کہ بربر کے اُس شہر تک پہنچ گیا جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ جو اور گندم جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس سونے کے دیناروں میں فروخت کیے اور سیّد صاحب کے حکم کے مطابق میں نے اندلس کا راستہ اختیار نہیں کیا، بلکہ مغربی شہر طرابلس پہنچا اور وہاں کے حاجیوں کے ہمراہ مکہ پہنچ کر حج سے فراغت پاکر عراق آگیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجفِ اشرف میں قیام کروں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ زین الدّین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ میں نے جزیرۂ خضرا میں علمائے امامیہ میں سے صرف پانچ علماء کا تذکرہ سنا تھا۔ سیّد مرتضیٰ موسوی، شیخ ابوجعفر طوسی، محمد بن یعقوب کلینی، ابنِ بابویہ قمی اور شیخ ابوالقاسم جعفر بن سعید حلّی۔

(نوٹ:) یہاں ہم چند حکایتیں اور لکھتے ہیں جنھیں ہم نے اپنے قریبی زمانے کے لوگوں سے سنا ہے:-

(۱) مولانا احمد اردبیلی کی ملاقاتِ امامؑ

بہت سے لوگوں نے سیّد فاضل امیر علّام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ:

ایک شب میں روضۂ نجفِ اشرف کے صحن میں تھا۔ شب کا زیادہ حصّہ گذر چکا تھا اور میں صحن کے اندر اِدھر اُدھر پھر رہا تھا کہ دیکھا، ایک شخص روضۂ مقدسہ کی طرف جارہا تھا۔ میں بھی اس کیطرف بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل وعالم تقی و زکی مولانا احمد اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے اُن سے خود کو چھپالیا۔ دیکھا کہ وہ روضۂ اقدس کے دروازے پر پہنچے، روضے کا دروازہ مقفّل تھا، مگر اُن کے پہنچتے ہی کھل گیا اور وہ روضے میں داخل ہوگئے۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کررہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روضے سے باہر آگئے اور دروازہ بند ہوگیا۔ وہ نجفِ اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، میں بھی اُن کے تعقّب میں چلدیا، مگر اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں۔ وہ مسجدِ کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچ گئے جہاں امیرالمومنین علیہ السّلام نے شہادت پائی تھی۔ وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر مسجد سے نکل کر نجفِ اشرف کا رُخ کیا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلتا رہا، ابھی وہ مسجدِ حنانہ پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آگئی جسے میں ضبط نہ کرسکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میر علّام ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

- آپ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جب آپ روضۂ مقدسہ میں داخل ہوئے تھے میں اُسی وقت سے آپ کے نقشِ قدوم پر چلا آرہا ہوں، اور میں آپ کو صاحبِ قبر (امیر المومنینؑ) کی قسم دیتا ہوں کہ آپکے اس شب میں جو کچھ درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بتا دیجیے۔
- آپ نے فرمایا: اچھا، میں اس شرط پر بتاتا ہوں کہ جبتک میں زندہ ہوں کسی کو نہ بتانا۔ اور آپ نے جب مجھ سے پکّا عہد لے لیا تو فرمایا: سنو! میں چند مسائل پر غور کر رہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ نہ برآمد ہوا تو سیدھا حلالِ مشکلات امیر المومنین علیہ السّلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ روضے کا دروازہ مقفّل تھا لیکن میرے پہنچتے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا، جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا۔ میں نے روضے میں داخل ہوکر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی، کہ میرے مولا مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہوجاؤں، معاً قبرِ مبارک سے ناگاہ آواز آئی کہ مسجدِ کوفہ جاکر اپنے زمانے کے امامؑ سے مسائل کا حل دریافت کرو۔ چنانچہ میں محرابِ مسجدِ کوفہ میں گیا، وہاں امامِ زمانہؑ موجود تھے، آنجنابؑ سے مسائل دریافت کیے، اور اب میں مطمئن ہوکر اپنے گھر جا رہا ہوں۔

۲ امیر اسحاق استرآبادی

مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے زمانے میں ایک مردِ شریف وصالح جن کا نام امیر اسحاق استرآبادی تھا، نے چالیس حج پاپیادہ کیے تھے۔ اُن کے لیے لوگوں میں مشہور تھا کہ انھیں طے الارض (زمین کا اُن کے لیے لپیٹ جانا) درپیش آتا تھا۔

- چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ اصفہان آئے تو میں نے اُن سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کو طے الارض ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟
- اُنھوں نے جواب دیا: (ہاں) اس کا سبب یہ ہے کہ ایک سال میں دیگر حاجیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کیطرف حج کے لیے چلدیا، جب ہمارا قافلہ مکّہ مکرّمہ سے سات یا نو منزل کے فاصلے پر تھا تو میں قافلے سے بچھڑ گیا۔ اور اس عالمِ تنہائی میں راستے اور قافلے کی تلاش میں حیران و پریشان تھا، مزید برآں شدتِ پیاس نے بےچین کردیا، جب پریشانی زیادہ لاحق ہوئی اور زندگی سے مایوس ہونے لگا تو ناچار میں نے آواز دی "اے صالح اور اے ابوصالح! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، مجھے راستہ بتا دیجیے۔" اتنا کہنا تھا کہ صحرا کے بالکل آخری سرے پر مجھے ایک بزرگ نظر آئے

دیکھتے ہی دیکھتے جب وہ قریب پہنچے تو وہ ایک جوان خوبرو اور خوش پوشاک، گندمی رنگ، وضع قطع میں شریف، اونٹ پر سوار پانی کا مشکیزہ لیے چلا آرہا ہے۔ میں نے اُن کو سلام کیا، اُنھوں نے جوابِ سلام دیا۔

- پھر مجھ سے پوچھا: تم پیاسے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

چنانچہ اُنھوں نے میری طرف مشکیزہ بڑھا دیا۔ میں نے لیکر پانی پیا۔

- پھر اُنھوں نے دریافت کیا: تم اپنے قافلے میں پہنچنا چاہتے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

اُنھوں نے مجھے اپنے ساتھ ناقے پر بٹھالیا اور مکّہ کی جانب رُخ کیا اور روانہ ہوگئے۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ "حرزِ یمانی" پڑھا کرتا تھا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا، تو اُنھوں نے بعض مقامات پر مجھے ٹوکا اور فرمایا، یہ نہیں، بلکہ اِس کو اسطرح پڑھو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اُنھوں نے ایک مقام پر پہنچ کر دریافت کیا: اِس مقام کو پہچانتے ہو؟

- جب میں نے اسے پہچاننے کے لیے اِدھر اُدھر نظریں دوڑائیں تو معلوم ہوا کہ اب میں ابطح پہنچ چکا ہوں۔
- اُنھوں نے فرمایا: اچھا، اب تم اُتر جاؤ۔

میں اُتر گیا، اور پلٹ کر دیکھا تو وہ نگاہوں سے غائب ہوچکے تھے۔ اب مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام قائم علیہ السّلام تھے۔ مجھے اُن کی جُدائی اور انھیں نہ پہچاننے پر بڑا افسوس اور ندامت ہوئی۔ الغرض جب ہمارا قافلہ مکّہ پہنچا اور اہلِ قافلہ نے مجھے دیکھا، درآنحالیکہ وہ لوگ میری زندگی سے مایوس ہوچکے تھے، تو اُنھوں نے مشہور کردیا کہ مجھے طی الارض ہوا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میرے والد رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آنجنابؒ کے سامنے حرزِ یمانی پڑھا اور آپؒ نے اس کی تصحیح فرمائی اور پڑھنے کی اجازت دی۔" والحمد للہ"

۳ میرزا محمّد استرآبادی

سید السند فاضل الکامل میرزا محمّد استرآبادی سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک شب میں بیت الحرام کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوب صورت نوجوان تشریف لائے اور طواف کرنے لگے۔ جب میرے قریب پہنچے تو اُنھوں نے ایک سُرخ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ مجھے دیا، حالانکہ اُس وقت اُس کا موسم نہ تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے لیکر سونگھا اور دریافت کیا: اے میرے سردار!

- یہ کہاں سے دستیاب ہوا ؟
- اُنھوں نے فرمایا: خرابات (کھنڈرات) سے۔

یہ فرماکر وہ غائب ہوگئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

(۴) ایک قاشانی کا واقعہ

اہالیانِ نجفِ اشرف میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قاشان کا ایک شخص حجِ بیت اللہ کے قصد سے چلا اور جب وہ نجفِ اشرف پہنچا تو شدید بیمار ہوگیا، یہانتک دونوں پاؤں خشک ہوگئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کے رفقاءِ سفر نے اُسے ایک مردِ صالح کے پاس چھوڑ دیا، جو روضۂ مقدسہ کے اندر مدرسے کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا، اور خود وہ لوگ حج کے لیے روانہ ہوگئے۔

وہ مردِ صالح اُس قاشانی کو روزانہ اپنے حجرے میں بند کرکے دُرِ نجف کی تلاش میں صحرا کی طرف چلا جاتا۔ ایک دن اُس قاشانی نے اُس مردِ صالح سے کہا: میں اِس حجرے میں رہتے رہتے تنگ آگیا ہوں، آپ مجھے کبھی اپنے ساتھ لیچلیں اور صحرا میں کسی مقام پر بٹھا کر خود آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اُس نے یہ بات منظور کرلی اور مجھے اپنے ساتھ لیجاکر مقامِ قائم علیہ السّلام پر بٹھادیا جو نجفِ اشرف کی آبادی سے باہر تھا۔ اس نے وہاں حوض میں اپنی قمیص دھوکر ایک درخت پر خشک ہونے کے لیے ڈالدی اور خود صحرا کیطرف روانہ ہوگیا، اور میں محزون و مغموم بیٹھا ہوا یہ سوچتا رہا کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

اتنے میں میری نظر ایک خوش شکل گندمی رنگ کے جوان پر پڑی، جو صحن میں داخل ہوا اور مجھ پر سلام کیا اور امام قائم علیہ السّلام کی عمارت میں داخل ہوگیا۔ وہاں اُس نے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعات نماز پڑھی۔ بعدِ فراغت میرے پاس آیا اور میرا حال دریافت کیا۔

- میں نے کہا: میں تو ایسے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں کہ نہ تو یہ مرض ہی جاتا ہے اور نہ میں ترا ہوں کہ اِس سے پیچھا چھوٹے۔
- اُس نے کہا: غم نہ کر اللہ تجھے دونوں امور عطا فرمائے گا۔

جب وہ جوان یہ کہہ کر چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ قمیص زمین پر گری ہوئی ہے، تو بیساختہ میں نے اُٹھ کر وہ قمیص اُٹھالی اور اُسے دھوکر پھر درخت پر ڈالدیا۔ اب مجھے خیال آیا کہ میں تو اُٹھنے کے قابل نہ تھا، یہ کیا ہوا گویا میں مریض ہی نہ تھا۔ بس میں سمجھ گیا کہ وہ امام قائم تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں باہر صحن

کی طرف دوڑا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اب تو مجھے سخت ندامت ہوئی۔

کچھ دیر کے بعد جب وہ مردِ صالح صحرا سے واپس آیا تو مجھے دیکھ کر حیران ہوگیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہوگیا۔ ؟

میں نے سارا قصہ بیان کردیا، تو وہ بھی اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگا۔ پھر میں اُس کے ساتھ حجرے میں واپس آگیا۔

لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے رفقاءِ حج کی واپسی تک صحتمند رہا۔ جب وہ لوگ واپس آگئے اور اُس نے اُن کو دیکھا تو پھر بیمار پڑ گیا اور مرگیا اور اُسے صحن میں دفن کردیا گیا۔ اس طرح امام قائم علیہ السّلام نے فرمایا تھا کہ دونوں اُمور ہوجائیں گے تو وہ قول اس طرح درست ہوگیا کہ قصّہ اہلِ نجف میں بہت مشہور ہے۔ مجھ سے وہاں کے ثقہ لوگوں نے بیان کیا۔

(۵) بحرین میں ایک انار پر خلفاءِ اربعہ کے نام مع کلمۂ شہادتین تحریر تھا

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتمد اور ثقہ افاضل سے سُنا ہے کہ:

جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو اُنھوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرّر کردیا تاکہ مسلم حکمراں کیوجہ سے وہاں کے تعمیری و اصلاحی حالات قابلِ اطمینان رہیں۔ مگر جس مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکّا ناصبی (دشمنِ اہلِ بیتؑ) تھا اور اُس کا وزیر اُس سے بھی زیادہ ناصبی اور دشمنِ اہلِ بیتِ رسولؐ تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپئے اذیت رہتا۔ اور نوع بہ نوع مکر و حیلہ کرکے انھیں نقصان پہنچا رہتا تھا۔

ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا جس پر یہ عبارت کندہ تھی:

”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر و عمر و عثمان و علی خُلَفَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ“

حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر جو کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصلاً انار کے ساتھ منقّش ہے۔ اس کا تعلّق کسی انسان کی کاریگری سے نہیں ہوسکتا۔ وہ متعجب ہوکر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر رافضیوں کے مذہب کو جھٹلانے کے لیے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط و قوی حجت ہے۔ اب ان لوگوں کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے ؟

وزیر نے کہا: یہ بڑے ہی متعصّب لوگ ہیں دلیلوں کو بھی جھٹلا دیتے ہیں، تاہم مناسب ہے

کر ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھائیں۔ اگر اُنھوں نے اس کو تسلیم کرلیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو اُنھیں اِن تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنے کا حکم دیجیے۔ وہ جس کو چاہیں اپنے لیے پسند کرلیں۔

(۱) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہوکر رہیں۔

(۲) یا اِس دلیل کا جواب لائیں (جو بشکل انار سامنے ہے)

(۳) یا ان میں سے مَردوں کو قتل کردیا جائے اور عورتوں اور بچّوں کو قیدی بنالیا جائے، اور اُن کا مال، مالِ غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بحرین کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء، فضلاءِ اخیار اور نجباءِ سادات نیکو کار کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو اُن کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ لوگ اس کا شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کردیا جائے گا، تمھاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور تمھارا سب مال و اسباب ضبط کرلیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفّار کی طرح ذلت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب اُنھوں نے یہ سب کچھ سُنا تو اُن میں سے جو سب سے زیادہ مقتدر حضرات تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں، ممکن ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لے آئیں جس سے آپ راضی ہوجائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کرلیں۔ اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کرسکے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا، جو سلوک چاہیں ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے اُن کی یہ درخواست منظور کرلی اور یہ لوگ وہاں سے نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا، اتفاقِ رائے سے یہ طے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر اُن دس میں سے بھی تین اشخاص منتخب کرلیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن اُن تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج شب کو جنگل میں جاکر عبادت الٰہی میں مشغول رہیں بعدہٗ حضرت حجت علیہ السّلام سے استغاثہ کریں شاید حضرتؑ اس مصیبت سے نجات کا کوئی طریقہ تعلیم فرمائیں۔

بہرحال وہ صاحب صحرا میں گئے اور تمام شب خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرّع و زاری میں گذار دی اور بارگاہِ الٰہی میں دعائیں کیں۔ حضرت حجت علیہ السّلام سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے۔ پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر یہی عمل بجالائے اور نامراد واپس ہوئے، اب تو مومنین کی بیقراری بڑھ گئی۔ پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑے متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمدؐ بن عیسٰی تھا، سر و پا برہنہ صحرا میں نکل کھڑے ہوئے، رات

بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہؑ سے استغاثہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے۔ جب شب کا آخری حصّہ آیا تو اُنھوں نے ایک آواز سُنی کہ کوئی یہ خطاب کررہا ہے کہ:

"اے محمدؐ بن عیسٰی! تمھاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صحرا میں کیوں آہ و زاری کرتے ہو؟

- اُنھوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امامؑ سے مدد کا طالب ہوں بس اُنکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔
- پھر آواز آئی، اے محمدؐ بن عیسٰی! میں ہی صاحب الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو۔
- محمدؐ بن عیسٰی نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصّہ آپ خود ہی جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- آپ نے فرمایا: ہاں تم ٹھیک کہتے ہو، جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا، دھمکایا ہے مجھے معلوم ہے۔
- محمد بن عیسٰی کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بیان سُن کر میں نے اُس جانب رُخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا: اے میرے مولا! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے کیونکہ آپ ہی ہمارے ملجا و ماوٰی اور اس مصیبت کے دفع کرنے پر بحمداللہ قادر ہیں۔
- آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسٰی! غور سے سنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اُس وزیر نے مٹّی کا ایک سانچہ بنایا ہے اس کے دو حصّے ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھدی ہے، وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے جیسے فربہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہوجاتی ہے جب مکمّل انار تیّار ہوجاتا ہے تو وزیر اُس سانچے کو انار سے الگ کرلیتا ہے۔ لہٰذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جاکر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔ پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہوجائے تو تم گھر کے اندر داخل ہوکر داہنی جانب ایک بالاخانہ دیکھوگے۔ حاکم کو اس کے اوپر لیجانا، اگرچہ وزیر اس سے انکار کریگا، مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا، اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا وہ تم سے پہلے اوپر نہ جانے پائے۔ جب تم بالاخانے پر پہنچوگے تو طاق میں ایک سفید تھیلی رکھی ہوئی دیکھوگے بس اُس پر قبضہ کرلینا اسی میں وہ سانچہ موجود ہے پھر انار کو اُس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اُس کا سارا مکر حاکم پر واضح ہوجائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسٰی! تم حاکم سے کہنا، اور اب ہمارا دوسرا معجزہ بھی دیکھو، وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجیے کہ وہ اِس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے راکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے

چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر اس انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اُس کے چہرے اور داڑھی کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔

امام علیہ السّلام کی ہدایت کو سن کر محمد بن عیسٰی کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا، حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرّت کے ساتھ شہر میں واپس آگئے اور اپنے تمام لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ علی الصّباح تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمّد بن عیسٰی نے امام علیہ السّلام کی ہدایات کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔

جب حاکم نے وزیر کی اس چالاکی کا عملاً یقین کر لیا اور اس کا سارا مکر وحیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمّد بن عیسٰی سے پوچھا کہ یہ بتاؤ یہ سب کچھ تم کو کس نے بتایا؟

اُنھوں نے جواب دیا کہ حجّتِ خدا امام زمان علیہ السّلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

حاکم نے دریافت کیا کہ: تمھارے امام کون ہیں؟

اُنھوں نے ہر ایک امام کے نام سے اُسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا تھا سب بتا دیا۔

حاکم نے کہا: آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔

یہ کہکر حاکم نے کلمہ پڑھا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ وَوَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ"

پھر باقی ائمہ علیہم الصَّلوات وَالسَّلام میں سے ہر ایک کا نام لیکر اُن کی امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحبِ ایمان ہو گیا۔ اور اس مکّار وزیر کو قتل کرا دیا۔ نیز اہلِ بحرین سے معذرت چاہی اور اُن کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہلیانِ بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل و متقی محمّد بن عیسٰی رح کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

باب ٢٥

علاماتِ ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجّال کا ذکر

(١) نزولِ حضرت عیسیٰؑ اور امامِ قائمؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

طالقانی نے جلودی سے، اُنھوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حمّاد سے حمّاد نے عبداللہ بن سلیمان سے (جو کتبِ سماوی کے قاری تھے) روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عیسیٰ "اَرْفَعُكَ اِلَيَّ ثُمَّ اَهْبِطُكَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لِتَرٰى اُمَّةَ ذٰلِكَ النَّبِيِّ الْعَجَائِبَ وَلِتُعِيْنَهُمْ عَلَى اللَّعِيْنِ الدَّجَّالِ اَهْبِطُكَ فِيْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ لِتُصَلِّيَ مَعَهُمْ اِنَّهُمْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ"

اے عیسیٰ (میں تمھیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور پھر تمھیں آخر زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ تم اُس نبی کی امّت کے عجائب دیکھو اور دجّال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد کرو۔ تمھیں عین نماز کے وقت پر نازل کروں گا، تاکہ تم ان کی معیت میں نماز بھی پڑھو، اس لیے کہ وہ امّتِ مرحومہ ہیں۔) (امالی صدوق)

(٢) آخرِ زمانہ میں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائے گا

ہارون نے ابنِ صدقہ سے، اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

"كَيْفَ بِكُمْ اِذَا فَسَدَ نِسَاؤُكُمْ وَفَسَقَ شُبَّانُكُمْ وَلَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ"؟

آپؐ نے فرمایا "اُس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تمھاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور تمھارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے گریز کرو گے اور کسی کو بُرائی سے منع نہ کرو گے؟"

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

قَالَ: "نَعَمْ وَشَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ؟" "كَيْفَ بِكُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ"

آپؐ نے فرمایا (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا (بتاؤ) اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے)

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

قَالَ: "نَعَمْ، وَشَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ، كَيْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَّالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا"

آپؐ نے فرمایا: (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے؟) (قرب الاسناد)

(٣) خَسفُ البَیداء

حنّان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زمین کے شق ہونے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

قَالَ: "اَمَا صُهَرًا عَلَى الْبَرِيْدِ عَلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا مِنَ الْبَرِيْدِ الَّذِيْ بِذَاتِ الْجَيْشِ"

آپؑ نے فرمایا: (مقامِ صفرا میں جو مکّہ و مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے اور ذات الجیش سے بارہ میل دور ہے) (قرب الاسناد)

(٤) ایک آیت کی تفسیر

ابو جارود نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی آیۃ "اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً" (سورۃ الانعام، ٣

(بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کردے)

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:-

قَالَ ؑ " وَسَيُرِيكَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ اٰيَاتٍ مِّنْهَا دَابَّةُ الْاَرْضِ وَ الدَّجَّال وَنُزُول عيسٰى بن مريم و طلوع الشمس مِنْ مَغْرِبِهَا "۔

آپؑ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ تمھیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں دآبۃ الارض کا ظہور اور دجّال کا خروج، حضرت عیسٰیؑ بن مریمؑ کا آسمان سے نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔)

★ نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت :

" قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ (اے رسولؐ) (کہد یجیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمھارے اوپر سے) (انعام آیت ۶۵)

کے متعلق روایت ہے۔ آپ نے فرمایا :

" قال: " من فوقكم " هو الدّجال وَالصَّيحَة "، " اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ " وَهُوَ الْخَسَفَ، " اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا " وَهُوَ اخْتِلَافُ فِي الدِّيْنِ، وَطَعَنَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، " وَيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ " ۔ وَهُوَ يَقْتُلُ بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَكُلُّ هٰذَا فِي اَهْلِ الْقِبْلَةِ "

فرمایا (من فوقکم سے مراد دجّال کا خروج اور ندائے آسمانی ہے اور " او من تحت ارجلکم " سے مراد، زمین کا شق ہونا ہے، اور " اَوْ یلبسکم شیعًا " سے مراد دین میں اختلاف، ایک دوسرے پر طعنہ زنی ہے، اور " ویذیق بعضکم بأس بَعْضٍ " سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایکدوسرے کو قتل کروگے اور یہ سب کچھ اہلِ قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔) (قرب الاسناد)

⑤ ظہورِ امامِ قائمؑ اورخروجِ سفیانی دونوں حتمی ہیں

ابنِ عیسٰی نے ابنِ اسباط سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالحسن امام علی الرّضاؑ نے فرمایا:

" کیا تمھارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے ہوجائے گا۔؟ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ ظہورِ امام قائمؑ بھی حتمی اور خروج سفیانی بھی حتمی ہے امام قائمؑ کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہوگا۔ " (قرب الاسناد)

⑥ قبل از ظہور مسلسل کُشت وخون

ابنِ عیسٰی نے بزنطی سے، بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: " قُدَّامَ هٰذَا الْاَمْرِ قَتْلَ بيوح "

(ظہور امام قائمؑ سے پہلے قتل بیوح ہوگا)

میں نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: " دَائِم لَا يَفْتَر "

(مسلسل کشت وخون)

⑦ ظہورِ قائمؑ سے پہلے چار حادثات

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا :

" يَزْعَم ابن ابى حمزه اَنَّ جعفرًا زعم اَنَّ اَبِي القائم وما علم جعفر بما يحدث من امر الله فوالله لقد قال الله تبارك و تعالىٰ يحكى لرسوله صلّى الله عليه وآله وسلّم :

" مَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ "

(سورۃ الاحقاف آیت ۹)

(ابنِ ابی حمزہ نے یہ سمجھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے والد (امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر) قائم آلِ محمدؐ ہیں۔ مگر امام جعفر صادقؑ کو کیا معلوم کہ اللہ کی طرف سے کیا امر ظاہر ہوگا۔ خدا کی قسم اللہ تبارک وتعالےٰ قرآن مجید میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل فرماتا ہے کہ:

" میں نہیں جانتا کہ میرے یا تمھارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو صرف اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ "

★ اور امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ :

" اَرْبَعَة احداث تكون قبل قيام القائم تدلّ على خروجه منها احداث قد مضى منها ثلاثة وبقى واحد "

(قبل قیامِ قائمؑ چار حادثات ہوں گے جو اُنکے خروج کی دلیل ہوں گے ان میں سے

تین واقعے تو گذر چکے ہیں ایک باقی ہے۔)

ہم لوگوں نے عرض کیا: ہم آپ پر قربان، وہ کون کونسے واقعات ہیں جو گذر چکے ؟

آپ نے فرمایا:

" رجب خلع فیہ صاحب خراسان و رجب وثب فیہ علی ابن زبیدۃ، و رجب یخرج فیہ محمد بن ابراھیم بالکوفۃ "

(ایک وہ رجب جس میں صاحبِ خراسان نے خلع (خلافت) کیا (یعنی امین نے مامون کو خلافت و حکومت سے ہٹایا اور اس کا نام سکوں اور خطبوں سے نکالا) پھر وہ رجب آیا تو اُس نے ابن زبیدہ پر حملہ کردیا (اور امین کو حکومت سے ہٹا دیا) پھر ماہِ رجب آیا تو محمد بن ابراہیم (بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن امام حسن علیہ السلام المعروف بہ ابنِ طباطبائی) نے کوفہ میں خروج کیا)

ہم لوگوں نے عرض کیا اور چوتھا رجب اسی سے متصل ہوگا ؟

آپ نے فرمایا: حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے اتنا ہی فرمایا تھا۔

(قرب الاسناد)

(٨) زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ امر فرج اب کتنا قریب ہے ؟

آپ نے فرمایا: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا:

" اول علامات الفرج سنۃ خمس وتسعین ومائۃ فی سنۃ ست وتسعین ومائۃ تخلع العرب اعنتھا وفی سنۃ سبع وتسعین ومائۃ یکون الفنا وفی سنۃ ثمان وتسعین ومائۃ یکون الجلا۔ ثم قال: اما تری بنی ھاشم قد انقلبوا باھلیھم واولادھم "

فرمایا (فرج کی پہلی علامت ۱۹۵ھ میں ظاہر ہوگی۔ پھر ۱۹۶ھ میں اہلِ عرب سے عنانِ حکومت چھن جائے گی اور ۱۹۷ھ میں فنا ہے اور ۱۹۸ھ میں جلاوطنی ہے۔

" پھر فرمایا " کیا تم نہیں دیکھتے کہ بنی ہاشم کے اہل و عیال کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ؟

میں نے عرض کیا: ان لوگوں کے لیے جلاوطنی ہے ؟

قال ؑ: " وغیرھم، وفی سنۃ تسع وتسعین ومائۃ یکشف اللہ البلاء ان شاء اللہ وفی سنۃ مائتین یفعل اللہ ما یشاء "

آپ نے فرمایا: (دوسروں کے لیے بھی اور ۱۹۹ھ انشاء اللہ ساری بلائیں چھنٹ جائیں گی اور ۲۰۰ھ میں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔)

ہم نے عرض کیا: ہماری جانیں آپ پر قربان، یہ فرمائیں کہ ۲۰۰ھ میں کیا ہوگا ؟

قال ؑ: " لو اخبرت احدا لاخبرتکم ولقد خبرت بمکانکم فما کان ھذا من رأیی ان یظھر ھذا منی الیکم ولکن اذا اراد اللہ تبارک وتعالی اظھار شیء من الحق لم یقدر العباد علی سترہ "

آپ نے فرمایا: اگر میں نے کسی اور کو بتایا ہوتا تو تم کو بھی بتا دیتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی مناسب نہیں کہ میری طرف سے اس کا اظہار تم پر ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا اظہار چاہے گا تو کوئی شخص اس کو پوشیدہ نہ رکھ سکے گا۔

میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کا قول نقل کرتے ہوئے سال کی ابتدا میں فرمایا تھا کہ آلِ فلاں کی حکومت فلاں اور فلاں پر ختم ہو جائے گی اور ان دونوں کے بعد آلِ فلاں کی حکومت نہیں رہے گی۔ ؟

آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا تھا۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو اچھا رکھے، یہ بتائیں کہ جب آلِ فلاں کی حکومت ختم ہو جائیگی تو پھر کیا قریش میں سے کسی شخص کی حکومت قائم ہوگی ؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا ؟

آپ نے فرمایا: وہی ہوگا جو تم اور تمہارے اصحاب کہتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یعنی خروجِ سفیانی ؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر قیامِ قائم ؑ ؟

آپ نے فرمایا: اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر تو آپ ہی وہ (قائم) ہیں

آپ نے فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور فرمایا: اس امر (قیامِ قائم) سے قبل کچھ علامات

ظاہر ہوں گی۔ حرمین یعنی مکّہ اور مدینہ کے درمیان حادثہ رونما ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیسا حادثہ ؟

آپؑ نے فرمایا: کُشت وخون اور فلاں شخص آلِ فلاں میں سے پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا۔

(۹) ظہور سے پہلے بے مروّتی عام ہوگی

ابی نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان، میں نے سُنا ہے کہ آلِ جعفر کا ایک جھنڈا ہوگا اور آلِ عباس کے دو جھنڈے۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں ؟

قَالَؑ: " اَمَّا اٰلُ جعفرٍ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ وَّلَا اِلٰی شَیْءٍ وَّ اٰلُ العَبَّاس فَاِنَّ لَهُمْ مُلْكًا مبطئًا یُقَرِّبُوْنَ فِیْهِ الْبَعِیْدَ وَیُبَاعِدُوْنَ فِیْهِ الْقَرِیْبَ وَسُلْطَانُهُمْ عَسِیْرٌ لَیْسَ فِیْهِ یَسِیْرٌ حَتّٰی اِذَا اَمِنُوْا مَكْرَ اللهِ وَاَمِنُوْا عِقَابَهٗ صِیْحَ فِیْهِمْ صَیْحَةٌ لَا یَبْقٰی لَهُمْ مُنَادٍ یَجْمَعُهُمْ وَلَا یَسْمَعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ "حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ " (سورہ یونس آیت ۲۴)

آپؑ نے فرمایا (آلِ جعفر تو کسی شمار و قطار میں نہیں، لیکن آلِ عباس کی حکومت دیر تک رہے گی جس میں وہ لوگ دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور پھینک دیں گے اور اُن کی حکومت بڑی مشکل سے قائم ہوگی یہ کام اُن کے لیے آسان نہ ہوگا۔ مگر جب یہ لوگ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا سے بیخوف ہوجائیں گے تو ان میں ایک آواز بلند ہوگی اور اِدھر اُدھر اُن لوگوں کا کوئی پکارنے والا نہ ہوگا جو اُنھیں بلاکر جمع و متحد کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: " یہانتک کہ زمین نے اُس سے اپنے زیورات (نباتات وغیرہ) اخذ کرلیے اور مزیّن ہوگئی۔ ")۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کب ہوگا ؟

قَالَؑ: " اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یُوَقَّتْ لَنَا فِیْهِ وَقْتٌ وَلٰكِنْ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِشَیْءٍ فَكَانَ كَمَا نَقُوْلُ، فَقُوْلُوْا: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنْ كَانَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ

تُؤْجَرُوْا مَرَّتَیْنِ۔"

آپؑ نے فرمایا (ہمیں اس کا کوئی وقت مقرر کرکے نہیں بتایا گیا ہے۔ مگر (اس کا خیال رکھو) جب ہم تم لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ قول پورا ہوجائے تو تم لوگ کہو کہ " اللہ اور اُس کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا" اور اگر وہ قول پورا نہ ہو تو بھی کہو کہ " اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا") اس طرح تم کو دو مرتبہ ثواب ملے گا۔)

ثُمَّ قَالَؑ: " وَلٰكِن اِذَا اشْتَدَّتِ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ وَاَنْكَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَوَقَّعُوْا هٰذَا الْاَمْرَ صَبَاحًا وَّمَسَاءً "

پھر فرمایا: (مگر ہاں، جب فقر و فاقہ شدید صورت اختیار کرلے گا اور لوگ ایکدوسرے کو نہ پوچھیں گے تو اُس وقت صبح و شام اس امر کی اُمید رکھو۔)

میں نے عرض کیا: فقر و فاقہ تو سمجھ میں آیا، لیکن ایکدوسرے کو نہ پوچھنے کا کیا مطلب ہے ؟

قَالَؑ: " یَاْتِی الرَّجُلُ اَخَاهُ فِیْ حَاجَةٍ فَیَلْقَاهُ بِغَیْرِ الْوَجْهِ الَّذِیْ یَلْقَاهُ فِیْهِ وَیُكَلِّمُهٗ بِغَیْرِ الْكَلَامِ الَّذِیْ كَانَ یُكَلِّمُهٗ

آپؑ نے فرمایا: (جب ایک شخص دوسرے کے پاس جائے گا تو وہ اس خندہ پیشانی سے اس کے سامنے پیش نہ آئے گا جس طرح وہ پہلے پیش آیا کرتا تھا اور نہ اس اخلاق سے کلام کرے گا جس طرح پہلے بات کیا کرتا تھا۔)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۰) فاسقینِ اہلِ قبلہ پر عذاب کا ذکر

ابو جارود نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ آیۃ " قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ " (سورہ یونس آیت ۵۰)

اے رسولؐ! (کہدیجیے، ذرا غور تو کرو، اگر اُس کا عذاب تم پر کسی رات یا کسی دن آجائے تو مجرم لوگ اُس میں کیوں جلدی کر رہے ہیں۔)

کے متعلق فرمایا: " فَهٰذَا عذاب ینزل فی اٰخر الزّمان علیٰ فسقة اَهل القبلة وهم یجحدون نزول العذاب علیهم "

(آخری زمانے میں فاسقینِ اہلِ قبلہ (مسلمان فاسقین) پر نازل ہوگا جبکہ وہ اپنے اوپر نزولِ عذاب سے انکار کرتے ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

ایک آیت کی تفسیر کے تحت چند پیشگوئیاں اور احادیث (۱۱)

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت:

" وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ " (سورۂ سبا آیت ۵۰)

(اور اے کاش، تم دیکھتے اُن کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور کوئی جائے قرار نہ پائیں گے۔)

سے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: " مِنَ الصَّوْتِ، وَذٰلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ "

(یہ فزع اور خوف، آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئے گی)

قولہ تعالیٰ: " وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ " (سورہ سبا آیت ۵۰)

(اور انھیں قریبی جگہ سے اخذ کرلیا جائے گا)

قَالَ: " مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ خسف بهم "

آپ نے فرمایا: (یعنی اُن کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہوجائے گی اور وہ زمین کے اندر سما جائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

★ صاحبِ کشاف نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے، انھوں نے کہا کہ: یہ آیت خسفِ بیداء (بیابان میں زمین شق ہونے) کے متعلق نازل ہوتی ہے۔

★ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن الحسین اور حسن بن الحسن بن علی دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں ماخوذ ہوں گے۔

★ مجھ سے بیان کیا عمرو بن مرہ اور حمران بن اعین نے اور انھوں نے مہاجر مکی سے سنا اور مہاجر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جناب اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " يَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ بيداء الْمَدِيْنَةِ خسف بهم "

آپ نے فرمایا (ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کے لیے

لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابانِ مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہوجائے گی اور سارا لشکر اُس میں سما جائے گا۔)

★ حذیفہ یمانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ مشرق و مغرب کے درمیان فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ:

" فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ فِي فَوْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى يَنْزِلَ دِمَشْقَ فَيَبْعَثُ جَيْشَيْنِ جَيْشًا اِلَى الْمَشْرِقِ وَآخَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا بِاَرْضِ بَابِلَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ الْمَلْعُوْنَةِ، يَعْنِي بَغْدَادَ فَيَقْتُلُوْنَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ الْآفٍ وَيَفْضَحُوْنَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ امْرَاَةٍ وَيَقْتُلُوْنَ (بِهَا) ثَلَاثَمِائَةِ كَبْشٍ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ "

ثُمَّ يَنْحَدِرُوْنَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَيُخَرِّبُوْنَ مَا حَوْلَهَا، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلَى الشَّامِ فَتَخْرُجُ رَايَةُ هُدًى مِنَ الْكُوْفَةِ فَتَلْحَقُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ فَيَقْتُلُوْنَهُمْ لَا يفلت مِنْهُمْ مُخْبِرٌ وَيَسْتَنْقِذُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِنَ السَّبْيِ وَالْغَنَائِمِ وَيَحُلُّ الْجَيْشُ الثَّانِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَنْتَهِبُوْنَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا۔

ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلٰى مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرَئِيْلَ۔ فَيَقُوْلُ: يَا جِبْرَئِيْلُ! اِذْهَبْ فَاَبِدْهُمْ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمْ عِنْدَهَا وَلَا يفلت مِنْهَا اِلَّا رَجُلَانِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَلِذٰلِكَ جَاءَ الْقَوْلُ " وَعِنْدَ جُهَيْنَةَ الْخَبَرُ الْيَقِيْنُ "

فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: " وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ "

آنحضرت نے فرمایا (ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ اُن پر سفیانی وادیِ یابس سے اسی وقت (فوراً بعد) خروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہوگا، پھر ایک لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف اور وہ لوگ سرزمینِ بابل کے منحوس شہر (بغداد) میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں سے

زیادہ کو قتل کردیں گے اور ایک سو عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قرب وجوار کو تاراج کردیں گے، وہاں سے چلکر شام کی طرف رُخ کریں گے۔ اس وقت ایک ہدایت کا عَلَم کوفہ سے برآمد ہوگا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کردے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیگا اور اُن کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموالِ غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کرائے گا۔ اور دوسرا لشکر مدینہ پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین رات تک لوٹ مار کرتا رہے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوگا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: "اے جبرئیل! جاؤ اور ان سب کو نیست ونابود کردو۔"

جبرئیل وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہوجائیگی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلۂ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے

پس اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا......"

- ★ اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔
- ★ اور ہمارے اصحاب نے بھی حالاتِ امام مہدی علیہ السلام میں حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (بحارالانوار)

(۱۲) وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ... کی تفسیر

حسین بن محمد نے معلّی سے، انھوں نے محمد بن جمہور سے، انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے قولِ خدائے تعالیٰ:

"وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۲)

(اور مقامِ بعید سے اُن کی اُس تک رسائی کیونکر ممکن ہے)

کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا:

"اِنَّهُمْ طَلَبُوا الْمَهْدِيَّ مِنْ حَيْثُ لَا يُنَالُ وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَبْذُوْلًا مِنْ حَيْثُ يُنَالُ"

[illegible] نکل چکا ہوگا اور انھیں کوئی فائدہ نہ ہوگا) (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۳) خسفِ بیداء اور لشکرِ سفیانی

محمد بن عباس نے محمد بن حسن بن علی بن صباح مدائنی سے، انھوں نے حسن بن محمد بن شعیب سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے، انھوں نے ابن عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ فَيَسِيْرُ حَتّٰى يَمُرَّ بِمَرَّ، فَيَبْلُغُهُ اَنَّ عَامِلَهُ قَدْ قُتِلَ فَيَرْجِعُ اِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلَى الْبَيْدَاءِ فَيَخْرُجُ جَيْشَانِ السُّفْيَانِيِّ فَيَأْمُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاَرْضَ اَنْ تَأْخُذَ بِاَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ وَّقَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ۚ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(جب امام قائمؑ خروج کریں گے تو آپ روانہ ہوں گے اور راستے سے گذریں گے وہاں خبر ملے گی کہ ان کا عامل قتل کردیا تو آپ واپس ہوں گے اور وہاں پہنچ کر جنگ کریں گے پھر وہاں سے چلیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے یہاں تک کہ بیداء (بیابان) میں پہنچیں گے تو اُدھر سے سفیانی کے دو لشکر خروج کریں گے تو اللہ عزّوجلّ زمین کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو اُن کے قدموں کے نیچے ہی سے نگل لے۔ چنانچہ اللہ عزّوجلّ کا یہ قول ہے جو انہی لوگوں کے لیے نازل ہوا کہ:

"اے کاش کہ تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور ان کے لیے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور قریب ہی سے انھیں اخذ کرلیا جائے گا۔ (یعنی، اخذوا من مکان قریب) امام قائمؑ کے قریب سے) اور وہ کہیں گے کہ ہم اس (حق) یعنی امام قائمؑ پر ایمان لائے۔ مگر اب دور مقام سے اُن کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے) "وقد کفروا بہ من قبل" یعنی جبکہ اُنھوں نے اس سے قبل (امام قائمؑ کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور ہی سے باتیں بناتے رہے

(۱۴) "سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ" کی تفسیر میں امام محمد باقرؑ کا قول

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابوجعفر محمدؑ باقر علیہ السلام سے قرآن مجید آیت "سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ" (سورہ معارج آیت ۱) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

"نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ مَلَكٌ يَسُوقُهَا مِنْ خَلْفِهَا حَتّٰى يَاْتِيَ مِنْ جِهَةِ دَارِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هَمَّامٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ فَلَا تَدَعُ دَارًا لِبَنِي اُمَيَّةَ اِلَّا اَحْرَقَتْهَا وَ اَهْلَهَا وَلَا تَدَعُ دَارًا فِيْهَا وِتْرٌ لِآلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا اَحْرَقَتْهَا وَذٰلِكَ الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام"

یعنی (ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے بڑھاتا ہوا لائے گا، یہانتک کہ خانۂ سعد بن ہمام کے پاس اُن لوگوں کی مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلائے نہ چھوڑیگا اور آلِ محمدؐ پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کردیگا اور وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۵) حدیث رسول اللہؐ

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابنِ معروف سے، انھوں نے ابنِ فضّال سے، انھوں نے ظریف بن ناصح سے، انھوں نے ابوحصین سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہؐ سے دریافت کیا گیا کہ ساعت (قیامت) کب آئے گی؟

فَقَالَ ص: "عِنْدَ اِيْمَانٍ بِالنُّجُوْمِ وَتَكْذِيْبٍ بِالْقَدْرِ"

آپؐ نے فرمایا: (جب لوگ (علمِ) نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر (الٰہی) کی تکذیب کرنے لگیں گے۔)

(۱۶) جبتک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو

احمد بن محمدؐ بن عیسیٰ علوی نے حیدر بن محمدؐ سمرقندی سے، اُنھوں نے ابوعمرو الکشّی سے، اُنھوں نے حمدویہ بن بشر سے، اُنھوں نے محمدؐ بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے حسین بن خالد سے روایت کی، اُنھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ! عبداللہ بن بکیر ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں؟

آپؑ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابنِ بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا جب محمدؐ بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قربان، محمدؐ بن عبداللہ نے خروج کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج میں ان کا ساتھ دیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

"اُسْكُنُوْا مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ"

(یعنی)

(تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جبتک زمین و آسمان خاموش ہیں)

عبداللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جبتک آسمان و زمین ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائم ہوگا اور نہ کوئی خروج کریگا

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے درست فرمایا ہے ابنِ بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو جبتک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جبتک آسمان سے کوئی ندا نہ آئے اور جبتک زمین شق نہ ہو۔

(۱۷) راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بکیر کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر عبید بن زرارہ سچ کہتا ہے کہ (امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا) تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی خروج ہے اور نہ کوئی قائم۔

راوی کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عبید نے جو حدیث بیان کی وہ درست ہے مگر عبداللہ بن بکیر نے اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ جبتک آسمان خاموش رہے اور تمھارے امام قائم کے نام کا اعلان نہ کرے اور جبتک زمین خاموش رہے اور لشکرِ (سفیانی) زمین میں نہ دھنس جائے۔

(معانی الاخبار)

(۱۸) آلِ محمدؐ اور آلِ ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد

ابنِ ولید نے محمد عطار اور احمد بن ادریس سے ایک ساتھ اور انھوں نے اشعری سے، اشعری نے سیاری سے، سیاری نے حکم بن سالم سے، اور حکم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قال ؑ "اِنَّا وَ اٰلِ ابی سُفیان اَھلِ بَیْتَیْنِ تَعَادَیْنَا فِی اللہ"

آپ نے فرمایا (ہم اور آلِ ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔)

"قُلْنَا : صَدَقَ اللہ وَ قَالُوْا کَذَبَ اللہ"

(ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے)

"قَاتَلَ ابوسفیان رسول اللہ ؐ وَقَاتَلَ معاویة علیؑ بن ابی طالبؑ وَقَاتَلَ یزید بن معاویة الحسینؑ بن علیؑ وَالسُّفیانیُّ یُقَاتِلُ القائم علیہ السلام"

(اور اسی بات پر ابوسفیان نے رسول اللہ ؐ سے جنگ کی، معاویہ نے علیؑ بن ابوطالبؑ سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسینؑ بن علیؑ سے جنگ کی اور سفیانی امام قائم ؑ سے جنگ کرے گا۔) (معانی الاخبار، امالی شیخ)

(۱۹) دجّال کا خروج کہاں سے ہوگا

معاویہ بن حکیم نے محمد بن شعیب بن غزوان سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بلخ سے ایک شخص آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی! تو فلاں فلاں وادی کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپؑ نے فرمایا: تو اس وادی میں شکستہ و واشگافتہ مقام کو بھی جانتا ہے؟ جو ایسا ایسا ہے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر فرمایا: "مِنْ ذٰلِکَ یَخْرُجُ الدَّجَّال"

(اسی جگہ سے دجّال خروج کرے گا)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک یمنی شخص سے آپ نے فرمایا: اے یمانی! تم اس شعب گھاٹی سے واقف ہو؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں:
- آپؑ نے فرمایا: اس گھاٹی میں جو فلاں قسم کا درخت ہے اسے بھی پہچانتے ہو؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپؑ نے فرمایا: اور اس درخت کے نیچے ایک بڑی چٹان کو بھی دیکھا ہے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپؑ نے فرمایا: "فَتِلْکَ الصَّخْرَةُ الَّتِیْ حَفِظَتْ اَلْوَاحَ موسٰی علٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّم"

(وہی وہ چٹان ہے جس کے نیچے الواحِ موسٰیؑ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محفوظ ہیں۔)

(بصائر الدرجات)

(۲۰) حرصِ دنیا اور ریاکاری عام ہوگی

ابی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے نوفلی سے، نوفلی نے سکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قالؐ: " سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَخْبُثُ فِيهِ سَرَائِرُهُمْ وَتَحْسُنُ فِيهِ عَلَانِيَتُهُمْ طَمَعاً فِي الدُّنْيَا لَا يُرِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعُمُّهُمُ اللهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَدْعُونَهُ دُعَاءَ الْغَرِيقِ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ "

آپؐ نے فرمایا: (میری اُمت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر اُن کا حسین وخوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب واجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاءِ غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دعا قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

(۲۱) علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

اسنادِ بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قالؐ: " سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يُسَمَّوْنَ بِهِ وَهُمْ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، فُقَهَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فُقَهَاءَ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَإِلَيْهِمْ تَعُودُ "

آپؐ نے فرمایا: (میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (علمائے دین و) فقہاء زیرِ آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنے اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔) (ثواب الاعمال)

(۲۲) اسلام غریبوں میں رہے گا

ابنِ مغیرہ نے اسناد کے ساتھ سکونی سے اور سکونی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے، اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے اور اُنھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

قالؐ: " (إِنَّ) الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ غَرِيباً كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ "

آپؐ نے فرمایا: (بلاشبہ ویقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس اُن غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

★ غیبتہ نعمانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (غیبتہ نعمانی)

(۲۳) غریبوں میں اسلام

مظفر علوی نے ابنِ عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے جعفر بن احمد سے، اُنھوں نے عمرکی سے، اُنھوں نے ابنِ فضال سے، اُنھوں حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

" إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ غَرِيباً فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ "

(اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا پس کیا کہنا غریبوں کا وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

(۲۴) علائم قبل از ظہور

ابنِ عصام نے کلینی سے، اُنھوں نے قاسم بن علاء سے، اُنھوں نے اسماعیل بن علی قزوینی سے، اُنھوں نے علی بن اسماعیل سے، اُنھوں نے عاصم بن حمید سے اُنھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپؑ نے فرمایا:

يَقُولُ " اَلْقَائِمُ مَنْصُورٌ بِالرُّعْبِ مُؤَيَّدٌ بِالنَّصْرِ تَطْوِى لَهُ الْاَرْضُ وَ
تَظْهَرُ لَهُ الْكُنُوزُ وَ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَ يُظْهِرُ اللهُ بِهِ دِيْنَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ •
فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ خَرَابٌ اِلَّا عَمَرَ وَ يَنْزِلُ رُوحُ اللهِ
عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيُصَلِّي خَلْفَهُ

آپؑ نے فرمایا (امام قائمؑ رعب و دبدبے سے مدد یافتہ ہوں گے، اُن کو اللہ کی طرف
سے نصرت حاصل ہوگی، اُن کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے
پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اُن کی سلطنت سارے مشرق
و مغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین
کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔
پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام روح اللہ آسمان نازل ہوں گے، اور
وہ امام قائمؑ کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! آپؐ کے قائمؑ کب ظہور فرمائیں گے؟

قَالَ: " اِذَا تَشَبَّهَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ، وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ، وَاكْتَفَى
الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ
السُّرُوجَ، وَ قُبِلَتْ شَهَادَاتُ الزُّوْرِ وَ رُدَّتْ شَهَادَاتُ
الْعَدْلِ، وَاسْتَخَفَّ النَّاسُ بِالدِّمَاءِ، وَارْتِكَابُ
الزِّنَاءِ، وَاَكَلَ الرِّبَا، وَاتُّقِيَ الْاَشْرَارُ مَخَافَةَ
اَلْسِنَتِهِمْ، وَخُرُوجُ السُّفْيَانِيِّ مِنَ الشَّامِ وَ الْيَمَانِيِّ
مِنَ الْيَمَنِ، وَخَسْفٌ بِالْبَيْدَاءِ وَقَتْلُ غُلَامٍ مِنْ
آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْنَ الرُّكْنِ وَ
الْمَقَامِ اِسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ
وَجَاءَتْ صَيْحَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِاَنَّ الْحَقَّ فِيْهِ وَ فِي
شِيْعَتِهِ، فَعِنْدَ ذَالِكَ خُرُوجُ قَائِمِنَا۔

آپؑ نے فرمایا: (جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے
مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے

اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی،
عورتیں زین کسی ہوئی سواریوں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں
گی اور صاحبانِ عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون
کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہوگا۔ لوگ سود خور ہوں
گے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیانی شام سے اور یمانی یمن
سے خروج کریں گے اور بیابان میں زمین شق ہوگی اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس زکیہ ہے رکن و مقام کے درمیان
قتل کر دیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائمؑ میں)
ہے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائمؑ خروج کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ: " فَاِذَا خَرَجَ اَسْنَدَ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ وَ اجْتَمَعَ
اِلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ اَوَّلُ مَا
يَنْطِقُ بِهِ هٰذِهِ الْآيَةُ " بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ " (سورہ ہود آیت ۸۶)
ثُمَّ يَقُولُ: "اَنَا بَقِيَّةُ اللهِ فِي اَرْضِهِ " فَاِذَا اجْتَمَعَ
اِلَيْهِ الْعِقْدُ وَ هُوَ عَشَرَةُ آلَافِ رَجُلٍ خَرَجَ فَلَا يَبْقَى
فِي الْاَرْضِ مَعْبُودٌ دُوْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَنَمٍ وَغَيْرِهِ
اِلَّا وَقَعَتْ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَ غَيْبَةٍ
طَوِيْلَةٍ، لِيَعْلَمَ اللهُ مَنْ يُّطِيْعُهُ بِالْغَيْبِ وَيُؤْمِنُ بِهِ "

پھر آپؑ نے فرمایا (اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا
اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی
بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی "اللہ کا بقیہ (نشانی)
تم سے بہتر ہے (تمہارے لیے اچھا و فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو"
پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔
پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی بیعت کر لیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں
گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت
کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل
غیبت کے بعد ہوگا تاکہ اللہ جان لے کہ بحالِ غیب کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔)[1]

[1] (اکمال الدین)

(۲۵) دشمنانِ آلِ محمدؐ دجّال کے ساتھ ہوں گے

محمد بن علی نے مفضّل بن صالح اسدی سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا"

جو شخص ہم اہلِ بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی بنا کر مبعوث کرے گا۔"

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اگرچہ وہ کلمۂ شہادتین (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) پڑھتا ہو؟

قَالَؐ: "نَعَمْ اِنَّمَا احْتَجَبَ بِهَاتَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ عِنْدَ سَفْكِ دَمِهٖ اَوْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ وَهُوَ صَاغِرٌ"

آپؐ نے فرمایا: (ہاں، وہ کلمۂ شہادتین پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا۔)

ثُمَّ قَالَؐ: "مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا"

(جو شخص ہم اہلِ بیت سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔)

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ کیوں؟

قَالَؐ: "اِنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ اٰمَنَ بِهٖ"

آپؐ نے فرمایا: (اس لیے کہ اگر وہ دجّال کے دور کو پائے تو اس پر ایمان لے آئے گا)

(المحاسن)

(۲۶) علاماتِ ظہورِ امامِ زمانہ و خروجِ دجّال

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے حسین بن معاذ سے، انھوں نے قیس بن حفص سے، انھوں نے یونس بن ارقم سے، انھوں نے ابوسیّار شیبانی سے، انھوں نے ضحاک بن مزاحم سے، انھوں نے نزال بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالبؑ علیہ السّلام نے ہم سے اپنے خطبے میں فرمایا تو پہلے آپ اللہ کی حمد و ثناء بجالاتے پھر فرمایا:

ثُمَّ قَالَؑ: "سَلُوْنِيْ اَيُّهَا النَّاسُ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِيْ"

(اے لوگو! پوچھ لو مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ)

یہ بات آپؑ نے تین مرتبہ فرمائی۔ تو صعصعہ بن صوحان اُٹھے اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! دجّال کب خروج کرے گا؟

حضرتؑ نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمھاری بات کو سن لیا اور اُسے علم ہے کہ تم اِس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اِس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمھیں اس سے مطلع کردوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیرالمومنینؑ! ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، تو اِن علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

ثُمَّ قَالَؑ: "اِذَا اَمَاتَ النَّاسُ الصَّلٰوةَ، وَاَضَاعُوا الْاَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا الْكِذْبَ وَاَكَلُوا الرِّبَا، وَاَخَذُوا الرُّشَا، وَشَيَّدُوا الْبُنْيَانَ، وَبَاعُوا الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا، وَاسْتَعْمَلُوا السُّفَهَاءَ وَشَاوَرُوا النِّسَاءَ وَقَطَعُوا الْاَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْاَهْوَاءَ وَاسْتَخَفُّوْا بِالدِّمَاءِ۔

وَكَانَ الْحِلْمُ ضَعْفًا، وَالظُّلْمُ فَخْرًا وَكَانَتِ الْاُمَرَاءُ فَجَرَةً، وَالْوُزَرَاءُ ظَلَمَةً وَالْعُرَفَاءُ خَوَنَةً وَالْقُرَّاءُ فَسَقَةً، وَظَهَرَتْ شَهَادَاتُ الزُّوْرِ، وَاسْتُعْلِنَ الْفُجُوْرُ وَقَوْلُ الْبُهْتَانِ وَالْاِثْمُ وَالطُّغْيَانُ۔

وَحُلِّيَتِ الْمَصَاحِفُ، وَزُخْرِفَتِ الْمَسَاجِدُ وَطُوِّلَتِ الْمَنَارُ وَاُكْرِمَ الْاَشْرَارُ، وَازْدَحَمَتِ الصُّفُوْفُ، وَاخْتَلَفَتِ الْاَهْوَاءُ وَنُقِضَتِ الْعُقُوْدُ، وَاقْتَرَبَ الْمَوْعُوْدُ وَشَارَكَ النِّسَاءُ اَزْوَاجَهُنَّ فِي التِّجَارَةِ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا، وَعَلَتْ اَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْتُمِعَ مِنْهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاتُّقِيَ الْفَاجِرُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَصُدِّقَ الْكَاذِبُ وَاُؤْتُمِنَ الْخَائِنُ

وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوْجِ السُّرُوْجَ۔ وَتَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ، وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ وَشَهِدَ الْاٰخَرُ قَضَاءً لِذِمَامٍ بِغَيْرِ حَقٍّ عَرَفَهُ وَتَفَقَّهَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاٰثَرُوْا عَمَلَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ، وَلَبِسُوْا جُلُوْدَ الضَّاْنِ عَلٰى قُلُوْبِ الذِّئَابِ، وَقُلُوْبُهُمْ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيَفِ وَاَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْوَحَا الْوَحَا، اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ، خَيْرُ الْمَسَاكِنِ يَوْمَئِذٍ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَنّٰى اَحَدُهُمْ اَنَّهُ مِنْ سُكَّانِهِ

یعنی : (جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کردیں گے، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے، سود کھانے لگیں گے، رشوت لینے لگیں گے مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے سفیہوں و بدعقلوں (بیوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں گے، قطع رحم کرنے لگیں گے، اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بُردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا، ظلم پر فخر کیا جائے گا، اُمراء فسق و فجور میں مبتلا رہوں گے، وزراء ظالم ہوں گے، علماء و عرفاء خائن ہوں گے، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہیاں دی جانے لگیں گی، فسق و فجور، کذب و بہتان، گناہان و سرکشیاں بالعلان ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مُزیّن کیا جائے گا، مسجدیں آراستہ و پیراستہ کی جائیں گی، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے، شریر لوگوں کو مکرّم سمجھا جائے گا، صفوں میں بڑی بھیڑ بھاڑ ہوگی، لوگوں کی خواہشات مختلف ہوں گی، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے، وقت موعود قریب ہوگا۔

تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور اُن ہی کی بات سنی جائے گی، قوم کے سردار

رذیل لوگ ہوں گے، شر و فساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا آلاتِ سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا، اِس اُمّت کے آخرین، اوّلین کو بُرا کہیں گے، عورتیں زین کسے ہوئے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں (جیسی شکلیں بنا کر اُن) سے مشابہ ہوں گے۔ فقہاء کا تفقہ غیرِ دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت (کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑیے (صفت انسانوں) کے جسموں پر گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار اور صبر (ایلوے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت اُمید رکھو اور سمجھو کہ اب خروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی سکونت اختیار کرتا۔

پھر اصبغ بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے : یاامیرالمومنین ! یہ دجّال کون ہے ؟
آپ نے فرمایا: سنو!

"اَلَا اِنَّ الدَّجَّالَ صَائِدُ بْنُ الصَّيْدِ فَالشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ وَالسَّعِيْدُ مَنْ كَذَّبَهُ، يَخْرُجُ مِنْ بَلْدَةٍ يُقَالُ لَهَا اِصْبَهَانُ مِنْ قَرْيَةٍ تُعْرَفُ بِالْيَهُوْدِيَّةِ عَيْنُهُ الْيُمْنٰى مَمْسُوْحَةٌ وَالْاُخْرٰى فِيْ جَبْهَتِهٖ تُضِيْءُ كَاَنَّهَا كَوْكَبُ الصُّبْحِ، فِيْهَا عَلَقَةٌ كَاَنَّهَا مَمْزُوْجَةٌ بِالدَّمِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ (كافر) يَقْرَاُهُ كُلُّ كَاتِبٍ وَاُمِّيٍّ۔

يَخُوْضُ الْبِحَارَ وَتَسِيْرُ مَعَهُ الشَّمْسُ، بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ اَبْيَضُ يَرَى النَّاسُ اَنَّهُ طَعَامٌ، يَخْرُجُ فِيْ قَحْطٍ شَدِيْدٍ، تَحْتَهُ حِمَارٌ اَقْمَرُ خَطْوَةُ حِمَارِهٖ مِيْلٌ، تُطْوٰى لَهُ الْاَرْضُ مَنْهَلًا مَنْهَلًا وَلَا يَمُرُّ بِمَاءٍ اِلَّا غَارَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

يُنَادِي بِأَعْلَىٰ صَوْتِهِ يَسْمَعُ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ يَقُوْلُ: إِلَيَّ أَوْلِيَائِي أَنَا الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى، وَقَدَّرَ فَهَدٰى، أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى، وَكَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ إِنَّهُ الْأَعْوَرُ يَطْعَمُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَلَا يَطْعَمُ وَلَا يَمْشِي وَلَا يَزُوْلُ (تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا)

أَلَا وَإِنَّ أَكْثَرَ أَشْيَاعِهِ يَوْمَئِذٍ أَوْلَادُ الزِّنَا وَأَصْحَابُ الطَّيَالِسَةِ الْخُضْرِ، يَقْتُلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّامِ عَلٰى عَقَبَةٍ تُعْرَفُ بِعَقَبَةِ أَفِيْقَ لِثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، عَلٰى يَدَيْ مَنْ يُصَلِّي الْمَسِيْحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ۔

آپؑ نے فرمایا: سنو! دجّال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ بدبخت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان کے ایک قریہ یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا، بائیں آنکھ اس کی پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا، وہ سمندروں میں اتر جائے گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھویں کا پہاڑ ہوگا اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ سمجھیں گے وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ سفید گدھے پر سوار ہوگا، اُس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سمٹ جائیگی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔ وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا اسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جنّ و انس اور شیاطین سُنیں گے۔ وہ کہے گا۔" اے میرے دوستو! میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا اور درست کیا، مقدّر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا ربِّ اعلیٰ ہوں"۔ وہ دشمنِ خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا، وہ کھانا کھائے گا

اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہ کانا ہے، نہ کھاتا پیتا ہے اور نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔

(اے لوگو!) سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزّنا ہوں گے اور وہ سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے۔ اللہ عزّت و بزرگی والا اس کو جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ افیق میں اُس کے ہاتھوں قتل کرا دے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰؑ مسیح نماز پڑھیں گے (امامؑ قائم کے ہاتھوں)۔

پھر فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامّۃ الکبریٰ (قیامت، مصیبت) ہے۔

ہم نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یہ کیا ہے؟

قَالَ ؑ: "خُرُوْجُ دَابَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ ؑ وَعَصَى مُوْسٰى ؑ، تَضَعُ الْخَاتَمَ عَلٰى وَجْهِ كُلِّ مُؤْمِنٍ، فَيُطْبَعُ فِيْهِ "هٰذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَتَضَعُهُ عَلٰى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيُكْتَبُ فِيْهِ "هٰذَا كَافِرٌ حَقًّا" حَتّٰى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنَادِي: اَلْوَيْلُ لَكَ يَا كَافِرُ" وَإِنَّ الْكَافِرَ يُنَادِي طُوْبٰى لَكَ يَا مُؤْمِنُ! وَدِدْتُ أَنِّي الْيَوْمَ مِثْلُكَ فَأَفُوْزَ فَوْزًا، ثُمَّ تَرْفَعُ الدَّابَّةُ رَأْسَهَا فَيَرَاهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُرْفَعُ التَّوْبَةُ فَلَا تَوْبَةٌ تُقْبَلُ وَلَا عَمَلٌ يُرْفَعُ "وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا"

آپؑ نے فرمایا: (کوہِ صفا سے دابّہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا تو اسکی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے۔ اور مومن پکار کر کہے گا اے کافر! تجھ پر ویل ہو، اور کافر پکار کر کہے گا کہ اے مومن! تمھارے لیے خوشخبری ہے۔ کاش آج میں تمھارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

پھر وہ دابّہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اُٹھائے گا جسے بحکمِ خدا ساری دنیا دیکھے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہوگا۔ پھر نہ کسی

کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اُس کے کوئی عملِ خیر کام آئے گا" اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اُس وقت اس کا ایمان لانا یا عملِ خیر کرنا بے سود ہوگا۔"

پھر آپ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہوگا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میرے حبیب (محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزال بن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا کہ امیر المومنین علیہ السّلام نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟ صعصعہ نے جواب دیا: اے ابن سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترتِ رسولؐ میں سے بارہواں اور اولادِ حسینؑ بن علیؑ کا نواں ہوگا، اور در حقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہوگا اور رُکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ ساری روئے زمین کو پاک کرے گا، میزانِ عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کر سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المومنین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے حبیبؐ نے اُن سے عہد لے لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔ (اکمال الدین)

★ ایوب نے نافع سے اُنھوں نے ابنِ عمر سے، اُنھوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (اکمال الدین)

(۲۷) کیا دجّال اور ابنِ صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں

محمد بن عمر بن عثمان ان ہی اسناد کے ساتھ مشایخہ سے، اُنھوں نے ابو یعلی موصلی سے، اُنھوں نے عبد الاعلیٰ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے ابنِ عمر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی اور بعد فراغتِ نماز اپنے اصحاب کو لیکر مدینہ کے اندر ایک گھر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو ایک عورت نکلی اور پوچھنے لگی: کیا بات ہے اے ابو القاسمؐ!

- آپؐ نے فرمایا: اے عبداللہ کی ماں! مجھے عبداللہ سے ملنے کی اجازت دے۔
- اس نے کہا: اے ابو القاسمؐ! آپ عبداللہ سے مل کر کیا کریں گے، خدا کی قسم! وہ تو قطعی فاتر العقل ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں بول و براز کر دیتا ہے جبکہ وہ

ایک امرِ عظیم کا دعویٰ کرتا ہے۔

- آپؐ نے فرمایا: تو مجھے اُس سے ملنے کی اجازت تو دے۔
- اُس نے کہا: اچھا، تو پھر آپؐ تشریف لے جائیں لیکن آپؐ ہی اس کے ذمّے دار ہونگے
- آپؐ نے فرمایا: ہاں، میں ذمّے دار ہوں۔
- اُس نے کہا: تو پھر اندر آجائیں۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

- اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا، اور اُٹھ کر بیٹھ۔ یہ دیکھ تیرے پاس حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ وہ یہ سُنکر خاموش ہوگیا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا اور نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مخاطب ہو کر بولا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمھیں بتاؤں کہ کیا وہ وہی (اللہ) ہے؟

- آنحضرتؐ نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟
- اُس نے کہا: میں حق اور باطل کو دیکھ رہا ہوں، اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عرش پانی پر تیر رہا ہے۔
- آنحضرتؐ نے فرمایا: تو کلمہ پڑھ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه
- اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه۔

(بلکہ آپ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں (عبداللہ) - اللہ کا رسول ہوں) اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے۔

پھر جب دوسرا دن آیا تو آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی، اور بعد فراغتِ نماز اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچے، دستک دی۔ اس کی ماں نے کہا اندر آجائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہوا چڑیوں کی طرح چہچہا رہا ہے۔

- اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہوجا اور نیچے اُتر آ۔ یہ دیکھ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تیرے پاس آئے ہیں۔
- وہ خاموش ہوگیا اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بتاؤں کہ کیا وہ (اللہ) وہی ہے؟

- تیسرے دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر فرمائی اور اصحاب کے ساتھ اُس کے گھر پر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کے درمیان موجود ہے ان ہی کی زبان میں باتیں کر رہا ہے۔
- اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا۔ اور بیٹھ جا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس آئے ہیں۔

اتفاق کی بات یہ کہ اسی دن سورۂ دُخان کی چند آیات نازل ہوئی تھیں جنھیں نبی اکرمؐ نے نمازِ صبح میں تلاوت فرمایا تھا۔

- آپؐ نے اُس سے فرمایا: کہہ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
- اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا جَعَلَكَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ اَحَقَّ مِنِّیْ

(بلکہ آپؐ ہی گواہی دیں کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ "اللہ کا رسول تو میں ہوں آپؐ کو اللہ نے مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے")

- آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے ایک چیز تیرے لیے اپنے دل میں چھپائی ہے۔
- اُس نے کہا: وہ اَلدُّخ اَلدُّخ
- آنحضرتؐ نے فرمایا: دور ہو جا مردود، تو مطالعۂ غیب کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا تیری اُمید پوری نہیں ہو سکتی جو تیرے مقدر میں ہے وہی تجھے ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرمایا:

"اَیُّهَا النَّاس ! مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّال وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَخَّرَهُ اِلٰی یَوْمِکُمْ هٰذَا فَمَهْمَا تَشَابَهَ عَلَیْکُمْ مِنْ اَمْرِهِ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَر، اِنَّهُ یَخْرُجُ عَلٰی حِمَارٍ عَرْضُ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ مِیْلٌ یَخْرُجُ وَمَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَجَبَلٌ مِنْ خُبْزٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ۔ اَکْثَرُ اَتْبَاعِهِ الْیَهُوْدُ وَالنِّسَاءُ الْاَعْرَاب یَدْخُلُ اٰفَاقَ الْاَرْضِ کُلَّهَا اِلَّا مَکَّةَ وَلَابَتَیْهَا وَالْمَدِیْنَةَ وَلَابَتَیْهَا۔"

آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا، اُس نے ہمیشہ اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا (کہ کہیں دجّال پیدا نہ ہو) مگر اللہ عزّوجلّ نے اس کی پیدائش کو تم لوگوں کے اس زمانے کے لیے مؤخر کر دیا تھا۔ لہٰذا نہیں، کہیں تم لوگ شبہے میں گرفتار نہ ہو جاؤ

جان لو کہ تم لوگوں کا پروردگار کانا نہیں ہے۔ یہ (دجّال) ایک ایسے گدھے پر خروج کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ جنّت و جہنّم ہوگی۔ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی۔ اُس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی اور عورتیں اور اَعراب (اہلِ عرب) ہوں گے۔ وہ ساری دنیا میں پھرے گا مگر مکّہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔)

- ★ کتاب "شرح السنّۃ" میں ابوسعید خدری سے یہی قصّہ منقول ہے۔ اس میں یہ تحریر ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: بتا، تو کیا دیکھ رہا ہے۔؟
  اُس نے کہا: میں ایک تخت سمندر پر دیکھ رہا ہوں۔
  آپؐ نے فرمایا: وہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے جسے تو دیکھ رہا ہے۔
- ★ ابوسلیمان کا بیان ہے کہ میرے نزدیک یہ قصّہ اُس وقت پیش آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور یہود اور ان کے حلفاء کے درمیان صلح ہوئی اور یہ ابنِ صیاد بھی اس صلح میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کو کہانت کا دعوےٰ ہے، اِس لیے آپؐ نے اُس کا امتحان لیا اور آزمائش کے بعد پتہ چلا کہ یہ کوئی کاہن یا ساحر ہے یا کوئی جن یا شیطان اس کے تابع ہے۔

اَقُوْلُ (میرے نزدیک): عامّہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ ابنِ صیاد ہی دجّال ہے۔ یا دجّال کوئی اور ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نہیں، کوئی اور ہے۔ اِس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ابنِ صیاد تائب ہو گیا تھا اور اس نے مدینہ میں انتقال کیا، جب اس کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ اور

- ★ ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اِس امر کی دلیل ہے کہ وہ ابنِ صیاد دجّال نہیں ہے۔
- ★ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابنِ صیاد ہی دجّال ہے۔ اور یہ روایت ابنِ عمر اور جابر بن عبداللہ انصاری کی ہے۔
- ★ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اس روایت کو پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دشمنانِ دین و منکرین دجّال کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے غیبت ہے۔ یہ ایک مدّت طویل تک باقی رہے گا اور آخری زمانے میں خروج کرے گا۔ ایسی روایتوں کو تو صحیح سمجھتے ہیں مگر تسلیم نہیں کرتے۔ امام قائمؑ کے وجود اور ان کی غیبت کو۔ حالانکہ امام قائمؑ کیلئے نبی اکرمؐ و ائمہؑ کی نص ہے۔

(۲۸) ظہورِ امامِ قائمؑ کی علامت

ابی نے حمیری سے، حمیری نے احمد بن ہلال سے، احمد نے ابنِ محبوب سے انھوں نے ابو ایّوب اور علا سے، اُنھوں نے محمّد بن مسلم سے اور محمّد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا:

" اِنَّ بِقِیَامِ الْقَائِمِ عَلَامَاتٍ تَکُوْنُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

(بیشک ظہورِ امامِ قائمؑ کی اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے مومنین کیلئے کچھ نشانیاں ہیں۔)

میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قربان، وہ نشانیاں کیا ہیں؟

قَالَؑ: " قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ " وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ " یعنی مومنین قَبْلَ خُرُوْجِ الْقَائِمِؑ " بِشَیْءٍ " مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ " (سورۃ البقرۃ ۱۵۵)

(اللہ عزّ وجلّ کا قول " ہم تمھارا امتحان ضرور لیں گے۔ یعنی قبلِ قیامِ قائمؑ مومنین کا امتحان لیں گے " کچھ خوف، اور بھوک اور جانوں و اموال اور پھلوں سے (اولادوں) کے نقصان سے، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔)

قَالَؑ: " نَبْلُوْھُمْ بِشَیْءٍ مِنَ الْخَوْفِ مِنْ مُلُوْکِ بَنِیْ فُلَانٍ فِیْ آخِرِ سُلْطَانِھِمْ " وَالْجُوْعِ " بِغَلَاءِ اسْعَارِھِمْ " وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ " قَالَ کَسَادُ التِّجَارَاتِ وَقِلَّۃِ الْفَضْلِ، وَنَقْصٍ مِنَ الْاَنْفُسِ قَالَ مَوْتٌ ذَرِیْعٌ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ، قِلَّۃِ رِیْعِ مَا یُزْرَعُ وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ، عِنْدَ ذَالِکَ بِتَعْجِیْلِ الْفَرَجِ "

آپؑ نے فرمایا: (ہم اُن لوگوں کا امتحان لیں گے سلاطین بنی فلاں کے خوف سے اور بھوک سے غلّے کی گرانی کے ساتھ، اموال میں کمی سے یعنی کساد بازاری اور قلّتِ نفع سے انفس میں نقص سے یعنی حادثاتی اموات سے اور نقصِ ثمرات سے، یعنی قلّتِ پیداوار سے اور صابرین کو بشارت دیدو کہ اب جلد ہی فرج اور ظہورِ امامِ قائمؑ ہونے والا ہے۔

ثُمَّ قَالَؑ " یَا مُحَمَّدُ! ھٰذَا تَاْوِیْلُہٗ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ " وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ " (آلِ عمران آیت ۷)

پھر فرمایا: (اے محمّد! دیکھو اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس کی تاویل راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں اور وہ آلِ محمّدؑ ہیں)

(۲۹) ظہور کی پانچ علامتیں

ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابراہیم بن مہزیار سے، اُنھوں نے اپنے بھائی علی سے اُنھوں نے اہوازی سے، اُنھوں نے صفوان سے، اُنھوں نے محمّد بن حکیم سے، اُنھوں نے میمون البان سے، اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔

قَالَؑ: " خمس قبل قیام القائمؑ " اَلْیَمَانِیُّ، وَالسُّفْیَانِیُّ وَالْمُنَادِیْ یُنَادِیْ مِنَ السَّمَاءِ وَخَسْفٌ بِالْبَیْدَاءِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّکِیَّۃِ "

آپؑ نے فرمایا (قبلِ قیامِ قائمؑ پانچ علامتیں ظاہر ہونگی۔ خروجِ یمانی، خروجِ سفیانی۔ ندائے آسمانی زمین کا شق بیابانی اور قتلِ نفسِ ذکیہ) (اکمال الدین)

(۳۰) قتلِ نفسِ زکیہ اور ظہورِ امامؑ میں پندرہ شبوں کا فاصلہ

ابنِ ولید نے صفّار سے، اُنھوں نے ابنِ معروف سے، اُنھوں نے علی بن مہزیار سے اُنھوں نے حجّال سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، اُنھوں نے شعیب حذّار سے، اُنھوں نے صالح مولیٰ بنی العذرار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سُنا: آپؑ نے فرمایا:

" لیس بین قیام قائمؑ آلِ محمّدؐ و بین قتل النفس الزّکیّۃ اِلَّا خمسۃ عشر لیلۃ "

(قیامِ قائمِ آلِ محمّدؐ اور قتلِ نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا۔) (اکمال الدین، غیبتہ طوسی، کتاب الارشاد)

(۳۱) امامؑ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

ابنِ ولید نے ابنِ ابان سے، اُنھوں نے اہوازی سے، اُنھوں نے نضر سے، اُنھوں نے یحییٰ حلبی سے، اُنھوں نے حارث بن مغیرہ سے، اُنھوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام کے پاس خیمے کے اندر حاضر تھا، آپؑ نے خیمے کا پردہ اُٹھایا اور فرمایا:

قَالَؑ " اِنَّ اَمْرَنَا لَوْ قَدْ کَانَ لَکَانَ اَبْیَنَ مِنْ ھٰذَا الشَّمْسِ! "

ثُمَّ قَالَؑ: " یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ھُوَ الْاِمَامُ بِاسْمِہٖ وَیُنَادِیْ اِبْلِیْسُ مِنَ الْاَرْضِ کَمَا نَادٰی بِرَسُوْلِ اللهِ لَیْلَۃَ الْعَقَبَۃِ "

آپؑ نے فرمایا: (جب ہمارا صاحبِ امر ظہور کرے گا، تو اُس کا ظہور اِس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔)

پھر فرمایا: (آسمان سے نام لیکر اعلان ہوگا کہ فلاں ابنِ فلاں امام ہے۔ ادھر ابلیسؑ زمین سے ندا دے گا جیسا کہ اُس نے شبِ عقبہ ندا دی تھی۔) (اکمال الدین)

(٣٢) سفیانی ماہِ رجب میں خروج کریگا

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی سے، اُنھوں نے صفوان سے، اُنھوں عیسیٰ بن اعین سے، اُنھوں نے معلّیٰ بن خنیس اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: " اِنَّ اَمْرَ السُّفْیَانِیِّ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَخُرُوْجُهٗ فِیْ رَجَبٍ "

آپؑ نے فرمایا: (سفیانی کا خروج بلاشبہ حتمی امر ہے اور اُس کا خروج ماہِ رجب میں ہوگا۔) (اکمال الدین)

(٣٣) ندائے آسمانی ماہِ رمضان میں ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی سے، اُنھوں نے حمّاد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر سے، اُنھوں نے ابو ایوب سے، اُنھوں نے حارث بن مغیرہ سے، اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: " اَلصَّیْحَةُ الَّتِیْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ تَكُوْنُ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ مَضَیْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ "

آپؑ نے فرمایا: (ندائے آسمانی ۲۳ ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں ہوگی)

(٣٤) قبل از ظہور پانچ علامتیں

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی سے، اُنھوں نے ابنِ ابی عمیر سے، اُنھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور اُنھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قَالَ: " قَبْلَ قِیَامِ الْقَائِمِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ مَحْتُوْمَاتٍ: اَلْیَمَانِیُّ وَالسُّفْیَانِیُّ وَالصَّیْحَةُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِیَّةِ وَالْخَسْفُ بِالْبَیْدَاءِ "

آپؑ نے فرمایا: (قبلِ قیامِ قائمؑ، پانچ نشانیاں حتمی طور پر ظاہر ہوں گی۔ خروجِ یمانی، خروجِ سفیانی، ندائے آسمانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور بیابان میں زمین کا شق ہونا۔) (اکمال الدین) (غیبتِ نعمانی)

(٣٥) ندائے آسمانی سب اپنی زبان میں سُنیں گے

ابی نے سعد سے، سعد نے ابن ابی الخطاب سے، اُنھوں نے جعفر بن بشیر سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے، اُنھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: " یُنَادِیْ مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ علیہ السلام "

(ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندا دے گا)

میں نے عرض کیا: کیا یہ ندا مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟

قَالَ: " عَامٌّ یَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ "

آپؑ نے فرمایا: (یہ ندا عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی۔)

میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کریگا؟

قَالَ: " لَا یَدَعُهُمْ اِبْلِیْسُ حَتّٰی یُنَادِیَ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَیُشَكِّكَ النَّاسَ "

آپؑ نے فرمایا: (مگر ابلیسؑ لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخرِ شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔)

(٣٦) سفیانی کا نام ونسب و حلیہ

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے کوفی سے، اُنھوں نے ابنِ ابی عمیر سے، اُنھوں نے ابن اُذینہ سے، اور اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: " یَخْرُجُ ابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ مِنَ الْوَادِی الْیَابِسِ وَهُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ وَحْشُ الْوَجْهِ ضَخْمُ الْهَامَةِ بِوَجْهِهٖ اَثَرُ الْجُدَرِیِّ اِذَا رَاَیْتَهٗ حَسِبْتَهٗ اَعْوَرَ اِسْمُهٗ عُثْمَانُ وَاَبُوْهُ عَنْبَسَةُ وَهُوَ مِنْ وُلْدِ اَبِیْ سُفْیَانَ حَتّٰی یَاْتِیَ اَرْضَ "قَرَارٍ وَمَعِیْنٍ" فَیَسْتَوِیْ عَلٰی مِنْبَرِهَا "

آپؑ نے فرمایا: (ہندہ جگر خوارہ کا ایک فرزند وادئ یابس سے خروج کرے گا جو میانہ قد کا آدمی ہوگا، اُس کا چہرہ ڈراؤنا اور سر بڑا ہوگا۔ چہرے پر چیچک کے داغ ہونگے جب اُسے دیکھوگے تو سمجھوگے کہ یہ کانا ہے۔ اس کا نام عثمان اس کے باپ کا نام عنبسہ

اور وہ اولادِ ابوسفیان سے ہوگا۔ جو کوفہ آئے گا اور منبرِ کوفہ پر چڑھ بیٹھے گا۔)

(اکمال الدین)

(۳۷) سفیانی کی انتہائی خباثت

ہمدانی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، انھوں نے حماد سے، حماد نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

" اِنَّكَ لَوْ رَاَیْتَ السُّفْیَانِیَّ رَاَیْتَ اَخْبَثَ النَّاس، اَشْقَرَ اَحْمَرَ اَزْرَق، یَقُوْلُ: یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ ثُمَّ لِلنَّارِ وَلَقَدْ بَلَغَ مِنْ خُبْثِہٖ اَنَّہٗ یدفن اُمَّ وَلَدٍ لَہٗ وَھِیَ حَیَّۃٌ مَخَافَۃَ اَنْ تَدُلَّ عَلَیْہِ "

(اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو اُس کو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث پاؤ گے زرد و سرخ، نیلے رنگ کا ہوگا وہ یارب یارب یارب کہتا ہوا ہوگا مگر جہنم میں جائے گا۔ اور اُس کی خباثت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو زمین میں زندہ دفن کردے گا، اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس کی خیانت کی نشاندہی نہ کردے۔)

(اکمال الدین)

(۳۸) سفیانی صرف آٹھ ماہ قابض رہے گا

ابی اور ابنِ ولید نے محمد بن ابوالقاسم سے، انھوں نے کوفی سے، اُس نے حسین بن سفیان سے، انھوں نے قتیبہ بن محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی منصور سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپؑ نے فرمایا

قالؑ: " وَمَا تَصْنَعُ بِاِسْمِہٖ ؟ اِذَا ملك كنوز الشام الخمس: دمشق وحمص وفلسطین والاردن وقنسرین، فَتَوَقَّعُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ الْفَرَجَ "

آپؑ نے فرمایا (تمھیں اس کے نام سے کیا کام، سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کے خزانوں پر قابض ہوجائے، تو اُس وقت فرج و ظہورِ امام قائمؑ کی توقع رکھو۔)

میں نے عرض کیا: وہ نو مہینے قابض رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: "نہیں، صرف آٹھ مہینے۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔" (اکمال الدین)

(۳۹) پہلی ندا جبرئیل کی، دوسری صدا ابلیس کی ہوگی

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابومغرا سے، انھوں نے معلّی بن خنیس سے، معلّی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

" صَوْتُ جبرئیل مِنَ السَّمَاءِ وَصَوْتُ ابلیس مِنَ الْاَرْضِ فَاتَّبِعُوا الصَّوْتَ الْاَوَّلَ وَاِیَّاكُمْ وَالْاٰخِرَ اَنْ تُفْتَنُوْا بِہٖ "

(آسمان سے پہلے جبرئیل کی آواز آئے گی، اس کے بعد زمین سے ابلیس کی آواز آئے گی۔ لہٰذا پہلی آواز کی پیروی کرنا اور دوسری آواز سے اجتناب کرنا۔ کہیں اس سے فتنے میں مبتلا نہ ہوجانا۔) (اکمال الدین)

(۴۰) جبرئیل صبح کو اعلان کریں گے، ابلیس شام کو

ابنِ متوکل نے حمیری سے، انھوں نے ابنِ عیسیٰ سے، انھوں نے ابنِ محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج ایک حتمی امر ہے

آپؑ نے فرمایا: ہاں

قالؑ: " نعم، وَاختلاف وُلْدِ العباس من المحتوم، وقتل النفس الزکیۃ من المحتوم وخروج القائمؑ من المحتوم "

آپؑ نے فرمایا: (ہاں، اولادِ عباس میں اختلاف بھی حتمی ہے، اور قتل نفسِ زکیہ بھی امرِ حتمی ہے اور ظہورِ امام قائمؑ بھی حتمی ہے۔)

میں نے عرض کیا: اور وہ ندا کیسی ہوگی؟

قالؑ: " ینادی مناد من السماء اوّل النہار اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ عَلِیٍّ وَشِیْعَتِہٖ، ثُمَّ یُنَادِیْ ابلیس لعنہ اللہ فی آخر النہار اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فی السفیانی وَشِیْعَتِہٖ فَیَرْتَابُ عِنْدَ ذٰلِكَ المبطلون "

آپؑ نے فرمایا (ایک منادی آسمان سے صبح کے وقت ندا دے گا کہ آگاہ رہو کہ حق علیؑ اور اُن کے شیعوں میں ہے۔ پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا کہ آگاہ رہو حق سفیانی اور اُس کے ماننے والوں میں ہے اس وقت اہلِ باطل شک میں مبتلا ہوجائیں گے۔) (اکمال الدین)

(۴۱) چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے نضر سے، نضر نے یحییٰ حلبی سے، انھوں نے حکم الحناط سے، انھوں نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ ؑ: "اٰیتانِ بین یدی هٰذا الامر خسوف القمر لخمس وخسوف الشمس لخمسة عشرة ولم یکن ذالک منذ هبط آدم علیہ السلام الی الارض وعند ذالک سقط حساب المنجّمین"

آپؑ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آجتک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجّمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)

(اکمال الدین)

(۴۲) ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی نے صفوان سے، صفوان نے عبد الرحمٰن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کی ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال ؑ: "قدّام القائم ؑ موتان: موتٌ احمر وموتٌ ابیض حتی یذهب من کلّ سبعة خمسة فالموت الاحمر السیف، والموت الابیض الطاعون"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ، اور سفید موت، اور ان ہی سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائینگے سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)

(اکمال الدین)

(۴۳) پانچ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا:

قَالَ ؑ: "تنکسف الشمس لخمس مضین من شهر رمضان قبل قیام القائم علیہ السلام"

آپؑ نے فرمایا (قبل از قیام قائم علیہ السلام ۵ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا)

(۴۴) ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابو ایوب سے، انھوں نے ابو بصیر اور محمد بن مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ ؑ: "لا یکون هٰذا الامر حتی یذهب ثلثا الناس"

آپؑ نے فرمایا (یہ ظہور اُس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی۔)

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟

قَالَ ؑ: "اَما ترضون ان تکونوا الثلث الباقی"

آپؑ نے فرمایا: (کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہوگے)

(اکمال الدین)

(۴۵) اہل بیتؑ نبیؐ کی حکومت آخری زمانے میں قائم ہوگی

قرقارہ نے نضر بن لیث مروزی سے، انھوں نے ابن طلحہ جحدری سے، انھوں نے ابن لہیعہ سے، انھوں نے ابی زرعہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن رزین سے، انھوں نے عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ:

قَالَ عمارؓ: "انّ دولة اهل بیت نبیّکم فی آخر الزمان ولها امارات فاذا رأیتم فالزموا الارض وکفّوا حتی تجیء اماراتها فاذا استثارت علیکم الروم والترک وجهزت الجیوش ومات خلیفتکم الذی یجمع الاموال واستخلف بعده رجل صحیح، فیخلع بعد سنین من بیعته ویأتی هلاک ملکهم من حیث بدأ، ویتخالف الترک والروم وتکثر الحروب فی الارض۔

وينادي منادٍ عن سور دمشق: وَيل لأهل الارض من شرٍّ قد اقترب ويخسف بِغربيِّ مسجدها حتّى يخرَّ حائطها ويظهر ثلاثة نفر بالشّام كلّهم يطلب الملك رجل أبقع و رجل أصهب ورجل من اهل بيت أبي سفيان، يخرج في كلب ويحصر النّاس بدمشق و يخرج أهل الغرب الى مصر۔

فَاذا دخلوا فتلك أمارة السفياني، ويخرج قبل ذالك من يدعو لآلِ محمّد عليهم السّلام وتنزل الترك الحيرة وتنزل الرّوم فلسطين ويسبق عبداللہ حتّى يلتقي جنودها بقرقيسا على النّهر، ويكون قتال عظيم و يسير صاحب المغرب فيقتل الرّجال ويسبي النّساء ثمّ يرجع في قيس حتّى ينزل الجزيرة السفياني فيسبق اليماني ويحوز السفياني ماجمعوا۔

ثمّ يسير الى الكوفة فيقتل اعوان آلِ محمّد صلی اللہ علیه وآله وسلّم ويقتل رجلاً من مسمّيهم، ثمّ يخرج المهديّ على لوائه شعيبٌ بن صالحٌ فاذا رأى أهل الشام قد اجتمع أمرها على ابن ابي سفيان التحقوا بمكّة فعند ذالك يقتل النّفس الزكيّة وأخوه بمكّة ضيعة فينادي منادٍ من السماء: "أيّها النّاس! إنّ أميركم فلانٌ وَذٰلِكَ هُوَ المهديُّ الّذي يملأُ الأرض قسطاً وّعدلاً كما مُلِئَت ظلماً وّجوراً۔"

عمّار بن یاسر نے فرمایا: تم لوگوں کے نبئ اکرمؐ کے اہلِ بیتؑ کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور اس کی کچھ علامات ہیں۔ جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پکڑ کر بیٹھ جانا" اور خاموش رہنا یہانتک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار کی جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ جو مال اندوزی کرتا ہو امر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی ہوگا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے، اور

اور جس طرف سے اُن کی حکومت شروع ہوئی تھی (منجانب خراسان) اسی جانب سے اُن کی ہلاکت بھی شروع ہو۔ ترک اور روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے، اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی ندا کرے کہ اہلِ زمین کے لیے ویلِ شر و فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغربی حصّے کی زمین شق ہو جائے، اور اُس کی چہار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصولِ اقتدار کے لیے نکلیں گے۔ ایک ابلق (چتکبرا) ایک سُرخ اور ابو سفیان کے خاندان کا ایک شخص جو سب لوگوں کو دمشق لائے گا اور اہلِ مغرب کو مصر کی طرف نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروجِ سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جو آلِ محمّدؐ کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہلِ ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور اہلِ روم فلسطین میں، اور عبداللہ آگے بڑھے گا یہانتک کہ دونوں کے لشکر نہرِ قرقیسا پر مدِّ مقابل ہوں گے اور جنگِ عظیم واقع ہوگی اور شاہِ مغرب چلے گا تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر قیس واپس ہوگا یہانتک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا پھر یمانی بڑھے گا اور جو کچھ لوگوں نے جمع کیا ہوگا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آلِ محمّدؐ کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کریگا جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدیؑ خروج کریں گے جن کے جھنڈے پر شعیبؑ بن صالح ہونگے جب اہلِ شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابنِ ابی سفیان پر استوار و مستحکم ہو گئی تو وہ مکّہ پہونچیں گے اُس وقت نفسِ زکیہ اور اُن کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ تمھارے امیر فلاں یعنی امام مہدیؑ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوتی ہوگی۔ (غیبۃ طوسی)

(۴۶) جب ساٹھ آدمی دعویٰ نبوّت کرلیں گے تو قیامت آئے گی

"ایک جماعت" رواۃ نے تلعکبری سے، اُنھوں نے احمد بن علی رازی سے، اُنھوں نے محمّد بن علی سے، اُنھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عبداللہ ہاشمی سے، اُنھوں نے یحییٰ بن ابیطالب سے، اُنھوں نے علی بن عاصم سے، اُنھوں نے عطار بن سائب سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ نَحْوٌ مِنْ سِتِّیْنَ کَذَّابًا كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَنَا نَبِیٌّ " (غیبۃ طوسی)

"قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جبتک کہ ساٹھ کاذب یہ دعویٰ نہ کرلیں کہ میں نبی ہوں" (کتاب الارشاد)

(۴۷) ظہورِ امامِ قائم سے قبل بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی دعوئ امامت کرینگے

فضل بن شاذان نے وشاء سے، اُنھوں نے احمد بن عائذ سے، اُنھوں نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

" لَا يَخْرُجُ الْقَائِمُ حَتّٰى يَخْرُجَ اِثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ كُلُّهُمْ يَدْعُوْا اِلٰى نَفْسِهٖ "

" امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُسوقت تک نہ ہوگا جبتک کہ بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی ایسے نہ نکلیں جو اپنی (امامت کی) طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ "

(غیبتہ طوسی)

(۴۸) قیامت سے پہلے دس علامات

ابنِ فضّال نے حمّاد سے، اُنھوں نے حسین بن مختار سے، اُنھوں نے ابو نصر سے اُنھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

" عَشْرٌ قَبْلَ السَّاعَةِ لَابُدَّ مِنْهَا: اَلسُّفْيَانِیُّ وَالدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّآبَّةُ وَخُرُوجُ الْقَائِمِ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلُ عِيْسٰیؑ وَخَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ " (غیبتہ طوسی)

" قیامت سے قبل دس باتیں لازمی ہیں۔ سفیانی، دجّال، دُخان (دھواں) دابّہ، خروجِ قائمؑ، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، مشرق میں زمین کا شق ہونا، نزولِ عیسٰیؑ، جزیرۂ عرب میں زمین کا شق ہونا، (دریائے) عدن کی تہ سے آگ کا بلند ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی۔ "

(۴۹) قبل از ظہور پانچ علامتیں

ابنِ فضّال نے حمّاد سے، حمّاد نے ابراہیم بن عمر سے، عمر بن حنظلہ سے روایت

کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

" خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنَ الْعَلَامَاتِ: اَلصَّيْحَةُ وَالسُّفْيَانِیُّ وَالْخَسْفُ بِالْبَيْدَآءِ وَالْخُرُوْجُ الْيَمَانِیِّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ "

" امامِ قائمؑ کے ظہور سے قبل پانچ علامات ظاہر ہوں گی، ندائے آسمانی، خروجِ سفیانی، بیابان میں زمین کا شق ہونا، خروجِ یمانی، اور قتلِ نفسِ زکیہ۔ "

(۵۰) مابینِ حیرہ وکوفہ قتلِ کثیر کا ہونا

فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے، نصر نے عمرو بن شمر سے، عمرو نے جابر سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ظہور پذیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: " اَنّٰى يكون ذالك ياجابر ولمّا تكثر القتلٰى بَيْنَ الحيرة و الكوفة "

" اے جابر! یہ ابھی کہاں ہوسکتا ہے، ابھی تو حیرہ اور کوفہ کے درمیان کثیر لوگ کہاں قتل ہوتے ہیں۔ " (غیبتہ طوسی۔ ارشاد)

(۵۱) مسجدِ کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی

فضل نے ابنِ ابی نجران سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے حسین بن مختار سے اور حسین نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" اِذَا هَدَمَ حَائِطُ مسجد الكوفة مُؤَخّره مِمَّا يلى دار عبدالله بن مسعود، فَعِنْدَ ذالِكَ زَوَال ملك بَنِیْ فُلَانٍ اَمَا اِنَّ هَادِمَهٗ لَا يَبْنِيْهِ "

" جب مسجدِ کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبداللہ بن مسعود کے گھر سے متّصل ہے منہدم ہوجائے گی اسوقت بنی فلاں کی حکومت کو زوال آئے گا۔ "

(غیبتہ نعمانی، غیبتہ طوسی، ارشاد)

⑤② خراسانی، سُفیانی اور یمانی سب ایک دن خروج کریں گے

فضل نے سیف بن عمیرہ سے، اُنھوں نے بکر بن محمّد ازدی سے، محمّد ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

"خُرُوجِ الثّلاثۃ الخراسانِیِّ وَالسُّفیانِیِّ والیَمانِیِّ فِی سَنۃٍ وَّاحِدَۃ فِی شَھْرٍ وَّاحِدٍ فِی یَوْمٍ وَّاحِد وَ لَیْسَ فِیْھَا رَاْیَۃ بِاَھْدٰی مِنْ رَاْیَۃ الیَمانِیِّ یَھْدِی اِلَی الْحَقِّ"

"خراسانی، سفیانی اور یمانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ یمانی کا جھنڈا ہدایت کا علَم ہوگا وہ حق کی طرف ہدایت کرے گا۔"

(غیبۃ طوسی، ارشاد)

⑤③ سفیانی سے قبل مصری و یمانی خروج کرینگے

فضل نے ابنِ فضّال سے، اُنھوں نے ابنِ بُکیر سے، اُنھوں نے محمّد بن مسلم سے روایت کی ہے اُنھوں نے کہا کہ سفیانی سے پہلے مصری اور یمانی خروج کریں گے۔

(غیبۃ طوسیؒ)

⑤④ عبداللہ کے بعد مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، عثمان نے درست سے، درست نے عمار بن مروان سے، عمّار نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سُنا آپ نے فرمایا:

"مَن یضمن لی موت عبداللہ اضمن لہ القائمؑ۔

ثم قال: اذا ماتَ عبداللہ لم یَجْتَمِعُ النّاس بعدہٗ علیٰ احد ولم یتناہ ھٰذا الامر دون صاحبکم انشاء اللہ ویذھب ملک سنین ویصیر ملک الشھور والایّام

فقلتُ: یطول ذالک

قالؑ: کَلّا۔"

"جو شخص عبداللہ کی موت کی ضمانت لے میں اس کے لیے امام قائمؑ کی ضمانت لینے کو تیار ہوں اس لیے کہ عبداللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر متفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمھارے امامؑ سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاءاللہ پھر برسوں کی حکومت ختم ہوکر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ طویل ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔"

(غیبۃ طوسیؒ)

⑤⑤ بنی فُلان کی حکومت کا زوال

فضل نے محمّد بن علی سے، اُنھوں نے سلام بن عبداللہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے بکر بن حرب سے اور بکر نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

"لا یکون فساد ملک بنی فلان حتّیٰ یختلف سَیْفَیَّ بنی فلان فاذا اختلفوا کان عند ذالک فساد ملکھم"

"بنی فلان کی حکومت اس وقت تک زوال پذیر نہیں ہوسکتی جبتک کہ بنی فلان کی دو تلواریں آپس میں نہ ٹکرائیں۔ جب دونوں ٹکرائیں گی تو انکی حکومت زوال پذیر ہوجائے گی۔"

(غیبۃ طوسیؒ)

⑤⑥ مابین مکّہ و مدینہ کُشت و خون

فضل نے بزنطی سے، بزنطی نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"انَّ مِنْ علامات الفرج حدثاً یکون بین الحرمین"

قلتُ: واَیُّ شئ یکون الحدث؟

فقالؑ: عصبیۃ تکون بین الحرمین ویقتل فلان من ولد فلان خمسۃ عشر کبشاً۔"

(غیبۃ طوسی۔ ارشاد)

"فَرَج و کشادگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہوگا۔"

میں نے عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: کُشت و خون، اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے پندرہ مینڈھوں (جوانوں) کو قتل کریگا۔"

(۵۷) کوفہ میں قتلِ عام

فضل نے ابنِ فضّال و ابن ابو نجران سے، اُنھوں نے حمّاد بن عیسٰی سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر یمانی سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"لا یذھب ملك ھؤلاء حتّٰی یستعرضوا النّاس بالکوفة یوم الجمعة وکأنّی انظر الٰی رؤوس تندر فیما بین المسجد و اصحاب الصّابون"

"ان لوگوں کی سلطنت اُسوقت تک نہیں جائے گی جبتک یہ لوگ کوفہ میں بروزِ جمعہ لوگوں کو تہِ تیغ نہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجد اور اصحابِ صابون کے درمیان تندر کے بہت سے سر ہیں۔" (غیبتہ طوسی۔ ارشاد)

(۵۸) دَورِ غَیبت میں مسلمانوں کا حال

فضل نے عبداللہ بن جبلہ سے، اُنھوں نے ابو عمّار سے، اُنھوں نے علی بن ابو مغیرہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن شریک عامری سے، اُنھوں عمیر بنتِ نفیل سے روایت کی ہے عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دخترِ امام حسنؑ ابن علی علیہ السّلام کو کہتے ہوئے سنا کہ

"لا یکون ھٰذا الامر الّذی تنتظرون حتّٰی یبرأ بعضکم من بعض، ویلعن بعضکم بعضاً، ویتفل بعضکم فی وجه بعض وحتّٰی یشھد بعضکم بالکفر علٰی بعض"

قلتُ: ما فی ذالك خیر؟

قالت: الخیر کلّه فی ذالك عند ذالك یقوم قائمنا فیرفع ذٰلك کلّه"

"جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جبتک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے منھ پر نہ تھوکو گے اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو گے۔"

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

اُنھوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اِس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غیبتہ طوسیؒ)

(۵۹) موتِ احمر اور موتِ اَبیَض سے مراد

فضل نے علی بن اسباط سے، اُنھوں نے محمّد بن ابو البلاد سے، اُنھوں نے علی بن محمّد اودی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے اُنکے جَد سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

"بین یدی القائم موت احمر و موت ابیض وجراد فی حینه وجراد فی غیر حینه احمر کألوان الدّم فامّا الموت الاحمر فالسّیف، و امّا الموت الابیض فالطّاعون"

"امام قائمؑ سے پہلے موتِ احمر (سرخ موت) ہوگی، موت ابیض (سفید موت) ہوگی، موسم کی ٹڈیاں ہوں گی اور بغیر موسم کی ٹڈیاں ہوں گی، جو خون کے مانند سرخ ہوں گی، لیکن موتِ احمر (سرخ موت) تلوار سے قتل ہے اور موتِ ابیض (سفید موت) طاعون سے ہلاکت ہے۔" (غیبتہ طوسیؒ، ارشاد، غیبتہ نعمانی)

(۶۰) اہلِ بیتِ نبیؐ کی طرف سے دعوت آخرِ زمانہ میں ہوگی

فضل نے نصر بن مزاحم سے، اُنھوں نے ابو لہیعہ سے، اُنھوں نے ابو زرعہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن زرین سے، اُنھوں نے عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

"دعوة اھل بیت نبیّکم فی اٰخر الزّمان فالزموا الارض وکفّوا حتّٰی تروا قادتھا، فاذا خالف التّرك الرّوم وکثرت الحروب فی الارض وینادی مناد علٰی سور دمشق: ویل لازم من شرّ قد اقترب ویخرّ (ب) حائط مسجدھا"

"تمھارے نبیؐ کے اہلِ بیتؑ کی طرف سے دعوت آخرِ زمانہ میں ہوگی۔ لہٰذا جبتک تم لوگ اس دعوت کے قائد کو نہ دیکھ لو زمین پکڑ لو اور خاموش رہو تا وقتیکہ ترک کے لوگ روم کی مخالفت کریں اور روئے زمین پر جنگوں کی کثرت نہ ہو اور دمشق کی شہر پناہ پر ایک منادی ندا کرے کہ شر قریب ہے، اور دمشق کی مسجد کی دیوار منہدم نہ ہو جائے۔"

(غیبتہ طوسیؒ)

(۶۱) علاماتِ ظہور

فضل نے ابن ابو نجران سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابو جارود سے اُنھوں نے محمد بن بشر سے اور اُنھوں نے محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے روایت کی ہے محمد بن بشر کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ اب تو یہ امر بہت طویل ہوگیا، آخر یہ حال کبتک ایسا ہی رہیگا؟ آنجناب نے اپنا سرِ مبارک ہلایا اور فرمایا:

" اَنّیٰ یکون ذالكَ ولم یعضّ الزّمان ؟ اَنّیٰ یکون ذالك ولم یجفوا الاخوان ؟ اَنّیٰ یکون ذالك ولم یظلم السّلطان ؟ اَنّیٰ یکون ذالكَ ولم یَقُمُ الزِندیق من قزوین فیهتك ستورها ویکفر صدورها، ویغیّر سورها، ویذهب ببهجتها ؟ مَن فرّ منه ادرکه ومن حاربه قتله، ومن اعتزله افتقر ومن تابعه کفر حتّیٰ یقوم باکیات : باك یبکی علیٰ دینه وباك یبکی علیٰ دنیاه ۔"

" ابھی یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟ ابھی تو کاٹ کھانے والا زمانہ نہیں آیا، ابھی یہ کیسے ہوسکتا ہے ابھی تو بھائیوں نے بھائیوں پر جفا نہیں کی ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ ابھی تو سلطانِ وقت نے ظلم نہیں کیا ہے۔ ابھی یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟ ابھی تو زندیق نے قزوین سے خروج بھی نہیں کیا ہے کہ ان کی پردہ دری کرے اور ان کے نکلنے کی راہوں کو بند کردے، ان کی شہر پناہوں کو تبدیل کردے، اُن کی مسرتوں کو مٹادے اور جو اُن سے فرار کی کوشش کرے اسے گرفتار کرے، جو اُن سے جنگ کرے اسے قتل کردے، جو انھیں چھوڑ کر گوشہ نشین بن جائے وہ محتاج ہو جائے جو اُن کی اتباع کرے کافر ہو جائے یہانتک کہ دو قسم کے رونے والے ہوں گے ایک اپنے دین کے لیے روتا ہوگا اور دوسرا اپنی دنیا کے لیے۔

(۶۲) ظہور کی علامات

فضل نے حسن بن محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، اُنھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

" الزم الارض ولا تحرّك یداً ولا رجلاً حتّیٰ تریٰ علامات اذکرها

لك وما اراك تدرك : اختلاف بنی فلان ومناد ینادی من السماءِ یجیئکم الصّوت من ناحیة دمشق بالفتح وخسف قریة من قریٰ الشام تسمّیٰ الجابیه وستقبل اخوان الترك حتّیٰ ینزلوا الجزیرة وستقبل مارقة الرّوم حتّیٰ ینزلوا الرّملة فتلك السّنة فیها اختلاف کثیر فی کلِّ ارضٍ مِن ناحیة المغرب فاوّل ارض تخرب الشام یختلفون عند ذالك علیٰ ثلاث رایات : رایة الاصهب ورایة الابقع ورایة السّفیانی ۔"

" تم لوگ زمین پکڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ جبتک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ نہ پاسکو گے (وہ علامات یہ ہیں)

بنی فُلاں میں اختلافات، آسمان سے منادی کی ندا، دمشق کی جانب سے فتح کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا جس کا نام جابیہ ہے۔ ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا۔ مارقہ روم کا آگے بڑھ کر رملہ میں اترنا اور اُس سال مغرب کی جانب کے ہر خطّے میں اختلافات پیدا ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین جھنڈے بلند ہوں گے ایک چتکبرا جھنڈا، ایک سرخ جھنڈا اور ایک سفیانی کا جھنڈا۔"

(غیبۃ طوسیؒ، ارشاد)

(۶۳) چوبیس بارشیں

احمد بن علی رازی نے مقانعی سے، اُنھوں نے بکار بن احمد سے، اُنھوں نے حسن بن حسین سے، اُنھوں نے عبداللہ بن بُکیر سے، اُنھوں نے عبدالملک بن اسماعیل الاسدی سے اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے بیان کیا:

" السنة الّتی یقوم فیها المهدیؑ تمطر اربعًا وعشرین مطرة یریٰ اثرها وبرکتها "

" جس سال امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس سال چوبیس مرتبہ پانی برسے گا اور اس کے اثرات اور برکات نظر آئیں گے "

(غیبۃ طوسیؒ)

(٦٤) بنی عبّاس کی حکومت کا زوال

کعب الاحبار سے روایت ہے اُن کا قول ہے کہ جب بنی عباس میں سے

" اذا ملك رجل من بني العبّاس يقال له : عبد الله وهو ذو العين بها افتتحوا وبها يختمون وهو مفتاح البلاء وسيف الفناء فاذا قرئ له كتاب بالشام : من عبد الله عبد الرحمن امير المومنين لم يلبثوا ان يبلغكم ان كتاباً قرئ على منبر مصر : من عبد الله عبد الرحمن امير المومنين

و في حديث اخر قال :

" الملك لبني العبّاس حتى يبلغكم كتاب قرئ بمصر من عبد الله عبد الرّحمن امير المومنين واذا كان ذالك فهو زوال ملكهم وانقطاع مدّتهم فاذا قرئ عليكم اوّل النهار لبني العبّاس من عبد الله امير المومنين فانتظروا كتاباً يقرأ عليكم من اخر النهار من عبد الله عبد الرحمن امير المومنين و ويل لعبد الله من عبد الرّحمٰن "

" جب بنی عبّاس میں سے وہ شخص بادشاہ ہوگا جس کے نام کا پہلا حرف عین (ع) ہوگا یعنی عبداللہ۔ تو عبداللہ نامی سے یہ سلطنت شروع ہوگی اور عبداللہ نامی پر سلطنت ختم بھی ہوگی۔ وہ مصائب کی کنجی اور فنا کی تلوار ہوگا۔ جب شام میں اس کا اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے (رحمٰن کے بندے) عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے (اہلِ شام پر واضح ہو) تو فوراً ہی تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ منبرِ مصر پر یہ اعلان پڑھا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبدالرحمٰن امیرالمومنین کی طرف سے (اہلِ مصر پر واضح ہو کہ)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بنی عبّاس کی حکومت چلتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ مصر میں یہ اعلان پڑھ کر سنایا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبدالرحمٰن امیرالمومنین کی طرف سے (اہلِ مصر پر واضح ہو کہ)۔ اور جب ایسا ہوگا تو یہی بنی عبّاس کی سلطنت کے زوال اور مدّتِ حکومت کے ختم ہونے کا وقت ہوگا۔ جب صبح کو بنی عبّاس کی طرف سے یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ عبداللہ امیرالمومنین کی طرف سے، تو انتظار کرنا کہ شام کو یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے عبدالرحمٰن امیرالمومنین کی طرف سے۔ اور عبدالرحمٰن کی طرف سے عبداللہ پر سخت ضرب (ویل) ہوگی۔ "

(٦٥) خروجِ سفیانی کے بعد امامِ قائم کا ظہور ہوگا

حذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السّلام سے عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا :

" يكون قبل خروجه خروج رجل يقال له عوف السّلمي بارض الجزيرة ويكون مأواه تكريت وقتله بمسجد دمشق ثم يكون خروج شعيب بن صالح من سمرقند ثم يخرج السفياني الملعون من الوادي اليابس وهو من ولد عتبة بن ابي سفيان فاذا ظهر السفياني اختفى المهديّ ثمّ يخرج بعد ذالك

" ظہورِ امام مہدی علیہ السّلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام عوف بن سلمی ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کا مرکز تکریت ہوگا اور مسجدِ دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا پھر سفیانی ملعون وادئ یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اُس وقت امام مہدیؑ خود کو پوشیدہ کرلیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے۔ "

(غیبتہ طوسیؒ)

(٦٦) قزوین سے ایک شخص کا خروج

حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا :

" يخرج بقزوين رجل اسمه اسم نبيّ يسرع الناس الى طاعته المشرك والمومن يملأ الجبال خوفاً "

" قزوین سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اُسکی اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اس کے خوف سے مشرک اور مومن سے پہاڑ بھر جائیں گے۔ "

(غیبتہ طوسیؒ)

پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن (۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے بدر بن خلیل ازدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

" آیتان تکونان قبل القائم لم یکونا منذ هبط آدم علیه السلام إلی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شهر رمضان والقمر فی آخرہ "

فقال الرجل: یا ابن رسول اللہ تنکسف الشمس فی آخر الشهر والقمر فی النصف ؟

فقال ابوجعفر ع: انی لاعلم ما تقول ولکنهما آیتان لم یکونا منذ هبط آدم علیه السلام "

" قبل ظہور امام قائم ع دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہونگی۔ ایک تو پندرہ ماہِ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اُسی کی آخری تاریخ میں چاند گہن کا ہونا۔"

یہ سنکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اُترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوئی ہوں گی۔" (غیبۃ طوسیؒ، ارشاد، غیبۃ نعمانی، کافی)

فرج کی مجملاً علامت (۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج وکشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمھیں مجملاً بتادوں یا تفصیل کے ساتھ؟

میں نے عرض کیا، مجملاً ہی بتادیجیے۔

آپ نے فرمایا: "

" اذا تحرکت رایات قیس بمصر ورایات کندہ بخراسان او ذکر غیر کندہ "

" جب قیس کے جھنڈے مصر سے اور کندہ کے جھنڈے خراسان سے حرکت کریں" (تو سمجھ لینا کہ فرج وکشادگی قریب ہے) (ارشاد، غیبۃ شیخ)

ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا (۶۹)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائنی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

" ان قدام القائم لسنة غیداقة یفسد التمر فی النخل فلا تشکوا فی ذالک "

" امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل جو سال ہوگا وہ اتنی سرسبزی وشادابی کا سال ہوگا اور اس میں اسقدر پیداوار ہوگی کہ کھجوریں درختوں پر سڑ جائیں گی اور (انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔" (غیبۃ طوسیؒ)

اہلِ حبشہ کے ہاتھوں انہدامِ کعبہ (۷۰)

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابو لبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

" تغیر الحبشة البیت فیکسرونه ویؤخذ الحجر فینصب فی مسجد الکوفة "

" اہلِ حبشہ خانۂ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجدِ کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔" (غیبۃ طوسیؒ)

سفیانی کی مدتِ حکومت (۷۱)

فضل نے ابن ابوعمیر سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا

آپ نے فرمایا: ”اِنَّ السّفیانیَّ یملكُ بعد ظہورہ علی الکور الخمس حمل امرأۃ “۔ ثمّ قال علیہ السّلام: ” استغفر اللّٰہ حمل جمل وھو من الامر المحتوم الّذی لابُدّ منہ “

”سفیانی خروج کے بعد پانچ علاقوں پر عورت کے حمل کی مدّت کے برابر (نو ماہ) حکومت کریگا۔“ پھر فرمایا: استغفر اللّٰہ، اونٹ کے مدّتِ حمل کے برابر اور یہ حتمی امر ہے اس کا ہونا لابدی و لازمی ہے۔“ (غیبتہ طوسی)

۷۲ سفیانی کا کوفہ میں وُرود اور علیؑ کے شیعہ کے سر کی قیمت ایک ہزار درہم

فضل نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے عثمان بن جبلہ سے، اُنھوں نے عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” کَاَنِّی بالسفیانی او بصاحب السّفیانی قد طرح رحلہ فی رحبتکم بالکوفۃ، فنادی منادیہ من جاءَ برأسِ شیعۃ علیّ فلہ الف درہم، فیثب الجار علیٰ جارہ، ویقول: ھذا منھم، فیضرب عنقہ ویأخُذ الف درہم “

”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیانؔی یا اس کے کسی مصاحب نے تمھارے کوفے کے باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی ندا دے رہا ہے کہ جو شخص علیؑ کے شیعوں میں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اُسکو ایک ہزار درہم دونگا یہ سنکر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر جھپٹے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور اس کا سر کاٹ کر لیجائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔

پھر فرمایا: ” اَمَا اِنَّ امارتکم یومئذ لایکون اِلّا لأولاد البغایا وکَاَنِّی اَنظر اِلیٰ صاحب البرقع “۔ قلتُ: ومَن صاحب البرقع؟

فقالؑ: رجل منکم یقول بقولکم یلبس البرقع فیحوشکم فیعرفکم ولا تعرفونہ فیغمز بکم رجلًا اَمَا اِنّہ لایکون اِلّا ابن بغیّ “۔

” اور اُسوقت تم لوگوں پر حاکم اور امیر کوئی زنازادہ ہوگا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

کہ ایک نقاب پوش: ”میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون؟“

فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کریگا اور وہ نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا مگر تم لوگ اُسے نہ پہچانتے ہوگے، وہ تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کریگا اور وہ بھی زنازادہ ہوگا۔“ (غیبتہ طوسیؒ)

۷۳ علاماتِ ظہور

ایک جماعت نے ابومفضّل شیبانی سے، اُنھوں نے ابونعیم نصر بن عصام ابن مغیرہ عمری سے، اُنھوں نے ابویوسف یعقوب بن نعیم عمرو قرقارہ کاتب سے، اُنھوں نے احمد ابنِ محمّد اسدی سے، اُنھوں نے محمّد بن احمد سے، اُنھوں نے اسماعیل بن عبّاس سے، اُنھوں نے مہاجر بن حکیم سے، اُنھوں نے معاویہ بن سعید سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر بن علیؑ علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

” اِذا اختلف رُمحان بالشّام فھو اٰیۃ من اٰیات اللّٰہ تعالیٰ “

قیل: ثمّ مہ؟

قالؑ: ثمّ رجفۃ تکون بالشّام تہلك فیھا مِائۃ الف یجعلھا اللّٰہ رحمۃ للمؤمنین وعذابًا علی الکافرین فاذا کان ذٰلك فانظروا اِلیٰ اصحاب البراذین الشّھب والرّایات الصّفر تقبل من المغرب حتّیٰ تحلّ بالشام فاذا کان ذٰلك فانتظروا خسفًا بقریۃ من قری الشّام یقال لھا: خرشنا، فاذا کان ذٰلك فانتظروا ابن اٰکلۃ الاکباد بوادی الیابس “۔

” جب شام میں دو نیزے آپس میں ٹکرائیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔“

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟

فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مومنین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مرجائیں گے، جب ایسا ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا آئے گا اور شام میں وارد ہوگا۔ جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ

جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا
کہ وادیٔ یابس سے ہندہ جگرخوارہ (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج
کرے گا۔ (غیبۃ طوسیؒ)

(۷۴) مدتِ اقتدارِ سفیانی

قرقارہ نے محمدؐ بن خلف سے، اُنھوں نے حسن بن صالح بن اسود سے، اُنھوں نے
عبدالجبار بن عباس ہمدانی سے، اُنھوں نے عمار دُھنی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ
حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السّلام نے فرمایا:

" کم تعدّون بقاء السفیانی فیکم ؟
قال: قلتُ: حمل امرأۃ تِسعۃ اشهر
قال : ما اعلمکم یا اهل الکوفۃ ۔ "

" تم لوگوں کا کیا خیال ہے سفیانی کی حکومت تم لوگوں پر کتنے دنوں تک رہے گی ؟
میں نے عرض کیا: ایک عورت کے مدتِ حمل کے برابر یعنی نو ماہ۔
فرمایا: اے اہلِ کوفہ ! تم لوگوں میں یہ شخص کتنا زیادہ جاننے والا ہے۔
(غیبۃ طوسی)

(۷۵) سفیانی نصرانی کے بھیس میں

قرقارہ نے اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے، اُنھوں نے محمدؐ بن عبدالرحمٰن سے،
اُنھوں نے جعفر بن سعد کاہلی سے، اُنھوں نے اعمش سے، اُنھوں نے بشیر بن غالب سے اور بشیر کا
بیان ہے کہ: " یقبل السفیانی من بلاد الرّوم منتصرًا فی عنقہٖ صلیب و
هو صاحب القوم "

" سفیانی بلادِ روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اُس کے گلے میں صلیب
لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا۔ " (غیبۃ طوسیؒ)

(۷۶) دریائے فُرات میں شدید سیلاب

احمد بن علی رازی نے محمدؐ بن اسحاق مقری سے، اُنھوں نے مقانعی سے، اُنھوں نے
بکار سے، اُنھوں نے ابراہیم بن محمدؐ سے، اُنھوں نے جعفر بن سعد اسدی سے، اُنھوں نے اپنے والد
سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

" عام اَو سنۃ الفتح ینبثق الفرات حتّیٰ یدخل ازقّۃ الکوفۃ "
" فتح (ظہور) کے سال دریائے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفے کی
گلیوں تک پانی بھر جائے گا " (غیبۃ طوسیؒ)

(۷۷) خراسان سے سیاہ عَلَم کوفہ آئیں گے

فضل نے محمدؐ بن علی سے، اُنھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، اُنھوں نے ابراہیم بن
عبداللہ ہاشمی سے، اُنھوں نے ابراہیم بن ہانی سے، اُنھوں نے نعیم بن حماد سے، اُنھوں نے سعید سے
اُنھوں نے ابوعثمان سے، اُنھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے
روایت کی ہے کہ:

" تنزل الرایات السود الّتی تخرج من خراسان الی الکوفۃ ،
فاذا ظهر المهدیؑ بعث الیه بالبیعۃ "

" وہ سیاہ عَلَم خراسان سے نکل کر کوفے تک آئیں گے جب حضرت امام مہدیؑ
ظہور فرمائیں گے تو وہ بیعت کے لیے بھیج دیے جائیں گے۔ " (غیبۃ طوسیؒ)

(۷۸) امام قائمؑ کا لشکرِ قلیل سارے مشرق و مغرب کو فتح کرے گا

قرقارہ نے محمدؐ بن خلف حماد سے، اُنھوں نے اسماعیل بن ابان ازدی سے، اُنھوں نے
سفیان بن ابراہیم جریری سے اُنھوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

" النّفس الزّکیّۃ غلام من اٰلِ محمّدؐ اسمه محمّد بن الحسن یقتل
بلا جرمٍ ولا ذنبٍ فاذا قتلوه لم یبق لهم فی السمآء عاذرٌ و
لا فی الارضِ ناصرٌ ، فعند ذالك یبعث اللّٰه قائم اٰلِ محمّدؐ
فی عصبۃ لهم اَدقّ فی اَعیُنِ النّاسِ من الکحل ، فاذا خرجوا
بکی لهم الناس ، لا یرون الا اَنّهم یختطفون ، یفتح اللّٰه
لهم مشارق الارض ومغاربها اَلا وهم المؤمنون حقًّا اَلا
انّ خیر الجهاد فی اٰخر الزّمان "

" نفسِ زکیّہ آلِ محمدؐ میں سے ایک کمسن بچہ ہوگا جس کا نام محمد بن حسن ہوگا

اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر اُن کے لیے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہوگا اور نہ زمین پر اُن کا کوئی مددگار ہوگا، اُس وقت اللہ تعالیٰ قائم آلِ محمدؑ کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ اُن کا خیال ہوگا کہ یہ بیچارے تو ذرا دیر میں اُچک لیے جائیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعے سے سارے مشارق و مغارب کے ممالک کو فتح کرا دے گا۔ آگاہ ہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے۔ اور یہ بھی سُن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے۔"

(غیبۃ طوسیؒ)

(۷۹) آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا

فزارہ نے عبّاس بن یزید بحرانی سے، اُنھوں نے عبدالرزّاق بن ہمام سے، اُنھوں نے معمّر سے، معمّر نے ابنِ طاؤسؒ سے، اُنھوں نے علی بن عبداللہ بن عبّاس سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ:

"لا یخرج المہدیؑ حتّیٰ تطلع مع الشمس اٰیۃ"

"حضرت امام مہدیؑ اُس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔"

(غیبۃ طوسیؒ)

(۸۰) مسجدِ بَراثا

محمد بن مشہدی نے محمد بن قاسم سے اُنھوں نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے اپنے مشایخ سے، اُنھوں نے سلیمان اعمش، سے، اُنھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے، اور اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے خادمِ رسولؐ انس بن مالک نے بیان کیا کہ:

"لمّا رجع امیرالمومنین علیؑ بن ابیطالبؑ علیہ السّلام من قتال اهل النهروان نزل بَراثا وکان بها راهب فی قلایته و کان اسمه الحباب، فلمّا سمع الراهب الصّیحة والعسکر أشرف من قلایته الی الارضِ فنظر الیٰ عسکر امیرالمومنینؑ فاستفظع ذٰلك ونزل مبادرًا فقال: من هٰذا؟ ومن رئیس هٰذا العسکر؟

فقیل له: هٰذا امیرالمومنینؑ وقد رجع من قتال اهل النّهروان

فجاء الحباب مبادرًا یتخطّی النّاس حتّیٰ وقف علیٰ امیرالمومنینؑ فقال: السلام علیك یا امیرالمومنین حقًّا حقًّا: فقال له: وما علمك باَنّی امیرالمومنین حقًّا حقًّا؟

قال له: بذٰلك اخبرنا علماؤنا واحبارنا۔

فقالؑ له: یا حباب! ۔ فقال له الرّاهب: وما علمك باسمی؟

فقالؑ: اَعلمنی بذٰلك حبیبی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلّم۔

فقال له الحباب: مدّ یدك فانا اَشهدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاَنَّكَ عَلِیُّ بْنُ ابی طالبؑ وصیّه۔

فقال له امیرالمومنین علیه السّلام: وَاَین تأوی؟ فقال: اکون فی قلایة لی هٰهُنا۔ فقال له امیرالمؤمنینؑ بعد یومك هٰذا لا تسکن فیها، وَلٰکن ابن هٰهنا مسجدًا وسمه باسم بانیه فبناه رجل اسمه براثا فسمّی المسجد ببراثا باسم البانی له۔

ثمّ قال: ومن این تشرب یا حباب! فقال: یا امیرالمؤمنین من دجلة هٰهنا۔ قالؑ: فلم لا تحفر هٰهنا عینًا او بئرًا فقال له: یا امیرالمومنینؑ کلّما حفرنا بئرًا وجدناها مالحة غیر عذبة، فقال له امیرالمومنینؑ: احفر هٰهنا بئرًا فحفر فخرجت علیهم صخرة لم یستطیعوا قلعها۔ فقلعها امیرالمومنینؑ فانقلعت عن عین اَحلیٰ من الشّهد وَاَلَذَّ مِن الزّبد۔

فقال له یا حباب! یکون شربك من هٰذِهِ العین اما انّه یا حباب! سیبنی الیٰ جنب مسجدك هٰذا مدینة و تکثر الجبابرة فیها وتعظم البلاء حتّیٰ انّه لیرکب فیها کُلَّ لیلة جمعة سبعون الف فرج حرام وَاِذَا عظم بلاؤهم شدّوا علیٰ مسجدك بقطوة ثمّ وابنه بنین ثمّ وابنه لا یهدمه اِلّا کافر ثمّ بیتًا۔ فاذا فعلوا ذٰلك منعوا الحجّ ثلاث سنین واحترقت خضرهم وسلّط الله علیهم رجلًا من اهل السّفح لا یدخل بلدًا اِلّا اهلکه واهلك

اَهـله ثمّ ليعد عليهم مرّة اُخرىٰ ثمّ يأخذهم القحط والغلاء
ثلاث سنين حتّىٰ يبلغ بهم الجهد ثمّ يعود عليهم
ثمّ يدخل البصرة فلا يدع فيها قائِمة اِلّا سخطها واهلكها
واسخط اهلها، وذالك اذا عمرت الخربة وبنى فيها مسجد
جامع، فعند ذالك يكون هلاك البصرة، ثمّ يدخل مدينة
بناها الحجّاج يقال لها واسط. فيفعل مثل ذالك ثمّ يتوجّه نحو
بغداد، فيدخلها عفوًا ثمّ يلتجى الناس الى الكوفة ولا
يكون بلد من الكوفة تشوش الامر له ثمّ يخرج هو والّذى
ادخله بغداد نحو قبرى لينبشه فيتلقّاهما السفيانى فيهزمهما
ثمّ يقتلهما ويوجّه جيشا نحو الكوفة فيستعبد بعض اهلها
ويجيء رجل من اهل الكوفة فيلجئهم الى سور فمن لجأ
اليها اَمن، ويدخل جيش السّفيانى الى الكوفة فلا يدعون
احدًا اِلّا قتلوه وانّ الرجل منهم ليمرّ بالدّرّة المطروحة
العظيمة فلا يتعرّض لها ويرى الصّبىّ الصّغير فيلحقه
فيقتله۔
فعند ذٰلك ياحباب يتوقّع بعدها، هيهات هيهات واُمور
عظام وفتن كقطع اللّيل المظلم فاحفظ عنّى ما اقول لك ياحباب

ترجمہ: " جب امیر المومنین علیہ السلام اہلِ نہروان سے جنگ کرکے واپس ہوتے تو راہ میں آپ نے مقامِ بُراثا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا اپنے دَیر میں رہتا تھا جب اُس نے اپنے دَیر کے قریب لشکر کے شور و غُل کی آواز سُنی تو اُس نے جھانک کر دیکھا تو یہ امر اُس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دَیر سے اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اُس سے کہا گیا کہ اس کے امیر و سردار امیر المومنینؑ ہیں جو جنگِ نہروان سے واپس ہوتے ہیں۔ یہ سنکر وہ مجمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنینؑ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا:
اے واقعی اور حقیقی امیر المومنینؑ! آپ پر میرا سلام ہو۔
آپؑ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنینؑ ہوں؟
وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

— آپ نے فرمایا: اے حباب!
— اُس نے کہا: آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟
— آپ نے فرمایا: اس کی خبر میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے دی ہے۔
— حباب نے کہا: اب آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
— اِلٰہ سوائے اللہ کے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک آپ علیؑ ابنِ ابی طالب ان کے وصی ہیں۔
— امیر المومنین نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟
— اس نے کہا: یہاں میرا ایک دَیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔
— آپ نے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد بنوالو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھدینا۔
چنانچہ ایک شخص نے جس کا نام بُراثا تھا وہاں ایک مسجد تعمیر کرادی، اس لیے اسکے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجدِ بُراثا رکھدیا گیا۔
— آپ نے پھر پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟
— اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! دریائے دجلہ سے پانی لاتا ہوں۔
— آپ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟
— عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! جب بھی یہاں کنواں کھودتا ہوں کھارا پانی نکلتا ہے، میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔
— آپ نے فرمایا: اچھا، اِس مقام پر کنواں کھودو۔
جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی پتھریلی چٹان نکلی جس کو لوگ اکھاڑ نہ سکے۔ چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس چٹان کو ایک اشارے سے اُکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے برآمد ہوا وہ شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ لذیذ تھا۔
— پھر آپ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اِس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو! عنقریب تمھاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہوگا اور اس میں ظالموں اور بدکاروں کی کثرت ہوگی، ہر شب جمعہ ستّر ہزار حرامکاریوں کا ارتکاب ہوگا اور تمھاری اُس مسجد پر جانور باندھے جائیں گے اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا تین سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلادی جائیں گی، اور پھر اُن

لوگوں پر ایک بدکار مسلّط ہوگا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اُسے برباد کرے گا اور اہلِ شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ واردِ بصرہ ہوگا اور وہاں کے ہر ستون کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کردے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں گے اور وہاں ایک جامع مسجد تعمیر ہوگی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہوگا۔ وہ بدکار یہاں سے شہرِ واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہوگا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہونچے گا اس کو مٹائے گا، لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور جس نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہوگی دونوں میری قبر کھودنے کے لیے چلیں گے۔ ان دونوں کا مقابلہ سفیانی سے ہوگا اور وہ انھیں شکست دیگا اور انھیں قتل کردے گا اور اس کی فوج کوفہ کی جانب بڑھے گی اور کوفے میں داخل ہوگی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچّے کو پائے گا اُسے بھی قتل کردے گا۔ پھر اُس وقت اے حباب! افسوس افسوس، بڑے بڑے مظالم اور فتنوں کی اُمید رکھو، اور جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے یاد رکھو۔"

(کشف الیقین)

(۸۱) دجّال اور اُس کے ساتھیوں سے جنگ

سعد نے احمد بن محمّد اور عبداللہ بن عامر بن سعد سے، اُنھوں نے محمّد بن خالد سے اُنھوں نے ابوحمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اور ابوحمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"من اراد اَن یقاتل شیعة الدجّال فلیقاتل الباکی علیٰ دم عثمانؓ و الباکی علیٰ اھل نھروان اِنّ من لقی اللہ مؤمنًا باَنّ عثمانؓ قتل مظلومًا لقی اللہ عزّوجلّ ساخطًا علیہ ولا یدرك الدجّال۔"

فقال رجلٌ: یاامیرالمومنین! فان مات قبل ذالك؟

قال: فیبعث من قبرہ حتّیٰ لایؤمن بہ وان رغم اَنفہ۔"

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دجّال کے پیروکاروں سے جنگ کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ عثمانؓ کے قتل پر اور اہلِ نہروان پر رونے والوں سے جنگ کرے اور اگر کوئی مسلمان ایمان رکھتا ہو، اللہ سے ملاقات کرے گا کہ وہ تو مظلوم قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ

اس پر سخت غضبناک ہوگا اور وہ دجّال کو نہ پائے۔

پس ایک شخص نے کہا: یاامیرالمومنین! وہ اس سے قبل ہی مرگیا؟

آپ نے فرمایا: پس اللہ اسکو قبر سے اٹھائے گا حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائے

(۸۲) علاماتِ ظہور کی ایک فہرست

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الارشاد" کے باب اوّل صفحہ ۳۳۶ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ بہت سی احادیث میں ان علامات وحادثات اور واقعات کا تذکرہ ہے جو امام قائمؑ کے قیام وظہور سے پہلے وقوع پذیر اور رونما ہوں گے "ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں"

مثلاً "خروج السفیانی وقتل الحسنی و اختلاف بنی العبّاس فی الملك الدّنیاوی وکسوف الشمس فی النّصف من شھر رمضان وخسوف القمر فی اٰخرہ علیٰ خلاف العادات وخسف بالبیداء، وخسف بالمغرب وخسف بالمشرق ورکود الشمس من عند الزوال الیٰ اوسط اوقات العصر وطلوعھا من المغرب، وقتل نفس زکیّة بظھر الکوفة فی سبعین من الصالحین وذبح رجل ھاشمیٍ بین الرّکن والمقام وھدم حائط مسجد الکوفة و اقبال رایات سود من قبل خراسان وخروج الیمانی وظھور المغربیّ بمصر و تملّکہ الشامات ونزول الترك الجزیرۃ ونزول الرّوم الرّملة

وطلوع نجم بالمشرق یضیء القمر ثمّ ینعطف حتّی یکاد یلتقی طرفاہ، وحمرۃ یظھر فی السماء وینشر فی اٰفاقھا، ونار تظھر بالمشرق طولًا وتبقی فی الجوّ ثلاثة ایّام وخلع العرب اعنتھا وتملّکھا البلاد وخروجھا عن سلطان العجم، وقتل اھل مصر امیرھم، وخراب الشّام، واختلاف ثلاث رایات فیہ، ودخول رایات قیس والعرب الیٰ مصر ورایات کندۃ الیٰ خراسان، وورود خیل من قبل العرب حتّی تربط بفناء الحیرۃ، واقبال رایات سود من المشرق نحوھا وبثق فی الفرات حتّی یدخل الماء ازقة الکوفة وخروج ستّین کذّابًا کلّھم یدّعی النّبوّۃ وخروج اثنا عشر من اٰل ابی طالبؑ کلّھم یدّعی الامامة لنفسہ واحراق رجل عظیم القدر من شیعة بنی العبّاس بین جلولاء وخانقین، وعقد الجسر ممّا یلی الکرخ بمدینة السّلام، وارتفاع ریح سوداء بھا فی اوّل النّھار وزلزلة حتّیٰ

ينخسف كثير منها، وخوف يشمل اهل العراق وبغداد وموت ذريع فيه و نقص من الاموال والانفس والثمرات۔

وجراد يظهر فی اوانه وفی غير اوانه، حتى ياتی على الزرع والغلات وقلة ريع لما يزرعه الناس، واختلاف صنفين من العجم وسفك دماء كثيرة فيما بينهم وخروج العبيد عن طاعات ساداتهم وقتلهم مواليهم ومسخ لقوم من اهل البدع حتى يصيروا قردة وخنازير، وغلبة العبيد على بلاد السادات ونداء من السماء حتى يسمعه اهل الارض كل اهل لغة بلغتهم، ووجه وصدر يظهران للناس فی عين الشمس واموات ينشرون من القبور حتى يرجعوا الى الدنيا فيتعارفون فيها و يتزاورون۔

ثم يختم ذالك باربع وعشرين مطرة يتصل فتحيی به الارض بعد موتها وتعرف بركاتها ويزول بعد ذالك كل عاهة عن معتقدی الحق من شيعة المهدی علیہ السلام، فيعرفون عند ذالك ظهوره بمكة فيتوجهون نحوه لنصرته كما جاءت بذالك الاخبار

ومن جملة هذه الاحداث محتومة ومنها مشروطة، والله اعلم بما يكون وانما ذكرناها على حسب ما ثبت فی الاصول وتضمنها الاثر المنقول و بالله نستعين (کتاب الارشاد)

ترجمہ: "خروجِ سفیانی، ایک حَسَنی کا قتل، دنیاوی سلطنت کے لیے بنی عبّاس میں اختلاف پندرہ رمضان کو سورج گہن، اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گہن جو بالکل خلافِ عادت ہوگا بیابان میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، مشرق میں زمین کا دھنسنا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک آفتاب کا ٹھہر جانا اور حرکت نہ کرنا اور اس کا مغرب سے طلوع ہونا، ستّر صالحین کے ساتھ نفسِ زکیّہ کا پشتِ کوفہ پر قتل کیا جانا، ایک مرد ہاشمی کا رکن ومقام کے درمیان ذبح کیا جانا، مسجدِ کوفہ کی دیوار کا منہدم کیا جانا، ایک مغربی شخص کا مصر میں خروج کرنا اور شام کے تمام علاقوں پر قبضہ جما لینا، تُرک کا رملہ میں نازل ہونا۔

اور مشرق سے ایک ستارے کا طلوع ہو کر چاند کی طرح چمکنا پھر اُس کا اس طرح مُڑنا کہ جیسے اُس کے دونوں کنارے آپس میں ملنے ہی والے ہیں، آسمان میں سرخی کا نمودار ہونا اور پھر اُس کا تمام آفاق پر پھیل جانا، مشرق سے ایک طویل آگ کا ظاہر ہونا اور فضا میں تین یا سات دن تک باقی رہنا، اہلِ مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کی بربادی، تین جھنڈوں

میں اختلاف، قیس اور عرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا، کندہ کے جھنڈوں کا خراسان میں داخل ہونا اور عرب کی طرف سے ایک فوج کا آنا اور صحنِ حیرہ میں پڑاؤ ڈالنا، سیاہ جھنڈوں کا مشرق سے اس طرف آنا اور دریائے فُرات میں طغیانی اور کوفے کی گلیوں میں پانی بھر جانا۔

ساٹھ عدد دعویدارانِ نبوّت کا ظہور، آلِ ابی طالبؑ میں سے بارہ دعویدارانِ امامت کا ظہور، جلولا اور خانقین کے درمیان بنی عبّاس کے ایک عظیم القدر شخص کا آگ میں جلایا جانا، مدینۃ السّلام اور بغداد میں کرخ کے قریب ایک پل کی تعمیر، صبح کے وقت سیاہ آندھی کا بلند ہونا اور زلزلہ اور اکثر کا زمین میں دھنس جانا، اہلِ بغداد اور اہلِ عراق پر خوف وہراس چھا جانا، جان ومال اور ثمرات کا تلف ہونا۔

ٹڈیوں کا موسم اور بلاموسم ظاہر ہونا جو کھیتوں اور غلّوں کو چٹ کر جائیں گی کاشتکاروں کی پیداوار میں کمی، عجم کے دو گروہوں میں جنگ اور آپس میں بہت زیادہ خونریزی، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے باہر ہو جانا اور اپنے مالکوں کو قتل کرنا، اہلِ بدعت میں سے ایک گروہ کا مسخ ہو کر بندر اور سُوَر بن جانا، سادات کے شہر پر غلاموں کا اقتدار، آسمان سے ایک اعلان جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سن لیگی آفتاب کے اندر ایک جسد کا چہرہ وسینہ نمودار ہونا، مُردوں کا قبور سے برآمد ہونا اور دنیا میں پھر واپس ہونا اور ایک دوسرے کو پہچاننا اور ملاقات کرنا۔

اور حتمی طور پر مسلسل چالیس دن تک بارش کا ہونا جس سے مردہ زمین زندہ ہو جائیگی اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور اہلِ حق یعنی امام مہدی علیہ السّلام کے ماننے والوں کی تمام مصیبتیں دور جائیں گی۔ اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ مکّہ میں آپ کا ظہور ہو چکا ہے تو وہاں آپ کی نصرت کے لیے پہونچنا۔ یہ سب علامات احادیث میں ہیں۔

مگر ان تمام واقعات وحادثات میں بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ اس میں حتمی کیا ہے اور مشروط کیا ہے۔ ہم نے احادیث میں جو کچھ پایا وہ مختصراً نقل کر دیا ہے۔ (کتاب الارشاد)

(۸۳) آفاق اور اَنفُس کی تفسیر

علی بن ابو حمزہ نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت "سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ" (سورہ حٰم السجدہ آیت ۵۳)

ترجمہ: " عنقریب ہم اُن کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور ان کے نفسوں میں۔"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:

" الفتن فی آفاق الارض والمسخ فی اعداء الحق "

آفاق میں نشانیوں کا مطلب زمین میں فتنے وفساد اور نفسوں میں نشانیوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخ ہونا ہے۔" (الارشاد)

(۸۴) آفتاب کا ٹھہر جانا اور اسمیں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا

وہب بن حفص نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت:

" اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ." (سورۃ الشعراء آیت ۴)

" اگر ہم چاہتے تو ہم اُن پر آسمان سے کوئی آیت (نشانی) نازل کرتے جس کے آگے عاجزی کے ساتھ اُن کی گردنیں جھک جاتیں۔"

(مذکورہ آیت) کی تفسیر میں بیان فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

" سیفعل اللہ ذالک بہم "

قلتُ: من ھم؟

قالؑ: بنو اُمیۃ وشیعتھم

قلتُ: وما الآیۃ؟

قالؑ: رکود الشمس من بین زوال الشمس الیٰ وقت العصر وخروج صدر رجل ووجہ فی عین الشمس یعرف بحسبہ ونسبہ وذالک فی زمان السفیانی وعندھا یکون بوارہ وبوار قومہ "

ترجمہ: " اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گا "

میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: بنی اُمیہ اور اُن کے شیعہ (گروہ اور ماننے والے)

میں نے عرض کیا: وہ آیت اور نشانی کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آفتاب کا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک ٹھہر جانا، حرکت نہ کرنا۔ اور اس کے اندر ایک انسانی سینے اور منہ کا ظاہر ہونا جس کا حسب ونسب جانا پہچانا ہوا ہوگا۔ اور یہ سفیانی کے دور میں رونما ہوگا اور اس وقت سفیانی اور اس کی قوم تباہ ہوجائے گی۔" (الارشاد)

(۸۵) آسمان سے ایک آگ اور سُرخی کا نمودار ہونا

حسین بن زید نے منذر جوزی سے روایت کی ہے اور منذر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

" یزجر الناس قبل قیام القائم علیہ السلام عن معاصیھم بنار تظھر لھم فی السماء وحمرۃ تجلّل السماء وخسف ببغداد وخسف ببلدۃ البصرۃ ودماء تسفك بہا وخراب دورھا وفناء یقع فی اھلھا وشمول اھل العراق خوف لا یکون معہ قرار۔"

ترجمہ: " قبل قیام وظہور قائم علیہ السلام لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک آگ اور سُرخی سے ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی اسمیں کشت وخون ہوگا گھر کے گھر خراب ومسمار ہوجائیں گے۔ اہلِ عراق پر خوف طاری ہوگا انھیں چین وسکون میسر نہ آئے گا۔" (الارشاد)

(۸۶) اہلِ حق اور اہلِ باطل جُدا کردیے جائیں گے

عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

" لا تمضی الایام واللیالی حتیٰ ینادی منادٍ من السماء: یا اھل الحق اعتزلوا یا اھل الباطل اعتزلوا فیعزل ھؤلاء من ھؤلاء ویعزل ھؤلاء من ھؤلاء "

قال قلتُ: اصلحك اللہ یخالط ھؤلاء وھؤلاء بعد ذالك النداء؟

قالؑ: کلّا انہ یقول فی الکتٰب " مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ " (آلِ عمران آیت)

ترجمۂ حدیث: "کچھ زیادہ دن نہ گذریں گے کہ آسمان سے اعلان ہوگا "اے اہلِ حق! تم ایک طرف ہوجاؤ اور اے اہلِ باطل! تم ایک طرف ہوجاؤ" تو یہ دونوں الگ الگ ہوجائیں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ فرمائیے کہ کیا یہ دونوں جدا ہونے کے بعد پھر مل جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے: "اور اللہ صاحبانِ ایمان کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے کہ جس میں تم ہو، تا اینکہ وہ پاکیزہ لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کرلے

(۸۷) ظہور کی علامتیں

جابر جعفی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ فرمایا کرتے تھے:

"الزم الارض لا تحرکنّ یدك ولا رجلك ابدًا حتّٰی تری علامات اذکرها لك فی سنة وتری منادیًا ینادی بدمشق وخسف بقریة من قراها ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رأیت الترك جازوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة واقبلت الروم حتّی نزلت الرّملة وهی سنة اختلاف فی کلّ ارضٍ من ارض العرب۔

وانّ اهل الشّام یختلفون عند ذالك علی ثلاث رایات الاصهب والابقع والسفیانی مع بنی ذنب الحمار مضر ومع السفیانی اخواله من کلب فیظهر السفیانیّ ومن معه علی بنی ذنب الحمار، حتّی یقتلوا قتلًا لم یقتله شیٔ قطّ

ویحضر رجل بدمشق فیقتل هو ومن معه قتلًا لم یقتله شیٔ قطّ وهو من بنی ذنب الحمار وهی الآیة الّتی یقول الله تبارك وتعالیٰ:

"فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ" (سورۂ مریم آیت ۳۷)

ویظهر السفیانی ومن معه حتّی لایکون له همّة الّا آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیعتهم فیبعث بعثًا الی الکوفة فیصاب باناس من شیعة آل محمّد بالکوفة قتلًا وصلبًا ویقبل رایة من خراسان حتّی ینزل لساحل الدّجلة، یخرج رجل من الموالی ضعیف ومن تبعه فیصاب بظهر الکوفة ویبعث بعثًا الی المدینة فیقتل بها رجلًا ویهرب المهدیُّ والمنصور منها ویؤخذ آل محمّد صغیرهم وکبیرهم لا یترك منهم احد الّا حبس ویخرج الجیش فی طلب الرجلین

ویخرج المهدیُّ منها علی سُنّة موسیٰ خائفًا یترقّب حتّی یقدم مکّة، ویقبل الجیش حتّی اذا نزلوا البیداء وهو جیش الهملات خسف بهم فلا یفلت منهم الّا مخبر فیقوم القائم بین الرّکن والمقام فیصلی وینصرف ومعه وزیره فیقول: یا ایّها الناس انّا نستنصر الله علیٰ من ظلمنا وسلب حقّنا، من یحاجّنا فی الله فانا اولی بالله ومن یحاجّنا فی آدم فانا اولی النّاس بآدم ومن حاجّنا فی نوحٍ فانا اولی النّاس بنوحٍ ومن حاجّنا فی ابراهیم فانا اولی النّاس بابراهیم ومن حاجّنا بمحمّد فانا اولی النّاس بمحمّد ومن حاجّنا فی النّبیّین فنحن اولی النّاس بالنبیّین ومن حاجّنا فی کتاب الله فنحن اولی النّاس بکتاب الله۔

انّا نشهد وکلّ مسلم الیوم انّا قد ظلمنا وطردنا وبغی علینا، واخرجنا من دیارنا واموالنا واهالینا وقهرنا الّا انّا نستنصر الله الیوم وکلّ مسلم۔

ویجیٔ والله ثلاث مائة وبضعة عشر رجلًا فیهم خمسون امرأة یجتمعون بمکّة علیٰ غیر میعاد قزعًا کقزع الخریف، یتبع بعضهم بعضًا وهی الآیة الّتی قال الله تعالیٰ: "اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"[۱]

(۱) سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۸

فیقول: رجل من آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو القرية الظالمة أهلها۔

ثم یخرج من مکة هو ومن معه الثلاثمائة وبضعة عشر یبایعونه بین الرکن والمقام معه عهد نبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورایته، وسلاحه، ووزیره معه، فینادی المنادی بمکة باسمه وأمره من السماء حتی یسمعه اهل الارض کلهم أسمه اسم نبيّ۔

ما اشکل علیکم فلم یشکل علیکم عهد نبي اللہ ص ورایته وسلاحه والنفس الزکیة من ولد الحسین فان اشکل علیکم هذا فلا یشکل علیکم الصوت من السماء باسمه وأمره ایاك وشذاذ من آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانّ لآل محمد علیهم السلام وعلیّ رایة ولغیرهم رایات فالزم الارض ولا تتبع منهم رجلاً ابداً حتی تری رجلاً من ولد الحسین علیه السلام، معه عهد نبي اللہ ص ورایته وسلاحه فانّ عهد نبي اللہ ص صار عند علي ع بن الحسین ثم صار عند محمد بن علي ع، ویفعل اللہ ما یشاء۔

فالزم هؤلاء ابداً وایاك ومن ذکرت لك فاذا خرج رجل منهم معه ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً ومعه رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عامداً الی المدینة حتی یمر بالبیداء حتی یقول: هذا مکان القوم الذین یخسف بهم وهو الآیة التي قال اللہ: "اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۙ (سورۃ النحل آیۃ ۴۵)" "اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۙ (سورۃ النحل آیۃ ۴۶)"

فاذا قدم المدینة اخرج محمد بن الشجری علی سنة یوسف ثم یأتی الکوفة فیطیل بها المکث ما شاء اللہ أن یمکث حتی یظهر علیها ثم یسیر حتی یأتی العذرا

هو ومن معه وقد الحق به ناس کثیر والسفیانی یومئذ بوادی الرملة۔

حتی اذا التقوا وهم یوم الابدال یخرج أناس کانوا مع السفیانی من شیعة آل محمد علیهم السلام ویخرج ناس کانوا مع آل محمد علیهم السلام الی السفیانی، فهم من شیعته حتی یلحقوا بهم ویخرج کل ناس الی رایتهم وهو یوم الابدال۔

قال امیر المؤمنین علیه السلام: ویقتل یومئذ السفیانی ومن معهم حتی لا یدرك منهم مخبر، والخائب یومئذ من خاب من غنیمة کلب، ثم یقبل الی الکوفة فیکون منزله بها۔

فلا یترك عبداً مسلماً الا اشتراه واعتقه ولا غارماً الا قضی دینه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردها ولا یقتل منهم عبد الا ادی ثمنه "دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤی اَهْلِهٖۤ" ولا یقتل قتیل الا قضی عنه دینه والحق عیاله فی العطاء حتی یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً وعدواناً ویسکنه هو واهل بیته الرحبة۔

والرحبة انما کانت مسکن نوح وهی أرض طیبة ولا یسکن رجل من آل محمد علیهم السلام ولا یقتل الا بأرض طیبة زاکیة فهم الاوصیاء الطیبون۔

ترجمہ حدیث امام محمد باقر علیہ السلام:

"آپ نے فرمایا: زمین پکڑے رہنا اور زنہار کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جبتک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں، انھوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی

اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

اور یہ کہ اہلِ شام تین مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چتکبرا ہوگا، دوسرا سُرخ اور تیسرا سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے۔ سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحمار پر غالب آئیں گے اور اُن کا ایسا قتلِ عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہوگا اور بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہوجائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے اُن پر جو یومِ عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں۔" (سورہ مریم آیت ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور اُن کا مقصد صرف آلِ محمدؐ اور اُنکے شیعہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ ایک فوج کوفہ بھیجے اور وہاں بہت سے آلِ محمدؐ کے شیعہ قتل کیے جائیں گے یا سولی پر لٹکاتے جائیں گے۔ اور خراسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحلِ دجلہ پر اُترے گا اور فوج کا ایک دستہ مدینے کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدیؑ اور منصور مدینے نکل جائیں گے اور آلِ محمدؐ کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر اُن دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدیؑ حضرت موسیٰؑ کی طرح وہاں سے خائف و مترقّب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج اُنکی فکر میں آگے بڑھے گی جب وہ بیابان میں پہونچے گی تو زمین شق ہوجائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام مہدی علیہ السّلام رُکن و مقام کے درمیان کھڑے ہوکر نماز پڑھیں گے اور اُن کے ساتھ اُن کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ مجمع کو خطاب فرمائیں گے: اَیُّہا النّاس! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم اُن کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا ہے اور ہم اُس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، اور جو ہم سے آدمؑ کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدمؑ کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے نوحؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے

کہ ہم نوحؑ کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں، اور جو ہم سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے انبیائے کرام کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم انبیائے کرام کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتابِ خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پہ ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہلِ خاندان سے جُدا کردیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور دادخواہ ہیں۔

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکّہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسمِ خریف یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا، بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورۂ بقرۃ ۱۴۸)

پھر آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریہ ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد وہ (حضرت امام مہدی علیہ السّلام) اور اُن کے ساتھ ۳۱۳ آدمی جنھوں نے رُکن و مقام کے درمیان اُن سے بیعت کی ہوگی مکّہ سے خروج کریں گے اُن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے تمام تبرّکات اور عَلَمِ آنحضرتؐ کا اور آپؐ کے اسلحے (وغیرہ) ہوں گے اور امام مہدی علیہ السّلام کے ساتھ اُن کا وزیر بھی ہوگا، مکّہ میں ایک منادی اُن کے نام کے ساتھ اُن کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہلِ زمین سُنیں گے، اُن کا نام اُن کے نبیؐ کا نام ہوگا۔

اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال وقباحت درپیش ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات، اُن کے عَلَم اور اُن کے اسلحےؑ ہیں تو کوئی اشکال وقباحت نہ ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال وتردد ہو تو اُن کے نام کے ساتھ اُن کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آلِ محمدؐ میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمدؐ اور علیؑ کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور اُنکے علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہٰذا تم کو زمین پکڑے رہنا لازم ہے اور ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جبتک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ شخص اولادِ امام حسینؑ میں سے ہے اور اُس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات آنحضرتؐ کا پرچم اور آپکے اسلحے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات حضرت علیؑ ابن الحسینؑ کے پاس رہیںگے پھر اُن سے حضرت محمدؑ بن علیؑ کو ملیں گے اور اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

له اور امام حسینؑ کی اولاد میں سے نفس زکیہ

پھر تم ان حضرات کے دامن سے متمسک رہنا اور اُن لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص خروج کرے جس کے ساتھ ۳۱۳ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات ہوں اور وہ مدینے کا قصد کرے اور بیابان سے گذرے اور کہے کہ یہ جگہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"کیا وہ لوگ جنھوں نے بُری تدبیریں کیں اپنے آپ کو اس بات سے امان میں خیال کرتے ہیں کہ اللہ اُنھیں زمین میں دھنسا دے یا اُن پر اُس طرف سے عذاب آجائے جس کا اُنھیں شعور بھی نہ ہو۔ یا وہ اُن کو چلتے پھرتے اپنی گرفت میں لے ڈالے، اور وہ اُس کو عاجز نہیں کر سکتے۔" (سورۂ نحل آیت ۴۵، ۴۶)

جب وہ مدینہ پہونچیں گے تو محمد بن شجری حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ کوفہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جبتک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور اُن کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہونچیں گے (اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حُجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور سفیانی ان دنوں وادیٔ رملہ میں ہوگا۔

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) مڈبھیڑ ہوگی تو وہ دن اَدل بدل کا ہوگا۔ یعنی شیعانِ آلِ محمدؐ میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے وہ اُسکی فوج سے نکل کر امام مہدی علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں میں سے جو لوگ امام مہدیؑ کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے پرچم تلے پہونچ جائے گا اور وہی یوم ابدال یعنی اَدل بدل کا دن ہوگا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اور اُس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مالِ غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ وہاں سے کوفہ تشریف لائیں گے اور اسی کو اپنی منزل بنائیں گے۔

پس آپ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیں گے اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا مظلمہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہوا ہے تو اُس کا خون بہا اُس کے ورثار کو ادا کریں گے، اگر کوئی مرد آزاد قتل ہوا ہے تو اس کا قرض آپ ادا کریں گے اور اس کے اہل وعیال کو عطا وبخشش سے نوازیں گے، یہانتک کہ زمین عدل وانصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ اور آپ کے اہلِ بیتؑ مقام رحبہ میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک وطیب جگہ ہے اور حضرت نوحؑ کی جائے سکونت تھی۔

(تفسیر عیاشی)

۸۸ مومنین ومنافقین چھانٹ کر الگ الگ کر دیے جائیں گے

جعابی نے محمد بن موسیٰ حضرمی سے، اُنھوں نے مالک بن عبید اللہ سے، اُنھوں نے علی بن معبد سے، اُنھوں نے اسحاق بن ابو یحییٰ کعبی سے، اُنھوں نے سفیان ثوری سے، اُنھوں نے منصور ربعی سے، اُنھوں نے خراش سے، اُنھوں نے حذیفہ بن یمانی سے روایت کی ہے کہ حذیفہ کا بیان ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

"یمیّز اللہ اولیاءہ واصفیاءہ حتّیٰ یطھّر الارض من المنافقین و

الضّالّین وابناء الضّالّین وحتّی تلتقی بالرّجل یومئذٍ خمسون امرأة ھٰذہ تقول : یاعبد اللہ اشترنی وھٰذہ تقول : یاعبد اللہ آونی "

ترجمہ " اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کو منافقین اور گمراہوں اور ان کی اولاد سے چھانٹ کر الگ کردے گا۔ حدیہ ہے کہ ایک مرد کے پاس پچاس پچاس عورتیں آئیں گی ۔ ایک کہے گی 'اے بندۂ خدا ! تو مجھے خرید لے دوسری کہے گی ، اے بندۂ خدا ! تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے ۔"

(۸۹) قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم

ابن عقدہ نے احمد بن محمد دینوری سے ، انھوں نے علی بن حسن کوفی سے ، انھوں نے عمرۃ بنت اوس سے ، اس نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جدّ خضر بن عبدالرحمٰن نے ، اور خضر نے عبداللہ بن حمرہ سے ، انھوں نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے ، کعب کہتے ہیں کہ :

" اذا کان یوم القیامۃ حشر الخلق علی اربعۃ اصناف: صنف رکبان ، وصنفٌ علیٰ اقدامھم یمشون ، وصنفٌ مکبّون وصنفٌ علیٰ وجوھھم صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یعقلون ولا یکلّمون ولا یؤذن لھم فیعتذرون اولٰئك الّذین تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ۔۔۔۔

ترجمہ " قیامت کے دن تمام لوگ چار قسموں میں ہوں گے ۔ کچھ لوگ اپنی اپنی سواریوں پر آئیں گے ، کچھ لوگ پا پیادہ آئیں گے ، کچھ لوگ جھکے ہوئے آئیں گے اور کچھ لوگ منہ کے بل گرتے پڑتے ، اندھے ، بہرے اور گونگے آئیں گے وہ بات نہ کرسکیں گے اور نہ انھیں یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش کرسکیں ۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے آتشِ جہنّم سے جھلسے ہوئے اور وہ اپنے ہونٹ لٹکائے ہوتے ہوں گے ۔

پس کہا گیا کہ اے کعب ! وہ لوگ کون ہوں گے جو اپنے چہروں کے بل محشور ہوں گے اور ان کا یہ حالِ بد ہوگا ؟

کعب نے جواب دیا : وہ لوگ گمراہ اور مرتد اور بیعت کرکے توڑنے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں اسی حال میں پیش ہوں گے ، انھوں نے اپنے خلیفہ ' اپنے نبیؐ کے وصی

اپنے عالم ' اپنے فاضل اور حاملِ لوا ، ولیِ حوضِ کوثر اور اس دنیا کے بعد اس عالمِ آخرت میں سب کی امیدگاہ سے جنگ کی ' حالانکہ وہ ایسے صاحبِ علم ہیں کہ جن کی ذاتِ گرامی سے ناواقفیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ' اور یہی وہ خدا کی طرف سے حجّت ہیں کہ جس نے ان کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور رسیدھا جہنّم میں گیا ۔

ربِّ کعبہ کی قسم ' وہ علیؑ ہی ہیں جو سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں ، منزلِ تسلیم و تصدیقِ اسلام میں سب سے متقدّم و سبقت کرنے والے اور سب سے زیادہ صاحبِ حلم ہیں ۔

کعب کو ان لوگوں پر تعجب ہوا جنھوں نے علیؑ پر دوسروں کو مقدّم کیا جو امام قائم مہدی علیہ السّلام کے بارے میں شک کرتے ہیں ' جو زمین کی کایا ہی پلٹ دیں گے اور عیسیٰ بن مریمؑ ان کے متعلق نصاریٰ ' روم و چین کے سامنے گواہ ہوں گے ۔ امام مہدیؑ نسلِ علیؑ سے ہوں گے اور وہ تمام لوگوں کے مابین خَلق و خُلق ، صورت و ہیبت میں حضرت عیسیٰ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں گے

امام قائم علیہ السّلام حضرت علی علیہ السّلام کی نسل سے ہوں گے اور وہ اسی طرح غیبت میں ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السّلام غیبت میں تھے اور وہ اسی طرح واپس آئیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام واپس آئینگے پھر وہ غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے اور رے کے برباد ہونے اور بغداد کی زمین کے دھنس جانے اور خروجِ سفیانی اور اولادِ عبّاس کے آرمینہ و آذربیجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ ہوجانے کے بعد ہی ظہور کریں گے ۔

• یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے ، ہر ایک چمکدار تلوار لیے ہوئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم کے تلے ہوں گے ، یہ جنگ موتِ احمر اور طاعونِ اکبر کا پیش خیمہ ہوگی ۔ (غیبتہ نعمانی)

(۹۰) حاملانِ عرش کے خون کے آنسو

انھیں اسناد سے خضر بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے ، انھوں نے اپنے دادا عمر بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ :

"لایقوم القائم حتّی تفقأ عین الدنیا وتظهر الحمرة فی السماء وتلك دموع حملة العرش علیٰ اهل الارض وحتّیٰ یظهر فیهم قوم لاخلاق لهم یدعون لولدی وهم براء من ولدی" (غیبتہ نعمانی)

"امامِ قائمؑ اس وقت ظہور وقیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملانِ عرش کے خون کے آنسو ہوں گے جو وہ اہلِ زمین کے حالِ زار پر بہائیں گے' یہ اس وقت ہوگا جب ایسے بداخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور اولاد کو پکاریں گے اور وہ اُن کی ایک نہ سنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہونگے" (غیبتہ نعمانی)

(۹۱) آسمان کی گردش کا مطلب

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماعہ سے اُنھوں نے احمد بن الحسن سے، اُنھوں نے زائدہ بن قدامہ سے اور زائدہ نے عبدالکریم سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امامِ قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

"انّیٰ یکون ذلك ولم یستدر الفلك حتّی یقال مات اوهلك، فی ایّ واد سلك"

فقلتُ: وما استدارة الفلك؟

فقالؑ: اختلاف الشیعة بینهم"

ترجمہ: "ابھی یہ کہاں ممکن ہے ابھی تو آسمان ہی گردش میں نہیں آیا' اور یہ اُس وقت ہوگا جب لوگ یہ کہنے لگیں کہ (صاحب الامر امام قائمؑ) مر چکے یا کسی دوسری وادی میں نکل گئے۔"

میں نے عرض کیا: آسمان کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: شیعوں کے درمیان آپس کا اختلاف" (غیبتہ نعمانی)

(۹۲) ۱۵۰ھ ہجری کے بعد کیا ہوگا

ابنِ عقدہ نے حمید بن زیاد سے، اُنھوں نے علی بن صباح سے، علی نے ابوعلی الحسن

بن محمد سے، اُنھوں نے جعفر بن محمد سے، جعفر نے ابراہیم بن عبدالحمید سے، ابراہیم نے ابنِ طریف سے، ابنِ طریف نے ابنِ نباتہ سے، اور ابنِ نباتہ نے حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"یاتیکم بعد الخمسین والمائة امراء كفرة وامناء خونة وعرفاء فسقة، فتكثر التجار وتقلّ الارباح ویفشو الرّباء، وتكثر اولاد الزّناء وتتناكر المعارف وتعظم الاهلة وتكتفی النّساء بالنّساء، والرّجال بالرّجال۔"

فحدّث رجلٌ عن علی بن ابی طالبؑ علیه السلام انّه قام الیه رجل حین یحدّث بهذا الحدیث:

فقال له: یا امیرالمومنین! وكیف نصنع فی ذلك الزّمان؟

فقالؑ: الهرب الهرب وانّه لایزال عدل الله مبسوطاً علیٰ هذه الأمّة مالم یمل قرّاؤهم الیٰ امرائهم ومالم یزل ابرارهم ینهی فجّارهم، فان لم یفعلوا ثمّ استقروا:

فقالوا: لا اله الّا الله قال الله فی عرشه: كذبتم لستم بها صادقین۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: "۱۵۰ھ ہجری کے بعد تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب کافر لوگ امیر و حاکم بنیں گے خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے، فاسق لوگ عارف باللہ کہے جائیں گے، تجارت کثرت سے ہوگی مگر منافع کم ہوگا' سود کا کاروبار کھلے عام ہوگا، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، نیکی کو بدی سمجھا جائے گا' خوبصورت و حسین لڑکوں کی تعظیم کی جائے گی، عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی' اور مرد مردوں پر اکتفا کریں گے۔"

ایک شخص کا بیان ہے کہ جس وقت امیرالمومنین علیہ السلام ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص مجمع سے اُٹھا اور:

اُس نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! پھر ایسے دور میں ہم لوگوں کے لیے کیا لازم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بھاگو بھاگو (ان سب سے دور رہو) اللہ تعالیٰ کے عدل کا سایہ اس امت پر ہمیشہ رہے جبتک کہ اُن کے قاریانِ قرآن اپنے حاکموں کی طرف مائل نہ ہوں اور جبتک اس امت کے نیک بندے' فاجروں کو بُرائیوں کے

ارتکاب سے منع نہ کرتے رہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور صرف زبان سے کہتے رہیں گے کہ لا الٰہ الّا اللہ تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم جھوٹے ہو، سچے نہیں ہو۔"

۹۳ ظہورِ قائمؑ سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں گے

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے ابنِ مہران سے، اُنھوں نے ابنِ بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ:
حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"لا بُدّ اَن یکون قدّام القائم سنة تجوع فیها النّاس وَ یصیبهم خوف شدید من القتل، ونقص من الاموال و الانفس و الثمرات فانّ ذالك فی كتاب الله لبیّن ثمّ تلا هٰذه الآیة:

" وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ..." ...... (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵۵)

ترجمہ: " امام قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فاقے میں مبتلا ہوں گے اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، اُن کو جان و مال اور پھلوں کا نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ اس لیے کہ یہ بات کتابِ خدا میں آچکی ہے"
پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمۂ آیت: " اور البتہ ہم تمھیں کچھ خوف اور بھوک اور جانوں و مالوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے۔۔"

(غیبۃ نعمانی)

۹۴ آیت "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ....." کی تفسیر

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ علوی سے، اُنھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمّد بن حفص سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت " وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ.... "

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"یا جابر! ذالك خاصٌّ وعامٌّ فاَمّا الخاصّ من الجوع بالكوفة یخصّ الله به اعداء آل محمّد فیهلكهم واَمّا العامّ فبالشّام یصیبهم خوف وجوع ما اَصابهم به قطّ، واَمّا الجوع فقبل قیام القائم علیه السّلام واَمّا الخوف فبعد قیام القائم علیه السّلام"

ترجمہ: "اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی۔ خاص تو یہ ہے کہ اہلِ کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو آلِ محمّدؐ کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ: بھوک اور خوف میں اہلِ شام ایسے مبتلا رہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے۔ اور قبلِ ظہورِ قائمؑ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعدِ ظہورِ قائمؑ خوف میں مبتلا ہوں گے۔"

۹۵ ظہورِ قائمؑ کی تین نشانیاں

ابنِ عقدہ نے محمّد بن مفضّل سے، اُنھوں نے ابنِ فضّال سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے معمر بن یحییٰ سے، معمر نے داؤد دُجاجی سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"سُئل امیر المومنینؑ (عن قوله تعالیٰ)
" فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ " (سورۂ مریم آیت ۳۷) (سورۂ زخرف آیت ۶۵)
فقالؑ: "انتظروا الفرج من ثلاث"
فقلتُ: یا امیر المومنینؑ! وَمَا هُنَّ؟
فقال: اختلاف اهل الشّام بینهم والرّایات السود من خراسان والفزعة فی شهر رمضان"
فَقِیلَ: وما الفزعة فی شهر رمضان؟
فقالؑ: اَمَا سمعتم قول الله عزّوجلّ فی القرآن:
" اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ " (سورہ شعراء آیت ۴)
" آیة تخرج الفتاة من خدرها وتوقظ النائم وتفزع الیقظان "

ترجمہ : " حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے قولِ خدا آیت سورۂ مریم :

" فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ " ((سورۂ مریم ۳۷) (سورہ زخرف ۶۵))

(پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔)

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا : علامتوں کے بعد فرج وکشادگی کا انتظار کرنا۔"

میں نے عرض کیا : یا امیر المومنین ! وہ علامتیں کیا ہیں ؟

آپ نے فرمایا : اہلِ شام کا آپس میں اختلاف ، سیاہ جھنڈوں کا خراسان کی طرف سے آنا اور ماہِ رمضان میں فزع (خوف ودہشت)۔

میں نے عرض کیا : ماہِ رمضان میں کیسا فزع اور دہشت وخوف ؟

آپ نے فرمایا : کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ :

" إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ " (سورۂ شعرا آیت ۴)

(اگر ہم چاہتے تو ہم اُن کے اوپر آسمان سے کوئی علامت ونشانی نازل کر دیتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ اُن کی گردنیں جھک جاتیں)

وہ ایسی آیت اور نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے سے نکل آئیں گی ، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے ، جاگتے ہوئے لوگ خوف سے کانپنے لگیں گے ۔" (غیبۃ نعمانی)

(۹۶) اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے ، احمد نے ابنِ مہران سے ، انھوں نے ابن بطائنی سے انھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے کہا کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ :

" اذا رأيتم نارًا من المشرق شبه الهروي العظيم تطلع ثلاثة أيام أو سبعة ، فتوقعوا فرج آل محمد إن شاء الله عزّ وجلّ إنّ الله عزيز حكيم

ثمّ قال : الصيحة لا تكون الا في شهر رمضان شهر الله وهي صيحة جبرئيل الى هذا الخلق

ثمّ قال : ينادي مناد من السماء باسم القائم عليه السلام فيسمع من بالمشرق ومن بالمغرب لا يبقى راقد إلّا استيقظ ولا قائم إلّا قعد ، ولا قاعد إلّا قام على رجليه فزعًا من ذلك الصوت ، فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فأجاب ، فانّ الصوت الأوّل هو صوت جبرائيل الرّوح الأمين ۔

وقال ؑ : الصّوت في شهر رمضان في ليلة جمعة ليلة ثلاث و عشرين فلا تشكّوا في ذلك واسمعوا واطيعوا ، وفي آخر النّهار صوت إبليس اللّعين ينادي " ألا إنّ فلانًا قتل مظلومًا ليشكّك النّاس ويفتنهم ، فكم ذلك اليوم من شاكّ متحيّر قد هوى في النّار ، واذا سمعتم الصوت في شهر رمضان فلا تشكّوا انّه صوت جبرائيل وعلامة ذلك انّه ينادي باسم القائم واسم ابيه حتّى تسمعه العذراء في خدرها فتحرّض اباها وأخاها على الخروج

وقال ؑ : لا بُدّ من هذين الصّوتين قبل خروج القائم عليه السلام صوت من السماء وهو صوت جبرائيل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللّعين ينادي باسم فلان انّه قتل مظلومًا يريد الفتنة فاتّبعوا الصّوت الأوّل وايّاكم والأخير ان تفتتنوا به ۔

وقال ؑ : لا يقوم القائم إلّا على خوف شديد من النّاس وزلازل و فتنة وبلاء يصيب النّاس وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بين العرب واختلاف شديد بين النّاس وتشتيت في دينهم وتغيير في حالهم حتّى يتمنّى المتمنّي (الموت) صباحًا ومساءً من عظم ما يرى من كلب النّاس وأكل بعضهم بعضًا ۔

فخروجه عليه السلام اذا خرج يكون عند اليأس والقنوط من أن يروا فرجًا فيك طوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كلّ الويل لمن ناواه وخالفه وخالف امره وكان من اعدائه ۔

وقال ع‍ؑ: يقوم بأمر جديد وكتاب جديد وسنّة جديدة وقضاء (جديد) على العرب شديد، وليس شأنه الّا القتل لا يستبقي احداً ولا يأخذه في الله لومة لائم۔

ثمّ قال ع‍ؑ: اذا اختلف بنو فلان فيما بينهم فعند ذلك (فانتظروا) الفرج وليس فرجكم الّا في اختلاف (بني) فلان فاذا اختلفوا فتوقّعوا الصّيحة في شهر رمضان بخروج القائم: انّ الله تفعل ما يشاء، ولن يخرج القائم ولا ترون ما تحبّون حتّى يختلف بنو فلان فيما بينهم، فاذا كان ذلك طمع النّاس فيهم واختلفت الكلمة وخروج السفياني۔

وقال علیہ السلام: لابدّ لبني فلان ان يملكوا، فاذا ملكوا ثمّ اختلفوا تفرّق كلمهم وتشتّت امرهم حتّى يخرج عليهم الخراساني والسّفياني: هذا من المشرق، وهذا من المغرب يستبقان الى الكوفة كفرسي رهان: هذا من هنا، وهذا من هنا، حتّى يكون هلاك بني فلان على ايديهما، اما انّهم لا يبقون منهم احداً

ثمّ قال علیہ السلام: خروج السفياني واليماني والخراساني في سنة واحدة وفي شهر واحد في يوم واحد ونظام كنظام الخرز يتبع بعضه بعضاً فيكون البأس من كلّ وجه، ويل لمن ناواهم وليس في الرايات اهدى من راية اليماني هي راية هدى لانّه يدعو الى صاحبكم، فاذا خرج اليماني حرم بيع السلاح على (النّاس و) كلّ مسلم واذا خرج اليماني فانهض اليه، فانّ رايته راية هدى ولا يحلّ لمسلم ان يلتوي عليه، فمن فعل فهو من اهل النّار لانّه يدعو الى الحقّ والى طريق مستقيم

ثمّ قال علیہ السلام لي: انّ ذهاب ملك بني فلان كقصع الفخّار وكرجل كانت في يده فخّارة وهو يمشي اذا سقطت من يده وهو ساه عنها فانكسرت، فقال حين سقطت: هاه۔۔۔

سبب الفزع، فذهاب ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عن ذهابه

وقال علیہ السلام: على منبر الكوفة: انّ الله عزّوجلّ ذكره قدّر فيما قدّر وقضى بانّه كائن لابدّ منه، اخذ بني امية بالسيف جهرة وانّ اخذ بني فلان بغتة۔

وقال علیہ السلام: لابدّ من رحى تطحن، فاذا قامت على قطبها وثبتت على ساقها بعث الله عليها عبداً عسفاً خاملاً اصله، يكون النّصر معه، اصحابه الطويلة شعورهم، اصحاب السّبال، سود ثيابهم، اصحاب رايات سود، ويل لمن ناواهم يقتلونهم هرجاً۔

والله لكانّي انظر اليهم والى افعالهم، وما يلقى من الفجّار منهم والاعراب الجفاة بسلّطهم الله عليهم بلا رحمة فيقتلونهم هرجاً على مدينتهم بشاطئ الفرات البرّية والبحريّة جزاء بما عملوا وما ربّك بظلّام للعبيد۔

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا:“

”جب تم لوگ دیکھو کہ مشرق سے ایک عظیم آگ کرکم (زعفرانِ ہندی) کے مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک برابر روشن رہیگی تو اُس وقت آلِ محمدؐ کے فرج وکشادگی کی توقع رکھنا، انشاء اللہ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا: صیحہ (بآوازِ بلند اعلان) ماہِ رمضان ہی میں ہوگا جو اللہ کا مہینہ ہے اور یہ صیحہ واعلان کُل مخلوق کے لیے جبرائیل امین کریں گے۔

پھر فرمایا: ایک منادی آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسے سارے مشرق ومغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سنکر سوتا ہوا شخص جاگ جائے گا، بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف کے مارے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبّیک کہے گا، اس لیے کہ یہ پہلی آواز حضرت جبرئیل روح الامین کی ہوگی۔

پھر فرمایا: یہ اعلان ۲۳ رمضان شب جمعہ میں ہوگا اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا اس آواز پر لبّیک کہنا، اور شام کے وقت ابلیس ملعون اعلان کرے گا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ

ؔ مراد بہ عسر الخلق وضیقہ

فلاں مظلوم قتل کر دیا گیا؛ تاکہ لوگوں کو شک اور فتنے میں مبتلا کر دے۔ اور
اُس دن کتنے لوگ ابلیس ملعون کی اس آواز کو سنکر شک میں پڑیں گے اور
وہ واصلِ جہنم ہوں گے۔ غرض تم لوگ جب ماہِ رمضان میں سنو تو شک نہ کرنا
کیونکہ اس کی واضح پہچان یہ ہوگی کہ یہ اعلان حضرت امام قائم علیہ السلام کے نام
سے اور آپکے پدر کے نام کے ساتھ ہوگا۔ اس اعلان کو پردہ نشین عورتیں بھی
سنیں گی اور پنے باپ اور بھائیوں کو خروج کرنے کے لیے ہمت بڑھائیں گی

پھر فرمایا: یہ دونوں اعلان قبل ظہورِ امامؑ لازماً ہوں گے۔ ایک اعلان آسمان سے جو حضرت
جبریل کریں گے اور ایک اعلان زمین سے جو ابلیس لعین کرے گا کہ فلاں شخص
مظلوم قتل ہوا۔ اس اعلان سے وہ فتنہ برپا کرنا چاہے گا۔ اس لیے تم لوگ پہلی
آواز پر لبیک کہنا اور دوسری آواز سے محتاط رہنا ورنہ گمراہ ہو جاؤگے۔

اور فرمایا: کہ جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس
ہوگا، زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے، لوگ مصائب میں مبتلا رہوں گے۔
طاعون پھیلا ہوا ہوگا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی، ان میں
شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، لوگ اسقدر بدحال ہوں گے کہ
صبح و شام موت کی تمنّا کرنے لگیں گے، ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہوگا۔

امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُس وقت ہوگا جب لوگ انتہائی مایوسی کے
عالم میں ہوں گے، اُنھیں اُمید نہ ہوگی کہ اب فرج و کشادگی ہوگی۔ کتنا خوش بخت
ہوگا وہ جو اُن کے زمانے کو پائے گا اور اُن کے انصار میں شامل ہوگا اور بدبخت
اور حد درجہ بدنصیب ہوگا وہ جو اُن کو تسلیم نہ کرے۔ اُن کی مخالفت کرے
اور اُن کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

اور فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام امرِ جدید، کتابِ جدید، سنّتِ جدید اور فیصلۂ جدید
کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، وہ اہلِ عرب پر بہت سخت ہوں گے، اُن کی نظر
میں اُن لوگوں کی سزا صرف قتل ہوگی، وہ اُن میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا نہ
چاہیں گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کریں گے

پھر فرمایا: جب بنی فلاں کا آپس میں اختلاف ہو تو اُس وقت فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔
اُن لوگوں کے آپس میں اختلاف ہی کے اندر تم لوگوں کے لیے فرج و کشادگی ہے۔
جب اُن میں اختلاف پایا جائے تو توقع رکھنا کہ ماہِ رمضان میں امام قائم علیہ السلام

کے ظہور کا اعلان آسمان سے ہوگا؛ ویسے اللہ جو چاہے کرے۔ مگر امام قائمؑ
اُس وقت تک ظہور و خروج نہ کریں گے اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ اُس وقت
تک نہ ہوگا جبتک کہ بنی فلاں میں اختلاف نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا تو دوسرے
اُن سے حکومت چھین لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ اُنمیں اختلاف پیدا
ہو جائے گا اور ان کا کلمہ متفرق ہو جائے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

اور فرمایا: اور یہ بھی لازمی ہے کہ بنی فلاں کی حکومت ہو پھر جب یہ حاکم ہو جائیں تو انمیں
آپس کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے اور یہ سب متفرق ہو جائیں گے۔ انکی
حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان پر خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب
سے خروج کرے گا جیسے دوڑ کے دو گھوڑے ایک اِدھر سے دوسرا اُدھر سے
یہانتک کہ بنی فلاں ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے
کوئی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی و خراسانی اور یمانی، ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینے اور
ایک ہی دن میں ہوگا جیسے موچی کی سُتاری جو ایک کے پیچھے ایک (دھاگے
ڈالتی ہوئی) چلتی ہے۔ اُس وقت ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہوگی۔

ان تینوں کے جھنڈوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف یمانی کا ہوگا، اِس لیے کہ وہ
تمھارے امامؑ کی طرف بُلائے گا۔ جب یمانی خروج کرے گا تو وہ اسلحوں کی خرید
تمام لوگوں خصوصًا تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائمؑ کی طرف چلے گا
کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں
کہ اس کا ساتھ نہ دے، اور جو اس سے گریز کریگا وہ جہنمی ہوگا کیونکہ وہ حق کی
طرف بلائے گا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا۔

راوی کا بیان ہے، کہ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کہ بنی فلاں کی حکومت تو اس طرح ٹوٹے گی جیسے کہ
مٹّی کا پیالہ، اور جیسے کوئی شخص مٹّی کے کسی برتن کو ہاتھ میں لیے جا رہا ہو اور
اچانک وہ برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے
اور اُس کے گرتے ہی وہ ہائے کر کے بیٹھ جائے۔ بس اسی طرح ان کی حکومت
اُن کے ہاتھوں سے نکل جائے گی جبکہ حکومت کے چلے جانے کا اُنھیں اس سے
پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے منبرِ کوفہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ طے کر دیا وہ طے ہے اور جو فیصلہ

کردیا اس کو ہونا ہے۔ بنی اُمیہ یہ حکومت تلوار کے ذریعے بالاعلان حاصل کرینگے
اور بنی فلاں کو ناگہانی طور پر یہ حکومت مل جائے گی۔

نیز فرمایا: اس چکّی کو لازمًا چلنا ہے، اور جب یہ اپنے قطب (کیلی) پر اور اپنے پاؤں اور
ساق پر کھڑی ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ ایک ظالم غلام کو، جس کی اصل کا پتہ نہ ہوگا
اس کی طرف بھیجے گا اور فتح و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، اس کے ساتھیوں کے
لمبے لمبے بال ہوں گے، مونچھیں ہوں گی، سیاہ لباس میں ہوں گے، ان کے پرچم
بھی سیاہ ہوں گے۔

خدا کی قسم! گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، اُن کے افعال کو دیکھ رہا ہوں کہ
ان کے بدکرداروں اور ظالم عربوں کے اوپر کیا گذرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں
کی بداعمالیوں کے بدلے انھیں (غلام کی فوج کو) ان لوگوں پر مسلّط فرمائے گا
جو ان ہی کے شہر میں دریائے فرات کے کنارے ان کو قتل کریں گے۔ اور تیرا
پروردگار اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔" (غیبۃ نعمانی)

(۹۷) چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بن وھب سے، انھوں نے
وشاء سے، انھوں نے عبّاس بن عبداللہ سے، انھوں نے داؤد بن سرجان سے، اور انھوں نے
حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے فرمایا:

"العام الذی فیہ الصّیحۃ قبلہ الآیۃ فی رجب:
قلت: وما ھی؟
قال ع: وجہ یطلع فی القمر، وید بارزۃ۔"

ترجمہ: "جس سال آسمان سے صیحہ (آواز) سنائی دے گی تو اس سے قبل رجب
میں ایک اور نشانی دیکھی جائے گی۔"

میں نے عرض کیا: وہ نشانی کیا ہوگی؟
فرمایا: چاند کے اندر ایک چہرہ نظر آئے گا" اور ایک ہاتھ اُٹھا ہوا ہوگا۔" (غیبۃ نعمانی)

(۹۸) ظہور کی حتمی علامتیں

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے یعقوب بن یزید سے، انھوں نے

زیاد بن مروان سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق
علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"النداء من المحتوم والسفیانی من المحتوم، وقتل النفس
الزّکیۃ من المحتوم وکفّ یطلع من السماء من المحتوم
وقال علیہ السّلام: وفزعۃ فی شھر رمضان توقظ النائم وتفزع
الیقظان وتخرج الفتاۃ من خدرھا۔"

ترجمہ: "آسمانی ندا حتمی ہے، خروجِ سفیانی حتمی ہے، قتلِ نفس زکیہ حتمی ہے اور
آسمان سے ایک ہاتھ کا نمودار ہونا حتمی ہے۔

اور فرمایا: اور ماہِ رمضان میں خوف و ہراس، سوتے ہوئے لوگوں کا بیدار ہونا
اور جاگتے ہوئے لوگوں کا خوف سے کانپنا، اور پردہ نشین عورتوں کا
پردے سے باہر نکل آنا۔

(۹۹) سفیانی، یمانی اور مروانی کا خروج حضرت امام قائمؑ سے قبل ہونا ہے

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے بزنطی سے،
اور بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

"قبل ھذا الامر السفیانی والیمانی والمروانی وشعیب
بن صالح فکیف یقول ھذا ھذا۔"

ترجمہ: "امام قائم ع کے ظہور سے پہلے تو سفیانی و یمانی اور مروانی اور شعیب بن صالح
کا خروج ہوگا۔ پھر یہ لوگ (یعنی محمد بن ابراہیم وغیرہ) کیسے کہتے ہیں کہ وہ
امام قائم ہیں۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۰۰) دابّۃ الارض اور صیحہ

ابن عقدہ نے علی بن الحسین سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حمّاد
بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابن ابی یعفور سے، اور ان کا بیان
ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ:

"آمسك بيدك هلاك الفلانيّ وخروج السفيانيّ وقتل النفس وجيش الخسف والصّوت"

قلتُ: وما الصّوت؟ هو المنادی؟

قال ؑ: نعم، وبه يعرف صاحب هٰذا الامر

ثمّ قال ؑ: الفرج كلّه هلاك الفلانيّ (من بني عبّاس)

ترجمہ "فلاں شخص کی ہلاکت، سفیانی کے خروج، قتلِ نفس زکیہ، لشکر کے زمین میں دھنسے اور صیحہ یعنی آسمانی آواز تک اپنا ہاتھ روکے رہو۔"

میں نے عرض کیا: آواز کیسی؟ کیا آواز دینے والا وہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی آواز صاحب الامر کا تعارف کرائے گی۔

پھر فرمایا: ساری کشادگی تو فلاں کی ہلاکت پر ہے (بنی عبّاس میں سے)

۶

انھیں اسناد کے ساتھ حسین سے، اُنھوں نے ابنِ سیابہ سے، اُنھوں نے عمران بن میثم سے، اُنھوں نے عبایہ ابن ربعی سے روایت کی ہے اور عبایہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ چار آدمی اور تھے اور میں پانچواں اور اُن میں سب سے کمسن تھا۔ آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

يقولؑ: "حدّثني اخي رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم انّه قال:

"انّي خاتم الف نبي وانّك خاتم الف وصي و كلّفتُ مالم يكلّفوا"

فقلتُ: ما انصفك القوم (يا امير المومنين)

فقال ؑ: ليس حيث تذهب يا ابن اخ، والله (انّي) لأعلم الف كلمة لايعلمها غيري وغير محمّد صلّى الله عليه وآله وسلّم و انّهم ليقرؤون منها آية في كتاب الله عزّ وجلّ، وهي

"وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ" (النمل ۸۲)

وما يتدبّرونها حقّ تدبّرها۔

ألا اُخبركم بآخر ملك بني فلان؟

قُلنا: بلىٰ يا امير المومنين

قالؑ: قتل نفس حرام، في يوم حرام، في بلد حرام عن قوم من قريش والّذي فلق الحبّة وبرأ النّسمة مالهم ملك بعده غير خمسة عشر ليلة

قُلنا: هٰذا من شيءٍ او بعده؟

فقالؑ: صيحة في شهر رمضان، تفزع اليقظان وتوقظ النائم، و تخرج الفتاة من خدرها"

ترجمہ: "میں نے اپنے بھائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا خاتم ہوں اور (اے علیؑ!) تم ایک ہزار اوصیاء کے خاتم ہو۔ اور میں نے ایسی شدید تکالیف برداشت کیں جو کسی نبی نے برداشت نہ کیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! قوم نے واقعاً آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم جیسا کہتے ہو ایسا ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم، میں ایکہزار باتیں ایسی ہیں جنھیں سوائے میرے اور سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی اور نہیں جانتا۔ یہ لوگ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے۔ "واذا وقع ...... لا یوقنون" (سورہ نمل پ آیت ۸۲)

ترجمۂ آیت: "اور جب اُن لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ (ذی حیات) کو برآمد کریں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

درحقیقت یہ لوگ اس پر تدبّر اور غور و فکر سے کام لیتے ہی نہیں۔

کیا میں بنی فلاں کا آخری بادشاہ تم کو نہ بتا دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنینؑ بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: قوم قریش میں سے ایک نفسِ حرام، بروزِ حرام، شہرِ حرام میں قتل ہوگا۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ذی حیات کو پیدا کیا اس کے بعد ان کا کوئی بھی بادشاہ پندرہ دن سے زائد حکومت نہیں کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی کچھ ہونا ہے؟

آپ نے فرمایا: ماہِ رمضان میں ایک صیحہ (اعلان) ہوگا جس کو سن کر جاگتے ہوئے خوفزدہ ہو جائیں گے اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں گے اور پردہ نشین عورتیں اپنے گھروں سے نکل پڑیں گی۔

(غیبتہ نعمانی)

(۱۰۱) خراسانی وسفیانی کا خروج

ابنِ عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، اُنھوں نے ابی سلیمان بن کلیب سے اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے ابنِ عمیرہ سے، اُنھوں نے حضرمی سے اور حضرمی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"لابُدَّ اَن یملكَ بنو العبّاس فاذا ملكوا وَاختلفوا و تشتّت امرهم خرج علیهم الخراسانی و السفیانی هٰذا من المشرق و هٰذا من المغرب ، یستبقان الی الکوفه کفرسی رهان : هٰذا من هٰهنا و هٰذا من هٰهنا، حتّی یکون هلاکهم علیٰ اَیدیهما اَما اِنّهما لا یبقون منهم احدًا (ابدًا)"

ترجمہ: "بنی عباس کی حکومت لازمی ہے اور جب اُن کو حکومت مل جائے گی تو یہ لوگ آپس میں اختلاف کریں گے، ان میں پھوٹ پڑے گی پھر ان پر خراسانی اور سفیانی خروج کریں وہ مشرق سے اور یہ مغرب سے، یہ دونوں کوفہ کی جانب اس طرح دوڑ لگائیں گے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے۔ یہ اِدھر سے اور وہ اُدھر سے۔ چنانچہ اِن دونوں کے ہاتھوں یہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور اُن میں سے کوئی نہ بچے گا۔ (ہمیشہ کے لیے) (غیبتِ نعمانی)

(۱۰۲) ظہور کی علامتیں

ابنِ عقدہ نے قاسم سے، اُنھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمّد بن صامت سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبد امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے عرض کیا کہ کیا صاحبِ امر کے ظہور سے پہلے کوئی علامت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ کیا علامت ہوگی۔؟

فقالؑ: "هلاك العبّاسی، وخروج السفیانی وقتل النّفس الزکیّة و الخسف بالبیداء، والصّوت من السماء"

فقلتُ: جعلت فداك اَخاف اَن یطول هذا الامر۔؟

فقالؑ: لا اِنّما (هو) کنظام الخرز یتبع بعضه بعضًا۔"

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: عباسی کی ہلاکت، سفیانی کا خروج، قتل نفس زکیّہ، بیابان میں زمین کا دھنسنا، اور صدائے آسمانی"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مجھے ڈر ہے کہ پھر اس میں بہت دیر لگے گی؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہوں گی۔" (غیبتِ نعمانی)

(۱۰۳) ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی اور وھیب سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

"یقوم القائم علیه السلام فی وتر من السنین: تسع، واحدة، ثلاث، خمس، وقالؑ: اذا اختلفت بنو اُمیّه ذهب ملکهم ثمّ یملك بنو العبّاس فلا یزالون فی عنفوان من الملكَ وَغضارة من العیش حتّی یختلفوا فیما بینهم (فاذا اختلفوا) ذهب ملکهم واختلف اهل الشرق و اهل الغرب نعم و اهل القبلة و یلقی النّاس جهد شدید ممّا یمرّ بهم من الخوف۔

فلا یزالون بتلك الحال حتّی ینادی منادٍ من السماء فاذا نادیٰ فالنفر النفر، فوالله لکانّی انظر الیه بین الرّکن و المقام، یبایع النّاس بامر جدید و کتاب جدید و سلطان جدید من السماء۔ اما انّه لا یردُّ له رایة ابدًا حتّی یموت۔"

ترجمہ: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور کسی طاق سال میں ہوگا جیسے نوؔ، یا ایکؔ، یا تینؔ یا پانچؔ پھر فرمایا: جب بنی امیہ میں اختلاف ہوگا تو ان کی سلطنت جاتی رہے گی اور بنی عباس حکمران ہو جائیں گے اور حکومت کے ابتدائی دور میں وہ بھی بہت عیش سے رہیں گے مگر پھر ان میں بھی اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کی بھی سلطنت جاتی رہے گی اور پھر اہلِ مشرق اور اہلِ مغرب اور ہاں، اہلِ قبلہ میں اختلافات رونما ہوں گے اور دنیا خوف اور کشمکش سے گذرتی رہے گی اور یہ حال مسلسل رہے گا یہاں تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا دیگا اور جب آسمان سے ندا سنو تو فوراً دوڑ پڑو فوراً دوڑ پڑو اس لیے کہ

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن ومقام کے درمیان ایک امرِ جدید وکتابِ جدید اور
سلطانِ جدید کے لیے بحکم و اعلان آسمانی لوگ بیعت کررہے ہیں۔
(غیبتہ نعمانی)

(۱۰۴) ظہور کی علامات؛ خوش بخت ہے وہ جو؟

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے بعد سے قیام حضرت قائم علیہ السلام تک کے لیے کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی، یا امیرالمومنینؑ! اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے زمین کو کب پاک کرے گا؟

آپ نے فرمایا: "لا یطہر اللہ الارض من الظالمین حتّٰی یسفك الدم الحرام"

ترجمہ (اللہ تعالیٰ زمین کو ظالمین سے اُسوقت تک پاک نہ کریگا جبتک حرام خون نہ بہ جائے)

اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث میں بنی اُمیہ اور بنی عبّاس کی حکومتوں کا ذکر کیا اور فرمایا:

"اِذا قام القائم بخراسان و غلب علی ارض کوفان و الملتان وجاز جزیرة بنی کاوان، وقام منّا قائم بجیلان واجابته الاُبرُ وَ الدّیلم وظهرت لولدی رایات الترك متفرّقات فی الاقطار والحرامات وكانوا بین هنات وهنات۔
اذا خربت البصرة وقام امیر الامرة ـ" (فحكی ؑ حكایة طویلة)

ثمّ قالؑ: اِذا جهّزت الالوف وصفّت الصّفوف وقتل الكبش الخروف هناك یقوم الاٰخر ویثور الثائر ویهلك الكافر۔ ثمّ یقوم القائم المامول، والامام المجهول، له الشّرف والفضل وهو من وُلدكَ یاحسینؑ لا ابن مثله یظهر بین الركنین فی دریسین بالیین یظهر علی الثقلین ولا یترك فی الارض الادنین طوبیٰ لمن اَدرك زمانه ولحق اَوانه وشهد اَیّامه۔"

ترجمہ: "جب خراسان سے ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور سرزمین کرمان وملتان پر قبضہ کریگا اور بنی کاوان کے جزیرے (بصرے کا ایک جزیرہ ہے) کو پار کرلیگا اور ہم میں سے ایک کھڑا ہونے والا جیلان سے کھڑا ہوگا جسے آبر اور دیلم تسلیم کریں گے اور

میری اولاد میں سے ایک کے لیے متفرق جھنڈے قطار در قطار اِدھر اُدھر سے بلند ہوں گے، اور جب شہر بصرہ برباد ہوگا، امیر الامرا اُٹھے گا۔ ۔ ۔"

اور اس کے بعد آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی: پھر فرمایا:

"جب ہزاروں کا لشکر تیار ہوگا اور صفیں باندھ لی جائیں گی اور بکرا ذبح ہوگا، اُسوقت دوسرا کھڑا ہوگا، وہ اس کا انتقام لیگا اور کافر ہلاک ہوگا اس کے بعد وہ قائم ماموں اور امام غیر متعارف (صاحب الامر علیہ السلام) جو صاحبِ فضل وشرف ہوگا ظہور کریگا۔ اور اے حسینؑ! وہ تمھاری اولاد میں سے ہوگا اور ایسا فرزند کوئی نہ ہوگا۔ وہ دو رکنوں کے درمیان ظہور کریگا جو ساری دنیا پر غالب آجائے گا زمین کا کوئی حصہ نہ چھوڑے گا۔ خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے زمانے کو پائیگا اور اُس کے دور میں اُس کو دیکھے گا۔"
(غیبتہ نعمانی)

(۱۰۵) ایک لاکھ جابروں کا قتل

ابنِ عقدہ نے محمّد بن مفضّل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمّد بن احمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابنِ محبوب کا بیان ہے کہ کلینی کے قول کے مطابق علی بن ابراہیم نے اپنے والد اور محمّد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابن عیسیٰ اور علی بن محمّد وغیرہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے ابنِ محبوب سے انھوں نے کہا اور ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ نے، انھوں نے احمد بن محمّد بن ابی یاسر سے، انھوں نے احمد بن ھلیل سے، انھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، انھوں نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"یا جابر الزم الارض ولا تحرّك یدًا ولا رجلًا حتّٰی ترٰی علامات اذكرها اِن ادركتها۔
اوّلها اختلاف بنی العبّاس وما اراك تدرك ذالك ولكن حدّث به (من) بعدی عنّی ومناد ینادی من السماء ویجیئكم الصوت من ناحیة دمشق بالفتح وتخسف قریة من قری الشّام تسمّی الجابیة وتقسط طائفة من مسجد الایمن ومارقة تمرق من ناحیة الترك ویعقبها هرج الرّوم وسیقبل اخوان الترك حتّٰی ینزلوا الجزیرة وستقبل مارقة الرُّوم حتّٰی ینزلوا الرّملة فتلك السنة یاجابر اختلاف كثیر فی كل ارض من ناحیة المغرب۔

فاوّل ارض المغرب ارض الشام یختلفون عند ذٰلک علی ثلاث
رایات ، رایۃ الاصہب و رایۃ الابقع ورایۃ السفیانی
فیلتقی السفیانی بالابقع فیقتتلون ویقتلہ السفیانی ومن
معہ ویقتل الاصہب ، ثمّ لا یکون لہ ھمّۃ الّا الاقبال نحو
العراق ویمرّ جیشہ بقرقیسا فیقتتلون بہا فیقتل من الجبّارین
مائۃ الف ، ویبعث السفیانی جیشًا الی الکوفۃ وعدّتہم
سبعون الفًا فیصیبون من اھل الکوفۃ قتلًا وصلبًا وسبیًا
فبینا ھم کذالک اذا اقبلت رایات من قبل خراسان
تطوی المنازل طیًّا حثیثًا ومعھم نفر من اصحاب القائم۔ ثمّ
یخرج رجل من موالی اھل الکوفۃ فی ضعفاء فیقتلہ امیر جیش
السفیانی بین الحیرۃ والکوفۃ ویبعث السفیانیؒ بعثًا الی
المدینۃ فینفر المہدیؑ منہا الی مکّۃ ، فیبلغ امیر جیش
السفیانی انّ المہدیؑ قد خرج الی مکّۃ ، فیبعث جیشًا
علی اثرہ فلا یدرکہ حتّی یدخل مکّۃ خائفًا یترقّب علی
سنّۃ موسٰی بن عمران ۔
قالؑ: وینزل امیر جیش السفیانی البیداء فینادی منادٍ من السماء:
یا بیداء ابیدی القوم فیخسف بہم فلا یفلت منہم الّا
ثلاثۃ نفر۔ یحوّل اللہ وجوھہم الی اقفیتہم وھم من کلب
وفیہم نزلت ھٰذہ الآیۃ :
” یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى
اَدْبَارِهَا “ (سورۃ النساء آیت ۴۷)
قالؑ: والقائم یومئذ بمکّۃ وقد اسند ظہرہ الی البیت الحرام
مستجیرًا بہ ینادی: یا ایّھا النّاس انّا نستنصر اللہ و
من اجابنا من النّاس ، وانا اھل بیت نبیّکم محمّد و
نحن اولی النّاس باللہ وبمحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
فمن حاجّنی فی آدمؑ فانا اولی النّاس بآدمؑ ، ومن

حاجّنی فی نوحؑ فانا اولی النّاس بنوحؑ ومن حاجّنی فی ابراھیمؑ
فانا اولی النّاس بابراھیم ومن حاجّنی فی محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
فانا اولی النّاس بمحمّدؐ ومن حاجّنی فی النّبیّین فانا اولی النّاس
بالنّبیّین : الیس اللہ یقول فی محکم کتابہ :
” اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ
اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ
بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ “ (سورۃ آل عمران ۳۴)
فانا بقیّۃ من آدمؑ وذخیرۃ من نوحؑ ومصطفی من ابراھیمؑ
وصفوۃ من محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ۔ الا ومن حاجّنی فی
کتاب اللہ فانا اولی النّاس بکتاب اللہ ، الا ومن حاجّنی فی
سنّۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فانا اولی النّاس بسنّۃ رسول اللہؐ
فانشد اللہ من سمع کلامی الیوم لمّا بلّغ الشاھد منکم الغائب
واسألکم بحقّ اللہ ورسولہ وبحقّی۔ فانّ لی علیکم
حقّ القربٰی من رسول اللہ ۔ الّا اعنتمونا ، ومنعتمونا ممّن
یظلمنا ، فقد اُخفنا وظُلمنا وطُردنا من دیارنا وابنائنا و
بُغی علینا ودفعنا عن حقّنا فاوتر اھل الباطل علینا۔
فاللہ اللہ فینا لا تخذلونا وانصرونا ینصرکم اللہ۔
قالؑ: فیجمع اللہ علیہ اصحابہ ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلًا
ویجمعہم اللہ علی غیر میعاد قزعًا کقزع الخریف (وھی)
یا جابر الآیۃ التی ذکرھا اللہ فی کتابہ :
” اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ “ (سورہ البقرۃ ۱۴۸)
فیبایعونہ بین الرّکن والمقام ومعہ عہد رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم قد توارثتہ الابناء عن الآباء والقائم
رجل من وُلد الحسین علیہ السّلام یصلح اللہ لہ امرہ فی لیلۃ
فما اشکل علی النّاس من ذٰلک یا جابر ! فلا یشکل علیہم
ولادتہ من رسول اللہ و وراثتہ العلماء عالمًا بعد عالم

فان اَشکل هٰذا کلّه علیهم فانّ الصّوت من السماء لا یشکل علیهم اذا نودی باسمه واسم اَبیه واُمّه ۔"

ترجمہ: "امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جبتک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں:

ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا۔ اور پھر آسمان سے ایک منادی کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا، اور شام کے ایک قریہ "جابیہ" کا زمین میں دھنس جانا، اور مسجدِ دمشق کی داہنی جانب کے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا خروج اور اہلِ روم کا انکے تعاقب میں نکلنا، پھر اخوانِ ترک کا آگے بڑھنا اور جزیرے میں وارد ہونا، اور روم کے خوارج کا پیشقدمی کرنا اور منزلِ رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیارِ مغرب میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا۔

اور دیارِ مغرب میں سب سے پہلا ملک شام ہے جس میں اختلاف رونما ہوگا اور ان کے تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک سیاہ و سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا، پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیشقدمی کریگا اور اس کا لشکر مقامِ قرقیسا سے گذریگا اور وہاں ایک لاکھ جابروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی ستّر ہزار کا لشکر کوفہ روانہ کریگا جو اہلِ کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔

ابھی یہ لوگ اس کارزار میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازلِ راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائمؑ کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہلِ کوفہ کے موالیوں سے ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیرِ لشکر حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیگا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدیؑ وہاں سے نکل کر مکّہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیرِ لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدیؑ مکّہ چلے گئے تو وہ اُن کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ (امام مہدیؑ) حضرت موسیٰؑ کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکّہ میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالیگا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے چہروں کو کتّوں کی شکل میں مسخ کر کے اُن کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

ترجمہ آیت: "اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا، جو تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمھارے پاس پہلے سے (موجود) ہے، اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور ان کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں . . . " (سورۂ نساء آیت ۴۷ کا ترجمہ)

آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السّلام اس روز مکّہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانۂ کعبہ پر ٹیکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلبگار ہوں اور اُن لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر لبیک کہیں سنو! میں تمھارے نبی حضرت محمدؐ کے اہلِ بیت میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمدؐ کا وارث اور حقدار ہوں۔

اور جو مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں حجّت کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ نوحؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث ہوں، اور جو مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق حجّت کرے گا تو میں ثابت کرونگا کہ میں ابراہیمؑ کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بارے میں حجّت کریگا تو میں ثابت کرونگا کہ میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاءؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کرونگا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارثِ انبیاءؑ اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ:

"بیشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام جہانوں (کے لوگوں) پر (فوقیت دیکر) منتخب کیا" (آلِ عمران ۳۴)

چنانچہ میں آدمؑ کا بقیہ، نوحؑ کا ذخیرہ، ابراہیمؑ کا برگزیدہ اور خلاصۂ محمدؐ ہوں

آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتابِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور سُن لو جو شخص مجھ سے سنّتِ رسولِ خدا ص کے متعلق بحث کریگا تو میں یہ ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنّتِ رسولِ خدا ص کا وارث اور حقدار ہوں، لہٰذا اِس وقت جو لوگ میری تقریر سُن رہے ہیں میں اُنھیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اُس کے رسول ص کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ ص کے قرابتدار ہونے کی وجہ سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے، کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو، اس لیے کہ ہماری بہت تخفیف ہو چکی ہے ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و اسار سے نکالا گیا، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا، اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو۔

ہمارے معاملے میں اللہ کو پہچانو اور اللہ کو پہچانو تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمھاری مدد کرے گا۔

آپؑ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ امامؑ کے پاس اُن کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع فرمادیگا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے اِدھر اُدھر سے آکر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

"تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تم کو یکجا جمع کردیگا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورۃ البقرۃ ۱۴۸)

پس لوگ رُکن و مقام کے درمیان امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وہ تبرّکات ہوں گے جو آپ نے انبیاءؑ کی وراثت میں اپنے آبائے کرام کے ذریعے سے پائے تھے۔ اور امام قائم علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اُن کے تمام امور درست کردیگا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہوگی اور نہ ان کو سمجھنے میں دقّت ہوگی کہ یہ رسول اللہ ص

کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ ص کا علم آپؑ کے پاس وراثتاً ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے — اے جابر! اگر بالفرض یہ مشکل بھی ہوا تو پھر آسمان کی ندا کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اس لیے کہ آسمان سے اُن کے نام، اُن کے پدرِ بزرگوار کے نام اور اُن کی والدہ گرامی کے نام کے ساتھ یہ اعلان ہوگا۔" (غیبۃ نعمانی، اختصاص، تفسیرِ عیاشی)

(۱۰۶) خروجِ سفیانی اور ظہورِ قائمؑ ایک ہی سال میں ہوگا

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، اُنھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے ابن جبلہ سے، اُنھوں نے محمد بن سلیمان سے، اُنھوں نے علا سے، اُنھوں نے محمد بن مسلم، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

"السُّفیانیُّ و القائمُ فی سنۃٍ واحدۃ"

(خروجِ سفیانی اور امام قائم علیہ السلام کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا۔)

(غیبۃ نعمانی)

(۱۰۷) مشرق سے آگ کا نمودار ہونا

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابنِ بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وھیب سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"بینا النّاس وقوفاً بعرفات إذا اتاھم راکب علیٰ ناقۃ ذعلبۃ یخبرھم بموت خلیفۃ، عند موتہ فرج آل محمّدٍ ص و فرج النّاس جمیعاً۔

وقالؑ: اذا رأیتم علامۃ فی السماء: ناراً عظیمۃ من قبل المشرق تطلع لیال، فعندھا فرج النّاس وھی قدّام القائمؑ بقلیل"

ترجمہ "ایک مرتبہ جب لوگ عرفات کے اندر وقوف میں تھے کہ ایک شخص ایک تیز رفتار ناقے پر سوار آیا اور اُس نے لوگوں کو خلیفۂ (وقت) کی موت کی اطلاع دی اور یہ کہ اس کی موت سے آلِ محمد ص بلکہ تمام مسلمانوں کو کشادگی نصیب ہوگی۔" پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ یہ آسمانی نشانی دیکھو کہ ایک

عظیم آگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی اور وہ کئی شب تک روشن رہی تو اُس وقت تم لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی اور یہ امام قائمؑ کے ظہور کے کچھ ہی دن پہلے ہوگی۔" (غیبتہ نعانی)

(۱۰۸) فلان کی موت کے بعد غضب

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن موسیٰ سے، اُنھوں نے احمد بن ابو احمد سے، اُنھوں نے محمد بن علی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے اُنھوں نے جابر سے، اُنھوں نے ابوطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکوا نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے غضب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

" هیهات الغضب هیهات موتات فیهنّ موتات و راکب الذّعلبة وما راکب الذّعلبة، مختلط جوفها بوضینها یخبرهم بخبر یقتلونه، ثمّ الغضب عند ذٰلك "

ترجمہ " افسوس غضب افسوس، اس میں تو موتیں ہی موتیں ہیں۔ اور تیز رفتار ناقہ سوار، ایسا تیز رفتار ناقہ جو بالکل پتلا دُبلا ہوگا اور وہ لوگوں کو خبر دے گا کہ لوگوں نے اس (فلان) کو قتل کر دیا، اس کے بعد تو پھر غضب ہی ہوگا۔"

(۱۰۹) سب سے کم سن خلیفۂ خدا

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حماد سے، اُنھوں نے ابن ابومالک سے، اُنھوں نے محمد بن ابوحکم سے، اُنھوں عبداللہ بن عثمان سے، انھوں نے حصین مکّی سے، اُنھوں نے ابوطفیل سے، اُنھوں نے حذیفہ بن یمان سے، اُنھوں نے کہا

" یقتل خلیفة ماله فی السماء عاذر ولا فی الارض ناصر و یخلع خلیفة حتی یمشی علی وجه الارض لیس له من الامر شیٔ و یستخلف ابن الستة

قال، فقال، ابوالطفیل (یا ابن اخی الیتنی انا وانت من کورة

قال، قلتُ؛ ولِمَ تتمنّی یا خال! ذالك ؟

قال: لأنّ حذیفة) حدّثنی انّ الملك یرجع فی اهل النّبوّة

ترجمہ " ایک خلیفہ قتل کیا جائے گا کہ جس کا آسمان پر ہی نہ کوئی عاذر ہوگا اور نہ

زمین پر کوئی ناصر۔ اور ایک خلیفہ سے خلعِ خلافت کرالی جائے گی پھر وہ زمین پر عام لوگوں کی طرح پیدل ہی گھومتا پھرے گا اور حکومت میں اسکا کوئی دخل نہ ہوگا اور پھر ایک چھ سال کا لڑکا خلیفہ ہوگا۔

حصین مکّی کا بیان ہے کہ پھر ابوطفیل نے کہا: اے بھانجے! کاش ہم اور تم دونوں اسوقت موجود ہوتے۔

میں نے کہا: ماموں جان! آپ کو اس کی تمنّا کیوں ہوئی؟

اُنھوں نے کہا: اس لیے کہ حذیفہ نے کہا ہے کہ اس دور میں حکومت اہلِ بیت نبوّت کی طرف پلٹ کر آئے گی۔" (غیبتہ نعانی)

(۱۱۰) آیۂ سَنُرِیهِمْ اٰیَاتِنَا... کی تفسیر

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے ابن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیتِ الٰہی کی تفسیر دریافت کی:

" سَنُرِیهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ " (سورہ حٰمٓ السجدہ آیت ۵۳)

قال ع:" یریهم فی انفسهم المسخ، ویریهم فی الآفاق، انتقاص الآفاق علیهم فیرون قدرة الله فی انفسهم وفی الآفاق فقوله: "حتّی یتبیّن لهم انّه الحقّ" یعنی بذالك خروج القائم هو الحقّ من الله عزّ وجلّ یراه هذا الخلق لا بدّ منه۔"

ترجمہ:" آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا اُن کی صورتوں کو مسخ کر دیگا، اور آفاقِ عالم میں اس طرح دکھائے گا کہ ان کے لیے آفاقِ عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا، اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفوس میں اور آفاق میں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "تاکہ اُن پر واضح ہو جائے کہ یہی "حق" ہے" اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے ظہورِ امام قائمؑ کو لیا ہے کہ یہ حق ہے اور یہ منجانب اللہ ہے یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔"

(غیبتہ نعانی)

(۱۱۱) "عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ" کی تفسیر

(سورۂ حٰمٓ السجدۃ آیت ۱۶)

ابنِ عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے قولِ خدا " عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ...."

ترجمہ آیت: (ہم انھیں) حیاتِ دنیا میں رُسوا کرنیوالا عذاب دیں گے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ ہوگا)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر دریافت کی: تو آپ نے فرمایا:

قالؑ " وَاَیُّ خزیٍ یا ابا بصیر! اَشد من ان یکون الرجل فی بیتہ وحجالہ وعلیٰ اخوانہ وسط عیالہ اِذشقّ اھلہ الجیوب علیہ وصرخوا۔ فیقول النّاس ما ھٰذا؟ فیقال مسخ فلان الساعۃ:

فقلتُ: قبل قیام القائمؑ اَو بعدہ؟

قالؑ: لا، بل قَبْلَہ "

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے اہلِ خاندان اور اہل وعیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اُس کے اہل وعیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخنے چلاّنے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہوگیا تم لوگوں کو؟۔ انھیں بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فلاں شخص (کا چہرہ) مسخ ہوگیا۔

میں نے عرض کیا: یہ بات ظہورِ امام قائمؑ سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

(غیبتِ نعمانی)

(۱۱۲) تبرکاتِ رسولِ خداؐ

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن الواحد سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے روایت کی ہے، اور یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ حضرات کے

شیعوں کو فرج وکشادگی کب نصیب ہوگی؟

قالؑ: " اِذا اختلف وُلد العبّاس ووھی سلطانھم وطمع فیھم من لم یکن یطمع، وخلعت العرب اعنّتھا ورفع کلُّ ذی صیصیۃ صیصیتہ، وظھر السفیانیُّ والیمانیُّ وتحرّک الحسنیُّ خرج صاحب ھٰذا الامر من المدینۃ الی مکّۃ بتراث رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔"

قلتُ: وما تراث رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم؟

فقالؑ: سَیفہ ودرعہ وعمامتہ وبردہ وقضیبہ وفرسہ ولامتہ وسرجہ "

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: جب اولادِ عبّاس میں اختلاف ہوگا، اُن کی سلطنت کمزور ہوجائے گی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طمع کریں گے جنھوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہلِ عرب سے عنانِ حکومت چھین لی جائے گی اور ہر بیل اس کی طرف اپنے سینگ اُٹھائے گا سفیانی اور یمانی خروج کریں گے اور حسنی حرکت میں آئے گا، صاحب الامرؑ مدینہ سے مکّہ کی طرف تمام تبرکاتِ رسول اللہؐ لیکر چلے جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: تبرکاتِ رسول اللہؐ (میں) کیا (ہوگا)؟

آپؑ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی تلوار، آنحضرتؐ کی زرہ، آنحضرتؐ کا عمامہ، آنحضرتؐ کی ردا، آنحضرتؐ کا عصا، آنحضرتؐ کی سواری کا گھوڑا، آنحضرتؐ کے اسلحہ جنگ اور آنحضرتؐ کی زین۔"

(غیبتِ نعمانی)

(۱۱۳) قبل از ظہور شدید گرمی

محمد بن ہمام نے فزاری سے، فزاری نے معاویہ بن جابر سے، معاویہ نے بزنطی سے روایت کی ہے، بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ: " قبل ھٰذا الامر بیُوح فلم ادر ما البیُوح فحججت فسمعت اعرابیًّا یقول: ھٰذا یوم بیُوح۔ فقلت لہ: ما البیُوح؟

فقال: الشدید الحرّ " (ترجمہ) امرِ ظہورِ قائمؑ سے قبل بیُوح ہوگا "۔ میں بیُوح کے معنی نہ سمجھا اس کے بعد میں حج کو گیا تو ایک عرب کو کہتے ہوئے سنا کہ آج بہت بیُوح ہے۔ میں نے پوچھا: بیُوح کیا؟ اُس نے کہا شدید گرمی۔"

(۱۱۴) علامتِ ظہور ۱۴؍ رمضان کو سورج گہن

بطائنی نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" علامة خروج المهدیؑ کسوف الشمس فی شهر رمضان لیلة ثلاث عشرة واربع عشرة منه " (غیبتِ نعمانی)

ترجمہ " حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی علامت یہ (بھی) ہے کہ ماہِ رمضان کی تیرہ اور چودہ کو سورج گہن ہوگا۔ "

(۱۱۵) آیت سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ کی تاویل

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے حسین بن علی سے، انھوں نے صالح بن سہل سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قول خدا " سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ " (المعارج آیت) کے متعلق فرمایا:

" تاویلها یاتی عذاب یقع فی الثویة یعنی نارٌ حتی ینتهی الی الکناسة بنی اسد حتی یمرّ بثقیف لا یدع وترًا لآل محمد الا احرقته وذالک قبل خروج القائمؑ "

ترجمہ " اس کی تاویل یہ ہے کہ جانوروں کے باڑے میں آگ لگے گی جو کناسہ بنی اسد تک پہونچے گی اور وہاں سے گذر کر ثقیف تک اور آلِ محمدؐ کے کسی دشمن کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور یہ ظہورِ امامِ قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ " (غیبتِ نعمانی)

★ نیز جابر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتِ نعمانی)

(۱۱۶) مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کے لیے خروج کرے گی

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر سے، انھوں نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے معمر بن یحییٰ بن سام سے، انھوں نے

ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" کانّی بقوم قد خرجوا بالمشرق، یطلبون الحق فلا یعطونه ثم یطلبونه فلا یعطونه فاذا راوا ذالک وضعوا سیوفهم علیٰ عواتقهم فیعطون ما سألوا فلا یقبلونه حتی یقوموا ولا یدفعونها الا الیٰ صاحبکم قتلاهم شهداء اما انی لو ادرکت ذالک لابقیت نفسی لصاحب هذا الامر "

ترجمہ: " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کے لیے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا، انھوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا (کہ انھیں اُن کا حق نہیں دیا جارہا ہے) تو انھوں نے اپنی تلواریں کاندھے پر رکھ لیں۔ یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے اُن کا حق دینے کے لیے تیار ہوگئے، مگر انھوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کے لیے کھڑے ہوگئے، پھر یہ لوگ اس حکومت کو (حاصل کرکے) تمھارے امامؑ کے سوا کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے، اُن کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے، اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامرؑ کے لیے خود کو باقی رکھتا۔ " (غیبتِ نعمانی)

(۱۱۷) خراسانی خراسانی سجستانی سجستانی

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے یعقوب سے، انھوں نے زیاد بن قندی سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے، انھوں نے معروف بن خرّبوذ سے اور معروف کا بیان ہے کہ میں جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہی فرماتے ہوئے سنا کہ

" خراسان خراسان سجستان سجستان "

(خراسان خراسان سجستان سجستان) "

گویا آپ اسی کی بشارت دیا کرتے تھے۔ (غیبتِ نعمانی)

(۱۱۸) بیعتِ طفلِ خورد سال

ابن عقدہ نے علی سے، علی نے حسن اور محمد ابنا علی بن یوسف سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُن کے والد نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے صالح بن ابو اسود سے، اور

اُنھوں نے ابوالجارود سے ، ابوالجارود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا ؛ آپ نے فرمایا کہ:

" اذا ظهرت بيعة الصّبيّ قام كلّ ذى صيصية بصيصيته "

(جب نوعمر لڑکے کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر بیل اپنے سینگ اُٹھائے گا۔) (غیبتہ نعمانی)

(۱۱۹) ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت کا موقع دیا جائے گا : :

ابن عقدہ نے علی سے ، اُنھوں نے محمدؐ بن عبداللہ سے ، اُنھوں نے ابن ابوعمیر سے اُنھوں نے ہشام بن سالم سے ، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" ما يكون هٰذا الامر حتّى لا يبقىٰ صنف من النّاس الّا (قد) ولّوا على النّاس حتّى لا يقول (قائل) : انّا لو ولّينا لعدلنا ثمّ يقوم القائم بالحقّ والعدل "...... (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ :" صاحبِ امر کا ظہور اُسوقت تک نہ ہوگا جبتک کہ ہر قوم کو حکومت کا موقع نہ دے دیا جائے ، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہماری حکومت ہوتی تو ہم عدل قائم کرتے ، ان سب کے بعد امام قائمؑ حق و عدل کے ساتھ ظہور کریں گے "

(۱۲۰) وقتِ ظہور آبادی کا تناسب

انھیں استاد کے ساتھ ہشام نے زرارہ سے روایت کی ہے ، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ ندائے حق کیا ہے ؟

قالؑ " اى واللّٰه حتّى يسمعه كلّ قوم بلسانهم "

و قالؑ " لا يكون هٰذا الامر حتّى يذهب تسعة اعشار النّاس " (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ :" آپ نے فرمایا : خدا کی اس ندائے حق کو ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سُنے گا "

نیز فرمایا : صاحب الامر کا ظہور اُسوقت تک نہ ہوگا جبتک کہ انسانوں کی آبادی کا دس حصّوں میں سے نو حصّے آبادی ختم نہ ہو جائے ۔ "

(غیبتہ نعمانی)

(۱۲۱) بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے اُنؑ کی زیارت کی ہے

عبدالواحد نے احمد بن محمدؐ سے ، اُنھوں نے احمد بن علی حیری سے ، اُنھوں نے حسن بن ایوب سے ، اُنھوں نے عبدالکریم سے ، عبدالکریم نے ایک شخص سے اور اُس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

" لا يقوم القائم عليه السّلام حتّى يقوم اثنا عشر رجلاً كلّهم يجمع على قول انّهم قد رأوه فيكذّبونهم " (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ " حضرت امام قائم علیہ السّلام اُسوقت تک ظہور نہ کریں گے جبتک کہ بارہ آدمی اُٹھ کر اس امر کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے اُن جناب کو دیکھا ہے اور لوگ اُنکی تکذیب کریں گے ۔ "

(۱۲۲) جنگِ قیس

محمدؐ بن ہمام نے حمید بن زیاد سے ، حمید نے حسن بن محمدؐ بن سماعہ سے ، حسن نے احمد بن حسن میثمی سے ، میثمی نے ابوالحسن علی بن محمدؐ سے ۔ ابوالحسن نے معاذ بن مطر سے معاذ نے ایک شخص سے ، اُس نے کہا میں ابوسیّار کے علاوہ کسی سے نہیں سنا ، ابوسیّار کا بیان ہے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ :

" قبل قيام القائمؑ يحرّك حرب قيس " (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ : " قبل ظہورِ امام قائمؑ ، جنگِ قیس حرکت میں آئے گی ۔ "

(۱۲۳) سفیانی کی آنکھ پھوڑنے والا

علی بن حسین نے محمدؐ بن یحییٰ سے ، اُنھوں نے محمدؐ بن حسن سے ، اُنھوں نے محمدؐ بن علی کوفی سے ، اُنھوں نے محمدؐ بن سنان سے ، اُنھوں نے عبید بن زرارہ سے ، اور عبید بن زرارہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کے سامنے جب سفیانی کا ذکر آیا تو آپنے فرمایا

" انّى يخرج ذالك ، ولم يخرج كاسر عينه بصنعاء "

ترجمہ " ابھی وہ کہاں خروج کریگا ، ابھی تو صنعاء سے اس کی آنکھ پھوڑنے والا بھی نہیں نکلا ہے ۔ "

(غیبتہ نعمانی)

(۱۲۴) ظہور سے چند سال پہلے کا حال

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن خالد سے، اُنھوں نے حمّاد بن عثمان سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سنان سے، اُنھوں نے محمد بن ابراہیم بن ابو بلاد سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابنِ نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے (ابوالائمہ حضرت امام) علی علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: " اِنَّ بین یدی القائمؑ سنین خدّاعة یکذّب فیہا الصّادق ویصدّق فیہا الکاذب ویقرب فیہا الماحل (و فی حدیث) ینطق فیہا الرّوَیبضة "

قلتُ: وما الرُّوَیبضة وما الماحل؟

قالؑ: اَمَا تقرؤن القراٰن قولہ " وھو شدید المحال " (رعد۔ آیت ۱۳)

قالؑ: (یرید المکر)

نقلتُ: وما الماحل؟

قالؑ: یرید المکّار "

ترجمہ: " ظہورِ امام القائمؑ سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق۔ مکّاروں کو تقرّب حاصل ہوگا اور رویبضہ (کمینے) بولنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور رویبضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے۔ قولِ خدا ہے " اور وہ شدید تدبیروں والا ہے "

پھر فرمایا (مکر) . . . . . (رویبضہ معنی وہ بولنے والا جو مسائلِ عوام میں نطق سے عاری ہو)

میں نے عرض کیا: اور ماحل کے معنی کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: مکّار (غیبتہ نعمانی)

(۱۲۵) مقامِ قرقیسا میں خدائی دسترخوان

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قرشی سے، اُنھوں نے ابنِ ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حذیفہ بن منصور سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

" اِنَّ للہ مائدة وفی غیر ھٰذہِ الروایة مأدبة بقرقیسا یطّلع مطّلع من السماء فینادی: یا طیر السماء ویا سباع الارض ھلمّوا الی الشبع من لحوم الجبّارین " (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: " قرقیسا میں اللہ کی طرف سے ایک دسترخوان سجایا جائے گا اور آسمان سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے طائرانِ فضا اور اے زمین کے درندو! آؤ اور جبّاروں کے گوشت سے اپنا پیٹ بھر لو۔ "

(۱۲۶) امامؑ کو حکمِ ظہور اُن کے نام سے ہوگا

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

" ینادی باسم القائمؑ یا فُلان بن فُلان (قم) "

ترجمہ " امام قائمؑ کا نام لیکر آواز دی جائیگی کہ اے فُلان بن فُلان اُٹھ کھڑے ہو۔ " (غیبتہ نعمانی)

(۱۲۷) آیت اذا اخذت الارض زخرفھا کی تفسیر

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، اُنھوں نے محمد بن عمر بن یونس سے، اُنھوں نے (ابراہیم بن ہراسہ سے، ابراہیم نے اپنے والد سے) اُنھوں نے علی بن حزوّر سے، اُنھوں نے محمد بن بشیر سے روایت کی ہے اور محمد بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ سلام اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:

یقولؑ: " اِنَّ قبل رایاتنا رایة لاٰلِ جعفر واُخرٰی لاٰل مرداس فامّا رایة اٰل جعفر فلیست بشیٔ ولا الیٰ شیٔ فغضبت وکنت اقرب النّاس الیہ "

فقلتُ: جعلت فداك انّ قبل رایاتکم (رایات)؟

قالؑ: ای واللہ انّ لبنی مرداس ملکًا موطّدًا لایعرفون فی سلطانہم شیئًا من الخیر سلطانہم عسر لیس بیسر یدنون فیہ البعید ویقصون فیہ القریب حتّی اذا اٰمنوا مکر اللہ و عقابہ صیح بہم صیحة لم یبق لہم (راع یجمعہم و)

منادیسمعهم ولاجماعة یجتمعون الیها وقد ضربهم
الله مثلاً فی کتابه : " حَتّٰی اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّیَّنَتْ " (سورہ یونس ۲۴)
ثمّ حلف محمّد بن الحنفیّة بالله انّ هٰذِهِ الآیة نزلت فیهم
فقلتُ : جعلت فداك لقد حدّثتنی عن هؤلاء بأمرعظیم فمتیٰ
یهلکون ؟
فقالؑ : ویحك یا محمّد انّ الله خالف علمه وقت الموقّتین
وانّ موسیٰ علیه السّلام وعد قومه (ثلاثین یومًا) وکان
فی علم الله عزّوجلّ زیادة عشرة ایّام لم یخبر بها موسیٰ
فکفر قومه ، واتّخذوا العجل من بعده لمّا جاز
عنهم الوقت۔
وانّ یونسؑ وعد قومه العذاب ، وکان فی علم الله
انْ یعفو عنهم ، وکان من امره ما قد علمت ولکن
اذا رایت الحاجة قد ظهرت ، وقال الرّجل : بتُّ
اللّیلة بغیر عشاء وحتّیٰ (یلقاك الرّجل بوجه ثمّ)
یلقاك بوجه آخر۔
قلتُ : هٰذهِ الحاجة قد عرفتها والاُخریٰ ایّ شئٍ هی؟
قالؑ : یلقاك بوجه طلق ، فاذا جئت تستقرضه قرضًا
لقیك بغیر ذالك الوجه ، فعند ذالك تقع الصیحة
من قریب ."

ترجمہ " : آپ نے فرمایا : ہمارے جھنڈوں سے پہلے آلِ جعفر اور آلِ مرداسؓ کے جھنڈے
بلند ہوں گے ۔ لیکن آلِ جعفر کا شمار تو کسی مد میں نہ ہوگا۔
(یہ سنکر مجھے طیش آیا حالانکہ میں ان کا سب سے زیادہ مقرّب تھا)
میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ، کیا آپ حضرات کے جھنڈوں سے پہلے اور بھی جھنڈے
بلند ہوں گے ؟
آپ نے فرمایا : ہاں خدا کی قسم آلِ مرداس کی شاہی پائدار ہوگی ۔ یہ لوگ اپنی شاہی
میں خیر کو نہ پہونچیں گے کیونکہ ان کی شاہی میں بہت درشتی و سختی ہوگی ، نرمی تو

تو بالکل نہ ہوگی ، وہ اپنے دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور کریں گے
جب اُن کو امن وچین ملے گا تو اللہ تعالیٰ اُن کو سزا دینے کی تدبیر کرے گا اور
پھر اُن پر ایک ڈانٹ (چیخ) پڑے گی جس سے اُن کا کوئی گلہ بان جو اُنکے
گلّے کو جمع کرے باقی نہ رہیگا اور نہ کوئی آواز دینے والا ہوگا ، جو انھیں یکجا جمع
کرے اور نہ اُن کی کوئی جماعت ہوگی جس میں وہ اکٹھے ہوکر بیٹھ سکیں ۔ چنانچہ اللہ عزّوجلّ
ان ہی لوگوں کی مثال اپنی کتاب میں بیان فرماتی ہے : (سورۂ یونس آیت ۲۴)
ترجمۂ آیت : " یہاں تک کہ زمین نے اپنے زیورات (دفینے وخزینے) نکالے اور مزیّن ہوگئی
اور اہلِ زمین نے خیال کیا کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں (یعنی وہ ان کی ملکیت ہیں)
لیکن ناگہاں اُس (زمین) پر ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا کسی رات کو یا دن کو ،
پس ہم نے اس سب (آرائش وحزائن) کو ملیامیٹ کردیا گویا کہ وہ کل تھی
ہی نہیں "
اس کے بعد حضرتِ محمد حنفیہؒ نے کہا بخدا یہ آیت ان ہی لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے ۔
میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ، آپ نے تو یہ بہت اہم بات بتائی ہے ۔ یہ بھی فرمائیے کہ یہ
لوگ کب ہلاک ہوں گے ؟
آپ نے فرمایا : وائے ہو تم پر اے محمدؒ (بن بشیر) اللہ تعالیٰ کا علم وقت معیّن کرنے والوں کے اوقات
(بتانے والوں) کے خلاف ہوتا ہے ۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے وعدہ کیا (تیس
دن کا) اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دس دن سے زیادہ تھے ، مگر یہ بات اللہ نے
حضرت موسیٰؑ کو نہیں بتائی تھی ۔ (موسیٰؑ کے وعدے کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر) موسیٰ کی
قوم کافر ہوگئی اور جب وقتِ وعدہ تجاوز کرگیا تو ان لوگوں نے گوسالہ کی پرستش
شروع کردی ۔
حضرت یونس علیہ السّلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا ، مگر اللہ تعالیٰ
کے علم میں تھا کہ ان لوگوں معاف کردیا جائے گا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمھیں معلوم
ہے (لہٰذا صحیح وقت تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اتنا یاد رکھو کہ) جب یہ دیکھو کہ
فاقہ کشی ہر طرف چھا گئی اور لوگ کہیں کہ آج رات ہم بغیر کچھ کھائے ہوئے سو گئے
تھے اور جب تم سے ایک شخص کسی رُخ سے ملے اور دوسرے وقت وہی شخص کسی
اور رُخ سے ملنے لگے ۔
میں نے عرض کیا : فاقہ کشی کی بات تو سمجھ میں آگئی ، مگر یہ "اور رخ" کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کشادہ روئی سے ملے، مگر جب تم اُس سے قرض لینا چاہو تو پھر اس کی وہ کشادہ روئی نہ رہے، تو بس سمجھ لو کہ آسمانی ڈانٹ (چیخ) عنقریب پڑنے ہی والی ہے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۲۸) لشکرِ غضب سے مراد

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن علی بن غالب سے، انھوں نے یحییٰ بن علیم سے، انھوں نے ابوجمیلہ سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا رای السیب بن نجبہ نے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ابنِ سوداء بھی تھا، اُس نے کہا: یا امیرالمومنینؑ! یہ شخص اللہ اور اُس کے رسولؐ پر جھوٹ لگاتا ہے اور گواہ آپ کو بناتا ہے کہ آپ نے بتایا ہے۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی بہت لمبی چوڑی بات ہے، یہ کیا کہتا ہے؟

اُس نے کہا: یہ لشکرِ غضب کا ذکر کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

" خلِّ سبیل الرَّجل: اولٰئك قوم یأتون فی اٰخر الزّمان قزع كقزع الخريف الرّجل والرّجلان والثلاثة، فی كل قبيلة حتّى يبلغ تسعة اما والله اِنّی لأعرف اميرهم واسمه ومناخ ركابهم ثمّ نهض وهو يقول (باقرًا) باقرًا باقرًا ثمّ قال: ذالك رجل من ذرّيّتی يبقر الحديث بقرًا۔"

ترجمہ: " اس شخص کو نہ روکو چھوڑ دو۔ (لشکرِ غضب) ایک قوم ہوگی آخری زمانے میں آئے گی اور وہ برسات کے بادلوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوگی ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین یہاں تک کہ نو نو اس میں ہوں گے۔ بخدا میں تو اُن کے سردار کو بھی پہچانتا ہوں، اُس کا نام بھی جانتا ہوں اور ان لوگوں کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ بھی جانتا ہوں۔

پھر آپ یہ فرماتے ہوئے چلے: (باقر) باقر باقر۔ اور فرمایا یہ میری ذرّیت میں سے ایک شخص ہوگا جو حدیث کو کھول دے گا جو کھولنے کا حق ہے۔"
(غیبتہ نعمانی)

(۱۲۹) دورِ غضب

علی بن حسین مسعودی نے محمد عطّار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابوحماد سے، انھوں نے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے، انھوں نے عتیبہ بن سعدان بن یزید سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور احنف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنی ایک ضرورت کے لیے حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ: ابن کوّا و شیث بن ربعی دونوں آگئے اور انھوں نے آپ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے پہلے ہی اپنی حاجت بیان کرلی، اب اگر کہو تو میں ان دونوں کو بلالوں؟

میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! انھیں بلا لیجیے۔

آپ نے اُن کو اجازت دی۔ جب وہ دونوں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا امر داعی ہوا جو تم دونوں حروراء میں میرے خلاف جنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے؟

انھوں نے کہا: ہم چاہتے تھے کہ آپ غیظ و غضب میں آجائیں۔

آپ نے فرمایا: تم دونوں پر وائے ہو، کیا ہمارے عہدِ حکومت میں غیظ و غضب ممکن ہے؟ یا آئندہ ہوسکتا ہے؟ غضب کا دور تو اس وقت آئے گا جب ایسے ایسے واقعات ہوچکیں گے۔

(غیبتہ نعمانی)

(۱۳۰) سفیانی کے دورِ حکومت کی مدت

ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضّل بن ابراہیم سے، انھوں نے ابن فضّال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعین سے اور عیسیٰ بن اعین نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" السفيانی من المحتوم وخروجه من اوّل خروجه الٰى اٰخره خمسة عشرًا: ستة اشهر يقاتل فيها فاذا ملك الكور الخمس ملك تسعة اشهر ولم يزد عليها يومًا۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: " سفیانی کا خروج امرِ حتمی ہے اور اس کے ابتدائے خروج سے لیکر آخری پندرہ مہینے کی مدّت ہوگی، جس میں چھ مہینے وہ جنگ کرتا رہے گا اور جب پانچوں علاقوں پر قابض ہوجائے گا تو نو ماہ حکومت کرے گا، اور اس سے زیادہ وہ ایک دن بھی نہیں کرسکے گا۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۳۱) اُمور کچھ حتمی ہوتے ہیں اور کچھ غیر حتمی

ابنِ عقدہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، اُنھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے محمد بن بشیر احول سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے، اُنھوں نے عیسٰی بن اعین سے، اُنھوں نے معلّیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے اور معلّیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

"من الامر محتومٌ، ومنہ ما لیس بمحتوم ومن المحتوم خروج السفیانی فی رجب"

ترجمہ "کچھ امور حتمی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیر حتمی اور سفیانی کا خروج حتمی ہے جو ماہِ رجب میں ہوگا" (غیبتہ نعمانی)

(۱۳۲) خروجِ سفیانی حتمی ہے

ابنِ عقدہ نے علی بن الحسن سے، اُنھوں نے عبّاس بن عامر سے، اُنھوں نے عبداللہ بن بکیر سے، اُنھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے عبدالملک بن اعین سے اور عبدالملک بن اعین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں حضرت امام قائمؑ کا تذکرہ آیا، میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سفیانی کا خروج نہ ہو اور امام قائمؑ کا ظہور ہو جائے؟

فقالؑ: "لا واللہ إنّہٗ لمن المحتوم الّذی لا بُدَّ منہ"

آپ نے فرمایا: "نہیں، بخدا بلاشبہ یہ (خروجِ سفیانی) تو یقیناً حتمی ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۳۳) اجل محتومہ اور اجل موقوفہ

ابنِ عقدہ نے علی بن حسین سے، اُنھوں نے محمد بن خالد اصم سے، اُنھوں نے ابنِ بکیر سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، اُنھوں نے زرارہ سے، اُنھوں نے حمران بن اعین سے، اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے قولِ خدا:

"ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ" (سورہ انعام ۲)

کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"إنّہما أجلان: أجل محتوم واجل موقوف"

قال لہ حمران: ما المحتوم؟

قالؑ: الّذی لا یکون غیرہ

قال حمران: وما الموقوف؟

قالؑ: ہو الّذی للہ فیہ المشیّۃ۔

قال حمران: إنّی لأرجو أن یکون اجل السفیانی من الموقوف

فقال ابو جعفرؑ: "لا واللہ إنّہ من المحتوم"

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: اجل (وقت) دو قسم پر ہے۔ ایک اجلِ حتمی اور دوسری اجلِ موقوف۔

حمران نے کہا: اجلِ حتمی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجلِ حتمی تو یہ ہے کہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔

حمران نے پوچھا: اور اجلِ موقوف کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجلِ موقوف یہ ہے کہ اس میں اللہ کی مشیّت اسکو چاہے تو ہو جائے۔ اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو، یہ اس کی مشیّت پر موقوف ہے۔

حمران نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ خروجِ سفیانی امرِ موقوف ہو۔؟

حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم یہ تو امرِ محتوم ہے۔ (غیبتہ نعمانی)

(۱۳۴) خروجِ سفیانی امرِ حتمی ہے

ابنِ عقدہ نے محمد بن سالم سے، اُنھوں نے عبدالرحمٰن ازدی سے، اُنھوں نے عثمان بن سعید طویل سے، اُنھوں نے احمد بن مسلم سے، اُنھوں نے موسیٰ بن بکر سے، اُنھوں نے فضیل سے اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے:

قالؑ: "إنّ من الامور أمورًا موقوفۃ وامورًا محتومۃ وإن السفیانی من المحتوم الّذی لا بدّ منہ" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: بعض امور موقوفہ اور بعض محتومہ (حتمی) ہوتے ہیں اور خروجِ سفیانی حتمی امور میں سے ہے"

(۱۳۵) خروجِ سفیانی

محمد بن ہمام نے فزاری سے، اُنھوں نے عباد بن یعقوب سے، اُنھوں نے خلّاد صائغ سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"السفیانی لا بدّ منہ ولا یخرج الا فی رجب" (خروجِ سفیانی لازمی ہے اور ماہِ رجب میں ہوگا)

فقال لہ رجل: یا ابا عبد اللہ ! اذا خرج فما حالنا ؟

قالؑ: " اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاِلَيْنَا "

ترجمہ: ایک شخص نے آپ سے پوچھا: اے ابو عبداللہ! جب اس کا خروج ہوگا تو اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟

آپ نے فرمایا: " جب ایسا امر رونما ہو تو تم ہماری ہی طرف رہنا۔ " (غیبۃ نعمانی)

★ محمد بن حسین نے بھی حفص سے اور اس نے عباد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (امالی)

(۱۳۶) خروجِ شیصبانی

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ حماد انصاری سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سفیانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

فقالؑ " وَ اَنّیٰ لکم بالسفیانی ؟ حتّی یخرج قبلہ الشیصبانی یخرج بارض کوفان ینبع کما ینبع الماء فیقتل وفدکم فتوقعوا بعد ذالك السفیانیؑ وخروج القائم علیہ السلام " (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: " تمھیں سفیانی سے کیا مطلب ؟ جبتک کہ اس سے پہلے شیصبانی خروج نہ کرلے جو سرزمینِ کوفان سے اس طرح نکلے گا جس طرح پانی چشمے سے پھوٹ کر نکل پڑتا ہے اور وہ تمھارے گروہ کو قتل کرے گا۔ اس کے بعد سفیانی کا خروج اور امام قائمؑ کا ظہور ہوگا۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۳۷) بنی عباس کی از سرِ نو حکومت

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے حسن بن علی بن یسار سے، انھوں نے خلیل بن راشد سے، اور انھوں نے بطائنی سے، روایت کی ہے۔ بطائنی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مکہ سے مدینہ جاتے ہوئے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق علیہ السلام کی معیت میں سفر کر رہا تھا۔ ایک دن آپ نے مجھ سے فرمایا:

" لو انّ اھل السماوات والارض خرجوا علی بنی العباس لسقیت الارض دماءھم حتّی یخرج السفیانیؑ "

قلت لہ: یا سیدی ! امرہ من المحتوم ؟

قالؑ: " من المحتوم "۔۔ ثمّ اطرق۔ ثمّ رفع راسہ

وقالؑ: ملك بنی العباس مکر وخدع یذھب حتّی لم یبق منہ شئ ویتجدّد حتّی یقال: ما مرّ بہ شئ۔ "

آپؑ نے فرمایا: " خروجِ سفیانی سے پہلے اگر سارے اہلِ آسمان واہلِ زمین بنی عباس کے مقابلے میں جنگ کریں تو اُن کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی۔ "

میں نے عرض کیا: مولا وآقا! کیا سفیانی کا خروج حتمی ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: 'ہاں' یہ امر حتمی ہے۔ "

پھر سرِ اقدس جھکا کر ذرا خاموش ہو گئے، اس کے بعد سرِ اقدس بلند کیا اور فرمایا:

" بنی عباس نے مکاری اور فریب کاری سے حکومت حاصل کی ہے اور وہ اُن کے ہاتھ سے اس طرح نکل جائے گی جیسے اس سے قبل کچھ تھا ہی نہیں، اس کے بعد از سرِ نو اُن کی حکومت اس طرح قائم ہو جائے گی جیسے کچھ گیا ہی نہ تھا۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۳۸) امرِ محتوم میں بداء ہے میعاد میں نہیں

محمد بن ہمام نے محمد بن (احمد بن) عبداللہ خالنجی سے، انھوں نے داؤد بن ابوالقاسم سے روایت کی ہے، انکا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد تقی بن امام علیؑ الرضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں سفیانی اور اس کے متعلق جو روایات مشہور ہیں اُن کا تذکرہ شروع ہوا کہ اس کا خروج حتمی ہے، تو میں نے اُن جناب سے عرض کیا: امرِ محتوم (حتمی امر) میں بھی اللہ تعالیٰ کیلئے بداء (حکمِ جدید) ممکن ہے ؟

قالؑ " نعم " قلنا لہ: فنخاف ان یبدو للہ فی القائمؑ ؟

قالؑ: " القائم من المیعاد "

آپ نے فرمایا " ہاں " بداء (حکمِ جدید ممکن ہے)

میں نے عرض کیا: مجھے تو ڈر ہے کہ ظہورِ امام قائمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ بداء نہ کرے ؟

آپؑ نے فرمایا: " امام قائمؑ کے لیے بداء نہیں (حکمِ جدید) نہیں) ہے اس لیے کہ یہ میعاد سے متعلق ہے (واللہ لا یخلف وعدہ)

اور اللہ خلافِ وعدہ نہیں کرتا)

وقولہ تعالیٰ[1] " اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ " (بیشک اللہ میعاد کی مخالفت نہیں کرتا) (غیبۃ نعمانی)

[1] (رعد ۱۳ / آیت ۹)

(۱۳۹) حکومتِ بنی عبّاس میں خروجِ سفیانی ہوگا

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو حمد سے، انھوں نے محمد بن علی قرشی سے، انھوں نے حسن بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور حسن بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن ثانی امام علی الرضا علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے، لوگ کہتے ہیں کہ جب بنی عباس کی حکومت چلی جائے گی تو سفیانی کا خروج ہوگا؟

قال: "کذبوا انّہ لیقوم وانّ سلطانھم لقائم"

آپؑ نے فرمایا: "وہ غلط کہتے ہیں کہ اس کا خروج ہوگا۔ اور بیشک انہی کی سلطنت میں خروج ہوگا"۔ (یعنی اس سلطنت بنی عباس میں نہیں بلکہ دوبارہ جب ان کی سلطنت قائم ہوگی تب سفیانی کا خروج ہوگا۔)

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۰) بنی عبّاس اور مروانیوں میں جنگ

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، انھوں نے حسین بن ابو العلاء سے، انھوں نے ابن ابو یعفور سے روایت کی ہے ابن ابو یعفور کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"انّ لولد العبّاس وللمروانیِّ لوقعۃ بقرقیسا یشیب فیھا الغلام الحزوّر، ویرفع اللہ عنھم النصر ویوحی الی طیر السماء و سباع الارض: اشبعی من لحوم الجبّارین ثمّ یخرج السفیانیّ"

ترجمہ: "بنی عباس اور مروانیوں کے درمیان مقام قرقیسا میں ایسی جنگ چھڑے گی کہ اس میں نوجوان (لڑکے) بوڑھے ہوجائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان سے فتح و نصرت کو اٹھا لے گا، اور طائرانِ فضا (آسمانی) اور زمین کے درندوں کی طرف وحی کرے گا کہ ان جبّاروں (ظالموں) کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔ اس (واقعہ) کے بعد سفیانی خروج کریگا۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۱) سفیانی کا عہدِ حکومت صرف نو ماہ

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عبّاس بن عامر ابن رباح سے،

انھوں نے محمد بن ربیع اقرع سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا استولی السفیانیُّ علی الکور الخمس فعدّوا لہ تسعۃ اشھر" وزعم ھشام انّ الکور الخمس دمشق وفلسطین والاُردن وحمص وحلب"

(غیبتہ نعمانی)

آپ نے فرمایا "جب سفیانی پانچ علاقوں پر قابض ہوجائے گا تو اس کے لیے نو مہینے شمار کرو (اس کے بعد وہ ختم ہوجائیگا)"

(ہشام کا خیال ہے کہ پانچ علاقوں سے مراد، دمشق، فلسطین، اردن، حمص اور حلب ہے۔)

(۱۴۲) خروجِ سفیانی اور اس کا حشر

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن محمد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے حسن بن مبارک سے، انھوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے، انھوں نے حارث سے، انھوں نے حضرت ابوالائمہ امام علی ابن ابوطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"المھدیُّ اقبل جعد بخدّہ خال یکون مبداہ من قبل المشرق، واذا کان ذالک خرج السفیانیّ فیملک قدر حمل امراۃ تسعۃ اشھر یخرج بالشام فینقاد لہ اھل الشام الّا طوائف من المقیمین علی الحقّ، یعصمھم اللہ من الخروج معہ، ویأتی بالمدینۃ بجیش جرّار، حتّی اذا انتھی الی بیداء المدینۃ خسف اللہ بہ وذالک قول اللہ عزّوجلّ فی کتابہ "ولو تریٰ اذ فزعوا فلا فوت واُخذوا من مکانٍ قریبٍ"

(سورۃ السبا آیت ۵۱)

ترجمہ: "امام مہدیؑ کی آنکھیں ابھری ہوئی، بال گھنگھریالے اور رخسار پر ایک تل ہوگا وہ مشرق سے ظہور کریں گے۔ جب ایسا ہوگا تو سفیانی شام میں خروج کرے گا اور ایک عورت کے مدتِ حمل کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کریگا۔ تمام اہلِ شام اسکی اطاعت کرلیں گے سوائے چند کے جو حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں سفیانی کے ساتھ خروج سے بچالیگا اور وہ ایک فوج جرّار لیکر مدینہ کی طرف بڑھیگا

جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہونچے گا تو بیابان کی زمین شق ہوجائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

"اور اے کاش، تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو، جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے اُنھیں لے لیا جائیگا (لے لیے جائیں گے)۔" (ترجمہ سورۂ سبا آیت ۵۱)

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۳) خروجِ یمانی اور سفیانی کی مثال

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، اُنھوں نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے اور ہشام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اَلیمانیُّ والسفیانیُّ کَفَرسَیْ رِھانٍ"

"(خروجِ) یمانی اور سفیانی (کی مثال ایسی ہے جیسے) گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے" یعنی دونوں کا خروج ساتھ ساتھ ہوگا۔ (غیبتہ نعمانی)

(۱۴۴) ظہور کی علامات

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن موسیٰ سے، اُنھوں نے احمد بن ابو احمد سے، اُنھوں نے اسماعیل بن عیّاش سے، اُنھوں نے مہاجر بن حلیم سے، اُنھوں نے مغیرہ ابن سعد سے، اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"اذا اختلف رمحان بالشام لم تنجل الّا عن اٰیة من اٰیات اللہ" قیل: وما ھی یا امیر المومنین؟

قال ؑ: "رجفة تکون بالشام یھلك فیھا اکثر من مائة الف یجعله اللہ رحمة للمومنین وعذابًا علی الکافرین فاذا کان کذالك فانظروا الی اصحاب البراذین الشھب المحذوفة والرایات الصُّفر تقبل من المغرب حتّی تحل الشام وذالك عند الجزع الاکبر والموت الاحمر۔ فاذا کان ذالك فانظروا خسف قریة من قری دمشق یقال لھا

حرشا (خربیشا) فاذا کان ذالك خرج ابن اٰکلة الاکباد من الوادی حتّی یستوی علیٰ منبر دمشق فاذا کان ذالك فانتظروا خروج المھدیِّ ؑ"

(غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: "جب شام میں دو نیزے ٹکرائیں گے تو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی منجلی (اور واضح) ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ وہ کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "شام میں زلزلہ آئے گا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ مومنین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ مغرب کی جانب سے کچھ لوگ ایسے سرخ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے چھوٹے چھوٹے کان اور چھوٹی چھوٹی دم ہوں گی اور زرد جھنڈے ہوں گے، پھر قتل کا بازار گرم ہوگا اور چیخ و پکار مچے گی، جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ دمشق کے قریوں میں سے ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہوگا جس کا نام "حرشا (خربیشا)" ہے۔ جب ایسا ہوگا تو ہندہ جگر خوارہ کا فرزند وادی سے خروج کرے گا اور آ کر منبر دمشق پر بیٹھے گا اور جب ایسا ہو تو اُس وقت امام مہدی علیہ السّلام کا انتظار کرو۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۵) لشکرِ سفیانی

محمد بن ہمام نے فزاری سے، اُنھوں نے حسن بن وہب سے، اُنھوں نے اسماعیل بن ابان سے، اُنھوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"اذا خرج السفیانی یبعث جیشًا الینا وجیشًا الیکم فاذا کان کذالك فائتونا علی صعب وذلول"

(غیبتہ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا "جب سفیانی خروج کرے گا تو ایک لشکر ہماری جانب اور ایک لشکر تم لوگوں کی طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم لوگ ہماری جانب چلے آنا۔"

(۱۴۶) سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ رذیلہ کا ذکر

ابنِ عقدہ نے حمید بن زیاد سے، اُنھوں نے علی بن صباح سے، اُنھوں نے ابو علی حسن بن محمد سے، اُنھوں نے جعفر بن محمد سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، اُنھوں نے ابو ایوب خزاز

سے، اُنھوں نے محمّد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" السفیانی احمر اشقر اَزرق لم یعبد اللہ قطُّ ولم یر مکّة ولا المدینة قطُّ یقول: یاربِّ ثاری والنّار، یاربِّ ثاری والنّار "

ترجمہ " سفیانی، سُرخی مائل بھورے اور نیلے رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے نہ کبھی اللہ کی عبادت کی ہوگی اور نہ اُس نے کبھی مکّہ و مدینہ دیکھا ہوگا اور بار بار کہے گا " پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنّم میں چلا جاؤں۔ پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنّم ہی میں چلا جاؤں۔ " (غیبۃ لنعمانی)

(۱۴۷) علائمِ ظہور قدرے تفصیلاً

روضۃ الکافی میں محمّد بن یحییٰ نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے، علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے محمّد بن ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حمران سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کے سامنے شیعوں کی حالت زار کا ذکر آیا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا:

فقالؑ: " اِنّی سرت مع ابی جعفر (المنصور) وھو فی موکبہ وھو علی فرس وبین یدیہ خیل ومن خلفہ خیل واَنا علی حمار الیٰ جانبہ "

فقال لی: یا ابا عبد اللہ! قد کان ینبغی لك ان تفرح بما اعطانا اللہ من القوّة وفتح لنا من العزّ ولا تخبر النّاس اَنّك احقّ بھٰذا الامر منّا واھل بیتك فتغرینا بك وبھم۔

قال: فقلتُ: ومن رفع ھٰذا الیك عنّی فقد کذب۔

فقال: اَتحلف علیٰ ما تقول

ترجمہ: " ایک مرتبہ ابو جعفر منصور (دوانیقی) اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اسکے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا۔ وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اُس کے پہلو میں ایک گدھے پر سوار تھا۔ اسی دوران وہ میری طرف متوجّہ ہوا اور بولا بڑے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوت و عزّت عطا کی ہے اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیے، نہ کہ آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے اہلِ بیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے حقدار ہیں اس سے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بدی پر مجبور ہوتے ہیں میں نے کہا: کسی نے جھوٹ بولا ہے۔ اس نے کہا: حلف سے کہو:

قالؑ فقلتُ: " اِنّ النّاس سحرة - یعنی - یحبّون اَن یفسدوا قلبك علیّ - فلا تمکّنھم من سمعك فاَنا الیك احوج منك الینا -

فقال لی: تذکر یوم سألتك: " ھل لنا ملك ؟ " نعم، طویلٌ عریضٌ شدید فلا تزالون فی مھلة من اَمرکم، وفسحة من دنیاکم حتّیٰ تصیبوا منّا دماً حراماً فی شھر حرام فی بلد حرام ؟؟ "

فعرفتُ اَنّہ قد حفظ الحدیث:

فقلتُ: لعلّ اللہ عزّ وجلّ ان یکفیك فانّی لم اَخصّك بھٰذا انّما ھو حدیث رویتہ - ثمّ لعلّ غیرك من اھل بیتك اَن یتولّیٰ ذالك فسکت عنّی -

ترجمہ: " میں نے کہا: لوگ بہت شعبدہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈالدیں۔ تم اِن سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمھیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمھاری ضرورت ہے۔

منصور نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے ایکدن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے ؟ آپ نے کہا تھا کہ ہاں، بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس کے لیے اللہ کی طرف سے مہلت ملے گی۔ اور تمھاری دنیا میں تمھیں کشادگی ملے گی، یہانتک کہ تم لوگ شہرِ محترم (مدینہ) کے اندر ماہِ محترم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔ ؟

پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا۔ پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمھارے لیے کافی ہونی چاہیے، اور یہ بات صرف تم سے متعلق نہیں ہے بلکہ میں نے ایک حدیث کی روایت کی تھی ہو سکتا تھا کہ تمھارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی۔.... یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا۔

" فلمّا رجعت الیٰ منزلی اتانی بعض موالینا، فقال: جعلت فداك واللہ لقد رایتك فی موکب ابی جعفر وانت علی حمار وھو علیٰ فرس وقد اشرف علیك یکلّمك کاَنّك تحتہ، فقلت بینی وبین نفسی: ھٰذا حجة اللہ علی الخلق وصاحب ھٰذا الامر الّذی یقتدیٰ بہ وھٰذا الاٰخر یعمل بالجور، ویقتل اولاد الانبیاء ویسفك الدماء فی الارض بما لا یحب اللہ وھو فی موکبہ وانت علیٰ حمار فدخلنی

من ذالك شك حتیٰ خفت علی دینی ونفسی۔

قال: فقلت: لو رایتَ من کان حولی، وبین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی من الملائکة لاحتقرته واحتقرت ما هو فیه۔

فقال: الآن سکن قلبی۔ ثمّ قال: الیٰ متیٰ هؤلاء یملکون؟ اومتیٰ الراحة منهم؟

فقلت: الیس تعلم ان لکل شئ مدة؟

قال: بلیٰ

فقلت: هل ینفعك علمك؟ إنّ هذا الامر اذا جاء کان اسرع من طرفة العین. انّك لو تعلم حالهم عند الله عزّوجلّ وکیف هی کنت لهم اشدّ بغضاً ولو جهدت وجهد اهل الارض ان یدخلوهم فی اشدّ ما هم فیه من الاثم لم یقدروا فلا یستفزّنّك الشیطان فانّ العزّة لله ولرسوله وللمؤمنین ولکنّ المنافقین لایعلمون۔

الا تعلم انّ من انتظر امرنا وصبر علیٰ ما یریٰ من الاذیٰ والخوف هو غداً فی زمرتنا۔

(الف) فاذا رأیت الحقّ قد مات وذهب اهله ورأیت الجور قد شمل البلاد، ورأیت القرآن قد خلق واحدث فیه ما لیس فیه ووجّه علی الاهواء، ورأیت الدّین قد انکفأ کما ینکفیٔ الاناء

(۱) ــــ ورأیت اهل الباطل قد استعلوا علیٰ اهل الحقّ ورأیت الشرّ ظاهراً لاینهی عنه ویعذّر اصحابه ورایت الفسق قد ظهر واکتفی الرّجال بالرّجال والنّساء بالنّساء ورأیت المومن صامتاً لایقبل قوله: ورأیت الفاسق یکذب ولا یردّ علیه کذبه وفریته ورأیت الصغیر یستحقر بالکبیر، ورأیت الارحام قد تقطّعت ورأیت من یمتدح بالفسق یضحك منه ولا یردّ علیه قوله۔

(۲) ــــ ورأیت یعطی ما تعطی المرأة، ورأیت النّساء یتزوّجن النّساء

ورأیت الثناء قد کثر، ورأیت الرّجل ینفق المال فی غیر طاعة الله فلا ینهی ولا یؤخذ علیٰ یدیه ورأیت الناظر یتعوّذ بالله ممّا یری المؤمن فیه من الاجتهاد، ورأیت الجار یؤذی جاره ولیس له مانع۔

(۳) ــــ ورأیت الکافر فرحاً لما یری فی المؤمن مرحاً لما یری فی الارض من الفساد، ورأیت الخمور تشرب علانیة ویجتمع علیها من لایخاف الله عزّوجلّ، ورأیت الامر بالمعروف ذلیلا ورأیت الفاسق فیما لایحبّ الله قویّاً محموداً، ورأیت اصحاب الآیات یحقّرون ویحتقر من یحبّهم، ورأیت سبیل الخیر منقطعاً وسبیل الشرّ مسلوکاً، ورأیت بیت الله قد عُطّل ویؤمر بترکه، ورأیت الرّجل یقول ما لا یفعله۔

(۴) ــــ ورأیت الرّجال یتسمّنون للرّجال والنّساء للنّساء ورأیت الرّجل معیشته من دبره، ومعیشة المرأة من فرجها ورأیت النّساء یتّخذن المجالس کما یتّخذها الرّجال۔

(۵) ــــ ورأیت التأنیث فی ولد العبّاس قد ظهر واظهروا الخضاب وامتشطوا کما تمتشط المرأة لزوجها، واعطوا الرّجال الاموال علیٰ فروجهم، وتنوفس فی الرّجل وتغایر علیه الرّجال وکان صاحب المال اعزّ من المومن، وکان الرّبا ظاهراً لایعیّر وکان الزّنا تمتدح به النّساء

(۶) ــــ ورأیت المرأة تصانع زوجها علی نکاح الرّجال ورأیت اکثر النّاس وخیر بیت من یساعد النساء علیٰ فسقهنّ ورأیت المؤمن محزوناً محتقراً ذلیلاً، ورأیت البدع والزّنا قد ظهر، ورأیت النّاس یعتدّون بشاهد الزّور ورأیت الحرام یحلّل، ورأیت الحلال یحرّم، ورأیت الدّین بالرّأی، وعُطّل الکتاب واحکامه، ورأیت اللّیل لایستخفی به من الجرأة علی الله۔

(۷) ــــ ورأیت المؤمن لایستطیع ان ینکر الّا بقلبه، ورأیت

العظیم من المال ینفق فی سخط اللّٰہ عزّوجلّ ۔

(۸) ـــــ ورأیت الولاة یقرّبون اھل الکفر و یباعدون اھل الخیر، ورأیت الولاة یرتشون فی الحکم، ورأیت الولایة قبالة لمن زاد۔

(۹) ـــــ ورأیت ذوات الارحام ینکحن، ویکتفی بھنّ ورأیت الرّجل یقتل علی (التہمة وعلی) الظّنّة ویتغایر علی الرّجل الذکر فیبذل لہ نفسہ ومالہ، ورأیت الرّجل یعیّر علی إتیان النساء، ورأیت الرّجل یأکل من کسب امرأتہ من الفجور، یعلم ذالک ویقیم علیہ، ورأیت المرأة تقھر زوجھا، وتعمل مالا یشتھی وتنفق علی زوجھا۔

(۱۰) ـــــ ورأیت الرّجل یکری امرأتہ وجاریتہ ویرضی بالدّنیّ من الطّعام والشراب، ورأیت الایمان باللّٰہ عزّوجلّ کثیرة علی الزّور، ورأیت القمار قد ظھر، ورأیت الشّراب تباع ظاھرًا لیس علیہ مانع، ورأیت النساء یبذلن أنفسھنّ لأھل الکفر، ورأیت الملاھی قد ظھرت یمرّ بھا لا یمنعھا أحدٌ أحدًا، ولا یجتریء أحد علی منعھا ورأیت الشریف یستذلہ الّذی یخاف سلطانہ، ورأیت أقرب النّاس من الولاة من یمتدح بشتمنا اھل البیت، ورأیت من یحبّنا یزوّر ولا یقبل شھادتہ، ورأیت الزّور من القول یتنافس فیہ۔

(۱۱) ـــــ ورأیت القرآن قد ثقل علی النّاس استماعہ، وخفّ علی النّاس استماع الباطل ورأیت الجار یکرم الجار خوفًا من لسانہ، ورأیت الحدود قد عطّلت وعمل فیھا بالأھواء، ورأیت المساجد قد زخرفت، ورأیت أصدق النّاس عند النّاس المفتری الکذب، ورأیت الشّرّ قد ظھر والسعی بالنمیمة، ورأیت البغی قد فشا، ورأیت [illegible] بھا النّاس بعضھم بعضًا۔

(۱۲) ـــــ ورأیت طلب الحجّ والجھاد لغیر اللّٰہ، ورأیت السلطان یُذلّ للکافر المؤمن، ورأیت الخراب قد أُدیل من العمران ورأیت الرّجل معیشتہ من بخس المکیال والمیزان ورأیت سفك الدّماء یستخفّ بھا۔

(۱۳) ـــــ ورأیت الرّجل یطلب الرّیاسة لعرض الدّنیا ویشھّر نفسہ بخبث اللّسان لیتقی وتسند الیہ الامور، ورأیت الصلاة قد استخفّ بھا، ورأیت الرّجل عندہ المال الکثیر لم یزکّہ منذ ملکہ، ورأیت المیت ینشر من قبرہ ویؤذی وتباع أکفانہ ورأیت الھرج قد کثر۔

(۱۴) ـــــ ورأیت الرّجل یمسی نشوان، ویصبح سکران لایھتمّ بما (یقول) النّاس فیہ ورأیت البھائم تنکح، ورأیت البھائم تفرس بعضھا بعضًا، ورأیت الرّجل یخرج الی مصلّاہ ویرجع ولیس علیہ شیء من ثیابہ، ورأیت قلوب النّاس قد قست وجمدت أعینھم، وثقل الذّکر علیھم ورأیت السّحت قد ظھر یتنافس فیہ، ورأیت المصلّی إنّما یصلّی لیراہ النّاس۔

(۱۵) ـــــ ورأیت الفقیہ یتفقّہ لغیر الدّین یطلب الدّنیا والرّئاسة، ورأیت النّاس مع من غلب، ورأیت طالب الحلال یذمّ ویعیّر، وطالب الحرام یمدح ویعظّم ورأیت الحرمین یعمل فیھما بما لا یحبّ اللّٰہ لا یمنعھم مانع ولا یحول بینھم وبین العمل القبیح أحد ورأیت المعازف ظاھرة فی الحرمین۔

(۱۶) ـــــ ورأیت الرّجل یتکلّم بشیء من الحقّ ویأمر بالمعروف وینھی عن المنکر فیقوم الیہ من ینصحہ فی نفسہ فیقول ھذا عنك موضوع، ورأیت النّاس ینظر بعضھم الی بعض ویقتدون باھل الشرور، ورأیت مسلك الخیر وطریقہ خالیًا لا یسلکہ أحد، ورأیت المیت یھزّ (ء) بہ فلا یفزع لہ أحد

(١٧) ___ ورأيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشرّ اكثر مما كان، ورأيت الخلق والمجالس لا يتابعون الا الأغنياء ورأيت المحتاج يعطى على الضحك به، ويرحم لغير وجه الله، ورأيت الآيات فى السماء لا يفزع لها احد، ورأيت النّاس يتسافدون كما تسافد البهائم، لا ينكر احد منكرًا تخوّفًا من النّاس، ورأيت الرّجل ينفق الكثير فى غير طاعة الله، ويمنع اليسير فى طاعة الله۔

(١٨) ___ ورأيت العقوق قد ظهر، واستخفّ بالوالدين وكانا من اسوء النّاس حالًا عند الولد ويفرح بأن يفترى عليهما

(١٩) ___ ورأيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كلّ امر، لا يؤتى إلّا مالهنّ فيه هوى، ورأيت ابن الرّجل يفترى على ابيه، ويدعو على والديه، ويفرح بموتهما ورأيت الرّجل اذا مرّ به يوم ولم يكسب فيه الذّنب العظيم من فجور او بخس مكيال او ميزان او غشيان حرام او شرب مسكر كئيبًا حزينًا يحسب انّ ذالك اليوم عليه وضيعة من عمره۔

(٢٠) ___ ورأيت السلطان يحتكر الطعام، ورأيت اموال ذوى القربىٰ تقسم فى الزّور ويتقامر بها ويشرب بها الخمور ورأيت الخمر يتداوى بها، وتوصف للمريض ويستشفى بها، ورأيت النّاس قد استووا فى ترك الامر بالمعروف والنهى عن المنكر وترك التديّن به، ورأيت رياح المنافقين واهل النفاق دائمة، ورياح اهل الحق لا تحرك۔

(٢١) ___ ورأيت الاذان بالاجر والصّلوٰة بالاجر، ورأيت المساجد محتشية ممّن لا يخاف الله مجتمعون فيها للغيبة واكل لحوم اهل الحقّ ويتواصفون فيها شراب المسكر، ورأيت السكران ان يصلّى بالنّاس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكر

واذا سكر اكرم واتقى وخيف، وترك لا يعاقب ويعذّر بسكره۔

(٢٢) ___ ورأيت من اكل اموال اليتامىٰ يحدّث، ورأيت القضاة يقضون بخلاف ما امر الله، ورأيت الولاة يأتمنون الخونة للطمع، ورأيت الميراث قد وضعته الولاة لاهل الفسوق والجرءة على الله يأخذون منهم ويخلّونهم وما يشتهون، ورأيت المنابر يؤمر عليها بالتّقوىٰ ولا يعمل القائل بما يأمر۔

(٢٣) ___ ورأيت الصلاة قد استخفّ باوقاتها، ورأيت الصدقة بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب النّاس، ورأيت الناس همّهم بطونهم وفروجهم، لا يبالون بما اكلوا وبما نكحوا، ورأيت الدّنيا مقبلة عليهم ورأيت اعلام الحقّ قد درست۔

(هدايت) ___ فكن على حذر واطلب من الله عزّ وجلّ النّجاة واعلم انّ النّاس فى سخط الله عزّ وجلّ (وانّما يمهلهم لأمر يراد بهم، فكن مترقبًا! واجتهد ليراك الله عزّ وجلّ فى خلاف ما هم عليه، فان نزل بهم العذاب وكنت فيهم، عجّلت الى رحمة الله، وان آخرت ابتلوا وكنت قد خرجت ممّا هم فيه، من الجرءة على الله عزّ وجلّ واعلم انّ الله لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ: وَاَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔"

ترجمہ: ___ "اب جب میں اپنے گھر واپس ہوا، تو میرا ایک دوستدار میرے پاس آیا اور بولا: (مولا و آقا) میں آپ پر قربان، میں نے ابوجعفر (منصور دوانیقی) کے گھوڑسواروں کے درمیان اور اس کی ہمرکابی میں آپ کو دیکھا کہ آپ تو گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر۔ اور وہ آپ سے اس طرح (کبر و نخوت کے انداز میں) مڑ مڑ کر آپ سے باتیں کر رہا تھا گویا آپ اُس کے ماتحت و ملازم ہیں، مگر میں نے

اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے حجّت ہیں اور ایسے صاحب امر ہیں جن کی اقتدا کی جائے اور یہ (کمبخت و بدبخت) ظلم پرور، انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ عزّوجلّ کو ناپسند ہے، اپنے گھوڑے پر سوار ہے، اور یہ (امامؑ) گدھے پر۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں شک سا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بیدین نہ ہوجاؤں۔ ؟

پس میں نے کہا: "کاش، تم میرے آگے، میرے پیچھے اور میرے راست و چپ ملائکہ کی فوج دیکھ لیتے تو تمھاری نظر میں ابوجعفر (منصور دوانیقی) اور اس کا وہ سارا لاؤلشکر حقیر اور ہیچ ہوجاتا۔

یہ سنکر اس نے کہا، جی ہاں، اب میرے دل کو سکون میسّر ہوا ہے، مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ یہ سب لوگ کبتک حکومت کرتے رہیں گے ؟ اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا نصیب ہوگا ؟

میں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدّت مقرر ہے ؟

اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: پھر اگر تمھیں مزید معلوم ہوجائے تو اُس سے تکو کیا فائدہ ہوگا۔ اور سنو! وقت جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم وبرہم ہوجائیگا) کاش تمھیں یہ معلوم ہوجاتا کہ اللہ عزّوجلّ کی نظر میں یہ لوگ کتنے بُرے اور بدبخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے، اور اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہلِ زمین ملکران کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں کرسکتے (اس لیے کہ ان کے لیے مدّت مقرر ہے)

لہٰذا: دیکھو! کہیں شیطان تمھیں فریب میں مبتلا نہ کردے اور عزّت تو صرف اللہ اور اُس کے رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین اس کو نہیں سمجھتے۔

کیا تمھیں نہیں معلوم: جو شخص ہمارے صاحب امر کا انتظار کرے اور وہ خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے اُن پر صبر کرے تو وہ کل (بروز قیامت) ہمارے گروہ میں ہوگا۔

(اب سوال یہ کہ ہمارا صاحبِ امر کب آئے گا) تو سنو!

ترجمہ (الف) " جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہوچکا ہے اور اہلِ حق دنیا سے رخصت ہوگئے اور دیکھو کہ ظلم و جور (کا بادل) سارے شہروں پر چھا گیا ہے، جب دیکھو کہ قرآن مجید کو فرسودہ دکتاب کہنہ سمجھ لیا گیا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جارہی ہیں جو اس میں

نہیں ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جارہی ہیں، اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پانی کو الٹ پلٹ دیا جاتا ہے

(۱) ـــــ اور جب دیکھو کہ اہلِ باطل، اہلِ حق پر چھا گئے ہیں، اور جب دیکھو کہ بُرائیاں کھلے عام ہورہی ہیں اور اُنھیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور بُرائی کرنے والا معذرت بھی نہیں چاہتا، اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہورہا ہے، اور مرد پر مرد، اور عورت پر عورت اکتفاء کررہی ہے، اور دیکھو کہ مومن بیچارہ اور خاموش ہوکر رہ گیا ہے اُسکی بات کوئی نہیں مانتا، اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اُسکی تردید نہیں کی جاتی۔ اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کررہے ہیں، اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جارہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف اور مدح کی جارہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۲) ـــــ اور دیکھو کہ لڑکوں کو بھی اس طرح مہر دیا جارہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے، اور عورتیں، عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں، اور دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہوگئی ہے، اور دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعتِ خدا میں صرف کررہے ہیں مگر انھیں منع نہیں کیا جاتا، اُن کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا، اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

(۳) ـــــ اور جب دیکھو کہ مومن کا حالِ زار دیکھ کر کافر خوش ہورہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شیخی سے اِترا رہا ہے، اور دیکھو کہ شراب علانیہ پی جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوفِ خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر اکٹھا کیے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا، اور جب فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اُس کی تعریف کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صاحبانِ آیات، اور اُن سے محبّت رکھنے والوں کی تحقیر کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ خیر اور نیکی کے راستے بند ہیں اور شر کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطّل اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ جو کہتے ہیں اُس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(۴) ـــــ اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کی جانے لگی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اُس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دُبر میں) بدفعلی کے لیے مال خرچ

کرتے ہیں اور عورتوں نے بے حیائی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے، اور دیکھو کہ عورتیں، مردوں کی طرح مجالس میں جاتی ہیں۔

(۵) ــــــ اور جب دیکھو کہ اولادِ عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اسطرح کنگھی کرتے ہیں جسطرح عورتیں اپنے شوہروں کیلئے کرتی ہیں اور لوگوں کو خود سے بدفعلی کرانے کیلئے پیسے دیتے ہیں اور اُن لوگوں میں آپس میں نفسا نفسی کا عالم ہے اور مومن سے زیادہ، دولت مندوں کی عزّت کی جاتی ہے، اور سود خوری عام ہے، اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا، اور زنا کاری عورتوں کے لیے قابلِ تعریف (فیشن) ہو گئی ہے۔

(۶) ــــــ اور جب دیکھو کہ عورت خود اپنے شوہر کو مرد سے بدفعلی کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور دیکھو کہ بہترین خاندان (ہائی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کی فسق و فجور کے لیے ہمت افزائی کرے، اور دیکھو کہ مومن غمزدہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں، اور دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے، قرآن کے احکام معطّل کر دیے گئے ہیں، اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محمول کر دیا ہے، اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

(۷) ــــــ اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو بُرائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں کُڑھ رہا ہے، اور دیکھو کہ مال کا ایک بڑا حصّہ اللہ عزّ و جلّ کی ناراضگی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہے۔

(۸) ــــــ اور جب دیکھو کہ حکّامِ وقت اہلِ کفر کو اپنے قریب اور اہلِ خیر (نیکوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں، اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں اور دیکھو کہ ملازمت اُسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے۔

(۹) ــــــ اور جب دیکھو کہ عورتیں، عورتوں سے نکاح کرنے لگی ہیں اور اسی پر اکتفا کر رہی ہیں، اور دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شُبہ کی بناء پر قتل کیے جاتے ہیں، اور لوگ اپنے ساتھ بدفعلی کے لیے رقم دیتے ہیں، اور دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے، اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کراتا، اُسی کمائی پر گذارہ کرتا اور باوجود علم کے اس پر راضی رہتا ہے، اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر

کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے۔

(۱۰) ــــــ اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کنیز کو کرائے پر چلاتا ہے، اور لقمۂ حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے، اور اللہ پر ایمان کا اکثر دارومدار جھوٹ اور مکّاری پر ہے، اور کھلے بندوں جُوا کھیلا جاتا ہے، کھلّم کھلّا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے حوالے کر رہی ہیں، اور لہو و لعب (کھیل کود، راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے اور روکنے کی جرأت نہیں رکھتا، طاقت اور قوّت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ والیانِ سلطنت کا سب سے زیادہ مقرّب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہلِ بیت کو بُرا کہے، اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور مکّار سمجھا جانے لگا اور اُن کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اور جب جھوٹ بولنے اور مکّاری کرنے میں ایکدوسرے پر سبقت لیجانے کی کوششیں کی جائیں۔

(۱۱) ــــــ اور جب دیکھو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا سننا لوگوں پر بار ہے، اور دیکھو کہ سخنہائے باطل کا سننا لوگوں کو بہت پسند ہے، ظالم و جابر کا اکرام اُس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اُس کی زبان سے ڈرتا ہے، اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطّل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچّا وہ ہے جو جھوٹ اور افترا سے کام لیتا ہو، شر اور غیبت و چغلخوری کُھلے عام ہو گئی ہے، بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہے، اور غیبت بطور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

(۱۲) ــــــ اور جب دیکھو کہ حج اور جہاد غیرِ خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے، اور سلطانِ وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے، اور دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور کھوٹ اور اشیاء میں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پیشہ بن گیا ہے، اور جب کسی کا خون بہانا معمولی سی بات ہے۔

(۱۳) ــــــ اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لئے سرداری حاصل کرتے ہیں، وہ اپنی بدزبانی سے خود کو مشتہر کرتے ہیں، تاکہ اُن سے ڈرا جائے اور تمام اُمور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اُڑایا جانے لگا

اور دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر زکوٰۃ کبھی ادا نہیں کی اور دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اُسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔ اور دیکھو کہ ہرج مرج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (قتل، فتنہ وفساد)

(۱۴) ــــــ اور جب دیکھو کہ لوگ صبح وشام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انھیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اُسے دیکھیں گے، اور دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح و بیاہ رچایا جانے لگا ہے، اور دیکھو کہ ایک جانور دوسرے کو پھاڑ کھاتا ہے اور دیکھو کہ آدمی اپنے مصلّے پر جاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں، آنکھیں پتھرا گئیں اور ذکرِ خدا اُن کی طبیعت پر بار ہے، اور دیکھو کہ حرام کاری کھُل کر کی جا رہی ہے، بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے (کہ کون حرام کاری میں فرسٹ اور کون سیکنڈ ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور دیکھو کہ نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھلانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔

(۱۵) ــــــ اور جب دیکھو کہ فقیہ حصولِ دنیا اور طلبِ ریاست ومنفعت کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں، اور دیکھو کہ لوگ اُسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے، حرام کمانے والوں کی تعریف اور مدح کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین (مکّہ ومدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا، اور ارتکابِ ناپسندیدہ پر انھیں کوئی منع کرنے والا بھی نہیں ہے، اُن کے درمیان اور اُن اعمالِ قبیح کے درمیان کوئی حائل ہونے والا بھی نہیں ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھُلے عام ہو رہا ہے۔

(۱۶) ــــــ اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے، بُرائی سے روک رہا ہے اور اُس کے مقابلے پر دوسرا شخص اُٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے، اپنے دل سے کہہ رہے ہو (یہ حکم خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایکدوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں، اور اہلِ شر کی پیروی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے، اور دیکھو کہ خیر اور بھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں، بلکہ اس کا استہزاء ومذاق اُڑایا جا رہا ہے۔

(۱۷) ــــــ اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شرارتوں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے، اور

دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اللہ کی خوشنودی یا اُس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور اُن پر غیر خدا کے لیے رحم وکرم کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور اُن سے کوئی خوفزدہ نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی اُن کو منع کرنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال صَرف کر رہے ہیں اور اطاعتِ خدا میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں۔

(۱۸) ــــــ اور جب دیکھو کہ نافرمانی علانیہ ہونے لگی، اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور اُن پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں

(۱۹) ــــــ اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں، ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں، ہر کام اُن ہی کی مرضی سے ہوتا ہے، اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر غلط الزام لگاتا ہے، اور اپنے والدین کے لیے بددعا کرتا ہے اور اُنکی موت پر خوش ہوتا ہے، اور دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گذر گیا کہ جس میں وہ کوئی گناہِ عظیم نہ کر سکا ہو جیسے فجور و بدکاری، ناپ تول میں کمی، شراب نوشی وغیرہ تو اُس کو بڑا دُکھ اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بیکار گذر گیا۔

(۲۰) ــــــ اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاءِ خورد ونوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوّث ہو رہا ہے، اور دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور قرابتداروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اُس مال سے قماربازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے۔ اور دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا اور مریض کو اس کے فوائد بتائے جاتے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیانتداری کو ترک کیے ہوئے ہیں، جب دیکھو کہ نفاق کی ہوائیں مسلسل چل پڑی ہیں، اور اہلِ حق کی ہوائیں ساکن ہو چکی ہیں۔

(۲۱) ــــــ اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اُجرت لی جاتی ہے اور مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے، اور مسجد میں اُن کا مجمع صرف اس لیے ہے کہ غیبت کریں اور اہلِ حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں، اور دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے اور اس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت ہوتی ہے اور

اُس سے ڈرا جاتا ہے۔" لوگ اُس سے خوفزدہ ہیں" اور اُس کی شراب نوشی اور نشے
کے بارے میں طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں۔

(۲۲) —— اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا قابلِ تعریف کام سمجھا جا رہا ہے
اور دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیے جانے لگے، اور دیکھو کہ والیٔ
سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے، بادشاہ اہلِ فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے
اور اللہ کے خلاف جرأت کی جانے لگی، اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع
کرنے والا نہیں، اور دیکھو کہ منبروں سے زہد و تقویٰ کی گفتگو ہو رہی ہے لیکن خود
حکم دینے والا عمل سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے)۔

(۲۳) —— اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا جاتا اور اوقاتِ نماز
کی بے قدری کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی
کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے، اور دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے
پیٹ اور خواہشاتِ شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھا رہے ہیں' اور
کس سے نکاح کر رہے ہیں'۔ اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولتِ دنیا خوب آ رہی ہے
اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔

حکمِ امام ؑ: پس تم کو چاہیے کہ اُس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ عزّ و جلّ سے اپنی
نجات کی دعا کرتے رہو' اور یہ سمجھ لو کہ سب غضبِ الٰہی کی لپیٹ میں ہیں
مگر اُس نے ان لوگوں کو اپنی کسی مصلحت کی بنا پر مہلت دے رکھی ہے' پھر تم
انتظار کرو کہ اللہ عزّ و جلّ تمھیں وہ دکھا دے جو ان سب کے برخلاف ہے۔

اب: اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم اُن کے درمیان موجود تو فوراً وہاں سے بھاگ
نکلو، تو اللہ تم پر رحم کرے گا' ورنہ وہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ
میں آ جاؤ گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ:

" اللہ عزّ و جلّ نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا' اور اللہ کی
رحمت نیکی کرنے والوں کے بالکل قریب ہے۔" (کافی)
(سورۂ توبہ ۱۲۰ - سورۂ نساء ۵۶)

(۱۴۸) علائمِ ظہور بزبانِ رسول اللہ ص

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص کے ساتھ آپ ص کے
آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر میں نے بھی حج کیا، جب آنحضرت ص تمام مناسکِ حج سے فارغ ہوئے تو

کعبے سے رخصت ہونے کے لیے کعبے کے پاس تشریف لائے۔ آپ ص نے درِ کعبہ کے حلقے کو پکڑا اور
بلند آواز سے ارشاد فرمایا: اَیُّھَا النَّاس! (اے لوگو!)

آپ ص کی یہ آواز سن کر اہلِ مسجد اور اہلِ بازار سب جمع ہو گئے تو آپ ص نے ارشاد فرمایا:
سنو! میں وہ باتیں بتاتا ہوں جو میرے بعد رونما ہوں گی، لہٰذا جو اس وقت یہاں موجود ہیں
وہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچا دیں' جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

یہ فرما کر آپ پر گریہ طاری ہو گیا' آپ ص کو دیکھ کر سارا مجمع رونے لگا جب گریہ موقوف ہوا تو

قَالَ ص: " اعلموا رحمکم اللہ اَنَّ مثلکم فی ھٰذا الیوم کمثلِ ورق
لاشوک فیہ الی اربعین ومائۃ سنۃ ثمّ یأتی من بعد
ذٰلک شوک و ورق الی مائتیْ سنۃ ثمّ یأتی من بعد
ذٰلک شوک لا ورق فیہ حتی لایریٰ فیہ الّا سلطان جائر
اوغنیٌّ بخیل اوعالم مراغب فی المال اوفقیر کذّاب او
شیخٌ فاجر اوصبیٌّ وقح' او امرأۃٌ رعناءُ "

—— ثمّ بکیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

(۱) فقام الیہ سلمان الفارسیؓ وقال: یا رسول اللہ! اخبرنا
متیٰ یکون ذٰلک؟

فقال ص: " یا سلمانؓ اذا قلّت علماؤکم، وذھبت قرّاؤکم وقطعتم
زکاتکم واظھرتم منکراتکم، وعلت اصواتکم فی مساجدکم
وجعلتم الدّنیا فوق رؤوسکم والعلم تحت اَقدامکم و
الکذب حدیثکم والغیبۃ فاکھتکم، والحرام غنیمتکم
ولا یرحم کبیرکم صغیرکم، ولا یوقّر صغیرکم کبیرکم۔
فعند ذٰلک تنزل اللّعنۃ علیکم ویجعل بأسکم
بینکم وبقی الدّین بینکم لفظًا باَلسنتکم۔
فاذا اوتیتم ھٰذہِ الخصال توقّعوا الرّیح الحمراء
اَو مسخًا او قذفًا بالحجارۃ وتصدیق ذٰلک فی کتاب اللہ
عزّ وجلّ: — " قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰٓ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ
بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۔" (الآیت) (سورۂ انعام ۶۵)

(۲) فقام الیہ جماعۃ من اصحابہ فقالوا: یا رسول اللہ! اخبرنا متیٰ یکون ذالک ؟

(۳) فقال: "عند تاخیر الصلوات، واتباع الشہوات وشرب القہوات، وشتم الاباء والامہات۔

(۴) حتیٰ ترون الحرام مغنماً، والزکاۃ مغرماً، واطاع الرجل زوجتہ وجفا جارہ وقطع رحمہ وذہبت رحمۃ الاکابر وقلّ حیاء الاصاغر وشیّدوا البنیان وظلموا العبید والاماء وشہدوا بالہویٰ وحکموا بالجور ویسبّ الرجل اباہ ویحسد الرجل اخاہ ویعامل الشرکاء بالخیانۃ وقلّ الوفاء وشاع الزنا وتزیّن الرجال بثیاب النساء وسلب عنہنّ قناع الحیاء ودبّ الکبر فی القلوب کدبیب السمّ فی الابدان وقلّ المعروف وظہرت الجرائم وہوّنت العظائم وطلبوا المدح بالمال وانفقوا المال للغناء وشغلوا بالدنیا عن الآخرۃ، وقلّ الورع وکثر الطمع والہرج والمرج، واصبح المؤمن ذلیلاً ومنافق عزیزاً، مساجدہم معمورۃ بالاذان وقلوبہم خالیۃ من الایمان، واستخفّوا بالقرآن، وبلغ المؤمن عنہم کلّ ہوان۔

(۵) فعند ذالک ترى وجوہہم وجوہ الآدمیین وقلوبہم قلوب الشیاطین، کلامہم احلیٰ من العسل وقلوبہم امرّ من الحنظل، فہم ذئاب وعلیہم ثیاب، ما من یوم الّا

(۶) یقول اللہ تبارک وتعالیٰ:

"اَفَبِیْ تَغْتَرُّوْنَ؟ اَمْ عَلَیَّ تَجْتَرِئُوْنَ؟" "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ" (سورہ مومنون آیت ۱۱۵)

(۷) فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ، لَوْلَا مَنْ یَّعْبُدُنِیْ مُخْلِصًا مَا اَمْهَلْتُ مَنْ یَّعْصِیْنِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّ لَوْلَا وَرَعُ الْوَرِعِیْنَ مِنْ عِبَادِیْ لَمَا اَنْزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَۃً وَّ لَا اَنْبَتُّ وَرَقَۃً خَضْرَاءَ فَوَاعَجَبَاہُ لِقَوْمٍ اٰلِهَتُهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَطَالَتْ اٰمَالُهُمْ وَقَصُرَتْ اٰجَالُهُمْ

وَیَطْمَعُوْنَ فِیْ مُجَاوَرَۃِ مَوْلَاهُمْ وَلَا یَصِلُوْنَ اِلٰی ذٰلِکَ اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا یَتِمُّ الْعَمَلُ اِلَّا بِالْعَقْلِ"

ترجمہ:

آپؐ نے فرمایا: "اللہ تم لوگوں پر رحم کرے یہ سمجھ لو کہ آجکل تمھاری مثال اُس پودے کے مانند ہے جس میں صرف پتّے ہی پتّے ہیں کوئی کانٹا نہیں ہے اور یہ صورت ۱۴۰ھ تک رہے گی، پھر اس میں پتّے اور کانٹے دونوں پیدا ہوں گے اور یہ صورت ۲۰۰ھ تک رہے گی۔ اس کے بعد اس (پودے) میں صرف کانٹے ہی کانٹے پیدا ہونگے پتّا ایک بھی نہ ہوگا یعنی اس (زمانے) میں ظالم وجابر بادشاہ، دولتمند بخیل دنیا کے حریص عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بدچلن لڑکے اور رعونت رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔"

یہ فرماکر آپؐ نے پھر گریہ فرمایا:

(۱) یہ سنکر سلمانؓ فارسی اُٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! ایسا کب ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: "اے سلمان! ایسا اُس وقت ہوگا جب تم میں علماء کی قلّت ہوگی، قرآن مجید کے قاری گذر جائیں گے، جب تم زکوٰۃ دینا بند کردوگے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرنے لگوگے، مسجدوں میں شوروغل مچاؤگے، دولتِ دنیا کو اپنے سروں پر اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھوگے، تمھاری باتیں جھوٹ پر مبنی ہوں گی، غیبت کو تفریح جان لوگے، حرام کی کمائی کو غنیمت سمجھوگے۔ تمھارے بڑے تمھارے چھوٹوں مہربانی نہ کریں گے اور تمھارے چھوٹے تمھارے بڑوں کی عزّت نہ کریں گے اُسوقت تم پر لعنتیں برسیں گی، تمھارے اندر آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور دین کا صرف لفظ رہ جائے گا جو صرف تمھاری زبانوں پر ہوگا۔

جب تم میں یہ باتیں آجائیں تو پھر تم اُمید رکھو کہ سرخ آندھیاں آئیں گی، صورتیں مسخ ہوجائیں گی، پتھروں کی بارش ہوگی اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمائی ہے:

ترجمۂ آیت: "کہدیجیے: وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر، تمھارے اوپر سے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمھیں گروہ بندی میں ملوّث کرکے ایک (گروہ) کو دوسرے (گروہ) سے ضرر کا مزا چکھاتے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ شاید (کاش) کہ وہ سمجھ سکیں۔" (انعام آیت ۶۵)

(۲) یہ سنکر صحابہ کی ایک جماعت اُٹھی اور عرض کیا : یا رسول اللہ ! یہ سب کچھ کب ہوگا ؟
آپؐ نے ارشاد فرمایا: " یہ سب اُس وقت ہوگا جب تم لوگ نماز میں تاخیر اور لیت ولعل (یعنی
(۳) تساہلی اور لاپرواہی) کرنے لگوگے اور اپنی خواہشات کی پیروی کروگے، قہوہ[1]
(شراب) پینے لگوگے، اپنے باپوں اور ماؤں کو گالیاں دینے لگوگے۔

(۴) یہانتک کہ مالِ حرام کو غنیمت اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھنے لگوگے۔ مرد اپنی زوجہ کا تابع اور اطاعت گذار ہوگا، پڑوسی پر ظلم وجفا کی جائے گی، رشتے داروں سے بدسلوکی ہونے لگے گی، بزرگوں میں مہربانی نہ رہے گی، خُردوں میں شرم وحیا کی قلّت ہوگی، مستحکم عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، غلاموں اور کنیزوں پر ظلم ہوگا اپنی خواہشات کے مطابق شہادتیں ہوں گی، ناانصافی سے فیصلے ہوں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو گالیاں دے گا، بھائی اپنے بھائی سے حسد کرے گا، شریکِ کار بددیانتی کریں گے، بیوفائی بڑھ جائے گی، زناکاری عام ہوجائے گی، مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے، عورتوں کی ردائے حیا چھن جائے گی، تکبّر لوگوں کے قلوب میں اسطرح پھیل جائے گا جیسے جسم میں زہر پھیلتا ہے، نیکیاں کم ہونے لگیں گی، جرائم میں ترقّی ہوجائے گی، رقم دیکر لوگ اپنی تعریف چاہیں گے، گانے بجانے پر مال صَرف کیا جائے گا، آخرت کو چھوڑ کر لوگ دنیا طلبی میں مشغول ہوجائیں گے تقویٰ کی کمی ہوجائے گی، حرص ولالچ بڑھ جائے گا، مومن کو ذلیل اور منافق کو عزّت دار سمجھا جائے گا، مساجد اذان سے معمور ہوں گی مگر لوگوں کے قلوب ایمان سے خالی ہوں گے، قرآن کو معمولی وسُبک سمجھا جائے گا، مومن کو لوگوں سے بہرصورت توہین نصیب ہوگی۔

(۵) اُس وقت تم دیکھوگے کہ ان لوگوں کی صورتیں تو آدمیوں جیسی ہوں گی مگر اُن کے قلوب شیاطین کے قلوب کی مانند ہوں گے، اُن کی گفتگو شہد سے زیادہ شیریں، مگر دل اندرائن (زہر) سے زیادہ تلخ ہوں گے، وہ درحقیقت بھیڑیے ہوں گے جو انسانوں کا لباس پہنے ہوں گے۔ ہر روز اللہ تبارک وتعالیٰ انھیں

(۶) پکار کر کہے گا۔ " تم لوگ مجھ سے دھوکہ کررہے ہو یا واقعاً مجھ سے گستاخ ہوگئے ہو"
آیت کا ترجمہ: " کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آؤگے۔" (ترجمہ سورہ مومنون ۱۱۵)

(۷) میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اگر تم میں ہمارے چند مخلص بندے

[1] القہوۃ ۔ الخمر : قہوہ بمعنی خمر

نہ ہوتے جو خلوص سے ہماری عبادت کرتے ہیں تو ان گناہگاروں کو چشم زدن کے لیے بھی مہلت نہ دیتا۔ اگر چند متّقیوں کا تقویٰ نہ ہوتا تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برساتا اور نہ زمین سے ایک پتّا نباتات کا اُگاتا۔ بس بڑا تعجب ہے اس قوم پر جس نے مال ودولت کو اپنا خدا سمجھ لیا ہے، اُن کی تمنّائیں اور آرزوئیں بڑی طویل وعریض ہیں مگر عمریں بڑی کم ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے مالک کا تقرّب حاصل کریں مگر یہ بغیر علم کے ممکن نہیں اور عمل بغیر عقل کے ناتمام ہے۔"

(جامع الاخبار)

(۱۴۹) بنی عبّاس کا زوال

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے اسحاق بن عمّار سے اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" لا ترون ما تحبّون حتّی یختلف بنو فلان فیما بینهم ، فاذا اختلفوا طمع النّاس وتفرّقت الکلمة وخرج السفیانیّ "

" تم لوگ جو کچھ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا، جبتک بنی فلان کے اندر پھوٹ نہ پڑ جائے۔ اُن کی باہمی چپقلش کو دیکھ کر لوگ ان کی حکومت چھیننے کی لالچ نہ کریں، اور جبتک کلمہ میں اختلاف نہ ہوجائے اور سفیانی خروج نہ کرے۔"

(کافی)

(۱۵۰) شیعوں کا حالِ زار

عدّہ نے احمد بن محمّد سے، احمد نے ابنِ ابی نجران سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے اُنھوں نے ابو الجارود سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے

قالؑ : " لا ترون الّذی تنتظرون ، حتّی تکونوا کالمعزی الموات الّتی لا یبالی الخابس این یضع یده منها لیس لکم شرف ترقونه ولا سناد تسندون الیه امرکم "

آپؑ نے فرمایا: " تم لوگ جس امر کا انتظار کررہے ہو وہ اُس وقت تک نہ دیکھ سکوگے جبتک کہ تم لوگ اُن بے جان بکروں کے مانند نہ جاؤ کہ شیر جس پر چاہے پنجہ مار دے جبتک تم میں کوئی ہنر وشرف نہ رہ جائے کہ جس سے تم ترقی کرو، جبتک تم میں کوئی ایسی مرکزی شخصیت نہ ہو کہ تم اس کی طرف اپنے امور میں رجوع کرو۔"

(کافی)

(۱۵۱) دنیا کا بُرا حال

عدّہ نے سہل سے، اُنھوں نے موسیٰ بن عمر صیقل سے، اُنھوں نے ابوشعیب محاملی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ:

" لیأتینّ علی النّاس زمانٌ یظرف فیہ الفاجر ویقرب فیہ الماجن ویضعف فیہ المنصف "

قال فقیل لہ: " متیٰ ذالک یا امیرالمومنینؑ ؟

فقال:" اذا اتّخذت الاَمانۃَ مغنمًا والزّکوٰۃَ مغرمًا والعبادۃ استطالۃ" والصّلۃُ منًّا "

قالؑ فقیل لہ: متیٰ ذالک یا امیرالمومنین ؟

فقالؑ: اذا تسلّطنَ النساء و سلّطن الاماء و اُمّر الصّبیان

" لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فاسق وفاجر کو اچّھا سمجھا جائے گا بے حیا و بے شرم کو تقرّب نصیب ہوگا، منصف مزاج کو کمزور سمجھا جائے گا۔"

آپؑ سے عرض کیا گیا: یا امیرالمومنینؑ! ایسا کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا: جب دوسرے کی امانت کو مالِ غنیمت، زکوٰۃ کو نقصان، عبادت کو بے سُود اور لاطائل رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کو احسان سمجھ لیا جائیگا "

عرض کیا گیا: یہ سب کب ہوگا؟ یا امیرالمومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: جب عورتوں اور کنیزوں کا تسلّط ہوگا، جب کمسن بچّوں کو امیر و حاکم بنایا جائے گا۔" (کافی)

(۱۵۲) ایک بدصورت اعرابی کی لشکرکشی

عدّہ نے سہل سے، سہل نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمّد بن منصور خزاعی سے، اُنھوں نے علی بن سوید اور محمّد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمّد بن حسین سے، اُنھوں نے ابنِ بزیع سے، اُنھوں نے اپنے چچا حمزہ سے، اُنھوں نے علی بن بن سوید اور حسن بن محمّد سے، اُنھوں نے محمّد بن احمد نہدی سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے اُنھوں نے محمّد بن منصور سے، اُنھوں نے علی بن سوید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظمؑ کو جبکہ

آپؑ قید خانے میں تھے خط لکھا اور آپؑ سے چند مسائل دریافت کیے، آپؑ نے اُس کے جو جوابات دیے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا:

" اِذا رأیت المشوّہ الاعرابی فی جحفل جرّار فانتظر فرجک ولشیعتک المومنین، واذا انکسفت الشمس فارفع بصرک الی السماء وانظر ما فعل اللہ عزّ وجلّ بالمومنین، فقد فسّرت لک جملًا جملًا۔ وصلّی اللہ علیٰ محمّد وآلہ الاخیار "

ترجمہ: " جب تم ایک بدصورت اعرابی کو ایک لشکرِ جرّار میں دیکھو تو اُس وقت اپنے لیے اور اپنے مومنین شیعوں کے لیے فرج وکشادگی کا انتظار کرو۔ اور جب آفتاب کو گہن لگے تو اپنی نگاہ اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ عزّوجلّ نے مومنین کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے یہ بات تم کو مجملًا بتادی ہے۔ اور اللہ محمّدؐ اور ان کی آلِ اخیار پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔" (کافی)

(۱۵۳) امام مہدیؑ سفیانی کو قتل کریں گے

حمید بن زیاد نے عبیداللہ دہقان سے، عبیداللہ نے طاطری سے، طاطری نے محمّد بن زیاد سے، محمّد نے ابان سے، ابان نے صباح بن سیابہ سے، صباح نے ابنِ خنیس سے اور ابن خنیس روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبدالسّلام بن نعیم اور سدیر وغیرہ کے بہت سے خطوط لیکر حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب (ابومسلم خراسانی کا) سیاہ پوش لشکر اولادِ بنی عبّاس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے ان خطوط کو زمین پر پھینکدیا، اس میں تحریر تھا کہ ہم لوگ اِس معاملے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قَالَؑ:" اُفٍّ اُفٍّ ما اَنَا لھٰؤلاءِ بامام اَما یعلمون اَنّہ انّما یقتل السفیانیَّ "

آپؑ نے فرمایا:" افسوس افسوس، میں ان لوگوں کا امام نہیں، کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ وہ (صاحب امر) سفیانی کو قتل کرے گا۔" (کافی)

(۱۵۴) امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پُشت میں ہونگے

جابر ابنِ عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

" مِنّا مہدیُّ ھٰذہ الاُمّۃ اذا صارت الدّنیا ھرجًا ومرجًا

وتظاهرت الفتن وتقطعت السُّبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرًا ولا صغير يوقّر كبيرًا، فيبعث الله عند ذالك مهديًّا، التّاسع من صلب الحسينؑ يفتح حصون الضّلالة وقلوبًا غُفلًا يقوم في الدّين في آخر الزّمان كما قمت به في أوّل الزّمان ويملأ الأرض عدلًا كما ملئت جورًا۔"

آپؑ نے فرمایا: "اس امت کا مہدیؑ ہم اہلِ بیت میں سے ہوگا۔ جب ساری دنیا ہرج و مرج[1] میں مبتلا ہوگی، ہر طرف فتنے سر اٹھائیں گے، ہر جانب رہزنی کا دور ہوگا ایک دوسرے پر ڈاکہ زنی کرے گا، نہ بڑا چھوٹے پر مہربانی کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک مہدیؑ کو بھیجے گا جو نسلِ حسینؑ میں نویں پشت میں ہوگا۔ وہ گمراہی کے قلعوں اور غافل دلوں کو فتح کرے گا۔ اور وہ دین کو آخر زمانہ میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح ابتدائی زمانے میں قائم ہوا تھا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔" (کفایہ)

(۱۵۵) از خطبۂ لؤلؤ، امیر المومنینؑ

علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام نے ہم لوگوں کو منبرِ کوفہ سے ایک خطبہ دیا جو "خطبۂ لؤلؤ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبے میں جہاں آپ نے اور بہت سی باتیں فرمائیں، وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

"ألا وإنّي ظاعن عن قريب ومنطلق الى المغيب فارتقبوا الفتنة الأمويّة والمملكة الكسرويّة وإماتة ما أحياه الله وإحياء ما أماته الله واتّخذوا صوامعكم بيوتكم وعضّوا على مثل جمر الغضا واذكروا الله كثيرًا فذكره أكبر لو كنتم تعلمون۔

ثمّ قالؑ: وتبنى مدينة يقال لها الزّوراء بين دجلة ودجيل والفرات، فلو رأيتموها مشيّدة بالجص والآجر مزخرفة بالذّهب والفضّة واللّازورد والمرمر والرُّخام وابواب العاج، والخيم والقبّاب والستّارات۔

[1] فتنہ و فساد

وقد عليت بالسّاج والعرعر والصّنوبر والشّب وشيدت بالقصور وتوالت عليها ملك بني شيصان (شيطان) اربعة وعشرون ملكًا، فيهم السّفاح والمقلاص والجبوح والخدوع والمظفّر والمؤنّث، والنّظار والكبش والمهتور والعثّار والمصطلم والمستصعب والعلّام والرهباني والخليع والسيّار والمترف والكديد والأكتب والمترف والأكلب والوسيم والصيلام والعينوق۔

وتعمل القبّة الغبراء ذات الفلاة الحمراء وفي عقبها قائم الحق يسفر عن وجهه بين الأقاليم كالقمر المضئ بين الكواكب الدّريّة۔

ألا وإنّ لخروجه علامات عشرة أوّلها طلوع الكوكب ذي الذّنب ويقارب من الحادي ويقع فيه هرج ومرج وشغب وتلك علامات الخصب۔

ومن العلامة إلى العلامة عجب، فاذا انقضت العلامات العشرة إذ ذالك يظهر القمر الأزهر وتمّت كلمة الإخلاص لله على التوحيد" (الكفاية)

ترجمہ: "آگاہ ہو جاؤ، میں عنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں۔ اب تم اسکی امید رکھو کہ بنی اُمیّہ کے فتنے ہوں گے کسریٰ جیسی سلطنت ہوگی جس چیز کو اللہ نے زندہ کیا ہے، وہ مردہ کر دی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ زندہ کی جائے گی۔ اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنا لینا اور دانتوں سے انگارے چبانا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اس لیے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی چیز ہے اگر تم سمجھ لو۔

پھر فرمایا: دیکھنا دجلہ و دجیل و فرات کے درمیان مقام زوراء پر ایک شہر آباد ہوگا۔ کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چونے سے بنے ہوئے ہوں گے جن کو سونے چاندی، لاجورد، سنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی گئی ہوگی، اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے، خیمے اور قبّے اور طرح طرح کے پردے ہوں گے۔

ان میں ساگوان و سرو اور صنوبر ہیں، اس میں بہت سے قصر ہیں اور بنی شیصان (شیطان) کے چوبیس سلاطین اس کے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں:
سفاح، مقلاص و جموح و خدوع و منظفر و مونث و نظار و کبش و مہتور، و غشار و مصطلم، و مستعصب، و علام و رہبانی و خلیع و سیار و مترف، و کدید و اکتب، و مسرف، و اکلب، و وسیم و صیلام و عینوق۔
اور ایک خاکستری رنگ کا قبہ سرخ صحرا میں تعمیر کیا جائے گا جس کے عقب میں قائمؑ بالحق ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند۔
اور آگاہ رہو کہ اس کے ظہور کی دس علامات ہیں۔ سب سے پہلے دمدار ستارہ طلوع ہوگا اس کے بعد عجیب سے عجیب تر علامتیں ظاہر ہوں گی، یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو چکیں گی، تب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائمؑ) نمودار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کا کلمۂ توحید اتمام کو پہونچے گا۔" (کفایہ)

(۱۵۶) مطلعِ فجر اور مطلعِ آفتاب ایک ہی ہوتا ہے

سالم ابی خدیجہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی، سالم کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپؑ سے یہ سوال کیا تھا اور میں بھی سن رہا تھا۔ آپ اس کا جواب دے رہے تھے۔ سائل نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بقدر واجب ذکرِ الٰہی کرتا ہوں پھر چاہتا ہوں کہ لیٹ رہوں اور طلوعِ آفتاب سے پہلے سو رہوں، مگر میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔
آپؑ نے فرمایا: یہ کیوں؟
اس نے عرض کیا: اس لیے کہ کہیں آفتاب اپنے مطلع کو چھوڑ کر کسی دوسرے مطلع سے طالع نہ ہو جائے
آپؑ نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دیکھو! جس جگہ سے فجر طالع ہوتی ہے وہیں سے آفتاب بھی طالع ہوگا۔ لہٰذا جب تم ذکرِ الٰہی کر چکو تو اب تمھارے سو رہنے میں کوئی حرج نہیں۔"

قولِ امامؑ کا عربی متن یہ ہے:
" لیس بذالك خفاء، انظر من حیث یطلع الفجر، فمن ثَمَّ تطلع الشمس، لیس علیك من حرجٍ اَن تنام اذا کنت قد ذکرت اللّٰہ۔" (تہذیب جلد ۱۔ صہ ۲۲۷۔ اور استبصار جلد ۱ صہ ۱۴۷)

(۱۵۷) پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

علی بن بابویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، صفوان بن یحییٰ نے معاویہ بن عمار سے، انھوں نے ابی عبیدہ خدار سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظہور صاحب الامرؑ کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کب ہوگا؟
قالؑ " اِنْ کنتم تؤمّلون اَن یجیئکم من وجہ فلا تنکرونہ "
آپؑ نے فرمایا:" جب تم لوگوں کو یہ اُمید ہے کہ وہ بہرصورت آئے گا تو پھر پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔" (کتاب الامۃ والتبصرہ)

قربِ قیامت میں چند امراض

ہارون بن موسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن علی بن خلف سے، انھوں نے موسیٰ بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت امام موسیٰؑ بن امام جعفر صادقؑ سے، اور آپؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے، اور اُن جناب نے اپنے آبائے کرام سے اور اُن جناب نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:
" ظہور البواسیر وموت الفجاءۃ والجذام من اقتراب الساعۃ "
" قربِ قیامت میں مرضِ بواسیر، و مرگِ مفاجات اور جذام ظاہر ہونگے " (کتاب الالمۃ و التبصرۃ)

(۱۵۸) حکومت بنی عباس کے بعد ہی فرج اور کشادگی کا زمانہ آئے گا۔

کتاب "الملاحم" بطائنی میں ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بالاتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔ میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قربان، کوئی ایسی بات تو بتائیں جس سے دل کو سکون ہو۔
قالؑ " یا ابا محمد! لیس یرٰی اُمّۃ محمّد فرجًا ابدًا مادام لولد بنی فُلان ملك حتّی ینقرض ملکہم فاذا انقرض ملکہم اَتاح اللہ لاُمّۃ محمّد برجل منّا اھل البیت یشیر بالتّقی ویعمل بالھدٰی ولا یأخذ فی حکمہ الرّشا۔

واللہ اِنّی لَأعرفہ باسمہ واسمِ اَبیہ ، ثمّ یأتینا الغلیظ القصرۃ ، ذوالخال والشامتین القائد العادل، الحافظ لمّا استودع یملأُھا عدلاً وقسطاً کما ملأھا الفجّار جوراً وَّ ظلماً ۔ " (اقبال الاعمال)

آپؑ نے فرمایا " اے ابو محمدؑ! امّتِ محمدؐ کو اُس وقت تک فرج وکشادگی نصیب نہ ہوگی جبتک کہ بنی فُلاں کی حکومت ختم نہیں ہوجاتی۔ جب ان کی حکومت ختم ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ امّتِ محمدؐ کو ہم اہلِ بیت میں سے ایک ایسا شخص عطا کرے گا جو متقی ہوگا، عامل بہ ہدایت ہوگا اور رشوت ستانی نہیں کرے گا۔

اور خدا کی قسم ، میں اس کا اور اس کے والد کا نام بھی جانتا ہوں۔ پھر اس کے بعد ایک شخص آئے گا جو گدازبدن، میانہ قد ہوگا اس کے رُخسار پر تِل ہوگا ، دوش پر زلفیں ہوں گی۔ وہ تمام (انبیاؑ کی) امانتوں کا محافظ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھردے گا جس طرح ظالموں اور فاجروں نے اُسے ظلم وجور سے بھر رکھا ہوگا۔ "

(۱۵۹) شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع

سید علی بن عبدالحمید کی کتاب " سرورِ اہلِ ایمان " میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

قالؑ " الزم الارض ولا تحرك يداً ولا رجلاً حتى ترى علامات اذكرها لك ، وما أراك تدرك ذالك ، اختلاف بين العباد ومناد ينادى من السماء وخسف فى قرية من قرى الشام بالجابية ونزول الترك الجزيرة ونزول الرّوم الرّملة واختلاف كثير عند ذالك فى كلّ ارض حتّى تخرب الشام ويكون سبب ذالك اجتماع ثلاث رايات فيه : رأية الاصهب ورأية الابقع و رأية السفيانى۔

آپؑ نے فرمایا: " تم بالکل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ ، زمین پکڑے رہو جبتک وہ علامات ظاہر نہ ہوجائیں جنھیں میں بیان کرتا ہوں، اگرچہ مجھے نظر نہیں آتا کہ تم اُس وقت تک رہوگے : بندوں میں اختلاف، آسمان سے منادی کی ندا، شام کے ایک قریہ "جابیہ" کا زمین میں دھنس جانا ، ترک کا جزیرہ میں وارد ہونا ، رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا اور اُس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف ، اور ملکِ شام کی بربادیٔ اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہوجائیں گے ۔ اصہب کا جھنڈا ، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی جھنڈا۔ " (سرورِ اہلِ ایمان)

(۱۶۰) شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

برید نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

قالؑ " یا برید ! اتق جمع الاصہب "

قلتُ : وما الاصہب ؟

قالؑ : " الابقع

قلتُ : وما الابقع ؟

قالؑ : " الابرص ، واتّق السفیانی و اتّق الشریدین من ولد فلان یأتیان مکّۃ ، یقسمان بہا الاموال یتشبّہان بالقائم علیہ السّلام . واتّق الشذاذ من آلِ محمّد "

قلتُ : ویرید بالشذاذ الزّیدیّۃ لضعف مقالتہم وامّاکونہم من آلِ محمّد لانّہم من بنی فاطمۃ ۔ "

ترجمہ : فرمایا " اے برید ! اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا۔

میں نے عرض کیا: اصہب کیا ہے ؟

فرمایا : ابقع

میں نے عرض کیا: ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں۔ ؟

فرمایا : " ابرص اور سفیانی سے بھی ڈرنا۔ فُلاں کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر سے نکالے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کرکے امام قائمؑ سے مشابہت کی کوشش کریں گے اور اُس شخص سے بھی ڈرنا جو آلِ محمدؐ میں سے ہوگا مگر ان سے کنارہ کش ہوگیا ہے۔

(غالباً اس سے آپ کی مراد زیدیہ ہیں جو آلِ محمدؐ میں سے شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ اولادِ فاطمہؑ ہیں)

(١٦١) حضرت محمد حنفیہ سے روایت

باسناد، احمد بن عمیر بن مسلم نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابو جارود سے
اُنھوں نے محمد بن بشر ہمدانی سے روایت کی ہے محمد بن بشر ہمدانی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ
حضرت محمد بن حنفیہ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے سنا ہے کہ آلِ جعفر کا بھی ایک جھنڈا ہوگا
اور آلِ فلان کا بھی ایک جھنڈا ہوگا۔ کیا اس کے متعلق آپ کو بھی کچھ معلوم ہے ؟

قال ع: "اما رایة بنی جعفر فلیست بشئ وامّا رایة بنی فلان (فانّ)
لهم ملکًا یقرّبون فیه البعید ویبعّدون فیه القریب عسر
لیس فیهم یسر تصیبهم فیه فزعات ورعدات کلّ ذالک ینجلی
عنهم کما ینجلی السحاب حتّی اذا امنوا واطمأنّوا وظنّوا انّ
ملکهم لایزول فیصیح فیهم صیحة فلم یبق لهم راع یجمعهم
ولا داع یسمعهم، وذالک قوله تعالیٰ:

ایة "حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ
اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا
فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ" (سُورۂ یونس آیت ٢٤)

(ترجمہ روایت) "
فرمایا: "آلِ جعفر کا جھنڈا تو کسی شمار میں نہیں، ہاں بنی فلاں کا جھنڈا، تو وہ حکومت کریگا
اور اس حکومت میں نزدیک کے لوگ دور اور بعید کے لوگ قریب کیے جائیں گے
ان لوگوں پر بڑی سختی ہوگی، نرمی کا نام بھی نہ ہوگا۔ اس میں ان لوگوں کو گرج اور
چمک کا بھی سامنا ہوگا، مگر یہ سب بادل کی طرح چھٹ جائیں گے اور جب اُن کو
ہر طرح سے اطمینان ہوگا اور وہ یہ سمجھ لیں گے کہ اب ہماری حکومت کو زوال نہیں تو
اُن کے اندر ایک آواز بلند ہوگی جس کی وجہ سے نہ اُن میں کوئی گلہ بان باقی رہے
گا جو سب کو جمع کرے گا اور نہ کوئی ایسا پکارنے والا ہوگا جس کی بات سب سُنیں۔
اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ترجمہ آیت" "حتیٰ کہ زمین نے اپنے زیورات اخذ کرلیے اور مزین ہوگئی اور اہلِ زمین نے گمان کیا کہ بلاشبہ وہ اس
پر قادر ہیں، ناگہاں ہمارا (عذاب) حکم کسی رات یا کسی دن کو آپہنچا پس ہم نے اُسے اس طرح

کاٹ ڈالا جیسے کہ وہ کل تھی ہی نہیں، ہم اپنی آیتوں کو اس طرح تفصیل سے بیان
کرتے ہیں، اُن لوگوں کے واسطے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔")

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے ؟
فرمایا: نہیں، اس لیے کہ اللہ کا علم وقت مقرر کرنے والوں پر غالب ہے۔ دیکھو کہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے تیس دن کا وعدہ کیا، مگر اس میں دس دن کا مزید
اضافہ فرمادیا اور یہ بات نہ حضرت موسیٰؑ کو بتائی اور نہ بنی اسرائیل کو۔ جب تیس
دن پورے ہوگئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں دھوکا دیا اور انھوں
نے گوسالہ کی پرستش شروع کردی۔ (اس لیے کوئی وقت مقرر نہیں بتایا جاسکتا۔)

ثمّ قال ع: "ولٰکن اذا کثرت الحاجة والفاقة فی الناس، وانکر
بعضهم بعضًا فعند ذالک توقّعوا امر الله صباحًا ومساءً"

ترجمہ: "لیکن جب لوگوں کی حاجات میں کثرت اور فقر و فاقہ میں زیادتی ہو جائے اور
اور بعض بعض سے انکار کرے تو اُس وقت توقع رکھو کہ امرِ الٰہی صبح یا شام
آیا ہی چاہتا ہے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، فقر و فاقہ تو میں سمجھ گیا، مگر انکار کی بات سمجھ میں نہیں آئی ؟
آپ نے فرمایا: "ایک شخص اپنے دوست کے پاس کسی ضرورت کے لیے جائے تو اس کا دوست
اُس سے اِس طرح بات نہیں کریگا جس طرح پہلے کرتا تھا بلکہ اب اس کا لہجہ بدلا
ہوا ہوگا۔"

سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا

انھیں اسناد کے ساتھ عثمان بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، اُنھوں
نے سدیر سے روایت کی ہے اور سدیر نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام
نے فرمایا: "یا سدیر! الزم بیتك وکن حلسًا من احلاسه واسکن
ماسکن اللّیل والنّهار فاذا بلغ انّ السفیانیّ قد خرج
فارحل الینا ولو علی رجلك"

قلتُ: جعلت فداك هل قبل ذالك شئٌ ؟

قال ع: "نعم" (واشار بیده بثلاث اصابعه الی الشّام)

وقال ع: "ثلاث رایات، رایة حسنیّة ورایة اَمویّة ورایة قیسیّة

فبيناهم (على ذٰلك) إذ قد خرج السفيانيُّ فيحصدهم حصد الزّرع ما رأيت مثله قطّ "

آپؑ نے فرمایا: " اے سدیرؔ تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور (اسطرح) جمے رہو (جسطرح یہ زمین اور آسمان جمے ہوئے اور ساکن ہیں)۔ اور جب تمھیں سفیانی کے خروج کی خبر پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو خواہ تم کو پاپیادہ چل کر ہی پہنچنا پڑے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا ؟

آپ نے فرمایا: "ہاں"

پھر اپنی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا اور ۔۔

فرمایا: " تین جھنڈے ہوں گے، حسنی جھنڈا، اموی جھنڈا اور قیسیہ جھنڈا۔ ابھی یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیانی خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دے گا۔ " (روضۃ الکافی ص۲۶۴)

(۱۶۲) حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتلِ عام

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ع: " یا جابر! لا یظهر القائم حتّی یشمل أهل البلاد فتنة یطلبون منها المخرج، فلا یجدونه، فیکون ذٰلك بین الحیرة و الکوفة، قتلاهم فیها علی السّوٰی وینادی منادٍ من السماء۔ "

آپؑ نے فرمایا: " اے جابر! امام قائم علیہ السّلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ کے درمیان اہلِ بلاد فتنوں میں گھرے ہوئے ہوں گے اور اس سے نکلنے کی راہ تلاش کرتے ہوں گے اور اُن کے مقتولین ندی کے کنارے پڑے ہوں گے کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی ندا دے گا۔ "

(۱۶۳) سفیانی اور اولادِ شیخ کا خروج

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے ایک طویل روایت منقول ہے جس میں آپؑ نے فرمایا کہ:

" لا یکون ذٰلك حتّی یخرج خارج من آلِ أبی سفیان یملك تسعة أشهر کحمل المرأة، ولا یکون حتّی یخرج من وُلد الشیخ

فیسیر حتّی یقتل ببطن النّجف۔ فواللہ کأنّی أنظر إلی رماحهم وسیوفهم وأمتعتهم إلی حائطٍ من حیطان النّجف، یوم الاثنین، ویستشهد یوم الأربعاء۔ "

آپؑ نے فرمایا: " ظہور امام قائم ع اُس وقت ہوگا جب آلِ ابا سفیان میں سے ایک خروج کرنے والا نو ماہ، عورت کے مدّتِ حمل کے برابر، حکومت کرلے گا۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب اولادِ شیخ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور نجف کے درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ خدا کی قسم گویا میں اُن کے نیزوں، تلواروں اور اُن کے سارے سامانوں کو نجف کے ایک باغ میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دن پیر (دوشنبہ) کا ہوگا اور وہ چہارشنبہ (بدھ) کو قتل کر دیا جائے گا۔ "

(۱۶۴) اُسوقت جائے امن مکّہ ہوگا

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

" إذا سمعتم باختلاف الشام فیما بینهم فالهرب من الشام فإنّ القتل بها والفتنة "

قلتُ: إلی أیّ البلاد ؟

فقال: إلی مکّة فإنها خیر بلادٍ یهرب الناس إلیها

قلتُ: فالکوفة ؟

قال ع: الکوفة ما ذا یلقون ؟ یقتل الرّجال إلّا شامیٌّ ولکن الویل لمن کان فی أطرافها، ما ذا یمرّ علیهم من أذاهم وتسبی بها رجال ونساء وأحسنهم حالاً من یعبر الفرات ومن لا یکون شاهداً بها۔ قال: فما تری فی سکّان سوادها ؟

فقال: بیده یعنی لا

ثمّ قال ع: الخروج منها خیر من المقام فیها ۔۔۔۔ قلتُ: کم یکون ذٰلك

قال ع: ساعة واحدة من نهار ۔۔۔۔ قلتُ: ما حال من یؤخذ منهم

قال: لیس علیهم بأس أما إنّهم سینقذهم أقوام ما لهم عند أهل الکوفة یومئذٍ قدر، أما لا یجوزون بهم الکوفة "

آپؑ نے فرمایا: "جب تم سنو کہ اہلِ شام کے درمیان باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو شام سے بھاگ نکلو۔ اس لیے کہ پھر وہاں فتنہ اور خونریزی ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: وہاں سے بھاگ کر میں کس شہر میں جاؤں؟

آپؑ نے فرمایا: "مکہ چلے جانا، اس لیے کہ وہ بہترین شہر ہے لوگ بھاگ کر وہیں پناہ لیں گے"

میں نے عرض کیا: اور کوفہ؟

آپؑ نے فرمایا: کوفے پر کیا اُفتادہ آئے گی، تمھیں معلوم ہے؟ شامیوں کے سواد وہاں کے باشندوں میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کے اطراف میں رہنے والوں پر تو افسوس ہی افسوس ہے کہ اُن کے اوپر کیا مصائب گذر جائیں گے۔ وہاں کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا، مگر سب سے اچھا وہ رہے گا جو فُرات کو عبور کرکے اُس پار ہو جائے اور اس کا مشاہدہ ہی نہ کرے (کہ وہاں کیا ہو رہا ہے)

میں نے عرض کیا: سوادِ کوفہ کے رہنے والوں کے متعلق کیا رائے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہاں قیام کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے نکل جائیں۔

میں نے عرض کیا: یہ سب کتنے عرصے میں ہو جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: صرف دن کی ایک ساعت میں۔

میں نے عرض کیا: اور جو لوگ اُن میں سے گرفتار ہوں گے اُن کا کیا حشر ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اُن کو کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ اس لیے کہ ان کو وہ لوگ چھڑا لیں گے جن کی قدر و منزلت اہلِ کوفہ کے نزدیک اُس وقت نہ ہوگی، اور انھیں گرفتار کرکے کوفے سے باہر نہیں لیجایا جائے گا۔"

(۱۶۵) عربی مہینوں کی خصوصیات

انھیں اسناد کے ساتھ حسین بن ابو العلاء نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا:

" سألته عن رجب؟ قالؑ: ذٰلك شهر كانت الجاهلية تعظمه وكانوا يسمّونه الشهر الأصمّ۔

قلتُ: شعبان؟ قالؑ: تشعّبت فيه الامور۔

قلتُ: رمضان؟ قالؑ: شهر الله تعالىٰ وفيه ينادى باسم صاحبكم واسم ابيه

قلتُ: فشوّال؟ قالؑ: فيه يشول امر القوم۔

قلتُ: فذو القعدة؟ قالؑ: يقعدون فيه۔

قلتُ: فذو الحجّة؟ قالؑ: ذٰلك شهر الدّم۔

قلتُ: فالمحرّم؟ قالؑ: يحرّم فيه الحرام ويحلّ فيه الحرام۔

قلتُ: صفر وربيع؟ قالؑ: فيها خزي فظيع، وامر عظيم۔

قلتُ: جمادى؟ قالؑ: فيها الفتح من اوّلها الىٰ اٰخرها۔

ترجمہ: "میں نے ماہِ رجب کے متعلق دریافت کیا؟ تو فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ ایامِ جاہلیت میں بھی اس کو معظّم سمجھا جاتا تھا اور اہلِ عرب اس کو ماہِ اصم کہتے تھے (بہرا مہینہ)۔

میں نے عرض کیا: اور شعبان؟ فرمایا: اس میں تمام اُمور درست ہو جاتے ہیں۔ (شاخیں پھوٹتی ہیں)

میں نے عرض کیا: اور رمضان؟ فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں تو تمھارے صاحب امرؑ کے نام کا اُن کے والد بزرگوار کے نام کے ساتھ آسمان سے اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر شوّال؟ فرمایا: اس میں قوم کے کام سمٹ جاتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور ذوالعقدہ؟ فرمایا: اس میں قوم بیٹھی رہتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ذی الحجّہ؟ آپؑ نے فرمایا: یہ خون کا مہینہ ہے (قربانی کا)

میں نے عرض کیا: اور محرّم؟ آپؑ نے فرمایا: اس میں حلال حرام ہوتا ہے اور حرام حلال۔

میں نے عرض کیا: اور صفر و ربیع اوّل و ربیع الثّانی؟ فرمایا: اس میں شرم ہی شرم اور مصیبت ہی مصیبت ہے اور ایک بڑا حادثہ ہے۔

میں نے عرض کیا: اور جمادی؟ آپؑ نے فرمایا: اس میں فتح ہے اوّل میں بھی اور آخر میں بھی۔

(۱۶۶) جب خروجِ سفیانی ہو، تو.....

انھیں اسناد کے ساتھ اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن عمیرہ سے، اور انھوں نے حضرمی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام سے عرض کیا کہ جب سفیانی کا خروج ہوگا تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں؟

قالؑ: "تغيب الرّجال وجوهها منه وليس على العيال بأس، فاذا ظهر على الاكوار الخمس يعني كور الشّام فانفروا الى صاحبكم"

آپؑ نے فرمایا: "تم میں جتنے مرد ہیں وہ تو روپوش ہو جائیں، اور اہل و عیال کو کوئی گزند نہیں ہوگا۔ جب وہ شام کے پانچوں علاقوں پر قبضہ کرلے تو تم لوگ اپنے صاحبِ امرؑ کے پاس چلے جانا۔"

(۱۶۷) صاحبِ منبرِ سلونی نے فرمایا...؟

اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ:

یقول للناس: "سلونی قبل اَن تفقدونی لِاَنّی بطرق السماء اعلم من العلماء وبطرق الارض اعلم من العالم، اَنا یعسوب الدّین (۱)
اَنا یعسوب المؤمنین وامام المتّقین وديّان النّاس یوم الدّین، اَنا قاسم النّار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والمیزان، وصاحب الاَعراف فلیس منّا اِمام اِلّا وهو عارف بجمیع اَهل ولایته، وذالك قوله عزّوجلّ:

(آیت:) " اِنَّمَآ اَنتَ مُنذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ " (سورة الرعد آیت ۷)

(۲) اَلا اَیُّها النّاس! سلونی قبل اَن تفقدونی (فانّ بین جوانحی علماً جمّاً فسلونی قبل اَن) تشغر برجلها فتنة شرقيّة وتطأ فی خطامها بعد موتها وحیاتها وتشبّ نار بالحطب الجزل من غربیّ الارض، رافعة ذیلها تدعو یا ویلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات اوهلك، بایّ وادٍ سلك، فیومئذ تاویل هٰذهِ الاٰیة:

(آیت:) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا " (سورہ بنی اسرائیل آیت ۶)

(۳) وَلذٰلك اٰیات وعلامات، اَوّلهنّ اِحصار الكوفة بالرّصد والخندق، وتخریق الروایا فی سكك الكوفة وتعطیل المساجد اربعین لیلة وكشف الهیكل وخفق رایات حول المسجد الاكبر تهتزّ، القاتل والمقتول فی النّار، وقتل سریع، وموت ذریع وقتل النّفس الزّكیّة بظهر الكوفة فی سبعین والمذبوح بین الرّكن والمقام وقتل الاَسقع صبراً فی بیعة الاصنام:

(۴) وخروج السفیانیّ برایة حمراء، اَمیرها رجل من بنی كلب واثنی عشر الف عنان من خیل السفیانیّ یتوجّه اِلی

مكّة والمدینة امیرها رجل من بنی اُمیّة یقال له: خزیمة اطمس العین الشمال علی عینه ظفرة غلیظة یتمثّل بالرّجال لا تردّ له رایة حتّی ینزل المدینة فی دار یقال لها: "دار اَبی الحسن الاُموی" ویبعث خیلاً فی طلب رجل من اٰل محمّد وقد اجتمع الیه ناس من الشیعة یعود الی مكّة اَمیرها رجل من غطفان اذا توسّط القاع الاَبیض خسف بهم فلا ینجو الّا رجل یحوّل الله وجهه الی قفاه لینذرهم ویكون اٰیة لمن خلفهم ویومئذ تاویل هٰذه الاٰیة:

(آیت:) " وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ " (سورة السبا ۵۱)

(۵) وَیبعث مائة وثلاثین الفاً الی الكوفة وینزلون الرّوحاء والفارق فیسیر منها ستّون الفاً حتّی ینزلوا الكوفة موضع قبر هود علیه السّلام بالنخیلة، فیهجمون الیهم یوم الزّینة وامیر الناس جبّار عنید، یقال له: الكاهن الساحر فیخرج من مدینة الزّوراء الیهم امیر فی خمسة اٰلاف من الكهنة ویقتل علی جسرها سبعین الفاً حتّی تحمی الناس من الفرات ثلاثة ایّام من الدّماء ونتن الاجساد ویسبی من الكوفة سبعون الف بكر لا یكشف عنها كفّ ولا قناع حتّی یوضعن فی المحامل ویذهب بهنّ الی الثّویّة وهی الغریّ

(۶) ثمّ یخرج من الكوفة مائة الف ما بین مشرك ومنافق، حتّی یقدموا دمشق لا یصدّهم عنها صادّ وهی اِرم ذات العماد ویقبل رایات من شرقیّ الارض غیر معلمة لیست بقطن ولا كتّان ولا حریر، مختوم فی رأس القناة بخاتم السیّد الاكبر یسوقها رجل من اٰل محمّد تظهر بالمشرق، وتوجد ریحها بالمغرب كالمسك الاَذفر یسیر الرّعب اَمامها بشهر حتّی ینزلوا الكوفة طالبین بدماء اٰبائهم

(۷) فبینما ھم علی ذٰلك إذ اَقبلت خیل الیمانی والخراسانی یستبقان کانّھما فرسَی رھان شعث غبر جرد اصلاب نواطی و اَقداح إذا نظرت اَحدھم برجله باطنه فیقول: لاخیر فی مجلسنا بعد یومنا ھٰذا اَللّٰھمّ فانا التّائبون و ھُم الابدال الذین وصفھم الله فی کتابه العزیز:
" اِنَّ اللهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ " (البقرۃ ۲۲۲)
وَنظراؤھم من آلِ محمّد۔

(۸) ویخرج رجل من اھل نجران یستجیب للامام فیکون اوّل النصاریٰ إجابة فیھدم بیعته و یدقّ صلیبه فیخرج بالموالی وضعفاء الناس، فیسیرون الی النّخیلة باعلام ھدیٰ فیکون مجمع الناس جمیعًا فی الارض کلھا بالفاروق فیقتل یومئذ ما بین المشرق و المغرب ثلاثة الاف الف یقتل بعضھم بعضًا فیومئذ تأویل ھٰذہ الآیة
" فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاھُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰھُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ " بالسیف۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۵)

(۹) وینادی مناد فی شھر رمضان من ناحیّة المشرق عند الفجر: یا اَھل الھدیٰ اجتمعوا! وینادی مناد من قبل المغرب بعد ما یغیب الشفق، یا اَھل الباطل اجتمعوا: ومن الغد عند الظھر تتلوّن الشمس وتصفر فتصیر سوداء مظلمة، ویوم الثالث یفرّق الله بین الحق والباطل وتخرج دابّة الارض وتقبل الرُّوم الی ساحل البحر عند کھف الفتیة، فیبعث الله الفتیة من کھفھم مع کلبھم، منھم رجل یقال له: ملیخا واٰخر خملاھا و ھما الشاھدان المسلّمان للقائم علیہ السّلام

(امیر المومنین ع نے فرمایا) ---- ۹ ----

ترجمۂ روایت " اے لوگو! مجھ سے جو پوچھنا چاہتے ہو سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے تم نہ پاسکو۔ کیونکہ مجھے آسمان کے راستوں کا تمام علماء سے زیادہ علم ہے اور میں زمین کے

راستوں کا تمام جاننے والوں میں سب سے بہتر جاننے والا ہوں۔ میں دین کا یعسوب (سردار) ہوں، میں مومنوں کا یعسوب (امیر) ہوں، اور میں متّقیوں کا امام ہوں، اور میں بروزِ قیامت لوگوں کا حساب وکتاب لینے والا ہوں، میں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہوں، میں حوضِ کوثر کا صاحب و مالک ہوں اور صاحبِ میزان ہوں، میں صاحبِ اعراف ہوں اور ہم میں سے ہر امام اپنے تمام اہلِ ولایت (محبّوں) کو جاننے والا ہوگا۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(ترجمۂ آیت) " اس کے سوا نہیں ہے کہ آپؐ ایک نذیر وتنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے۔ " (رعدؔ آیت ۷)

(۲) آگاہ ہو اے لوگو! مجھ سے سوال کرو جو تم چاہو۔ قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اس لیے کہ میرے سینے میں علم خزینے موجود ہیں، لہٰذا سوال کرو مجھ سے، قبل اس کے کہ مشرق سے ایک فتنہ اُٹھے اور خونخوار کتّے کی طرح اپنی ہی ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی لکڑیوں کو جلا ڈالے اور تم چیختے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحبِ امر) کہاں گئے، بلکہ آسمان کی گردش دن بھی لائے گی کہ تم لوگ کہو گے کہ وہ (صاحبِ امر) یا تو مر گئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے۔ اور اسی دن اس آیت کی تاویل بھی تمہارے سامنے آئے گی: (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۶)

(ترجمۂ آیت) " پھر ہم نے تمھیں اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمھارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمھاری مدد کی اور تمھیں کثرتِ اولاد عطا کی "

(۳) اور اُن کے ظہور کے لیے بہت سی علامتیں رونما ہوں گی۔ پہلی علامت کوفے کا خندق و رصد سے حصار۔ کوفے کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا، مساجد کا چالیس شب معطّل رہنا، ہیکل و مجسّمے کا انکشاف، سب سے بڑی مسجد کے اطراف مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل و مقتولین دونوں جہنّمی ہوں گے، بہت تیزی کے ساتھ قتل اور پھانسی کی موت ہوگی، پُشتِ کوفہ پر ستّر آدمیوں میں نفسِ زکیّہ کا قتل، رُکن و مقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بُت خانے میں ایک سفید سر والے کو قید کر کے قتل کرنا۔

(۴) اور سُرخ جھنڈے کے ساتھ سفیانی کا خروج، جس کا سردارِ لشکر بنی کلب

میں سے ایک شخص ہوگا اور بارہ ہزار سواروں کا ایک لشکر سفیانی کی فوج میں
سے مکہ اور مدینہ روانہ ہوگا جس کا سردار بنی اُمیہ میں سے ایک شخص "حزیمہ"
نامی ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کی آنکھ پر سخت قسم کا (آنکھ میں گہرا اور
واضح قسم کا) ناخنہ (ناخونہ) ہوگا جس کے جھنڈے کو کوئی روک نہ سکے گا اور وہ
مدینے میں ایک گھر میں ٹھہرے گا جس کا نام دار الوالحسن اموی ہوگا۔ پھر وہ آلِ محمدؐ
کے ایک شخص کی تلاش میں ایک فوج کا دستہ روانہ کرے گا اور اس کے پاس
شیعوں کا ایک گروہ جمع ہوجائے گا جو اُسے مکہ کیطرف پلٹا دیگا اس کا سردار
بنی غطفان کا ایک شخص ہوگا۔ جب وہ سفید بیابان کے وسط میں پہونچے گا
تو زمین دھنس جائیگی سب کا سب دستہ اس میں سما جائے گا سوائے ایک شخص
کے کوئی نہ بچے گا اور اس کا بھی چہرہ پُشت کی طرف مڑ جائے گا تاکہ لوگ اسے
دیکھ کر ڈریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ موڑ کر کیسی سخت سزا دی ہے۔ اور
آئندہ عبرت حاصل کریں۔ اُس دن لوگوں کو اِس آیت کی تاویل کا پتہ چلے گا:

ترجمۂ آیت: " اور اے کاش! تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے
ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے وہ
لے ڈالے جائیں گے۔" (سورۂ سبا آیت ۵۱)

(۵) اور (سفیانی) ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا جو روحاء
اور فارق میں پڑاؤ ڈالے گا، اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کوفہ میں محلۂ نخیلہ
میں حضرت ھود علیہ السلام کی قبر کے پاس خیمہ زن ہوں گے، پھر لوم زینت
لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبّار عنید و سرکش ہوگا جسے
کاہن و ساحر کہکر پکارا جائے گا اور وہ شہر زوراء سے اُن پر خروج کرے گا جسکے
ساتھ پانچ ہزار کاہن ہوں گے اور وہ وہاں کے پُل پر ستّر ہزار آدمیوں کو قتل
کریگا، تین دن تک دریائے فرات خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں
سڑیں گی، کوفے سے ستّر ہزار لڑکیاں قید کر کے محملوں میں بٹھا کر انھیں مقامِ
ثوبیہ "غرّی" لیجایا جائے گا۔

(۶) پھر کوفے سے ایک لاکھ افراد نکلیں گے جن میں مشرک و منافق سب
ہی ہوں گے اور وہ دمشق پہونچیں گے، انھیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہی
ارم ذات العماد ہے۔ اور زمین کے مشرقی حصّے سے کچھ جھنڈے آئیں گے جنکا

پھریرا نہ تو سوتی ہوگا اور نہ کتّان کا، نہ ریشمی۔ اس کے اوپر "سیّد اکبر" کی مہر
لگی ہوگی جس کی قیادت آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کریگا جو مشرق سے ظاہر ہوگا۔
اس کے پھریرے کی خوشبو مغرب تک پہونچے گی وہ خوشبو مِسک (مُشک) جیسی
ہوگی، اُس کے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دبدبہ چلے گا اور وہ
اپنے آبائے کرام کے خون کا انتقام لینے کے لیے کوفے میں نزولِ اجلال فرمائے گا۔

(۷) ابھی وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسانی اور یمانی کا گروہ آگے
بڑھے گا اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرے گا اور جب انہیں
سے ایک دیکھے گا تو کہے گا کہ اب آج کے بعد بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں، پروردگار!
"ہم لوگ توبہ کرتے ہیں۔" اور یہی وہ ابدال ہیں کہ جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
عزیز میں ذکر فرمایا ہے: (سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۲) کا ترجمہ:

ترجمۂ آیت: " بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبّت رکھتا ہے اور پاک و پاکیزہ
لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" ۔ اور وہ آلِ محمدؐ کی فرد کے منتظر ہوں گے۔

(۸) پھر اہلِ نجران میں سے ایک شخص نکلے گا جو امامؑ کی دعوت پر لبّیک کہیگا
اور وہ نصاریٰ میں سے پہلا شخص ہوگا جو لبّیک کہیگا اور وہ اپنا کلیسا منہدم کردیگا
اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اور موالیوں اور ضعفاء کو لیکر نکلے گا اور علم ہدایت
لیے ہوئے نخیلہ پہونچے گا اور مقامِ فاروق پر تمام دنیا کے انسانوں کا مجمع ہوگا
اور وہ آپس میں ایکدوسرے کو قتل کریں گے اور اس دن تین لاکھ آدمی قتل ہوں
گے، اور اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی: (سورۂ انبیاء آیت ۱۵)

ترجمۂ آیت: " پس اُن کی یہ پکار جاری رہی، یہانتک کہ ہم نے اُنھیں
کٹی ہوئی کھیتی (اور) بجھی ہوئی راکھ بنا دیا۔" ۔ تلوار کے ذریعے سے۔

(۹) ماہِ رمضان میں صبح کے وقت مشرق سے ایک منادی ندا کرے گا: "اے
اہلِ ہدایت! تم سب ایک جگہ جمع ہوجاؤ۔" پھر مغرب سے شام کے وقت جبکہ
شفق کی سُرخی ختم ہوجائے گی، ایک منادی ندا دیگا کہ اے اہلِ باطل تم سب بھی
ایک جگہ اکٹھے ہوجاؤ۔ اور اس کے دوسرے ہی دن ظہر کے وقت آفتاب کا رنگ
بدلے گا، پہلے زرد ہوجائے گا، پھر سیاہ اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ حق و باطل
کو جدا جدا کردے گا اور دابّۃ الارض کا ظہور ہوگا، اور روم بڑھ کر ساحلِ سمندر
تک آجائے گا، جہاں اصحابِ کہف محوِ خواب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اصحابِ کہف

کو مع اُن کے کُتّے کے مبعوث فرمائے گا جنمیں سے ایک مرد کا نام ملیخا اور دوسرے کا نام خملاھا ہے۔ اور یہ دونوں امام قائم علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کرلیں گے اور اُن کے گواہ بنیں گے۔" (العدد)

(۱۶۸) علائم ظہور بروایت سلمانؓ فارسی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اُسوقت آپ تنہا تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا یا امیرالمومنینؑ! آپؑ کی اولاد میں سے امام قائمؑ کب تشریف لائیں گے؟ یہ سنکر آپؑ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: " لا یظہر القائمؑ حتیٰ یکون اُمور الصبیان، ویضیع حقوق الرحمٰن، ویتغنّی بالقرآن، فاذا قتلت ملوك بنی العبّاس اُولی العمی والالتباس، اصحاب الرّمی عن الاقواس بوجوه کالتراس، وخربت البصرة، هنالك یقوم القائم من وُلد الحسین علیہ السلام " (العدد)

ترجمہ " وہ اس وقت ظہور کریں گے جب بچّوں کی حکمرانی ہونے لگے اور حقوق اللہ کو ضائع کیا جائے گا، اور قرآن کو گانے کے طور پر پڑھا جائے گا، جب سلاطینِ بنی عبّاس کو قتل کیا جانے لگے گا، بصرہ برباد ہوگا، اُس وقت امام، حسینؑ کی اولاد میں سے امام قائمؑ کا ظہور ہوگا۔"

(۱۶۹) بہت سی علامات ظاہر ہوچکیں

کتاب العدد میں مرقوم ہے کہ:

" قد ظہر من العلامات عدّة کثیرة مثل: خراب حائط مسجد الکوفة، وقتل اهل مصر امیرهم، وزوال ملك بنی العبّاس علیٰ ید رجل خرج علیهم من حیث بدا ملکهم وموت عبد اللہ آخر ملوك بنی العبّاس، وخراب الشامات ومدّ الجسر ممّا یلی الکرخ ببغداد، کلّ ذلك فی مدّة یسیرة وانشقاق الفرات وسیصل الماء ان شاء اللہ الی ازقة الکوفة۔"

ترجمہ روایت: " امام قائمؑ کے ظہور کی جو علامات بتائی گئی ہیں اکثر ظاہر ہوچکی ہیں، مثلاً مسجدِ کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، اہلِ مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔ بنی عباس کی حکومت کا ایک ایسے شخص کے ہاتھوں زوال جس نے اُن کے اوپر یورش کی اور ان کی حکومت کو ختم ہی کردیا، اور بنی عباس کے آخری بادشاہ کی موت اور شام کے علاقوں کی تباہی، محلّہ کرخ (کوفہ) سے متّصل جسرِ بغداد کا بڑھنا۔ یہ سب مختصر سی مدّت ہی میں ظہور پذیر ہوگیا اور دریائے فُرات میں انشقاق ہوچکا ہے انشاءاللہ اس کا پانی کوفے کی گلیوں میں بھی جا پہنچے گا۔"

(۱۷۰) خروجِ یمانی وسفیانی

حسین بن ابراہیم قزوینی نے محمّد بن وہبان سے، اُنھوں نے احمد بن ابراہیم سے، اُنھوں نے حسن بن علی زعفرانی سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابو عمیر سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا:

" اَمّا الرّجال فتواری وجوهها عنه واَمّا النّساء فلیس علیهنّ بأس۔" (امالی شیخ)

" اس وقت مرد تو روپوش ہوجائیں گے اور عورتوں کو کوئی گزند نہ پہونچیگا۔"

وہا

★ ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ بھی روایت ہے کہ جب طالبِ حق نے خروج کیا تو حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ امید ہے کہ یہ یمانی ہو آپؑ نے فرمایا: " لا، الیمانی یتوالی علیّاؑ وهذا یبرأ منه "

(نہیں، یمانی تو حضرت علیؑ سے تولّا رکھتا ہوگا اور یہ اُن کا دشمن اور تبرّا رکھتا ہے)

وہا

★ اور ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

" الیمانی والسفیانی کفرسَی رهان "

(یمانی اور سفیانی کا خروج گھوڑدوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہی ہوگا۔)

(۱۷۱) دجّال کو سولی دی جائے گی

شیخ احمد بن فہد کتاب المہذّب وغیرہ میں ان ہی اسناد کے ساتھ معلّیٰ بن خنیس سے روایت کی ہے کہ معلّیٰ بن خنیس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ

قالؑ: "یوم النیروز ھو الیوم الذی یظھر فیہ قائمنا اھل البیت وولاۃ الامر، ویظفرہ اللہ تعالیٰ بالدّجال فیصلبہ علیٰ کناسۃ الکوفۃ"

ترجمہ "آپؑ نے فرمایا: یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہلِ بیتؑ کے قائمؑ و ولیٔ امر ظہور کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں دجّال پر فتح و ظفر عطا فرمائے گا اور وہ دجّال کو کناسہ کوفہ میں سولی پر لٹکائیں گے

(۱۷۲) مَلاءِ اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا حدیثِ معراج میں انکشافِ اَمر

کتاب المحتضر میں حسن بن سلیمان نے شیخ صالح ابو محمد حسن کی کتاب المعراج کے حوالے سے نقل کیا ہے ان ہی کی اسناد کے ساتھ صدوقؒ سے، اُنھوں نے ابنِ ادریس سے اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سہل سے، اُنھوں نے محمد بن آدم نسائی سے، اُنھوں اپنے والد آدم بن ابو ایاس سے، اُنھوں نے مبارک بن فضالہ سے، اُنھوں نے وہب بن منبہ سے مرفوعاً اور اُنھوں نے ابنِ عبّاس سے روایت کی ہے کہ ابنِ عبّاس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"انّہ لمّا عرج بی ربّی جلّ جلالہ، اَتانی النّداء: یامُحمّد!

قُلتُ: لبّیک ربّ العظمۃ لبّیک، فاَوحیٰ الیَّ: یامحمّد! فیم اختصم الملاء الاعلیٰ؟

قلتُ: اِلٰھی! لاعلم لی۔ فقال لی: یامحمّد! ھل اتّخذت من الاٰدمیّین وزیرًا واَخًا ووصیًّا من بعدکَ؟

فقلتُ: الٰھی! ومن اَتّخذ؟ تخیّر انت لی یا الٰھی!

فاَوحیٰ اِلیَّ: یامحمّد! قد اخترت لک من الاٰدمیّین علیَّ بن ابیطالبؑ

فقلتُ: اِلٰھی! ابن عمّی؟ فاَوحیٰ اِلیَّ: یامحمّد! انَّ علیًّا وارثک

ووارث العلم من بعدک وصاحب لوائک لواء الحمد یوم القیامۃ وصاحب حوضک، یسقی من ورد علیہ من مومنی اُمّتک۔

(۲) ثمّ اوحیٰ اِلیَّ اَنّی قد اَقسمت علیٰ نفسی قسمًا حقًّا لا یشرب من ذالک الحوض مبغض لک ولاھل بیتک وذُرّیّتک الطّیّبین، حقًّا(حقًّا) اقولُ یامحمّد! لاَدخلنَّ الجنّۃ جمیع امّتک اِلّا من اَبیٰ۔

(۳) فقلتُ: اِلٰھی واَحد یأبیٰ دخول الجنّۃ؟

فاَوحیٰ اِلیَّ: بلیٰ یأبیٰ۔

قلتُ: وکیف یأبیٰ؟

فاَوحیٰ اِلیَّ: یامحمّد! اخترتک من خلقی واخترت لک وصیًّا من بعدکَ وجعلتہ منک بمنزلۃ ھارون من موسیٰ اِلّا اَنّہٗ لا نبیّ بعدک والقیت محبّتہ فی قلبک وجعلتہ اَبًا لولدک فحقّہ بعدک علیٰ اُمّتک کحقّک علیھم فی حیاتک فمن جحد حقّہ جحد حقّک ومَن اَبیٰ اَن یوالیہ فقد اَبیٰ اَن یدخل الجنّۃ۔

(۴) فخررت للّٰہ عزّوجلَّ ساجدًا شکرًا لما اَنعم علَیَّ فاذا منادٍ ینادی، یامحمّد! ارفع رأسک، سلنی اُعطک

فقلتُ: اِلٰھی اَجمع امّتی من بعدی علیٰ ولایۃ علیِّ بن ابیطالبؑ لیردوا علَیَّ جمیعًا حوضی یوم القیامۃ۔

(۵) فاَوحیٰ اِلیَّ: یامحمّد! اِنّی قد قضیت فی عبادی ان اخلقھم وقضائی ماضٍ فیھم لاُھلک بہ من اَشاء واَھدی بہ من اَشاء وقد اٰتیتہ علمک من بعدک وجعلتہ وزیرک وخلیفتک من بعدک علیٰ اَھلک و اُمّتک عزیمۃ منّی: لا یدخل الجنّۃ من اَبغضہ و عاداہ واَنکر ولایتہ من بعدک فمن اَبغضہ اَبغضک ومن اَبغضک اَبغضنی ومن عاداہ فقد عاداک ومن عاداکَ فقد عادانی، ومن اَحبّہ فقد اَحبّکَ ومن

اَحبّك فقد اَحبّنی۔

(۶) وقد جعلت (له) هٰذه الفضيلة واعطيتك اَن اَخرج من صلبه اَحد عشر مهديًّا كلّهم من ذرّيّتك من البكر البتول، اٰخر رجل منهم يصلّی خلفه عيسٰی ابن مريم، يملأ الارض عدلًا كما ملئت جورًا وظلمًا اُنجی به من الهلكة واهدی به من الضلالة واُبری به الاعمٰی واَشفی به المريض۔

(۷) قلتُ: اِلٰهی! فمتٰی يكون ذالك؟

فاَوحٰی اِلَیَّ عزَّ وجلَّ: يكون ذالك اذا رفع العلم وظهر الجهل وكثر القرّاء وقلَّ العمل وكثر الفتك (القتل) وقلَّ الفقهاء الهادون وكثر فقهاء الضّلالة الخونة وكثر الشعراء۔

(۸) واتّخذ اُمّتك قبورهم مساجد وحليت المصاحف وزخرفت المساجد وكثر الجور والفساد وظهر المنكر واَمر اُمّتك به ونهوا عن المعروف واكتفی الرّجال بالرّجال والنساء بالنساء وصارت الامراء كفرة واولياؤهم فجرة واعوانهم ظلمة وذوو الرأی منهم فسقة۔

(۹) وعند (ذالك) ثلاثة خسوف، خسف بالمشرق وخسف بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب وخراب البصرة علٰی يدی رجل من ذرّيّتك يتبعه الزّنوج وخروج ولد من وُلد الحسن بن علیؑ وظهور الدّجّال يخرج بالمشرق من سجستان، وظهور السفيانیّ۔

(۱۰) فقلت: اِلٰهی! وما يكون بعدی من الفتن؟

فاَوحٰی اِلَیَّ: واَخبرنی ببلاء بنی اُميّة وفتنة ولد عمّی وما هو كائن اِلٰی يوم القيامة، فاَوصيت بذالك ابن عمّی حين هبطت اِلی الارض واَدّيت الرّسالة فللّٰه الحمد علٰی ذالك كما حمده النبيّون وكما حمده كلّ شیءٍ قبلی وما هو خالقه الٰی يوم القيامة۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: (ترجمۂ حدیثِ معراج)

"جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو آواز آئی تو میں نے عرض کیا: حاضر ہوں تیری بارگاہ میں اے صاحبِ عظمت پروردگار! میں حاضر ہوں؛ تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! تمہیں معلوم ہے کہ مَلاءِ اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا تھا۔؟

میں نے عرض کیا: پروردگارا! مجھے تو اس کا علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے محمدؐ! کیا آدمیوں میں سے اپنا کوئی وزیر، اور بھائی اور اپنا وصی بھی منتخب و مقرر کیا ہے؟ (اپنے بعد کے لیے)۔؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! اور اے میرے معبود! میں کس کو منتخب کروں؟

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! میں نے علیؑ بن ابی طالبؑ کو آدمیوں میں سے تمہارے لیے منتخب کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! کیا میرے چچا زاد (بھائی) کو؟

پس میری طرف وحی فرمائی: اے محمدؐ! بلاشبہ تمہارے بعد علیؑ ہی تمہارا وارث اور تمہارے علم کا وارث اور قیامت کے دن تمہارا حاملِ لواء یعنی لواءِ حمد کا اُٹھانے (اور بلند کرنے) والا، اور تمہارے حوض (کوثر) کا ساقی ہوگا۔ تمہاری اُمّت میں سے جو مجھ پر ایمان لانے والا وہاں وارد ہوگا وہ (علیؑ) اُسے آبِ کوثر سے سیراب کرے گا۔

اور یہ بھی وحی کی گئی: (اے محمدؐ) میں نے اپنے نفس و ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی تمہارا

(۲) دشمن، تمہارے اہلِ بیتؑ کا دشمن اور تمہاری پاکیزہ ذرّیّت کا دشمن ہوگا، وہ اس حوض (کوثر) سے پانی نہیں پیے گا۔ اور اے محمدؐ! میں سچ ہی سچ کہتا ہوں کہ تمہاری ساری اُمّت کو داخلِ جنّت کر دوں گا سوائے ان لوگوں کے جو جنّت میں داخل ہونے سے انکار کریں گے۔

(۳) میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! بھلا کوئی جنّت میں جانے سے بھی انکار کرے گا؟

وحی کی گئی میری طرف: ہاں ہاں انکار کرے گا۔

میں نے عرض کیا: کوئی کیسے انکار کرے گا؟

میری طرف وحی آئی: اے محمدؐ! میں نے اپنے تمام بندوں اور مخلوق میں تم کو منتخب کیا اور تمہارے بعد کے لیے تمہارا ایک وصی بھی منتخب فرما لیا ہے اور اسی کو تم سے وہی نسبت و منزلت عطا فرمائی جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی۔ سوائے اِسکے

کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے اس کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی
تمہارے فرزندوں کا اسے والد بنایا پس تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کو
وہی حق حاصل ہوگا جو تمھیں اپنی زندگی میں اُن لوگوں کے اوپر حاصل ہے۔ اب
جو اُس کے حق سے انکار کرے گا، اُس نے گویا تمہارے حق سے انکار کیا جس نے
اُس کی ولایت سے انکار کیا گویا اُس نے جنّت میں جانے سے انکار کیا۔

(۴) یہ سنکر میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فوراً سر سجدے میں رکھدیا
کہ اللہ کا یہ بہت بڑا کرم ہے۔ اتنے میں ایک مُنادی نے ندا دی کہ اے محمدؐ! اپنے
سر کو سجدے سے اُٹھا لو۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! میری ساری اُمت کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت پر متحد کردے
تاکہ یہ سب کے سب قیامت کے دن میرے پاس میرے حوض (کوثر) پر
وارد ہوں۔

(۵) پس وحی کی گئی میری طرف: اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کے لیے اُن کو پیدا کرنے
سے قبل ہی فیصلہ کرلیا ہے اور میرا فیصلہ اُن میں نافذ ہوکر رہے گا کہ میں جس کو
چاہوں گا اس (علیؑ) کی وجہ سے ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا اس کی وجہ سے
ہدایت دوں گا۔ اور میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اس کو عطا فرمادیا ہے اور
اس کو تمہارا وزیر بنایا ہے، تمہارے بعد تمہارے اہل اور تمہاری اُمت پر
اس کو تمہارا خلیفہ مقرر فرمادیا ہے۔ اور یہ میں نے طے کرلیا ہے کہ جو اس سے بغض
اور دشمنی رکھے گا اور اس کی ولایت سے انکار کرے گا وہ جنّت میں ہرگز نہ جائیگا
"اور یہ سمجھ لو کہ": جس شخص نے اس (علیؑ) سے عداوت کی اُس نے گویا تم سے عداوت کی، اور
جس نے تم سے عداوت کی، گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی۔ اور جس نے
اُس سے محبت کی اُس نے تم سے محبت کی، اور جس نے تم سے محبت کی اُس نے
مجھ سے محبت کی۔

(۶) اور میں نے اُس (علیؑ) کے لیے یہ فضیلت بھی قرار دی ہے، اور یہ کہ
اُس کے صلب سے گیارہ مہدی پیدا کروں گا۔ اور یہ سب کے سب تمہاری
ذرّیت اور بتولؑ کی اولاد میں سے ہوں گے جن میں آخری مہدی وہ ہوگا جس کے
پیچھے عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح
بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں اُس کے ذریعے سے
لوگوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا، اور اس
کے ذریعے سے اندھوں کو آنکھیں اور بیماروں کو شفا بخشوں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! یہ کب ہوگا؟

(۷) پس میری طرف وحی آئی کہ یہ اُس وقت ہوگا جب علم دنیا سے اُٹھ جائے گا، جہل چھا جائیگا
قاریوں کی کثرت ہوگی، عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء
کم اور گمراہ اور خیانت کرنے والے فقہاء کی کثرت ہوگی اور شعراء کی زیادتی
ہوگی۔

(۸) (یہ اُس وقت ہوگا جب) تمہاری اُمت قبروں کے اوپر مساجد تعمیر کریگی
مصاحف (قرآن مجید) آراستہ ہوں گے، مسجدوں کی زینت و آرائش ہوگی
ظلم و فساد کی بہتات اور گناہ علانیہ کیے جائیں گے اور تمہاری اُمت کو برائی
اور گناہ کا حکم دیا جائے گا اور انھیں نیکیوں سے روکا جائے گا، مرد پر مرد اکتفا
کریں گے اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی۔ امراء و حکام کافر ہوں گے
اور اُن کے حوالی و موالی فاجر ہوں گے اور اُن کے اعوان و انصار ظالم ہونگے
اور اُن کے مشیر فاسق ہوں گے۔

(۹) اس وقت تین مقامات کی زمین دھنس جائے گی۔ ایک مشرق کیطرف
اور دوسری مغرب میں اور تیسری جزیرۃ العرب میں۔ اور تمہاری ذرّیت میں
سے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا، جس کی پیروی زنوج کریں گے اور
اولادِ حسن میں سے ایک شخص ظہور کریگا، اور دجّال ظاہر ہوگا جو مشرق کی
جانب سجستان سے نکلے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

(۱۰) میں نے عرض کیا: میرے معبود! میرے بعد کیا کیا فتنے رونما ہوں؟
پس مجھ پر وحی ہوئی، اور مجھے بنی اُمیّہ کی آفت اور میرے چچا (عبّاس) کی اولاد
کے فتنے کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات
کے متعلق بھی بتایا گیا۔ الغرض جب میں معراج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے
ابنِ عم (حضرت علیؑ) کو اس کی وصیت و ہدایت کی اور اللہ کا پیغام اُن تک پہنچایا
میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح انبیاءِ ماسلف نے اس کی حمد کی ہے
جسطرح مجھ سے قبل لوگ اسکی حمد کرچکے ہیں اور جسطرح وہ تمام چیزیں جو قیامت تک
پیدا ہونے والی اُس کی حمد و تعریف کریں گی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"یأتی علی النّاس زمان لا یقرب فیہ اِلّا الماحل ولا یظرّف فیہ اِلّا الفاجر ولا یضعّف فیہ اِلّا المنصف یعدّون الصّدقۃ فیہ غرمًا وصلۃ الرّحم منًّا والعبادۃ استطالۃ علی النّاس فعند ذالک یکون السّلطان بمشورۃ الاماء واِمارۃ الصّبیان وتدبیر الخصیان" (نہج البلاغہ)

ترجمہ "لوگوں پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ جس میں چغلخور مقرّب ہوگا، فاجر کو ہوشیار اور زیرک سمجھا جائے گا، انصاف پسند کو کمزور کہا جائے گا صدقہ دینے کو نقصان میں شمار کیا جائے گا، اعزّا کے حقوق کی ادائیگی کو احسان سمجھا جائے گا، عبادت لوگوں پر گراں "ناگوار" ہوگی، اُس وقت حکومت کنیزوں کے مشوروں سے ہوگی، بچّے امیر اور حاکم ہوں گے، خواجہ سرا (نامرد) انتظامِ حکومت سنبھالیں گے۔" (نہج البلاغہ)

باب ۲۶

حالاتِ یومِ ظہور

(۱) ظہور جمعہ کے دن ہوگا

أبی نے سعد سے، سعد نے ابنِ یزید، انھوں نے ابنِ ابو عمیر سے اور انھوں نے متعدد لوگوں سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" یخرج قائمنا اھل البیت یوم الجمعۃ الخبر "

" ہم اہلِ بیت کا قائم ؑ جمعہ کے دن ظہور و خروج کریگا " (الخصال)

(۲) سب سے پہلے حضرت جبرئیل بیعت کریں گے

أبی نے محمد عطار سے، انھوں نے اشعری، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابوسعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے اور بکیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر الاسود اور اس رکن کے متعلق جس میں حجر الاسود لگا ہوا ہے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" ومن ذالک الرکن یھبط الطیر علی القائم علیہ السلام فاول من یبایعہ ذالک الطیر، وھو واللہ جبرئیل ؑ والی ذالک المقام یسند ظھرہ، وھو الحجۃ والدلیل علی القائم ؑ، وھو الشاھد لمن وافی ذالک المکان تمام الخبر.

ترجمہ " اور اسی رکن سے ایک طائر امام قائم علیہ السلام کے پاس اُترے گا اور وہ طائر سب سے پہلے ان کی بیعت کرے گا اور وہ طائر خدا کی قسم حضرت جبرئیل ؑ ہوں گے اور امام قائم ؑ اپنی پشت کو ٹیک لگاتے ہوئے کھڑے ہوں گے اور یہ امام قائم ؑ کی حجت و دلیل ہے اور جو شخص اُس کے پاس جائے گا وہ آپ کے سامنے امام قائم ؑ کی گواہی دے گا۔ "

(علل الشرائع)

(۳) امامِ عصر کسی کی رعایا نہ ہوں گے

حنان بن سدیر نے اپنے والد سدیر بن حکیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسعید عقیصی سے اور انھوں نے حضرت امام حسن بن علی (علیہما السلام) سے روایت کی ہے کہ:

آپ نے فرمایا: " ما منا احد الا ویقع فی عنقہ بیعۃ لطاغیۃ زمانہ الا القائم الذی یصلی خلفہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم فان اللہ عزوجل یخفی ولادتہ ویغیب شخصہ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعۃ اذا خرج، ذالک التاسع من ولد اخی الحسین ابن سیدۃ الاماء یطیل اللہ عمرہ فی غیبتہ ثم یظھرہ بقدرتہ فی صورۃ شاب ذوا ربعین سنۃ ذالک لیعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر " (الاحتجاج)

ترجمہ: " ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے کسی ظالم کے تحت حکومت نہ ہو، سوائے اس امام قائم ؑ کے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ ؑ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ اللہ برتر و بزرگ اسی لیے ان کی ولادت اور ان کی ذات کو غائب رکھے گا، تاکہ وہ کسی کے زیرِ حکومت نہ رہیں۔ یہ میرے بھائی حسین کی اولاد میں سے نویں پشت میں ہوں گے اور ایک کنیز (سیدۃ الاماء) کے بطن سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی غیبت میں ان کی عمر کو طویل کرے گا اور جب وہ ظہور کریں گے تو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ یہ چالیس سال کے جوان ہیں۔ یہ اس لیے کہ جان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ہر شے پر قادر ہے۔ "

(احتجاج)

(۴) حٰمٓ عسق کی تفسیر، اس میں سنِ امام قائم ؑ پوشیدہ ہے

احمد بن علی اور احمد بن ادریس دونوں نے محمد بن احمد علوی سے، انھوں نے عمرکی سے، انھوں نے محمد بن جمہور سے، انھوں نے سلیمان بن سماعہ سے، انھوں نے عبداللہ بن قاسم سے، انھوں نے یحییٰ بن میسرہ خثعمی سے اور انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے اُن جناب کو فرماتے ہوئے سنا: " (یقول ؑ) (حٰمٓ) عسق عداد سنی القائم،

و "ق" جبل محیط بالدنیا من زَمرُّد اَخضر وخضرة
السماءِ من ذلك الجبل وعلم كلّ شيءٍ في "عسق"

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: " حٰمٓ عسٓق امام قائم علیہ السّلام کے سن کے اعداد ہیں اور "ق" ایک پہاڑ ہے جو زمرّدِ سبز کا ہے جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور آسمان پر سبزی درحقیقت اسی پہاڑ کا عکس ہے۔ اور ہر شے کا علم "عسٓق" میں مضمر ہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

⑤ امامِ عصرؑ بوقت ظہور جوان ہوں گے

ابن سعد نے ازدی سے روایت کی ہے اور ازدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ عبدالعزیز بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: مولا!

" اَنت صاحبنا ؟
فقالؑ: اِنّی لصاحبکم !؟
ثمّ: اخذ جلدة عضده فمدّها :
فقال: اَنا شیخ کبیر و صاحبکم شابٌّ حدث "

ترجمہ: " کیا آپ ہمارے صاحب الامر ہیں ؟
فرمایا: میں تمھارا امام ہوں۔
پھر: آپ نے اپنے بازو کی جلد پکڑی اور اسے کھینچ کر فرمایا:
دیکھو" میں بہت بوڑھا ہوں (جھریاں پڑی ہوئی ہیں) اور تمہارا صاحبؑ الامر نوجوان ہوگا۔" (قرب الاسناد)

⑥ امامِ عصرؑ کی حکومت چالیس سال رہیگی

زید بن وہب جہنی نے حضرت امام حسنؑ بن علی بن ابی طالب (علیہم السّلام) سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے:

قالؑ " یبعث الله رجلاً فی آخر الزّمان وکلب من الدّهر وجهل من النّاس یؤیّده الله بملائکته ویعصم انصاره وینصره بآیاته ویظهره علی الارض حتی یدینوا طوعاً اوکرهاً یملأ الارض عدلاً وقسطاً ونوراً وبرهاناً یدین له عرض البلاد وطولها لایبقی کافر الّا آمن ولا طالح الّا صلح وتصطلح فی ملکه السباع، وتخرج الارض نبتها وتنزل السماء برکتها وتظهر له الکنوز یملك ما بین الخافقین اربعین عاماً فطوبیٰ لمن ادرك ایّامه وسمع کلامه۔" (کتاب الاحتجاج)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: " آخرِ زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو مرکزِ زمانہ اور لوگوں میں غیر معروف ہو جس کی تائید و نصرت اللہ اپنے فرشتوں سے کریگا اس کے انصار و مددگاروں کی حفاظت کرے گا، اپنی آیات و نشانیوں سے اس کی مدد کرے گا اور وہ ساری روئے زمین پر غالب آئے گا، لوگ بخوشی یا مجبوراً بہرحال دین کو قبول کریں گے، وہ زمین کو عدل و داد سے، نور و برہان سے بھر دیگا، کوئی کافر بغیر ایمان لائے، اور بد اطوار بغیر اصلاح قبول کیے ہوئے نہ رہے گا۔ اس کی حکومت میں درندے بھی درست ہوجائیں گے، اور زمین اپنی ساری نباتات اُگا دے گی، آسمان سے برکتیں نازل ہوں گی، زمین کے اندر مدفون خزانے اُس پر ظاہر ہوجائیں گے اور ساری دنیا پر چالیس سال تک حکومت کرے گا، خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے دورِ حکومت کو پائے اور اُس کے کلام کو سُنے۔" (کتاب الاحتجاج)

⑦ صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا

محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے حسین بن ابراہیم بن عبداللہ بن منصور سے، اُنھوں نے محمد بن ہارون ہاشمی سے، اُنھوں نے احمد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے احمد سلیمان، دہادی سے، اُنھوں نے معاویہ بن ہشام سے، اُنھوں نے ابراہیم بن محمد ابن حنفیہ سے، اُنھوں نے اپنے والد محمد سے، اُنھوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

" المهدیّ منّا اهل البیت یصلح الله له اَمره فی لیلةٍ "

ترجمہ " مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ ایک ہی شب میں اس کا اقتدار اور اسکی حکومت قائم کردے گا۔"

(اکمال الدین)

(۸) امامِ زمانہ کا بوقتِ ظہور ارشاد ہوگا

طالقانی نے (ابنِ ہمام) سے، اُنھوں نے جعفر بن مالک سے، اُنھوں نے حسن ابنِ محمّد بن سماعہ سے، اُنھوں نے احمد بن حارث سے، اُنھوں نے مفضل بن عمر سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد بزرگوار حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" اذا قام القائم؏ : قال: " فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ " (الشعراء، آیت ۲۱)

ترجمۂ روایت " جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو (حضرت موسیٰؑ کی طرح) یہ کہیں گے "

ترجمۂ آیت :" پس میں تم میں سے راہِ فرار اختیار کرگیا' جب میں تم سے خوفزدہ ہوگیا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔"

(اکمال الدین)

(۹) آپؑ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

اَبی اور ابنِ ولید نے سعد اور حمیری اور احمد بن ادریس سے' ان سب نے ابنِ عیسیٰ و ابوالی خطّاب و محمّد بن عبدالجبّار اور عبداللہ بن عامر سے' ان سب نے ابنِ ابونجران سے' اُنھوں نے محمّد بن مساور سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر جعفی سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اُن جناب کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ " ایاکم والتنویہ اَما واللہ لیغیبنّ اِمامکم سنینا من دھرکم ولیمحّص حتّیٰ یقال مات او ھلك بِاَیّ وادٍ سلك ولتدمعنّ علیہ عیون المؤمنین و لتکفأنّ کما تکفأ السّفن فی امواج البحر فلا ینجو الّا من اخذ اللہ میثاقہ وکتب فی قلبہ الایمان وایّدہ بروحٍ منہ ولترفعنّ اثنتا عشرۃ رایۃ مشتبھۃ لا یدری اَیٌّ من اَیٍّ.

قال: فبکیتُ :

فقالؑ لی: ما یبکیكَ یا اباعبداللہ ؟

فقلتُ: وکیف لا اَبکی وانت تقول ترفع اثنتا عشرۃ رایۃ مشتبھۃ لا یدری اَیٌّ من اَیٍّ ؟ فکیف تصنع ؟

قال : فنظر الی شمس داخلۃ فی الصُّفّۃ

فقالؑ : یا اباعبداللہ تریٰ ھٰذہِ الشمس ؟

قلتُ: نعم ۔

قالؑ :. واللہ لَاَمرنا اَبین من ھٰذہِ الشمس "

ترجمہ: فرمایا " دیکھو ! اس بات کو مشتہر نہ کرنا ۔ خدا کی قسم تمھارا امام قائمؑ برسوں تک غیب کے پردے میں پوشیدہ رہے گا' اور اتنی طویل مدت تک غائب رہے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے "وہ مر گئے یا ہلاک ہوگئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے "

مومنین کی آنکھوں سے اُن کے لیے آنسو جاری ہوں گے اور وہ ایسے تھپیڑے کھائیں گے جیسے کوئی کشتی سمندر میں تھپیڑے کھاتی ہے ۔ اس (دَور) میں بس وہی شخص (اپنا ایمان) سلامت رکھ سکے گا جس سے روزِ ازل اللہ نے عہدو میثاق لے لیا ہے اور اس کے دل پر ایمان نقش کر دیا ہے ۔ اور روح الایمان سے اسکی مدد کی ہے، اُن کے ظہور کے وقت بارہ جھنڈے لہراتے ہونگے اور یہ پتہ بھی نہ چلے گا کہ حق کا جھنڈا کونسا ہے اور باطل کا کونسا جھنڈا ہے، لوگ اشتباہ میں پڑجائیں گے ۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں رونے لگا۔

آپؑ نے دریافت کیا: کیوں گریہ کرتے ہو ؟

میں نے عرض کیا: کیونکر نہ گریہ کروں جبکہ آپؑ یہ فرماتے ہیں کہ بارہ جھنڈے بلند ہوں گے جو مشتبہ حالت میں ہوں گے' پتہ نہ چلے گا کہ کونسا جھنڈا کس کا ہے ۔ یہ صورت ہوگی تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں گے ۔ ؟

یہ سنکر آپؑ نے روشندان سے آفتاب کو دیکھا

پھر فرمایا: اے اباعبداللہ ! تم اس آفتاب کو دیکھتے ہونا؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں ۔

آپؑ نے فرمایا: امام قائمؑ بخدا ' اس سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا ۔ (اس میں پریشانی کی کیا بات ہے ۔)

(اکمال الدین)

★ غیبۃ نعمانی میں بھی ابن ابی نجران نے محمّد بن عیسیٰ و عبداللہ بن عامر و ابن ابوخطّاب کے حوالے سے اور ان سب نے حمیری و جعفر بن محمّد بن مالک نے محمّد بن ہمام کے حوالے سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے ۔

★ غیبتِ طوسی میں احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، اُنھوں نے ابنِ شاذان سے
اُنھوں نے ابنِ ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

★ (محمد یعقوب) کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے
عبدالکریم سے اور اُنھوں نے ابنِ ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتِ نعمانی)

(۱۰) درحقیقت ہر امام "قائم بِاَمرِ اللہ" ہے

سنانی نے اسدی سے، اُنھوں نے سہل سے، اور سہل نے عبدالعظیم حسنی سے
روایت کی ہے کہ عبدالعظیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمدؑ تقی بن حضرت علی بن موسیٰؑ
سے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ اہلِ بیتِ محمدؐ میں سے آپؑ ہی وہ امام قائم ہوں گے جو زمین کو عدل و
داد سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔؟

فقالؑ: "یا اباالقاسم! ما منّا اِلّا قائمٌ بِاَمرِ اللہ عزّوجلّ وھادٍ اِلیٰ دینہ
ولکنّ القائم الّذی یطھّر اللہ بہ الارض من اھل الکفر والجحود
ویملأُھا عدلاً وقسطاً ھو الّذی یخفی علی النّاس ولادتہ ویغیب
عنھم شخصہ ویحرم علیھم تسمیتہ وھو سمیُّ رسول اللہ
وکنیّہ وھو الّذی تطوی لہ الارض ویذلّ لہ کلّ صعب
یجتمع الیہ اصحابہ عدّۃ اھل بدر ثلاثۃ عشر رجلاً من
اقاصی الارض وذٰلک قول اللہ عزّوجلّ:

• ایت "" اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللہُ جَمِیْعًا اِنَّ اللہَ عَلیٰ کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ •" (سورہ البقرۃ آیت ۱۴۸)

فاذا اجتمعت لہ ھٰذہِ العدّۃ من اھل الاخلاص اظھر
اَمرہ، فاذا اکمل لہ العقد وھو عشرۃ الاف رجل خرج
باذن اللہ عزّوجلّ، فلا یزال یقتل اعداء اللہ حتّی یرضی
اللہ عزّوجلّ۔

قال عبدالعظیم: فقلت لہ: یا سیّدی! وکیف یعلم اَنّ اللہ قد رضی؟
قالؑ: یلقی فی قلبہ الرّحمۃ فاذا دخل المدینۃ اَخرج اللّات و
العزّیٰ فاَحرقھما۔

ترجمۂ روایت: "آپؑ نے فرمایا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے تو ہر امام قائم بِاَمرِ اللہ ہے اور

اُس کے دین کی طرف ہدایت کرنے والا ہے لیکن وہ امام قائمؑ جو زمین کو اہلِ کفر
اور منکرین سے پاک کر دے گا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا، وہ، وہ ہوگا جس کی
ولادت اور ذات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور جس کا نام لینا بھی
حرام ہوگا، وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ہمنام ہوگا اور ہم کنیت ہوگا
وہی وہ ہوگا جس کے لیے زمین سمٹے گی، ہر سختی اُس کے لیے آسان ہوگی، زمین کے
دور دراز خطّوں سے اس کے اصحاب جن کی تعداد اصحابِ بدر کے برابر تین سو تیرہ
ہوگی اس کے پاس جمع ہوں گے۔ اسی کے لیے اللہ عزّوجلّ کا ارشاد ہے:

ترجمۂ آیت: " جہاں کہیں بھی تم ہو (گے) اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا
بیشک اللہ ہر شے کے اوپر قادر ہے " (البقرۃ ۱۴۸)

جب آپ کے یہ سارے اصحاب جمع ہو جائیں گے تو آپ اپنی حکومت کا اعلان
فرمائیں گے اور جب دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے تب آپ
اللہ کے حکم سے خروج فرمائیں گے اور دشمنانِ خدا کو قتل کرنا شروع کریں گے اور اتنا قتل کریں گے کہ
اللہ عزّوجلّ راضی ہو جائے گا۔"

عبدالعظیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اُنھیں (امام قائمؑ کو) یہ کیسے علم
ہو جائے گا کہ اللہ راضی ہو گیا؟
آپ نے فرمایا: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ پہونچیں گے
تو لات و عزّیٰ (بتوں) کو نکال کر جلا ڈالیں گے۔" (اکمال الدین)

★ کتاب الاحتجاج میں بھی عبدالعظیم کی یہی روایت مرقوم ہے۔

(۱۱) "فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ" کی تفسیر

ایک جماعتِ رواۃ نے ابومفضّل سے، اُنھوں نے محمد حمیری سے، اُنھوں نے اپنے والد سے
اُنھوں نے ابنِ ابوخطّاب سے، اُنھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، اُنھوں نے عبداللہ بن قاسم سے،
اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے روایت کی ہے کہ اور مفضّل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت
ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے جابر کی تفسیر سے متعلق دریافت کیا:

فقالؑ: "لا تحدّث بہ السّفلۃ فیذیعونہ اَما تقرأ کتاب اللہ
" فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ " (سورہ مدثّر آیت ۸)
اِنّ منّا اِمامًا مستتراً فاذا اراد اللہ اظھار امرہ نکت فی قلبہ

نکتة فظهر فقام بأمر الله ۔" (غیبۃ طوسی)

ترجمۂ روایت: "سفلوں اور پست ذہنیت والوں سے ان کی تفسیر بیان نہ کرنا، ورنہ وہ اس کو مشتہر کردیں گے۔ کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے:

ترجمۂ آیت: " پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔" (مدثر آیت ۸)

بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو اُن کے دل میں یہ بات ڈالدے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔ (کھڑے ہوں گے)

(غیبۃ طوسی)

★ رجال کشی میں بھی آدم بن محمّد بلخی نے علی بن حسن بن ہارون دقّاق سے، اُنھوں نے علی بن احمد سے، اُنھوں نے احمد بن علی بن سلیمان سے، اُنھوں نے ابنِ فضّال سے، اُنھوں نے علی بن حسان سے اور اُنھوں نے مفضّل سے یہی روایت بیان کی ہے جو مرقوم ہے۔ (رجال کشی)

⑫ "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ..." کی شانِ نزول

محمّد بن عبّاس نے عبداللہ بن اسد سے، اُنھوں نے ابراہیم بن محمّد سے اُنھوں نے احمد بن معمر اسدی سے، اُنھوں نے محمّد بن فضیل سے، اُنھوں نے کلبی سے، اُنھوں نے ابوصالح سے اور اُنھوں نے ابنِ عبّاس سے اللہ عزّوجلّ کے اس قول (آیت):

" اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۔" ¹ (سُورۃ الشعراء آیت ۴)

کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا:

قال: " هٰذه نزلت فينا وفى بنى اُميّة؛ تكون لنا دولة تذلّ اَعناقهم لنا بعد صعوبة وهوان بعد عزّ "

اُنھوں نے کہا: "یہ آیت ہم لوگوں کے متعلّق اور بنی اُمیّہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ہمارے خاندان کو اقتدار حاصل ہوگا اور بنی اُمیّہ کی گردنیں ذلّت کے ساتھ جُھک جائیں گی۔

¹ ترجمۂ آیت: " اگر ہم چاہیں تو ہم اُن پر آسمان سے کوئی آیت (معجزہ) نازل کردیں جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ اُن کی گردنیں جُھک جائیں۔" (شعراء-۴)

⑬ آیت: اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ... کی شانِ نزول

محمّد بن عبّاس نے احمد بن حسن بن علی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمّد بن اسماعیل سے، اُنھوں نے حنّان بن سدیر سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ اُن جناب سے اللہ عزّوجلّ کے اس قول (آیت):

الآیة " اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۔" (الشعراء آیت ۴)

کے متعلّق دریافت کیا

قالؑ: " نزلت فى قائم اٰلِ محمّد صلّى الله عليه وآله وسلّم ينادى باسمه من السماء "

ترجمہ " یہ آیت حضرت قائم آلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے متعلّق نازل ہوئی ہے۔ اُن کے نام کا آسمان سے اعلان ہوگا۔" (کنزجامع الفوائد)

⑭ آیت: اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ... کی شانِ نزول

محمّد عبّاس نے حسین بن احمد سے، اُنھوں نے محمّد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے یونس سے اُنھوں نے صفوان سے، اُنھوں نے ابوعثمان سے، اُنھوں نے معلّیٰ بن خنیس سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے اور اُن جناب نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے کہ:

قالؑ: " انتظروا الفرج فى ثلاث "

قيل: وما هنّ؟

قالؑ: " اختلاف اهل الشام بينهم، و الرايات السود من خراسان والفزعة فى شهر رمضان "

قيل له: وما الفزعة فى شهر رمضان؟

قالؑ: اَمَا سمعتم قول الله عزّوجلّ فى القراٰن:

" اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ " (الشعراء آیت ۴)

قال ؑ: "إنه يخرج الفتاة من خدرها و يستيقظ النائم و يفزع اليقظان۔" (کنز جامع الفوائد)

ترجمہ: "تین علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد فرج و ظہورِ امام قائم ؑ کا انتظار کرنا۔"

عرض کیا گیا: وہ تین علامتیں کیا ہیں؟

فرمایا: "اہلِ شام کا آپس میں اختلاف، خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار ہونا، اور ماہِ رمضان میں فزع (خوف)۔"

دریافت کیا گیا: ماہِ رمضان میں خوف کیسا؟

فرمایا: "کیا تم لوگوں نے اللہ عزوجل کا یہ قول قرآن مجید میں نہیں سنا ہے کہ:

"إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (الشعراء آیت ۴)

ترجمہ روایت: "یعنی اُس وقت عورتیں پردے سے نکل پڑیں گی اور خوابیدہ لوگ نیند سے جاگ اُٹھیں گے اور خوف سے کانپنے لگیں گے۔" (کنز جامع الفوائد)

(۱۵) آیت: إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ.... کی تفسیر

حسین بن عبید اللہ نے بزوفری سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے، اُنھوں نے ابن قتیبہ سے، اُنھوں نے فضل بن شاذان سے، اُنھوں نے ابن فضال سے، اُنھوں نے مثنی حناط سے، اُنھوں نے حسن بن زیاد صیقل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق ابنِ امام محمد باقر ؑ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقول ؑ: "إن القائم لا يقوم حتى ينادي مناد من السماء تسمع الفتاة في خدرها ويسمع أهل المشرق والمغرب وفيه نزلت هذه الآية:

"إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (الشعراء آیت ۴)

آپ نے فرمایا" بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق اور مغرب والے سُنیں گے۔ اسی کے لیے یہ آیت نازل ہوتی ہے: (آیت مذکورہے)

یعنی: "إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ ... خَاضِعِينَ" (شعراء آیت ۴)

(۱۶) امام عصرؑ کے لیے پیری نہیں ہے

طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے، اُنھوں نے ہروی سے روایت کی ہے اور ہروی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کے امام قائم ؑ کی کیا پہچان ہوگی

قال ؑ: "علامته أن يكون شيخ السن شاب المنظر حتى أن الناظر إليه ليحسبه ابن أربعين سنة أو دونها وإن من علامته أن لا يهرم بمرور الأيام والليالي عليه حتى يأتي أجله۔" (اکمال الدین)

آپؑ نے فرمایا: "اُن کی پہچان یہ ہے کہ وہ بہت کبیر السن ہونے کے باوجود جوان نظر آئیں گے اور دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔ دوسری پہچان یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی زمانہ گذر جائے مرتے دم تک بوڑھے نہ ہوں گے۔" (اکمال الدین)

(۱۷) آپؑ کا ظہور بروز عاشورا ہوگا

ابن ادریس نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن عیسٰی سے، اُنھوں نے اہوازی سے، اُنھوں نے بطائنی سے، اُنھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يخرج القائم ؑ يوم السبت يوم عاشورا اليوم الذي قتل فيه الحسين عليه السلام"

"امام قائم علیہ السلام بروز شنبہ یوم عاشورا، جس دن امام حسین علیہ السلام قتل کیے گئے تھے، ظہور و خروج فرمائیں گے۔" (اکمال الدین)

(۱۸) سب سے پہلے جبرئیل بیعت کریں گے

ابن الولید نے صفار سے، اُنھوں نے ابن یزید سے، اُنھوں نے ابن ابوعمیر سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے، اُنھوں نے ابان تغلب سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا:

"إن أول من يبايع القائم ؑ جبرئيل ينزل في صورة طير أبيض

فیبایعه ثمّ یضع رجلاً علیٰ بیت الله الحرام و رجلاً علیٰ بیت المقدس ثمّ ینادی بصوت طلق ذلق تسمعه الخلائق: "اَتیٰ اَمرُ اللهِ فَلَا تَستَعجِلُوهُ" (سُورۂ نحل آیت ۱) (رایة)

ترجمہ: "امام قائمؑ کی سب سے پہلے جبرئیل بیعت کریں گے وہ ایک سفید طائر کی شکل میں نازل ہوں گے، ایک پاؤں خانۂ کعبہ پر رکھیں گے اور ایک پاؤں اُن کا بیت المقدس پر ہوگا اور ایک بلند اور خوش کن آواز کے ساتھ اعلان کریں گے کہ:

ترجمۂ آیت: "اللہ کا امر قریب ہے پس اس کے لیے جلدی مت کرو۔" (نحل آیت ۱)

★ ایک دوسری روایت میں ابان بن تغلب نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اور حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۱۹) آپؑ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا

ان ہی اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "سیأتی فی مسجدکم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً یعنی مسجد مکّة ـ یعلم اهل مکّة انّه لم یلد (هم) اٰباؤهم ولا اجدادهم، علیهم السیوف، مکتوب علیٰ کلّ سیف کلمة تفتح الف کلمة، فیبعث الله تبارك وتعالیٰ ریحًا فتنادی بکلّ واد: هٰذا المهدیّ یقضی بقضاء داؤد وسلیمان علیهما السّلام لا یرید علیه بیّنة۔"

ترجمہ: "عنقریب تمہاری مسجد (خانۂ کعبہ) میں تین سو تیرہ ۳۱۳ اشخاص ایسے آئیں گے جنکے متعلق اہلِ مکہ کو قطعی علم نہ ہوگا کہ وہ کب پیدا ہوئے اور ان کے آباء و اجداد کون ہیں۔ اُن کے پاس تلواریں ہوں گی، ہر تلوار پر ایک کلمہ مرقوم ہوگا جس سے ہزار ہزار کلمے پیدا ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو مبعوث فرمائے گا جو ہر وادی میں پکار کر اعلان کرے گی کہ یہ مہدیؑ ہیں۔ حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کے مانند فیصلہ کریں گے اور کسی سے گواہ طلب نہ کریں گے۔" (اکمال الدین)

(۲۰) ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے

غیبۃ نعمانی میں علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ عطّار سے، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، اور اُنھوں نے ابان بن تغلب سے ایسی ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ ہے کہ:

"مکتوب علیها الف کلمة کلّ کلمة مفتاح الف کلمة"

"ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے۔" (غیبۃ نعمانی)

(۲۱) اصحابِ امامؑ کی بادلوں پر سواری

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے روایت کی ہے، مفضّل کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"لقد نزلت هٰذه الاٰیة فی المفتقدین من اصحاب القائمؑ وقوله عزّوجلّ "اَینَمَا تَکُونُوا یَأتِ بِکُمُ اللهُ جَمِیعًا" (سورہ بقرہ آیت ۱۴۸) اِنّهم المفتقدون عن فرشهم لیلاً، فیصبحون بمکّة وبعضهم یسیر فی السّحاب نهارًا یعرف اسمه واسم ابیه وحلیته ونسبه۔" قال: فقلت: جعلت فداك ایّهم اعظم ایمانًا؟ قالؑ: اَلّذی یسیر فی السحاب نهارًا۔" (اکمال الدین)

ترجمۂ روایت: "امام قائمؑ کے اصحاب کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

ترجمۂ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم سب کو لے آئے گا" (بقرہ ۱۴۸)

ترجمۂ روایت: "وہ (اصحابِ امام) رات کے وقت اپنے اپنے فرشِ خواب سے اچانک غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں جا پہنچیں گے اور کچھ لوگ تو دن کے دن بادلوں پر سوار ہو کر (خدمتِ امامؑ میں) حاضر ہوں گے۔ جن کے نام، اُن کے والد کے نام، اُن کا حلیہ اور اُن کا نسب امام جانتے ہوں گے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، ان دونوں میں از روئے ایمان کون افضل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ، جو دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے۔" (اکمال الدین)

(۲۲) آپؑ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہونگے

محمدّ بن ہمام نے جعفر بن محمدّ بن مالک سے، اُنھوں نے عمر بن طرخان سے، اُنھوں نے محمد بن اسماعیل سے، اُنھوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اِنَّ ولیَّ اللہ یعمر عمر ابراھیم خلیل عشرین ومائۃ سنۃ ویظھر فی صورۃ فتیً موفق ابن ثلاثین سنۃ۔“

ترجمہ: ”بلاشبہ حضرت ولی اللہ (امام عصرؑ) وقتِ ظہور حضرت ابراہیمؑ کی عمر کی طرح جو ایکسو بیس سال تھی مگر وہ دیکھنے میں ایک تیس سالہ جوان معلوم ہوتے تھے، تیس سال کے جوان ہوں گے۔ (غیبتِ طوسی)

(۲۳) ابتداء میں لوگ آپؑ کا انکار کریں گے

محمدّ بن ہمام نے حسن بن علی عاقولی سے، اُنھوں نے حسن بن علی بن ابوحمزہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

”لوخرج القائمُ لقد انکرہ الناس، یرجع الیھم شاباً موفقاً فلا یلبث علیہ اِلّا کلُّ مؤمن آخذ اللہ میثاقہ فی الذَّرِّ الاوّل“ (غیبتِ طوسی)

ترجمہ ”جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا، تو لوگ اُن کے ماننے سے انکار کریں گے، اور آپ اُن کی طرف بھرپور جوان کی صورت میں جائیں گے، لیکن وہ مومن کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں عہد و میثاق لیلیا ہے، فوراً مان لیگا۔“ (غیبتِ طوسی)

(۲۴) لوگ تو امام عصرؑ کو کبیر السّن خیال کریں گے

علی بن حسین مسعودی نے محمدّ عطّار سے، اُنھوں نے محمدّ بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمدّ بن علی کوفی سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے، اُنھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السّلام سے مذکورہ بالا روایت کے مثل روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ مزید ہے کہ سب سے بڑی آزمائش یہ ہے کہ لوگ کبیر السّن خیال کریں گے۔[1]

[1] غیبتِ نعمانی

(۲۵) ندائے آسمانی کیلئے ابوجعفر منصور کی روایت

الغضائری نے بزوفری سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے، اُنھوں نے ابنِ قتیبہ سے، اُنھوں نے ابن شاذان سے، اُنھوں نے اسماعیل بن صباح سے، اُنھوں نے کہا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابوجعفر منصور (دوانقی) کے پاس تھا میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ:

”یا سیف بن عمیرۃ لابدّ من مناد ینادی باسم رجل من وُلد ابی طالبؑ من السماء“

فقلت: یرویہ احد من الناس؟

قالؑ: والّذی نفسی بیدہ لسمیعَ اُذنی منہ یقول: لابُدَّ من منادٍ ینادی باسم رجل من السماء۔

قلتُ: یا امیرالمومنین! اِنَّ ھٰذا الحدیث ماسمعت بمثلہ قطُّ

فقال: یاسیف!! اذا کان ذٰلک فنحن اوّل من یجیبہ اَمَا اِنّہ احد بنی عمّنا۔

قلت: ایُّ بنی عمّکم؟

قال: رجل من وُلد فاطمۃ علیھا الصّلوٰۃ والسّلام۔

ثمّ قال: یاسیف! لولا اَنّی سمعت اباجعفرؑ محمّد بن علیؑ یحدّثنی بہ ثمّ حدّثنی بہ اھل الدّنیا ما قبلت منھم ولکنّہ محمّد بن علیؑ

ترجمہ ”اے سیف بن عمیرہ! لابدی ولازمی ہے کہ ابوطالبؑ کی اولاد میں سے ایک شخص کے نام کا اعلان آسمان سے ہو۔“

میں نے پوچھا: کیا اس کے متعلق کسی شخص نے کوئی روایت نقل کی ہے؟

اُنھوں نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آسمان سے ایک شخص کے نام کا اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! مگر میں نے تو اس قسم کی کوئی حدیث کبھی نہیں سنی۔

ابوجعفر منصورؔ نے کہا: اے سیف! جب ایسا کوئی اعلان ہوگا تو میں سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہوں گا، لیکن یہ کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے کسی کا نام ہوگا۔

میں نے پوچھا: آپ کے کونسے چچا کی اولاد؟

منصور نے کہا: وہ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہوگا۔
پھر کہا: اے سیف! اگر یہ بات میں نے ابوجعفر محمدؑ (باقر) بن علیؑ سے نہ سنی ہوتی تو اگر ساری دنیا بھی کہتی تو اعتبار نہ کرتا، مگر یہ بات تو محمدؑ بن علیؑ (امام محمد باقرؑ) نے کہی ہے۔ (پھر کیسے نہ اعتبار کروں)۔ (غیبتہ طوسی)

★ کتاب الارشاد میں علی بن بلال نے محمد بن جعفر مؤدب سے، اُنھوں نے احمد بن ادریس سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (ارشاد)

(۲۶) اصحابِ امام قائمؑ ہی اُمتِ معدودہ ہیں

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، اُنھوں منصور بن یونس سے اُنھوں نے اسماعیل بن جابر سے، اُنھوں نے ابوخالد سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیات کے متعلق سنا:
"فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا" (سورۃ البقرۃ ۱۴۸)
آپؑ نے فرمایا: اس آیت میں "خیرات" سے مراد "ولایت" ہے۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا: اس سے مراد امام کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں اور وہی خدا کی قسم "گِنا گِنایا گروہ" یعنی اُمتِ معدودہ ہے قالؑ: "يجتمعون والله في ساعة واحدة قزع كقزع الخريف"
یعنی (یہ لوگ خدا کی قسم ایک ساعت میں اس طرح جمع ہوجائیں گے جیسے برسات کے بادل جمع ہوجاتے ہیں۔) (کافی)

(۲۷) قبل از ظہور چند حتمی اُمور

(غط) احمد بن ادریس نے ابنِ قتیبہ سے، اُنھوں نے ابنِ شاذان سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (آپ کے پدر بزرگوار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج حتمی امر ہے، آسمانی ندا حتمی امر ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا امرِ حتمی ہے اور بہت سی باتوں کے لیے وہ جناب فرمایا کرتے تھے کہ یہ امرِ حتمی ہے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"واختلاف بني فلان من المحتوم وقتل النفس الزكية من المحتوم وخروج القائم من المحتوم"
قلتُ: وكيف يكون النداء؟
قالَ: ينادي منادٍ من السماء أول النهار يسمعه كلُّ قوم بألسنتهم
"أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ"
ثم ينادي إبليس في آخر النهار من الأرض:
"أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عثمان وشيعته"
فعند ذالك يرتاب المبطلون" (غیبتہ طوسی)

ترجمہ روایت: "اور بنی فلاں کے مابین اختلاف بھی امرِ حتمی ہے اور قتلِ نفس زکیہ بھی حتمی امر ہے اور امام قائمؑ کا ظہور بھی امرِ حتمی ہے۔"
میں نے عرض کیا: ندائے آسمانی کیسی ہوگی؟
آپؑ نے فرمایا: صبح کے وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ:
"آگاہ ہوجاؤ، حق علیؑ اور اُن کے شیعوں میں ہے۔"
پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا:
"آگاہ ہوجاؤ، حق عثمان اور اُن کے شیعوں میں ہے۔"
ابلیس کی اس ندا کو سن کر اہلِ باطل شک میں پڑجائیں گے۔ (غیبتہ طوسی)

★ کتاب الارشاد میں بھی ابن شاذان سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (ارشاد)

(۲۸) آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا اور....

غط (غیبتہ طوسی) میں سعد نے حسن بن علی زیتونی اور حمیری سے ایک ساتھ اور اُنھوں نے احمد ابنِ ہلال سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے اور اُنھوں نے حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسے ہم یہاں بقدرِ ضرورت مختصراً بیان کرتے ہیں:
قالَ: لابدَّ من فتنة صمّاء صيلم يسقط فيها كلُّ بطانة و وليجة، وذالك عند فقدان الشيعة الثالث من ولدي يبكي عليه أهل السماء وأهل الأرض وكم من مؤمن متأسّف حرّان حزين عند فقد الماء المعين كأني بهم أسرّ ما يكونون

وقد نودوا نداء يسمعه من بُعد كما يسمعه من قرب
يكون رحمة للمومنين وعذابًا على الكافرين "

فقلتُ : أىُّ نداء هو ؟

قال ؑ : ينادون فى رجب ثلاثة اصوات من السماء صوتًا منها :

" الا لعنة الله على القوم الظالمين "

والصوت الثانى : " ازفت الآزفة يا معشر المومنين "

والصوت الثالث يرون بدنًا بارزًا نحو عين الشمس :

" هٰذا امير المومنين قد كرّ فى هلاك الظالمين "

وفى رواية الحميرى : والصوت بدن يرى فى قرن الشمس يقول :

" انّ الله بعث فلانًا فاسمعوا له واطيعوا "

وقالا جميعًا نعند ذالك يأتى الناس الفرج وتودّ الناس لو كانوا
احياء ويشفى الله صدور قوم مؤمنين " (غیبتہ طوسی)

ترجمہ روایت :

" یہ لازمی وضروری ہے کہ آئندہ ایک سخت اذیت رساں اور مصیبتناک فتنہ کھڑا ہو جس میں ساری رازداریاں ختم ہوجائیں گی، اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے تیسرے فرزند سے شیعہ محروم ہوجائیں گے (یعنی امام حسن عسکری ؑ کی وفات کے بعد) جس پر اہلِ آسمان اور اہلِ زمین گریہ کریں گے اور کتنے ہی مومنین جیتے جی آپ شیریں کے غائب ہونے پر متاسف، مغموم اور محزون رہیں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اُن کا بے حال ہونا کہ اتنے میں ان کے لیے ایک ندا آئے گی جس کو دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے قریب والے ۔ یہ ندا مومنین کے لیے رحمت ہوگی اور کافروں کے لیے عذاب ۔

میں نے عرض کیا: وہ ندا کیا ہوگی ؟

آپ نے فرمایا: ماہِ رجب میں تین مرتبہ آواز آئے گی۔

پہلی آواز یہ ہوگی: " الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین "

دوسری آواز یہ ہوگی: " ازفت الآزفة یا معشر المومنین "

تیسری آواز کے وقت سورج سے ایک جسم نمودار ہوگا اور آواز آئے گی:

" هٰذا امير المومنين قد كرّ فى هلاك الظالمين "

اور ایک روایت میں حمیری کا بیان ہے کہ ایک جسم سورج سے نمودار ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ:

" اللہ تعالیٰ نے فلاں کو بھیجا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو "
اور اُس وقت لوگوں کو فرج وکشادگی نصیب ہوگی؛ بلکہ مُردے بھی تمنا کریں گے کہ کاش ہم زندہ ہوتے" اور مومنین کے قلوب کا رنج وغم دور ہوجائے گا۔" (غیبتہ طوسی)

نی : غیبتہ نعمانی میں محمد بن ہمام نے احمد بن مابنداد اور حمیری سے ایک ساتھ اور ان دونوں نے احمد بن ہلال سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے (غیبتہ نعمانی)

(۲۹) ۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان عاشورِ محرم کو ظہور

غط : الفضل نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

" انّ القائم صلوات الله عليه ينادى باسمه ليلة ثلاث وعشرين
ويقوم يوم عاشورا يوم قتل فيه الحسين بن علىّ عليه السلام "

" ۲۳ تاریخ کو امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان ہوگا اور یوم عاشورا محرم جس دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا، ظہورِ امام قائم ؑ ہوگا۔"
(غیبتہ طوسی)

(۳۰) رُکن ومقام کے درمیان بیعت

غط : الفضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حَیّ بن مروان سے، حَیّ نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" كأنّى بالقائم يوم عاشورا يوم السبت قائمًا بين الركن و
المقام بين يديه جبريل ؑ ينادى : البيعة لله فيملأها
عدلًا كما ملئت ظلمًا وجورًا "

ترجمہ " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام روز شنبہ عاشورا کے دن رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہیں اور اُن کے سامنے حضرت جبریل ؑ یہ اعلان کررہے ہیں کہ " اللہ کے لیے ان کی بیعت کرو، یہ زمین کو عدل وقسط سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔"

غط (غیبتہ طوسی)

(۳۱) آسمان و زمین سے اعلان

غط : الفضل نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :

قالؑ " خروج القائمؑ من المحتوم "

قلتُ : وکیف یکون النّداء ؟

قالؑ : ینادی منادٍ من السماء اوّل النہار : " اَلَا اِنَّ الحقَّ فی علیٍّ وَشیعتہٖ " ثمّ ینادی ابلیس فی اٰخر النہار : اَلَا اِنَّ الحقَّ فی عثمان وشیعتہٖ " فعند ذالک یرتاب المبطلون "

آپؑ نے فرمایا : " امام قائمؑ کا ظہور حتمی امر ہے "

میں نے عرض کیا : اُن کے ظہور کا اعلان کیسے ہوگا ؟

آپؑ نے فرمایا : آسمان سے ایک منادی صبح کے وقت ندا دے گا کہ " آگاہ ہو جاؤ حق حضرت علیؑ اور ان کے شیعوں میں ہے "

پھر : شام کے وقت ابلیس اعلان کرے گا کہ : " آگاہ ہو جاؤ حق عثمان اور ان کے شیعوں میں ہے "

یہ اعلان سنکر اہلِ باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ غط = (غیبۃ طوسی)

(۳۲) اعلانِ جبرئیل کو سب سُنیں گے

غط : (غیبۃ طوسی) میں ہے کہ الفضل نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے ابوایوب سے، اُنھوں نے محمد بن مسلم سے، اور ان کا بیان ہے کہ :

" ینادی منادٍ من السماء باسم القائم فیسمع ما بین المشرق الی المغرب، فلا یبقیٰ راقد الّا قام، ولا قائم اِلّا قعد، ولا قاعد اِلّا قام علیٰ رجلیہ من ذالک الصوت، وھو صوت جبرئیل الرّوح الامین "

محمد بن مسلم نے کہا : " آسمان سے ایک منادی امام قائم علیہ السّلام کے نام کا اعلان کرے گا جسکو تمام اہلِ مشرق و مغرب سُنیں گے جسکو سنکر سونے والے جاگ اُٹھیں گے، جو کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائیگا، بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ آواز حضرت جبرئیل روح الامین کی ہوگی "

(۳۳) امام قائمؑ کے تین نام

فضل نے اسماعیل بن عیاش سے، اُنھوں نے اعمش سے، اُنھوں نے ابی وائل سے، اُنھوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ میں نے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا :

" اِنّہٗ یبایع بین الرّکن والمقام اسمہٗ احمد وعبداللہ والمہدیُّ فہذہٖ اسماؤہٗ ثلاثتہا " (غیبۃ طوسی)

" اُن (امام مہدیؑ) کی بیعت رُکن و مقام کے درمیان ہوگی، اُن کے تین نام ہیں احمد، عبداللہ اور مہدی "

(۳۴) امام قائمؑ کی حکومت ۳۰۹ سال رہیگی

فضل نے علی بن عبداللہ سے، اُنھوں نے عبدالرّحمٰن بن ابی عبداللہ سے، اُنھوں نے ابو الجارود سے روایت کی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ :

" اِنَّ القائمؑ یملک ثلاثمائۃ وتسعَ سنین کما لبث اھل الکہف فی کہفہم، یملأُ الارض عدلًا وقسطًا کما ملئت ظلمًا وجورًا ویفتح اللہ لہ شرق الارض وغربہا، ویقتل النّاس حتّیٰ لا یبقیٰ اِلّا دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یسیر بسیرۃ سلیمان بن داؤد " غط = (غیبۃ طوسی) "

امامؑ نے فرمایا " بلاشبہ امام قائم علیہ السّلام تین سو نو (۳۰۹) سال حکوت کریں گے جتنے عرصے تک اصحابِ کہف کے غار میں رہنے کی خبر ہے۔ وہ اپنے دورِ حکومت میں زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دیں گے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو سارے شرق و غربِ زمین پر فتح عطا فرمائے گا اور لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ وہ حضرت سلیمان ابنِ داؤد کی (طرح حکومت کریں گے) سیرت پر عمل کریں گے۔ " (غیبۃ طوسی)

(غط یعنی غیبۃ طوسی)

(۳۵) امامِ قائمؑ کی مدتِ حکومت

فضل نے عبداللہ بن قاسم حضرمی سے، اُنھوں نے عبدالکریم بن عمرو خثعمی سے، اور خثعمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟

قالؑ: "سبع سنين يكون سبعين سنة من سنيكم هذه" (الارشاد)

آپؑ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر یہ سات سال تم لوگوں کے ستر سال کے برابر ہوں گے۔" "مثنا بعنی (ارشاد)"

(۳۶) آپؑ کا ظہور طاق سال ہی میں ہوگا

ابن محبوب نے علی بن ابوحمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "لا يخرج القائم الّا فى وتر من السنين سنة إحدى او ثلاث او خمس او سبع او تسع" (الارشاد ص۲۴۱)

آپؑ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے، ایک، تین، پانچ، سات یا نو" (یعنی جو سال دو سے تقسیم نہ ہو)

(۳۷) ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ آپؑ کے پاس جوق در جوق جمع ہونگے

ابی سمینہ نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے غلام سے روایت بیان کی ہے اُن کا (غلام کا) بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے قولِ خدا کے متعلق دریافت کیا: قولہ: "اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا" (سورۃ البقرۃ ۱۴۸)

(جہاں کہیں بھی تم ہوگے، تم کو اللہ یکجا جمع کر دیگا)

قالؑ: "وذلك والله ان لو قد قام قائمنا يجمع الله اليه شيعتنا من جميع البلدان" (شی = تفسیر عیاشی)

آپ نے فرمایا: "بخدا جب ہمارے قائمؑ ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو تمام ممالک سے ان کے پاس جمع کر دیگا۔"

(۳۸) آپ کی حیات پر شک کیا جائیگا

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، اُنھوں نے احمد بن علی حمیری سے انھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عبدالکریم بن عمرو اور محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے حماد بن عبدالکریم جلّاب سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

فقالؑ: "اما انّه لو قد قام لقال النّاس انّى يكون هذا وقد بليت عظامه مذ كذا وكذا" (نی = غیبتہ نعمانی)

پس آپؑ نے فرمایا: "(امام قائمؑ کا) بلاشبہ جب ان کا ظہور ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ بھلا یہ قائم کہاں ہو سکتے ہیں، اُن کو تو پیدا ہوتے بھی ایک عرصہ گذر چکا ہے ابتک تو اُن کی ہڈیاں بھی گل چکی ہوں گی۔"

(۳۹) امامِ قائمؑ ظہور کے بعد اِس آیتِ مندرجہ ذیل کی تلاوت فرمائیں گے

محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد سے اُنھوں نے حسن بن (محمد بن) سماعہ سے، اُنھوں نے حارث انماطی سے، انھوں مفضل سے۔ (ابنِ عقدہ نے قاسم بن محمد سے، اُنھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے، اُنھوں نے احمد بن نضر سے اور اُنھوں نے مفضل سے روایت نقل کی ہے کہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"انّ لصاحب هذا الامر غيبة يقول فيها:

(الآية) "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ" (غیبتہ نعمانی) (الشعراء آیت ۲۱)

(ترجمہ روایت) "بیشک صاحب الامرؑ جب غیبت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس آیت کی تلاوت فرمائیں:

(ترجمہ آیت) "پس میں تم میں سے بھاگ نکلا جب میں تم سے ڈرتا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔" (ابنِ عقدہ) (غیبتہ نعمانی)

★ عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حمیری سے، انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبدالکریم خثعمی سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل سے اور مفضل سے حضرت ابوعبداللہ ؑ سے اور آپ نے اپنے پدرِ بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

(۴۰) ندائے آسمانی اور اعلان ابلیسی،

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عمر بن عثمان سے، انھوں نے ابنِ محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ عبداللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ موجود تھا کہ آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ عوام الناس ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمھارے صاحب الامر کے نام کا اعلان ایک منادی آسمان سے کرے گا۔

یہ سنکر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام جو تکیے کا سہارا لگائے ہوئے تھے سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اچھا؛ تو پھر تم لوگ اس روایت کو میری طرف سے مت بیان کرو، بلکہ میرے پدرِ بزرگوار کی طرف منسوب کرکے بیان کرو، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے پدرِ بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

یقولؑ: " واللہ انّ ذٰلک فی کتاب اللہ عزّ وجلّ لبیّن حیث یقول:
" اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ۔" (سورۃ الشعراء آیت ۴)
فلا یبقیٰ فی الارض یومئذ احد الّا خضع وذلّت رقبتہ لہا فیؤمن اہل الارض اذا سمعوا الصوت من السمآء: "الا انّ الحقّ فی علیّ بن ابی طالبؑ وشیعتہ" فاذا کان الغد صعد ابلیس فی الہواء حتّی یتواریٰ عن اہل الارض ثمّ ینادی: " الا انّ الحقّ فی عثمان بن عفّان وشیعتہ فانّہ قتل مظلومًا فاطلبوا بدمہ"
قالؑ: فیثبّت اللہ الّذین اٰمنوا بالقول الثّابت علی الحقّ وہو النداء

الاوّل ویرتاب یومئذ الذین فی قلوبہم مرض والمرض واللہ عداوتنا، فعند ذٰلک یتبرّؤون منّا ویتنا ولونا فیقولون " انّ المنادی الاوّل سحر من سحر اہل ہذا البیت" ثمّ تلا ابوعبداللہ ثمّ تلا ابوعبداللہ علیہ السلام قول اللہ عزّ وجلّ:
(الآیۃ) " وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔" (القمر آیت ۲)
(غیبۃ نعمانی)

ترجمۂ روایت: " خدا کی قسم یہ بات (ندائے آسمانی) خدا کی کتاب میں صاف صاف ہے، اللہ عزّ وجلّ ترجمۂ آیت: ارشاد فرماتا ہے " اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔"

چنانچہ جبدن یہ (آسمانی ندا) ہوگی رُوئے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کرلیگا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیگا اور جب اہلِ زمین آسمان کی اس آواز کو سنیں گے کہ: " آگاہ ہو حق علیؑ ابنِ ابیطالبؑ اور ان کے شیعوں میں ہے" تو ایمان لائیں گے۔ دوسرے دن ابلیس ہوا (فضا) میں بلند ہوگا اور اہلِ زمین کی نگاہوں سے چھپ کر یہ اعلان کریگا کہ " آگاہ ہو کہ حق عثمان بن عفان اور ان کے شیعوں میں ہے وہ مظلوم قتل کیے گئے، اُن کے خون کا انتقام لو۔ پس وہ لوگ جو صاحبِ ایمان ہوں گے، پہلے ہی اعلان آسمانی پر ثابت قدم رہیں گے، مگر وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے، وہ شک میں پڑجائیں گے اور ہم سے برأت کا اظہار کرنے لگیں گے، ہمیں بُرا کہنے لگیں گے کہ پہلا اعلان اس گھرانے والوں کا سحر و جادو ہے"

یہ فرماکر حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ عزّ وجلّ کے قول کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ترجمۂ آیت) " اور اگر وہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔" (سورۂ قمر آیت ۲) (غیبۃ نعمانی)

★ ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین (اور محمد بن احمد قطوانی) سب نے ابنِ محبوب سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

★ ابنِ عقدہ نے قاسم بن محمد بن حسین بن حازم سے، انھوں نے عبیس بن ہشام سے، انھوں نے ابنِ جبلہ سے، انھوں نے عبدالصمد بن بشیر سے اور انھوں نے کہا کہ امامؑ سے یہ سوال عمارہ ہمدانی نے کیا تھا[1]

[1] جو اوپر روایت میں مذکور ہوا ہے اس کے جواب میں حضرت ابوعبداللہؑ نے یہ روایت بیان فرمائی

(۴۱) آسمانی ندا کا ذکر قرآن میں ہے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے احمد بن عمر حلبی سے حلبی نے حسین بن موسیٰ سے، اُنھوں نے فضیل بن محمدؐ سے، اور فضیل نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "اَمّا اِنَّ، النداء الاوّل من السماءِ باسم القائمؑ فی کتاب اللّٰہ لبیّن"

فقلتُ: این ہو اصلحک اللّٰہ؟

فقالؑ فی "طٰسٓمٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ" (الشعراء آیتؑ) (القصص آیتؑ)

قولہٗ: "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ" (سورہ الشعراء آیتؑ)

قالؑ: "اِذا سمعوا الصوت اَصبحوا وکاَنّما علیٰ رؤسہم الطیر"

ترجمہ روایت "یقیناً آسمان سے امام قائمؑ کے نام کے اعلان کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے۔"

میں نے عرض کیا: "وہ ذکر کہاں ہے، اللہ آپ کا بھلا کرے؟"

آپ نے فرمایا: "طٰسٓمٓ تلک اٰیٰت الکتٰب المبین" میں اس کا ذکر ہے

اور اس آیت میں بھی:۔

ترجمہ آیت "" اگر ہم چاہتے تو آسمان سے اُن پر کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی سے اُن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔" (الشعراء آیت ۴)

پھر فرمایا: "جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے جیسے اُن کے سروں کے اوپر طائر بیٹھے ہوئے ہیں۔" (غیبتہ نعمانی)

(۴۲) کتابِ جدید پر بیعت

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے (ابنِ) بطائنی سے اُنھوں نے (اپنے والد اور وہیب سے) اُنھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ

قالؑ: "اذا صعد العبّاسیُّ اَعواد منبر مروان اُدرج ملک بنی العبّاس

وقالؑ، قال لی ابیؑ: یعنی الباقر علیہ السلام: "لابدّ لنا من آذربیجان لایقوم

لہا شیٔ فاذا کان ذٰلک فکونوا احلاس بیوتکم (والبدوا ما البدنا) والنداء (وخسف) بالبیداء فاذا تحرّک متحرّک فاسعوا الیہ ولوحبواً، واللہ لکاَنّی انظر الیہ بین الرکن و المقام یبایع الناس علی کتاب جدید علی العرب شدید

وقالؑ: ویل للعرب من شر قد اقترب۔" (غیبتہ نعمانی)

آپ نے فرمایا "جب مروان کے منبر کی سیڑھیوں پر عباسی چڑھے تو عباس کے خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

نیز فرمایا، میرے پدرِ بزرگوار یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "اور یہ بھی لازمی ہے کہ آذربیجان سے ہمارے لیے کوئی تحریک اُٹھے گی۔ جب ایسا ہو گا تو تم اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا جس طرح ہم خانہ نشین ہیں۔ آسمان سے ندا آئیگی اور بیابان میں زمین دھنس جائے گی، جب ظہور کرنے والا ظہور کرے تو تم فوراً اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے۔ بخدا میں گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسے وہ رُکن و مقام کے درمیان لوگوں سے کتابِ جدید پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب کے لیے بہت گراں گذرے گا۔

اور فرمایا: افسوس کہ عرب شر سے بہت قریب ہیں۔" (غیبتہ نعمانی)

(۴۳) ندائے آسمانی سُنکر لوگ بیعت کریں گے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے محمدؐ اور احمد سے (یعنی دونوں بھائیوں سے)، ان دونوں نے علی بن یعقوب سے، اُنھوں نے ہارون بن مسلم سے، اُنھوں نے عبید بن زرارہ سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ینادی باسم القائم علیہ السلام فیؤتی وھو خلف المقام، فیقال لہ: قد نودی باسمک فما تنتظر؟ ثمّ یؤخذ بیدہٖ فیبایع۔"

"جسوقت (آسمان سے) امام قائم علیہ السلام کا نام پکارا جائے گا اسوقت آپ مقام (ابراہیمؑ) کے پیچھے ہونگے۔ ان سے کہا جائیگا کہ آپ کے نام کا اعلان تو ہو چکا ہے اب آپ کو کس بات کا انتظار ہے پھر آپکا ہاتھ پکڑ کر آپکی بیعت کی جائے گی۔" (غیبتہ نعمانی)

(۴۴) قبل از ظہور حتمی اُمور

وبہذا الاسناد: ہارون مسلم نے (ابو) خالد قماط سے، اُنھوں نے حمران بن اعین سے، اور حمران نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "من المحتوم الذی لابدّ ان یکون قبل قیام القائمؑ خروج السفیانی وخسف بالبیداء وقتل النفس الزکیّة والمنادی من السماء"

آپ نے فرمایا: "وہ حتمی امور جو قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوں گے وہ سفیانی کا خروج، بیابان کا زمین میں دھنس جانا، قتلِ نفسِ زکیّہ اور ندائے آسمان ہے"
(غیبۃ نعمانی)

(۴۵) شیطان بھی اعلان کرے گا

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے حسن بن علی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اور وہب بن حفص سے، اُنھوں ناجیہ عطّار سے اور اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

قالؑ "إنّ المنادی ینادی: أنّ المهدیّ فلان بن فلان باسمه واسم أبیه، فینادی الشیطان إنّ فلاناً وشیعته علی الحقّ، یعنی رجلاً من بنی اُمیّة"
(غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "بلاشبہ (آسمان سے) ندا آئے گی کہ فلاں بن فلاں (امام) مہدی ہیں۔ اور اِدھر شیطان، بنی اُمیّہ میں سے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ فلاں اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔"
(غیبۃ نعمانی)

(۴۶) علیؑ اور اُن کے شیعہ کامیاب ہیں: ندا:

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے عبّاس بن عامر سے، اُنھوں نے ابنِ بکیر سے، اُنھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: "ینادی منادٍ من السماء: إنّ فلاناً هو الامیر، وینادی منادٍ إنّ علیّاً وّ شیعته (هم) الفائزون"
(غیبۃ نعمانی)

قلتُ: فمن یقاتل المهدیّ بعد هذا؟

فقالؑ: إنّ الشیطان ینادی: "إنّ فلاناً وشیعته (هم) الفائزون لرجل من بنی اُمیّة"

قلتُ: فمن یعرف الصادق من الکاذب؟

قالؑ: یعرفه الّذین کانوا یروون ویقولون إنّه یکون قبل أن یکون ویعلمون انّهم هم المحقّون الصّادقون"

آپؑ نے فرمایا "آسمان سے ایک منادی ندا دیگا کہ آگاہ رہو "فلاں امیر ہے اور ایک منادی ندا کرے گا کہ علیؑ اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس اعلان کے بعد امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کون کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: مگر اس (اعلان) کے بعد شیطان، بنی اُمیّہ کے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ "آگاہ رہو، فلاں اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر پتہ کیسے چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس ندا کے ہونے سے پہلے لوگ اس کی روایت کرتے چلے آرہے ہیں (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) ان کو علم ہو جائے گا کہ ان میں کون سچا ہے"۔
(غیبۃ نعمانی)

(۴۷) تو پھر امام مہدیؑ سے جنگ کون کریگا؟

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے (حسن بن علی بن یوسف سے) اُنھوں نے مثنّیٰ سے، اُنھوں نے زرارہ سے اور اُنھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا آپ کو سلامت رکھے، مجھے تعجّب ہے جب بیابان میں لشکر کا دھنس جانا، آسمان سے ندا، جیسی علامات کو دیکھ لیں گے تو پھر امام قائمؑ سے ان تمام باتوں کے باوجود کون جنگ کرے گا؟

فقالؑ: "إنّ الشیطان لا یدعهم حتّیٰ ینادی کما نادی برسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم یوم العقبة"
(غیبۃ نعمانی)

پس آپؑ نے فرمایا: "شیطان کب چھوڑ دے گا وہ بھی تو اعلان کریگا جس طرح اس نے یومِ عقبہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے برخلاف اعلان کیا تھا۔"

(۴۸) سچّا اعلان کونسا ہوگا؟ اعتراض

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے محمّد بن عبداللہ سے، اُنھوں نے ابن ابوعمیر سے

اُنھوں نے ہشّام بن سالم سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اسحاق کا بھائی حریری ہم لوگوں پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے کہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ اُس وقت دو طرح کا اعلان ہوگا، پھر کیسے پتہ چلے گا کہ سچّا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

فقالؑ: " قولوا له : اِنَّ الَّذی اخبرنا بذٰلک وانت تنکر اَنَّ ھٰذا یکون ھو الصّادق " (غیبتہ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: " اُس سے کہو کہ تم لوگ تو اعلان کے منکر ہو، مگر جن لوگوں نے اس کی خبر دی ہے کہ وہ اعلان ہوگا تو اسی سے پتہ چل جائے گا کہ یہ خبر دینے والا سچا ہے "۔

(۴۹) اعلانات کے اوقات

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

" هما صیحتان : صیحة فی اوّل اللیل وصیحة فی اٰخر اللیلة الثانیة۔"

قال فقلت : کیف ذالک ؟

فقالؑ: واحدة من السماء وواحدة من ابلیس۔

فقلتُ: کیف تعرف ھٰذہ من ھٰذہ ؟

فقالؑ: یعرفھا من کان سمع بھا قبل ان تکون ۔ "

آپؑ نے فرمایا " اُس وقت دو اعلان ہوں گے، ایک اعلان اوّلِ شب میں اور دوسرا اعلان آخرِ شب میں ہوگا۔"

اس نے کہا، میں نے پوچھا: یہ اعلان کیسے ہوگا ؟

فرمایا : پہلا اعلان آسمان سے ہوگا اور دوسرا اعلان ابلیس کرے گا

میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں میں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اعلان کس کا ہے ؟

فرمایا: وہ شخص جس نے پہلے ہی سے سنا ہوا ہے (کہ اسطرح کے دو اعلان ہوں گے پہلا حق دوسرا باطل) تو اُس کو علم ہوجائے گا وہ اسے پہچان لیگا کہ پہلا اعلان کونسا ہے۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۵۰) اعلانِ حق سے کون متعارف ہوگا

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمّد بن خالد سے انھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، اُنھوں نے عبدالرّحمٰن بن مسلمہ سے روایت کی ہے اور عبدالرحمن نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب دو طرح کے اعلان ہوں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ حق کون سا اور باطل کونسا ہے ؟

آپ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا ؟

میں نے عرض کیا : ہم اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

فقال: قولوا لهم : یصدّق بها اذا کانت من کان مؤمناً بها قبل ان تکون قال الله عزّوجلّ :

الآیة : " اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ " (سورہ یونس آیت ۳۵)

آپ نے فرمایا: " ان لوگوں کو یہ جواب دو : " اس اعلان کے ہونے سے پہلے جو شخص اس پر ایمان رکھتا ہے وہی حق و باطل میں فرق سمجھ لے گا۔ چنانچہ اللہ عزّوجلّ کا ارشاد ہے :

ترجمۂ آیت : " پس کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اِس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں کرسکتا بلکہ ہدایت کیا جاتا ہے ؟ پھر تمھیں کیا ہوگیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ؟ " (یونس پ ۱۱ ۳۵)

(۵۱) ندائے آسمانی امامِ زمانہؑ کے نام سے ہوگی

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی کی کتاب جو "رجب" کے حوالے سے، اُنھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمّد بن ولید بن خالد خزّاز سے، اُنھوں نے حمّاد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

یقولؑ: " اِنَّهٗ ینادی باسم صاحب ھٰذا الامر منادٍ من السماء: اَلْاَمْرُ لفُلان بن فُلان فَفِیْمَ القتال "

آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامرؑ کے نام کے ساتھ ایک منادی آسمان سے ندا دیگا کہ فُلان بن فُلان صاحب الامر ہیں پس کس لیے جنگ کرتے ہیں " (غیبتہ نعمانی)

(۵۲) خبردار ہوجاؤ.. جنگ کیوں کرتے ہو

ابوسلیمان نے احمد بن ہودہ باہلی سے، اُنھوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی (سنہ ۲۷۳ھ میں) سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، اُنھوں نے ماہِ رمضان سنہ ۲۲۹ھ میں عبداللہ بن سنان سے بہ روایت کی اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

یقول ؑ: ” لایکون ھٰذا الامر الّذی تمدّون اعینکم الیہ حتّیٰ ینادی منادٍ من السماءِ اَلَا اِنّ فُلانًا صاحب الامر فعلامَ القتال ؟ “

آپ نے فرمایا: ” وہ امر جس کی طرف تم لوگ اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے ہو وہ اسوقت تک ظاہر نہ ہوگا جبتک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ کرے گا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ فُلان صاحب الامر ہے، پھر جنگ کیوں کرتے ہو ؟ “ (غیبتہ نعمانی)

(۵۳) لوگ بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے

ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضّل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین اور محمد بن احمد سب سے، اُنھوں نے حسن بن محبوب سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقول ؑ: ” یشتمل الناس موت وقتل حتّیٰ یلجأ الناس عند ذالك الی الحرم : فینادی منادٍ صادق من شدّۃ القتل والقتال ؟ صاحبکم فُلان “

آپ نے فرمایا: ” اس وقت لوگ موت اور قتل اور جنگ میں مبتلا ہوں گے اور بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے تو ایک سچّا مُنادی ندا کرے گا کہ یہ قتل وقتال کیوں کرتے ہو، تمہارا صاحب الامر فُلان ہے۔“ (غیبتہ نعمانی)

(۵۴) لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کی تفسیر

محمد بن ہمام نے فزاری سے، اُنھوں نے اشعری سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے اُنھوں یونس بن ظبیان سے اور یونس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قالؑ ” اذا کان لیلۃ الجمعۃ اھبط الرّبّ تبارك وتعالیٰ ملکًا الی السماء الدُّنیا، فاذا طلع الفجر نصب لِمُحمّدؐ وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ

منابر من نور عند البیت المعمور، فیصعدون علیھا ویجمع لھم الملائکۃ والنّبیّین والمؤمنین ویفتح ابواب السماء فاذا زالت الشمس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ” یا ربّ میعادك الّذی وعدت فی کتابك وھو ھٰذہ الآیۃ :“

” وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ “ (سورۃ النور آیت ۵۵)

ویقول الملائکۃ والنّبیّون مثل ذالك ثمّ یخرّ محمّدؐ وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ سُجّدًا ثم یقولون ”یاربّ اغضب فانّہ قد ھتك حریمك وقتل اصفیاؤك واُذلّ عبادك الصالحون “ فیفعل اللہ مایشاء وذالك وقت معلوم۔“ (غیبتہ نعمانی)

ترجمۂ روایت: ” آپؑ نے فرمایا کہ شبِ جمعہ میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو آسمانِ دنیا پر اُتارے گا اور طلوعِ فجر کے وقت حضرت محمدؐ وعلیؑ وحسنؑ وحسینؑ کے لیے چند نوری منبر بیتِ معمور کے قریب نصب کیے جائیں گے اور یہ حضرات اُن پر بیٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے لیے ملائکہ، انبیاء اور مومنین کا مجمع فراہم کرے گا اور آسمان کے دروازے کھول دے گا، پھر زوالِ آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ پروردگارا! وہ وعدہ جو تو نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ:

ترجمۂ آیت: ” اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے قبل والوں کو اُس نے خلیفہ بنایا تھا۔“ (نور ۵۵)

اب اس وعدے کو پورا کرنے کا وقت آگیا، اور یہی بات (آنحضرتؐ کی تصدیق میں) تمام انبیاء اور ملائکہ بھی کہیں گے۔ اس کے بعد حضرت محمدؐ وعلیؑ وحسنؑ وحسینؑ سجدے میں چلے جائیں گے اور اس کے بعد عرض کریں گے کہ پروردگارا! ان لوگوں نے بڑی ہتکِ حرمت کی ہے تیرے منتخب بندوں کو قتل کیا ہے، تیرے صالح بندوں کو ذلیل کیا ہے ان پر غضب نازل فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس وقتِ معلوم پر جو چاہے گا کرے گا۔“ (غیبتہ نعمانی)

(۵۵) امام کا نام لیکر ندا ہوگی

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قالؑ "ینادی باسم القائمؑ یا فُلان بن فُلان۔" (قُم) فی المصدر)

آپؑ نے فرمایا: "(ندائے آسمانی میں) امام قائمؑ کا نام پکارا جائے گا کہ اے فلان بن فلان" (غیبۃ نعمانی)

اور المصدر میں (قُم) کا اضافہ ہے۔ یعنی اے فلان بن فلان کھڑے ہوجاؤ)

(۵۶) ظہور بروز عاشور

ان ہی اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "یقوم القائم یوم عاشوراء" (غیبۃ نعمانی)

"امام قائمؑ یوم عاشوراء ظہور فرمائیں گے۔"

(۵۷) علامتِ ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا

ابنِ عقدہ نے محمّد بن مفضّل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمّد بن احمد سب سے، اُنھوں نے یعقوب بن سرّاج سے، اُنھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایکمرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

"یا جابر! لا یظہر القائم حتّی یشمل الشّام فتنۃ یطلبون المخرج منہا فلا یجدونہ ویکون قتل بین الکوفۃ والحیرۃ قتلاھم علیٰ سواء وینادی مناد من السّماء" (غیبۃ نعمانی)

"اے جابر! امام قائمؑ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جبتک کہ شام میں ایک فتنہ برپا نہ ہوجائے، جس سے لوگ نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر انھیں کوئی راہِ فرار نہ ملے گی۔ اور کوفہ و حیرہ کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی اور آسمان سے ایک منادی ندا دے گا۔" (غیبۃ نعمانی)

(غیبۃ نعمانی)

(۵۸) دمشق سے ایک آواز

ان ہی اسناد کے ساتھ ابنِ محبوب نے علاء سے، علاء نے محمّد سے، محمّد نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "توقّعوا الصّوت یأتیکم بغتۃ من قبل دمشق فیہ لکم فرج عظیم"

آپؑ نے فرمایا: "اُمید رکھو کہ دمشق کی جانب سے ایک آواز اچانک بلند ہوگی جس میں تمھارے لیے بڑی فرج و کشادگی ہوگی۔" (غیبۃ نعمانی)

(۵۹) مدّتِ حکومتِ امام قائمؑ

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیلی سے، اُنھوں نے حسن بن علیؑ بن یوسف سے اُنھوں نے اپنے والد اور محمّد بن علی سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے احمد بن عمر حلبی سے، اُنھوں نے حمزہ بن حمران سے، اُنھوں نے ابنِ ابویعفور سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "ملک القائم تسع عشرۃ سنۃ واشہر"

آپؑ نے فرمایا: "امام قائمؑ کی حکومت انیسؔ سال چند ماہ رہے گی۔" (غیبۃ نعمانی)

(۶۰) مدّتِ حکومتِ امام قائمؑ

ابوسلیمان بن ہوذہ نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد انصاری سے اُنھوں نے ابنِ ابویعفور سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "ملک القائم منّا تسع عشرۃ سنۃ واشہر"

"ہم میں سے امام قائمؑ انیسؔ سال اور چند ماہ حکومت کریں گے"

(۶۱) مدّتِ حکومتِ امام قائمؑ

ابنِ عقدہ نے محمّد بن مفضّل بن ابراہیم اور سعدان بن اسحاق ابنِ سعید اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمّد بن احمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ثابت سے

اور انھوں نے جابر بن یزید جعفی اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قالؑ: "وَاللہ لیملکنّ رجل منّا اھل البیت ثلاث مائۃ سنۃ ویزداد تسعًا"

قالَ فقلتُ لہ: متیٰ یکون ذالک؟

قالؑ: "بعد موت القائمؑ" قُلتُ لہ: وکم یقوم القائم فی عالمہ حتّی یموت؟

قالؑ: "تسع عشرۃ سنۃ من یوم قیامہ الی یوم موتہ" (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: — "بخدا ہم اہلِ بیت میں سے ایک مرد تین سو سال تک حکومت کرے گا لیکن اس میں نو۹ سال کا اور اضافہ کر دیا جائے گا۔" لہ

اس نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی موت (رحلت) کے بعد۔

میں نے آپ سے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کر کے وفات پائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: اُن کے قیام وظہور سے اُن کی وفات و موت تک اُنیس۱۹ سال کا عرصہ ہوگا۔" لہ (غیبۃ نعمانی)

(۶۲) مدتِ حکومتِ امام قائمؑ

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے بعض اپنے آدمیوں سے، اُنھوں نے احمد بن حسن سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے احمد بن عمر بن سعید سے، اُنھوں نے حمزہ بن حمران سے، اُنھوں نے ابنِ ابویعفور سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قالؑ: "اِنَّ القائمَ یملك تسع عشرۃ سنۃ واشھرًا" (غیبۃ نعمانی ص۱۸۱)

آپؑ نے فرمایا: "حضرت امام قائمؑ انیس۱۹ سال اور چند ماہ حکومت کریں گے"

(۶۳) امام قائمؑ حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہونگے

محمد بن یحییٰ وغیرہ نے محمد بن احمد سے، اُنھوں نے موسیٰ بن عمر سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابوسعید قماط سے، اُنھوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حجرِ اسود

خانۂ کعبہ کے جس رُکن پر رکھا ہوا ہے، یہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے کسی دوسری جگہ کیوں نہیں رکھ دیا گیا؟

قالؑ: "اِنَّ اللہ تعالیٰ وضع الحجر الاسود، وھی جوھرۃ اُخرجت من الجنّۃ الیٰ اٰدم فوضعت فی ذالك الرّکن لعلّۃ المیثاق وذالك اَنّہ لما اَخذ من بنی اٰدم من ظھورھم ذرّیتھم حین اخذ اللہ علیھم المیثاق فی ذالك المکان وفی ذالك المکان ترائی لھم ومن ذالك المکان یھبط الطیر علی القائم علیہ السلام فاوّل من یبایعہ ذالك الطیر وھو واللہ جبرئیل والیٰ ذالك المکان یسند القائمُ ظھرہ، وھو الحجّۃ والدّلیل علی القائمؑ"

ترجمہ: - آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اس کو یہاں پر رکھا ہے۔ دراصل یہ ایک ایسا پتھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جنّت سے حضرت آدمؑ کے پاس بھیجا تھا اور میثاق کی وجہ سے اس رُکن کے پاس رکھ دیا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم سے جبکہ وہ ابھی صُلبوں میں تھے، عہد و میثاق لیا تو اسی مقام پر لیا گیا اور اسی مقام پر حضرت امام قائمؑ کے لیے ایک طائر اُترے گا اور سب سے پہلے وہ طائر آپ کی بیعت کرے گا، اور وہ بخدا جبرئیلِ امین ہوں گے اور اسی مقام پر امام قائمؑ اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور یہ امام قائمؑ کے لیے حجّت اور دلیل ہے۔" (کافی جلد ۴ ص۱۸۴)

(۶۴) اعلانِ حق کی پہچان

ابوعلی اشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اُنھوں نے ابنِ فضال اور حجّال دونوں سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، اُنھوں نے عبدالرّحمان بن مسلمہ جریری سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو جھٹلایا جاتا ہے اس بات پر کہ اس وقت دو صیحہ (اعلان) ہوں گے، لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ کیسے پہچانو گے کہ حق کا اعلان کونسا ہے اور باطل کا اعلان کونسا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: پھر تم نے اُن لوگوں کو جواب کیا دیا؟

میں نے عرض کیا: ہم تو کوئی جواب نہ دے سکے۔

قالؑ: قولوا: یصدّق بھا اذا کانت من کان یؤمن بھا من قبل: اِنَّ اللہ یقول "اَفَمَنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْٓ اِلَّآ اَنْ یُّھْدٰی فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ" ۱؎

(۱؎ = سورۂ یونس ۳۵) (غیبۃ نعمانی)

★ ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمدؐ بن خالد سے اُنھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتِ نعمانی)

★ کافی میں ابوعلی اشعری نے محمدؐ سے، اُنھوں نے ابنِ فضّال اور حجّال سے، اُنھوں نے داؤد بن فرقد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

(٦٥) ندائے آسمانی، ابودوانیق کی روایت

کافی میں، علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابی نجران وغیرہ سے، اُنھوں نے اسمٰعیل بن صباح سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک شیخ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ مجھ سے سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابودوانیق[1] کے ہمراہ تھا اُس نے از خود مجھے مخاطب کرکے کہا کہ:

"یاسیف بن عمیرة لابدّ من مناد ینادی باسم رجل من وُلد ابیطالبؑ (قلتُ: یرویه أحد من الناس؟ قال: والّذی نفسی بیده لسمعتُ أُذنی منه یقول: لاُبدَّ من منادٍ ینادی باسم رجل)

قلتُ: یا امیرالمؤمنین! اِنَّ هٰذا الحدیث ما سمعت بمثله قطّ؟

فقال لی: یاسیف! اِذا کان ذالك فنحن اوّل من یجیبه امّا اِنّه أحد بنی عمّنا، قلت: أیّ بنی عمّکم؟ قال: رجل من وُلد فاطمةؑ۔ ثمّ قال: یاسیف! لولا أنّی سمعت اباجعفر محمّد بن علیؑ یقوله ثمّ حدّثنی به اهل الارض ماقبلته منهم ولکنّه محمّد بن علیؑ" (کافی)

ترجمہ: "اے سیف بن عمیرہ! یہ لازمی امر ہے کہ" اولادِ ابوطالبؑ میں سے ایک شخص (کی حکومت کے لیے آسمان سے) ایک منادی ندا کریگا۔

میں نے کہا: کیا راویوں میں سے کسی نے اس قسم کی کوئی روایت بیان کی ہے؟

اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے ان کانوں سے اُن کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرد کے نام سے (آسمان سے) ندا آئے گی۔

میں نے عرض کیا: یاامیرالمؤمنین! یہ حدیث یا اسی قسم کی کوئی حدیث تو میں نے کبھی نہیں سنی۔

پس اُس نے مجھ سے کہا: اے سیف! جب یہ ندا ہوگی تو میں سب سے پہلے اس پر لبیک کہوں گا، مگر صرف یہ ہے کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے ہوگا۔

[1] ابوجعفر منصور دوانیقی

میں نے عرض کیا: آپ کے کونسے چچا کی اولاد میں سے ہوگا؟

اُس نے کہا: وہ ندا اولادِ فاطمہؑ میں سے ایک مرد کے لیے آئے گی (پھر کہا) اے سیف! "اگر میں خود حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر بن علیؑ علیہ السلام کو بیان کرتے ہوئے نہ سنتا تو روئے زمین پر اگر کوئی بھی کہتا تو میں اس کو باور نہ کرتا، مگر یہ حدیث تو محمدؑ (باقر) بن علیؑ سے سنی ہے۔" (کافی)

(٦٦) امامِ زمانہؑ کے پاس تبرکاتِ رسولؐ ہونگے

محمدؐ بن یحییٰ نے احمد بن محمدؐ سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے یعقوب سرّاج سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپؑ کے شیعوں کو فَرَج وکشادگی کب نصیب ہوگی؟

فقالؑ: "اذا اختلف وُلد العبّاس ووهی سلطانهم وطمع فیهم (من لم یکن یطمع فیهم) وخلعت العرب اعنّتها ورفع کلّ ذی صیصیة صیصیة وظهر الشّامیُّ واقبل الیمانیُّ وتحرّك الحسنیُّ وخرج صاحب هٰذا الامر من المدینة الیٰ مکّة بتراث رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم۔

فقلتُ: ما تراث رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم؟

قالؑ: سیف رسول اللهؐ ودرعه وعمامته وبرده وقضیبه ورایته ولامته وسرجه حتّی ینزل مکّة فیخرج السیف من غمده ویلبس الدّرع وینشر الرّایة والبردة والعمامة ویتناول القضیب بیده ویستأذن الله فی ظهوره فیطّلع علیٰ ذالك بعض موالیه فیأتی الحسنیَّ فیخبره الخبر فیبتدر الحسنیُّ الی الخروج فیثب علیه اهل مکّة فیقتلونه ویبعثون برأسه الی الشام۔

فیظهر عند ذالك صاحب هٰذا الامر فیبایعه النّاس ویتّبعونه ویبعث الشامیُّ عند ذالك جیشًا الی المدینة فیهلکهم الله عزّوجلّ دونها ویهرب یومئذ من کان بالمدینة من وُلد علیّ علیه السّلام الیٰ مکّة فیلحقون بصاحب

هٰذا الامر و يقبل صاحب هٰذا الامر نحو العراق و يبعث
جيشاً الى المدينة فيأمن اٰهلها و يرجعون اليها۔" (کافی)

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا:"
"جب اولادِ عباس کے درمیان سلطنت کے لیے اختلاف ہوگا اور ایسے لوگ بھی سلطنت کی طمع کریں گے جنھیں سلطنت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ عرب والوں کے ہاتھ سے عنانِ سلطنت جاتی رہے گی اور ایک شخص اس پر اپنا پنجہ مارے گا ایک شامی خروج کرے گا اور یمانی پیشقدمی کرے گا، ایک مردِ حسنی حرکت میں آجائے گا، پھر حضرت صاحب الامر کا ظہور ہوگا۔ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام تبرکات لیے ہوئے مدینہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔
میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات کیا ہوں گے۔؟
آپؑ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی سیف، زرہ، عمامہ، ردا، عصا، پرچم، زرہ مخصوص اور زین۔ آپ جب مکہ پہونچیں گے تو تلوار، سیف کو نیام سے نکال لیں گے، زرہ کو زیبِ جسم فرمائیں گے، رایت کا پھریرا کھولدیں گے، ردا دوش پر ڈالیں گے اور عمامہ سرِ اقدس پر رکھیں گے، ہاتھ میں عصا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ سے ظہور کی اجازت طلب کریں گے، اسکی اطلاع آپ کے کسی موالی و محب کو ہو جائے گی تو وہ ایک مردِ حسنی کے پاس جائے گا اور اُسے خبر دے گا (کہ ظہور کا حکم ہو چکا ہے) یہ سنکر وہ حسنی جلدی سے خروج کریگا تو اہلِ مکہ اس پر جھپٹ پڑیں گے اور اسے قتل کر کے اُسکا سر کاٹ کر شام بھیج دیں گے۔
اُس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ اُن کی بیعت کریں گے۔
یہ خبر سنکر شامی اپنی ایک فوج مدینہ بھیجے گا، مگر مدینہ پہونچنے سے قبل ہی اللہ اس فوج کو ہلاک کر دے گا۔ اس وقت اولادِ علیؑ میں سے جتنے لوگ مدینہ میں ہوں گے وہ مکہ چلے جائیں گے اور صاحب الامر سے وابستہ ہو جائینگے پھر صاحب الامر وہاں سے عراق جائیں گے اور وہاں سے ایک فوج مدینہ والوں کی حفاظت کے لیے روانہ کریں گے، وہ فوج اہلِ مدینہ کو امن و پناہ دے گی شہر چھوڑ کر چلے جانے والے واپس مدینہ پہونچ جائیں گے۔" "

(کافی)

✱ غیبتہ نعمانی میں اسناد کے ساتھ ابنِ محبوب سے بھی اسی کے مثل روایت ہے

(۶۷) حضرت زیدؑ بن علیؑ کے لیے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، اُنھوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ خدائے واحد لاشریک سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نگاہ رکھو۔

ثم قالؑ " فواللہ انّ الرجل لیکون لہ الغنم فیہا الرّاعی فاذا وجد رجلاً ھو اعلم بغنمہ من الذی ھو فیہا یخرجہ ویجیٔ بذالک الّذی ھو اعلم بغنمہ من الّذی کان فیہا۔

ثم قالؑ: واللہ لو کانت لاحدکم نفسان یقاتل بواحدۃ یجرّب بہا ثمّ کانت الاُخریٰ باقیۃ فعمل علیٰ ما قد استبان لہا ولکن لہ نفس واحدۃ اذا ذھبت فقد واللہ ذھبت التوبۃ فانتم احقّ ان تختاروا لانفسکم ان اتاکم اٰت منّا فانظروا علیٰ ایّ شیٔ تخرجون ؟ ولا تقولوا اخرج زید، فانّ زیداً کان عالماً وکان صدوقاً ولم یدعکم الیٰ نفسہ انّما دعاکم الی الرِّضیٰ من اٰل محمّد ولو ظھر لوفیٰ بما دعاکم الیہ انّما خرج الی سلطان مجتمع لینقضہ۔

فالخارج منّا الیوم الیٰ ایّ شیٔ یدعوکم ؟ الی الرّضیٰ من آل محمّد ؟ فنحن نشھدکم انا لسنا نرضیٰ بہ وھو یعصینا الیوم ولیس معہ احد وھو اذا کانت الرایات والالویۃ اجدر ان لایسمع منا الّا (مع) من اجتمعت بنو فاطمۃ معہ فواللہ ما صاحبکم الّا من اجتمعوا علیہ، اذا کان رجب فاقبلوا علیٰ اسم اللہ عزّوجلّ وان احببتم ان تتاخّروا الیٰ شعبان فلاضیر، وان احببتم ان تصوموا فی اھالیکم فلعلّ ذالک ان یکون اقویٰ لکم وکفاکم بالسفیانی علامۃ "

(کافی)

ترجمہ: " خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی کے پاس دو نفس ہوتے تو وہ ایک نفس سے مقاتلہ کرتا اور تجربہ حاصل کرتا (کہ قتل کے بعد کیا ہوتا ہے) اور دوسرا نفس رکھتا اور اپنے تجربے کے مطابق عمل کرتا، لیکن نفس تو ایک ہی ہے اگر وہی چلا گیا تو پھر توبہ کا موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ لہٰذا تم لوگ زیادہ حقدار ہو اس امر میں کہ اپنے نفس کے لیے کونسا کام پسند کرتے ہو، اور اگر ہم میں سے کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچ لو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو۔؟ اور تم یہ مت کہو کہ زیدؒ نے خروج کیا تھا اس لیے کہ زیدؒ عالم تھے، صاحبِ صدق وصفا تھے انھوں نے اپنے نفس کے لیے کسی کو دعوت نہیں دی تھی بلکہ انھوں نے تو تم لوگوں کو آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دی تھی۔

اب آج جو ہم میں سے ایک شخص[ل] جو خروج کر رہا ہے بتاؤ کہ وہ کس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اُس کے اِس اقدام سے راضی نہیں، وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے۔ اُس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی خواہ کتنے ہی پھریرے وعلَم لیکر نکلے وہ اس لائق نہیں کہ اُس کی بات سنی جائے سوائے اس کے جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہو جائیں۔ خدا کی قسم تمھارا صاحبِ امر وہی ہوگا جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہوں گے۔ چنانچہ جب ماہِ رجب آئے تو اللہ کا نام لیکر آگے بڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی ہرج نہیں، تاخیر کر سکتے ہو، اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل وعیال میں رہ کر روزہ رکھ لو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے اور تمھارے لیے ظہور کی علامت تو ایک سفیانی کا خروج ہی کافی ہے۔" (کافی)

ل محمد بن عبداللہ بن حسن حسنی جن کو امام نے خروج کرنے سے منع فرمایا تھا اور محمد وغیرہ کے قتل کی پیشگوئی بھی فرمائی تھی لیکن وہ نہ مانا۔ اور خروج کے بعد قتل ہوا۔

(۶۸) ظہورِ قائمؑ سے قبل ہم میں سے خروج کرنیوالا ہلاک ہوگا

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حمّاد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ربعی سے مرفوعاً، انھوں نے حضرت علی ابن الحسینؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" واللّٰه لایخرج واحد منّا قبل خروج القائم الّا کان مثله مثل فرخ طار من وکره قبل ان یستوی جناحاه فاخذه الصبیان فعبثوا به۔" (کافی)

آپؑ نے فرمایا" بخدا، قبلِ ظہورِ امام قائمؑ ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوتے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اس کے ساتھ کھیلنے لگیں۔" (کافی)

(۶۹) زمانۂ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

احمد بن محمدؒ نے ابنِ عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمدؒ سے، انھوں نے سدیر سے روایت کی ہے، اور سدیر کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:" یا سدیر! الزم بیتك وکن حلساً من احلاسه واسکن ماسکن اللیل والنهار، فاذا بلغك انّ السفیا فى قد خرج فارحل الینا ولو علی رجلك۔" (کافی)

ترجمہ" اے سدیر! اپنے گھر میں رہا کرو اور بالکل خانہ نشین ہو جاؤ جبتک یہ دن اور رات ساکن وخاموش ہیں تم بھی خاموش رہو، مگر جب تمھیں یہ خبر ملے کہ سفیانی نے خروج کیا، تو فوراً ہمارے پاس آجاؤ خواہ تمھیں پیدل ہی چلکر کیوں نہ آنا پڑے۔" (کافی)

(۷۰) پانچ کتابوں میں ایک سی روایت

(بیث) روی نداء المنادی من السماء باسم المهدی علیہ السلام ووجوب طاعته" احمد بن المنادی فی کتاب" الملاحم" وابونعیم الحافظ فی کتاب" اخبار المهدی" وابن شیرویه الدیلمی فی کتاب" الفردوس" وابو العلاء الحافظ فی کتاب" الفتن"۔

ترجمہ، " روایت کی گئی، کہ" آسمان سے ایک منادی امام مہدی علیہ السلام کے نام سے ندا دے گا اور یہ کہ آپؑ اطاعت واجب ہے۔"

اس روایت کو احمد بن منادی نے کتاب" الملاحم" میں اور حافظ ابونعیم نے اپنی کتاب" اخبار المہدی" میں، اور ابن شیرویہ دیلمی نے اپنی کتاب" فردوس الاخبار" میں اور حافظ ابو العلاء نے اپنی کتاب" الفتن" میں نقل کیا ہے۔"[ل]

(۷۱) سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا... کی تفسیر

سہل نے ابنِ فضّال سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے، اُنھوں نے طیّار سے اور طیّار نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے قولِ خدا:

" سَنُرِيهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ..." (سورہ حٰمٓ السجدۃ آیت ۵۳)

ترجمۂ آیت: "عنقریب ہم اُن کو کائنات میں اور خود اُن کے نفسوں میں اپنی نشانیاں دکھلائیں گے، حتّٰی کہ اُن پر حق واضح ہوجائے گا کہ بیشک یہی بات حق ہے..."

کی تفسیر کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: " خسف ومسخ وقذف "

قال قلتُ: " حتّى يتبيّن لهم "

قالؑ: دع ذا ذٰلك قيام القائم "

ترجمۂ روایت: " آپ نے فرمایا: " اس سے مراد خسف (زمین کا دھنسنا)، مسخ ہوجانا (ایک شخص کا) اور پتھروں کی بارش ہونا ہے۔"

میں نے عرض کیا: اور " حتّٰی تبيّين لهم " سے کیا مراد ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ ظہورِ امامِ قائم علیہ السّلام کے متعلق ہے۔" (کافی)

(۷۲) وقتِ ظہور کی ایک خاص علامت

ابوالفضل شیبانی نے کلینی سے، اُنھوں نے محمّد عطّار سے، اُنھوں سلمہ ابنِ خطّاب سے، اُنھوں نے محمّد طیالسی سے، اُنھوں نے ابنِ ابوعمیرہ اور صالح بن عقبہ دونوں سے اکٹھے، اُنھوں نے علقمہ بن محمّد حضرمی سے اور علقمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اور آپ نے اپنے آبائے کرام و حضرت علی علیہم السّلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

قال رسُول اللہ " يا عليّ ! اِنّ قائمنا اذا خرج يجتمع اليه ثلاثمائة و ثلاثة عشر رجلاً عدد رجال بدر فاذا حان وقت خروجه يكون له سيف مغمود ناداه السيف : قم يا وليّ الله ! فاقتل اعداء الله ۔ "

ترجمہ: رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! جب ہمارا قائم ظہور کریگا تو اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی اُن کے پاس جمع ہوجائیں گے اور جب وقتِ خروج آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئے گی اور آواز دے گی: اے اللہ کے ولی! اُٹھیے اور دشمنانِ خدا کو قتل کیجیے۔" (کفایہ)

(۷۳) بوقتِ ظہور امامِ زمانہؑ کی شان

اختصاص میں ہے کہ ہم سے بیان کیا محمّد بن معقل قرمیسینی نے، اُنھوں نے محمّد بن عاصم سے، اُنھوں نے علی ابن الحسین سے، اُنھوں نے محمّد بن مرزوق سے، اُنھوں نے عامر سرّاج سے، اُنھوں نے سفیان ثوری سے، اُنھوں نے قیس بن مسلم سے، اُنھوں نے طارق بن شہاب سے، اُنھوں نے حذیفہ سے روایت نقل کی ہے حُذیفہ کا بیان ہے کہ میں حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يقولؐ: " اذا كان عند خروج القائم ينادي منادٍ من السماء، ايّها النّاس! قطع عنكم مدّة الجبّارين وولّيَ الامر خير اُمّة محمّد فالحقوا بمكّة، فيخرج النّجباء من مصر والابدال من الشّام وعصائب العراق رهبان بالليل، ليوث بالنهار كانّ قلوبهم زبر الحديد فيبايعونه بين الركن والمقام ۔

قال عمران بن الحصين: يا رسولَ الله! صف لنا هٰذا الرجل ؟

قالؐ: هو رجل من وُلد الحسين كانّه من رجال شنوءة عليه عباءتان قطوانيّتان اسمه اسمي، فعند ذٰلك تفرخ الطيور في اوكارها والحيتان في بحارها وتمدّ الانهار وتفيض العيون وتنبت الارض ضعف اُكلها ثمّ يسير مقدمته جبرئيل وساقته اسرافيل فيملأ الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت جورًا وّظلمًا " (اختصاص)

آپؐ نے فرمایا " جب ظہورِ امام قائم کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا اے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلّط کی مدّت ختم ہوگئی۔ اب اُمّتِ محمّدؐ کی بہترین ہستی ولیِ امر ہیں جاؤ اور مکّہ میں ان سے ملو۔"

یہ سنکر: نجبائے مصر اور ابدالِ شام اور عصائبِ عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو

راہب و عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے، اُن کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رُکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے

عمران بن حصین نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کچھ اس مرد (صاحب الامرؑ) کے متعلق بھی ارشاد فرمائیے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، اُن کا نام میرا نام ہوگا ان کے ظہور کے بعد چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے نکالیں گی، دریاؤں میں مچھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی۔ دریاؤں میں پانی خوب لہریں مارے گا، جگہ جگہ پانی کے چشمے بھی اُبلیں گے، زمین ضرورت سے زیادہ غلّہ اُگائے گی۔ جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبرئیلؑ ہوں گے اور پیچھے اُن کے اسرافیلؑ ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔" (اختصاص)

(۷۴) ظہور کی پانچ علامتیں

کافی میں، محمد بن یحییٰ نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابو ایّوب خزّاز سے، اُنھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: "خمس علامات قبل قیام القائم: الصّیحة، والسفیانیُّ وَ الخسف وقتل النفس الزکیّة، والیمانیُّ"

فقلتُ: جعلت فداك إن خرج احد من اهل بیتك قبل هٰذه العلامات اخرج معه؟

قالؑ: لا

فلمّا کان من الغد تلوت هٰذه الآیة:

(الآیة) "إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ" (سورۃ الشعراء آیت ۴)

فقلتُ له: أهی الصّیحة؟

فقالؑ: أمّا لو کانت خضعت اعناق اعداء اللّٰه" (کافی)

ترجمۂ روایت: آپؑ نے فرمایا: امام قائمؑ کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہونگی۔ صیحہ (ندائے آسمانی) سفیانی، خسف (زمین کا شق ہونا) قتلِ نفسِ زکیہ اور یمانی (کا خروج)۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر آپ کے اہلِ بیت میں سے کوئی شخص خروج کرے تو کیا ہم اُس کا ساتھ دیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

پھر میں نے دوسرے دن اس آیت کی تلاوت کی: "اِنْ نَّشَاْ .... خٰضِعِیْنَ"

ترجمۂ آیت: "اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر معجزہ نازل کر دیں اور اُن کی گردنیں ذلّت کے ساتھ جُھک جائیں۔" (الشعراء ۴)

اور عرض کیا کہ اس سے مراد صیحہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: (ہاں) اگر اس سے خدا کے دشمنوں کی گردنیں جُھک جائیں۔ (کافی)

(۷۵) دو طرح کی ندا ہوگی

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے ابن فضّال سے، اُنھوں نے ابو جمیلہ سے اُنھوں نے محمد بن علی حلبی سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سُنا: یقولؑ: "اختلاف بنی العبّاس من المحتوم، والنّداء من المحتوم و خروج القائم من المحتوم"

قلتُ: وکیف النّداء؟

قالؑ: ینادی منادٍ من السماء اوّل النّهار: "ألا إنَّ علیّاً وشیعته هم الفائزون" قالؑ: وینادی منادٍ آخر النّهار: "ألا إنَّ عثمان وشیعته هم الفائزون"

(ترجمہ) آپ نے فرمایا: "بنی عباس میں اختلاف حتمی امر ہے، ندائے آسمانی امر حتمی ہے اور امام قائمؑ کا ظہور امرِ حتمی ہے۔

میں نے عرض کیا: ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "دن کی ابتداء میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا "آگاہ ہو جاؤ کہ علیؑ اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" پھر دن کے آخر (شام کے وقت) میں ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو عثمان اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" (کافی)

(۷۶) جب تم صبح کے وقت اُٹھو گے تو.....؟

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ بحوالہ احمد بن محمد ایادی مرفوعاً اور

اُنھوں نے عبداللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کے سامنے حضرت قائم علیہ السّلام کا ذکر کیا کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ اُن کا خروج ہوگیا۔؟

آپؑ نے فرمایا: " یصبح احدکم وتحت رأسہ صحیفۃ علیھا مکتوب
" طاعۃٌ معروفۃ "

" جب تم لوگ (صبح کے وقت) اُٹھوگے تو تمھارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا: "طاعتہ معروفۃ" یعنی (ان کی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتر ہے)

(۷۷) آپؑ کے علم کے پھریرے کی عبارت ؟

فضل بن شاذان سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ:
" یکون فی رایۃ المھدیّ علیہ السّلام " اسمعوا و اطیعوا "
امام مہدی علیہ السّلام کے علم کے پھریرے پر تحریر ہوگا: "سنو اور اطاعت کرو"

(۷۸) " تمام بزرگوں کے وارث امامؑ زمانہ ہیں "

اور اسناد کے ساتھ فضل نے ابنِ محبوب سے اور ابنِ محبوب نے حضرت ابوجعفر امام محمدؑ باقر علیہ السّلام سے مَرفوعاً روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " اذا خسف بجیش السفیانی الیٰ اَنْ قال: والقائم یومئذ بمکّۃ عند الکعبۃ مستجیراً بھا، یقولُ: " اَنَا وَلِیُّ اللّٰہِ اَنَا اولیٰ باللّٰہِ وبمحمّدٍ ص فمن حاجّنی فی اٰدمؑ فانا اولی النّاس باٰدمؑ، ومن حاجّنی فی نوحؑ فانا اولی النّاس بنوحؑ ومن حاجّنی فی ابراھیمؑ فانا اولیٰ النّاس بابراھیمؑ، ومن حاجّنی فی محمّدؐ فانا اولی النّاس بمحمّدؐ ومن حاجّنی فی النّبیّین فانا اولی النّاس بالنبیّین اِنّ اللّٰہ تعالیٰ یقول:"
" اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰیٓ اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۝ ذُرِّیَّۃً بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ وَّاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝ "
(سورہ اٰلِ عمران ۳۳)

فَاَنا بقیّۃُ اٰدمؑ وخیرۃ نوحؑ ومصطفیٰ ابراھیم وصَفوۃ محمّدؐ اَلَا ومَن حاجّنی فی کتاب اللّٰہ فَاَنا اولی الناس بکتاب اللّٰہ اَلَا ومن حاجّنی فی سنّۃ رسُول اللّٰہ فانا اولی الناس بسنّۃ رسُول اللّٰہ وسیرتہ واُنشد اللّٰہ من سمع کلامی لمّا یبلغ الشّاھد الغائب۔

فیجمع اللّٰہ لہ اصحابہ ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشرۃ رجلاً فیجمعھم اللّٰہ علیٰ غیر میعاد قزع کقزع الخریف۔

ثمّ تلا ھٰذہ الاٰیۃ: " اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا " (البقرۃ ۱۴۸)
فبایعونہ بین الرکن والمقام ومعہ عھد رسول اللّٰہ ص قد تواترت علیہ الاٰبآء فان اشکل علیھم من ذالک شیء فانّ الصّوت من السماء لا یشکل علیھم اذا نودی باسمہ واسم اَبیہ۔"

ترجمہ روایت: " آپؑ نے سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: اس دن حضرت قائم علیہ السّلام مکّہ میں خانۂ کعبہ کے پاس یہ کہتے ہوئے ہوں گے کہ "میں اللہ کا ولی ہوں، میں اللہ اور محمدؐ کا زیادہ حقدار ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کرے تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حضرت نوحؑ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں نوحؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، جو شخص حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص حضرت محمّدؐ مصطفٰے کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمدؐ کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص دیگر انبیاءؑ کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں انبیاءِ کرام کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت: " بیشک اللہ نے آدمؑ و نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمرانؑ کو منتخب کیا تمام عالمین پر، اُن میں سے بعض، بعضوں کی ذرّیت ہیں اور اللہ سُننے والا جاننے والا ہے۔"

میں بقیۂ آدمؑ ہوں، میں منتخبِ نوحؑ ہوں، میں برگزیدۂ ابراہیمؑ ہوں اور میں صفوۃ و برگزیدۂ محمدؐ ہوں۔ آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے کتابِ خدا کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ مستحق ہوں، آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے سنّتِ رسول اللہ ص کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ

میں سنتِ رسول خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں، میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ اُن لوگوں تک پہونچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔"

اس کے بعد؛ اللہ تعالیٰ اُن (امام قائمؑ) کے تین سو تیرہ اصحاب کو اُن کے پاس اسطرح جمع کردے گا جیسے موسمِ برسات کے بادل ایک کے پیچھے ایک۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (سورہ بقرۃ آیت ۱۴۸)

ترجمۂ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کردیگا"

اس کے بعد لوگ اُن کی بیعت رکن ومقام کے مابین کریں گے۔ اُن کے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے تمام تبرکات ہوں گے جو بتواترت نسلاً بعد نسلٍ (یعنی اُن کے آباؤ واجداد سے) اُن تک پہونچے ہیں، اور اگر اُن تبرکات کے بعد بھی کسی کو پہچاننے میں دشواری واشکال درپیش ہوگا تو پھر آسمانی ندا سے ساری مشکل دور ہوجائے گی جب اُن کا نام اُن کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔"

(۷۹) امام زمانہؑ کیلئے براق لایا جائیگا

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت علی ابن الحسین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آپ نے امام قائم علیہ السّلام کے ذکر میں ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ

قالؑ "فیجلس تحت شجرۃ سمرۃ فیجیئہ جبرئیل فی صورۃ رجل من بنی کلب، فیقول: یا عبد اللہ! ما یجلسك ھٰھنا؟ فیقول: یا عبد اللہ! انی انتظر ان یاتینی العشاء فاخرج فی دبرہ الی مکۃ واکرہ ان اخرج فی ھٰذا الحرّ۔ قال: فیضحك فاذا ضحك عرفہ انہ جبرئیل۔ قال: فیاخذ بیدہ ویصافحہ ویسلّم علیہ ویقول لہ: قم ویجیئہ بفرس یقال لہ البراق فیرکبہ ثمّ یاتی الی جبل رضوی فیاتی محمّد وعلیّ فیکتبان لہ عہداً منشوراً یقرؤہ علی الناس ثمّ یخرج الی مکۃ والناس یجتمعون بہا۔

قالؑ: "فیقوم رجل منہ فینادی ایھا النّاس! ھٰذا طلبتکم قد جاءکم یدعوکم الی ما دعاکم الیہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: قال:

فیقومون، قال: فیقوم ھو بنفسہ، فیقول: ایھا النّاس! انا فلان بن فلان، انا ابن نبیّ اللہ، ادعوکم الی ما دعاکم الیہ نبیّ اللہ۔

فیقومون الیہ لیقتلوہ، فیقوم ثلاثمائۃ وینیف علی الثلاثمائۃ فیمنعونہ منہ خمسون من اھل الکوفۃ وسائرھم من افناء النّاس لا یعرف بعضھم بعضاً اجتمعوا علی غیر میعاد۔"

ترجمہ: آپ نے فرمایا!"... پھر امام قائمؑ ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں گے، اتنے میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس ایک مردِ بنی کلب کی شکل میں آئیں گے اور کہیں گے، اے بندۂ خدا! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟

آپ فرمائیں گے اے اللہ کے بندے! مجھے انتظار ہے کہ شام ہوجائے تو مکہ جاؤں اس دھوپ اور گرمی کی تمازت میں مجھے چلنا پسند نہیں۔

یہ سنکر جبرئیلؑ ہنس پڑیں گے۔ اُنھیں ہنستا ہوا دیکھ کر آپ پہچان لیں گے کہ یہی جبرئیل ہیں پھر جبرئیلؑ آگے بڑھ کر اُن کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کریں گے، اسلام کریں گے اور کہیں گے اچھا: اب اُٹھیے۔ پھر گھوڑا لائیں گے جس کو "براق" کہتے ہیں، اُس پر اُنھیں سوار کریں گے اور اُن کو لیکر جبل رضوی پہونچیں گے اور وہاں حضرت محمّدؐ وعلیؑ تشریف لائیں گے اور یہ دونوں اُن کو ایک منشور لکھ کر دیں گے تاکہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں، یہ منشور لیکر امام قائمؑ مکہ آئیں گے تو لوگ اُن کے پاس جمع ہوجائیں گے۔

پھر اُن میں سے ایک شخص اُٹھ کر اعلان کرے گا: اے لوگو! تم لوگ جسکی تلاش میں تھے وہ آگیا، یہ اُسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جسکی طرف حضرت رسولؐ اللہ دعوت دیا کرتے تھے۔

یہ سنکر لوگ کھڑے ہوجائیں گے، امام قائمؑ بھی کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ: اے لوگو! میں فلاں بن فلاں ہوں، میں اللہ کے نبیؐ کا فرزند ہوں، میں تم لوگوں کو اسی امر کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے نبیؐ نے تمہیں دعوت دی تھی

آپ کے اس اعلان پر لوگ آپؑ کو قتل کرنے کے لیے بڑھیں گے تو تین سو سے کچھ زائد آدمی جنمیں پچاس آدمی کوفہ کے ہوں گے باقی ماندہ دوسرے لوگ جو مختلف اطراف کے

ہوں گے اور وہ ایکدوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے مختلف اوقات میں آئے
ہوئے ہوں گے وہ سب اُٹھ کر آپ کی حفاظت کریں گے اور قتل سے بچائیں گے۔

(۸۰) مقامِ ذی طویٰ میں انتظار

ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا: "اِنَّ القائم ینتظر من یومہ ذی طوی فی عدّۃ اہل بدر
ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً حتّی یسند ظہرہ الی
الحجر ویہزّ الرایۃ المغلّبۃ"

ترجمہ: "اس دن سے امام قائم علیہ السلام اپنے تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ
مقامِ ذی طویٰ میں انتظار کریں گے، پھر حجرِ اسود کی طرف اپنی پشت کرکے
کھڑے ہوں گے اور اپنا پرچم لہرائیں گے۔"

(۸۱) آنحضرتؐ امام قائم کو کتاب جدید دیں گے

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں یہ روایت بھی
بیان کی ہے کہ: "یقول القائم لاصحابہ: یا قوم اِنّ اہل مکّۃ لا یریدوننی
ولکنّی مرسل الیہم لاحتج علیہم بما ینبغی لمثلی ان
یحتجّ علیہم۔

فیدعو رجلاً من اصحابہ فیقول لہ: امض الی اہل مکّۃ
فقل: یا اہل مکّۃ انا رسول فلان الیکم وھو یقول لکم
انا اہل بیت الرحمۃ ومعدن الرسالۃ والخلافۃ ونحن
ذرّیۃ محمّد وسلالۃ النبیّین وانّا قد ظلمنا واضطہدنا
وقہرنا وابتزّ منّا حقّنا منذ قبض نبیّنا الیٰ یومنا ھذا فنحن
نستنصرکم فانصرونا۔

فاذا تکلّم ھذا الفتیٰ بہذا الکلام اتوا الیہ فذبحوہ بین
الرکن والمقام، وھی النفس الزکیّۃ۔ فاذا بلغ ذالک الامام
قال لاصحابہ: الا اخبرتکم انّ اہل مکّۃ لا یریدوننا، فلا یدعونہ حتّیٰ
یخرج فیہبط من عقبۃ طوی فی ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلا

عدّۃ اہل بدر حتّیٰ یأتی المسجد الحرام، فیصلّی فیہ
عند مقام ابراہیم اربع رکعات، ویسند ظہرہ الی الحجر
الاسود، ثمّ یحمد اللہ ویثنی علیہ ویذکر النبیّ ص ویصلّی
علیہ ویتکلّم بکلام لم یتکلّم بہ احد من النّاس۔

فیکون اوّل من یضرب علیٰ یدہ ویبایعہ جبریلؑ و
میکائیل ویقوم معہما رسولُ اللہ وامیرالمؤمنینؑ فیدفعان
الیہ کتاباً جدیداً ھو علی العرب شدید بخاتم رطب فیقولون
لہ: اعمل بما فیہ ویبایعہ الثلاثمائۃ وقلیل من
اہل مکّۃ۔

ثمّ یخرج من مکّۃ حتّیٰ یکون فی مثل الحلقۃ۔
قلتُ: وما الحلقۃ؟ قال: عشرۃ آلاف رجل، جبرئیل عن یمینہ
ومیکائیل عن شمالہ، ثمّ یہزّ الرّایۃ الجلیّۃ وینشرہا و
ھی رایۃ رسول اللہ ص السّحابۃ ودرع رسول اللہ السابغۃ
ویتقلّد بسیف رسول اللہ ص ذی الفقار۔

وخبر آخر: ما من بلدۃ اِلّا یخرج معہ منہم طائفۃ
اِلّا اہل البصرۃ فانّہ لا یخرج معہ منہا احد۔"

ترجمہ: "امام قائم علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اے قوم! یہ اہلِ مکّہ مجھے تسلیم
کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میں ان کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجوں گا تاکہ ان پر
حجّت تمام کردوں۔

پھر آپؑ اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہلِ مکّہ کے پاس جاؤ اور
کہو کہ اے اہلِ مکّہ! میں فلاں کا فرستادہ و قاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ
فرماتے ہیں کہ میں اہلِ بیتِ رحمت اور معدنِ رسالت وخلافت ہوں، میں
ذرّیتِ محمدؐ اور انبیاءؑ کا خلاصہ ہوں جب سے ہمارے نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلّم نے وفات پائی اس وقت سے آجتک مسلسل ہم پر ظلم وستم کیا جاتا رہا ہے
ہم مقہور کیے گئے، ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہم تم لوگوں سے مدد چاہتے ہیں
تم لوگ ہماری مدد کرو۔

(نفسِ زکیّہ) جب یہ جوان اُن لوگوں تک جاکر یہ پیغام پہونچائے گا تو وہ اسے پکڑ کر

رُکن و مقام کے درمیان ذبح کردیں گے ، اور یہی نفسِ زکیہ ہے۔ جب یہ خبر امام قائمؑ کو پہونچے گی تو آپؑ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے۔ کیا میں نے تم سے نہیں بتایا تھا کہ یہ اہلِ مکہ ہمیں تسلیم نہیں کریں گے؟ پھر آپ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر عقبہ طوبیٰ سے اُتر کر مسجدِ حرام میں تشریف لائیں گے اور مقامِ ابراہیمؑ پر چار رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر حجرِ اسود سے پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اور حمد و ثنائے الٰہی بجالائیں گے، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا ذکر کریں گے اُن پر دُرود بھیجیں گے اور ایک ایسا خطبہ دیں گے کہ آجتک ایسا خطبہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

اس خطبے کے بعد سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کریگا وہ جبرئیلؑ اور پھر میکائیلؑ ہوں گے اور ان ہی دونوں کے ساتھ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اور امیرالمومنین علیہ السّلام بھی کھڑے ہوں گے، آپؑ حضرت امام قائم علیہ السّلام کو ایک کتابِ جدید حوالے کریں گے، جو اہلِ عرب کیلئے بہت شدید ہوگی اور اس کے اوپر تازہ مہر لگی ہوگی اور امامِ قائمؑ سے فرمائیں گے کہ اس تحریر کے اندر جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تین سو آدمی (آپ کے اصحاب) اور اہلِ مکہ میں سے چند لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

پھر آپ مکّہ سے برآمد ہوں گے تو ایک حلقہ کے اندر ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: حلقہ کیا؟ آپ نے فرمایا: دس ہزار آدمیوں کا ایک حلقہ ہوگا، حضرت جبرئیل داہنے جانب اور حضرت میکائیلؑ آپ کے بائیں جانب ہوں گے۔ پھر آپ اپنا پُر جلال علَم لہرائیں گے اور وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کا علَم ہوگا جس کا نام سحابہ ہے اور آپؑ کی زرہِ سابغہ زیبِ تن کریں گے اور رسول اللہؐ کی سیف ذی الفقار کو کمر میں لٹکائیں گے۔"

"ــــ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر شہر کے کچھ لوگ آپؑ کے ساتھ ہوں گے سوائے بصرہ کے، وہاں سے آپ کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔"

(۸۲) امامِ قائمؑ کے لشکریوں کی شان

فضیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ

قال: "لہ کنز بالطالقان ما ھو بذھب ولا فضّة، ورایة لم تنشر

منذ طویت، و رجال کأنّ قلوبھم زبر الحدید لا یشوبھا شکٌّ فی ذات اللہ أشدُّ من الحجر، لو حملوا علی الجبال لأزالوھا، لا یقصدون برایاتھم بلدة إلّا خرّبوھا، کأنّ علی خیولھم العقبان یتمسّحون بسرج الامام علیہ السّلام یطلبون بذلک البرکة، ویحفّون بہ یقونہ بأنفسھم فی الحروب، و یکفونہ ما یرید فیھم۔

رجال لا ینامون اللّیل، لھم دویٌّ فی صلاتھم کدویّ النّحل، یبیتون قیاما علی اطرافھم و یصبحون علی خیولھم رھبان باللّیل لیوث بالنّھار، ھم أطوع لہ من الأمة لسیّدھا کالمصابیح کأنّ قلوبھم القنادیل، وھم من خشیة اللہ مشفقون یدعون بالشھادة و یتمنّون أن یقتلوا فی سبیل اللہ، شعارھم: یالثارات الحسین، إذا ساروا یسیر الرّعب أمامھم مسیرة شھر یمشون الی المولی إرسالا، بھم ینصر اللہ إمام الحقّ۔"

ترجمہ: "امام قائم علیہ السّلام کے ساتھ طالقان کا ایک خزانہ ہوگا جو سونے چاندی کا نہیں ہوگا، اور وہ علَم ہوگا کہ جب سے لپیٹا گیا ہے ابھی تک نہیں کھولا گیا۔ کچھ مرد ہوں گے جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جنہیں شک کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور وہ اللہ کے معاملہ میں (فی سبیل اللہ) پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوں گے وہ ایسے (ہمت والے) ہوں گے کہ اگر پہاڑوں پر بھی حملہ آور ہوں تو انھیں بھی اُن کی جگہ سے ہٹادیں، اور جس شہر کا بھی رُخ کریں گے اس کو تہس نہس کردیں گے اور حصولِ برکت اور دل میں قوت پیدا کرنے کے لیے امام قائم علیہ السّلام کی زین کو بوسہ دیتے جائیں گے۔ آپؑ ان لوگوں سے جو توقع رکھیں گے وہ اسے پورا کریں گے

وہ ایسے مرد ہوں گے کہ راتوں کو نہ سوئیں گے نمازوں میں مشغول رہیں گے، اُن کی تلاوت کی آوازیں اس طرح سنائی دیں گی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ کھڑے کھڑے رات بسر کریں گے اور صبح کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے رات کو راہب و زاہد ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح نر ہوں گے۔ ایک کنیز اپنے آقا کی جتنی اطاعت کرتی ہے اس سے بھی زیادہ یہ اپنے امام کے مطیع ہوں گے اُن کے قلوب (ایمان کے لحاظ سے) مثل اُن قندیلوں کے ہوں گے جنہیں چراغ روشن ہوں

وہ اللہ سے ڈرتے ہوں گے، وہ شہادت کو دعوت دیں گے 'انھیں تمنا ہوگی کہ راہِ خدا میں قتل ہو جائیں، اُن کا نعرہ ہوگا: "یالثارات الحسین"۔ یعنی "امام حسین کے خون کا انتقام" جب کسی طرف کوچ کریں گے تو اُنکا رُعب ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے (دور دور تک) ہوگا۔ ان ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ امامِ حق کی نصرت کرے گا۔"

(۸۳) بعدِ خروج عملِ امامِ زمانہ ؑ

اپنے اسناد کے ساتھ کابلی سے اور کابلی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپؑ نے فرمایا:

"یبایع القائم بمکّة علیٰ کتاب اللہ وسنة رسوله ویستعمل علیٰ مکّة، ثمّ یسیر نحو المدینة فیبلغه انّ عامله قتل فیرجع الیهم فیقتل المقاتلة، ولا یزید علیٰ ذٰلک ثمّ ینطلق فیدعو الناس بین المسجدین الی کتاب اللہ و سنة رسوله والولایة لعلیّ ابن ابیطالبؑ والبرائة من عدوّه حتّی یبلغ البیداء فیخرج الیه جیش السفیانی فیخسف اللہ بهم

وفی خبر اٰخر: یخرج الی المدینة فیقیم بها ما شاء ثمّ یخرج الی الکوفة ویستعمل علیها رجلاً من اصحابه فاذا نزل الشفرة جاءهم کتاب السفیانی ان لم تقتلوه لاقتلنّ مقاتلیکم ولاسبینّ ذراریکم فیقبلون علیٰ عامله فیقتلونه

فیأتیه الخبر فیرجع الیهم فیقتلهم ویقتل قریشاً حتّی لا یبقیٰ منهم الّا اکلة کبش ثمّ یخرج الی الکوفة ویستعمل رجلاً من اصحابه فیقبل وینزل النجف۔"

ترجمہ: "مکہ میں امام قائم علیہ السلام کی بیعت کتابِ خدا اور سنّت رسولِ خدا پر کی جائے گی۔ پھر آپ مکے میں اپنی طرف سے ایک عامل مقرر کر کے مدینہ تشریف لیجائیں گے تو آپ کو خبر ملے گی کہ آپ کے عاملِ مکہ کو قتل کر دیا گیا۔

یہ سنکر آپ مکہ واپس آئیں گے اور اُس کے قاتلوں کو قتل کریں گے۔ پھر مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگ کو کتابِ خدا اور سنّتِ رسولِ خدا اور علیؑ ابنِ ابیطالبؑ کی ولایت اور اُن کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دینے چلیں گے، یہانتک کہ بیدار (صحرا) میں پہونچیں گے تو سفیانی کا لشکر آپ پر خروج کرے گا اور لشکرِ سفیانی بیدار (صحرا) میں پہونچ کر زمین میں دھنس جائیگا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں گے اور وہاں کچھ دنوں قیام کریں گے پھر کوفہ تشریف لے جائیں گے اور مدینہ میں اپنے اصحاب میں سے کسی کو عامل مقرر فرمائیں گے، جب آپ مقامِ شفرہ پر پہونچیں گے، تو اہلِ مدینہ کو سفیانی کا خط ملے گا کہ 'اگر تم لوگوں نے اُن کے عامل کو قتل نہ کیا تو ہم پہونچ کر تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمھارے اہل و عیال کو قیدی بنالیں گے۔ لہٰذا اہلِ مدینہ آپؑ کے عامل کو قتل کر دیں گے۔

جب آپ کو اس کی اطلاع پہونچے گی تو پلٹ کر آئیں گے اور ان لوگوں کو اور قریش کو اتنا قتل کریں گے کہ بس بکری کے چارے سے بڑھ جائینگے اور وہاں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا عامل مقرر کر کے کوفہ جائیں گے اور پھر نجف اشرف میں منزل فرمائیں گے۔"

(۸۴) یومِ نوروز یومِ ظہورِ امامؑ

شیخ احمد بن فہد نے اپنی کتاب "المہذب" میں اور دوسروں نے اپنی اپنی کتابوں میں اپنے اپنے اسناد کے ساتھ معلیٰ بن خنیس سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"یوم النیروز هو الیوم الذی یظهر فیه قائمنا اهل البیت وولاة الامر و یظفره اللہ تعالیٰ بالدجّال فیصلبه علیٰ کناسة الکوفة وما من یوم نیروز الّا و نحن نتوقّع فیه الفرج لانّه من ایّامنا حفظته الفرس و ضیّعتموه۔"

ترجمہ: "یوم نوروز وہ دن ہے جسمیں ہم اہلبیت کا قائم ظہور کریگا، اور اُنھیں دجّال پر فتح ہوگی، اور وہ دجّال کو کناسہ کوفہ میں سولی پر چڑھا دیں گے اور ہر سال نوروز کو ہم لوگ فرج و کشادگی کی اُمید رکھتے ہیں اس لیے کہ یہ ہمارا دن ہے جسکی اہلِ فارس نے حفاظت کی اور تم لوگوں نے اسے ضائع کر دیا۔"

(المہذب)

بحار الانوار
باب ۲۷
بست وہفتم
سیرت و اخلاق امام زمانہ عج۔
تعداد اصحاب اور اُن کے
حالات
ANSAR
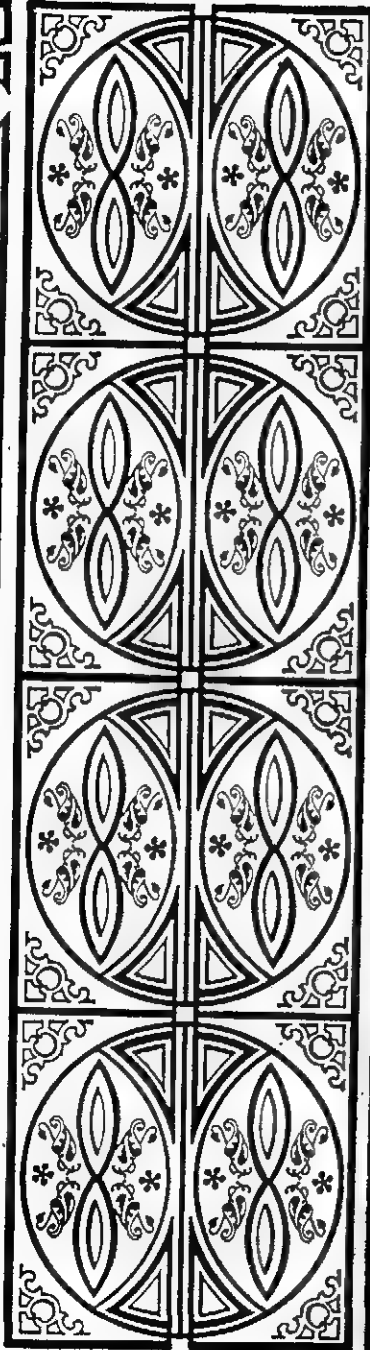
باب ۲۷

سیرت و اخلاق امامِ زمانہؑ ۔ تعدادِ اصحاب اور اُن کے حالات

(۱) نظام زمینداری کا خاتمہ

ہارون نے ابنِ زیاد سے اور ابنِ زیاد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ نے اپنے پدرِ بزرگوار سے روایت نقل کی ہے کہ :

قالؑ : " اذا قام قائمنا اضمحلّت القطائع فلا قطائع ۔ "

آپؑ نے فرمایا : " جب ہمارا قائم ظہور کریگا تو زمین کے نظامِ مالگذاری و مقاطعہ کو ختم کردیگا "

(قرب الاسناد)

(۲) تین جدید احکام کا نفاذ

ابنِ موسیٰ نے حمزہ بن قاسم سے، اُنھوں نے محمد بن عبداللہ بن عمران سے، اُنھوں نے محمد بن علی ہمدانی سے، اُنھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ :

" لو قد قام القائم لحکم بثلاث لم یحکم بها أحد قبله : یقتل الشیخ الزّانی و یقتل مانع الزکاة ، و یورث الاخ أخاه فی الاَظلّة "

" جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تین احکامات ایسے جاری کریں گے کہ اُن سے قبل کسی نے جاری نہ کیے ہوں گے ۔ یعنی ۔ بوڑھا شخص اگر زنا کرے تو اُس کو قتل کردیا جائے ، زکوٰة دینے سے انکار کرنے والے کو قتل کردیا جائے عالمِ ارواح میں اخوّت پر بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کا وارث قرار پائے گا "

(الخصال)

(۳) امامِ زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہونگے

ابی نے سعد بن یزید سے، اُنھوں نے مصعب بن یزید سے، اُنھوں نے عوام ابوزُبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

" یقبل القائم علیه السّلام فی خمسة واربعین رجلاً من تسعة احیاء : من حیّ رجل ومن حیّ رجلان ، ومن حیّ ثلاثة ومن حیّ اربعة ، ومن حیّ خمسة ومن حیّ ستّة ومن حیّ سبعة ، ومن حیّ ثمانیة ومن حیّ تسعة ولا یزال کذالك حتّی یجتمع له العدد " (الخصال)

ترجمہ : " امام قائم علیہ السلام نو قبیلوں میں سے پینتالیس (۴۵) آدمیوں کے ساتھ ظہور فرمائیں گے ۔ ایک قبیلے سے ایک آدمی آئے گا ، دوسرے قبیلے سے دو ، تیسرے قبیلے سے تین ، چوتھے قبیلے سے چار ، پانچویں قبیلے سے پانچ ، چھٹے قبیلے سے چھ ، ساتویں قبیلے سے سات ، آٹھویں قبیلے سے آٹھ ، نویں قبیلے سے نو افراد آتے رہیں اور یہ تعداد پوری ہوگی ۔ " (الخصال)

(۴) علم کا پھریرا اور تلوار امامِ زمانہ سے اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے

احمد بن ثابت دوالیبی نے محمد بن علی بن عبدالصمد سے، اُنھوں نے علی بن عاصم سے اُنھوں نے ابوجعفر ثانی حضرت امام علی النّقی علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُبی بن کعب سے امام قائم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ :

" إنّ الله تعالیٰ رکّب فی صلب الحسن علیه السلام (امام حسن عسکری) نطفة مبارکة زکیّة طیّبة طاهرة مطهّرة ، یرضی بها کلّ مؤمن ممّن قد أخذ الله میثاقه فی الولایة و یکفر بها کلّ جاحد فهو امام تقیّ نقیّ سارّ مرضیّ هاد مهدیّ یحکم بالعدل ویأمر به یصدّق الله عزّوجلّ ویصدّقه الله فی قوله یخرج من تهامة[۱] حین تظهر الدلائل والعلامات وله کنوز لا ذهب ولا فضّة إلّا خیول مطهّمة ، ورجال مسوّمة یجمع الله له من اقاصی البلاد علیٰ عدّة اهل بدر[۲] ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا معه صحیفة مختومة فیها عدد اصحابه بأسمائهم و بلدانهم وطبائعهم وحلاهم وکناهم کدّادون مجدّون فی طاعته ۔

فقال له اُبی : وما دلائله وعلاماته یا رسول الله ؟

قالؑ لہٗ: عَلَمٌ إذاحان وقت خروجه انتشر ذٰلك العلم من نفسه و انطقه الله عزّوجلّ، فناداه العَلَم: اخرج یا ولیّ الله فاقتل اعداء الله، وهما آیتان، وعلامتان۔

وله سیف مغمد، فاذاحان وقت خروجه اقتلع ذٰلك السیف من غمده وانطقه الله عزّوجلّ فناداه السیف: اخرج یا ولیّ الله فلا یحلّ لك ان تقعد عن اعداء الله فیخرج و یقتل اعداء الله حیث ثقفهم ویقیم حدود الله ویحکم بحکم الله یخرج وجبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یسرته وسوف تذکرون ما اقول لکم ولو بعد حین وافوّض امری الی الله عزّوجلّ

یا اُبیّ! طوبیٰ لمن لقیه، وطوبیٰ لمن احبّه وطوبیٰ لمن قال به ینجّیهم من الهلکة وبالاقرار بالله وبرسوله وبجمیع الائمّة یفتح الله لهم الجنّة مثلهم فی الارض کمثل المسك الّذی یسطع ریحه فلا یتغیّر ابدًا ومثلهم فی السماء کمثل القمر المنیر الذی لا یطفأ نوره ابدًا۔

قال اُبی: یا رسول الله! کیف حال بیان هٰؤلاء الائمّة عن الله عزّوجلّ؟

قالؐ: انّ الله تعالیٰ انزل علیّ اثنتی عشر صحیفة اسم کلّ امام علیٰ خاتمه وصفته فی صحیفته "

ترجمہ: " بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے صُلبِ امام حسن (عسکری) علیہ السّلام میں ایک ایسا مبارک زکی، طیّب، طاہر مطہّر نطفہ ودیعت قرار دیا ہے جس کا ہر وہ مومن مُقر و محب ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی ولایت کا عہد و میثاق لے لیا ہوگا اور جس سے ہر کافر و منکرِ "خدا اور رسولؐ" انکار کرے گا۔ وہ امام ہوگا، صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ طہارت ہوگا، وہ راضی برضائے الٰہی اور ہادی و مہدی ہوگا، وہ عدل کے ساتھ حکومت کرے گا اور عدل کا حکم دے گا، وہ اللہ کے قول کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور اللہ برتر و بزرگ، اُس کے قول کو سچا کر دکھائے گا۔

وہ سرزمین تہامہ[۱] سے اُس وقت خروج کرے گا جب اس کے ظہور کی تمام علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی، اُس کے پاس خزانے ہوں گے، مگر سونے اور چاندی کے نہیں، بلکہ حسین و خوبصورت گھوڑے اور شاندار سواروں کے خزانے

[۱] مکہ معظّمہ اور حجاز کے کچھ علاقے کو تہامہ کہتے ہیں، وہاں کے باشندے کو تہامی کہتے ہیں

جو مختلف ممالک سے اصحابِ بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ (۳۱۳) جمع ہوں گے۔

اُس امام کے پاس ایک صحیفہ مُہر شدہ ہوگا جس میں اُس کے اصحاب کے نام اور اُن شہروں کے نام، اُن کی طبیعت و مزاج، اُن کے حُلیے اور اُن کی کُنیت بھی تحریر ہوگی۔ وہ اپنے امام کی اطاعت میں انتہائی انہماک اور جد و کد سے کام لیں گے۔

یہ سنکر اُبیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اُس (امام) کے دلائل و علائم کیا ہیں؟

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اُس کے پاس ایک عَلَم ہوگا، جب وقتِ خروج آئے گا تو اُس کا پھریرہ از خود کھُل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے قوّتِ گویائی عطا فرمائے گا تو وہ عَلم اس طرح کلام کریگا کہ: "اے اللہ کے ولی! خروج کیجیے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔" (پھریرے کا از خود کھُل جانا اور امام سے کلام کرنا) یہ دو نشانیاں اور علامتیں ہوگئیں۔

پھر اُن کی سیف نیام میں ہوگی لیکن جب وقتِ خروج آئے گا تو سیف بھی از خود نیام سے باہر نکل آئے گی اور اللہ برتر و بزرگ اُس کو بھی قوّتِ کلام عطا فرمائے گا تو اس طرح "اپنے امام" سے کلام کرے گی کہ "اے اللہ کے ولی! اب آپ نکل کھڑے ہوں، اب آپ کے لیے اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ کر اس طرح بیٹھے رہنا جائز نہیں"۔

یہ سنکر آپ (علم و سیف لیے ہوتے) نکل کھڑے ہوں گے اور اُس وقت خدا کے دشمنوں کو جہاں بھی پائیں گے قتل کریں گے، حدودِ الٰہی کو قائم کریں گے، احکامِ خدا کو نافذ کریں گے جبرئیلؑ اُن کے داہنے جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب ہوں گے۔ اور جو میں تم سے کہتا ہوں اسے آئندہ یاد کرو، اگرچہ کچھ دنوں بعد ہی سہی، اور میں اپنا معاملہ تو اللہ غالب و بزرگ کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

اے اُبی! خوش نصیب ہے وہ جو اُس (امام) سے ملاقات کریگا، سعادتمند ہے وہ جو اُن سے محبّت کریگا، اور خوش قسمت ہے وہ جو اُن کی امامت کا قائل رہے گا، وہ ہلاکت سے محفوظ رہیگا اور اللہ اور اُس کے رسولؐ اور تمام ائمّہؑ کے اقرار کیوجہ اللہ عزّوجلّ اُس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیگا۔ اُن لوگوں کی مثال روئے زمین پر مشک کے مانند ہوگی جس کی خوشبو دور تک پھیلتی ہے، وہ کبھی خراب نہیں ہوتی، اور آسمان پر اُن کی مثال چمکتے اور منوّر قمر کی طرح ہے جس کی روشنی و نور کبھی ماند نہیں پڑتا، نہ بجھتا ہے۔

اُبیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ان ائمّہ طاہرینؑ کا کچھ حال و اوصاف بیان فرمائیے؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ پر بارہ[۱۲] صحیفے نازل فرمائے ہیں، اور ہر امام کا جو صحیفہ ہے اُس کے اختتام پر اُس کا نام اور اوصاف مرقوم ہیں۔" (عیون الاخبار)

⑤ شبِ معراج امامِ قائمؑ کا تذکرہ

ابنِ سعید ہاشمی نے فرات سے، اُنھوں نے محمد بن احمد ہمدانی سے، اُنھوں نے عبّاس بن عبداللہ بخاری سے، اُنھوں نے محمد بن قاسم بن ابراہیم سے، اُنھوں نے ہروی سے اور اُنھوں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السّلام سے، اور آپؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

"لمّا عرج بی الی السماء نودیت یا محمّد!

فقلتُ: لبّیك ربّی وسعدیك تبارکت وتعالیت۔

فنودیت: یا محمّد! اَنت عبدی وَ اَنا ربّك فایّای فاعبد وعلیّ فتوکّل، فانّك نوری فی عبادی ورسولی الی خلقی وحجّتی علٰی بریّتی لك ولمن تبعك خلقت جنّتی، ولمن خالفك خلقت ناری، ولِاَوصیائك اَوجبت کرامتی ولشیعتهم اوجبت ثوابی۔

فقلت: یاربِّ ومن اَوصیائی؟

فنودیت: یا محمّد! اَوصیاؤك المکتوبون علٰی ساق عرشی فنظرت فنظرتُ، واَنا بین یدی ربّی جلّ جلاله اِلٰی ساق العرش فرأیتُ اثنی عشر نورًا فی کلِّ نورٍ سطرٌ اَخضر علیه اسم وصیّ من اوصیائیْ اَوّلهم عَلِیُّ بن ابی طالبؑ واٰخرهم مهدیُّ اُمّتی۔

فقلتُ: یاربِّ هٰؤلاءِ اَوصیائی بعدی؟

فنودیت: یا محمّد! هٰؤلاءِ اولیائی واَحبّائی واصفیائی وحججی بعدك علٰی بریّتی وهم اوصیاؤك وخلفاؤك وخیر خلقی بعدك وعزّتی وجلالی لَاُظهرنّ بهم دینی ولاُعلینّ بهم کلمتی ولَاُطهرنّ الارض باٰخرهم من اعدائی ولَاُملّکنّه مشارق الارض ومغاربها، ولَاُسخرنّ له الرّیاح ولَاُذلّلنّ له السّحاب الصعاب، ولَاُرقینّه فی الاَسباب ولَاُنصرنّه بجندی ولَاُمدّنّه بملائکتی حتّیٰ یعلن دعوتی ویجمع

الخلق علٰی توحیدی ثمّ لَاُدیمنّ ملکه ولَاُداولنّ الاَیّام بین اولیائیْ اِلٰی یوم القیامة۔" (علل الشرائع، عیون الاخبار)

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "جب شبِ معراج مجھے آسمان پر لیجایا گیا تو آواز آئی اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، تیری بابرکت اور عالی بارگاہ میں۔

آواز آئی: اے محمدؐ! تم میرے بندے ہو میں تمھارا ربّ ہوں، صرف میری ہی عبادت کرنا اور مجھ ہی پر توکّل اور بھروسہ کرتے رہنا۔ (دیکھو!) تم میرے بندوں میں میرے نور ہو، میری مخلوق کی طرف میرے پیغامبر و فرستادہ ہو، میرے بندوں میں میری حجّت ہو، میں نے تمھارے اور تمھاری پیروی کرنے والوں کے لیے اپنی جنّت اور تمھاری مخالفت کرنے والوں کے لیے اپنی جہنّم پیدا کی ہیں، تیرے اوصیاء کے لیے کرامت اور اُن کے شیعوں کے لیے ثواب مقرّر کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: پروردگارا! میرے اوصیاء کون ہیں؟

آواز آئی: اے محمدؐ! تمھارے اوصیاء کے نام ساقِ عرش پر مرقوم ہیں۔

(یہ سنکر) میں نے بارگاہِ پروردگاری میں سامنے کھڑے کھڑے ساقِ عرش پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ اس پر بارہ نور ہیں اور ہر نور میں سبز رنگ کی ایک سطر ہے، اور ہر سطر میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام تحریر ہے جنمیں سے پہلا نام علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کا ہے اور آخری نام میری امّت کے امام مہدیؑ کا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟

آواز آئی: (ہاں) اے محمدؐ! یہی (انوار) میرے اولیاء، میرے حُبدار، میرے برگزیدہ اور تمھارے بعد میری مخلوق پر میری حجّت ہیں، یہی (انوار) تمھارے بعد تمھارے جانشین، اور تمھارے خلیفہ و نائب اور مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔ میں اپنی عزّت و جلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان ہی کے ذریعے سے اپنے دین کو غالب اور کلمے کو بلندی و رفعت بخشوں گا، اور ان میں سے آخری (تاجدارِ وصایت و ولایت) کے ذریعے سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کردوں گا، اور اُس کو زمین کے تمام مشارق و مغارب پر اقتدار عطا کردوں گا اس کے لیے ہوا کو مسخّر کروں گا، بادلوں کو اس کا مطیع و فرمانبردار بنا دوں گا، سارے وسائل پر اس کو قابو دوں گا، اپنی فوج سے اس کی نصرت کروں گا، اپنے فرشتوں سے اسکی مدد کراؤں گا، تاکہ وہ میری طرف لوگوں کو بالاعلان دعوت دے سکے۔

اور میری توحید پر ساری مخلوق کو جمع کر دے گا، میں اُس کی سلطنت کو ہمیشگی اور دوام بخشوں گا اور قیامت تک میرے ان اولیاء کے درمیان یہ سلطنت چلتی رہے گی۔ (علل الشرائع، عیون الاخبار)

(۶) امام حسینؑ کے دشمنوں کا قتل

ہمدانی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ہروی سے روایت کی ہے کہ ایکمرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ! آپ اس حدیث کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ "جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ جنابِ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو اُن کے باپ داداؤں کے جرائم کی پاداش میں قتل کریں گے"؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

"لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی" (سورۃ الانعام آیۃ ۱۶۴)

(کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا)

پھر اس کے کیا معنیٰ؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچّا ہے "بات یہ ہے کہ"

"ولٰکن ذراری قتلۃ الحسین علیہ السلام یرضون بفعال اٰبائھم ویفتخرون بھا، "ومَن رضیَ شیئًا کان کمن اَتاہ ولواَنَّ رجلاً قتل بالمشرق فرضی بقتلہ رجل بالمغرب لکان الراضی عند اللہ عزَّوجلَّ شریکَ القاتل وانّما یقتلھم القائم علیہ السلام اذا خرج لرضاھم بفعل اٰبائھم"

قال: قلتُ لہ: بِاَیِّ شیءٍ یبدا القائم منکم اذا قام؟

قالؑ: یبدء ببنی شیبۃ فیقطع ایدیھم لِاَنَّھم سرّاق بیت اللہ عزَّوجلَّ۔"

آپؑ نے فرمایا "ولیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں اپنے باپ داداؤں کے اُن تمام افعال پر راضی ہوں گی بلکہ اس پر فخر کریں گی۔" اور یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی بات پر راضی ہے گویا وہ بھی اس میں شریک ہے، اور یہ اُن کی اولادوں کی بات ہے

اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کر دے اور دوسرا شخص مغرب میں اُس کے قتل پر خوشی و رضامندی کا اظہار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ راضی ہونے والا شخص بھی اس کے قتل میں شریک ہے۔ لہٰذا امام قائم علیہ السلام جب ظہور کرینگے تو اُن لوگوں کو اسی لیے قتل کریں گے کہ وہ اپنے باپ داداؤں کے اس فعل پر راضی تھے۔

میں نے عرض کیا: جب امام قائمؑ خروج کریں گے تو آپ سزا دینے کا کام کہاں سے شروع کرینگے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ بنی شیبہ سے شروع کریں گے، اُن کے ہاتھ قلم کریں گے، اس لیے کہ وہ لوگ بیت اللہ کے چور ہیں۔" (علل الشرائع۔ عیون الاخبار)

(۷) جفرِ احمر سے مراد؟

حمزہ بن یعلی نے محمدّ بن فضیل سے، انھوں نے ربعی سے، انھوں نے رفید غلام ابنِ ہبیرہ سے، روایت کی ہے، رفید کا بیان ہے کہ میں نے ایکمرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا، فرزندِ رسولؐ! میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام بھی اہلِ سواد کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو حضرت علی امیرالمومنینؑ ابنِ ابیطالبؑ نے کیا تھا؟

آپ نے فرمایا: "لا، یا رفید اِنَّ عَلِیَّ بن ابی طالب عَلَیہِ السّلام سار فی اھل السواد بما فی الجفر الابیض واِنَّ القائم یسیر فی العرب بما فی الجفر الاحمر"

قال: فقلتُ: جعلت فداك وما الجفر الاحمر؟

قال: فامَرَّ اَصبعہ علیٰ حلقہ، "فقالؑ: ھٰکذا" یعنی الذّبح۔

ثمّ قالؑ، یا رفید! اِنَّ لِکُلِّ اَھل بیت نجیبًا شاھدًا علیھم شافعًا لامثالھم"۔

ترجمہ: "فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ علیہ السلام نے اہلِ سواد کے ساتھ وہ سلوک کیا تھا جو جفرِ ابیض میں تھا۔ امام قائم علیہ السلام عرب کے ساتھ وہ برتاؤ کریں گے جو جفرِ احمر میں ہے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، جفرِ احمر کیا ہے؟

یہ سنکر آپ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری، اور فرمایا: اس طرح۔

یعنی ذبح کر دیں گے۔"

(بصائر الدرجات)

(۸) مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا کی تفسیر

ابی اور ابنِ ولید دونوں نے سعد سے، سعد نے برقی سے، برقی نے ابوزہیر شبیب بن انس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوحنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو امامؑ نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کے اس قول " سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ " (سبا آیت ۱۸) کا کیا مطلب ہے؟ اور زمین پر وہ خطّہ کہاں ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکّہ و مدینہ کے درمیان کا خطّہ ہے (جسمیں لوگ دن رات امن سے گذرتے ہیں۔

یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ بھی جانتے ہو کہ مکّہ اور مدینہ کے درمیان لوگ راستے میں لوٹ لیے جاتے ہیں، اُن کے اسباب چھین لیے جاتے ہیں اور اُن کی جان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ بعض بعض تو قتل بھی کر دیے جاتے ہیں؟

اصحاب نے کہا: جی ہاں، ایسا تو برابر ہوتا ہے۔

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش رہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے ابوحنیفہ! اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: کا کیا مطلب ہے؟:

" وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا " (آلِ عمران ۹۷)

(اور جو اسمیں داخل ہوا وہ امن میں ہے)

وہ کونسا مقام ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو تو اس کے لیے امن ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: خانۂ کعبہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ جس وقت عبداللہ بن زبیر نے خانۂ کعبہ میں پناہ لی تو حجاج بن یوسف نے منجنیق سے سنگباری کر کے کعبہ کی بےحرمتی کی اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا، کیا وہاں ابنِ زبیر کو امن ملا؟

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش ہو گئے۔ جب ابوحنیفہ وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے تو ابوبکر حضرمی نے عرض کیا میں آپ پر قربان، ان دونوں کا کیا جواب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یا ابا بکر " سِيْرُوْا ..... اٰمِنِيْن " فقالؑ: مع قائمنا اهل البيت " جو ہم اہلِ بیت کے قائمؑ کے ساتھ چلے گا وہ امن میں ہوگا۔ اور " وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا " سے مراد۔ جو اُنکی بیعت کریگا، اُنکے حلقے میں داخل ہوگا اُنکے اصحاب میں شامل ہوگا وہ امن کے ساتھ رہے گا۔ (علل الشرائع)

(۹) حضرت محمدؐ رحمت ہیں اور قائمؑ نقمت

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن سلیمان سے، اُنھوں نے داؤد بن نعمان سے، اُنھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ایکمرتبہ فرمایا کہ:

" اما لو قام قائمنا لقد ردّت اليه فلانة حتى يجلدها الحدّ وحتّى ينتقم لابنة محمّد فاطمة منها۔

قلت: جعلت فداك ولم يجلدها الحدّ؟

قالؑ: لفريتها على اُمّ ابراهيم صلى الله عليه۔

قلت: فكيف اخّره الله للقائم عليه السلام؟

فقال له: انّ الله تبارك وتعالى بعث محمّدًا صلى الله عليه وآله رحمة وبعث القائم عليه السلام نقمة "

ترجمہ: " جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو فلانة اُن کے پاس لوٹائی جائے گی تاکہ وہ اس کو کوڑے لگائیں اور فاطمہؑ بنتِ محمدؐ کا انتقام لیں۔

میں نے عرض کیا: سزا میں اس کو کوڑے کیوں لگائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ اُس نے اُمِّ ابراہیم پر جھوٹ اور افترا کیا تھا۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ نے اس کی سزا کو مؤخر کیوں کر دیا؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقمت کے لیے۔ " (علل الشرائع)

(۱۰) امامِ قائمؑ وارثِ انبیاءؑ ہیں

ابی نے ابنِ ابوعمیر سے، اُنھوں نے منصور بن یونس سے، اُنھوں نے ابوخالد کابلی سے روایت کی ہے ابوخالد کابلی کا بیان ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" والله لكانّى انظر الى القائم عليه السلام وقد اسند ظهره الى الحجر ثمّ ينشد الله حقّه ثمّ يقول:

يقول القائم: ايها النّاس من يحاجّنى فى الله فانا اولى بالله۔

ايها النّاس من يحاجّنى فى آدم فانا اولى بآدم۔

أيها الناس! من يحاجني في نوح فأنا أولى بنوح
أيها الناس! من يحاجني في ابراهيم فأنا أولى بابراهيم
أيها الناس! من يحاجني في موسى فأنا أولى بموسى
أيها الناس! من يحاجني في عيسى فأنا أولى بعيسى
أيها الناس! من يحاجني في محمد صلى الله عليه وآله وسلم
فأنا أولى بمحمد، أيها الناس! من يحاجني في كتاب الله فأنا أولى
بكتاب الله۔

ثم ينتهي الى المقام فيصلي ركعتين و ينشد الله حقه۔
ثم قال ابوجعفر عليه السلام: هو والله المضطر في كتاب الله في قوله:

(الآية) "أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ" (سورة النمل آیت ٦٢)

فيكون أول من يبايعه جبرئيل ثم الثلاث مائة والثلاثة عشر، فمن كان ابتلى بالمسير وافى، ومن لم يبتل بالمسير فقد عن فراشه، وهو قول أمير المؤمنين صلوات الله عليه: "هم المفقودون عن فرشهم" وذلك قول الله عز وجل:

(الآية) "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا"

قال ؑ: الخيرات: الولاية۔
وقال في موضع آخر:

(الآية) "وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ" (هود آیت ٨)

وهم والله اصحاب القائم عليه السلام يجتمعون والله اليه في ساعة واحدة فاذا جاء الى البيداء يخرج اليه جيش السفياني فيأمر الله الارض فتأخذ بأقدامهم وهو قوله:

(الآية) (سورة السبا ٥١ تا ٥٤) "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ (يعني القائم من آل محمد صلى الله عليه وآله) وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ (يعني الا يعذبوا) كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ (يعني من كان قبلهم هلكوا) إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۝" (سورة السبا آیت ٥١ تا ٥٤)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

آپ نے فرمایا "خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم ؑ اپنی پشت حجر اسود سے لگائے ہوئے کھڑے ہیں اور لوگوں کو اللہ سے حق کا واسطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں

★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ سے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت آدمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت نوحؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کرونگا کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کرونگا کہ میں حضرت موسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت عیسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت محمدؐ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمدؐ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
★ اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اس کے بعد آپ مقام حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاکر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور لوگوں کو اللہ کے حق کی قسم دیں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَمَّنْ ...... الارض"

(ترجمہ آیت): "بھلا وہ کون ہے جو مضطر و پریشان کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے اور جو تم کو زمین پر جانشین بناتا ہے" ؟

"اس آیت میں خدا کی قسم "مضطر" سے مراد امام قائمؑ کی ذات ہے۔"

پھر سب سے پہلے حضرت جبرئیلؑ ان کی بیعت کریں گے اِس کے بعد تین سو تیرہ اشخاص بیعت کریں گے۔ کچھ لوگ خود سے چل کر پہونچیں گے اور کچھ راتوں رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے، اور انھیں لوگوں کے متعلق حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(ترجمۂ آیت) "پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو، اللہ تم سب کو جمع کرکے لے آئے گا۔" (بقرہ ۱۴۸)

آپؑ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔

نیز دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمۂ آیت) "اور اگر ہم اُن سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کردیں . . ." (سورۂ ہودؑ ۸)

اس آیت میں بخدا امۃ معدودۃ سے مراد اصحاب امام قائمؑ ہیں جو ایک ساعت میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر جب وہاں سے چلکر اپنے اصحاب کے ساتھ آپؑ بیدار (بیابان) میں آئیں گے تو سفیانی ان پر خروج کرے گا، اور (اُس وقت) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیگا کہ "ان لوگوں کو پیروں کی طرف سے (شق ہو کر) لے لے۔ (نگل لے)۔ (اور سفیانی کا لشکر زمین میں سما جائے گا) اسی کے متعلق اللہ کا قول ہے:

ترجمۂ آیات: (سورۂ سبا آیت ۵۱ تا ۵۴) "اور کاش کہ تم دیکھتے اُن (اہلِ باطل) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے لے لیے (نگل لیے) جائیں گے اور وہ کہتے ہوں گے کہ ہم اس (حق والے گروہ) پر ایمان لے آئے (یعنی قائم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ) مگر اب دور مقام سے اُن کی اُس تک رسائی کیسے ممکن ہے، جبکہ وہ پہلے اُس کا انکار کرتے رہے اور دور ہی بیٹھے غیب کے متعلق بلا تامل اٹکل سے باتیں بناتے رہے۔ اور ان لوگوں کے مابین اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کرتے تھے ایک آڑ قائم کردی جائیگی (یعنی عذاب کی آڑ) جسطرح اُن سے قبل انہی جیسے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔ (یعنی جو لوگ اِن سے پہلے ہلاک کردیے گئے) بلاشبہ وہ پریشان کُن شک میں مبتلا رہتے۔" (ترجمہ سورہ سبا ۳۴ آیت ۵۱ تا ۵۴)

(۱۱) حکومتِ امام قائمؑ کی اک جھلک

کتاب "الخصال" میں ہے کہ: حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"بنا یفتح اللہ وبنا یختم اللہ وبنا یمحو ما یشاء وبنا یثبت وبنا یدفع اللہ الزمان الکلب، وبنا ینزل الغیث، فلا یغرنکم باللہ الغرور، ما انزلت السماء قطرۃ من ماء منذ حبسہ اللہ عزوجل ولو قد قام قائمنا لانزلت السماء قطرھا ولاخرجت الارض نباتھا ولذھبت الشحناء من قلوب العباد واصطلحت السباع والبھائم حتی تمشی المرأۃ بین العراق الی الشام لا تضع قدمیھا الا علی النبات وعلی رأسھا زبیلھا لا یھیجھا سبع ولا تخافہ۔"

ترجمہ: "ہم لوگوں سے ہی اللہ نے ابتداء کی ہے اور ہم پر ہی اللہ تعالیٰ ختم فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ہی جو چاہتا ہے محو فرماتا ہے اور ہمارے ہی واسطے سے اللہ جو باقی رکھتا ہے (تحریر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے واسطے سے قحط سالی دور کردیتا ہے اور ہمارے واسطے سے ہی اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ دیکھو فریب میں مبتلا نہ رہو، جب سے اللہ نے روک دیا ہے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں برسایا، ہاں، مگر ہمارا قائم جب قیام کریگا تو آسمان پانی بھی برسائے گا اور زمین اپنے پودے بھی اگائے گی، بندوں کے دلوں سے کینہ و دشمنی بھی دور ہوگی، درندوں اور چوپاؤں میں صلح و آشتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایسا امن و امان کا دور ہوگا، ایسی سرسبزی و شادابی کا عہد ہوگا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکری سر پر رکھے ہوئے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہی سبزہ ہوگا اور وہ بیخوف چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اُس کو نہ ستائے گا۔ (الخصال)

(۱۲) ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائینگی

ابنِ ولید نے صفّار سے، اُنھوں نے حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے، اُنھوں نے عباس بن عامر سے، اُنھوں نے ربیع بن محمد سے، اُنھوں نے حسن بن ثویر بن ابی فاختہ سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حضرت امام علی بن حسینؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

قالؑ : " اذا قام قائمنا اذهب الله عزّ وجلّ عن شیعتنا العاهة وجعل قلوبهم کزبر الحدید وجعل قوّة الرّجل منهم قوّة اربعین رجلاً ویکونون حکّام الارض وسنامها ." (الخصال)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم اُٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ برتر و بزرگ ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں دور کر دے گا اُن کے دل فولاد کے مانند ہو جائیں گے۔ ایک ایک شخص میں چالیس چالیس آدمیوں کی طاقت آجائے گی اور روئے زمین پر وہی حاکم ہوں گے۔" (الخصال)

(۱۳) فضائلِ مسجدِ سہلہ اور امامِ قائمؑ کا قیام

شیخ صدوقؒ نے محمّد بن علی بن مفضّل سے، اُنھوں نے احمد بن محمّد بن عمّار سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حمران قلانسی سے، اُنھوں نے محمّد بن جمہور سے، اُنھوں نے مریم بن عبداللہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ : یا ابامحمّد (ابی بصیر) کانّی اریٰ نزول القائم فی مسجد السّہلة باھلہ وعیالہ ۔

قلتُ : یکون منزلہ ؟

قالؑ : نعم، ھو منزل ادریسؑ وما بعث الله نبیّاً الّا وقد صلّی فیہ والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول الله صلّی الله علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنة الّا وقلبہ یحنّ الیہ وما من یوم ولا لیلة الّا والملائکة یأوون الیہ ھذا المسجد، یعبدون الله فیہ یا ابامحمّد! امّا انّی لو کنت بالقرب منکم ما صلّیت صلاة الّا فیہ ثمّ اذا قام قائمنا انتقم الله لرسولہ ولنا اجمعین ." (قصص الانبیاء)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "اے ابومحمّد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ مسجدِ سہلہ میں مع اپنے اہل و عیال کے وارد ہوئے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا مسجدِ سہلہ میں اُن کی منزل و جائے قیام ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، یہ مقام حضرت ادریسؑ کی بھی منزل و جائے قیام رہ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اُس نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اس میں قیام

کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ کے خیمۂ اقدس میں قیام کیا ہو۔ ہر مومن اور ہر مومنہ کا دل اس مسجد کی طرف رُجوع ہوتا ہے۔ نیز ہر دن اور ہر رات اس مسجد میں ملائکہ آتے ہیں اور اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اے ابومحمّد! اگر میں تم لوگوں کے قرب و جوار میں رہتا تو اس مسجد کے سوا کسی اور جگہ ایک نماز بھی نہ پڑھتا۔ پھر یہ کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اُٹھ کھڑا ہوگا) تو وہ دنیا والوں سے (خدا اور رسولؐ کے دشمنوں سے) اللہ کا اور اُس کے رسولؐ کا اور ہمارا انتقام لیگا۔" (قصص الانبیاء)

(۱۴) شیبہ کی اولاد پر حدِ سرقہ جاری ہوگی

اَبی نے سعد سے، اُنھوں نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے علی بن حسن تیمی سے، اُنھوں نے اپنے بھائیوں محمّد و احمد سے، اُنھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، اُنھوں نے مروان بن مسلم سے، اُنھوں نے سعید بن عمر جعفی سے، اُنھوں نے اہلِ مصر میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

قالؑ : " اَمَا اِنّ قائمنا لو قد قام لقد اخذ بنی شیبة وقطع ایدیھم وطاف بھم، وقال: ھؤلاء سرّاق الله (علل الشرائع)

آپؑ نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اُٹھ کھڑا ہوگا) تو اولادِ شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کاٹے گا اور انھیں بازاروں میں گھمائے گا اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے چور ہیں۔" (علل الشرائع)

(۱۵) امامِ قائمؑ کی ہمراہی میں فضیلتِ جہاد

شیخ مفیدؒ نے ابنِ قولویہؒ سے، اُنھوں نے کلینیؒ سے، اُنھوں نے علی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے یقطینی سے، اُنھوں نے یونس سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابرؒ سے اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

قالؑ : " من اَدرک قائمنا فقتل معہ کان لہ اَجر شہیدین ومن قتل بین یدیہ عدوّاً لنا کان لہ اَجر عشرین شہیداً "

آپؑ نے فرمایا: جس شخص کو ہمارے قائم کا عہد ملے اور اُن کی ہمراہی میں قتل ہو جائے تو اُسے دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص امام قائمؑ کے ہمراہ ہمارے کسی ایک دشمن کو بھی قتل کرے گا اس کو بیس شہیدوں کا اجر ملے گا۔" (امالی شیخ مفیدؒ)

(۱۶) امامِ قائمؑ اور علمِ کتاب و سنت

قال ابوجعفر علیہ السلام " اِنَّ العلم بکتاب اللہ عزّ وجلّ وسنّۃ
نبیّہ صلّی اللہ علیہ وآلہ لینبت فی قلب مہدیّنا کما ینبت الزّرع
علی احسن نباتہ ، فمن منکم حتّی یراہ فلیقل حین یراہ
" اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ الرَّحْمَۃِ وَالنُّبُوَّۃِ وَ
مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَۃِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
بَقِیَّۃَ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ ۔ " (کتاب العدد)

ترجمہ : " حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : بلاشبہ اللہ کی کتاب اور سنتِ نبی اللہ ص کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئیدہ ہوگا (اُگے گا) جسطرح کوئی بہت عمدہ زراعت اُگتی ہے ۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُس وقت باقی رہے اور اُنھیں دیکھے تو یہ کہے :

(ترجمۂ سلام) سلامتی (نازل) ہو آپ کے اوپر اے اہلِ بیتِ رحمت و نبوّت اور علم کے ذخیرے (کان) اور رسالت کی جگہ و مقام ، سلامتی ہو آپ کے اوپر اے اللہ کے بقیہ اس کی زمین میں ۔ " (کتاب العدد)

(۱۷) احادیثِ ائمہؑ صعب و مستصعب ہوتی ہیں

احمد بن محمد نے جعفر بن محمد کوفی سے ، انھوں نے حسن بن حماد طائی سے ، انھوں نے سعد سے ، اور سعد نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

قالؑ : " حدیثنا صعب مستصعب لا یحتملہ اِلَّا مَلَکٌ مُقَرَّبٌ
اَوْ نَبِیٌّ مُرْسَلٌ اَوْ مُؤْمِنٌ ممتحن او مدینۃ حصینۃ
فاذا وقع امرنا وجاء مہدیّنا کان الرّجل من شیعتنا
اَجرٰی من لیث واَمضٰی من سنان یطأ عدوّنا برجلیہ
ویضربہ بکفّیہ ، وذلک عند نزول رحمۃ اللہ وفرجہ
علی العباد ۔ " (بصائر الدرجات)

ترجمۂ روایت

آپ نے فرمایا " ہماری احادیث مشکل ہی نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہیں (جن کا سمجھنا مشکل ترین امر ہے

ان کو برداشت کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے) ان کا متحمّل سوائے مقرب فرشتے ، نبیِ مرسل یا وہ مومن ہو سکتا جس (کے قلب) کی آزمائش (اللہ نے ایمان کے ذریعے) کرلی ہو ۔ ان کے علاوہ دوسرا متحمّل نہیں ہو سکتا ۔ (سُنو!) جب ہماری حکومت ہوگی اور ہمارا مہدیؑ ظہور کریگا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر شخص شیر سے زیادہ جراُتمند ، نیزے سے زیادہ تیز ہوگا جو ہمارے دشمنوں کو اپنے پاؤں تلے کچل دیگا اور اپنے ہاتھوں سے پیٹے گا اور یہ اسوقت ہوگا جب اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور بندوں پر فرج وکشادگی کے باب کھلیں گے ۔ " (بصائر الدرجات)

(۱۸) امامِ قائمؑ جفرِ احمر پر عمل کریں گے

احمد بن محمد نے ابنِ سنان سے ، انھوں نے ابوہبیرہ کے غلام رفید سے اور رفید نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپؑ نے مجھ سے ارشاد فرمایا :

قالؑ " یا رفید ! کیف انت اذا رأیت اصحاب القائمؑ قد ضربوا
فساطیطہم فی مسجد الکوفۃ ، ثمّ اخرج المثال الجدید
علی العرب شدید ۔

قال ، قلتُ : جعلت فداک ما ھو ؟
قالؑ : الذّبح ۔
قال ، قلتُ : بِاَیِّ شیءٍ یسیر فیہم بما سار عَلِیُّ بن ابی طالبؑ علیہ السلام
فی اھل السّواد ؟
قالؑ : لا ۔ یا رفید ! اِنَّ عَلِیًّا سار بما فی الجفر الابیض وھو
الکفّ وھو یعلم اَنّہ سیظہر علٰی شیعتہ من بعدہ و
اِنَّ القائمؑ یسیر بما فی الجفر الاحمر وھو الذّبح وھو یعلم
اَنّہ لا یظہر علٰی شیعتہ ۔

آپ نے فرمایا : " اے رفید ! اُس وقت تیرا (تم لوگوں) کا کیا حال ہوگا ، جب تو دیکھے گا کہ اصحابِ قائم علیہ السلام نے اپنے خیمے مسجد کوفہ میں لگائے ہیں ۔ پھر وہ ایک مثالِ جدید نکالیں گے جو اہلِ عرب پر بہت سخت ہوگی ۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان وہ کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا: ذبح۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ اُن لوگوں کے ساتھ حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کی سیرت پر عمل کریں گے ؟

آپ نے فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ نے جو کچھ جفرِ ابیض میں تھا اس پر عمل کیا، اور وہ عمل تلوار کو روک لینا تھا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ میرے بعد میرے شیعوں پر کیا کیا ظلم و ستم کرے گا اور امام قائم علیہ السّلام ان لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کریں گے جو جفرِ احمر میں ہے اور وہ " ذبح " ہے، کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ اب یہ ہمارے شیعوں پر کوئی زیادتی نہ کر سکے گا۔ (بصائر الدرجات)

(١٩) امام قائمؑ کے پاس عصائے موسٰیؑ ہے

سلمہ بن خطّاب نے عبداللہ بن محمّد سے، اُنھوں نے منیع بن حجّاج بصری سے، اُنھوں نے مجاشع سے، اُنھوں نے معلّیٰ سے، اُنھوں نے محمّد بن فیض سے، اُنھوں نے محمّد بن امام محمد باقر بن امام علیؑ علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: " کان عصٰی موسٰیؑ لآدمؑ، فصارت الی شعیبؑ، ثمّ صارت الی موسٰیؑ بن عمرانؑ وانّما لعندنا، وانّ عهدی بها آنفاً وهی خضراء کهیئتها حین انتزعت من شجرها، وانّها لتنطق اذا استنطقت، اُعدّت لقائمنا لیصنع کما کان موسٰیؑ یصنع بها، وانّها لتروع وتلقف ما یأفکون وتصنع کما تؤمر، وانّها حیث اقبلت تلقف ما یأفکون تفتح لها شفتان احداهما فی الارض والاخریٰ فی السّقف وبینهما اربعون ذراعاً وتلقف ما یأفکون بلسانها۔ " (اکمال الدین)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: " حضرت موسٰی علیہ السّلام کے پاس جو عصا تھا وہ حضرت آدمؑ کا تھا، پس اُن سے وہ عصا حضرت شعیب علیہ السّلام تک پہونچا، پھر وہ حضرت موسٰی علیہ السّلام کو ملا اور اب وہ عصا ہمارے پاس ہے اور اب تک ایسا ہی سرسبز ہے گویا ابھی درخت سے توڑا گیا ہے، جب اس سے کلام کرنے کو کہا جاتا ہے تو کلام بھی کرتا ہے۔ یہ ہمارے قائم علیہ السّلام کے لیے رکھا ہوا ہے تاکہ وہ اس سے وہی کام لیں جو حضرت موسٰی علیہ السّلام نے لیا تھا اور وہ اس

کو جو حکم دیں گے وہ اس پر عمل کرے گا، اور جب وہ آگے بڑھے گا تو جتنی بھی کرشمہ سازیاں ہوں گی سب کو ہڑپ کر جائے گا، اس کے دو ہونٹ اس قدر بڑے ہیں کہ جب وہ منھ کھولتا ہے تو ایک لب زمین پر اور دوسرا چھت پر ہوتا ہے ان دونوں لبوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ذراعؑ (ہاتھ) ہو جاتا ہے اور جو چیز مقابلے آئے گی سب کو نگل لے گا۔ " (بصائر الدرجات)

⁂

اَبی نے محمّد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے سلمہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (اکمال الدّین)

(٢٠) آنحضرتؐ کی زرہ امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی

ابراہیم نے برقی سے، اُنھوں نے بزنطی وغیرہ سے، اُنھوں نے ابوایّوب حذّار سے، ابوایّوب نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) میں آپ قربان ہو جاؤں، میری دلی تمنّا ہے کہ ذرا میں آپ کے سینۂ مبارک و مقدّس کو مَس کروں۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: " کرلو "

اجازت پاکر (بڑی مسرّت سے) میں نے اُن جناب کے سینۂ اقدس اور دوشِ مبارک کو مَس کیا۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: مگر اے ابومحمّد! اس کی کیا حاجت تھی ؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے آپؑ کے پدرِ گرامی قدر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائمؑ کا سینۂ مبارک کشادہ ہوگا، دونوں کاندھوں کے درمیان کی کشادگی کافی ہوگی۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے ابومحمّد! میرے پدرِ عالی قدر نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زرہِ مبارک زیبِ تن فرمائی تو وہ زمین تک لٹک آئی، پھر میں نے پہنی تو میرے لیے بھی ایسی ہی ثابت ہوئی۔ اب وہ زرہ امام قائمؑ کے لیے محفوظ ہے اور وہ اُن کے جسم پر اسی طرح ٹھیک آئے گی جس طرح حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جسمِ مطہّر پر ٹھیک تھی۔ (علاوہ ازیں یہ کہ میرا سن چالیس سال سے زائد ہو چکا ہے) جبکہ امام قائمؑ وہ ہوں گے جن کا سن چالیس سال سے زیادہ کا نظر نہ آئے گا۔

(عربی متن یہ ہے) فقالؑ: یا ابا محمّد! انّ ابی لبس درع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وکانت تسحب علی الارض وانّی لبستها فکانت وکانت وانّها تکون من القائمؑ

كما كانت من رسول الله صلى الله عليه وآله مشمرة كأنه ترفع نطاقها بحلقتين، وليس صاحب هذا الأمر من جاز أربعين "

(بصائر الدرجات)

(۲۱) امام قائم حضرت داؤدؑ کے مانند مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے

عبداللہ بن جعفر نے محمدؐ بن عیسیٰ سے انھوں نے یونس سے، انھوں حریز سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقول: " لن تذهب الدنیا حتی یخرج رجل منا أهل البیت یحکم بحکم داؤد وآل داؤد لا یسأل الناس بینة " (بصائر الدرجات)

آپؑ نے فرمایا: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جبتک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد (نہ پیدا ہوجائے) خروج نہ کرے جو حضرت داؤدؑ اور آلِ داؤد علیہ السلام کی طرح فیصلے نہ کرلے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا۔ (ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا۔) (بصائر الدرجات)

(۲۲) امام زمانہؑ کے فیصلے

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: " لا یذهب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم بحکومة آل داؤد لا یسأل عن بینة، یعطی کل نفس حکمها "

" دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جبتک کہ ہم میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا ہوجائے جو آل داؤدؑ کی حکومت کی طرح حکومت نہ کرلے، وہ کسی بھی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص کا فیصلہ خود (اپنے علم) سے کرے گا۔ " (بصائر الدرجات)

(۲۳) وہ ابوالخطاب ہی ہوسکتا ہے؟

محمدؐ بن حسین نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے ابو خالد قماط سے، انھوں نے

حمران بن اعین سے روایت کی ہے، حمران کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ انبیاء ہیں؟

قال: لا۔ قلت: فقد حدثني من لا أتهم أنك قلت: أنكم انبياء؟

قال: من هو أبو الخطاب؟ قال قلت: نعم.

قال: كنت إذاً أهجر؟ قال قلت: فبما تحكمون؟

قال: نحكم بحكم آل داؤد

آپؑ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کیا، مگر میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ انبیاء ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: "وہ ابوالخطاب ہوگا (جس نے یہ حرکت کی ہے)؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (اُسی نے کہا ہے)

آپؑ نے فرمایا: اِسی لیے تم بھی ہذیان بکنے لگے۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ حضرات فیصلے کس بناء پر کرتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: "جس بناء پر آلِ داؤدؑ فیصلے کیا کرتے تھے اُسی بناء پر ہم بھی فیصلے کرتے ہیں۔"

(۲۴) امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلے کریں گے

محمدؐ بن عیسیٰ نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے فضیل الاعور سے، انھوں نے ابوعبیدہ سے، ابوعبیدہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: " إذا قام قائم آل محمد حكم بحكم داؤد وسليمان لا يسأل الناس بينة "

آپؑ نے فرمایا: جب (حضرت) قائمِ آلِ محمدؐ ظہور و قیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داؤدؑ اور (حضرت) سلیمان کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔" (بصائر الدرجات)

(۲۵) امام قائمؑ فصل الخطاب

حسن بن طریف سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمدؐ امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور دریافت کیا کہ جب حضرت

امام قائم علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے تو آپؑ لوگوں کے فیصلے کس بنیاد پر کیا کریں گے ؟ اور ارادہ کیا تھا کہ چوتھیہ بخار کے لیے بھی دریافت کروں گا، مگر بھول گیا۔

جواب آیا: " سألت عن الامام ، فاذا قام یقضی بین النّاس بعلمه کقضاءِ داؤد علیه السّلام لایسأل البیّنة "

ترجمہ: " تم نے امام قائم علیہ السّلام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ تو سنو! جب آپ ظہور کریں گے تو لوگوں کے فیصلے اپنے علم کی بناء پر کیا کریں گے جس طرح حضرت داؤد علیہ السّلام فیصلے کرتے تھے، اور آپ کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (اور آپ کا فیصلہ بھی حضرت داؤدؑ کی طرح فصل الخطاب ہوگا)۔

(بصائر الدرجات)

(۲۶) سورۂ رحمٰن کی آیت ۴۱ کی تفسیر

ابراہیم بن ہاشم نے سلیمان دیلمی سے، انھوں نے معاویہ دُہنی سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے قولِ خدا:

" یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ " (سورۂ رحمٰن)

کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بتاؤ کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مجرموں کو اُن کی پیشانیوں سے شناخت کرے گا اور اُن کے متعلق حکم دے گا کہ ان کے سر کے بال اور ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو پیدا کیا ہے اور جو بھی اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہوسکتا ہے ؟

میں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا مطلب ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: " لو قام قائمنا أعطاه الله السیماء فیأمر بالکافر فیؤخذ بنواصیهم واقدامهم ثمّ یخبط بالسیف خبطا "

ترجمہ " جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُن کو ایک سیما (نشانی) بتا دیگا اس کے ذریعے سے پتہ چل جائے گا کہ کافر کون ہے اور آپ حکم دیں گے کہ کافر کے بال اور اس ٹانگ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے اور اس کو تہِ تیغ کریں گے "

(بصائر الدرجات)

(۲۷) امامِ زمانہؑ کی سواری میں ابرِ صعب ہوگا

احمد بن محمد نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابو خالد اور ابوسلام سے اور انھوں نے سورہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

قالؑ: اما انّ ذا القرنین قد خیّر السحابین فاختار الذّلول وذخر لصاحبکم الصعب "

قال قلتُ: وما الصعب ؟

قالؑ: ما کان من سحاب فیه رعد وصاعقة أو برق فصاحبکم یرکبه أمّا انّه سیرکب السحاب ویرقی فی الاسباب اسباب السماوات السبع والارضین السبع، خمس عوامر واثنتان خرابان "

(بصائر الدرجات)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا " ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادلوں) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے نرم ومتواضع سحاب کو منتخب کرلیا۔ اور صعب وسخت سحاب کو تمھارے صاحبِ امرؑ کے لیے محفوظ کردیا گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: سحابِ صعب (سخت بادل) کسے کہتے ہیں ؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ ابر ہے جس میں گرج وچمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمھارے صاحبِ امرؑ کی سواری ہوگا آپؑ ابر پر سوار ہوکر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی سیر کریں گے جنمیں سے پانچ زمینیں آباد ہوں گی اور دو زمینیں غیر آباد ہونگی "

(اختصاص) (بصائر الدرجات)

★ احمد بن محمد نے علی بن سنان سے، انھوں نے عبدالرحیم سے اور انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (بصائر الدرجات) (اختصاص)

(۲۸) امامِ قائمؑ کی مخصوص سواری

محمد بن ہارون نے سہل بن زیاد ابویحییٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

إنّ الله خیّر ذا القرنین السحابین الذّلول والصّعب فاختار الذّلول وهو ما لیس فیه برق ولا رعد ولو اختار الصّعب لم یکن

لہ ذالک لانّ اللہ ادّخرہ للقائم علیہ السّلام "

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو نرم اور سخت دو طرح کے بادلوں میں سے ایک منتخب کر لینے کا اختیار دیا تو اُنھوں نے نرم بادل کو منتخب کیا جس میں گرج و چمک نہیں ہوتی، اگر وہ سخت کو منتخب کرتے تو یہ اُن کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے سخت (رعد و برق والے) بادل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت امام قائم علیہ السّلام کے تابعِ فرمان رکھا ہے۔ (اختصاص و بصائر الدرجات)

۲۹ حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السّلام کا حکم

ہمدانی نے علی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے علی بن معبد سے، اُنھوں نے حسین ابن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرّضا علیہ السّلام نے فرمایا:

قالؑ: " لا دین لمن لا ورع لہ ولا ایمان لمن لا تقیّۃ لہ
اِنَّ اَکْرَمَ عِنْدَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ اَعْمَلُکُمْ بِالتَّقِیَّۃِ قَبْلَ
خُرُوجِ قَائِمِنَا فَمَنْ تَرَکَہَا قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَیْسَ مِنَّا

فقیل لہ: یا ابن رسول اللہ! ومن القائم منکم اھل البیت؟

قالؑ: الرّابع من ولدی ابن سیّدۃ الاماء یطھّر اللہ بہ الارض من کلّ جور ویقدّسہا من کلّ ظلم وھو الّذی یشکّ النّاس فی ولادتہ وھو صاحب الغیبۃ قبل خروجہ، فاذا خرج اَشرقتِ الارض بنور ربّہا ووضع میزان العدل بین النّاس، فلا یظلم اَحد اَحدًا۔
وھو الّذی تطوی لہ الارض، ولا یکون لہ ظلٌّ
وھو الّذی ینادی منادٍ من السماءِ باسمہ، یسمعہ جمیع اھل الارض بالدُّعاءِ الیہ، یقول: "اَلَا اِنَّ حجّۃ اللہ قد ظھر عند بیت اللہ فاتّبعوہ فانّ الحقّ معہ وفیہ"، وھو قول اللہ عزّوجلّ:

(الآیۃ) " اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً
فَظَلَّتْ اَعْنَاقُہُمْ لَہَا خٰضِعِیْنَ " (الشعراء آیۃ ۴)

ترجمہ: " آپ نے فرمایا: جس شخص میں ورع اور تقوٰی (گناہوں سے بچنا) نہیں اُس میں دین نہیں جس میں تقیّہ نہیں، اس میں ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ مکرّم وہ ہے جو ہمارے امامِ قائمؑ کے ظہور سے قبل تقیّہ پر عمل کرتا رہے، جو شخص ظہورِ امام قائمؑ سے قبل تقیّہ ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپؑ سے عرض کیا گیا: فرزندِ رسولؐ! آپ اہلبیت میں سے امامِ قائمؑ کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میری نسل میں سے چوتھا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے زمین کو ہر طرح کے ظلم و جور سے پاک کرے گا، یہی وہ ہوں گے جن کی ولادت میں لوگوں کو شک رہے گا، اُن کے لیے ظہور سے پہلے غیبت ہے جب اُن کا ظہور ہوگا تو زمین پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، عدل کی ترازو لوگوں کے درمیان نصب کر دی جائے گی اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکے گا۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائیگی) اُن کے جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو اُن کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہلِ زمین سُنیں گے، اور وہ منادی کہے گا کہ:

" آگاہ ہو جاؤ کہ حجّتِ خدا نے خانۂ کعبہ کے پاس ظہور کیا ہے تم لوگ اُن کی پیروی کرو کیونکہ حق اُن کے ساتھ ہے اور اُن میں (حق) ہے۔"

چنانچہ اللہ برتر و بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمۂ آیت: " اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں پر آسمان سے ایک معجزہ نازل کر دیتے پس ذلّت سے اُن کی گردنیں جُھک جاتیں۔ " (الشعراء آیت ۴)

(اکمال الدین)

★ کتاب اعلام الورٰی میں علی سے اسی کے مثل ایک روایت ہے۔

۳۰ امامِ قائمؑ کی جسمانی قوّت

ہمدانی نے علی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ریّان بن صلت سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السّلام سے عرض کیا کہ: (فرزندِ رسولؐ!) کیا آپ صاحب الامر ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاںؑ اَنا صاحب ھٰذا الامر، ولکنّی لستُ بالّذی اَملأُھا عدلًا کما

ملئت جورًا وکیف اکون ذاك علی ما تریٰ من ضعف بدنی؟
وانّ القائم هو الّذی اذا خرج کان فی سنّ الشیوخ، ومنظر
الشّباب قویًّا فی بدنه حتّیٰ لو مدّ یده الیٰ اعظم شجرة
علیٰ وجه الارض لقلعها، ولو صاح بین الجبال لتدکدکت
صخورها یکون معه عصا موسیٰ وخاتم سلیمان، ذاك الرّابع
من ولدی یغیبه الله فی ستره ماشاءالله، ثمّ یظهره فیملأ
به الارض قسطًا وّعدلًا کما ملئت جورًا وّظلمًا۔" (اعلام الوریٰ)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "ہاں، میں صاحب الامر تو ہوں، مگر وہ صاحب الامر نہیں جو زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، اور میں وہ صاحب الامر بھلا کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو دیکھتے ہو کہ میں جسمانی طور پہ کتنا کمزور ہوں، جبکہ وہ صاحب الامر اور قائم تو ایسا ہوگا جس کا سن تو بوڑھوں جیسا مگر شکل و صورت جوانوں جیسی ہوگی، اس کے بدن میں اتنی قوت ہوگی کہ اگر وہ چاہے گا تو بڑے سے بڑے تناور درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دے گا، اور پہاڑوں کے درمیان چیخ مارے گا تو ان کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی، اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی، وہ میری نسل میں چوتھی پشت میں تولّد ہوگا، اللہ تعالیٰ جبتک چاہے گا اس کو پردۂ غیب میں رکھے گا۔ اس کے بعد اس کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوتی ہوگی۔" (اعلام الوریٰ۔)

★ اعلام الوریٰ میں ایک اور روایت اس اضافہ کے ساتھ ہے لوگ منادی کی ندا کو بعید و قریب سے یکساں سنیں گے جو مومنوں کے لیے تو باعثِ رحمت ہوگی مگر کافروں کے لیے عذاب۔ (اعلام الوریٰ)

(۳۱) ذوالقرنین کی غیبت

منظفر علوی نے ابنِ عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے (محمد بن نصیر سے،) انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے (حماد بن عیسیٰ سے) انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر جعفی سے، انھوں نے جابر انصاری سے، اور جابر انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

قالؐ: "إنّ ذاالقرنین کان عبدًا صالحًا جعله الله حجّة علیٰ عباده
فدعا قومه الی الله عزّوجلّ وامرهم بتقواه فضربوه
علی قرنه فغاب عنهم زمانًا حتّیٰ قیل مات او هلك بایّ
وادٍ سلك۔ ثمّ ظهر ورجع الی قومه فضربوه علیٰ قرنه۔
الا وفیکم من هو علیٰ سنّته۔ وانّ الله عزّوجلّ مکّن
له فی الارض وآتاه من کلّ شیءٍ سببًا، وبلغ المشرق
والمغرب، وانّ الله تبارك وتعالیٰ سیجری سنّته فی القائمؑ
من ولدی ویبلغه شرق الارض وغربها حتّیٰ لا یبقیٰ سهل
ولا موضع من سهل ولا جبل وطئه ذوالقرنین الّا وطئه
ویظهر الله له کنوز الارض ومعادنها وینصره بالرّعب
یملأ الارض عدلًا وّقسطًا کما ملئت جورًا وظلمًا۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ "ذوالقرنین ایک عبدِ صالح تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیا تھا، اُنھوں نے اپنی قوم کو اللہ عزّوجلّ کی طرف دعوت دی اور اُنھیں تقویٰ اختیار کرنے کے لیے کہا، مگر ان لوگوں نے اُن کے سر پر مارا (زخمی کر دیا)۔ چنانچہ وہ ایک زمانے تک اُن سے غائب رہے، یہاںتک کہ لوگ سمجھ گئے کہ وہ مر گئے یا کسی جگہ ہلاک ہوگئے یا وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ مگر پھر اُنھوں نے ظہور کیا اور اپنی قوم کے پاس آئے، اُنھوں نے دوبارہ اُن کے سر پر ضرب لگائی مگر ان چند لوگوں کے علاوہ جو سنّتِ ذوالقرنین پر قائم تھے۔ پھر اللہ عزّوجلّ نے روئے زمین پر ذوالقرنین کو اقتدار دیا اور ہر چیز کا سبب و وسیلہ عطا کیا، وہ مشرق و مغرب تک جا پہونچے۔ اور اللہ عزت و بزرگی والا ذوالقرنین کا یہی طریقہ و سنّت میرے فرزند امام قائمؑ میں بھی جاری کریگا، وہ بھی زمین کے مشرق و مغرب تک پہونچیں گے، کوئی میدانی علاقہ یا کوئی پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جسمیں ذوالقرنین کے قدم پہونچے ہوں اور اُن کے قدم نہ پہونچیں۔ ان کے لیے زمین اپنے خزانے اور معدنیات اُگل دے گی۔ اللہ عزّوجلّ رعب و دبدبے سے ان کی نصرت کرے گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوتی ہوگی۔" (اکمال الدین)

(۳۲) مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت ہے

سعد نے ابوہاشم جعفری سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپؑ نے ارشاد فرمایا:

قالؑ: اِذَا قام القائمُ اَمر بهدم المنار و المقاصير التى فى المساجد"

فقلتُ فى نفسى: لِاَيِّ معنى هٰذا؟

فَاَقبل عَلَيَّ فقالؑ: معنى هٰذا اَنَّها محدثة مبتدعة لم يبنها نبىّ ولا حجّة "

(غیبتہ طوسی)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "جب امام قائمؑ ظہور و قیام کریں گے تو مسجدوں کے تمام مینار اور مقصورے منہدم کرادیں گے۔"

میں نے اپنے دل میں کہا: اس کے کیا معنی؟ (ایسا کیوں ہوگا)

فوراً آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کے معنی یہ کہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ یہ مینار اور مقصورہ نہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تعمیر کرایا اور نہ کسی حجتِ خدا نے۔"

(غیبتہ طوسی)

(۳۳) لشکرِ امامِ زمانہ کی تعداد

ابنِ ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابنِ عیسیٰ سے، انھوں نے اہوازی سے، اُنھوں نے ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابو ایوب سے، اُنھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ اہلِ کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امام قائم علیہ السلام کے ساتھ خروج کرنے والے کتنے لوگ ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد اہلِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: "مَا يخرج اِلّا فى اُولى قوّة وما يكون اُولوالقوّة اَقلّ من عشرة آلاف "

" وہ صاحبِ قوّت ہوکر خروج کریں گے اور صاحبِ قوّت ہونے کے لیے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہوگی۔ " (اکمال الدین)

(۳۴) اصحابِ امامِ قائمؑ کی تعداد

عطّار نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابوخطّاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے

اُنھوں نے ابو خالد قمّاط سے، اُنھوں نے ضریس سے، اُنھوں ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت سیّد العابدین امام علی بن الحسینؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

" المفقودون عن فرشهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عِدّة اَهل بدر فيصبحون بمكّة وهو قول الله عَزَّ وَجَلَّ:

(الاٰية) " اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا " (سورہ بقرہ ۱۴۸)

آپؑ نے فرمایا " وہ لوگ جو اپنے بستروں سے غائب ہوں گے اُن کی تعداد اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی اور وہ صبح ہوتے مکہ جا پہونچیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمۂ آیت: " جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تمھیں یکجا جمع کردے گا۔" (البقرہ ۱۴۸)

امامؑ نے فرمایا " وهم اصحاب القائمؑ " (اور وہی اصحابِ قائمؑ)

(اکمال الدین)

(۳۵) آپؑ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

ابنِ ولید نے محمد عطّار سے، انھوں نے ابنِ ابوخطّاب سے، اُنھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، اُنھوں نے منذر سے، اُنھوں نے بکّار بن ابوبکر سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور اُنھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں (بیٹھے ہوئے) ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، اثنائے گفتگو میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ہمیں اُن حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قالؑ: " يصبح احدكم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب " طاعة معروفة "

آپؑ نے فرمایا: " تم لوگ سو رہے ہوگے کہ تمھارے سرہانے سے (تکیوں کے نیچے سے) ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: " طاعة معروفة " یعنی اطاعت کے لیے تیار ہوجاؤ۔

(اکمال الدین)

(۳۶) لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی تاویل

ابنِ متوکّل نے سعد آبادی سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، اُنھوں نے علی بن ابوحمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے روایت بیان کی ہے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ عزّ وجلّ کے

اِس قول: " هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَلَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ " (سورۂ توبہ آیت ۳۳) (سورۂ الصف آیت ۹)

کے متعلّق ارشاد فرمایا:

" وَاللہ مانزل تاویلها بعد ولا ینزل تاویلها حتّی یخرج القائمؑ فاذا خرج القائم لم یبق کافر باللہ العظیم ولا مشرك بالامام الّا کرہ خروجه حتّی لو کان کافر اَوْ مشرك فی بطن صخرة لقالت: یا مؤمن فی بطنی کافر فاکسرنی و اقتله " (اکمال الدین)

ترجمۂ آیت " ـ وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسُول کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کردے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو " (سُورۂ توبہ ۳۳)

اس آیت کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمۂ روایت: " بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی آجتک نہ اس کی تاویل سامنے آئی، اور جبتک امام قائمؑ کا ظہور نہ ہو، نہ اس کی تاویل سامنے آئے گی رہاں جب ان کا ظہور ہوگا تو نہ کوئی کافر باللہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مشرک بِالامام جو اُن کے ظہور کو پسند نہ کرے، اور اگر کوئی کافر یا مشرک خوفزدہ کسی پتّھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ پتّھر کی چٹان پکار کر کہے گی کہ "اے مومن! میرے نیچے ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے تم مجھے توڑ کر اسے نکالو اور قتل کردو " (اکمال الدین)

(۳۷) مکّہ سے نجف کیطرف امام قائمؑ کی روانگی حجرِ موسٰیؑ کے ساتھ ہو گی

ماجیلویہ نے محمّد عطّار سے، اُنھوں نے ابنِ عیسٰی اور ابنِ ابوالخطّاب سے ایک ساتھ، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے ابوالجارود سے اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " اذا خرج القائم علیہ السّلام من مکّة ینادی منادیه: " اَلَا لا یحملنَّ احد طعامًا ولا شرابًا وحمل معه حجر موسٰی بن عمرانؑ وهو وقر بعیر فلا ینزل منزلًا الّا انفجرت منه عیون، فمن کان جائعًا شبع ومن کان ظمآنًا روی، و رویت دوابهم حتّی ینزلوا النجف من ظهر الکوفة

آپؑ نے فرمایا: " حضرت امام قائم علیہ السّلام جب مکّہ سے روانہ ہوں گے تو اُن کی جانب سے ایک منادی اعلان کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لیکر نہ چلے۔ کیونکہ امام قائم کے ساتھ حجرِ حضرت موسٰیؑ ہوگا جو ایک اونٹ پر بار ہوگا، اور آپ جس منزل پر قیام فرمائیں گے اُس حجرِ موسٰیؑ سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے جس سے ہر بھوکا شکم سیر ہوگا اور ہر پیاسے شخص اور اُن کی سواری کے جانوروں کی بھی پیاس بجھے گی، یہانتک کہ آپ منزل بہ منزل چل کر پشتِ کوفہ سے ہوتے ہوئے نجف پہونچیں گے۔ " (اکمال الدین)

- ★ غیبتہ نعمانی میں بھی محمّد بن ہمام اور محمّد بن حسن بن جہور سے، اُنھوں نے حسن بن محمّد بن جہور سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں سلیمان بن سماعہ سے اور اُنھوں نے ابوالجارود سے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔ (غیبتہ نعمانی)
- ★ اور بصائر الدرجات میں بھی محمّد بن حسین نے موسٰی بن سعدان سے، اُنھوں نے عبداللہ بن قاسم سے، اُنھوں نے ابوسعید خراسانی سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اور آپؑ نے اپنے پدرِ عالی قدرؑ سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

(۳۸) امام قائم صاحبِ معرفت ہونگے

ابنِ ولید نے صفّار سے، اُنھوں نے ابنِ یزید سے، اُنھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے۔ اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

" اذا قام قائم علیہ السّلام لم یقم بین یدیه احد من خلق الرّحمٰن الّا عرفه صالح هو اَم طالح؟ اَلَا وفیه آیة للمتوسّمین وهی السبیل المقیم "

ترجمہ " جب امام قائم علیہ السّلام کا ظہور ہوگا تو رحمٰن کی مخلوق میں سے جو بھی آپ کے سامنے آئے گا آپ اُسے فوراً پہچان لیں گے کہ نیک کون ہے اور بدکون ہے آگاہ ہو، اس میں بھی اہلِ فکر و نظر کے لیے نشانی ہے اور یہ ایک صحیح و مقیم راستہ ہے " (اکمال الدین)

(۳۹) اسلام میں دو خون ہیں ...؟

انہی اسناد کے ساتھ ابنِ تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق ع نے ارشاد فرمایا: " دمانِ فی الاسلام حلال من اللہ عزّ وجلّ لا یقضی فیھا احد بحکم اللہ عزّ وجلّ حتیٰ یبعث اللہ القائمُ من اھل البیت فیحکم فیھا بحکم اللہ عزّ وجلّ لا یرید فیہ بیّنۃ : الزّانی المحصن یرجمہ ومانع الزکاۃ یضرب رقبتہ ۔" (اکمال الدین)

ترجمہ " اسلام میں دو خون حلال ہیں، مگر آجتک حکمِ خدا کے مطابق کسی نے اس کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ جب ہم اہلِ بیت میں سے امام قائم ع ظہور کریں گے تو وہ حکمِ خدا کو جاری کریں گے اور کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے ۔ ایک زناءِ محصنہ (زانیٔ محصن، یعنی وہ زانی جس کی زوجہ موجود ہو اور وہ زنا کرے ۔ (شادی شدہ) تو امام قائم ع اُس کے رجم کا حکم دیں گے (سنگسار کا حکم ہوگا) دوسرا وہ شخص جو زکاۃ دینے سے انکار کرے گا تو اس کی گردن مار دینے کا حکم دیں گے ۔" (اکمال الدین)

(۴۰) نصرتِ امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول

انہی اسناد کے ساتھ ابنِ تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" کأنّی أنظر (الی) القائمُ علیٰ ظہر نجف (فاذا استوی علیٰ ظہر النّجف) رکب فرساً أدھم أبلق بین عینیہ شمراخ ثم ینتفض بہ فرسہ یبقی اھل بلدۃ اِلّا وھم یظنّون أنّہ معھم فی بلادھم ، فاذا نشر رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انحطّ علیہ ألف مَلَک وثلاثۃ عشر مَلَکاً کلّھم ینتظرون القائمُ ع وھم الّذین کانوا مع نوح علیہ السلام فی السفینۃ والّذین کانوا مع ابراھیم الخلیل علیہ السلام حیث اُلقیٰ فی النّار وکانوا مع عیسیٰ علیہ السلام حین رفع ، واربعۃ آلاف مسوّمین ومُردفین وثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر ملکاً یوم بدر واَربعۃ آلاف مَلَک الّذین ھبطوا یریدون القتال مع الحسینؑ بن علیؑ فلم

یؤذن لھم فصعدوا فی الاستیذان وھبطوا وقد قتل الحسین علیہ السلام فھم شُعثٌ غبرٌ یبکون عند قبر الحسینؑ الیٰ یوم القیامۃ وما بین قبر الحسینؑ الی السماء مختلف الملائکۃ ۔" (اکمال الدین)

آپؑ نے فرمایا: " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پہونچے ہیں، اور جب آپ پشتِ نجف پر پہونچیں گے تو ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہوگی ۔ آپ کا گھوڑا ایک جھرجھری لے گا، اہلِ شہر میں سے ہر ایک شخص یہی سمجھے گا کہ یہ بھی ہم ہی لوگوں میں سے کوئی شخص ہے، مگر جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عَلَم کا پھریرا لہرائیں گے تو تیرہ ہزار وہ ملائکہ آسمان سے اُتریں گے جو اب تک امام قائم ع کا انتظار کر رہے تھے ۔

یہی ملائکہ حضرت نوحؑ کے ساتھ آپکی کشتی میں تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت ابراہیم ع کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو آپ کے ساتھ تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت عیسیٰ ع کو آسمان پر اُٹھایا گیا تو آپ کے ساتھ تھے ۔ نیز چار ہزار فرشتے ایسے گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پر نشان لگا ہوا اور دوہری سواریوں والے ہوں گے ۔ پھر تین سو تیرہ وہ جو جنگِ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار فرشتے وہ بھی ہوں گے جو یوم عاشورا امام حسین علیہ السلام کی نصرت کرنا چاہتے تھے مگر امام ع نے ان کو اجازت نہ دی تھی تو وہ پرواز کر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کر کے قبرِ حسینؑ پر مغموم و سوگوار اور گریہ کناں تا قیامت مجاور بنے ہوئے ہوں گے اور قبرِ حسینؑ سے آسمان کے درمیان ان فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے ۔ (اکمال الدین)

(۴۱) حضرت جبرئیلؑ آپکے علمبردار ہوں گے

انہی اسناد کے ساتھ ابنِ تغلب نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" (کأنّی) انظر الی القائمُ قد ظھر علیٰ نجف الکوفۃ فاذا ظھر علی النجف نشر رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عمودھا من عمد

عرشِ اللہ تبارك وتعالیٰ و سائرھا من نصرِ اللہ جلّ جلالہ
لا یھوی بھا الیٰ احدٍ الّا اھلکہ اللہ عزّوجلّ "

قال: قلتُ: تکون معہ او یؤتیٰ بھا ؟

قالؑ: بل یؤتیٰ بھا یاتیہ بھا جبرئیل علیہ السّلام "

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السّلام پشتِ نجف پر نمودار ہوئے، اور اُنھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وہ علمِ مبارک لہرایا جس کا عمود، عرش کے عمودوں میں سے ایک ہے اور اس کو لیکر جدھر جا رہے ہیں اللہ جلّ جلالہ وہاں مشرکوں اور کافروں کو ہلاک کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائمؑ وہ عَلَم خود اُٹھائے ہوتے ہوں گے یا کوئی اور آپ کے ساتھ ہوگا ؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ اُٹھائے ہوتے آپؑ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔"

(اکمال الدّین)

(۴۲) منبرِ کوفہ سے خطبۂ امامِ زمانہؑ

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے، اور مفضّل نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے، کہ آپؑ نے فرمایا:

"کانّی انظر الی القائمؑ علیٰ منبر الکوفۃ وحولہ اصحابہ ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً عدّۃ اھل بدر وھم اصحاب الالویۃ وھم حکّام اللہ فی ارضہ علیٰ خلقہ حتّیٰ یستخرج من قبائہ کتاباً مختوماً بخاتمٍ من ذھب عھدٌ معھود من رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فیجفلون عنہ اِجفال الغنم، فلا یبقیٰ منھم الّا الوزیر واحد عشر نقیباً کما بقوا مع موسیٰؑ بن عمرانؑ فیجولون فی الارض فلا یجدون عنہ مذھباً فیرجعون الیہ واللہ انّی لاعرف الکلام الّذی یقولہ لھم فیکفرون بہ "

(اکمال الدّین)

ترجمۂ روایت: آپ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السّلام منبرِ کوفہ پر تشریف فرما ہیں اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحابِ بدر کے برابر تین سو تیرہ (۳۱۳) ہے جنمیں سے ہر ایک صاحبِ علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے؛ اسی دوران آپ نے اپنی قبائے مبارک سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے مہر لگی ہوگی جس پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا عہدنامہ تحریر ہوگا، اسے دیکھ کر لوگ اس طرح بھاگ کھڑے ہوں گے جیسے بھیڑوں کا گلہ بھاگتا ہے۔ اور ایک وزیر اور گیارہ نقیبوں کے سوا وہاں کوئی نہ رہ جائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ اُن کے وزیر اور گیارہ نقیب رہ گئے تھے، مگر وہ بھاگ کھڑے ہونے والے ساری زمین میں پھریں گے، انھیں راستہ نہ ملے گا تو پھر آپ کے پاس ہی واپس آئیں گے (حضرت موسیٰؑ کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ بھی راہ نہ پاتے تھے اور جہاں سے چلتے تھے واپس وہیں پہنچ جاتے تھے)۔
اور بخدا میں جانتا ہوں کہ آپؑ اُن لوگوں سے کیا فرمائیں گے جس کی وجہ سے وہ لوگ انکار و گریز کریں گے۔"

(اکمال الدّین)

(۴۳) اصحابِ امام قائمؑ کے فضائل

اَبی نے سعد سے، اُنھوں نے احمد بن حسین سے، اُنھوں نے محمّد بن جمہور سے، اُنھوں نے احمد بن اَبی ہراسہ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "کانّی باصحاب القائمؑ وقد احاطوا بما بین الخافقین، لیس من شیءٍ الّا وھو مطیع لھم، حتّیٰ سباع الارض وسباع الطیر تطلب رضاھم (فی) کلّ شیءٍ، حتّیٰ تفخر الارض علی الارض وتقول: مرّ بی الیوم رجل من اصحاب القائمؑ."

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحابِ قائمؑ ساری دنیا پر چھا گئے ہیں دنیا کی ہر چیز اُنکی مطیع ہے یہانتک کہ زمین کے درندے اور فضا کے پرندے بھی اُنکی رضا کے طالب ہیں زمین کا ایک حصّہ دوسرے پر فخر کرکے کہتا ہے کہ آج اصحابِ قائمؑ میں سے ایک شخص میری طرف سے گذرا ہے۔" (اکمال الدّین)

(۴۴) اوصافِ اصحابِ امام قائمؑ

ابنِ مسرور نے ابنِ عامر سے، اُنھوں نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے ابنِ ابو عمیر سے اُنھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، اُنھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

" ما کان یقول لوط علیہ السّلام:

(الآیۃ) " لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ " (ہود آیۃ ۸۰)

اِلّا تمنّیاً لقوّۃ القائم علیہ السّلام ولا ذکر اِلّا شدّۃ اصحابہ فاِنّ الرّجل منھم یعطی قوّۃ اربعین رجلاً وانّ قلبہ لاشدّ من زبر الحدید ولو مرّوا بجبال الحدید لقطعوھا لا یکفّون سیوفھم حتّی یرضی اللہ عزّ وجلّ " (اکمال الدّین)

ترجمۂ روایت: " حضرت لوط علیہ السّلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

ترجمۂ آیت: " کاش! مجھ میں تمھارے مقابلے کی قوّت ہوتی یا میرا کوئی زبردست پشت پناہ ہوتا " (سورۂ ہود آیت ۸۰)

ترجمۂ روایت: " تو دراصل وہ تمنّا کرتے تھے حضرت امام قائم علیہ السّلام کی اور یاد کرتے تھے اصحابِ امام قائم علیہ السّلام کی طاقت کو، کیونکہ اصحابِ امام قائمؑ میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی طاقت عطا ہوگی اور ہر ایک کا قلب فولاد سے بھی زیادہ قوی و مضبوط ہوگا، اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے بھی ہو کر گذریں گے تو انھیں بھی کاٹ کر رکھدیں گے۔ وہ اپنی تلواریں اُسوقت تک نہ روکیں گے جبتک اللہ عزّت و بزرگی والا راضی نہ ہوجائے۔"

(اکمال الدّین)

(۴۵) وارثِ مواریثِ انبیاءؑ

ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے محمد بن اسماعیل سے، اُنھوں نے ابو اسماعیل سرّاج سے، اُنھوں نے جعفر بن بشیر سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے

یقول " اَتدری ما کان قمیص یوسف علیہ السّلام ؟

قال: قلتُ: " لا " قالؑ: اِنّ ابراھیم علیہ السّلام لمّا اُوقدت لہ النّار

نزل الیہ جبرئیل بالقمیص والبسہ ایّاہ فلم یضرّہ معہ حرّ ولا برد فلمّا حضرتہ الوفاۃ جعلہ فی تمیمۃ وعلّقہ علی اسحاق علی یعقوبؑ فلمّا ولد یوسفؑ علّقہ علیہ وکان فی عضدہ حتّی کان من امرہ ما کان۔

فلمّا اخرجہ یوسفؑ من التمیمہ وجد یعقوبؑ ریحہ وھو قولہ عزّ وجلّ:

(الآیۃ) " اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنَ " (سورۂ یوسف ۹۴)

قالؑ: " فھو ذالک القمیص الذی من الجنّۃ۔

قلتُ: جعلت فداک فالیٰ من صار ھٰذا القمیص ؟

قالؑ: اِلیٰ اھلہ وھو مع قائمنا اذا خرج، ثمّ قالؑ: کلّ نبیٍّ ورث علماً او غیرہ فقد انتھی اِلیٰ محمّد صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم۔"

(اکمال الدّین)

ترجمۂ روایت:

آپؑ نے فرمایا: " کیا تم جانتے ہو کہ قمیصِ حضرت یوسفؑ کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا: " نہیں "

آپؑ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے لیے آگ روشن کی گئی تو حضرت جبرائیل وہ قمیص لیکر نازل ہوئے اور انھیں وہ قمیص پہنا دی جس سے ان کو گرمی اور سردی کوئی ضرر نہ پہونچا سکی۔ جب حضرت ابراہیمؑ کا وقتِ وفات قریب آیا تو آپؑ نے اُسے ایک تعویذ میں لپیٹ کر رکھدیا اور پھر حضرت اسحاقؑ کے گلے میں ڈالدیا۔ اور حضرت اسحاقؑ نے اُسے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں حمائل کردیا، اور جب یوسفؑ تولّد ہوئے تو حضرت یعقوبؑ نے اُس کو حضرت یوسفؑ کے بازو کے اوپر باندھدیا۔ پھر اس کا اثر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

حضرت یوسفؑ نے اس قمیص ابراہیمی کو تعویذ سے نکالا تو حضرت یعقوبؑ کو اُسکی خوشبو محسوس ہوئی اور اُنھوں نے کہا:

(ترجمۂ آیت): " بلاشبہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہورہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا خیال نہ کرو۔" (یوسف آیت ۹۴)

" یہ وہ قمیص ہے، جو جنّت سے آئی تھی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اب وہ قمیص کس کے پاس ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس کے پاس ہے جو اُس کا اہل ہے، اور جب امام قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ اُن کے پاس ہوگی۔

پھر فرمایا: ہر نبی کی علمی اور غیر علمی میراث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی ہے۔"
(اکمال الدین)

★ کتاب "الخرائج والجرائح" میں بھی مفضل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(۴۶) امام قائمؑ کے پیشِ نظر دنیا کی مثال

انہی اسناد کے ساتھ مفضل بن عمر نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"إنّهُ اذا تناهت الأمور الیٰ صاحب هذا الامر رفع الله تبارك وتعالیٰ له كلّ منخفض من الارض وخفّض له كلّ مرتفع حتّی تكون الدّنیا عنده بمنزلة راحته فأیّكم لو كانت فی راحته شعرة لم یبصرها۔" (اکمال الدین)

ترجمہ: "جب حضرت امام قائم صاحبُ الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحبِ برکت و برتر زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دیگا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہوا ہو اور وہ اُسے نہ دیکھ سکے۔" (اکمال الدین)

(۴۷) امامؑ قائم کے دستِ مبارک کا اعجاز

ابنِ مسرور نے ابنِ عامر سے، اُنھوں نے معلیٰ سے، اُنھوں نے وشّاء سے، اُنھوں نے مثنیٰ حنّاط سے، اُنھوں قتیبہ اعشی سے، اُنھوں نے ابنِ ابویعفور سے، اُنھوں نے مولیٰ بنی شیبان سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "اذا قام قائمنا وضع یده علیٰ رؤس العباد، فجمع بها عقولهم وكملت بها احلامهم" ——— (اکمال الدین)

ترجمہ "جب ہمارے قائمؑ ظہور کریں گے تو جس کے سر پر اپنا دستِ مبارک رکھ دیں گے اُس کی عقل درست اور ادراک و فہم مکمل ہو جائے گی۔" (اکمال الدین)

★ (کا): کافی میں بھی حسین بن محمد نے معلیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(۴۸) مومنین اپنی قبروں میں ایکدوسرے کو ظہورِ امامِ زمانہؑ کی مبارکباد دیں گے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسحاق سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے عمر بن ابان بن تغلب سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: كأنّی بالقائم علیه السلام علی نجف الكوفة وقد لبس درع رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم فینتفض هو بها فتستدیر علیه، فیغشیها بخداجة من استبرق ویركب فرسًا ادهم بین عینیه شمراخ، فینتفض به انتفاضة لا یبقیٰ اهل بلاد الّا وهم یرون أنّه معهم فی بلادهم فینشر رایة رسول الله صلّی الله علیه وآله عمودها من عمود العرش وسائرها من نصر الله، لا یهوی بها الیٰ شیءٍ ابدًا الّا اهلكه الله فاذا هزّها لم یبق مؤمن الّا صار قلبه كزبر الحدید ویعطی المؤمن قوّة اربعین رجلًا ولا یبقیٰ مؤمن میّت الّا دخلت علیه تلك الفرحة فی قبره وذلك حیث یتزاورون فی قبورهم ویتباشرون بقیام القائم فینحطّ علیه ثلاثة عشر آلاف ملك وثلاثمائة عشر ملكًا۔

قلت: كلّ هؤلاء الملائكة؟

قالؑ: نعم الّذین كانوا مع نوحؑ فی السفینة والّذین كانوا مع ابراهیمؑ حین اُلقی فی النار، والّذین كانوا مع موسیٰ حین فلق البحر لبنی إسرائیل والّذین كانوا مع عیسیٰ حین رفعه الله الیه واربعة آلاف ملك مع النبیّ صلّی الله علیه وآله مسوّمین وألف مردفین وثلاثمائة وثلاثة عشر ملائكة بدریّین واربعة آلاف ملك هبطوا یریدون القتال مع الحسین بن علیّ علیهما السّلام، فلم یؤذن لهم فی القتال فهم عند قبره

شُعث غبر یبکونہ الی یوم القیامۃ ، و رئیسھم ملک یقال لہ : منصور فلا یزورہ زائر الّا استقبلوہ ولا یودّعہ مودّع الّا شیّعوہ ولا یمرض مریض الّا عادوہ ولا یموت میّت الّا صلّوا علیٰ جنازتہ ، واستغفروا لہ بعد موتہ وکلّ ھٰؤلاء فی الارض ینتظرون قیام القائم الی وقت خروجہٗ "

(کامل الزیارۃ)

ترجمہ :

آپؑ نے فرمایا: " گویا، میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ نجفِ کوفہ میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زیبِ تن کیے ہوئے ہیں اور اس کو کمخواب کے ایک لباس سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے سرمئی گھوڑے پر سوار ہیں جسکی پیشانی پر ایک سفید سی لکیر ہے، آپ کو دیکھ کر سب لوگ یہ گمان کریں گے کہ یہ بھی ہمارے ہی اہلِ شہر میں سے ہیں۔ اتنے میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ علمِ مبارک لہرائیں گے جس کا چوب عرش کے چوبوں میں سے ایک ہے اسے دیکھ کر ہر مومن کا دل فولاد کی طرح مضبوط و قوی ہو جائے گا، اور اس کو چالیس مردوں کی طاقت ہو جائے گی، بلکہ جو مومن مر چکا ہوگا وہ بھی اپنی قبر میں خوش ہو جائیگا وہ ایک دوسرے سے قبر میں ملاقات و زیارت کریں گے اور امام قائم علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائیں گے، اور مبارکباد دیں گے۔ پھر آپ پر تیرہ ۱۳ ہزار اور ۳۱۳ فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے عرض کیا: وہ سب کے سب فرشتے ہی ہوں گے ؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ وہی فرشتے ہوں گے جو حضرت نوحؑ کے ساتھ سفینے میں تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں ڈالے جانے کے وقت تھے، حضرت موسٰیؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے دریا کو شگاف دیتے وقت تھے، حضرت عیسٰیؑ کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے جانے کے وقت تھے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور تین سو تیرہ وہ فرشتے ہوں گے جو جنگِ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو اس مقصد سے نازل ہوئے تھے کہ ہم حضرت امام حسین بن علیؑ علیہ السلام کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے، مگر امام حسینؑ نے انھیں جنگ کی اجازت نہیں دی تھی، اور اب وہ آپ کی قبر پر بال پریشان، سروں پر خاک اُڑاتے ہوئے

قیامت تک آنسو بہاتے رہیں گے جنکے سردار کا نام منصور ہے اور جو شخص آپ کی زیارت کے لیے آتا ہے یہ سب اُس کا استقبال کرتے ہیں اور جب وہ وہاں سے زیارت کر کے رخصت ہوتا ہے تو یہ کچھ دور تک اس کے ساتھ جاتے ہیں، جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہ اُس کی عیادت کرتے ہیں، جب کوئی مرتا ہے تو یہ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھتے اور بعدِ موت اُس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں، اور یہ سب کے سب اسی سرزمین پر امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ "

(کامل الزیارۃ)

★ غیبتہ نعمانی میں بھی عبدالواحد نے محمدؐ بن جعفر سے، اُنھوں نے ابوجعفر ہمدانی سے اُنھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، اُنھوں نے عبداللہ بن قاسم سے اور اُنھوں نے عمر بن ابان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبتہ نعمانی)

★ اور ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے حسن اور محمدؐ اِبنَیْ علی بن یوسف سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اور اُنھوں نے ابنِ تغلب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبتہ نعمانی)

(۴۹) امامِ قائمؑ کی نصرت غیر مسلم بھی کرینگے

فضل نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے مثنّیٰ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قالؑ " لینصرنّ اللہ ھٰذا الامر بمن لاخلاق لہ ، ولو قد جاء امرنا لقد خرج منہ من ھو الیوم مقیم علیٰ عبادۃ الاوثان "

آپؑ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ حضرت صاحب الامرؑ کی نصرت ایسے لوگوں سے بھی کرائے گا جن کا کوئی دین و مذہب نہ ہوگا، اور جب صاحب الامر ظہور کریں گے تو ایسے لوگ بھی جو اب تک بُت پرستی کرتے تھے وہ بُت پرستی ترک کر کے آپکے ساتھ ہو جائیں گے۔ "

(غیبتہ طوسی)

(۵۰) قبل از قیامت کوفہ میں مومنین کا اجتماع

فضل نے حمّانی سے، اُنھوں نے محمدؐ بن فضیل سے، اُنھوں نے اجلح سے اُنھوں نے عبداللہ بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ " جبتک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں گے قیامت نہیں آئے گی "[1]

[1] (غیبتہ طوسی)

(۵۱) مومنین کا کوفہ میں اجتماع

(غط) فضل نے ابن عمیر اور ابن بزیع سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسمٰعیل بن جابر سے، انھوں نے ابوخالد کابلی سے، اور ابوخالد نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "اذا دخل القائم الکوفۃ لم یبق مؤمن الا وھو بھا او یجیٔ الیھا وھو قول امیر المومنین علیہ السلام ویقول لاصحابہ: "سیروا بنا الی ھذہ الطاغیہ فیسیر الیہ" (غیبۃ طوسی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام کوفہ میں نزول اجلال فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہونچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنینؑ کے ارشاد کے بموجب حضرت امام قائمؑ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس سرکش وطاغی (سفیانی) سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔" (غیبۃ طوسی)

(۵۲) کوفہ کی آبادی میں توسیع

رواۃ کی ایک جماعت نے تلعکبری نے علی بن حبشی سے، انھوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے احمد بن ابونعیم سے، انھوں نے ابراہیم بن صالح سے، انھوں نے محمد بن غزال سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: قالؑ "انّ قائمنا اذا قام اشرقت الارض بنور ربھا واستغنی العباد من ضوء الشمس ویعمر الرجل فی ملکتہ حتی یولد لہ الف ذکر، لا یولد فیھم انثیٰ ویبنی فی ظھر الکوفۃ مسجداً لہ الف باب ویتصل بیوت الکوفۃ بنھر کربلا وبالحیرۃ حتی یخرج الرجل یوم الجمعۃ علی بغلۃ سفواء یرید الجمعۃ فلا یدرکھا" (غیبۃ طوسی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "ہمارے قائم جب ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہوجائے گی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی، ان کی حکومت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائے گا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار (ایک ہزار) فرزند پیدا ہوں گے، بیٹی پیدا نہ ہوگی۔ آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد

تعمیر کرائیں گے جس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے اور کوفے کے مکانات نہر کربلا سے متصل ہوجائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہوجائے گی کہ اگر کوئی شخص بروز جمعہ اپنے بغلہ (خچر) پر سوار ہوکر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی۔" (غیبۃ طوسی)

(۵۳) لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی

ابومحمد محمدی نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مالک سے، انھوں نے ابراہیم بن بنان خثعمی سے، انھوں نے احمد بن یحییٰ بن معتمر سے، انھوں نے عمرو بن ثابت سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

قالؑ: "یدخل المھدیؑ الکوفۃ وبھا ثلاث رایات قد اضطربت بینھا، فتصفو لہ فیدخل حتی یأتی المنبر ویخطب ولا یدری الناس ما یقول من البکاء وھو قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کأنی بالحسنیّ والحسینیّ وقد قاداھا فیسلمھا الی الحسینیّ فیبایعونہ فاذا کانت الجمعۃ الثانیۃ، قال الناس: یا ابن رسول اللہ الصلوٰۃ خلفک تضاھی الصلوٰۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والمسجد لا یسعنا،

فیقولؑ: انا مرتاد لکم فیخرج الی الغریّ فیخط مسجداً لہ الف باب یسع الناس علیہ اصیص ویبعث فیحفر من خلف قبر الحسین علیہ السلام لھم نھراً یجری الی الغریین حتی ینبذ فی النجف ویعمل علی فوھتہ قناطیر وارحاء فی السبیل، وکأنی بالعجوز وعلی رأسھا مکتل فیہ برّ حتی تطحنہ بکربلاء

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تو وہاں تین جھنڈے لہرا رہے ہوں گے، لوگ آپ کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے اور آپ منبر پر جاکر خطبہ دیں گے اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے گا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ پھر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جب دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ عرض کریں گے کہ: فرزند رسولؐ! آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا ایسا ہی ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا ہے اگرچہ مسجد اتنے بڑے مجمع کیلئے ناکافی ہے

آپ فرمائیں گے: "اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔
یہ فرما کر آپ کوفہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوگی کہ
تمام مجمع کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبرِ
امام حسین علیہ السّلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھود دیں، اور
نجف و حیرہ کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو راستے کیلئے
پل تعمیر کریں۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گیہوں سے
بھری ہوئی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔" (غیبۃ طوسی)

★ اعلام الوریٰ اور کتاب الارشاد میں بھی عمرو بن شمر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

(۵۴) مسجدِ سہلہ امامِ قائم کی قیامگاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے صالح بن ابو اسود سے اور اُنھوں نے حضرت
ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا: "اَمَا اِنّہ منزل صاحبنا اذا قدم باَھلہ"
"مسجدِ سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے
اہل و عیال کو لیکر یہاں آئیں گے۔" (غیبۃ طوسی)

★ کتاب "کافی" میں محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

(۵۵) امامِ قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر سے اور
جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں اُن کو سلام کرے:
"اَلسّلام علیکم یا اھل بیت النُّبُوَّۃ، وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ وَمَوْضَعِ الرِّسَالَۃِ۔" (غیبۃ طوسی)

(۵۶) اصحابِ امام قائم کی آزمائش

فضل نے عبدالرحمٰن بن ابو ہاشم سے، اُنھوں نے علی بن ابوحمزہ سے، اُنھوں نے
ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:
قالؑ: "اِنَّ اصحاب موسیٰ ابتلوا بنھر وھو قولہ اللہ عزّ وجلّ:
"اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ" (الآیہ) (بقرہ آیت ۲۴۹)
وَاِنّ اصحاب القائم یبتلون بمثل ذالک۔"
ترجمہ: آپنے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے اصحاب کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمایا گیا
تھا۔ چنانچہ اللہ (صاحبِ عزّت و بزرگی) کا ارشاد ہے:
ترجمۂ آیت: "بیشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک نہر کے ذریعے سے آزماتے گا"۔ (بقرہ ۲۴۹)
اور یقیناً اصحابِ امام قائم علیہ السّلام بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے۔"
(غیبۃ طوسی)

★ علی بن حسین نے محمد عطّار سے، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے
اُنھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اور اُنھوں نے ابنِ ابو ہاشم سے اسی
کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

(۵۷) مسجد الحرام اور مسجد الرّسولؐ کی دوبارہ تعمیر

فضل نے عبدالرّحمان سے، اُنھوں نے ابنِ ابوحمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے
اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے:
قالؑ: "القائم یھدم المسجد الحرام حتّیٰ یردّہ الیٰ اساسہ ومسجد
الرّسول صلّی اللہ علیہ وآلہ الیٰ اساسہ ویردُّ البیت الیٰ موضعہ
واقامہ علیٰ اساسہ وقطع ایدی بنی شیبۃ السُّرّاق و
علّقھا علی الکعبۃ۔"
ترجمہ: آپنے فرمایا: "امام قائمؑ مسجد الحرام اور مسجدِ رسولؐ دونوں کو منہدم کرا کے دوبارہ ان دونوں
کو ان کی اصل بنیادوں پر تعمیر کرائیں گے، اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے
اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے، کیونکہ (کعبہ کے) چور ہیں۔
(غیبۃ طوسی)

(۵۸) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن کی تفسیر

فضل نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے سفیان جریری سے، اُنھوں نے ابوصادق سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: " دولتنا آخر الدّول ولن یبقیٰ اھل بیت لھم دولۃ اِلاّ ملکوا قبلنا لئلاّ یقولوا اذا رأوا سیرتنا: اذا ملکنا سرنا مثل سیرۃ ھٰؤلاء وھو قول اللہ عزّ وجلّ:

الآیۃ: " وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ " (سورہ اعراف ۱۲۸)

ترجمہ: (اور عاقبت تو پرہیزگاروں کے لیے ہے)

ترجمۂ روایت: " آپ نے فرمایا: ہمارا عہدِ حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا، ہم سے قبل ہر خاندان اور قبیلے کو حکومت کرنے کا موقع دیا جاچکے گا تاکہ ہمارے دورِ حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ چنانچہ اللہ عزّ وجلّ کا ارشاد ہے " وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن " (سورہ قصص آیۃ ۸۳)

(۵۹) نیا نظامِ حکومت

فضل نے عبدالرّحمان بن ابوہاشم اور حسن بن علی سے، اُنھوں نے ابوخدیجہ سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: " اذا قام القائم جاء بأمر غیر الحقّ کان "

ترجمہ " جب امامِ قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اِس سے قبل نہ ہوگا

(۶۰) حدیثِ امیرالمومنینؑ کا ایک جُزو

فضل نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ربیع بن محمّد مسلی سے، اُنھوں نے سعد بن طریف سے، اُنھوں نے اصبغ بن نباتہ سے، اور اُنھوں نے امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قالؑ: حتیٰ انتھیٰ الیٰ مسجد الکوفۃ وکان مبنیاً بخزف ودنان وطین

فقالؑ: ویل لمن ھدمك وویل لمن سھّل ھدمك وویل لبانیك بالمطبوخ، المغیّر قبلۃ نوح، طوبیٰ لمن شھد ھدمك مع قائم اھل بیتی اولٰئك خیار الامّۃ مع ابرار العترۃ " (غیبۃ طوسی)

آپ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: " جب امام قائمؑ مسجدِ کوفہ پہونچیں گے جس کی چہار دیواری اُس وقت پختہ اینٹوں اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: ویل ہو اُس کے لیے جس نے تجھے منہدم کیا، ویل ہو اُس کے لیے جس نے تیرے انہدام میں آسانی فراہم کی، اور ویل ہو اُس کے لیے جس نے تجھے پختہ اینٹوں سے بنایا، اور حضرت نوحؑ کے قبلہ کو بدلا، اور خوش نصیب وہ لوگ ہونگے جو میرے اہلِ بیت کے امام قائمؑ کے ساتھ انہدام کا مشاہدہ کریں گے وہی لوگ بہترین امّت ہیں جو عترتِ ابرار کے ساتھ ہوں گے۔ " (غیبۃ طوسی)

(۶۱) مسجدِ کوفہ کی از سرِ نو تعمیر

فضل نے عبدالرّحمان بن ابوہاشم سے، اُنھوں نے علی بن ابوحمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کی ایک طویل حدیث کو یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں کہ:

قال " اذا قام القائم دخل الکوفۃ وامر بھدم المساجد الاربعۃ حتّی یبلغ اساسھا ویصیّرھا عریشاً کعریش موسیٰ ویکون المساجد کلّھا جمّاء لاشرف لھا کما کان علیٰ عھد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ ویوسّع الطریق الاعظم فیصیر ستّین ذراعاً ویھدم کلّ مسجد علی الطریق، ویسدّ کلّ کوّۃ الی الطریق وکلّ جناح وکنیف ومیزاب الی الطریق ویأمر اللہ الفلك فی زمانہ فیبطئ فی دورہ حتّی یکون یوم فی ایّامہ کعشرۃ ایّام والشھر کعشرۃ الشھر والسنۃ کعشر سنین من سنیکم۔

ثمّ لا یلبث الاّ قلیلاً حتّی یخرج علیہ مارقۃ الموالی برمیلۃ الدّسکرۃ عشرۃ الاٰف شعارھم: یا عثمانؓ یا عثمانؓ! فیدعوا رجلاً من الموالی فیقلّدہ سیفہ

فیخرج الیھم فیقتلھم حتّی لا یبقیٰ منھم احدٌ ثمّ یتوجہ
الیٰ کابل شاہ وھی مدینۃ لم یفتحھا احد قطّ غیرہ
فیفتحھا ثمّ یتوجّہ الی الکوفۃ ، فینزلھا ویکون دارہ
و یبھرج سبعین قبیلۃ من قبائل العرب۔

* و فی خبر آخر انّہ یفتح قسطنطینیۃ والرومیۃ وبلاد
و بلاد الصین۔

ترجمہ : " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ میں نزولِ اجلال فرمائیں گے تو چاروں مسجدوں کو بنیاد تک منہدم کردینے کا حکم دیں گے اور حضرت موسیٰ ؑ کے عریشے کی طرح اس پر عریشہ، سائبان بنا دیں گے ۔ کیونکہ مسجدوں کی ایسی تعمیر میں کوئی شرف نہیں، عہدِ رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوڑا کشادہ کریں گے کہ اُن کا عرض ساٹھ ہاتھ ہوجائے ، راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی ان کو منہدم کرادیں گے ، راستے کی طرف کھلا ہوا ہر روشندان ، چھجے ، پرنالے اور بیت الخلاء کو بند کرادیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیگا کہ وہ اُن کے دورِ حکومت میں اپنی گردش کو کم کردے ، چنانچہ اُس وقت کا ایکدن تمہارے دس دن ، ایک مہینہ دس مہینوں اور ایک سال تمہارے دس سال کے برابر ہوں گے ۔

تھوڑے ہی دنوں بعد اُن پر دس ہزار مارقین رمیلہ وسکرہ سے خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمانؓ ! یا عثمانؓ ہوگا۔ تو آپ اپنے موالیوں میں سے ایک کو بلا کر اس کی کمر میں اپنی تلوار حمائل کردیں گے وہ اکیلا ہی ان سب کو قتل کردے گا ، ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچیگا

پھر آپ کابل شاہ کا رُخ کریں گے ، یہ وہ شہر ہے جسے آجتک کسی نے فتح نہیں کیا پس آپ ہی اس کو فتح کریں گے ، اس کے بعد آپ کوفہ واپس تشریف لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے ستّر قبیلوں کو تہ تیغ کریں گے۔

(غیبتہ طوسی)

* اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ قسطنطنیہ اور روم اور چین کے شہروں کو بھی فتح کریں گے ۔

(۶۲) اہلِ عرب کیلئے بدترین دَور ؟

فضل نے علی بن اسباط سے ، اُنھوں نے اپنے والد اسباط بن سالم سے ، اُنھوں نے موسیٰ آبار سے ، اور موسیٰ آبار نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

اَنّہٗ قالؑ : " اتّق العرب فانّ لھم خبر سوء امّا انّہٗ لم یخرج مع القائم
منھم واحد "

آپؑ نے فرمایا " اہلِ عرب کو ڈرنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے وہ بہت بُرا زمانہ آنے والا ہے اس لیے کہ امام قائم ؑ کے ساتھ اُن میں سے کوئی فردِ واحد بھی خروج نہ کریگا ۔"

(غیبتہ طوسی)

(۶۳) امام قائم ؑ کے اصحاب جوان ہونگے

فضل نے عبدالرّحمان بن ابوہاشم سے ، اُنھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے ، اُنھوں نے عمران بن ظبیان سے ، اُنھوں نے حکیم بن سعد سے ، اور اُنھوں نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

قالؑ : " اصحاب المھدیؑ شباب لا کھول فیھم الّا مثل کحل العین و
الملح فی الزاد واقلّ الزاد الملح "

آپ نے ارشاد فرمایا " امام مہدیؑ کے اصحاب سب جوان ہوں گے ، اُن میں بوڑھا کوئی نہ ہوگا مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سُرمہ یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کہ کھانے میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے ۔ " (غیبتہ طوسی)

* غیبتہ نعمانی میں علی بن حسین سے ، اُنھوں نے محمد بن یحییٰ سے ، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے ، اُنھوں نے محمد بن علی کوفی سے ، اُنھوں نے عبدالرحمان بن ابوہاشم سے اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ (غیبتہ نعمانی ص۱۷۱ ، غیبتہ شیخ ص۲۹۸)

(۶۴) بیعت امامؑ درمیانِ رُکن ومقام

فضل نے احمد بن عمر بن مسلم سے ، اُنھوں نے حسن بن عقبہ نہمی سے ، اُنھوں نے ابواسحاق البناء سے ، اُنھوں نے جابرؓ جعفی سے روایت کی ہے ، اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا :

قالؑ: "یبایع القائمُ بین الرکن و المقام ثلاثمائة و نیّف عـدّة اھـل بـدر، فیھم النُّجباء من اھل مصر و الابـدال من اھـل الشام و الاخیار من اھل العراق فیقیم ماشاء الله اَن یقیم۔"

آپ نے فرمایا: "حضرت امام قائم علیہ السلام کی بیعت رکن و مقام کے درمیان اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی کریں گے جنھیں کچھ شرفائے اہلِ مصر، کچھ ابدال اہلِ شام اور اہلِ عراق کے نیک لوگ ہوں گے اور جب اللہ چاہے گا وہاں سے خروج کریں گے۔" (غیبۃ طوسی)

۶۵ "یَاْتِ بِکُمُ اللہ ...." کی تفسیر

فضل نے محمّد بن علی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "کان امیرالمومنینؑ یقول: لا یزال النّاس ینقصون حتّی لا یقال: الله: فاذا کان ذٰلک ضرب یعسوب الدّین بذنبه فیبعث الله قومًا من اطرافها و یجیئون قزعًا کقزع الخریف والله اِنّی لَاَعرفھم واَعرف اسماءھم و قبائلھم و اسم امیرھم، وھم قوم یحملھم الله کیف شاء من القبیلة الرجل والرجلین حتّی بلغ تسعة۔ فیتوافون من الاٰفاق ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عدّة اھل بدر وھو قول الله تعالیٰ:

(الاٰیة:) "اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" (سورہ بقرہ آیت ۱۴۸)

حتّی اَنَّ الرَّجل لیحتبی فلا یحلّ حبوته حتّی یبلغه الله ذالک" (غیبۃ طوسی)

آپ نے فرمایا "حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ لوگ گھٹتے گھٹتے اتنے ہو جائیں گے کہ اللہ کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اس وقت دین کا سردار اُٹھ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب سے ایک گروہ کو بھیجے گا جو موسمِ برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح آکر جمع ہو جائیں گے

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انھیں اُٹھائے گا، کسی قبیلے سے ایک، کسی سے دو، کسی سے تین، کسی سے چار، کسی سے پانچ، کسی سے چھ، کسی سے سات، کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اسطرح وہ اہلِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورۂ بقرہ ۱۴۸)

۶۶ ہم سے جنگ کرنے والا دجّال کا ساتھی

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قالؑ "مَن قاتلنا فی اٰخر الزّمان فکاَنّما قاتلنا مع الدّجّال"

قال ابوالقاسم طائیؒ: سألتُ علیَّ بن موسَی الرِّضا علیه السّلام عمّن "قاتلنا فی اٰخر الزّمان"؟

قالؑ: من قاتل صاحب عیسیٰؑ بن مریمؑ وھو المھدی علیه السّلام۔"

ترجمہ "جو شخص آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے گا، وہ گویا دجّال کے ساتھ ہو کر ہمارے ساتھ جنگ کرے گا۔"

ابوالقاسم طائی نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرّضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آخرِ زمانہ میں آپ حضرات میں سے کس سے جنگ کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کے ساتھی یعنی امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کریگا" (صحیفۃ الرّضا)

۶۷ زادِ سفر کے بدلے حجرِ موسیٰؑ ساتھ ہوگا

ابوسعید خراسانی نے حضرت امام جعفر صادقؑ بن امام محمّد باقر علیہ السلام سے، اور آپؑ نے اپنے پدرِ بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اذا قام القائم بمکّة و اَراد اَن یتوجه الی الکوفة نادی منادیه

"اَلَا لایحمل احد منکم طعامًا و لا شرابًا ویحمل حجر موسٰی الذی انبجست منہ اثنتی عشرۃ عینًا فلا ینزل منزلًا اِلّا نصبہ ، فانبجست منہ العیون فمن کان جائعًا شبع ومن کان ظمآن روی فیکون زادھم حتّٰی ینزلوا النجف من ظاھر الکوفۃ ، فاذا انزلوا ظاھرھا انبعث منہ الماء و اللبن دائمًا ، فمن کان جائعًا شبع ومن کان عطشانًا روی ۔"

ترجمہ : "آپؑ نے فرمایا : امام قائمؑ مکّہ میں ظہور فرمائیں گے اور وہاں سے کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو آپ کا ایک منادی ندا دے گا : "آگاہ ہو جاؤ ، جو شخص ہمارے ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے ہمراہ کوئی کھانے یا پینے کی چیز نہ لے جائے" اور آپ اپنے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا وہ حجر (پتھر) رکھ لیں گے جس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے تھے ، اور جب کسی منزل پر قیام کریں گے تو اُسے ایک جگہ نصب کر دیں گے پھر اس سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے ، جو بھوکا ہوگا وہ اس سے شکم سیر ہوگا جو پیاسا ہوگا اس سے اُس کی پیاس بُجھے گی اور یہی اُن لوگوں کے لیے زادِ سفر ہوگا ، یہانتک کہ آپ اُن سب کو لیکر نجفِ کوفہ کے باہر منزل فرمائیں ، اور وہاں بھی اُس سے مسلسل پانی اور دودھ جاری رہے گا جس سے بھوکے شکم سیر ہوں گے اور پیاسے اپنی تشنگی بُجھائیں گے ۔" (الخرائج والجرائح)

(۶۸) بیمار شفا پائیں گے

محمّد بن عبدالحمید سے روایت ہے ، اُنھوں نے ابوجمیلہ سے ، اُنھوں ابوبکر حضرمی سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ :

قالؑ : "من ادرک قائم اھل بیتی مَن ذی عاھۃ برأ و من ذی ضعف قوی "

آپؑ نے فرمایا : "جو شخص ہم اہلبیت کے قائم سے ملاقات کرے گا ، اگر بیمار ہوگا تو شفایاب ہوگا اور جو کمزور و ناتوان ہوگا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا ۔" (الخرائج والجرائح)

(۶۹) اصحابِ قائم کیسے ہوں گے ؟

ابوبکر حضرمی نے عبدالملک بن اعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوجعفر

امام محمّد باقر علیہ السّلام کی مجلس سے اُٹھا تو اپنے ہاتھ کا سہارا لیکر اُٹھا اور اپنی کمزوری و ناتوانی پر رو پڑا ، پھر عرض کیا : (فرزندِ رسولؐ !) مجھے تو تمنّا ہے کہ صاحب الامرؑ کا دور آجائے تو میں طاقتور اور قوی ہو جاؤں ۔

فقالؑ "اَمَا ترضون اَنّ اعداءکم یقتل بعضھم بعضًا و انتم آمنون فی بیوتکم اِنّہ لو کان ذالک اُعطی الرّجل منکم قوّۃ اربعین رجلًا ، وجعل قلوبکم کزبر الحدید ، لو قذفتم بھا الجبال فلقتھا و انتم قوّام الارض وخزّانھا ۔"

آپؑ نے فرمایا : "کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھارے دشمن خود ہی آپس میں ایکدوسرے کو قتل کریں اور تم لوگ امن و سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو ، اور اگر جنگ کا موقع آیا بھی تو تم میں سے ہر شخص کو چالیس مردوں کی طاقت عطا کر دی جائے گی اور تمھارے دل فولاد کے مانند ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اگر تم ارادہ کرو تو پہاڑ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دو ۔ تم ہی لوگ تو زمین کا انتظام چلاؤ گے اور اس کے خزانہ دار بنو گے ۔" (الخرائج والجرائح)

★ کافی میں محمّد بن یحییٰ نے ابنِ عیسیٰ سے ، اُنھوں نے اہوازی سے ، اُنھوں نے فضالہ سے ، اُنھوں نے ابنِ عمیر سے ، اُنھوں حضرمی سے اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ (کافی)

(۷۰) ہمارے شیعوں کے اوصاف

محمّد بن عیسیٰ نے صفوان سے ، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے ، اُنھوں نے جابر سے ، جابر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے ، آپ نے فرمایا :

قالؑ "اِنّ اللہ نزع الخوف من قلوب شیعتنا و اسکنہ قلوب اعدائنا فواحدھم امضیٰ من سنان واَجری من لیث یطعن عدوّہ برمحہ ویضربہ بسیفہ ویدوسہ بقدمہ ۔"

آپ نے فرمایا "(ظہورِ قائمؑ کے بعد) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف نکال دیگا اور ہمارے دشمنوں کے دلوں میں خوف جاگزیں کر دیگا ۔ ہمارے ان شیعوں میں سے ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ جرأت مند ہوگا ، اپنے دشمنوں پر نیزے سے وار کریگا ، اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے کریگا اور اپنے پاؤں کے نیچے اُسے مسل دیگا ۔ (الخرائج والجرائح)

(۷۱) امامِ قائمؑ کی مسیحائی

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، انھوں نے مثنیٰ سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قالؑ: " اذا قام قائمنا وضع یده علیٰ رؤس العباد فجمع به عقولهم واکمل به اخلاقهم "

آپؑ نے فرمایا: " جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو (جس شخص کے سر پر) اگر لوگوں کے سروں پر (ہاتھ پھیر دیں یا) ہاتھ رکھ دیں گے تو ان کی عقلیں درست اور اخلاق کامل ہو جائیں گے۔ " (الخرائج والجرائح)

(۷۲) شیعوں کی قوتِ سماعت و بصارت

ایوب بن نوح نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن محمد سے، انھوں نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے، اور ابو ربیع شامی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: " انّ قائمنا اذا قام مدّ الله لشیعتنا فی اسماعهم وابصارهم حتیٰ (لا) یکون بینهم وبین القائم برید یکلّمهم فیسمعون وینظرون الیه وهو فی مکانه "

آپ فرماتے تھے کہ " جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائمؑ کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی، امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امامؑ کی زیارت کر لیں گے۔ " (الخرائج والجرائح)

★ کتاب کافی میں ابو علی اشعری نے حسن بن علی کوفی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

(۷۳) پورا علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے جنہیں...؟

موسیٰ بن عمر نے ابن محبوب سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے ابان سے، اور

ابان نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " العلم سبعة وعشرون حرفًا فجمیع ما جاءت به الرّسل حرفان فلم یعرف النّاس حتّی الیوم غیر الحرفین فاذا قام قائمنا اخرج الخمسة والعشرین حرفًا فبثّها فی النّاس و ضمّ الیها الحرفین حتّی یبثّها سبعة وعشرین حرفًا "

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: " علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے، تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہیں اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حرفوں میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلائیں گے۔ " (الخرائج والجرائح)

(۷۴) امام قائمؑ کے فیصلے

سعد نے یقطینی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو علی خراسانی سے، اور انھوں نے ابان بن تغلب سے، ابان نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" کأنّی بطائر ابیض فوق الحجر فیخرج من تحته رجل یحکم بین النّاس بحکم آل داؤد وسلیمان لا یبتغی بیّنة "

ترجمہ: " گویا میں ایک سفید طائر کو دیکھ رہا ہوں جو حجرِ اسود پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کا فیصلہ بالکل آلِ داؤدؑ و سلیمانؑ کے مانند کر رہا ہے اور کسی سے ثبوت نہیں طلب کر رہا ہے۔ " (الخرائج والجرائح)

(۷۵) امام قائمؑ کے لشکر کی روانگی

حجّال نے ثعلبہ سے، انھوں نے ابوبکر حضرمی سے، اور انھوں نے حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قالؑ: " کأنّی بالقائم علیه السّلام علیٰ نجف الکوفة وقد سار الیها من مکّة فی خمسة آلاف من الملائکة جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن شماله والمؤمنون بین یدیه وهو یفرّق الجنود فی البلاد " (الارشاد)

آپؑ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مکہ سے نجفِ کوفہ تشریف
لاتے ہیں اور آپ کے جلو میں پانچہزار ملائکہ ہیں حضرت جبرئیلؑ آپ کے
داہنے جانب اور حضرت میکائیلؑ بائیں جانب ہیں اور مومنین آگے آگے ہیں
اور وہ حضرت اپنے لشکر مختلف ممالک کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔" (الارشاد)

(۷۶) بیرونِ کوفہ ایک مسجد کی تعمیر جس میں ایکہزار دروازے ہوں گے

مفضّل سے روایت ہے کہ میں نے خود
حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:
یقولؑ: "اِذا قام قائمُ آل محمّدٍ بنیٰ فی ظهرالكوفة مسجداً لـه
الف باب واتّصلت بيوت الكوفة بنهركربلا۔"
آپ فرما رہے تھے کہ "جب امام قائمِ آل محمدؐ ظہور کریں گے تو آپ بیرونِ کوفہ ایک ایسی
مسجد تعمیر کریں گے جس میں ایکہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کی عمارتیں
اور کربلا کی نہر متّصل ہو جائیں گی۔" (الارشاد)

(۷۷) آپؑ کے دورِ حکومت میں کوئی حاجتمند نہ ہوگا

عبدالکریم خثعمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟
فقالؑ: سبع سنين، يطول الأيّام و اللّيالى حتّىٰ تكون السّنة
من سنيه مقدار عشر سنين من سنيكم فيكون (سنو)
مُلكه سبعين سنة من سنيكم هٰذه۔"
واذا آن قيامه مطر النّاس جمادى الآخرة وعشرة ايّام
من رجب، مطرًا لم ترالخلائق مثله فينبت الله به
لحوم المؤمنين وابدانهم فى قبورهم وكأنّى انظر اليهم
مقبلين من قبل جهينه ينفضون شعورهم من التّراب
وروى المفضّل بن عمر قال سمعتُ اباعبدالله علیہ السلام يقول:
"انّ القائمنا اذا قام اشرقت الارض بنور ربّها واستغنى العباد

عن ضوء الشمس، وذهبت الظلمة ويعمر الرّجل
فى مُلكه حتّىٰ يولد له الف ذكر لا تولد فيهم انثىٰ و
وتظهر الارض كنوزها حتّىٰ تراها النّاس علىٰ وجهها و
يطلب الرّجل منكم من يصله بماله ويأخذ من زكاة
لا يوجد احد يقبل منه ذالك استغنى النّاس بما
رزقهم الله من فضله۔"

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر اُس زمانے میں دن و رات اسقدر
طویل کر دیے جائیں گے کہ اُس وقت کا ایک سال تمہارے آجکل کے دس سال
کے برابر ہوگا اور اسیطرح آپ کے سات سال کی حکومت تمہارے آجکل کے
ستّر سال کے برابر ہوگی۔
اور جب قیامت کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو جمادی الآخر سے لیکر دسؔ
رجب تک ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے ایسی بارش کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اُس
بارش میں مومنین کے (مردہ) ابدان اور گوشت کو اُن کی قبور میں اللہ تعالیٰ
پیدا کر دے گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں گویا مومنین اپنی قبروں سے مٹّی جھاڑتے
ہوئے سر نکال رہے ہیں۔
نیز مفضّل بن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ
کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:
"جب بلاشبہ ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے
ضیا بار اور جگمگا اُٹھے گی اور لوگوں کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہیگی
لوگ اس سے مستغنی ہو جائیں گے، دنیا سے تاریکی دور ہو جائے گی آپکی حکومت
میں ایک ایک شخص کی عمر اتنی طویل ہوگی کہ اُس سے ایک ایک ہزار لڑکے
پیدا ہوں گے اور لڑکی کوئی پیدا نہ ہوگی۔ زمین اپنے خزانے اُگل دے گی، اور
لوگ ان خزانوں کو روئے زمین پر مشاہدہ کریں گے۔ اور لوگ تلاش کریں گے
کہ کوئی ایسا نادار شخص مل جائے جس کے ساتھ مالی سلوک کیا جا سکے، کوئی زکوٰۃ
کی رقم لینے والا شخص نہ ملے گا (سب غنی ہوں گے) اور اللہ نے جو رزق اُنکو
عطا فرمایا ہے وہ اس کی وجہ سے کسی قسم کے مال یا امداد کے حاجتمند نہ
ہوں گے۔" (الارشاد)

(۷۸) جبرئیلؑ سب سے پہلے بیعت امامؑ کریں گے

مفضّل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سُنا:

یقولؑ: "اِذا اَذِن اللہ عزّ وجلّ للقائمُ فی الخروج، صعد المنبرَ دَعا النّاس الیٰ نفسہٖ وناشدھم باللہ ودعاھم الیٰ حقّہٖ وان یسیر فیھم بِسیرۃِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ ویعمل فیھم بعملہ، فیبعث اللہ جلّ جلالہ جبریل علیہ السّلام حتّی یاتیہ فینزل علیَ الحطیم ثمّ یقول لہ: الیٰ ایّ شیٍٔ تدعو؟ فیخبرہ القائمُ علیہ السّلام فیقول جبریل علیہ السّلام اَنا اوّل مَن یبایعکَ ابسط یدکَ، فیمسح علیٰ یدہٖ، وقد وافاہ ثلاثمائۃ وبضعۃ عشر رجلاً فیبایعونہ ویقیم بمکّۃ حتّی یتمّ اصحابہ عشرۃ آلاف انفس ثمّ یسیر منھا الی المدینۃ" (الارشاد)

آپؑ نے فرمایا "جب اللہ عزّت وجلالت والا، امام قائم علیہ السّلام کو اذنِ ظہور فرمائیگا تو آپ منبر پر تشریف لیجائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور اللہ کا واسطہ دیکر لوگوں کو اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور اُنھیں بتائیں گے کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ وہ سیرت اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ کی سیرت تھی اور وہی عمل کریں گے جو رسول اللہؐ کا عمل تھا۔

پھر اللہ جلالت و بزرگی والا جبرئیلؑ کو بھیجے گا وہ آکر حطیم پر نازل ہونگے اور امام قائمؑ سے کہیں گے کہ آپ، لوگوں کو کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟ اور حضرت قائمؑ اُنھیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ سب سے پہلے میں آپکی بیعت کرتا ہوں اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو وہ اُنکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مسح کریں گے اُس وقت تین سو تیرہ آدمی بڑھیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور جبتک آپ سے بیعت کرنے والے دس ہزار نہ ہو جائیں گے آپ مکّہ میں قیام کریں گے اس کے بعد آپ وہاں سے مدینہ روانہ ہوں گے۔

(۷۹) اہلِ قریش کا قتل

عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائمُ من آلِ محمّد علیہ السّلام اَقام خمسمائۃ من قریش فضرب اعناقھم، ثمّ اقام خمسمائۃ (فضرب اعناقھم، ثمّ خمسمائۃ) اُخریٰ حتّی یفعل ذٰلکَ سِتّ مرّات" قلتُ: ویبلغ عدد ھٰؤُلاء ھٰذا؟

قالؑ: نعم منھم ومن موالیھم" (الارشاد)

ترجمہ: "جب حضرت قائم آلِ محمدّ علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچسو آدمیوں کو کھڑا کرکے اُن کی گردن ماردیں گے، پھر ان میں سے پانچسو کو کھڑا کریں گے اور اُن کی گردنیں بھی ماردیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کرکے اُن کی گردنیں ماردیں گے۔

میں نے عرض کیا: اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ ہوں گے اور اُن کے موالی بھی ہوں گے۔" (ارشاد)

(۸۰) بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: "اذا قام القائمُ ھدم المسجد الحرام حتّی یردّہ الیٰ اساسہ وحوّل المقام الی الموضع الّذی کان فیہ وقطع ایدی بنی شیبۃ وعلّقھا علی باب الکعبۃ وکتب علیھا ھٰؤُلاء سرّاق الکعبۃ"

ترجمہ: "جب حضرت امام قائم علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام کو منہدم کرکے اس کو اصل بنیاد پر از سرِ نو تعمیر کریں گے اور مقام (ابراہیمؑ) کو موجودہ جگہ سے اُٹھا کر اس جگہ رکھیں گے جو واقعاً اس کی جگہ تھی اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کرکے خانۂ کعبہ کے دروازے پر لٹکادیں گے اور اس پر ایک یہ کتبہ آویزاں کریں گے کہ "یہ سب خانۂ کعبہ کے چور تھے"

(۸۱) فرقہ بُتریہ زیدیہ اور منافقوں کا قتل

ابو الجارود نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ ہے :

قال ؑ: " اذا قام القائم علیہ السلام سار الی الکوفۃ ، فیخرج منہا بضعۃ عشر آلاف أنفس یدعون البُتریۃ علیہم السلاح فیقولون لہ : " ارجع من حیث جئت فلاحاجۃ لنا فی بنی فاطمۃ فیضع فیہم السیف حتّی یأتی علیٰ آخرھم ثمّ یدخل الکوفۃ فیقتل بہا کلّ منافق مرتاب و یہدم قصورھا و یقتل مقاتلیہا حتّی یرضی اللہ عزّ وعلا " (الارشاد)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: " جب حضرت امام قائم علیہ السلام کوفہ کی جانب تشریف لیجائیں گے تو کوفہ سے بُتریہ[1] زیدیہ فرقے کے دس ہزار سے زیادہ مسلح افراد نکلیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ: " تم جہاں سے آئے ہو وہیں واپس جاؤ ہمیں بنی فاطمہؑ کی ضرورت نہیں " چنانچہ آپ اُن سب کو تہ تیغ کردیں گے اُن میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس کے بعد داخلِ کوفہ ہوکر تمام منافقوں کو قتل کریں گے اُن کے قصور و محلات کو مسمار و منہدم کریں گے یہانتک کہ اللہ عزّت و بلندی والا راضی ہوجائے گا۔ " (ارشاد)

(۸۲) جدید احکامات جاری ہونگے

ابوخدیجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا:

" اذا قام القائم علیہ السلام جاء بامر جدید کما دعیٰ رسول اللہ ؐ فی بدو الاسلام الیٰ امر جدید "

فرمایا آپ نے " جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں جدید احکامات جاری کیے تھے، آپؑ بھی اسی طرح جدید احکام جاری کریں " (ارشاد)

[1] بُتریہ فرقہ کا تعلق مغیرہ بن سعد سے ہوگا جسکو ابتر کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ فرقہ زیدیہ کا ایک گروپ ہوگا

(۸۳) عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا

علی بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے :

قال ابیہ: " اذا قام القائم علیہ السلام حکم بالعدل وارتفع فی ایّامہ الجور و آمنت بہ السبل و آخرجت الأرض برکاتہا ، و ردّ کلّ حقّ الیٰ اہلہ ولم یبق اہل دین حتّی یظہروا الاسلام ویعترفوا بالایمان ، اَمَا سمعت اللہ سبحانہ یقول :

(آیۃ) " وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ " (آل عمران آیت ۸۳)

ترجمہ: اُس کے والد نے کہا: " جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو عدل کی حکمرانی ہوگی اور اُن کے دور میں ظلم و جور ختم ہوجائے، راستے پُر امن و امان ہوں گے، زمین اپنی تمامتر برکتیں اور خزانے اُگل دے گی، ہر حقدار کو اس کا حق واپس دلایا جائیگا اور تمام ادیان کے لوگ اسلام قبول کرلیں گے اور ایمان کا اعتراف کریں گے کیا تم نے اللہ سبحانہ کا یہ قول نہیں سنا ہے :

(ترجمۂ آیت) " اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (انھوں نے) خوشی سے یا جبراً اُسی (اللہ) کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے ہیں اور وہ اُسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ " (ترجمۂ آل عمران آیت ۸۳)

ثم قال : " وحکم بین الناس بحکم داؤد وحکم محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فحینئذ تظہر الارض کنوزہا وتبدی برکاتہا ولا یجد الرّجل منکم یومئذ موضعًا لصدقتہ ولا لبرّہ لشمول الغنی جمیع المومنین۔

ثمّ قال : " اِنّ دولتنا آخر الدّول ولم یبق اہل بیت لہم دولۃ الّا ملکوا قبلنا لئلّا یقولوا اذا رأو سیرتنا اِذا ملکنا سرنا بمثل سیرۃ ہؤلاء وہو قول اللہ تعالیٰ :

(آیۃ) " وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ " (قصص : ۸۳) (الاعراف ۱۲۸)

ترجمۂ روایت :

پھر اس نے کہا: " اور امام قائم علیہ السلام ، حضرت داؤد اور حضرت محمد (جن پر نازل ہو آپؐ پر اور آپکی آلِ پر)

کے فیصلوں کی طرح فیصلے کریں گے' اُسوقت زمین اپنے خزانے اُگل دے گی اور اُس کی برکتیں اور قوتِ نشو و نما نمودار ہو جائے گی۔ اُس دور میں تمام مومنین غنی اور دولت مند ہوں گے، کسی کو کوئی صدقہ و خیرات لینے والا نہ ملے گا۔

پھر کہا: "ہمارا دورِ حکومت آخری دورِ حکومت ہوگا' اور ہم سے پہلے ہر کُنبے اور قبیلے کو حکومت کا موقع دیا جائے گا' تاکہ ہمارے دورِ حکومت کو دیکھکر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم لوگوں کو حکومت کا موقع ملتا تو ہم لوگ بھی یہی کرتے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(ترجمہ آیت) "اور عاقبت تو پرہیزگاروں کیلئے ہی ہے" (اعراف ۱۲۸، قصص ۸۳)

(ارشاد)

(۸۴) کوفے کی چار مساجد کا انہدام

ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے:

قالؑ "اذا قام القائم، سار الی الکوفۃ فہدم بہا اربعۃ مساجد ولم یبق مسجد علی الارض لہ شرف الّا ھدمہا و جعلہا جمّاء و وسّع الطریق الاعظم وکسر کلّ جناح خارج عن الطریق وابطل الکنف والمیازیب الی الطرقات ولا یترک بدعۃ الّا ازالہا ولا سُنّۃ الّا اقامہا و یفتتح قسطنطینیۃ والصین وجبال الدّیلم، فیمکث علی ذٰلک سبع سنین مقدار کلّ سنۃ عشر سنین من سنیکم ھٰذہٖ ثمّ یفعل اللہ ما یشاء۔

قال: قلت لہ: جعلت فداك فکیف تطول السنون؟

قالؑ: "یأمر اللہ تعالیٰ الفَلَك باللبوث، وقلّۃ الحرکۃ فتطول الایّام لذٰلك والسنون"

قال: قلت لہ: اِنّھم یقولون: اِنّ الفَلَك اذا تغیّر فسد...؟

قالؑ ذٰلك قول الزّنادقۃ فامّا المسلمون فلا سبیل لھم الی ذٰلك

وقد شقّ اللہ القمر لنبیّہٖ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وردّ الشّمس من قبلہ لیوشع بن نون، وآخبر بطول یوم القیامۃ "وَاِنَّہٗ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"۔"

ترجمہ روایت: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کوفہ جائیں گے، اور وہاں کی چار مسجدوں کو منہدم کرادیں گے اور زمین پر کوئی بڑی شاندار مسجد ایسی نہ رہے گی جس کو منہدم نہ کرادیں، شاہراہوں کو وسیع کرادیں گے، راستے جتنے چھجے (بالکونی) اور پرنالے نکلے ہوئے ہوں گے اور بیت الخلاء جو راستے کی طرف بنے ہوئے ہوں گے اُن سب کو مسمار کرادیں گے، ہر بدعت کو ختم اور ہر سنّت کو جاری فرمائیں گے قسطنطنیہ اور چین و جبالِ دیلم کو فتح کرینگے اس طرح آپ سات سال تک حکومت کریں، جس کا (آپ کی حکومت کا) ہر سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا' اُس کے بعد اللہ جو چاہے گا کریگا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ سال اسقدر طویل کیسے ہو جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیگا کہ وہ اپنی حرکت کو کم کردے اس لیے دن طویل ہو جائیں گے اور جب دنوں کو طول ہوگا تو سال خود بخود طویل ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: مگر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان کے نظام میں ذرا بھی تبدیلی واقع ہوئی تو وہ فاسد و تباہ ہو جائے گا۔؟

آپؑ نے فرمایا: یہ قول زنادقہ کا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو شق (کرکے دو ٹکڑے) کیا اور اس سے قبل حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کو پلٹا دیا' پھر یہ کہ قیامت کے دن کے متعلق اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

"بیشک وہ (دن) تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔"

(ارشاد)

(۸۵) قرآن کی تعلیم تنزیل کی مطابق ہوگی

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "اذا قام القائم (علیہ السلام) آل محمّد ضرب فساطیط لمن یعلّم النّاس القرآن علی ما انزل اللہ جلّ جلالہ فاصعب ما

"یکون علی من حفظہ الیوم لانّہ یخالف فیہ التألیف"

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "جب امام قائم آلِ محمدؑ علیہ السلام ظہور کریں گے تو قرآن پڑھانے والوں کے لیے ہر طرف خیمے نصب کر دیے جائیں گے جو لوگوں کو قرآن کی تعلیم اسی ترتیب سے دیں گے جس طرح اللہ جلّ جلالہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس صورت سے حافظانِ قرآن کو بڑی دقّت و دشواری پیش آئے گی، اس لیے کہ انھوں نے موجودہ ترتیب سے قرآن حفظ کیا ہے۔" (ارشاد)

(۸۶) مقدمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہونگے

عبداللہ بن عجلان سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اذا قام قائم آلِ محمّد علیہ السلام حکم بین النّاس بحکم داؤدؑ لا یحتاج الی بیّنة یلہمہ اللہ تعالیٰ فیحکم بعلمہ و یخبر کلّ قوم بما استبطنوہ و یعرف ولیّہ من عدوّہ بالتوسّم قال اللہ سبحانہ:

آیۃ "اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝ وَاِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ۝" (سورۃ الحجر ۷۵-۷۶)

ترجمۂ روایت: "جب حضرت قائم آلِ محمدؑ علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ حضرت داؤدؑ کی طرح کریں گے، آپؑ فیصلے کے لیے ثبوت کے محتاج نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے علم کی بناء پر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپؑ پہ الہام فرمائے گا۔ آپؑ بتائیں گے کہ کس کے دل میں کیا بات چھپی ہوتی ہے وہ اپنے دوست اور دشمن کو توسّم و قیافے سے پہچان لیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ و سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت: "بلاشبہ اس میں صاحبانِ فہم و فراست کے لیے نشانیاں (عبرتیں) ہیں اور وہ (بستی تباہ شدہ) اب بھی سرِراہ قائم ہے۔" (الحجر ۷۵-۷۶)

(۸۷) آپؑ کا دورِ حکومت اُنیس ۱۹ سال ہوگا

روی انّ مدّة دولة القائمؑ تسعة عشر سنة یطول (الارشاد)

ایّامھا و شھورھا علی ما قدّمناہ، وھٰذا امر مغیّب عنّا و انّما القیٰ الینا، منہ ما یفعلہ اللہ تعالیٰ بشرط یعلمہ من المصالح المعلومة جلّ اسمہ فلسنا نقطع علی احد امرین و ان کانت الرّوایة بذکر سبع سنین اظھر واکثر" (ارشاد)

ترجمہ: "روایت کی گئی ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا دورِ حکومت انیس ۱۹ سال ہوگا اور اس کے دن اور مہینے جیسا کہ پہلے مذکور ہے طویل ہوں گے اور یہ ایک رازِ قدرت ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر جو کچھ ہمیں بتایا گیا وہ یہی ہے۔ ویسے وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم لوگ قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کی مدّت حکومت ان دونوں میں سے کیا ہوگی۔ اور سات سال والی روایات اظہر واکثر ہیں۔" (ارشاد)

(۸۸) بخدا اگر ہماری حکومت ہوتی تو؟

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: کاش یہ حکومت آپ حضرات کی ہوتی تو ہم لوگ خوب عیش سے بسر کرتے؟

قالؑ: "واللہ لو کان ھٰذا الامر الینا لما کان الّا اکل الجشب و لبس الخشن" (دعوات راوندی)

آپؑ نے فرمایا: "بخدا اگر یہ حکومت ہماری ہوتی تو تم لوگوں کو موٹا کھانا اور موٹا پہننا پڑتا۔"

•

★ مفضّل بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"لو کان ھٰذا الامر الینا لما کان الّا عیش رسول اللہؐ و سیرة امیر المومنینؑ"

"اگر ہماری حکومت ہوتی تو وہی طرزِ زندگی اختیار کرنی پڑتی جو رسول اللہؐ کی تھی اور اسی سیرت کو اپنانا پڑتا جو امیر المومنینؑ کی تھی۔" (دعوات راوندی)

(۸۹) "وَلَهٗۤ اَسْلَمَ ...... کی شانِ نزول

رفاعہ بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ کو اس آیت "وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا" کی

ف آل عمران ۸۳

تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال ؑ: اِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَایَبْقیٰ ارض اِلَّا نُودِیَ فِیْهَا شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔"

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ:

" نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بیشک و بتحقیق محمدؐ اللہ کے رسول ہیں"

(تفسیر عیاشی)

(۹۰) بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا

ابن بکیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: " وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا " کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

قال ؑ " اُنْزِلَتْ فِی الْقَائِمِ علیہ السلام اِذَا خَرَجَ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالصَّابِئِیْنَ وَالزَّنَادِقَةِ وَاَهْلِ الرِّدَّةِ وَالْكُفَّارِ فِیْ شَرْقِ الْاَرْضِ وَغَرْبِهَا، فَعُرِضَ عَلَیْهِمُ الْاِسْلَامُ فَمَنْ اَسْلَمَ طَوْعًا اَمَرَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا یُؤْمَرُ بِهِ الْمُسْلِمُ وَ یَجِبُ لِلّٰهِ عَلَیْهِ، وَمَنْ لَمْ یُسْلِمْ ضَرَبَ عُنُقَهٗ حَتّٰی لَایَبْقیٰ فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَحَدٌ اِلَّا وَحَّدَ اللّٰهَ۔

قُلْتُ لَهٗ: جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّ الْخَلْقَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ؟

فَقَالَ ؑ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَلَّلَ الْكَثِیْرَ وَكَثَّرَ الْقَلِیْلَ۔"

(تفسیر عیاشی)

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: " یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو سارے شرق و غرب کے یہودیوں، نصرانیوں، زنادیق اہلِ ارتداد اور کفار کے سامنے اسلام پیش کریں گے، جو اس کو خوشی سے قبول کریگا تو اُسے نماز و زکوٰۃ اور ان تمام احکامات پر عمل کا حکم دیں گے جو ایک مسلمان پر واجب التعمیل ہیں، اور جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اسلام قبول نہیں کریگا اسکی گردن ماردیں گے، پھر شرق و غرب تک اللہ کو ایک ماننے والوں کے سوا کوئی نہ رہے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر مسلمانوں سے زیادہ تو دوسری قومیں ہیں (ان سب پر کیسے غالب آئیں گے؟)

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریگا تو قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل بنادیگا۔"

(تفسیر عیاشی)

(۹۱) علامات بعدِ ظہور

عبدالاعلیٰ حلبی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ؑ: " یَكُوْنُ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَةٌ فِیْ بَعْضِ هٰذِهِ الشِّعَابِ ــ ثُمَّ اَوْمَاَ بِیَدِهٖ اِلٰی نَاحِیَةِ ذِیْ طُوًی ـ حَتّٰی اِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوْجِهٖ بِلَیْلَتَیْنِ اِنْتَهَی الْمَوْلَی الَّذِیْ یَكُوْنُ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَلْقٰی بَعْضَ اَصْحَابِهٖ، فَیَقُوْلُ: كَمْ اَنْتُمْ هٰهُنَا؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَحْوٌ مِنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا فَیَقُوْلُ: كَیْفَ اَنْتُمْ لَوْ قَدْ رَاَیْتُمْ صَاحِبَكُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: وَاللّٰهِ لَوْ یَاْوِیْ بِنَا الْجِبَالَ لَاٰوَیْنَاهَا مَعَهٗ ثُمَّ یَاْتِیْهِمْ مِنَ الْقَابِلَةِ فَیَقُوْلُ لَهُمْ: اَشِیْرُوْا اِلٰی ذَوِیْ اَسْنَانِكُمْ وَ اَخْیَارِكُمْ عَشَرَةٌ، فَیُشِیْرُوْنَ لَهٗ اِلَیْهِمْ فَیَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتّٰی یَاْتُوْنَ صَاحِبَهُمْ وَیَعِدُهُمْ اِلَی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا۔

ثُمَّ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ: وَاللّٰهِ لَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَقَدْ اَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلَی الْحَجَرِ، ثُمَّ یَنْشُدُ اللّٰهَ حَقَّهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِی اللّٰهِ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰهِ ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ آدَمَ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِآدَمَ ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ نُوْحٍ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِنُوْحٍ ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِیْمَ ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ مُوْسٰی فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِمُوْسٰی ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ (مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ عِیْسٰی فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسٰی ـ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ یَا اَیُّهَا النَّاسُ) مَنْ یُحَاجُّنِیْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِكِتَابِ اللّٰهِ ـ

ثُمَّ یَنْتَهِیْ اِلَی الْمَقَامِ فَیُصَلِّیْ عِنْدَهٗ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ یَنْشُدُ اللّٰهَ حَقَّهٗ

ثمّ قال ابوجعفر علیہ السلام : ھو واللہ المضطرّ فی کتاب اللہ وھو قول اللہ
" اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ
وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ " (سورہ النمل آیت ۶۲)

وجبرئیل علی المیزاب فی صورۃ طائر ابیض، فیکون اوّل
خلق اللہ یبایعہ جبرئیل ویبایعہ الثلاثمائۃ والبضعۃ
عشر رجلاً۔

قال: قال ابوجعفر علیہ السلام فمن ابتلی فی المسیر وافاہ فی تلک الساعۃ و
من لم یبتل بالمسیر فقد عن فراشہ

ثمّ قال: ھو واللہ قول علیّ بن ابی طالب علیہ السلام "المفقودون عن
فرشھم" وھو قول اللہ ۔ " وَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا
(آیۃ) یَاْتِ بِکُمُ اللہُ جَمِیْعًا " (سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۸)
اصحاب القائم الثلاثمائۃ والبضعۃ عشر رجلاً،

قال: وھم واللہ الاُمّۃ المعدودۃ التی، قال اللہ فی کتابہ
(آیۃ) " وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْھُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓی اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ " (ھود ۸)

قال: یجتمعون فی ساعۃ واحدۃ قزعًا کقزع الخریف فیصبح
بمکّۃ، فیدعو النّاس الی کتاب اللہ وسنّۃ نبیّہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلّم فیجیبہ نفر یسیر ویستعمل علی مکّۃ ثمّ
یسیر فیبلغہ ان قد قتل عاملہ فیرجع الیھم فیقتل
المقاتلۃ لا یزید علی ذلک شیئاً۔ یعنی السبی۔

ثمّ ینطلق فیدعو النّاس الی کتاب اللہ وسنّۃ نبیّہ
علیہ وآلہ السلام والولایۃ لعلیّ بن ابی طالب علیہ السلام
والبراءۃ من عدوّہ، ولا یسمّی احداً حتّی ینتھی
الی البیداء، فیخرج الیہ جیش السفیانی فیأمر اللہ
الارض فیأخذھم من تحت اقدامھم وھو قول اللہ:
(آیۃ) " وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ
مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِہٖ " (سورۃ السبا: ۵۱)
یعنی: بقائم آل محمّد " وَقَدْ کَفَرُوْا بِہٖ " یعنی بقائم آل محمّد

الی آخر السورۃ۔

فلا یبقی منھم الّا رجلان یقال لھما وتر ووتیرۃ من مراد
وجوھھما فی اقفیتھما یمشیان القھقری یخبران النّاس
بما فعل باصحابھما۔

ثمّ یدخل المدینۃ فیغیب عنھم عند ذلک قریش
وھو قول علیّ بن ابی طالب علیہ السلام:
(قول) " واللہ لودّت قریش ای عندھا موقفاً واحداً
جزر جزور بکلّ ما ملکت وکلّ ما طلعت
علیہ الشمس او غربت "

ثمّ یحدث حدثاً فاذا ھو فعل ذلک قالت قریش: اخرجوا
بنا الی ھذہ الطاغیۃ، فواللہ ان لو کان محمّدیاً ما
فعل، ولو کان علویّاً ما فعل، ولو کان فاطمیاً ما فعل
فیمنحہ اللہ اکتافھم، فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذرّیّۃ
ثمّ ینطلق حتّی ینزل الشقرۃ فیبلغہ انّھم قد قتلوا
عاملہ فیرجع الیھم فیقتلھم مقتلۃ لیس قتل الحرّۃ
الیھا بشیء ثمّ ینطلق یدعو النّاس الی کتاب اللہ وسنّۃ
نبیّہ والولایۃ لعلیّ بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ و
البراءۃ من عدوّہ، حتّی اذا بلغ الی الثعلبیّۃ قام الیہ
رجل من صلب ابیہ وھو من اشدّ النّاس ببدنہ، و
آشجعھم بقلبہ ما خلا صاحب ھذا الامر فیقول: یا
ھذا ما تصنع؟ فواللہ انّک لتجفل النّاس اجفال النّعم
افبعھد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام بماذا؟ فیقول
المولی الّذی ولی البیعۃ: واللہ لتسکتنّ او لاضربنّ
الّذی فیہ عیناک۔

فیقول (لہ) القائم: اسکت یا فلان ای واللہ انّ معی
عھداً من رسول اللہ ھات لی (یا) فلان العیبۃ (او الزنفیلجۃ)
فیأتیہ بھا فیقرؤہ العھد من رسول اللہ فیقول: جعلنی اللہ

فداك أعطني رأسك أقبّله فيعطيه رأسه ، فيقبّل
بين عينيه ثمّ يقول: جعلني الله فداك ، جدّد لنا بيعة
فيجدّد لهم بيعة ـ

قالَ ابوجعفر عليه السّلام : لكأنّي أنظر اليهم مصعدين من نجف
الكوفة ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً كأنّ قلوبهم
زبر الحديد . جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره
يسير الرُّعب امامه شهرًا وخلفه شهرًا آمدّه الله
بخمسة آلاف من الملائكة مسوّمين حتّى إذا صعد النجف
قال لأصحابه : تعبّدوا ليلتكم هٰذه فيبيتون بين
راكع وساجد ، يتضرّعون إلى الله حتّى اذا اصبح . قال:
خذوا بنا طريق النخيلة وعلى الكوفة خندق مخندق
قلت : خندق مخندق؟ قال : اى والله حتّى ينتهي الى
مسجد ابراهيم عليه السّلام بالنخيلة ، فيصلّى فيه ركعتين
فيخرج اليه من كان بالكوفة من مرجئها وغيرهم من
جيش السفيانيّ فيقول لأصحابه : استطردوا لهم ، ثمّ
يقول : كرّوا عليهم ؛ قال

قالَ ابوجعفر عليه السّلام (و) لايجوز والله الخندق منهم مخبر
ثمّ يدخل الكوفة فلا يبقى مؤمن إلّا كان فيها أو حنّ
اليها ، وهوقول امير المؤمنين عليّ عليه السّلام ، ثمّ يقول
لأصحابه : سيروا إلى هٰذه الطاغية ، فيدعو الى
كتاب الله وسنّة نبيّه صلّى الله عليه وآله ، فيعطيه السفياني
من البيعة سلمًا ، فيقول له كلب وهم اخواله : ماهٰذا؟
ما صنعت ؟ والله ما نبايعك على هٰذا ابدًا ، فيقول : ما
أصنع ؟ فيقولون : استقبله فيستقبله ثمّ يقول له القائم
صلى الله عليه : خذ حذرك فانّني أدّيت اليك وانا
مقاتلك ، فيصبح فيقاتلهم ، فيمنحه الله اكتافهم و
يأخذ السفياني أسيرًا فينطلق به (و) يذبحه بيده ـ

ثمّ يرسل جريدة خيل الى الرُّوم ليستحضروا بقيّة بني
أميّة فاذا انتهوا الى الرُّوم قالوا : أخرجوا الينا اهل ملّتنا
عندكم فيأبون ويقولون : والله لانفعل فيقول الجريدة
والله لو أمرنا لقاتلناكم ، ثمّ يرجعون الى صاحبهم فيعرضون
ذٰلك عليه ، فيقول : انطلقوا فأخرجوا اليهم اصحابهم فانّ
هٰؤلاء قد أتوا بسلطان عظيم وهو قول الله :

(آية) " فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ ١٢
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ
مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ۝ ١٣ " (سورة الانبياء ٢١)

قالَ : يعني الكنوز الّتي كنتم تكنزون :

(آية) " قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ ١٤ فَمَا زَالَتْ
تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا
خٰمِدِيْنَ ۝ ١٥ " (سورة الانبياء)

لايبقى منهم مخبر ـ

ثمّ يرجع الى الكوفة فيبعث الثلاث مائة والبضعة عشر
رجلاً الى الآفاق كلّها فيمسح بين اكتافهم وعلى صدورهم
فلا يتعايون فى قضاء ولا تبقى ارض إلّا نودي فيها شهادة
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وهو قوله :

(آية) " وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا
وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ " (آل عمران آيت ٨٣)

ولا يقبل صاحب هٰذا الامر الجزية كما قبلها رسول الله
صلّى الله عليه وآله وهو قول الله :

(آية) " وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ
كُلُّهٗ لِلّٰهِ " (سورة البقرة ١٩٣)

قالَ ابوجعفر عليه السّلام : يقاتلون والله حتّى يوحّد الله ولايشرك به
شيء وحتّى يخرج العجوز الضعيفة من المشرق تريد

المغرب ولا ينهاها أحد ويخرج الله من الارض بذرها
وينزل من السماء قطرها ويخرج الناس خراجهم
على رقابهم الى المهدی ويوسّع الله على شيعتنا
ولولا ما يدركهم من السعادة لبغوا۔

فبينا صاحب هذا الامر قد حكم ببعض الاحكام وتكلّم
ببعض السنن إذ خرجت خارجة من المسجد
يريدون الخروج عليه ، فيقول لأصحابه : انطلقوا
فيلحقونهم فى التمارين فيأتونه بهم أسرى فيأمر
بهم فيذبحون ، وهى آخر خارجة يخرج على قائم
آل محمّد صلّى الله عليه وآله وسلّم ۔ (تفسیر عیاشی)

(ترجمہ)

ترجمۂ روایت " حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امام صاحب الامر علیہ السلام ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے۔" یہ فرماکر آپ نے اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: جب آپ کے ظہور میں دو راتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ کا ایک خاص ملازم آپ کے کسی صحابی کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں؟ وہ جواب دیگا کہ ہم لوگ چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا، اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر کو دیکھ لیں تو کیا کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا: واللہ اگر وہ حضرت یہاں سے چلکر کسی پہاڑ میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آنحضرتؑ کے ساتھ ہی ہوں گے۔

پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ اُن کے پاس آکر کہے گا، آپ لوگ اپنے تمام ساتھیوں سے مشورہ کرلیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کرکے آئینگے تو وہ ملازم اُنھیں لیکر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوگا، اور آپ ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: واللہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجرِ اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور اللہ کے حق کا واسطہ دیکر لوگوں سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں:

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ

میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدمؑ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوحؑ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو...... ! جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیمؑ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو...... ! جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو...... ! جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰؑ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو...... ! جو کوئی مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمدؐ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو...... ! جو کوئی مجھ سے کتابِ خدا (قرآن مجید) کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں میں کتابِ خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں

الغرض، یہ خطبہ دیکر آپ مقامِ ابراہیمؑ پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم کتاب خدا کی اس آیت:

" أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ط " (نحل ۶۲)

ترجمۂ آیت: "بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور اور مصیبت کو دور کرتا ہے، اور جو تمھیں زمین پر خلیفہ بناتا ہے۔"

(اِس آیت) میں "مضطر" کا ذکر ہے، اس سے مراد یہی صاحب الامرؑ ہیں۔

حضرت جبرئیل ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوقِ خدا میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے۔ پھر تین سو کچھ آدمی آپکی بیعت کریں گے

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بس جو شخص چلکر آسکتا ہے وہ فوراً اُسی وقت آپ کے پاس حاضرِ خدمت ہوجائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ

شب کو اپنے بستر سے اُٹھالیا جائے گا۔ انھیں لوگوں کے متعلق حضرت امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا ہے: "وہ اپنے بستروں سے غائب ہوجائیں گے"

اور انھیں کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

ترجمۂ آیت: "اور سبقت کرو کارہائے خیر میں جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تمکو ایک جگہ جمع کردے گا۔" (بقرہ ۱۴۸)

یعنی: جمیع اصحاب قائم علیہ السلام تین سو تیرہ افراد ہوں گے۔ بخدا یہی امتِ معدودہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمۂ آیت: "اور اگر ہم اُن سے ایک معیّن مدّت تک عذاب کو ملتوی کردیں" (ہود - ۸)

آپ نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہوجائیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے یک بیک جمع ہوجاتے ہیں اور مکّہ میں صبح کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کو کتابِ خدا اور سنّتِ رسول اللہ پر عمل کی دعوت دیں گے، مگر آپ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ لبیک کہیں گے، اور آپ مکّہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرماکر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی آپ کو اُس کے قتل کردیے جانے کی اطلاع ملے گی، چنانچہ آپ واپس مکہ پہونچیں گے اور اہلِ مکّہ سے جنگ کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔

اس کے بعد پھر آپ روانہ ہوں گے اور کتابِ خدا، سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی ابنِ ابو طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے، مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقام بیداءِ مدینہ پہونچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ کے مدِ مقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا، زمین شق ہوجائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمۂ آیت: "اور کاش کہ تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لیے جائیں گے اور (سبا - ۵۱) کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔" (سبا - ۵۱)

یعنی قائم آلِ محمدؑ پر ایمان لے آئے۔ (وقد کفروا به) حالانکہ اس سے قبل وہ قائم آلِ محمدؑ کے ماننے سے انکار کرچکے تھے۔ (جب اللہ کا عذاب اُن پر آپڑا اور وہ زمین میں دھنسنے لگے تو خوفِ عذاب سے ایمان لانا بے سود تھا)

اس لشکر میں سے وتر اور وتیرہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور اُنکے بھی منھ پشت کی طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جاکر بتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد حضرت الامر مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش، اہلِ مدینہ سے کہیں گے کہ "ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم اگر یہ محمدیؐ ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علویؑ ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر فاطمیؑ ہوتا تب بھی ایسا نہ کرتا" تب آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے۔ ان کی اولادوں کو قید کرلیں گے اس کے بعد آپ وہاں سے چلکر مقام شقرہ پہونچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپ کے عامل کو لوگوں نے قتل کردیا ہے۔ لہٰذا آپ واپس آئیں گے اور ایسا قتلِ عام کریں گے کہ واقعۂ حرّہ بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر کتابِ خدا، سنّتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کیطرف لوگوں دعوت دیں گے۔ وہاں سے چلکر آپ منزل ثعلبہ پر پہونچیں گے تو آپکے پدر بزرگوار کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ آپ کیا کررہے ہیں، واللہ آپ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنکا رہے ہیں کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہدنامہ ہے یا کوئی اور چیز؟

پس آپ کا ملازم (غلام) خاص، کہے گا، خاموش ہوجا، ورنہ تیرا سر توڑ دوںگا لیکن آپ اپنے ملازم خاص سے کہیں گے۔ اے فلاں خاموش رہ، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہدنامہ موجود ہے جو فلاں تھیلے میں رکھا ہوا ہے جاکر لے آ۔

جب ملازمِ خاص لیکر آئے گا تو آپ اُس شخص کے سامنے وہ عہدنامہ پیش کریں گے وہ اس کو لیکر پڑھے گا اور کہے گا، میں آپ پر قربان، ذرا آپ اپنا سرِ اقدس میری طرف کیجیے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ اپنا سرِ اقدس اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپکی پیشانی مبارک کا بوسہ لیگا، پھر کہے گا، میں آپ پر قربان، میں تجدیدِ بیعت کا خواہاں ہوں۔ اور آپ اس سے بیعت لیں گے۔

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تین سو تیرہ

اصحاب کے لشکر ساتھ، جنکے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہونگے، جبرئیل آپکے داہنے جانب اور میکائیل بائیں جانب، سوئے نجف کوفہ روانہ ہیں اور آپ کا رعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے ساتھ کردے گا۔ جب آپ نجف اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائینگے اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو۔ تو وہ سب لوگ وہاں شب بھر رکوع اور سجود میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انھیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیمؑ پہونچیں گے، وہاں دو رکعت نماز پڑھیں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مرجیئ اور کچھ سفیانی کے لشکری آپ کی طرف بڑھیں گے تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو، پھر حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔ بالآخر آپ کوفہ میں داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ ہوگی، اور سفیانی کو گرفتار کرکے آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ خود اپنے ہاتھ سے اس کو ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ کچھ سواروں کا ایک دستہ روم کیلئے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انھیں ہمارے حوالے کردو۔ جب وہ انھیں آپ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ خود اپنے اصحاب کے ساتھ وہاں پہونچیں اور ان لوگوں کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھدیں گے۔ [1]

پھر آپ کوفہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انھیں کسی امر کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر حصے اور ہر خطے میں یہ کلمہ شہادت ہوگا: اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[1] ترجمہ آیت (مع اشارہ آیت): "فَلَمَّآ اَحَسُّوْا .... خٰمِدِيْنَ" (انبیاء ۱۲ تا ۱۵)
پس جب انھیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مت بھاگو، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا تاکہ تمہاری جواب طلبی کیجائے۔ ان لوگوں نے کہا، ہائے افسوس ہم پر بیشک ہم ظالم تھے اور ان کی یہ پکار جاری رہی یہانتک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی راکھ بنادیا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کسی کافر سے کوئی جزیہ قبول نہیں کریں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کرلیا تھا اور کافروں سے صلح کرلی تھی بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے:

آیت مع "وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ" (بقرہ ۱۹۳)

ترجمہ: اور اُن سے جنگ کرو یہانتک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے (خالص) ہوجائے۔"

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ لوگ اسقدر جنگ کریں گے کہ سب اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہ رہ جائے گا اور دنیا میں ایسا امن و امان ہوگا، کہ اگر ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار کرنا چاہے تو اُس کے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے ہر بیج کو اُگادے گا، اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خراج کی رقوم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی علیہ السلام کے پاس خود حاضر ہوں گے اور اُس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب فرمائے گا۔ پھر ایک مرتبہ حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں گے اور بعض سنتوں سے متعلق گفتگو فرمارہے ہوں گے کہ بیرون مسجد سے ایک شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ آپ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ "ان کی سرکوبی کرو" آپ کے اصحاب اُنھیں راستے ہی میں جالیں گے اور گرفتار کرکے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان سب کو قتل کردیا جائے گا، اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ پر کیا جائے گا۔" (تفسیر عیاشی)

غیبت نعمانی میں بھی ابن عقدہ نے محمد بن علی سے، اُنھوں نے ابن بزیع سے اور محمد سے بیان کیا منصور بن یونس نے، اُنھوں نے اسماعیل بن جابر سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبت نعمانی)

۹۲ امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کرکے قبروں سے برآمد کرینگے

مفضل بن عمر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قالَ ؑ : " اذا قام قائمِ آلِ محمّدؐ استخرج من ظهر الکعبۃ سبعۃ وعشرین رجلاً ، خمسۃ و عشرین من قوم موسٰی الّذین یقضون بالحق وبہ یعدلون وسبعۃ من اصحاب الکہف و یوشعؑ (بن نون) وصیّ موسٰیؑ و مومن آلِ فرعونؑ وسلمانؓ الفارسیؓ و ابا دجّانۃ الانصاری و مالکؓ الاشتر ۔ "

آپؑ نے فرمایا: " جب قائم آلِ محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو آپ پشتِ کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو ، قومِ موسٰیؑ کے پچیسؓ آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحابِ کہف میں سے سات آدمیوں کو ، اور یوشعؑ (بن نون) وصیّ موسٰیؑ کو ، اور مومنِ آلِ فرعون کو ، اور سلمانؓ فارسی ، ابو دجّانہ انصاری اور مالکؓ بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے ۔ " (تفسیر عیاشی)

★ کتاب " الارشاد " میں بھی مفضل سے بہ تغیّرِ الفاظ بہ سلسلۂ رجعت اسی کے مثل روایت منقول ہے ۔ (الارشاد)

(۹۳) اِسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا

(شی) عن ابی المقدام ، عن ابی جعفر علیہ السّلام فی قول اللہ : " لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ " یکون اَنْ لا یبقٰی اَحدٌ اِلّا اَقرَّ بِمُحَمَّدٍ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ " (تفسیر عیاشی)

★ " وقال فی خبرٍ آخر: عنہ : قالَ لیظہرہ اللہ فی الرّجعۃ ۔ " (تفسیر عیاشی)

ترجمۂ روایت :

(تفسیر عیاشی) میں ابو مقدام نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے قولِ خدا :

(آیۃ) " لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ " (توبہ ۔ ۳۳)

(ترجمۂ آیت) " (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے ۔ اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو) "

کے متعلق روایت کی ہے ۔ آپؑ نے فرمایا ، ظہورِ امام قائمؑ کے دور میں بغیر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ کی رسالت کا اقرار کیے کوئی باقی نہ رہے گا ۔ " (تفسیر عیاشی)

★ اور آپؑ ہی نے ایک دوسری روایت میں فرمایا : رجعت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا ۔ (تفسیر عیاشی)

(۹۴) بالآخر شرک و کفر کو ترک کرنا ہی پڑیگا

(شی) عن سماعۃ ، عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام "

(آیۃ) " هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ " (توبۃ ۔ ۳۳)

قالَ ؑ : اِذَا خرج القائمُ لم یبق مشرکٌ باللہ العظیم ولا کافرٌ اِلّا کرہ خروجہ ۔ " (تفسیر عیاشی)

(تفسیر عیاشی) سماعہ نے حضرت ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق) علیہ السّلام سے قولِ خدا :

ترجمۂ آیت : " وہ وہی ذاتِ (اقدس) ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا ، تاکہ اُسے (اسلام کو) ہر دین پر غالب کر دے ۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ناگوار گذرے ۔ " (توبہ ۔ ۳۳)

آپؑ نے فرمایا : جب حضرت امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو ہر مشرک و کافر کو بہ جبر و اکراہ شرک و کفر سے نکلنا پڑے گا ۔ " (تفسیر عیاشی)

(۹۵) امامِ قائمؑ اور اُن کے اصحاب کا مسکن

سعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کی مجلس میں ایک شخص کہہ رہا تھا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھر ابھی صحیح و سالم ہے ، وہ دورِ بنی عبّاس کا ذکر کر رہا تھا : تو دوسرے شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے یا ہمارے ہاتھوں برباد کرا دے ۔

قالَ ؑ : " لا تقل ھکذا بل یکون مساکن القائمؑ واصحابہ " اما سمعت اللہ یقول :

(آیۃ) " وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ " (ابراہیم ۔ ۴۵)

(ترجمۂ روایت)

آپ نے فرمایا : " ایسا نہ کہو ، یہ تو امام قائمؑ اور اُن کے اصحاب کا مسکن ہوگا " قولِ خدا ہے کہ

(ترجمۂ آیت) (حالانکہ تم انہی کے مسکنوں میں مقیم ہوتے ، جنہوں نے کہ اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا ۔) . . . . (ترجمہ سورۂ ابراہیم ۔ ۴۵)

(تفسیر عیاشی)

(۹۶) ابدالِ شام اور اشرافِ عراق کا اجتماع

جعابی نے ابنِ عقدہ سے، ابنِ عقدہ نے عمر بن عیسیٰ بن عثمان سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے خالد بن عامر بن عباس سے، انھوں نے محمد بن سوید اشعری سے روایت کی ہے اور اشعری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور فطر بن خلیفہ حضرت امام جعفر بن امام محمدؑ الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف کچھ کھجوریں بڑھائیں، ہم نے کھانا شروع کیا، بعدہٗ کچھ کھجوریں آپ نے فطر کو بھی دیں، تو اس نے آپ سے دریافت کیا کہ:

(فرزندِ رسولؐ !) ابدالِ اہلِ شام اور اشرافِ اہلِ کوفہ (عراق) کے متعلق جو حدیث ابوطفیل سے مروی ہے کہ " اللہ تعالیٰ جس دن ان لوگوں کو یکجا جمع کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے لیے بدترین دن ہوگا " ؟

قالؑ " رحمکم الله بنا یبدأ البلاء ثمّ بکم، وبنا یبدأ الرّخاء ثمّ بکم رحم الله من حبّبنا الی النّاس ولم یکرّھنا الیھم "

آپؑ نے فرمایا: " اللہ تم پر رحم کرے سنو! پہلے ہم بلاء و مصیبت میں مبتلاء ہوتے ہیں پھر تم لوگ۔ اسی طرح پہلے ہمارے لیے خوشحالی آئے گی پھر تم لوگوں کے لیے اللہ رحم کرے اُس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرے، دشمنی اور نفرت نہ پیدا کرے۔ " (مجالس مفید)

(۹۷) امام قائمؑ میں چار انبیاءؑ کی شباہت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قالؑ: " فی صاحب ھذا الامر سنة من اربعة انبیاء: شبه من موسیٰ وشبه من عیسیٰ وشبه من یوسفؑ وشبه من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ۔

فقلتُ: ما شبه موسیٰؑ ؟

قالؑ: " خائفٌ یترقّب "

قلتُ: وما شبه عیسیٰؑ ؟ فقالؑ: قیل فیه ما قیل فی عیسیٰ

قلتُ: فما شبه یوسفؑ ؟ : قالؑ: السّجن والغیبه۔

قلتُ: وما شبه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ؟

قالؑ: اذا قام سار بسیرة رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ الّا انّه یبیّن آثار محمّد ویضع السیف ثمانیة اشھر ھرجًا ھرجًا حتّی یرضی الله

قلتُ: فکیف یعلم رضا الله ؟

قالؑ: یلقی الله فی قلبه الرحمة ۔" (غیبتِ نعمانی)

(ترجمۂ روایت:) اس صاحب الامرؑ میں چار انبیاء کی مشابہت ہوگی۔ کچھ مشابہت حضرت موسیٰؑ سے ہوگی، کچھ حضرت عیسیٰؑ سے، کچھ حضرت یوسفؑ سے اور کچھ مشابہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰؑ سے کیا مشابہت ہوگی ؟

آپؑ نے فرمایا: خوف (کی وجہ سے مصر چھوڑ کر دور نکل گئے تھے) اور (وقت کا) انتظار کرتے رہے تھے) اور یہ بھی ۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت عیسیٰؑ سے کیا مشابہت ہوگی ؟

آپؑ نے فرمایا: جو کچھ عیسیٰؑ کے لیے کہا گیا، وہی ان کے لیے کہا جائیگا۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت یوسفؑ سے کس امر میں مشابہت ہوگی ؟

آپؑ نے فرمایا: قید اور غیبت۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس امر میں مشابہت ہوگی ؟

آپؑ نے فرمایا: جب یہ ظہور کریں گے تو وہی سیرت اختیار کریں گے جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت تھی۔ اور حضرت محمدؐ کے تمام آثار و نشانیوں کو پیش کریں گے۔ آٹھ ماہ تک (کفار و مشرکین کو) قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: انھیں یہ کیسے معلوم ہو جائے گا کہ اب اللہ راضی ہوگیا ؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُن کے دل میں رحم ڈال دے گا۔ " (غیبتِ نعمانی)

(۹۸) امام قائمؑ کے ساتھ اہلِ عرب کی قلت ہوگی

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف جعفی ابوالحسن کی کتاب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے (کتاب میں نقل کیا) اور انھوں نے ابنِ بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے

اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :

" مع القائم علیہ السلام من العرب شئ یسیر ، فقیل له : إنّ من یصف هذا الامر منهم لکثیر ؟

قال : لابدّ للناس من ان یمحصّوا و یمیّزوا و یغربلوا ، و سیخرج من الغربال خلق کثیر ۔" (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: " امام قائم علیہ السلام کے ساتھ عرب کے بہت کم لوگ رہیں گے ۔

عرض کیا گیا : مگر ان میں امام قائمؑ کی توصیف کرنے والے لوگ تو زیادہ ہیں ؟

آپؑ نے فرمایا : لوگوں میں سے لازمی ہے کہ چھانٹا ، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا ، اور جب چھلنی میں چھان لیا جائے گا تو اس میں سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے ۔" (غیبۃ نعمانی)

(۹۹) شانِ ظہور اور خروج

احمد بن محمد بن سعید نے یحییٰ بن زکریا سے ، اُنھوں نے یوسف ابنِ کلیب سے ، اُنھوں نے ابن بطائنی سے ، اُنھوں نے ابن حمید سے ، اُنھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے اُنھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام (بن علیؑ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

یقول " لو قد خرج قائم آل محمّد علیہ السلام لنصره الله بالملائکة المسوّمین والمردفین والمنزلین والکرّوبین ، یکون جبرائیل امامه ومیکائیل عن یمینه واسرافیل عن یساره والرّعب مسیرة شهر امامه وخلفه وعن یمینه وعن شماله والملائکة المقرّبون حذاه ، اوّل من یتبعه محمّد صلی الله علیه وآله وعلیّ علیه السلام الثانی ، ومعه سیف مخترط یفتح الله له الرّوم والصین والترك والدّیلم والسند والهند وکابل شاه والخزر۔

یا اباحمزة ! لا یقوم القائم علیه السلام إلّا علی خوف شدید و زلازل وفتنة وبلاء یصیب النّاس ، وطاعون قبل ذٰلك وسیف قاطع بین العرب ، واختلاف شدید بین النّاس وتشتّت فی دینهم وتغیّر من حالهم حتّی یتمنّی المتمنّی

الموت صباحًا ومساءً من عظم ما یری من کلب النّاس وأکل بعضهم بعضًا ، وخروجه اذا خرج عند الایاس والقنوط۔

فیا طوبیٰ لمن ادرکه وکان من انصاره ، والویل کلّ الویل لمن خالفه وخالف امره ، وکان من اعدائه۔

ثمّ قال : یقوم بأمر جدید وسنّة جدیدة وقضاء جدید ، علی العرب شدید ، ولیس شأنه إلّا القتل ، ولا یستتیب أحدًا ولا تأخذه فی الله لومة لائم ۔" (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ روایت : آپ نے فرمایا " جب حضرت قائم آلِ محمدؐ علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ مسوّمین (نشان شدہ) و مُردفین (ایک کے پیچھے ایک) و مُنزلین (نازل ہونے والے) اور کروبین (مقرّب فرشتے) ان کی مدد کے لیے نازل فرمائے گا ، حضرت جبرائیلؑ ان کے آگے آگے ہوں گے ، میکائیلؑ داہنے جانب اور اسرافیلؑ بائیں جانب اور رُعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے پیچھے ، ایک ماہ کی مسافت تک داہنے جانب اور ایک ماہ کی مسافت تک بائیں جانب ۔ پھر ملائکہ مقربین آپ کے پیچھے ہوں گے اور آپ کے عقب میں سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرتؐ کے عقب میں دوسرے حضرت علی علیہ السلام ہوں گے ۔ آپ کے ہاتھ میں برہنہ تلوار ہوگی ، تو اس طرح اللہ آپ کو روم ، چین ، ترک ، دیلم ، سند ، ہند ، کابل شاہ اور خزر پر فتح عنایت کرے گا ۔

اے ابوحمزہ (ثمالی) ! امام قائم علیہ السلام اُس وقت ظہور کریں گے جب لوگ شدید خوف زلزلوں ، فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے اور آپ کے ظہور سے قبل طاعون کی وبا پھیلے گی ۔ اہلِ عرب کے درمیان باہم شدید اختلاف اور کشیدگی پیدا ہوگی ، تلواریں چلیں گی ، دین میں انتشار ہوگا اور ان کا ایسا بُرا حال ہوگا کہ لوگ صبح و شام موت کی تمنائیں کریں گے ، اس لیے کہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہے ، ظلم ڈھا رہا ہے ۔ آپ اُس وقت خروج کریں گے جب لوگوں پر مایوسی اور نااُمیدی چھائی ہوئی ہوگی ۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو امام قائم علیہ السلام کا عہد مل جائے اور ان کے

انصار میں شامل ہو جائے۔ اور ویل وافسوس ہے اس پر جو اُن کی مخالفت کرے اُن کا حکم نہ مانے، اُن کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

پھر فرمایا: آپ ظہور کریں گے تو امرِ جدید و سنتِ جدیدہ، فیصلۂ جدید کے ساتھ، جو اہلِ عرب کے لیے بہت گراں ہوگا، کیونکہ اُن کا کام صرف قتل ہوگا، وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔" (غیبتِ نعانی)

(۱۰۰) اہلِ قریش کا قتلِ عام

ابنِ عقدہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عبیس بن ہشام سے، اُنھوں نے ابنِ جبلہ سے، اُنھوں نے علی بن ابو مغیرہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن شریک سے اُنھوں نے بشر بن غالب اسدی سے روایت کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت امام حسین ابن علیؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"یا بشر! ما بقاء قریش اذا قدّم القائمُ المهدیؑ منهم خمسمائة رجل فضرب اعناقهم صبرًا ثمّ قدّم خمسمائة فضرب اعناقهم (صبرًا) ثمّ قدّم خمسمائة فضرب اعناقهم صبرًا ؟

قال فقلتُ: (له) اصلحك الله أ يبلغون ذٰلك ؟

فقالَ الحسین بن علی علیهما السلام انّ مولی القوم منهم"

(غیبتہ نعانی)

(ترجمہ) آپ نے فرمایا: "اے بشر! امام قائم علیہ السلام کے سامنے قریش کے پانچسو آدمی گرفتار ہو کر آئیں گے تو اُن کی گردن ماردی جائے گی۔ پھر پانچسو گرفتار ہو کر آئیں گے، اُن کی بھی گردن ماردی جائے گی، پھر پانچسو گرفتار ہو کر آئیں گے اُن کی بھی گردن ماردی جائے گی۔

میں نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے کیا اُن کی اتنی تعداد ہوگی؟

پس امام حسین بن علیؑ علیہ السلام نے فرمایا: قوم کے غلاموں کا شمار بھی قوم ہی میں ہوتا ہے۔" (غیبتہ نعانی)

(۱۰۱) ایک فیصلہ

ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے

اُنھوں نے حارث بن مغیرہ اور ذریح المحاربی سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" ما بقی بیننا وبین العرب اِلّا الذّبح" و اَومأ بیده الی حلقه "

ترجمہ " ہمارے اور اہلِ عرب کے مابین سوائے ذبح کے اور کچھ باقی نہیں ہے" اور (یہ فرما کر آپ نے) اپنے حلق (گردن) کی طرف اشارہ کیا۔" (غیبتہ نعانی)

(۱۰۲) خانۂ کعبہ کے لیے ایک نذر

علی بن حسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمد بن علی صیرفی سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے محمد بن علی خشعمی سے، اُنھوں نے سدیر صیرفی سے، اُنھوں نے اہلِ جزیرہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے، اُس کا بیان ہے کہ:

" میں نے خانۂ کعبہ کے لیے ایک کنیز کی نذر مانی تھی لہٰذا میں نذر پوری کرنے کے لیے کنیز کو لیکر مکہ معظّمہ پہونچا اور وہاں خانۂ کعبہ کے حاجیوں اور خادموں سے ملا اور اُن سے اپنی نذر کے متعلق بیان کیا تو جس سے بھی اس نذر کا مسئلہ بیان کیا، اُس نے یہی کہا کہ وہ کنیز مجھے دیدو تمھاری نذر سمجھ لو کہ اللہ نے قبول کرلی۔ ہر ایک کا یہ جواب سنکر میرے دل میں اُلجھن سی پیدا ہو گئی۔ میں نے اس کا ذکر اہلِ مکہ میں سے اپنے دوست سے کیا۔ اُس نے کہا: میری بات مانو گے؟

میں نے کہا: ہاں۔ مان لوں گا۔

اُس نے کہا: دیکھو! وہ ایک شخص حجرِ اسود کے پاس بیٹھا ہوا ہے جس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ وہ ابو جعفر (امام) محمد (باقر) بن علیؑ بن حسینؑ علیہ السلام ہیں۔ اُن سے اپنا یہ مسئلہ بیان کردو اور جو کچھ حل وہ بتائیں اُس پر عمل کرو۔

راوی کا بیان ہے: میں اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے میں ایک شخص جزیرے کا باشندہ ہوں، میرے ساتھ ایک کنیز ہے جس کو اپنی ایک نذر پوری کرنے کیلئے خانۂ کعبہ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب اس کو یہاں لے کر آیا اور اس کا تذکرہ حاجیوں اور خادموں سے کیا تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ یہ کنیز مجھے دیدو، اللہ تمھاری نذر قبول کرلیگا۔ سب کا یہ مطالبہ سنکر میرے دل میں بڑی اُلجھن ہوئی۔ (اب آپ کی خدمت میں آیا ہوں)

قال (ابو جعفر علیه السلام): یا عبد الله! اِنَّ البیت لا یأکل ولا یشرب فبع جاریتك

واستقص وانظر اهل بلادك ممّن حجّ هٰذا البيت فمن عجز منهم عن نفقة فاعطه حتّٰی یقوی علی العود الیٰ بلادهم۔"

ترجمہ (حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے) فرمایا: اے بندۂ خدا! خانۂ کعبہ نہ تو کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ تم کنیز کو فروخت کر دو اور وہ رقم اپنے اہلِ وطن حاجیوں میں سے جسے دیکھو کہ اخراجات کے لیے اُس کے پاس کچھ رقم گھٹ گئی اُس کو دیدو تاکہ وہ اپنے وطن واپس جا سکے۔"

پھر اُس نے کہا: میں نے اُن جناب کے فرمانے پر عمل کیا۔

اِس کے بعد میں جس حاجب اور خادمِ حرم سے ملا، اُس نے مجھ سے یہی پوچھا کہ تو نے کنیز کا کیا حل تلاش کیا؟۔

میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے جو کچھ فرمایا تھا، وہی بتا دیا۔

"وہ کہنے لگے کہ وہ تو (معاذ اللہ) جاہل و کذّاب ہے۔ پتہ نہیں کہ وہ یہ کیسے کہتا ہے۔"

پھر میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام کے پاس جا کر اُن لوگوں کی باتیں بتا دیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، اُنکی باتیں تو تم نے مجھ سے بیان کر دیں، کیا میری بات بھی اُن تک پہنچا دوگے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: اُن سے کہدو:

"قال لکم ابوجعفر کیف بکم لوقد قطعت ایدیکم وارجلکم و علّقت فی الکعبۃ۔ ثمّ یقال لکم: نادوا نحن سرّاق الکعبۃ"

ترجمہ "حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام تم لوگوں سے فرماتے ہیں کہ اُس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تمھارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر خانۂ کعبہ پر لٹکا دیے جائیں گے اور تم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اعلان کرو کہ ہم لوگ خانۂ کعبہ کے چور تھے۔"

چنانچہ جب میں وہاں سے اُٹھنے لگا کہ جا کر اُن لوگوں تک آپ کا پیغام پہونچا دوں تو آپ نے فرمایا: مگر میں خود ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ہم اہلِ بیت میں سے ایک مرد ایسا کام انجام دے گا۔

(غیبتہ نعانی)

(۱۰۳) غارِ انطاکیہ سے کتبِ آسمانی برآمد کریں گے

انہی اسناد سے محمّد بن علی نے، انھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے اُنھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ پانچسو درہم زکوٰۃ کے ہیں جو میں نے اپنے مال سے نکالے ہیں، آپ لے لیں۔

قال له ابوجعفرؑ: خذها انت فضعها فی جیرانك من اهل الاسلام والمساکین من اخوانك المسلمین۔

ثمّ قالؑ: اذا قام القائم اهل البیت قسّم بالسویّۃ وعدل فی الرّعیّۃ فمن اطاعه فقد اطاع الله، ومن عصاه فقد عصی الله وَ انّما سمّی المهدیّ لانّه یهدی الیٰ امرٍ خفیّ۔ وَیستخرج التّوراۃ وسائر کتب الله عزّوجلّ من غار بانطاکیّۃ ویحکم بین اهل التّوراۃ بالتّوراۃ وبین اهل الانجیل بالانجیل وبین اهل الزّبور بالزّبور وبین اهل القرآن بالقرآن، ویجمع الیه اموال الدّنیا من بطن الارض وظهرها فیقول للناس: تعالوا الیٰ ما قطعتم فیه الارحام وسفکتم فیه الدّماء الحرام ورکبتم فیه ما حرّم الله عزّوجلّ، فیعطی شیئًا لم یعطه احد کان قبله ویملأ الارض عدلًا وقسطًا ونورًا کما ملئت ظلمًا وّ جورًا وّ شرًّا۔" (غیبتہ نعانی)

ترجمہ: حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے اس سے فرمایا: تم اسے اپنے پاس رکھو اور تمھارے قرب و جوار میں جو مسلمان ہیں وہ تمھارے اسلامی برادر ہیں اُن میں سے جو مساکین و مفلس ہوں، اِن کو اُنہی میں تقسیم کر دینا۔

پھر فرمایا: جب ہم اہلِ بیت میں سے امام قائم ظہور کریں گے تو وہ سب پر برابر برابر تقسیم کریں گے اور اپنی رعایہ کے ساتھ عدل سے کام لیں گے۔ جس نے ان کی اطاعت کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اُن کا نام مہدی اس لیے ہے کہ وہ امرِ خفی کی طرف ہدایت کریں گے۔

اور توریت و نیز تمام کتب اللہ عزّ وجلّ (کی نازل کردہ) کو انطاکیہ کے غار سے برآمد کریں گے۔ پھر اہلِ توریت کا فیصلہ توریت کے مطابق، اہلِ انجیل کا انجیل کے مطابق، اہلِ زبور کا زبور کے مطابق اور اہلِ قرآن کا فیصلہ قرآن کے مطابق کریں گے۔ اور شکمِ ارض اور پشتِ زمین کی ساری دولت یکجا جمع کر کے لوگوں سے فرمائیں گے، اِدھر آؤ، اِسی چیز کے لیے تو تم لوگ قطع رحم کیا کرتے تھے، ناجائز خون بہایا کرتے تھے اور حرام کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے؟ پھر آپ اُن سب کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ اُس سے قبل کسی نے نہ دیا ہوگا، اور زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۰۴) تابوتِ آدمؑ اور عصاءِ موسیٰؑ کے وارث؟

ابنِ عقدہ نے محمّد بن مفضّل سے اور سعدان بن اسحاق، اور احمد ابن الحسین، اور محمّد قطوانی سب سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفرِ صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: کانت عصیٰ موسیٰ قضیب آس من غرس الجنّۃ، أتاہ بہا جبرئیل لمّا توجّہ تلقاء مدین وھی وتابوت آدمؑ فی بحیرۃ طبریّۃ ولن یبلیا ولن یتغیّرا حتّی یخرجہا القائم اذا قام علیہ السّلام۔"

(غیبۃ نعمانی)

آپ فرمارہے تھے کہ "حضرت موسیٰؑ کا عصا، شجرِ آس کی ایک شاخ تھی جو جنّت میں لگا ہوا ہے جسے حضرت جبرئیلؑ اُن کے پاس اُس وقت لائے جب وہ مداین جانے لگے۔ وہ عصا اور تابوتِ حضرت آدمؑ یہ دونوں بحیرہ طبریہ میں (موجود) ہیں، جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ متغیّر (ہوکر خراب) ہوں گے۔ جب حضرت امام قائمؑ ظہور کریں گے تو آپ ان دونوں چیزوں کو نکالیں گے۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۰۵) زادِ سفر اور حجرِ موسیٰ علیہ السّلام

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ابوجارود سے ابوجارود نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " اذا ظہر القائم علیہ السّلام ظہر برایۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ

وخاتم سلیمان وحجر موسیٰ وعصاہ، ثمّ یأمر منادیہ فینادی " ألا لا یحمل رجل منکم طعامًا ولا شرابًا ولا علفًا" فیقول اصحابہ: إنّہ یرید أن یقتلنا، ویقتل دوابّنا من الجوع والعطش، فیسیر ویسیرون معہ، فأوّل منزل ینزلہ یضرب الحجر فینبع منہ طعام وشراب وعلف، فیأکلون ویشربون ودوابّہم حتّی ینزلوا النّجف بظہر الکوفۃ۔"

(غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: "جب حضرت امام قائم علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے تو آپ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ کا عَلَمِ مبارک، حضرت سلیمان علیہ السّلام کی انگوٹھی، حجرِ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور اُن کے عصا کو ظاہر کریں گے اور اپنے ساتھیوں میں اعلان کرا دیں گے کہ کوئی شخص اپنے ساتھ بطور زادِ راہ کھانے پینے کی چیزیں اور سواری کے جانوروں کا چارہ نہ لیکر چلے"۔ (یہ سنکر) آپ کے ساتھی کہیں گے کہ "معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمیں اور ہماری سواری کے جانوروں کو بھوکا پیاسا مار ڈالنا چاہتے ہیں"۔ مگر جب آپ پہلا ہی منزل پر قیام فرمائیں گے تو حجرِ موسیٰؑ پر عصا سے ضرب لگائیں گے تو اُس میں سے کھانا پانی اور سواریوں کا چارہ اُبل پڑے گا اور یہ لوگ اور اُن کے جانور کھائیں پئیں گے اور اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے پشتِ کوفہ یعنی نجف اشرف پہونچ جائیں گے"۔

(غیبۃ نعمانی)

(۱۰۶) امامِ زمانہ کی حکومت میں مہینے میں دو بار تنخواہ اور سال میں دو بونس

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ نے ابنِ بکیر سے، اُنھوں نے حمران سے، اور حمران نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ " کأنّنی بدینکم ھٰذا لا یزال مولّیًا یفحص بدمہ ثمّ لا یردّہ علیکم إلّا رجل منّا اھل البیت فیعطیکم فی السنۃ عطاءین ویرزقکم فی الشہر رزقین وتؤتون الحکمۃ فی زمانہٖ حتّی أنّ المرأۃ لتقضی فی بیتہا بکتاب اللہ تعالیٰ وسنّۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔"

(غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہلِ بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو

سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو (بونس) عطا کرے گا اور مہینے میں دو مرتبہ روزی (روزینہ۔ تنخواہ) دے گا، اور اُس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اسقدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوتی کتابِ خدا اور سنّتِ رسولؐ کے مطابق فیصلہ (خود ہی) کرے گی۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۰۷) منبرِ کوفہ پر سر بہ مہر عہد نامہ سُنانا

سہل نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے اپنے بعض لوگوں سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "کأنی بالقائمؑ علی منبر (الکوفة) علیہ قباء فیخرج من وریان قبائه کتاباً مختوماً بخاتم (من) ذهب فیفکّه فیقرأه علی الناس فیجفلون عنه اِجفال الغنم فلم یبق اِلّا النقباء فیتکلّم بکلام فلا یلحقون ملجأً حتّی یرجعوا الیه و اِنّی لأعرف الکلام الّذی یتکلم به۔" (کافی)

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنی قبا زیبِ تن کیے ہوتے منبرِ کوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی قبا کے اندر سے ایک سر بہ مہر تحریر نکالی، پھر مہر توڑی اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا تو لوگ آپ سے اس طرح بدک کر بھاگ رہے ہیں جس طرح بھیڑ بکریاں بدکتی ہیں اور سوائے آپ کے نقیبوں کے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ بھاگے ہوئے لوگ مجبوراً واپس آ گئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے۔" (کافی)

(۱۰۸) آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے

عبدالواحد بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، اُنھوں نے احمد بن علی حمیری سے اُنھوں نے حسن بن ایوب سے، اُنھوں نے عبدالکریم خثعمی سے، اُنھوں نے احمد بن حسن بن ابان سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عطا سے، اور اُنھوں نے شیخ الفقہاء (فقہاء میں سب سے بزرگ) یعنی حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: میں نے ایک مرتبہ اُن جناب سے سیرت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا:

قالؑ: یصنع ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یهدم ما کان قبله کما هدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ امر الجاهلیة ویستأنف الاسلام جدیداً۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: آپ وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام رواسم کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایّامِ جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو ختم کر دیا تھا، اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۰۹) سیرتِ رسولؐ اللہ اور سیرتِ قائمؑ میں فرق

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، اُنھوں نے محمد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمد علی کوفی سے، اُنھوں نے بزنطی سے، اُنھوں نے ابنِ بکیر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپ امام قائمؑ کا نام تو بتا دیں؟

فقالؑ: اسمه اسمی۔

قلتُ: أیسیر بسیرة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ۔؟

قالؑ: هیهات هیهات یا زرارة ما یسیر بسیرته۔

قلت: جعلتُ فداك لِمَ؟

قالؑ: اِنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سار فی اُمّته باللّین کان یتألّف النّاس، والقائم علیہ السلام یسیر بالقتل، بذالك أمر فی الکتاب الّذی معه: أن یسیر بالقتل ولا یستتیب احداً، ویل لمن ناواه۔" (غیبتہ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا آنجنابؑ کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: افسوس، افسوس، اے زرارہ! وہ آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی اور تالیفِ قلوب کا سلوک کیا، مگر امام قائمؑ تو قتل کریں گے اور اسی کا اُن کو حکم دیا گیا ہوگا اس کتاب میں جو اُن کے پاس ہوگی، اس میں سیرتِ قتل کا حکم ہوگا، توبہ قبول نہ ہوگی، ویل ہے اُس پر جس نے اُن سے منہ موڑا۔ (غیبتہ نعمانی)

(۱۱۰) سیرتِ امامِ قائم علیہ السّلام

محمّد بن علی کوفی نے عبدالرّحمان بن (ابی) ہاشم سے، اُنھوں نے ابوخدیجہ سے اور ابو خدیجہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے: "کان لی اَن اقتل المولّی و اُجھّز علی الجریح، و لکن ترکت ذٰلک للعاقبۃ من اصحابی ان جُرحوا لم یُقتلوا، والقائمُ لہ اَن یقتل المولّی و یجھّز علی الجریح۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: "میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کردوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کردوں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیشِ نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہوجائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائمؑ منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کردیں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۱۱) امامِ قائمؑ کے شیعہ تا ابد غالب رہیں گے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے محمّد بن خالد سے، اُنھوں نے ثعلبہ ابنِ میمون سے، اُنھوں نے حسن بن ہارون سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ معلی بن خنیس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزندِ رسول!) کیا امام قائم علیہ السّلام حضرت علی علیہ السّلام کی سیرت (عفو و درگذر) کے خلاف سیرت اختیار کریں گے؟

آپ نے فرمایا: "نعم، و ذالک اَنَّ علیًّا سار بالمنِّ و الکفِّ لِاَنَّہٗ علم اَنَّ شیعتہٖ سیظھر علیھم من بعدہٖ واَنَّ القائمَ اذا قام سار فیھم بالسیف و السبی، و ذٰلک اَنَّہٗ یعلم اَنَّ شیعتہٗ لم یظھر علیھم من بعدہٖ ابدًا۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: آپنے فرمایا: ہاں، اور یہ اِس لیے کہ حضرت ابوالائمہ علی علیہ السّلام نے مہربانی اور درگذر کی سیرت اختیار کی تھی اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے بعد میرے شیعہ مغلوب ہوجائیں گے اور امام قائم علیہ السّلام جب ظہور فرمائیں گے تو آپ عوام النّاس کے ساتھ قتل اور قید کا برتاؤ کریں گے اس لیے کہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ (میرے بعد) اُن کے بعد اُن کے شیعہ تا ابد مغلوب نہ ہوں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

★ "تہذیب" میں صفار نے محمّد بن عبدالجبار سے اُنھوں نے ابن فضّال سے اُنھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے

(۱۱۲) اسلامی احکام کی تجدید ہوگی

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے رفاعہ سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السّلام کا ظہور ہوگا تو آپؑ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

فقالؑ: "یھدم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ ویستأنف الاسلام جدیدًا۔" (غیبتہ طوسی)

آپنے فرمایا: "آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کردیں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کیا تھا۔ اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۱۳) قتل کی ابتدا قریشیوں سے ہوگی

علی بن الحسین نے محمّد عطّار سے، اُنھوں نے محمّد بن حسن سے، اُنھوں نے محمّد بن علی کوفی سے، اُنھوں نے بزنطی سے، اُنھوں نے علاء سے، اُنھوں نے محمّد سے، اور محمّد نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سُنا:

یقول: "لو یعلم النّاس ما یصنع القائم اذا خرج لَاَحبَّ اکثرھم اَن لا یروہ مِمّا یقتل من النّاس، امّا انّہ لا یبدءُ اِلّا بقریش فلا یأخذ منھا اِلّا السیف ولا یعطیھا اِلّا السیف حتّی یقول کثیر من النّاس لیس ھٰذا من آل محمّد لو کان من آل محمّد لرحم۔" (غیبتہ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہوجاتے کہ جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جسقدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ اُن لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہ لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے یہانتک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آلِ محمّدؐ میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آلِ محمّدؐ میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۱۴) امرِ جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزنطی نے عاصم بن حمید حنّاط سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:

" یقوم القائم ع بأمر جدید وکتاب جدید وقضاء جدید علی العرب شدید، لیس شأنہ اِلّا بالسیف لا یستتیب أحدًا ولا یأخذہ فی اللہ لومۃ لائم "

(غیبۂ نعمانی)

" امام قائم علیہ السّلام امرِ جدید و کتابِ جدید اور فیصلۂ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے، اور اہلِ عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں، پروا نہ کریں گے۔ "

(غیبۂ نعمانی)

(۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن علی کوفی نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے بطائنی سے اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" ماتستعجلون بخروج القائم؟ فواللہ ما لباسہ اِلّا الغلیظ ولا طعامہ اِلّا الجشب، وماھو اِلّا السیف والموت تحت ظِلّ السّیف "

(غیبۂ نعمانی)

" تم لوگ امام قائم ع کے ظہور کے لیے تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ خدا کی قسم وہ تو موٹا جھوٹا پہنیں گے، اور روکھی سوکھی کھائیں گے۔ اُن کا کام تو صرف اور صرف تلوار (چلانا) ہے اور تلوار ہی کے زیرِ سایہ موت ہے۔ "

(غیبۂ نعمانی)

(۱۱۶) آپؑ کی غذا نانِ شعیر ہوگی

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے اُنھوں نے ابنِ بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، اور اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قالؑ: " اذا خرج القائم لم یکن بینہ وبین العرب وقریش اِلّا السیف (ما یأخذ منھا اِلّا السیف) وما یستعجلون بخروج القائم؟ واللہ ما طعامہ اِلّا الشعیر الجشب ولا لباسہ اِلّا الغلیظ، وما ھو اِلّا السیف والموت تحت ظِلّ السیف "

(غیبۂ نعمانی)

•

آپؑ نے فرمایا: " جب امام قائم علیہ السّلام کا ظہور ہوگا تو آنجنابؑ کے اور اہلِ عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہورِ قائمؑ میں تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا اُن جناب کی غذا تو صرف جَو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے زیرِ سایہ موت۔ "

(غیبۂ نعمانی)

(۱۱۷) آپؑ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

" بینا الرّجل علی رأس القائم علیہ السّلام یأمرہ وینھاہ اِذ قال: أدیروہ فیدیرونہ اِلیٰ قدّامہ فیأمر بضرب عنقہ فلا یبقیٰ فی الخافقین شیٔ اِلّا خافہ "

(غیبۂ نعمانی)

" لوگ گرفتار کرکے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اُن کی گردن زدنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوفزدہ نہ ہو۔ "

(غیبۂ نعمانی)

•

★ علی بن احمد بندنیجی نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبۂ نعمانی)

(۱۱۸) قمیصِ رسولؐ امامِ قائمؑ کے جسم پر ہوگی

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، اُنھوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، اُنھوں نے احمد بن حسن سے، اُنھوں نے اپنے چچا حسین بن اسماعیل سے، اُنھوں نے یعقوب بن شعیب سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آں جناب نے مجھ سے فرمایا:

"ألا أريك قميص القائم الّذي يقوم عليه؟
فقلت: بلى ـ فدعا بقمطر ففتحه وأخرج منه قميص كرابيس
فنشره فاذا في كُمّه الأيسر دم ـ
فقالؑ: هذا قميص رسول الله صلّى الله عليه وآله الّذي عليه يوم
ضربت رباعيته وفيه يقوم القائمؑ، فقبّلت الدّم و
وضعته على وجهي ثمّ طواه ابو عبد الله عليه السلام ورفعه ـ"

(غیبۃ نعمانی)

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: "کیا میں تمھیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپؑ نے ایک بستہ منگوایا، اُسے کھولا، اُس میں سے ایک قمیص نکالی
پھر اُسے پھیلا دیا، تو اُس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا۔ اُسے دکھا کر آپؑ نے
فرمایا: یہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وہ قمیص ہے جسے آپؐ اُس دن
زیبِ تن کیے ہوئے تھے جس دن آپؐ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص
پہن کر امام قائمؑ قیام فرمائیں گے۔
یہ سنکر میں نے اس خون کو بوسہ دیا جو اُس قمیص کی آستین پر لگا ہوا تھا اور میں نے
اُس کو اپنے چہرے پر رکھا۔ پھر حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
اُس کو طے کرکے رکھدیا۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۱۹) آیۃ: "أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ ...." کی تفسیر

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے علی بن حسان سے، اُنھوں نے عبدالرحمان بن کثیر سے، اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے قولِ خدا: "أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ"

(۱، سورۂ نحل آیت ۱)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

"هو امرنا امر الله عزّوجلّ (أ) لا نستعجل به يؤيّده
بثلاثة اجناد بالملائكة والمؤمنين والرّعب وخروجه
كخروج رسول الله صلّى الله عليه وآله وذلك قوله عزّوجلّ:
(آية) "كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝" (سورۃ الانفال آیت ۵)

ترجمۂ روایت: "آپ نے فرمایا: "یہی ہمارا امر ہے جو امرِ خدا ہے ہم لوگ اس میں عجلت نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی (ہمارے صاحب الامرؑ کی) مدد افواجِ فرشتگان اور مومنین اور رُعب و دبدبہ سے کرے گا۔ اُن کا خروج بھی رسول اللہؐ کے خروج کے مانند ہوگا۔ چنانچہ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمۂ آیتِ (انفال ۵): "جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے تیرے گھر سے حق کے ساتھ نکالا، حالانکہ مومنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ ناپسند کرتا تھا۔" (سورۂ انفال آیت ۵)

(۱۲۰) تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول

احمد بن ہوذہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے اُنھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے (حضرت امام) علیہ السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: "اذا قام القائم عليه السلام نزلت الملائكة بثلاثمائة وثلاثة
عشر: ثُلث على خيول شهب، وثُلث على خيول بلق
وثُلث على خيول حُوّ، قلت: وما الحوّة؟
قالؑ: الحُمر ـ"

(غیبۃ نعمانی)

ترجمۂ روایت: "آپ نے ارشاد فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے جن میں سے ایک تہائی شہب (سیاہی مائل سفید رنگ کے) گھوڑوں پر، ایک تہائی ابلقی (سیاہ اور سفید داغوں والے) گھوڑوں پر، اور ایک تہائی حوٌّ گھوڑوں پر سوار ہونگے"۔
میں نے عرض کیا: حوٌّ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: سُرخ۔ "حمر" (سُرخ گھوڑے)۔

(۱۲۱) ہر سپاہی کیلئے تلوار نازل ہوگی

اور انہی اسناد کے ساتھ بطائنی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ " اذا قام القائم علیہ السلام نزلت سیوف القتال علیٰ کلّ سیف اسم الرّجل واسم ابیہ "

آپؑ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (تو آسمان سے آپ کے فوجیوں کے لیے جہاد کے واسطے) تلواریں نازل ہوں گی جن پر ہر فوجی کا نام اور اسکے والد کا نام کندہ ہوگا۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۲۲) فرقۂ مرجئہ کا خیال ہے کہ خون نہ بہے گا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے عبّاس بن عامر سے، اُنھوں نے موسیٰ بن بکر سے، اُنھوں نے بشیر نبّال سے، اُنھوں نے علی بن احمد سے، اُنھوں نے عبداللہ بن مسلم سے، اُنھوں نے ایّوب بن نوح سے، اُنھوں نے صفوان سے، اُنھوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں مدینہ گیا تو حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف پہ حاضر ہوا، دیکھا کہ دروازے پر ایک خچّر زین کسا ہوا کھڑا ہے۔ چنانچہ میں بیت الشّرف کے ایک طرف جا بیٹھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ اندر سے برآمد ہوئے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ خچّر پر سوار ہو چکے تھے لیکن مجھے دیکھ کر آپ فوراً ہی اُتر پڑے اور میری طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: عراق کا رہنے والا ہوں۔

آپ نے فرمایا: عراق میں کہاں کے باشندہ ہو؟

میں نے عرض کیا: کوفے کا باشندہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اس سفر میں تمھارے ہمراہ کون تھا؟

میں نے عرض کیا: محدّثہ کا ایک گروہ۔

آپ نے فرمایا: محدّثہ کون؟

میں نے عرض کیا: مرجئہ۔

آپ نے فرمایا: کل جب ہمارا قائمؑ ظہور کریگا تو یہ لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے؟

میں نے عرض کیا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ہمارے اور تمھارے ساتھ برابر کا انصاف ہوگا۔

آپ نے فرمایا: من تاب، تاب اللہ علیہ ومن آسرَّ نفاقًا فلا یبعد اللہ غیرہ ومن اظہر شیئًا اھرق اللہ دمہ۔

ثمّ قالؑ: یذبحھم والّذی نفسی بیدہ کما یذبح القصّاب شاتہ وَاَومأ بیدہ الیٰ حلقہ۔

قلتُ: انّھم یقولون: اِنّہ اذا کان ذالک استقامت لہ الامور فلا یھرق محجمۃ دم،

فقالؑ: کَلّا والّذی نفسی بیدہ حتّیٰ نمسح وانتم العرق والعلق واَومأ بیدہ الیٰ جبھتہ۔" (غیبۃ نعانی)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جو توبہ کرے گا اللہ اُس کی توبہ قبول کریگا، مگر جو دل میں نفاق چھپائے ہوئے ہوگا اللہ اُس کو دھتکار دیگا۔ اور اگر کوئی کچھ اور کرنے پر آمادہ ہوگا تو اللہ تعالےٰ اُس کا خون بہا دیگا۔

پھر فرمایا: یعنی۔ اُن کو ذبح کرا دیگا، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصّاب بکری کو ذبح کرتا ہے۔"

اور یہ فرما کر آپ نے اپنی گردن (حلق) کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب اُن کی حکومت قائم ہو جائے گی تو وہ کسی کا خون نہ بہائیں گے

آپؑ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ خون اور پسینے میں لت پت (لتھڑے) ہوگے اور ہم اُسے پونچھیں گے۔

یہ فرما کر آپؑ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۲۳) بڑی خونریزی کے بعد آپکی حکومت قائم ہوگی

ابنِ عقدہ نے محمّد بن سالم سے، اُنھوں نے عثمان بن سعید سے، اُنھوں نے احمد بن سلیمان سے، اُنھوں نے موسیٰ بن بکر سے، اُنھوں نے بشیر نبّال سے یہی روایت کی ہے مگر اسمیں یہ ہے کہ جب میں نے حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مرجئہ کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ جب ظہور فرمائیں گے تو اُن کی حکومت بغیر ایک قطرہ خون بہے آسانی سے قائم ہو جائیگی۔

قالؑ: "کَلّا والّذی نفسی بیدہٖ لو استقامت لِاَحد عفوًا لاستقامت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حین ادمیت رباعیتہ

وشجّ فی وجھہ کلّا والّذی نفسی بیدہ حتّی نمسح نحن وانتم العرق والعلق، ثمّ مسح جبھتہ۔ "

آپؑ نے فرمایا" ہرگز ایسا نہیں ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر کسی کا اقتدار یونہی قائم ہوجایا کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقتدار سب سے پہلے اسی طرح قائم ہوتا۔ آنحضرتؐ کا اقتدار بھی اُس وقت قائم ہوا جب آپؐ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے اور آپؐ کے چہرۂ اقدس پر زخم آئے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ امامِ قائمؑ کی حکومت بھی اُس وقت ہی قائم ہوگی جب تم لوگوں کی پیشانیاں خون اور پسینے سے تر بہ تر ہوں گی اور ہم اُسے پونچھیں گے۔

پھر آپؑ نے اپنی پیشانی پونچھ کر بتایا کہ اس طرح پونچھیں گے۔" (غیبتہ نعانی)

(۱۲۴) محنت شاقّہ کے بعد قیامِ حکومت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے حسن بن معاویہ سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عیسیٰ بن سلیمان، اُنھوں نے مفضّل سے روایت کی ہے، مفضّل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، جب آپ کے سامنے امام قائم علیہ السّلام کا ذکر کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اُمید ہے کہ امام قائمؑ کی حکومت آسانی سے قائم ہوجائے گی۔ ؟

آپؑ نے فرمایا:" لا یکون ذالک حتّی تمسحوا العرق والعلق "

ترجمہ: " نہیں، یہ حکومت اُسوقت قائم ہوگی جب تم لوگوں کو اپنی پیشانیوں سے خون اور پسینہ پونچھنا پڑے گا۔" (غیبتہ نعان)

(۱۲۵) اہلِ حق ہمیشہ سختیوں میں رہے

عبدالواحد بن عبداللہ سے، اُنھوں نے محمّد بن جعفر سے، اُنھوں نے ابنِ ابوخطّاب سے اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ:" اِنّ اھل الحقّ لم یزالوا منذ کانوا فی شدّۃٍ، اَمَا اِنّ ذالک الی مدّۃ قریبۃ وعاقبۃ طویلۃ۔" (غیبتہ نعانی)

ترجمہ: آپنے فرمایا: " اہلِ حق، بلاشبہ جب سے بھی رہے، ہمیشہ شدّت اور سختیوں میں رہے مگر یہ سختیاں ایک قریبی مدّت تک رہیں، اسکے بعد اسکا انجام بہت طویل ہوگا۔"
(غیبتہ نعانی)

* ابنِ عقدہ نے اپنے بعض رجال سے، اُنھوں نے علی بن اسحاق بن عمّار سے اُنھوں نے محمّد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبتہ نعانی)

(۱۲۶) وہ دَور بہت جانفشانی کا ہوگا

علی بن حسین نے محمّد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمّد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمّد بن علی سے، اُنھوں نے معمر بن خلّاد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الرّضا علیہ السّلام کے سامنے حضرت امام قائم علیہ السّلام کا ذکر آیا تو:

فقالؑ" آنتم (الیوم) اَرخی بالاًمنکم یومئذٍ "

قال: وکیف ؟

قالؑ:" لو قد خرج قائمنا علیہ السّلام لم یکن اِلّا العلق والعرق (و) القوم علی السروج وما لباس القائم علیہ السّلام اِلّا الغلیظ وما طعامہ اِلّا الجشب " (غیبتہ نعانی)

ترجمہ: آپنے فرمایا:" تم لوگ اِس دور میں زیادہ آرام وچین سے ہو بہ نسبت اُس دور کے "

راوی نے عرض کیا: وہ کیسے ؟

آپؑ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السّلام ظہور کریں گے تو بڑی عرق ریزی اور خوں ریزی کرنی پڑے گی، قوم کو اپنی سواری کی پشت پر رہنا پڑے گا اور خود امام قائمؑ کا لباس بہت معمولی (موٹا جھوٹا) اور آپ کا طعام بدمزہ ہوگا۔"
(غیبتہ نعانی)

(۱۲۷) مظلومیت بھی نعمت ہے

عبدالواحد نے احمد بن ہوذہ سے، اُنھوں نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ ابن حمّاد سے، اُنھوں نے مفضّل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حالتِ طواف میں ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کے قریب تھا، آپؑ نے نظر اُٹھا کر میری طرف دیکھا

وقالؑ لی:" یا مفضّل مالی اَراک مھموماً متغیّر اللّون ؟

قال: فقلت لہ: جعلت فداک نظری الی بنی العبّاس، وما فی ایدیھم من

هٰذا الملك والسلطان والجبروت، فلو كان ذالك لكم

لكنّا فيه معكم۔

فقال ؑ: " يا مفضّل! امّا لو كان ذالك لم يكن الّا سياسة اللّيل و

سياحة النّهار واَكل الجشب، ولبس الخش، سبه

امير المومنين عليه السلام والّا فالنّار، فزوى ذالك عنّا

فصرنا نأكل و نشرب، وهل رأيت ظلامة جعلها الله

نعمة مثل هٰذا " (غيبۃ نعمانی)

ترجمہ: اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے مفضّل! کیا بات ہے میں تم کو کچھ محزون و مغموم پا رہا ہوں

اور تمہارے چہرے کا رنگ بھی متغیر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں بنی عبّاس کو دیکھتا ہوں کہ اُن کے ہاتھوں میں سلطنت

اور اقتدار و طاقت وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ کاش یہ سب کچھ آپ حضرات کے پاس

ہوتا تو ہم لوگ بھی آپ حضرات کے ساتھ اس میں شریک ہوتے؟

آپؑ نے فرمایا: اے مفضّل! اگر ایسا ہوتا تو تم لوگوں کو بڑی محنت کرنی پڑتی، راتوں کو لوگوں

کی حفاظت اور دنوں کو چکر لگانا پڑتا، بدمزہ کھانا اور موٹا جھوٹا پہننا پڑتا

جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے دورِ حکومت میں تھا، اور اگر ایسا نہ

کرتے تو انجامِ کار جہنّم تھا۔ یہ ذمّے داریاں ہمارے سر سے اُٹھالی گئی ہیں، اس لیے

ہم لوگ مناسب غذا کھاتے پیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ظلم کسی کیلئے

باعثِ نعمت بن گیا ہو، جیسا کہ یہ ہے (اِس دور میں ہے)"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۲۸) اگر ائمّہ ؑ کو حکومت ملتی ...؟

انہی اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے روایت

کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشّرف

میں حاضر تھا اور بیت الشّرف لوگوں سے (کھچا کھچ) بھرا ہوا تھا، اُن لوگوں میں سے جو شخص آپ سے

کچھ دریافت کرتا، آپ اس کا جواب دیتے جاتے تھے اور میں بیت الشّرف کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا

رو رہا تھا۔ کہ اسی دوران:

فقال ؑ: ما يبكيك يا عمرو!

قلت: جعلت فداك وكيف لا اَبكي وهل في هٰذه الامّة مثلك

والباب مغلق عليك والستر لمرخى عليك؟

فقال ؑ: لا تبك يا عمرو نأكل اَكثر الطيّب ونلبس اللّين ولو

كان الّذى تقول لم يكن الّا اَكل الجشب ولبس

الخشن، مثل امير المؤمنين علىّ بن ابى طالب عليه السلام و

الّا فمعالجة الاَغلال فى النّار " (غيبۃ نعمانی)

(ترجمہ) پس آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) میری جان آپ پر نثار کیسے نہ رونا آئے کہ آپ جیسا محترم

شخص اِس امّت میں کوئی اور بھی ہے؟ اس کے باوجود آپ پر دروازہ بند ہے

آپ کی شخصیّت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے عمرو! نہ رو، اِس وقت تو ہم اکثر و بیشتر اچّھی اور طیّب غذائیں کھاتے

ہیں اور اچّھا لباس پہنتے ہیں، اگر وہ ہوتا جو تم کہتے ہو، تو پھر سوائے بدمزہ

کھانے اور موٹا کپڑا پہننے کے اور کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

کا معمول تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو (اے عمرو!) معاً لیے جہنّم میں زنجیریں ہوتیں۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۲۹) عَلَمِ رسولؐ کا پھریرا اوراقِ جنّت

انہی اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور

عبد اللہ بن سنان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر (بن محمّد باقرؑ) الصّادق علیہ السلام سے روایت

کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

" اَبى الله الّا اَن يخلف وقت الموقّتين۔

وهى راية رسول الله صلّى الله عليه وآله نزل بها جبرئيل يوم بدر سبريه

ثمّ قال ؑ: يا ابا محمّد! ماهى والله من قطن ولا كتّان ولا قزّ ولا حرير

فقلت: من اىّ شىءٍ هى؟

قال ؑ: من ورق الجنّة، نشرها رسول الله صلّى الله عليه وآله يوم بدر، ثمّ

لفّها ودفعها الى علىّ عليه السلام فلم تزل عند علىّ عليه السلام حتّى

كان يوم البصرة، فنشرها امير المومنين عليه السلام ففتح الله عليه

ثمّ لفّها۔"

وهى عندنا هناك لا ينشرها اَحد حتّى يقوم القائم ؑ

فاذاقام نشرها فلم يبق فى المشرق والمغرب احد الّا لعنها
ويسير الرّعب قدّامها شهرًا (و وراءها شهرًا) وعن يمينها
شهرًا وعن يسارها شهرًا۔

ثمّ قال: يا ابا محمّد انّه يخرج موتورًا غضبان اسفًا لغضب الله على
هٰذا الخلق عليه قميص رسول الله صلّى الله عليه وآله الّذى
كان عليه يوم احد وعمامة السحاب، و درع رسول الله صلّى
الله عليه وآله السابغة، و سيف رسول الله صلّى الله عليه وآله ذوالفقار
يجرّد السيف على عاتقه ثمانية اشهر يقتل هرجًا۔

فاوّل ما يبدء ببنى شيبة فيقطع ايديهم ويعلّقها فى الكعبة
وينادى مناديه هؤلاء سرّاق الله، ثمّ يتناول قريشًا فلا يأخذ
منها الّا السيف، ولا يعطيها الّا السيف ولا يخرج القائمؑ
حتّى يقرأ كتابان كتاب بالبصرة وكتاب بالكوفة بالبراءة
من علىّ عليه السّلام۔"

آپ نے ارشاد فرمایا: "اللہ نے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ' وقت معیّن کرنیوالوں کے خلاف کرے گا۔
اور وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا عَلَم مبارک ہے جس کو حضرت جبرئیل یوم
بدر لیکر نازل ہوئے تھے اور اسے لیکر چلے تھے۔

پھر فرمایا: اے ابومحمّد! بخدا اس عَلَم کا پھریرا نہ سوت کا ہے، نہ کتّان کا، نہ حریر کا،
نہ پرنیان کا۔

میں نے عرض کیا: پھر کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟

آپؑ نے فرمایا: اس کا پھریرا جنّت کے اوراق کا ہوگا جسے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
نے یوم بدر لہرایا تھا، پھر اُسے لپیٹ کر حضرت علی علیہ السّلام کے حوالے کیا۔ وہ
حضرت ابوالائمہ علی علیہ السّلام کے پاس مسلسل رہا، یہانتک کہ جنگ بصرہ (جمل)
میں حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السّلام نے وہی پھریرا پھر لہرایا اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کو فتح عطا فرمائی، اس کے بعد آپؑ نے اُسے لپیٹ کر رکھدیا۔ اور اب وہ پھریرا
اسوقت ہمارے پاس ہے اور حضرت امام قائم علیہ السّلام کے ظہور سے قبل
اُسے کوئی نہیں لہرائے گا، جب آپؑ ظہور فرمائیں گے تو وہی اس کو لہرائیں گے جسے
دیکھکر مشرق ومغرب کا ہر شخص اُسکو بُرا کہے گا، مگر اُس پھریرے کا رُعب و دبدبہ

ایک ماہ کی مسافت کے برابر آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر پیچھے پیچھے،
ایک ماہ کی مسافت کے برابر داہنی جانب اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر
بائیں جانب چھایا رہے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمّد! امام قائم علیہ السّلام غیظ وغضب کے عالم میں خروج کریں گے
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق پر غضبناک ہوگا۔ آپ وہی قمیص زیبِ تن
کیے ہوئے ہوں گے جو حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے یوم (جنگ) بدر
زیبِ تن فرمائی ہوئی تھی، اور آپؑ کے فرقِ اقدس پر عمامۂ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ
اور جسمِ مبارک پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سابغہ نامی زرہ اور دستِ پاکیزہ
میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تلوار ذوالفقار ہوگی جسے آپؑ آٹھ ماہ
تک اپنے دوشِ مبارک پر رکھے ہوئے رہیں گے اور قتلِ عام کریں گے۔

اور یہ قتلِ عام سب سے پہلے بنی شیبہ سے شروع کریں گے، اُن لوگوں کے
ہاتھ قطع کریں گے اور خانۂ کعبہ میں لٹکا دیں گے اور اُن کا ایک منادی اعلان کریگا کہ
"یہ سب خانۂ کعبہ کے چور تھے۔" اس کے بعد قریش کی گرفتاریاں ہونگی
اُن سے بھی سوائے تلوار کے نہ کچھ لیں گے اور سوائے تلوار کے نہ کچھ دیں گے اور جب
امام قائم علیہ السّلام خروج فرمائیں گے تو آپ دو تحریریں پڑھیں گے ایک تحریر بصرہ
میں اور دوسری تحریر کوفہ میں جس کے اندر (لوگوں کی' حضرت ابوالائمہ امام)
علی علیہ السّلام سے برأت کا اظہار ہوگا۔" (غیبتِ طوسی)

(۱۳۰) عَلَمِ رسول اللہؐ جبرئیل لائیں گے

عبدالواحد بن عبداللہ نے محمّد بن جعفر سے، اُنھوں نے ابن ابوخطّاب سے، اُنھوں
نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے حمّاد بن ابوطلحہ سے، اُنھوں نے (ثابت) ثمالی سے روایت کی
ہے کہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا:

" یا ثابت! كانّى بقائم اهل بيتى قد اشرف على نجفكم هٰذا "
واومأ بيده (الى) ناحية الكوفة۔

" فاذا هو اشرف على نجفكم نشر راية رسول اللهؐ فاذا هو
نشرها انحطّت عليه ملائكة بدر۔"

قلتُ: وما راية رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم ؟

قالؑ: عودها من عمد عرش الله ورحمته وسائرها من نصرالله لایهوی بها الی شیٔ الّا اهلکه الله۔

قلت: فمخبوءة (هی) عندکم حتّی یقوم القائمؑ فیجدها أم یُؤتی بها؟

قالؑ: لا بل یؤتی بها۔

قلت: من یأتیه بها؟

قالؑ: جبریل ؑ۔

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "اے ثابت! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا قائم اہل بیت تمہارے اس نجف پر نمودار ہوا ہے۔"

(یہ فرماکر آپؑ نے کوفے کی طرف اشارہ کیا۔)

اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے عَلَم کو لہرائیں گے اور اس کے لہراتے ہی جنگِ بدر میں شریک فرشتے آسمان سے اُترنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا عَلَم کیسا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اُس کا چوبہ عرش کا اور اللہ کی رحمت کا ایک چوبہ ہوگا اُس کو لیکر اللہ کی نصرت کے ساتھ روانہ ہوں گے، یہ عَلَم جس طرف بڑھے گا اُدھر اللہ کے دشمنوں کو ہلاک کردے گا

میں نے عرض کیا: وہ عَلَم آپ حضرات کے پاس امام قائم علیہ السّلام کے ظہور تک پوشیدہ رہیگا اور وہ اس کو (آپ حضرات کے ذریعے سے) پائیں گے یا اُس وقت اُن کے پاس لایا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، بلکہ لایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ عَلَم کون لیکر آئے گا؟

آپؑ نے فرمایا: جبریل علیہ السّلام لیکر آئیں گے۔ (غیبۃ نعمانی)

(۱۳۱) تاویلِ قرآن پر جنگ ہوگی

ابنِ عقدہ نے محمد بن مفضّل سے، انھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے فضیل سے روایت کی ہے، فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: "اِنّ قائمنا اذا قام استقبل من جهلة النّاس أشدّ ممّا استقبله

رسول الله صلّی الله علیه وآله من جهّال الجاهلیّة۔

فقلت: وکیف ذٰلك؟

قالؑ: اِنّ رسول الله صلّی الله علیه وآله أتی النّاس وهم یعبدون الحجارة والصخور والعیدان والخشب المنحوتة، واِنّ قائمنا اِذا قام أتی النّاس وکلّهم یتأوّل علیه کتاب الله، یحتجّ علیه به

ثمّ قالؑ: أما والله لیدخلنّ علیهم عدله جوف بیوتهم کما یدخل الحرّ والقرّ۔" (غیبۃ نعانی)

(ترجمہ:) آپؑ فرمارہے تھے:

"جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو اُنھیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ شدید مزاحمتوں کا سابقہ ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دورِ جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سابقہ پڑا تھا۔

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ) یہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لاتے تھے تو وہ لوگ پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اُس وقت آئے گا جب لوگ اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کرکے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے

پھر آپ نے فرمایا: مگر خدا کی قسم امام قائمؑ ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم کریں گے جس طرح اُن کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہوکر اپنا اثر و نفوذ قائم کرلیتی ہیں۔" (غیبۃ نعانی)

(۱۳۲) امام قائمؑ کو مزاحمتوں کا سامنا

عبدالواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابوالخطّاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ثمالی سے، روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: "اِنّ صاحب هٰذا الامر لو قد ظهر لقی من النّاس مثل ما لقی رسول الله صلّی الله علیه وآله (واکثر)" (غیبۃ نعانی)

فرمارہے تھے: "جب صاحب الامر ظہور کریں گے تو انکو بھی رسول اللہؐ کی طرح مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ زیادہ"

(۱۳۳) تاویلِ قرآن پر جہاد ہوگا

محمّد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، اُنھوں نے حسن بن محمّد بن سماعہ سے، اُنھوں نے احمد بن حسن میثمی سے، اُنھوں نے محمّد بن ابو حمزہ سے، اُنھوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

" اِنّ القائمَ علیہ السّلام یلقی فی حربہ مالم یلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لِاَنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اَتاھم وھم یعبدون الحجارۃ المنقورۃ والخشبۃ المنحوتۃ ، واِنّ القائم یخرجون علیہ فیتأوّلون علیہ کتاب اللہ ویقاتلونہ علیہ ۔"

ترجمہ: آپ نے فرمایا " بلاشبہ امام قائم علیہ السّلام کو اپنے جہاد میں ایسے دشوار اُمور پیش آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بھی پیش نہ آئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اُس دور میں تشریف لائے تھے جب لوگ پتھروں اور لکڑیوں کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور امام قائمؑ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ اُن کے سامنے کتابِ خدا کی تاویلات پیش کر کے آپ سے برسرِ پیکار ہوں گے۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۳۴) ظہورِ حق کو کیوں بُرا کہیں گے ؟

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ علوی سے، اُنھوں نے محمّد بن حسین سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے قتیبہ اعشی سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: " اذا ظہرت رایۃ الحقّ لعنھا اھل الشرق والغرب ، اَتدری لِمَ ذٰلک
قلت : لَا ۔ قالؑ : لِلّذی یلقی النّاس من اھل بیتہ قبل خروجہ "

آپ نے فرمایا: جب حق کا علَم بلند ہوگا تو تمام اہلِ شرق و اہلِ غرب اُس کو بُرا کہیں گے۔ تمھیں معلوم ہے یہ کیوں کہیں گے ؟

میں نے عرض کیا (فرزندِ رسولؐ !) مجھے علم نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اُن کے ظہور سے قبل لوگوں کو اُنکے اہلِ خاندان (بنی ہاشم) سے لوگوں کو نقصان پہونچا ہوگا۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۳۵) اہلِ مشرق و مغرب مخالفت کریں گے

عبدالواحد نے محمّد بن جعفر سے، اُنھوں نے محمّد بن حسین سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے قتیبہ سے، اُنھوں نے منصور بن حازم سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " رفعت رایۃ الحقّ لعنھا اَھل الشّرق والغرب "
قلتُ لہ : ممّ ذالک ؟
قالؑ: ممّا یلقون من بنی ھاشم ۔ "

(غیبۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: " جب حق کا علَم بلند ہوگا تو تمام اہلِ مشرق و اہلِ مغرب اسکو بُرا کہیں گے "

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ !) ایسا کیوں کہیں گے ؟

آپؑ نے فرمایا: اس لیے کہ بنی ہاشم کی طرف سے لوگوں کو (امامِ حق کیلئے سختی کیگئی ہوگی جس سے ان کو اذیت پہنچی ہوگی۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۳۶) تیرہ شہروں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ اور احمد بن علی اعلم سے، اُنھوں محمّد بن یعقوب صیرفی سے، اُنھوں نے محمّد بن صدقہ اور ابنِ اذینہ عبدی اور محمّد بن سنان سب سے اور اُنھوں نے یعقوب سرّاج سے، اور یعقوب سرّاج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: " ثلاثۃ عشر مدینۃ وطائفۃ یحارب القائم اھلھا ویحاربونہ اھل مکّۃ واھل المدینۃ واھل الشام وبنواُمیّۃ واھل البصرۃ واھل دمیسان والاکراد والاعراب ، وضبّۃ وغنی وباھلۃ وأزد واھل الرّیّ ۔ "

(غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: " تیرہ شہروں اور قبیلوں کے لوگ امام قائمؑ سے جنگ کریں گے۔ اہلِ مکّہ، اہلِ مدینہ، اہلِ شام، بنی اُمیّہ - اہلِ بصرہ، اہلِ دمیسان - قوم کرد، اَعراب ضبّیہ، غنی، باہلہ، ازد اور اہلِ رَے۔

(غیبۃ نعمانی)

(۱۳۷) امام ششمؑ نے فرمایا . . . ؟

ابنِ عقدہ نے احمد بن زیاد سے، اُنھوں نے علی بن الصباح سے، اُنھوں نے (ابی الحسن بن محمّد حضرمی سے) اُنھوں نے علی بن محمّد حضرمی سے، اُنھوں نے جعفر بن محمّد سے، اُنھوں نے

ابراہیم بن عبدالحمید سے روایت کی ہے اور ابراہیم بن عبدالحمید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے خود حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ

" اذا خرج القائم علیہ السلام خرج من هٰذا الامر من کان یری انّه (من) اَهله ودخل فی سنّه عبدة الشمس والقمر۔ " (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ: " جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو کچھ لوگ انھیں چھوڑ کر سورج اور چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کرلیں گے۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۳۸) مومنین کو قوت واپس دیدی جائیگی

ابنِ عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابنِ بطائنی سے، انھوں نے مفضل بن محمد سے، انھوں نے حریز سے، حریز نے حضرت ابوعبداللہؑ سے انھوں نے اپنے والد بزرگوار سے، اور آپؑ نے حضرت امام علی ابن الحسینؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے

اَنّهُ قالؑ: " اذا قام القائم اَذهب الله عن کلِّ مؤمن العاهة وردّ الیه قوّته۔ " (غیبۃ نعمانی)

کہ آپؑ نے فرمایا: جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا تو کل مومنوں کی ناتوانی دور ہوجائے اور انھیں اُن کی قوت واپس دیدی جائے گی۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۳۹) امام قائمؑ مسجدِ کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد ابنیُ (علی بن) یوسف سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے حبہ عرنی سے، حبہ عرنی نے بیان کیا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" کاَنّی انظر الی شیعتنا بمسجد الکوفة، وقد ضربوا الفساطیط یعلّمون النّاس القرآن کما اُنزِل، اَمّا اِنَّ قائمنا اذا قام کسرہ وسوّی قبلته۔ " (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجدِ کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے جس طرح وہ نازل ہوا تھا، اور جب بلاشبہ ہمارا قائمؑ اُٹھ کھڑا ہوگا تو اُس (مسجد) کو توڑ کر اُس کا قبلہ (ازسرِنو) درست کردے گا۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۴۰) ازسرِنو تعلیمِ قرآن

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبداللہ بن محمد الحجّال سے، انھوں نے علی بن عقبہ سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: کاَنّی بشیعة علیؑ فی ایدیهم المثانی یعلّمون النّاس (المستأنف)۔ " (غیبۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعانِ علیؑ کے ہاتھوں میں مثانی (قرآن) ہے اور وہ لوگوں کو ازسرِنو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ " (غیبۃ نعمانی)

(۱۴۱) مسجدِ کوفہ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، نہاوندی نے عبداللہ بن حمّاد سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے ابنِ نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابنِ نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: " کاَنّی بالعجم فساطیطهم فی مسجد الکوفة یعلّمون النّاس القرآن کما اُنزل۔ "

قلت: یا امیرالمومنینؑ! اَولیس هو کما اُنزل؟

فقالؑ: لا، محی منه سبعون من قریش باَسمائهم واَسماء آبائهم وما ترك ابولهب اِلّا للازراء علیٰ رسول الله صلّی الله علیه وآله لِاَنّهُ عمّه۔ " (غیبۃ نعمانی)

آپ فرمارہے تھے: گویا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ اُن کے بہت خیمے مسجدِ کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ "

میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! کیا یہ قرآن تنزیل کے مطابق نہیں ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں ستّر قریشیوں کے نام مع ولدیت موجود تھے جو محو کردیے گئے ہیں اور ابولہب کا نام اس لیے نہیں محو کیا گیا تاکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے چٹکی لی جائے، کیونکہ وہ ان کا چچا تھا۔ "

(غیبۃ نعمانی)

(۱۴۲) اصحابِ امامِ قائمؑ کے خیمے مسجدِ کوفہ میں

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے اپنے ایک راوی سے، اُس نے جعفر ابن یحییٰ سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن امام محمد باقرؑ علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اَنَّہٗ قالؑ: "کیف انتم لوضرب اصحاب القائم علیہ السلام الفساطیط فی مسجد الکوفان، ثم یخرج الیھم المثال المستأنف امر جدید، علی العرب شدید۔" (غیبتہ نعمانی)

کہ آپؑ نے فرمایا: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحابِ امام قائمؑ مسجدِ کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں، پھر اُن (مسلمانوں) کے سامنے ایک امرِ جدید پیش کریں گے جو اہلِ عرب پر بہت گراں ہوگا۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۴۳) حکومتِ حق و باطل

محمد بن ہمام نے فزاری سے، فزاری نے ابوطاہر وراق سے، اُنھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابوالصباح کنانی سے روایت کی ہے کنانی کا بیان ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھے شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کی اور مجھ پر ظلم کیا۔

" فقال لہ ابوعبداللہ علیہ السلام: اَوما علمت اَنَّ للحقّ دولۃ وللباطل دولۃ، وکلاھما ذلیل فی دولۃ صاحبہ، فمن اَصابتہ دولۃ الباطل اقتصَّ منہ فی دولۃ الحقّ۔" (غیبتہ نعمانی)

" پس اس سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمھیں نہیں معلوم کہ کبھی حق کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی باطل کی حکومت ہوتی ہے اور یہ دونوں اپنے صاحب کی حکومت میں ذلیل رہتے ہیں۔ لہٰذا جب کسی فرد کو باطل کی حکومت میں مصیبت برداشت کرنی پڑے تو وہ اس وقت قصاص لے گا جب حق کی حکومت آئیگی۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۴) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے ہدایت حاصل کرو

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، اُنھوں نے

محمد بن جعفرؑ (صادق) سے اور محمدؐ نے اپنے پدرِ بزرگوار حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "اذا قام القائمُ (بعث) فی اَقالیم الارض فی کُلِّ اِقلیم رجلاً یقول عھدک (فی) کفّک، فاذا ورد علیک مالا تفھمہ و لاتعرف القضاء فیہ، فانظر الیٰ کفّک واعمل بما فیھا۔

قالؑ: ویبعث جنداً الی القسطنطینیۃ فاذا بلغوا الی الخلیج کتبوا علیٰ اقدامھم شیئاً ومشوا علی الماء (فاذا نظر الیھم الرُّوم یمشون علی الماء) قالوا: ھؤلاءِ اصحابہ یمشون علی الماء فکیف ھو؟

فعند ذٰلک یفتحون لھم باب المدینۃ فیدخلونھا فیحکمون فیھا بما یریدون۔" (غیبتہ نعمانی)

(ترجمہ:) آپؑ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ روئے زمین پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمھارے لیے ہدایتیں تمھارے ہاتھ کی ہتھیلی میں ہیں، جب بھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جو تمھاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اُس میں کیا فیصلہ کرو، تو تم اپنی ہتھیلی پر نظر کرا اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

لشکر کا سطحِ آب پر چلنا:

نیز فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام ایک فوج قسطنطنیہ روانہ کریں گے جب یہ فوج خلیج تک پہونچے گی تو وہ اپنے (پاؤں کے) تلوں پر کچھ لکھے گی اور پھر وہ فوج سطحِ آب پر چلنے لگے گی۔ جب اہلِ روم یہ منظر دیکھیں گے کہ یہ لوگ سطحِ آب پر چل رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ تو امام قائمؑ کے اصحاب ہیں جو پانی پر چل رہے ہیں تو پھر وہ خود کیسے ہوں گے۔

پس یہ دیکھ کر شہر کا دروازہ کھول دیں گے اور یہ فوجی اس میں داخل ہو کر جو احکام جاری کرنا چاہیں گے کریں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۴۵) اہلِ حق اور باطل پرست میں علیحدگی ہوجائیگی

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابنِ ابوخطاب سے،

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حریز سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: لاتذھب الدّنیا حتّی ینادی منادٍ من السماء: "یا اھل الحقّ اجتمعوا" فیصیرون فی صعید واحد ثمّ ینادی مرّۃ اُخریٰ "یا اھل الباطل اجتمعوا" فیصیرون فی صعید واحد۔

قلت: فیستطیع ھؤلاء اَن یدخلوا فی ھؤلاء؟

قالؑ: لا واللہ و ذالک قول اللہ عزّ وجلّ:

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ" (آلِ عمران، آیت ۱۷۹)

(غیبتہ نعمانی)

ترجمۂ روایت:
آپ فرما رہے تھے: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جبتک کہ ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ دے گا کہ "اے اہلِ حق! تم سب ایک جگہ جمع ہوجاؤ"۔ اور وہ (یہ سنکر) ایک جگہ جمع ہوجائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ ندا ہوگی کہ: "اے اہلِ باطل! تم سب ایک جگہ جمع ہوجاؤ"۔ وہ بھی سب کے سب ایک جگہ جمع ہوجائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ اُن لوگوں میں داخل ہوجائیں؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں بخدا، ایسا ممکن نہ ہوگا، اور اس کے لیے قولِ خدا ہے کہ:

ترجمۂ آیت: "وما کان . . . . من الطّیّب" (آلِ عمران ۱۷۹)

: اور اللہ صاحبانِ ایمان کو اس حالت میں نہیں چھوڑے گا جس میں کہ تم ہو، تاآنکہ وہ پاک لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کردے"

(۱۴۶) اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار رہو تاکہ....؟

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب دونوں سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ:

قالؑ: "لیعدّنّ احدکم لخروج القائم ولو سھمًا فاِنّ اللہ اِذا عَلِم ذالک من نیّتہ رجوت لاَن یُنسیٔ فی عمرہٖ حتّیٰ یدرکہ، ویکون من اعوانہ وانصارہ۔"

آپؑ نے فرمایا: "تم لوگوں میں ہر ایک کو چاہیے کہ امام قائم علیہ السلام کے خروج کیلئے اسلحہ فراہم کرکے تیار رہے، خواہ وہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ تمھاری نیت دیکھ لیگا تو ہوسکتا ہے کہ وہ تمھاری عمر میں اتنا اضافہ فرما دے کہ تم اُن کے عہدِ خروج وظہور کو پالو اور امام قائم علیہ السلام کے اعوان وانصار میں شامل ہوجاؤ۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۴۷) "اسلام غرباء سے چلا ہے ..."

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے محمدؐ اور احمد (دونوں بھائیوں) ابنَی الحسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے اور اُنھوں نے تمام اہلِ کناسہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور اُنھوں نے کامل سے، کامل نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "اِنّ قائمنا اذا قام دعا النّاس الی امر جدید کما دعا الیہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ واِنّ الاسلام بدا غریبًا و سیعود غریبًا کما بدا فطوبیٰ للغرباء" (غیبتہ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور وقیام کرے گا تو لوگوں کو امرِ جدید کی طرف دعوت دیگا جس طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے امرِ جدید کی دعوت دی تھی۔ اور یہ یاد رہے کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا جیسے کہ شروع ہوا تھا اور خوشخبری ہے (کیا کہنا ہے) غرباء کیلئے۔" (غیبتہ نعمانی)

(۱۴۸) اور خوشخبری ہے غرباء کیلئے

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابن ابوخطّاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابن مسکان سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اَنّہ قالؑ: "الاسلام بدا غریبًا و سیعود غریبًا کما بدا فطوبیٰ للغرباء"

فقلت: اشرح لی ھٰذا اَصلحک اللہ؟

فقالؑ: یستأنف الدّاعی منّا دعاءً جدیدًا کما دعا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ"

کہ آپ نے فرمایا: "اسلام غریب سے شروع ہوا اور بالآخر عنقریب غریب ہی کی طرف واپس جائے گا۔ پس خوشخبری ہے غرباء کے لیے۔"

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسولؐ!) اللہ آپ کا بھلا کرے، ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔

آپؑ نے فرمایا: ہمارا داعی (اسلام کی طرف بلانے والا) ایک امرِ جدید کی طرف بُلائے گا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امرِ جدید کی طرف (جہلائے عرب کو) بُلایا تھا۔ یعنی دعوت دی تھی۔" (غیبتہ نعمانی)

(١٤٩) اوصافِ امامؑ قائمؑ ناقابلِ بیان ہیں

اور انہی اسناد کے ساتھ ابنِ مسکان نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگ صاحب الامر علیہ السلام کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو دنیا میں کسی شخص کے اندر نہیں ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: "لا واللہ لا یکون ذالك أبدًا، حتّٰی یکون هو الّذی یحتجّ علیکم بذٰلك ویدعوکم الیه۔" (غیبتہ نعمانی)

"نہیں، بخدا، ایسے اوصاف تم تا ابد بیان نہیں کرسکتے، تاوقتیکہ اُن کے وہ معجزات و اوصاف تمہارے سامنے نہ آجائیں جن سے وہ تم لوگوں پر اپنی حجت قائم کریں گے اور اپنی طرف تم لوگوں کو دعوت دیں گے۔" (غیبتہ نعمانی)

(١٥٠) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول

عبدالواحد نے احمد بن محمد بن رباح سے، اُنھوں نے محمد بن عباس ابنِ عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابنِ بطائنی سے، اُنھوں نے شعیب حدّاد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے:

"اِنّ الاسلام بدا غریبًا وسیعود کما بدا فطوبٰی للغرباء"

فقالؑ: "یا ابا محمّد، اذا قام القائم علیہ السلام استأنف دعاءً جدیدًا کما دعا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ۔".. قال: فقمت الیه فقبّلت رأسه وقلت: اشهد انّك امامی فی الدّنیا والاٰخرۃ اُوالی ولیّك وأعادی عدوّك، وانّك ولیّ اللہ (فقالؑ: رحمك اللہ) (غیبتہ نعمانی)

قولِ امیر المومنین علیہ السلام ہے کہ: "اسلام غریب سے شروع ہوا اور غریب ہی کی طرف واپس جائے گا، پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے (غرباء کا کیا کہنا) اس کا مطلب سمجھا دیجیے؟

آپؑ نے فرمایا: "اے ابو محمد! سنو! جب امامؑ قائمؑ کا ظہور ہوگا تو وہ دنیا کو امرِ جدید کی طرف دعوت دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امرِ جدید کی طرف دعوت دی تھی۔"

راوی کا بیان ہے کہ: یہ سنکر میں کھڑا ہوگیا، آپؑ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ دنیا و آخرت دونوں میں میرے امام ہیں، میں آپؑ کے دوستداروں سے دوستی اور آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں، آپؑ ولیّ خدا ہیں۔"

آپؑ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔" (غیبتہ نعمانی)

(١٥١) عَلَمِ رسول اللہ کی خصوصیّت؟

محمد بن ہمام نے احمد بن مابنداد سے، اُنھوں نے احمد بن ہلیل سے، اُنھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، اُنھوں نے ابوالمغرا سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"لمّا التقی امیر المومنین علیہ السلام واهل البصرۃ نشر الرایة رایة رسول اللہ صلّی اللہ علیه وآله فتزلزلت اقدامهم فما اصفرّت الشمس حتّی قالوا: آمنّا یا ابن ابی طالبؑ فعند ذٰلك۔

قالؑ: لا تقتلوا الاسراء، ولا تجهزوا علی جریح، ولا تتّبعوا مولّیًا ومن القی سلاحه فهو آمن ومن اغلق بابه فهو آمن۔

ولمّا کان یوم صفّین، سألوه نشر الرایة فأبی علیهم فتحمّلوا علیه بالحسنؑ والحسینؑ وعمّار بن یاسر فقال للحسنؑ: یا بُنیّ انّ للقوم مدّۃ یبلغونها وانّ هٰذه رایة لا ینشرها بعدی الّا القائم صلوات اللہ علیه۔" (غیبتہ نعمانی)

ترجمہ: "جب امیر المومنین علیہ السلام کا (جنگ جمل میں) اہلِ بصرہ سے مقابلہ ہوا تو آپؑ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عَلَم مبارک لہرایا۔ یہ دیکھکر حزبِ مخالف کے پاؤں کانپنے لگے اور چلّا اُٹھے کہ اے ابنِ ابی طالبؑ تم نے تو ہمیں مار ہی ڈالا۔

اِس کے بعد امیر المومنین علیہ السّلام نے حکم دیا کہ ان کے اسیروں کو قتل نہ کیا جائے، اور زخمیوں کو نہ مارا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈالدے اُس کو امن دیا جائے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھا رہے اس کے لیے بھی امن و امان ہے۔

مگر جب جنگِ صفین چھڑی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپؑ یہاں بھی حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا علَمِ مبارک لہرادیں، اور اس کے لیے امام حسنؑ و امام حسینؑ اور عمارؓ بن یاسر کے ذریعے سے آپؑ پر زور ڈالا، تو آپؑ نے حضرت امام حسن علیہ السّلام سے فرمایا: اے فرزند! اس قوم کے لیے ایک مدّت مقرر ہے، وہ اُس مدّت تک رہیں گے۔ اور یہ علَمِ مبارک تو میرے بعد سوائے امام قائم علیہ السّلام کے اور کوئی نہیں کھولے گا۔" (غیبتِ نعمانی)

(۱۵۲) رسولؐ اللہ کا علَمِ مبارک امامِ قائمؑ کے ساتھ ہوگا

ابنِ عقدہ نے یحییٰ بن زکریّا بن شیبان سے، انھوں نے یونس بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

قالؑ "لا یخرج القائمُ من مکّة حتّی تکمل الحلقة"

قلت: وکم الحلقة ؟

قالؑ: عشرة آلاف: جبرئیلؑ عن یمینه، ومیکائیلؑ عن یساره ثمّ یهزُّ الرایة المغلّبة، ویسیربها، فلا یبقی احد فی المشرق ولا فی المغرب اِلّا لعنها۔

ثمّ یجتمعون قزعًا کقزعِ الخریف من القبائل ما بین الواحد والاثنین والثلاثة والاربعة والخمسه، والستّة، والسبعة، والثمانیة، والتّسعة، والعشرة۔"

آپؑ نے فرمایا: "امام قائمؑ مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جبتک کہ آپؑ کا حلقہ پورا نہ ہوجائے۔"

میں نے عرض کیا: آنجنابؑ کے حلقے میں کتنے لوگ ہوں گے ؟

آپؑ نے فرمایا: دس ہزار ہوں گے۔ حضرت جبرئیلؑ آپؑ کے داہنے جانب اور میکائیلؑ بائیں

جانب ہوں گے اور آپ اس علَمِ مبارک کو کھولیں گے اور اسے لیکر روانہ ہوں گے تو اُسے دیکھ کر مشرق و مغرب کا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُنھیں بُرا نہ کہے۔

پھر موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح مختلف قبائل سے کسی سے ایک، کسی سے دو[۲]، کسی سے تین[۳]، کسی سے چار[۴]، کسی سے پانچ[۵]، کسی سے چھ[۶]، کسی سے سات، کسی سے آٹھ[۸]، کسی سے نو[۹] اور کسی سے دس[۱۰] افراد آکر آپ کے پاس جمع ہوجائیں گے۔" (غیبتِ نعانی)

(۱۵۳) اصحابِ امامؑ بادلوں پر سوار ہوکر مکّہ وارد ہونگے

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے علیؑ[۱] کے فرزندوں حسن اور محمد سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے ایک شخص سے، اُس نے مفضّل بن عمر سے روایت کی ہے مفضّل بن عمر نے بیان کیا کہ:

قال: ابوعبداللہ علیہ السّلام: اِذا اُذِن الامام دعا اللہ باسمه العبرانی فأُتیحت له صحابته الثلاثمائة وثلاثة عشر قزع کقزع الخریف وهم اصحاب الالویة، منهم من یفقد عن فراشه لیلاً فیصبح بمکّة، ومنهم من یُری یسیر فی السحاب نهارًا یعرف باسمه واسم ابیه وحلیته ونسبه۔

قلت: جعلت فداك اَیّهم اعظم ایمانًا ؟

قالؑ: الّذی یسیر فی السحاب نهارًا وهم المفقودون وفیهم نزلت هٰذه الآیة:

(الآیة) "اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا" (سورۃ البقرۃ ۱۴۸)
(غیبتِ نعانی)

ترجمۂ روایت: حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

"جب حضرت امام قائم علیہ السّلام کو اذنِ ظہور ہوگا تو آپؑ عبرانی زبان میں اللہ کے اسم کے ساتھ دُعا کریں گے تو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح تین سو تیرہ افراد مختلف مقامات سے آپہونچیں گے اور یہ سب آپکے علمبرادانِ لشکر ہوں گے۔ ان میں سے کچھ راتوں رات اپنے بستروں سے غائب ہوجائینگے اور صبح ہوتے ہوتے مکہ پہونچ جائیں گے، کچھ ایسے ہوں گے جو دن کے وقت بادلوں میں جاتے ہوئے نظر آئیں گے جنکے نام مع ولدیت اور اُن کا حلیہ اور نسب سب کا علم ہے

[۱] علی بن یوسف کے فرزندوں حسن اور محمد سے)

میں نے عرض کیا: اُن میں ازروئے ایمان کون بلند ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ، جو دن کے وقت بادلوں میں چلتے ہوئے نظر آئیں گے اور یہی وہ لوگ ہوں گے جنھیں مفقودون (غائب ہوجانے والے)۔ اور قرآن مجید میں اِن ہی کے لیے ارشاد فرمایا ہے :

" اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا " (سورہ بقرہ ۱۴۸)

ترجمہ : جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کردیگا۔ :

★ تفسیرِ عیاشی میں بھی مفضّل سے اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

(۱۵۴) مفقودون کون ہیں ؟

عبدالواحد نے محمّد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابنِ ابوخطاب سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے ضریس سے، اُنھوں نے ابوخالد کابلی سے، اُنھوں نے حضرت امام علی ابنِ امام حسینؑ اور حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر (علیہم السّلام) سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ : الفقداء قوم یفقدون من فرشہم فیصبحون بمکّۃ وھو قول اللہ عزّ وجلّ :۔

(آیۃ) : " اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا " (بقرہ ۱۴۸)

وھم اصحاب القائم علیہ السّلام۔ " (غیبتہ نعانی)

ترجمہ روایت : آپ نے فرمایا : "مفقودون" وہ گروہ ہے جو شب کے وقت اپنے اپنے بستروں سے گم ہوجائیں گے اور صبح کے وقت مکّہ پہونچ جائیں گے۔ چنانچہ اللہ عزّ وجلّ ان ہی لوگوں کے لیے ارشاد فرماتا ہے :

(آیۃ) " اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا۔ " (بقرہ ۱۴۸)

(ترجمہ) " جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کردے گا۔ "

اور یہی اصحابِ قائم علیہ السّلام ہیں۔

(۱۵۵) اصحابِ امامِ قائمؑ کے اوصاف

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ابنِ بکیر سے اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجدِ مکّہ میں

حضرت امام جعفر بن امام محمّدؑ علیہ السّلام کے ساتھ تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا

قالؑ : " یا ابان ! سیأتی اللہ بثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلًا فی مسجدکم ھٰذا یعلم اھل مکّۃ انّہ لم یخلق آباؤھم ولا اجدادھم بعد علیھم السیوف مکتوب علیٰ کلِّ سیف اسم الرّجل واسم ابیہ وحلیتہ ونسبہ ثمّ یأمر منادیًا فینادی :

" ھٰذا المھدیؑ یقضی بقضاء داؤدؑ وسلیمانؑ لا یسأل علیٰ ذالک بیّنۃ " (غیبتہ نعانی)

(ترجمہ) آپ نے فرمایا: " اے ابان ! تمھاری اس مسجد میں اللہ تعالیٰ تین سو تیرہ آدمی ایسے لائے گا جن کے متعلق اہلِ مکّہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ اُن لوگوں کے آباء و اجداد پیدا ہی نہیں ہوئے۔ اُن کے کاندھوں پر تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر "تلوار والے کا نام مع اُس کی ولدیت۔ اُس کا حلیہ اور اُس کا نسب کندہ ہوگا۔ پھر منادی کو حکم ہوگا اور وہ اعلان کرے گا کہ :

" یہی مہدیؑ ہیں، آپ مقدمات و معاملات کا فیصلہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کی طرح فرمائیں گے اور اس کے لیے آپؑ کسی شخص سے کوئی ثبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے۔ " (غیبتہ نعانی)

(۱۵۶) آیۃ " اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ " کی تفسیر

علی بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، اُنھوں نے ہارون بن مسلم سے، اُنھوں نے مسعدہ بن صدقہ سے، اُنھوں نے عبدالحمید طویل (طائی) سے روایت کی ہے اور عبدالحمید طویل نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے قرآن مجید کی اِس آیۂ مبارکہ :

" اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ " (سورۃ النمل آیت ۶۲)

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

قالؑ: " اُنزلت فی القائم علیہ السّلام وجبرئیل علی المیزاب فی صورۃ طیر ابیض، فیکون اوّل خلق یبایعہ ویبایعہ النّاس ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر۔ فمن کان ابتلی بالمسیر وافی تلک الساعۃ ومن (لم یبتل بالمسیر) فقد عن فراشہ وھو قول امیر المومنین علیہ السّلام: المفقودون عن فرشھم۔ "

وھو قول اللہ عزّوجلّ :

(آیۃ) " فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تَكُونُوا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا "

قالؑ : " الخیرات " الولایۃ (لنا اھل البیت) " (بقرہ ۱۴۸)

(غیبۃ نعمانی)

(ترجمۂ روایت)

آپؑ نے فرمایا : " یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السّلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت جبرئیلؑ ایک طائرِ سفید کی شکل میں میزابِ خانۂ کعبہ پر بیٹھے ہوں گے اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے وہی امامِ قائم علیہ السّلام کی بیعت کریں گے۔ ان کے بعد تین سو تیرہ اشخاص آپ کی بیعت کریں گے۔ انؐ میں سے جو چل کر آسکتا ہوگا وہ اُسی وقت وہاں جا پہونچے گا اور جو چل کر نہیں پہونچ سکے گا، وہ اپنے بستر سے ہی غائب کرلیا جائے گا۔ انھیں کے بارے میں امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا ہے :

" المفقودون عن فرشھم " (اپنے بستروں سے غائب ہونے والے)

اور ان ہی کے متعلق اللہ بزرگ و عزّت والے کا ارشادِ گرامی قدر ہے :

" فاستبقوا الخیرات . . . . جَمِیْعًا " (بقرہ ۱۴۸)

ترجمۂ آیت : " پس تم نیکیوں (خیرات) میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہوگے اللہ تم سب کو جمع کرکے لے آئے گا۔" (ترجمہ سورۂ بقرہ ۱۴۸)

آپؑ نے فرمایا : " الخیرات " سے مراد " الولایۃ " یعنی ہم اہلِ بیت کی ولایت و دوستی ہے۔"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۵۷) تین سو تیرہ اولادِ عجم ہونگے

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، اُنھوں نے ابو جارود سے روایت کی ہے اور ابو جارود کہتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا

قالؑ : " اصحاب القائم ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً اولاد العجم بعضھم یحمل فی السحاب نھارًا یعرف باسمہ واسم ابیہ و نسبہ وحلیتہ و بعضھم نائم علیٰ فراشہ فیریٰ فی مکۃ علیٰ غیر میعاد "

(غیبۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا : " تین سو تیرہ اصحابِ امام قائم علیہ السّلام اولادِ عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں پر سوار ہوکر آئیں گے جن کے نام، اُن کے آباء کے

نام، اُن کے نسب اور اُن کے حلیے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہونگے مگر صبح کو وہ مکّہ میں نظر آئیں گے۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۵۸) ثنیہ ذی طُویٰ میں نزولِ اجلال

علی بن حسین نے محمّد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمّد بن حسن رازی سے، اُنھوں نے محمّد بن علی کوفی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے بطائنی سے، اُنھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

" اَنَّ القائم یھبط من ثنیّۃ ذی طُوی فی عدّۃ اھلِ بدر ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً حتّی یسند ظھرہ الی الحجر و یھزّ الرایۃ الغالبۃ۔

قال علی بن ابی حمزۃ : فذکرت ذالک لاَبی الحسن موسیٰ بن جعفرؑ علیھما السّلام۔

فقالؑ : " کتاب منشور " (غیبۃ نعمانی)

ترجمہ : آپؑ نے فرمایا : " بلاشبہ و بتحقیق امام قائم علیہ السّلام اہلِ بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر ثنیہ ذی طُوی میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ پھر حجرِ اسود سے اپنی پُشت کو تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے اور آپ غالب ہونے والا عَلَم مبارک لہرائیں گے۔"

علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابو الحسن امام موسیٰ بن امام جعفر علیہما السّلام سے کیا تو :

آپؑ نے فرمایا : " کتاب منشور " یعنی کتاب منشور، اسی عَلَم کا پھریرا۔ (ہوگا) (غیبۃ نعمانی)

(۱۵۹) شیعہ نوجوانوں کا اجتماع

احمد بن ہوذہ نے نہاوندی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن امام محمّدؑ علیہ السّلام سے روایت کی ہے

قالؑ : " بینا شباب الشیعۃ علیٰ ظھور سطوحھم نیام اذا توافوا الیٰ صاحبھم فی لیلۃ واحدۃ علیٰ غیر میعاد فیصبحون بمکّۃ " (غیبۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا : " شیعہ نوجوان اپنے گھر کی چھتوں پر محوِ خواب ہونگے کہ اچانک ایک ہی شب میں اپنے صاحبُ الامرؑ کے پاس مکّہ میں صبح کریں گے۔"

(۱۶۰) آیہ "فَسَوْفَ ..... کَافِرِیْنَ" کی تفسیر

ابنِ عقدہ نے علی بن فضّال سے، اُنھوں نے محمّد بن حمزہ اور محمّد بن سعید سے، اُنھوں نے عثمان بن حمّاد سے، اُنھوں نے سلیمان بن ہارون عجلی (بجلی) سے روایت کی ہے اور اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

" اِنَّ صاحب ھٰذا الامر محفوظ له، لوذهب النّاس جميعًا اَتى الله له باصحابه وهم الذين قال لهم الله عزّوجلّ:

(الآية) " فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ " (سورہ الانعام : ۸۹)

وهم الذين قال الله فيهم:

(الآية) " فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ " (سورۃ المائدہ : ۵۴)

(غیبۃ نعمانی)

(ترجمہ روایت:) " بلاشبہ صاحب الامر علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ ختم بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو مع اُن کے اصحاب کے لائے گا، اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

" فَاِنْ يَّكْفُرْ . . . . بِكٰفِرِيْنَ " (انعام : ۸۹)

ترجمۂ آیت: (پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعمت ایسے لوگوں کے سپرد کر دیں گے جو اُس کی ناشکر گذاری کرنے والے نہ ہوں گے)

اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمۂ آیت) (پس عنقریب اللہ (تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے، اور جو اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تندمزاج ہوں گے۔) (مائدہ ۵۴)

(۱۶۱) شیعہ شیر کے مانند بہادر ہوں گے

جابر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " اِنَّ الله عزّوجلّ يلقى فى قلوب شيعتنا الرّعب فاذا قام

قائمنا وظهر مهديّنا كان الرّجل اجرى من ليث و امضىٰ من سنان۔ " (کشف الغمہ)

ترجمہ: فرمایا (اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈال دے گا۔ اور جب ہمارا قائم اُٹھ کھڑا ہوگا اور ہمارا مہدی ظہور کرے گا تو (ان کے شیعوں کا) ہر مرد شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔)

(کشف الغمہ)

(۱۶۲) حکمِ خدا کا صحیح نفاذ ہوگا

بہت سے لوگوں نے سہل سے، اُنھوں نے ابن شمّون سے، اُنھوں نے اصم سے، اُنھوں نے مالک بن عطیّہ سے، اُنھوں نے ابنِ تغلب سے روایت کی ہے، ابنِ تغلب کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

" دمان فى الاسلام حلال من الله لا يقضى فيها احد حتّى يبعث الله قائمنا اهل البيت، فاذا بعث الله عزّوجلّ قائمنا اهل البيت حكم فيهما بحكم الله لا يريد عليهما بيّنة: الزّانى المحصن يرجمه ومانع الزكاة يضرب عنقه۔ "

(کافی)

ترجمہ: (دو خون اسلام میں اللہ کی طرف سے حلال ہیں، مگر آج تک کسی نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ اب جب ہمارا قائم اہلِ بیت آئے گا تو اس حکم خدا کو نافذ کرے گا اور اس کے لیے کوئی ثبوت و گواہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک وہ مرد جس کی زوجہ ہو اور وہ زنا کرے اس کو رجم کا حکم دیں گے، دوسرے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کی گردن مارنے کا حکم نافذ کریں گے۔") (کافی)

(۱۶۳) ایک عجیب واقعہ

محمّد بن ابوعبداللہ اور محمّد بن حسن نے سہل بن زیاد اور محمّد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن محمّد سب نے حسن بن عبّاس بن حریش سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر الثانیؑ (امام تقی علیہ السّلام) سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے پدر بزرگوار خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سر پر چادر ڈالے ہوئے آپ کا انتظار کرنے لگا، آپ نے اُس کے لیے طواف ترک کر دیا۔ وہ اُنھیں ایک مکان میں جو

کوہِ صفا کے پہلو میں لے گیا، پھر اُس شخص نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم تین آدمی تھے۔ جب میں پہونچا تو اُس نے کہا: فرزندِ رسولؐ! مرحبا۔

اُس کے بعد اُس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: اے اپنے آبائے کرام کے بعد امینِ خدا! بارک اللہ۔

اے ابو جعفرؑ! اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بیان کریں یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ سے بیان کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو مجھ سے دریافت کریں، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دریافت کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں اور یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ کی تصدیق کروں۔

پھر اُس شخص نے کہا: میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں۔

اس کے بعد گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ اُس شخص نے کہا:

"فوددت انّ عینیکَ تکون مع مہدیّ ھٰذہ الاُمّۃ و الملائکۃ بسیوف آل داوٗد بین السماء والارض تعذّب ارواح الکفرۃ من الاموات و یلحق بہم ارواح اشباھہم من الاحیاء ثمّ اخرج

ثمّ اخرج سیفاً۔ ثمّ قال: ھا انّ ھٰذا منہا۔

قال: فقال ابی: ای والّذی اصطفیٰ محمّدؐا علی البشر۔

قال: فردّ الرّجل اعتجارہ وقال: انا الیاسؑ ما سألتک عن امرک ولی بہ جہالۃ، غیر انّی احببت ان یکون ھٰذا الحدیث قوّۃ لاصحابک وساق الحدیث بطولہ الیٰ ان قال: ثمّ قام الرّجل و ذھب فلم ارہ ۔"

ترجمہ: "پس میری تمنا ہے کہ آپ کی دونوں آنکھیں اِس اُمّت کے مہدیؑ کے ساتھ ہیں اور ملائکہ آلِ داؤدؑ کی تلواریں لیے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہوں اور کفار کی ارواح پر عذاب کرتے رہیں اور زندوں کی روحوں کو ان سے ملحق کرتے رہیں۔

پھر اُنھوں نے ایک تلوار نکالی اور کہا یہ بھی اُن ہی تلواروں میں سے ایک ہے۔

میرے پدرِ بزرگوار نے فرمایا: ہاں، اُس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا یہ سنکر اُس شخص نے چادر اپنے سر سے ہٹائی اور کہا کہ میں الیاسؑ (پیغمبرِ خدا) ہوں۔ میں نے آپ کے متعلق جو کچھ پوچھا، وہ اس لیے نہیں کہ میں اس سے ناواقف تھا، بلکہ اِس لیے کہ

یہ حدیث آپ کے اصحاب کے لیے قوی ہو جائے۔

اس کے بعد بھی سلسلۂ گفتگو جاری رہا۔ پھر وہ شخص (الیاسؑ) اُٹھا اور چلا گیا اور کسی کو نظر نہ آیا۔" (کافی)

(۱۶۴) حکومتِ امامِ قائمؑ میں شیعوں کا اقتدار

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ

"یکون شیعتنا فی دولۃ القائمؑ علیہ السّلام سنام الارض وحکّامہا یعطی کلّ رجل منہم قوّۃ اربعین رجلاً۔"

"حضرت امام قائم علیہ السّلام کے دورِ حکومت میں ہمارے شیعہ روئے زمین پر بلند مقام کے مالک اور حکّام ہوں گے۔ اُن میں سے ہر ایک شخص کو چالیس افراد کی قوّت عطا کی جائے گی۔"

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

"اُلقی الرُّعب فی قلوب شیعتنا من عدوّنا، فاذا وقع امرنا وخرج مہدیّنا کان احدھم اجری من اللّیث و امضیٰ من السنان، یطأ عدوّنا بقدمیہ و یقتلہ بکفیہ۔"

ترجمہ: "اِس وقت تو ہمارے شیعوں کے دلوں میں ہمارے دشمنوں کا خوف ڈالدیا گیا ہے۔ مگر جب ہماری حکومت آئے گی اور ہمارا مہدیؑ ظہور کرے گا تو ہمارے شیعوں میں سے ہر ایک شیر سے زیادہ جری اور بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہوگا۔ ہمارے دشمن کو اپنے پیروں تلے کچل ڈالے گا اور اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا کاٹ ڈالے گا۔ (یا۔ دبا دے گا)

○ یہ دَور خاموشی کا ہے

اِنہی اسناد کے ساتھ ربعی نے برید عجلی سے روایت کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے عرض کیا گیا کہ کوفہ میں ہمارے اصحاب کی بڑی تعداد ہے۔ اگر آپ انھیں حکم دیں تو وہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم پر چلیں گے۔

فقالؑ: یجیٔ احدھم الیٰ کیس اخیہ فیأخذ منہ حاجتہ؟ فقال: لا

قالؑ: فہم بدمائہم ابخل

ثم قال: اِنَّ النّاس فی ھدنة، نناکحھم ونوارثھم ونقیم علیھم الحدود ونؤدی اماناتھم حتی اذا قام القائم جاءت المزاملة ویأتی الرجل الی کیس اخیہ فیأخذ حاجتہ لا یمنعہ۔" (کتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادرِ مومن کسی دوسرے اپنے برادرِ مومن کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اُسے منع نہ کرے؟

اُس نے کہا: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے)

آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایکدوسرے کے وارث بھی بنیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور اُنکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا تو اصل دوستی اور مرافقت کا وہ دور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کرلیجائے گا تو وہ اُسے منع نہیں کرے گا۔" (کتاب الاختصاص)

(۱۶۵) "امیرالمومنین" صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمد فزاری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیرالمومنین کہکر سلام کرسکتے ہیں؟

قالؑ "لا۔ ذالک اسم سماہ اللہ امیرالمؤمنینؑ لا یسمّی بہ احد قبلہ ولا بعدہ الّا کافر۔"

قال: فکیف نسلّم علیہ؟

قالؑ: تقول: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابَقِیَّةَ اللہ۔

ثم قرأ جعفر علیہ السلام: "بَقِیَّتُ اللہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" (سورۂ ہود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیرالمومنین (حضرت علی علیہ السلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپؑ سے قبل یا آپؑ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہکر سلام کریں گے؟

آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابَقِیَّتَ اللہ"

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

"بَقِیَّتُ اللہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ" (ھود آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو)

(۱۶۶) اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگیا

حسین بن علی بن بزیع معنعناً نے زید بن علی سے روایت ہے اُنھوں نے بیان کیا

"اذا قام القائم من آل محمدؐ یقول: ایھا النّاس نحن الّذین وعدکم اللہ تعالیٰ فی کتابہ:

"اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ" (الآیة) (سورۃ الحج آیت ۴۱)

ترجمۂ روایت "جب قائم آلِ محمدؐ ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے:

ترجمۂ آیت: کہ: "یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰة ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

(۱۶۷) ناصبی، امام قائمؑ کے دورِ حکومت میں؟

قاسم بن عبید معنعناً نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ فرقان کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۷) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) "اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا" ۶۳

ترجمہ: (یہ وہی ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصے سے کوئی بات نہیں کرتے)

(آیت ۶۴) "وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۶۴"

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

(آیت ۶۵) "وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵)"

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے (یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

(آیت ۶۶) "إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۶۶"

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے)

(آیت ۶۷) "وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ۶۷"

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل (سے کام لیتے ہیں) اور اُن کی روش اور طریقہ تو متوسط و میانہ ہے)

(آیت ۶۸) "وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۶۸"

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا")

(آیت ۶۹) "يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۶۹"

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دُوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنم) میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا")

(آیت ۷۰) "إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا"

ترجمہ: (سوائے اُن کے جنھوں نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح بجالائے پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

(آیت ۷۱) "وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۷۱"

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالح بجالایا، پس وہ پلٹے گا اللہ کی طرف (اس طرح) جیسا کہ رُجوع کرنے (پلٹنے) کا حق ہے۔)

(آیت ۷۲) "وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۷۲"

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی حاضر نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور جب لغویات (گناہ کی چیزوں) کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ اور بزرگانہ انداز میں گذر جاتے ہیں۔)

(آیت ۷۳) "وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۷۳"

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنھیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار کی آیتوں کے ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلاف نہیں ہو پڑتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

(آیت ۷۴) "وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۷۴"

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج اور ہماری ذریتوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔")

(آیت ۷۵) "أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۷۵"

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو اُنھوں کیا، اور اُن لوگوں میں ہدیۂ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

(آیت ۷۶) "خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۷۶"

ترجمہ: (وہ اُس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور قیام گاہ ہے" [لہ])

آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ "الذین یمشون علی الارض ھونا" سے مراد اوصیاء ہیں جو زمین پر نرم رفتار رکھیں گے، مگر جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا تو تمام ناصبی (دشمنانِ اہلِ بیتؑ) آپؑ کے سامنے پیش کیے جائیں گے:

لہ سورۂ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر "انوار النجف" جلد ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیں گے تو انشاء اللہ [illegible] اور مزید نورانیت حاصل ہوگی

قالؑ: " فان اقرّ بالاسلام وهی الولایة والّا ضربت عنقه اوْ اقرّ بالجزیة فادّاها کما یؤدّی اهل الذمّة ."

آپؑ نے فرمایا: (پس اگر اُنھوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کرلیا تو ٹھیک، ورنہ اُنکی گردن ماردی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور ذمّی کفّار کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں ۔) (کافی)

(۱۶۸) بنی شیبہ کی سزا

کچھ راویوں نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے علی بن حسن تیمی سے، اُنھوں نے اپنے دو بھائیوں محمّد اور احمد سے، اُنھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، اُنھوں نے مروان بن مسلم سے، اُنھوں نے سعید ابن عمر جعفی سے، اُنھوں نے اہلِ مصر کے ایک شخص سے، اور اُس شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قالؑ: " اَمَا اِنَّ قائمنا علیہ السّلام لو قدقام لاَخذ بنی شیبة وقطع ایدیهم وطاف بهم . وقال: هؤلاءِ سرّاق الله " (کافی)

آپؑ نے فرمایا: جب ہمارا قائم علیہ السّلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کرلے گا اور اُن لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، اُنھیں بازاروں میں پھرائے جانے حکم دے گا اور یہ مشتہر کرائے گا کہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں ۔ " (کافی)

(۱۶۹) امام قائمؑ کا پہلا عدل ؟

محمّد بن یحییٰ وغیرہ سے، اُنھوں نے احمد بن ہلال سے، اُنھوں نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے ایک شخص سے، اور اُس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: " اوّل مایظهر القائم من العدل اَنْ ینادی منادیه اَنْ یسلّم صاحب النافلة لصاحب الفریضة الحجر الاسود والطواف ."

آپؑ نے فرمایا: " امام قائم علیہ السّلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اسطرح فرمائیں گے کہ اُن کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحبِ نافلہ لوگ صاحبِ فریضہ لوگوں کو حجرِ اسوَد اور طواف حوالے کریں ۔ "

(کافی)

(۱۷۰) چھت دار مسجدیں

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن عمیر سے، اُنھوں نے حمّاد سے، اُنھوں نے حلبی سے روایت کی ہے اور حلبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا گیا کہ: کیا مُسقّف (چھت دار) مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ؟

فقالؑ: نعم، ولٰكن لایضرّكم الیوم، ولو قد كان لعدل لرأیتم كیف یصنع فی ذالك ." (کافی)

آپؑ نے فرمایا: ہاں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں ۔ (کافی)

(۱۷۱) تصویر دار مسجدیں

حسن بن علی علوی نے سہل بن جمہور سے، اُنھوں نے عبدالعظیم ابن عبداللہ علوی سے، اُنھوں نے حسن بن حسین عرنی سے، اُنھوں نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد میں نماز کا کیا حکم ہے ؟

فقالؑ: اكره ذالك، ولٰكن لایضرّكم الیوم، ولو قد قام العدل لرأیتم كیف یصنع فی ذالك " (کافی)

آپؑ نے فرمایا: " میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں، مگر آجکل تم لوگوں کے لیے کوحرج نہیں، البتہ، جب عدل قائم ہوگا تب تم دیکھنا کہ وہ اِس سلسلے میں کیا کرینگے ۔" (کافی)

(۱۷۲) مسجدِ کوفہ کے وسط میں چار چشمے

احمد بن محمّد نے یعقوب بن عبداللہ سے، اُنھوں نے اسماعیل بن زید کاہلی کے غلام سے، اُس نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ کا ارشاد ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے مسجدِ کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

قالؑ " فی وصف مسجد الكوفة:

فی وسطه عین من دهن وعین من لبن، وعین من ماء، شراب للمؤمنین وعین من ماء طهور للمؤمنین ." (تہذیب)

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: کہ: اس (مسجدِ کوفہ) کے وسط میں ایک چشمۂ تیل کا، ایک چشمہ دودھ کا، اور ایک چشمہ پانی کا مومنین کے پینے کے لیے اور ایک چشمہ پانی کا اور ہے جو مومنین کے طہارت (کے کاموں) کے لیے ہے۔" (تہذیب)

(۱۷۳) کوفہ میں چار نئی مساجد تعمیر ہونگی

محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے محمد بن اسماعیل سے، اُنھوں نے صالح بن عقبہ سے، اُنھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حبّہ عرنی سے روایت کی ہے، اور حبّہ عرنی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیرالمومنین علیہ السلام حیرہ تشریف لے گئے

فقالؑ: " لیتصلنّ هٰذه بهٰذه " "واومأ بیده الی الکوفة والحیرة"

حتّی یباع الذّراع فیما بینهما بدنانیر ولیبنینّ بالحیرة مسجدٌ له خمسمائة باب یصلّی فیه خلیفة القائم علیه السّلام لاَنّ مسجد الکوفة لیضیق علیهم ولیصلّینّ فیه اثناعشر اماماً عدلاً۔"

قلت: یا امیرالمؤمنین! ویسع مسجد الکوفة هٰذا الّذی تصف النّاس یومئذٍ؟

قالؑ: " تبنی له اربع مساجد، مسجد الکوفة اصغرها، وهٰذا ومسجدان فی طرفی الکوفة، من هٰذا الجانب وهٰذا الجانب " واومأ بیده نحو نهر البصریّین والغریّین۔" (تہذیب)

آپؑ نے فرمایا: " یہ مقام، اِس مقام سے مل جائے گا" یہ فرما کر آپؑ نے حیرہ اور کوفہ کی طرف اشارہ فرمایا۔"

اور فرمایا: یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی زمینیں ایک ایک ہاتھ، ایک ایک دینار میں فروخت ہوں گی۔ اور مقام حیرہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس میں پانچسو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفہ امام قائمؑ نماز پڑھائیں گے، اس لیے کہ مسجد کوفہ (آبادی کے لحاظ سے) تنگ ہو جائے گی، اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے

میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! یہ مسجد کوفہ تو بقولے، بہت وسیع ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہاں تو چار مساجد اس کے علاوہ اور تعمیر ہوں گی اور یہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی۔ یہ مسجد اور دو مساجد کوفہ کے اِس جانب اور اُس جانب اور ہونگی۔" پھر آپؑ نے نہر بصریین اور غریین کی طرف اشارہ فرمایا۔" (تہذیب)

(۱۷۴) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ کے خلاف بھی خروج ہوگا

ابوالحسن بن عبداللہ نے ابن ابو یعفور سے روایت کی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس چند آپ کے اصحاب موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابو یعفور! کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں (فرزندِ رسولؐ!) پڑھا تو ہے مگر یہی مروجہ قرآن مجید۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں، ہاں، میں بھی اسی مروجہ قرآن مجید کے متعلق پوچھ رہا ہوں کسی اور کیلئے نہیں۔

میں نے عرض کیا: بہتر، مگر آپؑ نے یہ کیوں دریافت فرمایا۔؟

قالؑ: " لاَنّ موسیٰ علیه السّلام حدّث قومه بحدیث لم یحتملوه عنه فخرجوا علیه بمصر، فقاتلوه فقاتلهم فقتلهم ولاَنّ عیسیٰ علیه السّلام حدّث قومه بحدیث فلم یحتملوه عنه فخرجوا علیه بتکریت فقاتلوه فقاتلهم فقتلهم، وهو قول الله عزّوجلّ: (سورۂ صف آیت ۱۴)

(آیت) " فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۞ ۱۴

(روایت) وانّه اوّل قائم یقوم منّا اهل البیت یحدّثکم بحدیث لا تحتملونه فتخرجون علیه برمیلة الدّسکرة فیقاتلکم فیقتلکم، وهی اٰخر خارجة تکون۔" (کتاب حسین بن سعید)

ترجمہ روایت:

آپؑ نے فرمایا: اِس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی اور اُن کی قوم اُسے برداشت نہ کر سکی، چنانچہ مصر میں اُن پر چڑھائی کر دی اور حضرت موسیٰؑ کو اُن سے جنگ کر کے اُنھیں قتل کرنا پڑا۔ اور اِس لیے (یہ بات تم سے پوچھی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے ایک بات کہی اور اُن کی قوم اُسے برداشت نہ کر سکی اور مقام تکریت میں اُن پر چڑھائی کر دی، چنانچہ اُنھوں نے بھی اپنی قوم سے جنگ کی اور قتل کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الآیة) فَاٰمَنَتْ . . . . ظٰھِرِیْنَ ۝۱۴ (صفّ ۱۴)

ترجمۂ آیت: (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔
پس ہم نے مدد کی ایمان والوں کی اُن کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے)

(روایت) پھر ہم اہلِ بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا
تو تم لوگ بھی اُسے برداشت نہ کروگے اور تم لوگ مقام رمیلہ میں اس پر خروج
کروگے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمھیں قتل کرڈالے گا۔ اور یہ
آخری خروج ہوگا جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔" (کتاب حسین بن سعید)

(۱۷۵) ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

محمّد بن یحییٰ نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے احول سے، اُنھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے۔ سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ:

" اذا قام القائم علیہ السلام عرض الایمان علیٰ کُلِّ ناصب فان
دخل فیہ بحقیقة والّا ضرب عنقہ اَوْ یُؤدّی الجزیة
کما یؤدّیھا الیوم اھل الذّمّة ، و یشدّ علیٰ وسطہ
الھمیان ، و یخرجھم من الامصار الی السّواد۔" (کافی)

آپ نے فرمایا " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناصبی (دشمنِ اہلِ بیت) کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخلِ ایمان ہوگیا تو ٹھیک۔ ورنہ اُس کی گردن ماردی جائے گی، یا جسطرح کافر ذمّی آجکل جزیہ ادا کرتا ہے، وہ بھی جزیہ ادا کریگا، اور اپنی کمر میں ہمیان (روپیوں یا درہم و دیناروں کی تھیلی) باندھ کر اُس دیار سے نکل کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔" (کافی)

(۱۷۶) امام قائمؑ کے ظہور کا اہم مقصد؟

علی بن محمّد نے صالح بن ابوحمّاد سے، اُنھوں نے محمّد بن عبداللہ بن مہران سے، اُنھوں نے عبدالملک بن بشیر سے، اُنھوں نے عیثم بن سلیمان سے، اُنھوں نے معاویہ بن عمّار سے، اور معاویہ بن عمّار نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ " اذا تمنّیٰ احدکم القائمُ فلیمنّہ فی عافیة فانّ اللہ بعث محمّدًا

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم رحمة و یبعث القائمؑ نقمة ۔" (کافی)

آپؑ نے فرمایا: " اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنّی ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقمت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔

نوٹ: (کیونکہ لوگوں کو بعثتِ پیغمبرؐ سے ظہور امام قائمؑ تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی، اگر اس کے بعد بھی لوگ دینِ حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اَڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نقمت ہی ہے۔)

(۱۷۷) آپؑ کا مسکن مسجدِ سہلہ میں ہوگا

ابوبصیر سے روایت ہے اُنھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: " یا ابامحمّد کانّی اری نزول القائمُ علیہ السلام فی مسجد السھلة
باھلہ وعیالہ۔"

قلت: یکون منزلہ جعلت فداك ؟

قالؑ: نعم، کان فیہ منزل اِدریسؑ، وکان منزل ابراھیمؑ خلیل الرّحمٰن، وما بعث اللہ نبیًّا اِلّا وقد صلّی فیہ وفیہ مسکن الخضرؑ (والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وما من مؤمن ولا مؤمنة اِلّا وقلبہ یحنّ الیہ)

قلت: جعلت فداك ؟ لایزال القائمُ فیہ ابدًا ؟

قالؑ: نعم۔

قلت: فمن بعدہ ؟

قالؑ: ھٰکذا من بعدہ الی انقضاءِ الخلق۔

قلت: فما یکون من اھل الذّمّة عندہ ؟

قالؑ: یسالمھم کما سالمھم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ ویؤدّون عن یدٍ وّھم صاغرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوة ؟

فقال: لا یا ابا محمد! ما لمن خالفنا فی دولتنا من نصیب ان اللہ قد احل لنا دماءهم عند قیام قائمنا، فالیوم محرم علینا وعلیکم ذالک فلا یغرنک احد، اذا قام قائمنا انتقم للہ ولرسوله ولنا اجمعین۔"

(آپ نے فرمایا:) "اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم ع اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں اترے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا وہیں اُن کا مکان ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہیں حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی مکان تھا، اور وہیں حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا بھی مکان تھا اور جس نبی کو بھی اللہ نے مبعوث فرمایا اس نے اس میں نماز پڑھی اور وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بھی مسکن ہے اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمے میں قیام کیا اور ہر مومن و مومنہ کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام ہمیشہ اسی میں رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے بعد؟

آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیا کے ختم ہونے تک۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے دور میں اہلِ ذمہ (کافر ذمی) کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے صلح رکھی، وہ بھی اُن سے صلح رکھیں گے مگر وہ جزیہ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! نہیں، ہم لوگوں کے عہدِ حکومت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان لوگوں کا خون اللہ نے ہمارے لیے حلال کیا ہے جو آجکل ہمارے اور تمہارے لیے حرام ہے۔ تم میں سے کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ص اور ہم سب کا پورا پورا انتقام لیں گے۔"

(کتاب مزار)

(۱۷۸) ابلیس کی مہلت کا اختتام

کتاب انوار المضیہ میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے اُن جناب سے "ابلیس کی مہلت، وقتاً معلوماً "وقتِ معلوم" کے بارے میں دریافت کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے

"فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ" (سورہ الحجر آیت ۳۸)

قال: "الوقت المعلوم، یوم قیام القائم، فاذا بعثه اللہ کان فی مسجد الکوفة وجاء ابلیس حتی یجثو علی رکبتیه فیقول یا ویلاه من هذا الیوم فیأخذ بناصیته فیضرب عنقه فذالک "یوم الوقت المعلوم" منتهی اجله"

آپ نے فرمایا: یوم وقتِ معلوم سے مراد یوم ظہور امام قائم علیہ السلام۔ جب اللہ تعالیٰ اُن کو مبعوث فرمائے گا اور وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوں گے تو ابلیس ملعون آئیگا اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا اور کہے گا، ہائے افسوس آج کا دن (مجھے دیکھنا پڑا۔) تو آپ اس کو پیشانی سے پکڑ لیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے بس وہی یوم وقتِ معلوم ہے اور اس کی مہلت کے دن کا خاتمہ ہے۔

(انوار المضیہ)

(۱۷۹) رحبہ کوفہ کا دفینہ نکالا جائے گا

ابوالقاسم شعرانی نے مرفوعاً ابن ظبیان سے، انھوں نے ابن حجاج، اور ابن حجاج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ع: "اذا قام القائم علیہ السلام اتی رحبة الکوفة، فقال برجله هکذا واومأ بیده الی موضع۔ ثم قال: احفروا ههنا فیحفرون فیستخرجون اثنی عشر الف درع واثنی عشر الف سیف واثنی عشر الف بیضة، لکل بیضة وجهان ثم یدعوا اثنی عشر الف رجل من الموالی (من العرب) والعجم، فیلبسهم ذالک، ثم یقول: من لم یکن علیه مثل ما علیکم فاقتلوه۔"

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جناب پاپیادہ (پیدل) رحبۂ کوفہ کی طرف آئیں گے۔" (یہ فرما کر آپ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا) (اختصاص)

پھر فرمایا: وہ حکم دیں گے کہ اس مقام کو کھودو۔ جب لوگ اسکو کھود دیں گے تو وہاں سے

تو بارہ ہزار زرہیں، بارہ ہزار تلواریں اور بارہ ہزار آہنی ٹوپیاں (ہیلمٹ) جن کے دو رُخ ہوں گے برآمد ہوں گے اور اپنے موالیوں میں سے بارہ ہزار عرب اور عجم کے مردوں کو پہننے کے لیے دیں گے پھر اُنھیں حکم دیں گے کہ جس کے جسم پر یہ (اسلحہ) نہ ہوں جو تم نے پہنے ہوئے ہیں، اُسے قتل کردو۔" (اختصاص)

(۱۸۰) " فَلَمَّا اَحَسُّوْا...... خٰمِدِیْنَ" کی تشریح

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ فضّال سے، اُنھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، اُنھوں نے ابنِ خلیل ازدی سے روایت کی ہے اور ابنِ خلیل ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے قولِ خدا عزّ وجلّ :

" فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰی مَآ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ۝۱۵ " (سورہ الانبیاء ۲۱) ۱۲ تا ۱۵

کے بارے میں ارشاد فرمایا:

" اذا قام القائم علیہ السّلام و بعث الیٰ بنی اُمیّۃ بالشام ھربوا الی الرّوم فیقول لھم الرّوم: لا ندخلکم حتّی تتنصّروا فیعلّقون فی اعناقھم الصُّلبان و یدخلونھم۔
فاذا نزل بحضرتھم اصحاب القائم علیہ السّلام طلبوا الامان و الصلح، فیقول اصحاب القائم علیہ السّلام: لا نفعل حتّی تدفعوا الینا من قبلکم منّا۔ قال: فیدفعونھم الیھم فذٰلک قولہ تعالیٰ
(الآیۃ) " لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰی مَآ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳ "

قال: یسئلھم الکنوز، وھو اعلم بھا، قال: فیقولون:
(الآیۃ) " یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ۝۱۵ " بالسیف۔ (کافی)

ترجمۂ روایت: جب امام قائم علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے اور بنی اُمیّہ سے انتقام لینے کے لیے اپنی فوج شام روانہ فرمائیں گے تو وہ بھاگ کر شام سے روم

چلے جائیں گے، مگر اہلِ روم اُن سے کہیں گے کہ جبتک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ بنی امیّہ اپنے گلے میں صلیب لٹکا لیں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے۔
مگر جب اصحابِ امام قائم علیہ السّلام اُن کے علاقے میں داخل ہوں گے تو اہلِ روم اُن سے امان طلب کریں گے اور صلح چاہیں گے تو اصحابِ قائم انھیں جواب دیں گے کہ ہمارے آدمی بھاگ کر تمھارے یہاں آ گئے ہیں جب تک تم لوگ انھیں واپس نہ کرو گے ہم تمھیں امان نہ دیں گے اور نہ صلح کریں گے۔
چنانچہ وہ لوگ بنی اُمیّہ کو واپس کر دیں گے۔ اِسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰی مَآ اُتْرِفْتُمْ فِیْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳ (سورہ انبیاء ۱۳)

(ترجمۂ آیت) (مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مساکن اور اُس عیش و آسائش کی طرف جو تمھیں دیئے گئے تھے۔ تاکہ تم سے جواب طلب کیا جائے۔)

(ترجمۂ روایت) یعنی اُن کے خزانوں کے متعلق جواب طلب اور پوچھ گچھ کی جائے گی باوجودیکہ وہ خود اُن خزانوں سے واقف ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ:

" قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ ۝۱۵ " (انبیاء ۱۴، ۱۵)

(ترجمۂ آیت) (اُن لوگوں نے کہا۔ ہائے افسوس، ہم پر۔ بیشک ہم ظالم تھے۔ اور اُنکی یہ پکار جاری رہی، جبتک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی راکھ نہ بنا دیا۔)

یعنی ہم انھیں تلواروں سے کاٹ کر رکھ دیں گے (مذکورہ آیت کے مطابق) (کافی)

(۱۸۱) " وَیَكُوْنَ الدِّیْنُ ... لِلّٰهِ کی تاویل ...؟"

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابنِ ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابنِ اُذینہ سے، اُنھوں نے محمد بن مسلم سے، روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے قولِ خدا:

" وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ (سورہ انفال آیت ۳۹) کے متعلق دریافت کیا:

ترجمۂ آیت: اور اُن سے جنگ کرو تاآنکہ فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے باقی رہ جائے

قالؑ: "لم یجئ تأویل هٰذه الآیة بعد، إنّ رسول الله صلّی الله علیه وآله رخّص لهم لحاجته وحاجة اصحابه فلو قد جاء تأویلها لم یقبل منهم ولکنّهم یقتلون حتّی یوحّد الله عزّوجلّ وحتّی لا یکون شرك" (کافی)

آپؑ نے فرمایا: "یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بنا پر رہنے کی اجازت دیدی، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کردیے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔"

(۱۸۲) امامِ قائمؑ ہر بدی کی نفی کریں گے

حسین بن محمد نے معلّی سے، انھوں نے وشّار سے، انھوں نے علی بن ابونصیر سے روایت کی ہے اور علی بن ابونصیر نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگے لگا کہ آپ حضرات اہلِ بیت رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سے مخصوص فرمایا ہے۔؟

فقال له: "کذٰلك والحمد لله لا ندخل احدًا فی ضلالة، ولا نخرجه من هدیٰ إنّ الدّنیا لا تذهب حتّی یبعث الله عزّوجلّ رجلًا منّا اهل البیت یعمل بکتاب الله لا یریٰ منکرًا إلّا أنکره" (کافی)

آپؑ نے اس سے فرمایا: "ایسا ہی ہے الحمد للہ کہ ہم کبھی گمراہی میں داخل ہی نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہدایت سے باہر قدم رکھا۔ دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جبتک کہ اللہ عزّوجلّ ہم اہلِ بیت میں سے ایک ایسے مرد کو نہ بھیجے جو کتابِ خدا پر کما حقہٗ عمل کرے اور وہ جو بھی بدی و برائی دیکھے اُس کی نفی کرے۔" (کافی)

(۱۸۳) آپؑ کے اوپر سایۂ ابر ہوگا

فحّام نے اپنے چچا سے، انھوں نے احمد بن عبداللہ بن علی سے، انھوں نے عبدالرحمٰن ابنِ عبداللہ سے، انھوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے، انھوں نے اپنے بھائی محمّد سے

انھوں نے محمّد بن سنان سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے، اور آپؑ نے اپنے پدرِ بزرگوار (حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام) سے حدیثِ لوح میں روایت کی ہے کہ:

" م ح م د یخرج فی آخر الزّمان علیٰ رأسه غمامة بیضاء تظلّه من الشمس، تنادی بلسان فصیح یسمعه الثقلین والخافقین: هو المهدیّ من آلِ محمّد یملأ الارض عدلًا کما ملئت جورًا۔" (امالی شیخ)

ترجمہ: " م ح م د " آخرِ زمانہ میں ظہور کریں گے اُن کے سرِ مبارک پر دھوپ سے بچنے کے لیے سفید ابر کا سایہ ہوگا اور فصیح زبان میں ایک آسمانی ندا آئے گی جس کو دونوں جہان کے لوگ سنیں گے کہ یہ مہدیٔ آلِ محمّدؐ ہیں، جو زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔" (امالی شیخ)

(۱۸۴) میرے بعد امام بارہ ہوں گے

عطّار نے اپنے والد سے، انھوں نے ابنِ عبدالجبّار سے، انھوں نے محمّد ابنِ زیاد ازدی سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ثمالی سے، انھوں نے حضرت امام علیؑ ابن امام حسینؑ سے، اور آپؑ نے اپنے پدرِ بزرگوار (امام حسینؑ) سے، اور آپؑ نے (امام حسینؑ نے) اُنکے جدِّ امجد (حضرت ابوالائمہ امام علیؑ بن ابی طالبؑ) سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال رسول الله صلّی الله علیه وآله: "الأئمّة من بعدی اثنا عشر أوّلهم أنت یا علیّ، وآخرهم القائم الّذی یفتح الله تعالیٰ ذکره علیٰ یدیه مشارق الارض ومغاربها۔"

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

ترجمہ: "حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد بارہ امام ہونگے جنمیں سب سے پہلے اے علیؑ! تم ہو اور اُن میں سب سے آخر امام القائم ہوں گے۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ تمام مشارق و مغارب کو فتح کرائے گا۔"

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

(۱۸۵) بارہ ائمہؑ کے اسمائے گرامی

طالقانی نے محمّد بن ہمام سے، انھوں نے احمد بن مابنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابنِ ابوعمیر سے، انھوں نے مفضّل سے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے

اور امام صادق آلِ محمدؐ نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے اور اُن حضرات نے حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت سنی ہے کہ:

قال ص: "لمّا اُسری بی اَوحی اِلیّ ربّی جلّ جلالہ وساق الحدیث
الیٰ اَنْ قال: فرفعت راْسی فاذا اَنا بانوار علیٍّ وفاطمۃ
والحسنؑ والحسینؑ وعلیّ ابن الحسینؑ ومحمّد بن علیّ
وجعفر بن محمّد وموسیٰ بن جعفر، وعلیّ بن موسیٰ ومحمّد
بن علیّ وعلیّ بن محمّد والحسن بن علیّ والحجّۃ بن الحسن
القائمُ فی وسطہم کاَنّہ کوکبٌ دُرّیٌّ۔

قلتُ: یاربّ من ھؤلاءِ؟
قال اللّٰہ: ھؤلاءِ الاَئمّۃ وھٰذا القائمُ الّذی یحلّ حلالی و
یُحرّم حرامی، وبہ اَنتقم من اعدائی وھو راحۃ
لِاَولیائی وھو الّذی یشفی قلوب شیعتك من الظّالمین
والجاحدین والکافرین، فیخرج اللّات والعزّیٰ طریّین
فیحرقہما، فلفتنۃ النّاس بہما یومئذٍ اَشدُّ من
فتنۃ العجل والسّامری۔" (اکمال الدین؛ عیون الاخبار)

آنحضرت ص نے ارشاد فرمایا:

"شب اسریٰ (شبِ معراج) جب مجھے لیجایا گیا تو میرے پروردگار بزرگ وبرتر نے مجھے وحی فرمائی: (اس کے بعد مضمون بیان فرماتے ہوئے آپؐ نے ارشاد فرمایا) پھر میں نے جب اپنا سر اُٹھایا تو علیؑ و فاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ اور علی ابن الحسینؑ و محمدؑ بن علیؑ وجعفر بن محمدؑ وموسیٰؑ بن جعفرؑ، وعلیؑ بن موسیٰؑ، ومحمدؑ بن علیؑ، وعلیؑ بن محمدؑ وحسنؑ بن علیؑ کے انوار میری نظر کے سامنے جلوہ گر ہیں جن کے درمیان حضرت حجتؑ بن الحسنؑ قائم کا نور کوکبِ دُرّی کی طرح (بہت زیادہ) منوّر ودرخشن تھا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ (کن کے انوار ہیں)

(آواز آئی) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ (انوار) اَئمہؑ ہیں اور ان کے درمیان وہ (نور) قائمؑ ہے جو میرے حلال کردہ کو حلال کرے گا اور میرے حرام کردہ کو حرام قرار دیگا اور اسی کے ذریعے سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور یہ میرے اولیاء کے لیے باعثِ راحت ہوگا اور تمھارے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور

کافروں سے شفا بخشے گا۔ اور لات وعزّیٰ کو (قبروں سے) نکال کر نذرِ آتش کریگا جن کی وجہ سے اس دن لوگ فتنۂ سامری سے بھی زیادہ شدید فتنہ میں مبتلا ہونگے۔

(کمال الدین، عیون الاخبار الرضا)

(۱۸۶) سب سے آخری امامؑ وہ ہوگا؟

اسنادِ سابقہ کے ساتھ بابِ نصِّ اَئمہ اثنا عشر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

قال ص: آخرھم اسمہ علیٰ اسمی، یخرج فیملأ الارض عدلاً کما ملئت
جورًا وظلمًا یأتیہ الرّجل والمال کدس فیقول: یا مہدیّ
اعطنی، فیقول: خذ (غیبتہ نعمانی)

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "سب سے آخری (امام) وہ ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا، وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ اس کے سامنے مال و دولت کا ڈھیر لگا ہوگا، لوگ آکر سوال کریں گے کہ اے مہدیؑ! ہمیں کچھ عنایت فرمایئے۔ تو آپ اُس سے فرمائیں گے، جتنا چاہو لے جاؤ۔"

(غیبتہ نعمانی)

(۱۸۷) مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا

مذکورہ اسناد کے ساتھ ابنِ عباس نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال ص: "التاسع منہم قائم اھل بیتی ومہدیُّ اُمّتی اَشبہ النّاس
بی فی شمائلہ واقوالہ وافعالہ، لیظہر بعد غیبۃ طویلۃ
وحیرۃ مضلّۃ، فیعلی امر اللہ، ویظہر دین اللہ ویؤیّد
بنصر اللہ، وینصر بملائکۃ اللہ فیملأُ الارض عدلًا وقسطًا
کما ملئت جورًا وظلمًا۔" (کفایت)

آنحضرتؐ نے فرمایا: "ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہلِ بیت کا قائم اور میری اُمت کا مہدیؑ ہوگا جو خصائل وشمائل، اقوال وافعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا، وہ ایک طویل غیبت کے بعد اور لوگوں کو گمراہ کر دینے والی حیرت کے بعد ظہور کریگا اور امرِ خدا کو بلند اور دینِ خدا کو غالب کرے گا، تائیدِ الٰہی کے ساتھ اللہ کے ملائکہ اسکی نصرت کرینگے وہ زمین کو عدل سے اسی طرح معمور کریگا جسطرح وہ جور وظلم سے بھری ہوگی۔" (کفایت)

(۱۸۹) امام قائمؑ قریۂ یمن سے ظہور فرمائیں گے

اسانیدِ کثیرہ بابِ مذکورہ کے ساتھ حضرت الوالائمہ امام علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم : بعد عدّ الائمّۃ علیہم السّلام ثمّ یغیب عنھم إمامھم ما شاء اللہ ویکون لہ غیبتان إحداھا أطول من الاخرٰی ثم التفت الینا رسول اللہ ص فقال رافعًا صوتہ : الحذر الحذر إذا فقد الخامس من ولد السابع من ولدی۔

قال علیؑ : فقلت : یا رسول اللہ ص ! فما یکون (حالہ) عند غیبتہ ؟

قال ص : یصبر حتّی یأذن اللہ لہ بالخروج ۔ فیخرج (من الیمن) من قریۃ یقال لھا "کرعۃ" علی رأسہ عمامتی ، متدرّع بدرعی ، متقلّد بسیفی ذی الفقار ومناد ینادی : ھٰذا المھدی خلیفۃ اللہ فاتّبعوہ ، یملأ الارض قسطًا وعدلًا کما ملئت جورًا وظلمًا و ذالک عند ما تصیر الدّنیا ھرجًا و مرجًا ویغار بعضھم علی بعض ، فلا الکبیر یرحم الصغیر ، ولا القویّ یرحم الضیعف فحینئذٍ یأذن اللہ لہ الخروج ۔ "

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ائمہؑ کے اسماء گنواتے ہوتے ارشاد فرمایا کہ پھر اُن لوگوں کا امام اُن سے غائب ہوجائے گا اور اس کے لیے دو غیبتیں ہونگی ایک غیبت سے دوسری زیادہ طویل ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میری طرف متوجّہ ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: جب میرے ساتویں فرزند کا پانچواں فرزند غائب ہوجائے تو بچو ، بچو !

حضرت الوالائمہ علی علیہ السّلام نے عرض کیا : یا رسول اللہ ص ! زمانۂ غیبت میں امام قائمؑ کا کیا حال ہوگا ؟

آپ ص نے ارشاد فرمایا: وہ صبر سے کام لے گا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظہور کی اجازت دے گا جب اذن مل جائے گا تو وہ یمن کے ایک قریہ سے جس کو "کرعہ" کہا جاتا ہے ظہور کریگا اس کے سر پہ میرا عمامہ ہوگا ، جسم پہ میری زرہ ہوگی ، کمر میں میری تلوار ذوالفقار ہوگی اور ایک منادی ندا کرے گا کہ " یہ مہدی خلیفۂ خدا ہیں ، تم لوگ ان کی پیروی کرو ، یہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہے

اور اس وقت دنیا کا یہ حال ہوگا کہ سب لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں گے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوں گے ، نہ بڑے چھوٹوں پر رحم و کرم کریں گے اور نہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر مہربانی کرے گا اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو ظہور کا حکم دے گا۔

(۱۹۰) حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر سلام کا مطلب

محمّد بن سنان نے داؤد بن کثیر رقّی سے روایت کی ہے ، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ پر سلام کا کیا مطلب ہے ؟

فقال: " إنّ اللہ تبارک و تعالیٰ لمّا خلق نبیّہ ووصیّہ وابنتہ وابنیہ وجمیع الائمّۃ وخلق شیعتھم اخذ علیھم المیثاق وأن یصبروا ویصابروا ویرابطوا ، وأن یتّقوا اللہ۔

ووعدھم أن یسلّم لھم الارض المبارکۃ والحرم الامن وان ینزّل لھم البیت المعمور ، ویظھر لھم السقف المرفوع ویریحھم من عدوّھم والارض التی یبدّلھا اللہ من السّلام ویسلّم ما فیھا لھم " لا شیۃ فیھا " قال:

قال: لا خصومۃ فیھا لعدوّھم وأن یکون لھم فیھا ما یحبّون وأخذ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ علی جمیع الائمّۃ وشیعتھم المیثاق بذلک وانّما السّلام علیہ تذکرۃ نفس المیثاق وتجدید لہ علی اللہ لعلّہ أن یعجّلہ جلّ وعزّ ویعجّل السّلام لکم بجمیع ما فیہ "

آپؑ نے فرمایا: " بتحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ اور اُن کے وصیؑ کو ، اُن کی دختر اور اُن کے دونوں صاحبزادوں کو ، تمام ائمہؑ اور اُن کے شیعوں کو خلق فرمایا تو ان سے سب سے عہد و پیمان لیا کہ وہ صبر کریں گے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں گے ، آپس میں رابطہ رکھیں گے اور تقویٰ و خوفِ خدا اختیار کیے رہیں گے۔

اور ان سب حضرات سے وعدہ فرمایا کہ ارضِ مبارک و حرمِ امن ان کے سپرد کریگا اُن کے لیے بیتِ معمور نازل کرے گا ، ان کے لیے سقفِ مرفوع ظاہر فرمائے گا ، اُنکے دشمنوں سے اُنھیں نجات دیگا اور وہ زمین جس کو اللہ نے سلام (سلامتی) سے بدل دیا ہے

جو کچھ اس میں ہے سب ان کے حوالے کرے گا جس کے لیے اُن کے دشمن کوئی جھگڑا اور مخاصمت نہ کر سکیں گے اور اس میں اُن کو وہ سب کچھ ملیگا جو وہ چاہیں گے۔ چنانچہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تمام ائمہؑ اور اُن کے شیعوں سے اس کا عہد و پیمان لیا۔

اب حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم "پر سلام" اسی عہد و میثاق کی یاد دہانی ہے اور تجدیدِ عہدِ الٰہی ہے تاکہ اس یاد دہانی کی وجہ سے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے میں تعجیل فرمائے اور تم لوگوں کو وہ سرزمین سلام اور جو کچھ اس میں ہے مل جائے۔" (کافی)

(۱۹۱) مسجدِ سہلہ مسکنِ امام قائمؑ

مولف مزارِ کبیر نے اپنے اسناد کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

" یا ابا محمد! کأنّی أری نزول القائم فی مسجد السهلة بأهله وعياله:

قلت: يكون منزله جعلت فداك؟

قالؑ: نعم كان فيه منزل ادريسؑ وكان منزل ابراهيم خليل الرحمان وما بعث الله نبيًّا إلّا وقد صلّى فيه، وفيه مسكن الخضرؑ، والمقيم فيه كالمقيم في فسطاط رسول الله صلّى الله عليه وآله وما من مؤمن ولا مؤمنة إلّا وقلبه يحنّ اليه۔

قلت: جعلت فداك: ولا يزال القائم فيه ابدًا؟

قالؑ: نعم۔

قلت: فمن بعده؟

قالؑ: هكذا من بعده الى انقضاء الخلق۔

قلت: فما يكون من اهل الذمة عنده؟

قالؑ: يسالمهم كما سالمهم رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم و يؤدّون الجزية عن يدٍ وهم صاغرون۔

قلت: فمن نصب لكم عداوة؟

فقالؑ: لا، يا ابا محمد! ما لمن خالفنا فی دولتنا من نصيب انّ الله قد احلّ لنا دماءهم عند قيام قائمنا، فاليوم محرّم علينا وعليكم ذالك، فلا يغرّنك احدٌ اذا قام قائمنا انتقم لله ولرسوله ولنا اجمعين۔"

آپ نے فرمایا: "اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہلہ میں وارد و نازل ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا وہی ان کا مسکن ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہی مقام حضرت ادریسؑ کا بھی مسکن تھا، وہی حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کا بھی مسکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اُس نے اس میں آکر نماز پڑھی، اسی میں حضرت خضرؑ کا بھی مسکن ہے، اور اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے خیمے میں قیام کیا ہو۔ اور ہر مومن و مومنہ کا قلب اِس مسجد سہلہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم علیہ السلام اس میں ہمیشہ رہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن حضرتؑ کے بعد؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اسی طرح اُن حضرتؑ کے بعد بھی وہ لوگ دنیا کے تمام ہونے تک وہیں آباد رہیں گے۔

میں نے عرض کیا: پھر اُن جنابؑ کے عہدِ حکومت میں اہلِ ذمّہ (کافر ذمّی) کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اُن (ذمّیوں) سے صلح فرمائی تھی اسیطرح یہ بھی اُن (ذمّیوں) سے صلح فرمائیں گے لیکن وہ جزیہ ضرور ادا کریں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپؑ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اے ابو محمدؑ! ہماری سلطنت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ ظہورِ امام قائمؑ کے وقت اُن دشمنوں کا خون ہمارے لیے مباح ہوگا، مگر آجکل (اِس دور) اُن کا خون بہانا ہم پر اور تم لوگوں پر حرام ہے۔ تم میں سے کوئی شخص غلط فہمی میں نہ رہے۔ جب ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا تو وہ اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا اور ہم سب کا انتقام لے لیگا۔" (مزارِ کبیر)

(۱۹۲) حضرت امام قائمؑ آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے

صفّار نے ابنِ ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے جعفر بن بشیر اور محمّد بن عبداللہ بن ہلال سے اُنھوں نے علاء سے، اور علاء نے محمّد سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے سوال کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السّلام ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب کس سیرت پر عمل کریں گے۔؟

فقالؑ: "بسیرة ما سار به رسول الله صلّی الله علیه وآله حتّی یظهر الاسلام
قلت: وما کانت سیرة رسول الله صلّی الله علیه وآله ؟
قالؑ: ابطل ما کانت فی الجاهلیّة واستقبل النّاس بالعدل
وکذالك القائم علیه السّلام إذا قام یبطل ما کان فی الهدنة
ممّا کان فی ایدی النّاس ویستقبل بهم العدل:" (تہذیب)

آپؑ نے فرمایا: "(امام قائمؑ) اسی سیرت پر عمل کریں گے جس پر حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عمل کیا تھا، یہانتک کہ اسلام غالب آجائے گا۔

میں نے عرض کیا: حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سیرت کیا تھی ؟
آپؑ نے فرمایا: ایّامِ جاہلیّت کے جتنے رسم ورواج تھے آنحضرتؐ نے اُن سب کو باطل کر دیا تھا اور لوگوں کو عدل کی طرف مائل کیا تھا۔ اسی طرح حضرت امام قائم علیہ السّلام جب ظہور کریں گے تو اُن تمام چیزوں کو باطل کر دیں گے جو زمانۂ جنگ بندی میں لوگوں کے درمیان جاری وساری رہیں اور انھیں عدل کی طرف لیجائیں (مائل کریں) گے۔" (تہذیب)

نوٹ: "مخالفین کے اعتراض کا جواب"

ہمارے شیخ وبزرگ حضرت علّامہ طبرسی علیہ الرّحمہ نے اپنی کتاب "اعلام الورٰی" میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے یہ کہا جائے کہ اِس بات پر اجماع ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت امام قائم علیہ السّلام ظہور کریں گے تو اہلِ کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے، اور جس کی عمر بیس سال ہوگئی اور اُس نے علمِ دین حاصل نہیں کیا اُس کو قتل کر دیں گے، مساجد ومشاہد کو منہدم کرا دیں گے جس طرح حضرت داؤدؑ فیصلے کیا کرتے تھے وہ فیصلے کریں گے۔ اور اسی طرح کی اور بہت سی باتیں جو تم لوگوں کی روایات میں ہیں تو اس سے تو شریعت بھی منسوخ اور اُس کے

احکامات باطل ہو جائیں گے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ لفظاً اُن کو نبی نہیں کہتے، مگر معناً اُن کی نبوّت ثابت کرتے ہو۔

اِس کا جواب یہ ہے:۔

" جو باتیں اعتراضاً کہی گئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اہلِ کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے اور بیس سال کی عمر تک جس نے علمِ دین حاصل نہیں کیا اُسے قتل کر دیں گے، یہ باتیں تو ہمارے یہاں کسی روایت میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض یہ کسی روایت میں ہوں بھی تو وہ غیر قطعی اور ناقابلِ اعتبار ہیں۔

رہ گیا مساجد ومشاہد کا انہدام تو اگر ان کی بنیاد تقوٰی کے خلاف اور حکمِ خدا کے خلاف رکھی گئی ہے تو اُس کا انہدام تو شریعت کے عین مطابق ہے اور اِس پر خود حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی عمل کر چکے ہیں۔

اور وہ روایت جس میں یہ ہے کہ وہ جناب آلِ داؤدؑ کی طرح فیصلہ فرمائیں گے اور کسی سے ثبوت ودلیل طلب نہیں کریں گے، تو روایت بھی غیر قطعی ہے۔ اور اگر بالفرض یہ روایت صحیح ہو تو اُس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جناب اپنے علمِ (لدُنّی) پر فیصلہ کریں گے، اور یہ بدیہی امر ہے کہ اگر امام یا حاکم مقدمے کا ذاتی علم رکھتا ہوگا تو وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا کسی سے کیوں گواہی طلب کرے گا، اور اس سے شریعت کا منسوخ ہونا تو لازم نہیں آتا۔

علاوہ بریں جزیے کا قبول نہ کرنا، یا کسی مقدمے میں ثبوت کا نہ سننا اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ کر دینا کیسے لازم آئے گا جبکہ نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ امام قائمؑ میری ذریّت واولاد میں سے ہوگا اُس کی اتّباع اور اُس کے احکامات پر عمل واجب ہے۔ تو اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو سابقہ احکامات کے خلاف ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں ہو سکتا، بلکہ رسولِ خداؐ کے حکم پر عمل ہے جو عینِ شریعت ہے۔ (اعلام الورٰی)

(۱۹۳) ظہورِ امام قائمؑ کی روایات کو نزولِ عیسٰیؑ سے منسوب کر دیا گیا

حسین بن مسعود نے اپنی کتاب "شرح السنّة" میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

قالؐ: والّذی نفسی بیده لیوشکنّ أن ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً

يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية فيفيض المال حتّى لا يقبله احد۔"

ثمّ قال: قوله: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب ابنِ مریمؑ حکم اور عدل کے ساتھ تم لوگوں میں نازل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اسقدر سخاوت کرینگے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔"

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

"صلیب کے توڑنے" کا مطلب یہ ہے کہ مذہب نصرانیہ کو باطل کر دیں گے۔

اور حکم " سے مراد، شرعِ اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

"خنزیر کو قتل کرنے" سے مراد، یہ ہے کہ اس کا کھانا، یا اُس سے کوئی اور فائدہ حاصل کرنا حرام اور اس کے قتل کو جائز قرار دیں گے، اس لیے کہ وہ نجس العین ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی شریعت کے حکم پر اس کو قتل کریں گے کیونکہ وہ طاہر چیز جو نفع بخش ہو اُس کا تلف کرنا مباح نہیں ہے۔

آپؐ کا یہ فرمانا کہ "وہ جزیہ کو اہلِ کتاب سے ختم کر دیں گے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سب لوگوں کو اسلام پر لائیں گے۔

چنانچہ: ابوہریرہ نے نبیٔ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے نزولِ عیسیٰؑ کے متعلق روایت کی ہے کہ:

آپؐ نے ارشاد فرمایا: " ويهلك فى زمانه الملل كلها الّا الاسلام ويهلك الدّجال فيمكث فى الارض اربعين سنة ثمّ يتوفّى فيصلّى عليه المسلمون "

ترجمہ: "اور اُن کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملّتیں ہلاک (ختم) ہو جائیں گی، دجّال ہلاک ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر زندہ رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے تو مسلمان اُن کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔"

آنحضرتؐ کا یہ ارشاد، کہ "امام قائمؑ جزیہ ختم کر دیں گے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"مال و دولت کی فراوانی ہوگی، ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جس پر جزیہ کی رقم صرف کی جائے، وہ مال دیں گے مگر اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔"

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: " اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ ابنِ مریمؑ آسمان سے نازل ہوئے اور تمہارا امام تم میں سے ہے۔"

معروضہ: اس طرح کی روایات نہ صرف ہمارے یہاں بلکہ حسین بن مسعود صاحبِ کتاب "شرح السنّۃ" اور ان کے علاوہ دوسرے علماءِ اہلِ سنّت نے بھی سیرتِ حضرت امام قائمؑ میں اس طرح کی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ سب باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ "اِمامکم منکم" تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

لہٰذا اس سلسلے میں جو جواب اہلِ سنّت کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ یہ شبہ اور اعتراض دونوں کے لیے مشترک ہے۔

(۱۹۴) حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے؟

علامہ سیّد ابنِ طاؤس قدس اللہ روحہٗ نے اپنی کتاب "سعد السعود" میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفوں میں جہاں ابلیس کے سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ:

ابلیس نے کہا: پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "لا" فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ

" "نہیں" بلکہ تجھے یومِ وقتِ معلوم تک کی مہلت ہے "

اس لیے کہ میں نے حتمی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس دن زمین کو کفر و شرک اور معاصی سے پاک کر دوں گا اور اُس وقت کے لیے میں نے ایسے بندے منتخب فرما لیے ہیں جن کے قلوب کا میں نے ایمان و خشوع و ورع و اخلاص و یقین و تقویٰ و صدق، و حلم و صبر و وقار و زہد فی الدّنیا اور اپنی طرف رغبت سے امتحان لے لیا ہے اور میں نے انھیں داعیانِ شمس و قمر اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور انھیں اُس دین کا حاکم بناؤں گا جس کو میں نے اُن کے لیے پسند کیا ہے۔ اس کے باوجود وہ صرف میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دیں گے، وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔

اور ہم اُس زمانے میں زمین پر امانت و دیانت اتاریں گے جس کے کوئی بھی شے کسی شے کو ضرر نہیں پہونچائے گی، کوئی شے کسی شے سے خوف نہیں کھائے گی، درندے اور چرندے آدمیوں کے درمیان گھومتے پھریں گے لیکن کسی کو اذیت نہیں

پہونچائیں گے، ہم ہر زہریلے جانور کا زہر دور کر دیں گے، ہر ڈنک مارنے والے کا ڈنک نکال دیں گے، آسمان سے برکتیں نازل کریں گے، زمین کو رونق بخشیں گے اچھے اچھے پودے اُگیں گے جن پر لذیذ و طیب پھل آئیں گے۔

ہم لوگوں کے دلوں میں رحمت و نرمی ڈالدیں گے جس سے لوگ آپس میں بڑے حسن سلوک کا برتاؤ کریں گے، اور مال برابر برابر تقسیم کریں گے جس کی وجہ سے فقیر غنی ہوجائیں گے اور کوئی کسی پر اپنی بڑائی نہ دکھائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور چھوٹا، بڑے کا احترام کرے گا۔ سب لوگ دینِ حق پر چلیں گے، عدل سے کام لیں گے اور عدل سے فیصلہ کریں گے، وہی میرے اولیا ہیں جن کے لیے ہم نے ایک نبی مصطفےٰ کو اور ایک امین مرتضےٰ کو منتخب کیا ہے، ہم نے اُن کو نبی بنایا اور ان لوگوں کو اُن کا ولی اور انصار بنایا، یہی وہ امت و گروہ ہے جسے ہم نے اپنے نبی مصطفےٰ کے لیے اور اپنے امین مرتضیٰ کے لیے منتخب کیا ہے، ان سب کو میں نے اپنے علمِ غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کا ہونا لابدی ہے۔ اس دن میں تجھے اور تیرے تمام پیدل اور سواروں کے لشکر کو نیست و نابود کر دوں گا۔ جا اب تجھے یوم وقتِ معلوم تک کے لیے مہلت دیدی گئی۔" (کتاب "سعد السعود" ابن طاؤس)

اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مع ابلیس اور اس کے لشکر کے نیست و نابود ہونگے۔ یہ کام حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تو وقوع پذیر نہیں ہوا اور نہ آنحضرتؐ کے بعد۔ لہٰذا لازمی ہے کہ یہ امام قائمؑ کے عہد میں وقوع پذیر ہو۔

(۱۹۵) غَیبت کی وجہ

سیّد علی ابن عبدالحمید نے اپنی کتاب "غیبۃ" میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

(آیۃ) "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا" (الشعرا ۲۱)

ترجمہ "پس میں تم میں سے فرار (غائب) ہوگیا کیونکہ میں تم سے خائف تھا اور (میرا رب) میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا فرمایا۔"

روایت: "خفتكم على نفسي وجئتكم لما أذن لي ربّي واصلح لي امري"

ترجمۂ روایت "یعنی: مجھے تم لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا، اور اب آیا ہوں جب میرے پروردگار نے مجھے حکمِ ظہور فرمایا ہے اور میرے لیے میرے معاملات کو درست فرما دیا ہے" [1]

[1] (کتاب الغیبۃ - ابن عبدالحمید)

(۱۹۶) وقتِ ظہور کون ثابت قدم رہیگا

اپنے اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا: "لوخرج القائم عليه السّلام بعد أن أنكره كثير من النّاس يرجع اليهم شابًّا فلا يثبت عليه إلّا كلّ مؤمن اخذ الله ميثاقه في الذّر الاوّل"

ترجمہ "بہت لوگ آپؑ کے وجود سے انکار کر چکے ہوں گے اُس وقت امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو آپؑ عالمِ شباب جوانی میں ہوں گے، اور اُس وقت ایمان پر ہر وہ مومن ثابت قدم رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں عہد و میثاق لے لیا ہوگا۔"

- اور اپنے اسناد کے ساتھ سماعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا:

"كأنّي بالقائم عليه السّلام على ذي طوىٰ قائمًا على رجليه حافيًا، يرتقب بسنّة موسىٰ عليه السّلام حتّى يأتي المقام فيدعو فيه"

ترجمہ: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السّلام مقامِ ذی طُویٰ سے پاپیادہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آرہے ہیں اور جب مقام (ابراہیم) پر پہونچیں گے تو وہاں لوگوں کو دعوت دیں گے۔

(۱۹۷) کوفے میں مومنین کا اجتماع

اپنے اسناد کے ساتھ حضرمی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره وعنّه: قال: اذا قام القائمؑ ودخل الكوفة لم يبق مؤمن الّا وهو بها"

"امام قائمؑ کے داہنے جانب جبرئیلؑ اور بائیں جانب میکائیلؑ ہوں گے۔"

اور آپؑ نے فرمایا: جب امام قائمؑ ظہور فرمائینگے تو کوفہ تشریف لیجائینگے پھر کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جو آپؑ کے ساتھ نہ ہو۔"

(۱۹۸) مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں ؟

کتاب فضل بن شاذان میں سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالائمہ امام علی بن ابوطالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا؛ اور اس روایت کو سعد نے حضرت ابومحمد امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ:

قال ع: " لموضع الرّجل فی الکوفة أحبّ الیّ من دار فی المدینة "

" وہ مقام جہاں اس مرد (امام قائم) کا مسکن ہوگا مجھے مدینہ کے گھر سے زیادہ پسند ہے "۔

★ اور سعد بن اصبغ نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ:

" من کانت له دار بالکوفة فیتمسّك بها "

" جس کا گھر کوفہ میں ہو وہ اس سے متمسک رہے، اُسے نہ چھوڑے "

(۱۹۹) امام قائم اُس کو شکست دینگے

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ:

" یہزم المهدیّ علیه السلام تحت شجرة اغصانها مدلاة فی الحیرة طویلة "

" حضرت امام مہدی علیہ السلام مقام حیرہ میں ایک گھنے درخت کے نیچے (سفیانی) کو شکست دیں گے۔"

(۲۰۰) دُو جھاؤ کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے ؟

اپنے اسناد کے ساتھ بشیر نبال نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ع " هل تدری اوّل ما یبدء به القائم علیه السلام ۔ ؟ "

قلت: لا۔

قال ع: یخرج هذین رطبین غضّین فیحرقهما ویذریهما فی الرّیح ویکسر المسجد۔ ثمّ قال ع: انّ رسول الله ص

قال ع: عریش کعریش موسیٰ علیه السلام وذکر انّ مقدم مسجد رسول الله ص کان طیناً وجانبه جرید النّخل۔"

آپ نے فرمایا: " کیا تمھیں معلوم ہے کہ امام قائم ع اپنا عمل کہاں سے شروع کریں گے ؟

میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسول ص!) مجھے تو علم نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: " سب سے پہلے اُن دُو جھاؤ کے جھاڑوں کو (مدفن سے) نکال کر جلا ڈالیں گے، اور اُن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے، اس کے بعد مسجد کو مسمار کریں گے۔

پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ چھپر کا سائبان جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سائبان تھا۔

پھر فرمایا: مسجد رسول ص میں مٹی کا چبوترہ تھا جس کے ایک طرف کھجور کے تنے کا ستون تھا۔"

(۲۰۱) چہار دیواری کا انہدام

اور اپنے اسناد کے ساتھ اسحاق بن عمّار نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ع: اذا قدم القائم علیه السلام وثب ان یکسر الحائط الّذی علی القبر فیبعث الله تعالیٰ ریحاً شدیدة وصواعق ورعوداً حتّی یقول النّاس: انّما ذا لذا، فیتفرّق اصحابه عنه حتّی لا یبقی معه احد، فیاخذ المعول بیده، فیکون اوّل من یضرب بالمعول ثمّ یرجع الیه اصحابه اذا رأوه یضرب المعول بیده، فیکون ذالك الیوم فضل بعضهم علی بعض ویصلبهما ثمّ ینزلهما ویحرّقهما ثمّ یذریهما فی الرّیح

آپ نے فرمایا: " جب امام قائم پیشقدمی کریں گے اور قبر کے گرد چہار دیواری کو توڑنے کے لیے آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ شدید آندھی کو گرج و چمک کے ساتھ بھیجے گا۔ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ (آندھی وغیرہ) اسی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے ساتھی بھی آپ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا تو آپ کدال (کھدال) خود اپنے ہاتھ میں لیں گے اور آپ پہلے شخص ہوں گے جو اس پر کدال (کھدال) چلائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی جب یہ دیکھیں گے تو وہ بھی آ جائیں گے اور اُس دن جسقدر جلد اور پہلے جو سبقت کرے گا اس کو اتنی ہی فضیلت حاصل ہوگی اور سب مل کر چہار دیواری کو منہدم کر دیں گے پھر دُو جھاؤ کے جھاڑوں کو نکال کر جلائیں گے اور اُس کی راکھ ہوا میں اُڑا دیں گے۔"

(۲۰۲) حکومتِ امامِ قائمؑ اور آپکے اصحاب کے اوصاف

اور ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

" یملك القائم سبع سنین تکون سبعین سنة من سنیکم ھذہ "

ترجمہ (امام قائم علیہ السلام کی حکومت سات سال تک رہے گی جو تمہارے ستر سال کے برابر ہوں گے۔)

★ نیز ان ہی جناب (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

قالؑ: " کانّی انظر الی القائم علیہ السلام و اصحابہ فی النجف الکوفة کانّ علی رؤسھم الطیر قد فنیت ازوادھم و خلقت ثیابھم، قد أثر السجود بجباھھم لیوث بالنھار رھبان باللیل کانّ قلوبھم زبر الحدید، یعطی الرجل منھم قوّة اربعین رجلًا لا یقتل احدًا منھم الّا کافرا و منافق وقد وصفھم اللہ تعالیٰ بالتوسّم فی کتابہ العزیز بقولہ:

(الآیة) " اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۔ " (سورۃ الحجر آیت ۷۵)

یعنی (بیشک اس میں باریک بیں لوگوں (اہلِ فراست) کے لیے نشانیاں ہیں)

آپ نے فرمایا:

ترجمۂ روایت: " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب نجفِ کوفہ میں ہیں اور اس طرح خاموش ہیں گویا اُن کے سروں پر طائر بیٹھے ہوئے ہیں، اُن کا زادِ سفر ختم ہو چکا ہے اُن کے لباس بوسیدہ اور پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں دن کے وقت شیر جیسے نظر آتے ہیں اور شب کے وقت عابدانِ شب زندہ دار، اُن کے قلوب گویا فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک شخص میں چالیس آدمیوں کی طاقت ہے، اُن میں سے ہر ایک سوائے کافر اور منافق کے اور کسی کو قتل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی صفت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وہ صاحبانِ فراست ہیں:

" اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ . . . . لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ " (حجر ۷۵)

یعنی (بیشک اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔)

(۲۰۳) عہدنامۂ رسولؐ آپؑ کی جیب میں ہوگا

عبداللہ بن سنان کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قالؑ: " یقتل القائم علیہ السلام حتی یبلغ السوق قال یقول لہ: رجل من ولد ابیہ: اِنّكَ لتجفل النّاس اِجفال النعم، فبعھد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اَو بماذا؟

قالؑ: ولیس فی النّاس رجل اشدُّ منہ بأسًا فیقوم الیہ رجل من الموالی فیقول لہ: لتسکتنَّ او لأضربنَّ عنقكَ فعند ذٰلك یخرج القائم علیہ السلام عھدًا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ "

آپؑ نے فرمایا: " حضرت امام قائم علیہ السلام جب (دشمنوں کو) قتل کرتے ہوئے بازار میں پہونچیں گے تو آپکے والد بزرگوار کی اولاد میں سے ایک شخص جس کی قوت و طاقت بہت زیادہ ہوگی وہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا، آپؑ سے کہے گا کہ آپ ان لوگوں کو اس طرح ہنکا رہے ہیں جسطرح جانوروں کو ہنکایا جاتا ہے۔ کیا آپؑ کے پاس حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہدنامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے؟ یہ سنکر آپؑ کے موالیوں میں سے ایک شخص کہے گا، خاموش رہو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دونگا اُس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام اپنی جیب سے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہدنامہ نکال کر اُس کو دکھائیں۔"

(گذشتہ روایت میں یہ بھی ہے کہ: پھر وہ شخص آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا....)

(۲۰۴) صحرا میں پھلدار درخت

کابلی نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ " یقتل القائم علیہ السلام من اھل المدینة حتی ینتھی الی الاجفر ویصیبھم مجاعة شدیدة: قال فیضجّون وقد نبتت لھم ثمرة یأکلون منھا و یتزوّدون منھا، وھو قولہ تعالیٰ شانہ

(الآیة) " وَ اٰیَةٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰھَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْھَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ ۔ " (سورہ یٰسٓ آیت ۳۳)

ثمّ یسیر حتّی ینتھی الی القادسیّة وقد اجتمع النّاس بالکوفة وبایعوا السفیانیَ ۔"

آپؑ نے فرمایا: " امام قائم علیہ السلام جب اہلِ مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقامِ اجفر تک پہونچیں گے تو آپؑ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں اُن کے لیے پھلدار درخت اُگیں گے اور وہ اُن (پھلوں) کو کھائیں گے اور اُن ہی سے زادِ سفر مہیّا کرلیں گے۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمۂ آیت: " اور اُن کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔" (سورۂ یٰسٓ ۳۳)

ترجمۂ روایت: پھر وہاں سے چلکر قادسیہ پہونچیں گے۔ اُدھر کوفہ میں بہت سے لوگ جمع ہونگے اور سفیانی کی بیعت کرلیں گے۔"

(۲۰۵) دشمنوں سے آپؑ کا برتاؤ کیا ہوگا؟

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

قالؑ: " یقدم القائم علیہ السّلام حتّیٰ یأتی النّجف فیخرج الیه من الکوفة جیش السفیانی واصحابه، والنّاس معه وذٰلك یوم الاربعاء، فیدعوهم ویناشدهم حقّه ویخبرهم انّهٗ مظلوم مقهور ویقول: من حاجّنی فی الله فانا اولی النّاس بالله ... " الیٰ اخر ما تقدّم من هٰذه "۔

فیقولون: ارجع من حیث شئت لاحاجة لنا فیك، قد خبّرناکم و اختبرناکم فیتفرّقون من غیر قتال۔

فاذا کان یوم الجمعة یعاود فیجیءُ سهم فیصیب رجلًا من المسلمین فیقتله فیقال انّ فلانًا قد قتل فعند ذٰلك ینشر رایة رسول الله صلی الله علیه وآله فاذا نشرها انحطّت علیه ملائکة بدر فاذا زالت الشمس هبّت الرّیح له فیحمل علیهم هو واصحابه فیمنحهم الله اکتافهم ویولّون، فیقتلهم حتّی یدخلهم ابیات الکوفة وینادی منادیه اَلَا لاتتّبعوا مولّیًا ولاتجهّزوا علی جریح ویسیر بهم کما سار علیؑ یوم البصرة "

ترجمۂ روایت: " آپؑ نے فرمایا: " امام قائم علیہ السلام وہاں سے چلکر نجف اشرف پہونچیں گے اور ادھر کوفہ سے سفیانی، اس کے اصحاب اور اُس کا لشکر نکلے گا وہاں کے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ چہار شنبہ کا دن ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام ان سب کو پکار کر اپنے حق کا واسطہ دیں گے اور بتائیں گے کہ وہ مظلوم و مقہور ہیں اور فرمائیں گے کہ جو مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا میں ثابت کردوں گا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کا حقدار ہوں، وغیرہ وغیرہ (جو اس سے قبل روایات میں مذکور ہے)

اور وہ لوگوں جواب دیں گے کہ:

" ہمیں تمھاری ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ ہم تمھیں بتا چکے ہیں اور تم لوگوں کو آزما چکے ہیں۔"

یہ کہکر وہ لوگ بغیر جنگ کیے منتشر ہوجائیں گے۔

جمعہ کے دن وہ لوگ پھر پلٹ کر آئیں گے اور ایک تیر پھینکیں گے جو مسلمانوں میں سے ایک شخص کو لگے گا اور وہ مر جائے گا اور لوگ کہیں گے کہ فلاں شخص کو قتل کردیا گیا یہ سنکر امام قائم علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عَلَمِ مبارک (کا پرچم) کھولیں گے اور اُس کے نشر ہوتے ہی ملائکۂ بدر نازل ہوں گے، زوالِ آفتاب کے وقت سخت آندھی چلے گی جو سفیانی کی فوج پر حملہ کردے گی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے اور امام علیہ السلام اُن کو قتل کرنا شروع کردیں گے اور اُنھیں بھگا کر کوفے کے گھروں میں داخل کردیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ان بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور زخمیوں کو بھی قتل نہ کرو۔" اور آپؑ ان لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو حضرت ابوالائمہ امام علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام نے جنگِ بصرہ (جمل) میں کیا تھا۔"

(۲۰۶) سفیانی بیعت کرکے پھر جائے گا

جابر بن یزید سے مرفوعًا روایت ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

" اذا بلغ السّفیانی اَنَّ القائمَ قد توجّه الیه من ناحیة الکوفة یتجرّد بخیله حتّی یلقی القائمَ فیخرج فیقول: اَخرجوا الیَّ ابنِ عمّی، فیخرج علیه السّفیانیُّ فیکلّمه القائمُ علیه السّلام: فیجیءُ السفیانیُّ فیبایعه ثمّ ینصرف الی اصحابه،

فیقولون له: ما صنعت ؟

فیقول : اسلمت و بایعت :

فیقولون له: قبّح الله رأیك بین ما أنت خلیفة متبوع فصرت تابعاً

فیستقبله فیقاتله، ثمّ یمسون تلك اللیلة، ثمّ یصبحون

للقائم علیه السلام بالحرب فیقتتلون یومهم ذالك۔

ثم، انّ الله تعالیٰ یمنح القائم واصحابه اکتافهم فیقتلونهم حتّی

یفنوهم حتّی انّ الرّجل یختفی فی الشجرة والحجرة فتقول

الشّجرة والحجرة : یا مؤمن ! هذا رجل کافر فاقتله

فیقتله۔

قال : فتشبع السباع والطّیور من لحومهم، فیقیم بها القائمؑ

ماشاء

ثم یعقد بها القائم علیه السلام ثلاث رایات : لواء الی القسطنطینیة

یفتح الله له۔ ولواء الی الصّین فیفتح له، ولواء الی جبال

الدّیلم فیفتح له۔"

ترجمۂ روایت : " جب سفیانی کو یہ خبر پہونچے گی کہ امام قائم علیہ السلام نے اطراف کوفہ سے اُسکی طرف کا رُخ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے کے ساتھ امام علیہ السلام کے مقابل جائے گا، تو امام علیہ السلام فرمائیں گے : میرے ابن عم کو میرے پاس بھیجو۔

چنانچہ : سفیانی اپنے حلقے سے نکل کر آپؑ کے پاس آئے گا۔ امام قائم علیہ السلام اُس سے گفتگو فرمائیں گے، اِس کے بعد وہ آگے بڑھ کر آپؑ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ پھر وہ پلٹ کر اپنے ساتھیوں میں جائے گا تو لوگ پوچھیں گے کہ تم نے کیا کیا ؟

وہ جواب دے گا : میں نے اُن کو تسلیم کرلیا ہے اور اُن کی بیعت کرلی ہے۔

اُس کے ساتھی کہیں گے : اللہ تیرا منھ کالا کرے۔ ابھی تک تو تم خلیفہ تھے اور لوگ تمھارے تابع تھے۔ اب تم تابع بن گئے۔ تم آگے بڑھ کر اُن سے جنگ کرو۔

چنانچہ : وہ رات بھر وہیں رہیں گے اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کریں گے اور تمام دن جنگ جاری رہے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام اور آپؑ کے اصحاب کو اُن لوگوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو یہ (اصحاب امامؑ) اُن لوگوں کو اسقدر قتل کریں گے کہ وہ فنا ہو جائیں گے اور اگر اُنمیں سے

کوئی شخص کسی درخت یا پتھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر آواز دے گا کہ "اے مومن ! ایک کافر یہاں چھپا ہوا ہے آکر اسے قتل کر دے۔ اور وہ جاکر اُسے بھی قتل کر ڈالیگا اور اُن سب کے گوشت سے درندے اور پرندے اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر امام قائم علیہ السلام جتنے دن چاہیں گے قیام فرمائیں گے

اِس کے بعد، امام قائم علیہ السلام تین لشکر تیار کریں گے۔ ایک لشکر قسطنطنیہ روانہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں فتح دے گا، ایک لشکر چین روانہ کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں بھی فتح عطا فرمائے گا، اور ایک لشکر جبالِ دیلم روانہ کریں گے وہ لشکر فتحیاب ہوگا۔

★ اہلِ روم اسلام قبول کرلیں گے"

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں آپؑ نے ارشاد فرمایا :

قالؑ" وینهزم قوم کثیر من بنی اُمیہ حتّی یلحقوا بارض الرّوم

فیطلبوا الیٰ ملکها أن یدخلوا الیه فیقول لهم الملك :

لا ندخلکم حتّی تدخلوا فی دیننا وتنکحونا وننکحکم و

تأکلوا لحم الخنازیر وتشربوا الخمر وتعلّقوا الصّلبان فی

أعناقکم والزّنانیر فی اوساطکم۔ فیقبلون ذلك فیدخلونهم

فیبعث الیهم القائم علیه السلام أن : أخرجوا هؤلاء الّذین

أدخلتموهم فیقولون : قوم رغبوا فی دیننا وزهدوا فی

دینکم فیقول علیه السلام إنّکم ان لم تخرجوهم وضعنا السیف

فیکم، فیقولون له : هذا کتاب الله بیننا وبینکم؛

فیقولؑ: قد رضیت به فیخرجون الیه فیقرأ علیهم واذا فی شرطه

الّذی شرط علیهم أن یدفعوا الیه من دخل الیهم مرتدّاً

عن الاسلام، ولا یردّ إلیهم من خرج من عندهم راغباً الی

الاسلام فاذا قرأ علیهم الکتاب ورأوا هذا الشرط لازماً

لهم أخرجوهم الیه، فیقتل الرّجال ویبقر بطون الحبالی !!

ویرفع الصّلبان فی الرّماح۔

قالؑ: واللہ لکأنی أنظر الیہ و الیٰ اصحابہ یقتسمون الدّنانیر علی الجحفۃ ثمّ تسلم الرّوم علی یدہ فیبنی فیھم مسجداً ویستخلف علیھم رجلاً من اصحابہ ثمّ ینصرف۔

(ترجمہ) آپ نے ارشاد فرمایا: "اور بنی اُمیہ کی ایک کثیر تعداد شکست کھا کر بھاگے گی اور ملک روم پہونچے گی اور وہ لوگ وہاں کے بادشاہ سے ملک میں داخلے کی اجازت چاہیں گے

وہ کہے گا: ہم اُس وقت تمہیں داخلے کی اجازت دیں گے جب تم لوگ ہمارا دین قبول کرو، اور تم لوگوں (کی عورتوں) سے نکاح کریں گے اور تم لوگ ہم سے ازدواجی رشتے قائم کرو۔ اور تم لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانا پڑے، شراب پینی ہوگی گلے میں صلیب اور کمر میں زنّار باندھو گے۔

چنانچہ: بنی اُمیہ کے وہ لوگ ساری شرطیں قبول کریں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے پھر امام قائم علیہ السلام اُن کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ جن لوگوں کو تم نے اپنے ملک میں داخل کرلیا ہے انھیں نکالو۔

وہ لوگ جواب دیں گے: اُن لوگوں (بنی اُمیہ) نے تمہارا دین چھوڑ کر ہمارا دین اختیار کرلیا ہے۔

امامؑ فرمائیں گے: اگر تم لوگ اُن سب کو نہیں نکالو گے تو ہم تم ہی لوگوں کو قتل کردیں گے۔

وہ لوگ کہیں گے: ہمارے اور آپ کے درمیان کتابِ خدا ہے۔

آپ فرمائیں گے: مجھے منظور ہے بشرطیکہ تم لوگ اُن سب کو ہمارے حوالے کردو جو اسلام سے مرتد ہو کر تمہارے پاس آگئے ہیں۔ مگر تم میں سے جو شخص خود اپنی مرضی سے اسلام قبول کرلیگا، ہم اُس کو بھی واپس نہ کریں گے۔

الغرض: وہ لوگ بنی اُمیہ کو آپؑ کے حوالے کردیں گے۔ امام علیہ السلام ان کے مردوں کو قتل کریں گے، حاملہ عورتوں کے بچّوں کو بھی ختم کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب مقام جحفہ پر آپس میں دینار تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اہلِ روم آپؑ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیں گے اور اُن کے لیے روم میں ایک مسجد تعمیر کرائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو وہاں پر اپنا نائب مقرر فرما کے وہاں سے واپس ہوں گے۔"

(۲۰۷) چار فیصلے چار انبیاءؑ کے مطابق

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: یقضی القائم بقضایا ینکرھا بعض اصحابہ ممن قد ضرب قدّامہ بالسیف وھو قضاء آدم علیہ السلام فیقدّمھم فیضرب اعناقھم ثمّ یقضی الثّانیۃ فینکرھا قوم آخرون ممن قد ضرب قدّامہ بالسیف وھو قضاء داؤد علیہ السلام فیقدّمھم فیضرب اعناقھم ثمّ یقضی الثالثۃ فینکرھا قوم آخرون ممن قد ضرب قدّامہ بالسیف وھو قضاء ابراھیم علیہ السلام فیقدّمھم فیضرب اعناقھم ثمّ یقضی الرّابعۃ وھو قضاء محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلا ینکرھا أحد علیہ۔"

آپؑ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام ایک مقدمے کا فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو آپ کے کچھ ساتھی اس کی مخالفت کریں گے تو انھیں طلب کرکے اُن کی گردن ماردی جائے گی۔ پھر آپ دوسرا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق کریں گے تو کچھ لوگ اس کی مخالفت کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماردی جائیگی پھر آپؑ تیسرا فیصلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اُن کی بھی گردن ماردی جائے گی، پھر چوتھا فیصلہ آپؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اُس کی کوئی مخالفت نہ کرے گا۔"

(۲۰۸) آپؑ نیکوکار و بدکار کو پہچان لیں گے

اپنے اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ:

قال ابوعبداللہ علیہ السلام: اذا خرج القائم علیہ السلام لم یبق بین یدیہ احد الّا عرفہ صالح او طالح۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپؑ کے سامنے جو شخص بھی آئے گا آپؑ اُسے پہچان لیں گے کہ صالح و نیک ہے یا غیر صالح و بدکار ہے۔"

(۲۰۹) نبی اور امام کی وحی میں فرق

اپنے اسناد کے ساتھ ابو جارود سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپ مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے متعلق بتلائیے۔؟

قال ؑ: "یمسی من اخوف النّاس و یصبح من آمن النّاس یوحی الیہ ھٰذا الامر لیلہ و نہارہ۔"

قال: قلتُ: یوحی اِلیہ یا ابا جعفرؑ ! ؟

قال ؑ: یا ابا جارود ! اِنّہ لیس وحی نبوّۃ و لکنّہ یوحی الیہ کوحیہ الی مریم بنت عمران و الی اُمّ موسیٰ و الی النّحل،

یا ابا جارود ! اِنّ قائم آلِ محمّدؐ لَاَکرم عند اللہ من مریمؑ بنت عمران و اُمّ موسیٰ و النّحل۔"

آپؑ نے فرمایا: "اُن کی شب انتہائی خوف کے عالم میں بسر ہوگی اور اُن کا دن (صبح) انتہائی امن اور بیخوفی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب و روز وحی نازل ہوتی رہیگی

میں نے عرض کیا: اے ابوجعفر (علیہ السلام)! کیا اُن پر بھی وحی نازل ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: اے ابو جارود! اُن پر انبیاءؑ جیسی وحی نہیں ہوگی، بلکہ جس طرح حضرت مریمؑ بنتِ عمرانؑ اور حضرت موسیٰؑ کی والدہ، اور شہد کی مکھی کیطرف وحی نازل ہوئی تھی۔ (اسی طرح اُن پر وحی نازل ہوگی)۔

اے ابوجارود! بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام اللہ کے نزدیک جناب مریمؑ بنتِ عمرانؑ، اُمِ موسیٰؑ اور شہد کی مکھی سے زیادہ مکرّم ہیں۔"

(۲۱۰) تلوار کے سوا کچھ نہ ہوگا

اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ:

قال ابی عبد اللہ علیہ السلام: اذا خرج القائم علیہ السلام لم یکن بینہ وبین العرب و الفرس اِلّا السیف لا یأخذھا اِلّا بالسیف و لا یعطیھا اِلّا بہ۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام قائم علیہ السلام

ظہور کریں گے تو اُن کے درمیان اور اہلِ عرب و اہلِ فارس کے درمیان سوائے تلوار کے کچھ نہ ہوگا۔ اور وہ سوائے تلوار کے اُن سے کچھ نہ لیں گے اور نہ سوائے تلوار کے انھیں کچھ دیں گے۔"

★ نیز اُن ہی جناب سے یہ روایت ہے کہ:

" لا تذھب الدّنیا حتّی تندرس اسماء القبائل، و ینسب القبیلۃ الی رجل منکم فیقال لھا: آل فُلان وحتی یقوم الرّجل منکم الی حسبہ و نسبہ و قبیلتہ فیدعوھم فان اَجابوہ و اِلّا ضرب اعناقھم۔"

ترجمہ: " دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ تمام قبائل کے نام نہ مٹ جائیں اور تم لوگوں میں سے کسی کی طرف قبیلہ منسوب ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ آلِ فُلان ہے۔ اور جب کسی کو آلِ فُلان کہہ کر پکارا جائے گا تو اگر اُس نے جواب نہ دیا تو اُس کی گردن ماردی جائے گی۔"

(۲۱۱) اراضی کا صحیح مصرف ؟

اور اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد کابلی سے روایت ہے کہ:

قال ابو جعفر علیہ السلام: وجدنا فی کتاب علی علیہ السلام: اَنّ الارض لِلّٰہ یورثھا من یشاء من عبادہ و العاقبۃ لِلمتّقین فمن اَخذ ارضاً من المسلمین فعمرھا فلیؤدِّ خراجھا الی الامام من اھل بیتی ولہ ما اَکل منھا حتّی یظھر القائم علیہ السلام (من اھل بیتی) بالسیف فیحویھا و یخرجھم عنھا کما حواھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ اِلّا ما کان فی اَیدی شیعتنا فانّہ یقاطعھم علی ما فی اَیدیھم و یترک الارض فی ایدیھم۔"

ارشاد فرمایا حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے: میں نے کتابِ علی علیہ السلام میں یہ لکھا دیکھا ہے کہ "بلاشبہ پوری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے اس کا وارث بنائے اور انجام و عاقبت بخیر متقیوں کے لیے ہے۔ پس مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص زمین لیکر اُسے آباد کرے تو اُسے چاہیے کہ اُس کی

مالگذاری ہم اہلِ بیتؑ میں سے جو امام ہو اُسے ادا کرے اور جبتک ہم اہلِ بیتؑ میں سے امام قائم علیہ السلام ظہور نہیں کرتے، وہ اُس زمین سے کھاتا پیتا ہے کیونکہ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ ساری زمین اُن سے ضبط کرلیں گے صرف ہمارے شیعوں کی زمین مقاطعہ پر شیعوں کے پاس رہنے دیں گے۔"

(۲۱۲) دیوار گوش دارد

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً، جابر سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قالؑ: "اوّل مایبدء القائم علیہ السلام بانطاکیۃ فیستخرج منھا التوراۃ من غارٍ فیہ عصی موسیٰؑ وخاتم سلیمانؑ۔

قالؑ: واسعد النّاس بہ اھل الکوفۃ"۔

وقالؑ: انّما سمّی المہدیؑ لأنّہ یہدی الی امرٍ خفیٍ حتّی انّہ یبعث الی رجلٍ لا یعلم النّاس لہ ذنب فیقتلہ حتّی انّ احدھم یتکلّم فی بیتہ فیخاف ان یشھد علیہ الجدار۔

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اپنا عمل انطاکیہ سے شروع کریں گے اور وہاں ایک غار سے توریت نکالیں گے اور اُسی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری بھی محفوظ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اور سب سے زیادہ خوش قسمت تو اہلِ کوفہ ہیں۔

پھر فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا نام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام اُمورِ پوشیدہ و خفی کی طرف رہنمائی کریں۔ حد یہ ہوگی کہ آپؑ اپنا آدمی بھیجیں گے کہ جاکر فلاں شخص کو قتل کردو اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس کا جرم کیا تھا جس پر اُسے قتل کیا گیا، نیز ہر شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں اس کے گھر کی دیوار ہی اُس کے خلاف گواہی نہ دیدے۔"

* آپؑ کی مدّتِ حکومت میں اضافہ

اور آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

قالؑ: "یملک القائم ثلاثمائۃ سنۃ ویزداد تسعاً کما لبث

اھل الکہف فی کہفھم یملأ الارض عدلاً وقسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً فیفتح اللّٰہ لہ شرق الارض وغربھا ویقتل النّاس حتّی لا یبقیٰ الّا دین محمّدؐ (ویسیر) بسیرۃ سلیمان بن داؤدؑ ویدعو الشمس والقمر فیجیبانہ، تطوی لہ الارض و یوحی الیہ فیعمل بالوحی بامر اللّٰہ۔

حضرت امام محمّد باقرؑ نے ارشاد فرمایا:

" امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں نو سال کا اضافہ ہوگا جسطرح اصحابِ کہف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھر دیں گے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ اُن کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرماتے گا، اور وہ (مخالفِ خدا و رسولؐ) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دینِ محمّدؐ کے اور کوئی دین باقی نہ رہیگا آپؑ، حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کی سیرت پر عمل کریں گے، آپؑ، سورج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپؑ کی آواز پر لبّیک کہیں گے۔ آپؑ کے لیے زمین سمٹ جائے گی، آپؑ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکمِ خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

* ستّر ہزار صدّیقین آپؑ کے ساتھ ہونگے

نیز آپؑ (حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

" اذا ظھر القائم ودخل الکوفۃ بعث اللّٰہ تعالیٰ من ظھر الکوفۃ سبعین الف صدّیق فیکونون فی اصحابہ وانصارہ و یردّ السّواد الیٰ اھلہ، ھم اھلہ ویعطی النّاس عطایا مرّتین فی السنۃ ویرزقھم فی الشّھر رزقین ویسوی بین النّاس حتّی لاتری محتاجاً الی الزّکاۃ ویجیء اصحاب الزّکاۃ بزکاتھم الی المحاویج من شیعتہ فلا یقبلونھا فیصرّونھا ویدورون فی دورھم، فیخرجون الیھم، فیقولون: لاحاجۃ لنا فی دراھمکم۔

وساق الحدیث الی ان قال: ویجتمع الیہ اموال اھل الدّنیا

كلّها من بطن الارض وظهرها ، فيقال النّاس : تعالوا الى ما قطعتم فيه الارحام و سفكتم فيه الدّم الحرام وركبتم فيه المحارم ، فيعطى عطاء لم يعطه اَحد قبله ۔"

حضرتِ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشتِ کوفہ سے ستر ہزار صدیقین (آپؑ کی تصدیق کرنے والوں) کو بھیجے گا اور وہ آپؑ کے اصحاب اور انصار میں شامل ہوں گے ۔ آپ ایک سال میں دو مرتبہ (بطور) لوگوں کو عطایا سے نوازیں گے اور ایک مہینے میں دو مرتبہ (بطور تنخواہ) لوگوں کو اتنا وظیفہ دیں گے کہ کوئی رقمِ زکوٰۃ کا لینے والا نظر نہ آئے گا، زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کی رقم لیکر شیعہ محتاجوں (ضرورتمندوں) کو تلاش کریں گے ، ایک ایک کے گھر پر جاکر آواز دیں گے اور لوگ اپنے گھروں سے نکلکر کہیں گے کہ ہمیں آپ کی رقم کی احتیاج نہیں ہے

اور اسی حدیث میں آپؑ نے اور بہت کچھ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" اور ساری دنیا کی دولت خواہ وہ زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر، سب کی سب امام قائم علیہ السلام کے پاس سمٹ کر آجائے گی اور آپؑ لوگوں سے فرمائیں گے کہ :

" آؤ ، جس دولت کے لیے تم قطع رحم کرتے تھے ، آپس میں ایکدوسرے کا خون بہاتے تھے اور اس کے حصول کے لیے ناجائز وحرام طریقے اختیار کرتے تھے وہ آج ہمارے پاس ہے، ہم سے لیجاؤ، پھر اُن لوگوں کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ اُن سے قبل کسی نے اتنا (مال وزر) عطا نہ کیا ہوگا ۔"

(۲۱۳) ذریعۂ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابنِ مسکان نے روایت کی ہے کہ : میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ : " اِنَّ المؤمن فی زمان القائم وهو بالمشرق لیریٰ اَخاه الّذی فی المغرب ، وکذا الّذی فی المغرب یریٰ اَخاه الّذی فی المشرق ۔"

آپؑ فرما رہے تھے کہ امام قائمؑ کے دور میں اگر کوئی مردِ مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لیگا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا ۔"

(۲۱۴) امامِ قائمؑ کی سواری کا گھوڑا

کتاب " العدد " میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے :

قالؑ : " كاَنّى بالقائم علیہ السلام على ظهر النجف لابسٌ درع رسول الله صلّى الله عليه وآله فيتقلّص عليه ، ثمّ ينتفض بها فيستدير عليه ثمّ يغشى الدّرع بثوب اِستبرق ثمّ يركب فرسًا له اَبلق بين عينيه شمراخ ، ينتفض به لا يبقىٰ اهل بلد اِلّا اَتاهم نور ذٰلك الشمراخ حتىّ يكون آية لَهُ ، ثمّ ينشر راية رسول الله صلّى الله عليه وآله اذا نشرها اَضاء لها ما بين المشرق والمغرب ۔

آپؑ نے فرمایا : " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امام قائم علیہ السلام پشتِ نجف پر حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی زرہ مبارک پہنے ہوئے اور اُسے لباسِ استبرق سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہیں جو ابلق (چتکبرا) ہے اور اُسکی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہے اور اُس سفید لکیر سے ایسا نور ساطع ہے جسے تمام اہلِ شہر دیکھ رہے ہیں ، اور یہی اُن کی سواری کی نشانی ہوگی ۔

پھر آپؑ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا عَلَمِ مبارک لہرائیں گے جس سے سارا مشرق و مغرب روشن ہو جائے گا ۔" (کتاب العدد)

(دُعَاء) حضرت حجّتؑ کی دُعاء

حضرتِ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" كَاَنّى به قد عبر من وادى السّلام الى مسيل السّهلة على فرس محجّل له شمراخ يزهر ، يدعو ويقول فى دعائه :

" گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام ایسے سفید ٹانگوں والے گھوڑے پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر سفید سفید سی لکیر بھی ہے وادی السّلام کو عبور کرکے مسجد سہلہ کی طرف روانہ ہیں اور یہ دُعاء پڑھ رہے ہیں :

" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيمَانًا وَّصِدْقًا ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا ،

اَللّٰهُمَّ مُعِزَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّحِيدٍ ، وَمُذِلَّ كُلِّ

جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، اَنْتَ كَنَفِي حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ ، وَ
تَضِيقُ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ۔
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِي وَكُنْتَ غَنِيًّا عَنْ خَلْقِي وَلَوْلَا نَصْرُكَ
اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ
مَّوَاضِعِهَا وَمُخْرِجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَّعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ
خَصَّ نَفْسَهٗ بِشُمُوْخِ الرِّفْعَةِ ، فَاَوْلِيَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ
يَتَعَزَّزُوْنَ يَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى
اَعْنَاقِهِمْ ، فَهُمْ مِّنْ سَطْوَتِهٖ خَائِفُوْنَ ۔
اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي فَطَرْتَ بِهٖ خَلْقَكَ ، فَكُلٌّ
لَكَ مُذْعِنُوْنَ ، اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تُنْجِزَ لِي اَمْرِي وَتُعَجِّلَ لِي فِي الْفَرَجِ ، وَتَكْفِيَنِي
وَتَقْضِيَ حَوَائِجِي السَّاعَةَ السَّاعَةَ اللَّيْلَةَ اللَّيْلَةَ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "۔

ترجمۂ دعا :۔

" کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ حق ہی حق ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے ایمان و تصدیق کے ساتھ، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے از روئے عبادت اور عاجزی کے۔

اے اللہ! اے اُس مومن کو عزّت بخشنے والے جو اکیلا ہے اور ہر ظالم و سرکش کو ذلیل کرنے والے، جب مختلف راہوں نے مجھے تھکا دیا ہو اور زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہو، تو ایسے وقت پر تُو ہی میرے لیے جائے پناہ ہے،

اے اللہ! (درحقیقت) تُو مجھے پیدا کرنے کا محتاج نہ تھا، پھر بھی تو نے مجھے خلق فرمایا۔ (یہ تیرا بڑا احسان ہے) اور اگر تیری مدد و نصرت میرے شاملِ حال نہ ہوتی تو میرا شمار بھی یقیناً مغلوب ہو جانے والوں میں ہوتا۔ اے مرکزِ رحمت سے رحمتوں کی بارش کرنے والے اور خیر و برکت کے معدن سے برکتیں پیدا کرنے (نکالنے) والے! اے وہ ذات جس نے رفعت و بلندی کو صرف اپنی ذات کے لیے مخصوص فرما لیا ہے، تیرے اولیاء تیری ہی وجہ سے عزّت پاتے ہیں۔ اے وہ ذات! کہ جس کے سامنے دنیا کے بادشاہوں نے ذلت کا جوا

اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے اور وہ سب تیری سطوت سے خائف و ترساں ہیں (اے میرے پروردگار) میں تجھ سے تیرے اُس اسمِ پاک کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تو نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور ہر مخلوق تیری تابعِ فرمان ہے۔

میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تُو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور میرے کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچا، میرے لیے فرج و فتح میں تعجیل فرما۔ تُو میرے لیے کافی بن جا، اور تُو مجھے عافیت عطا فرما اور اسی وقت، اسی وقت، اسی شب اسی شب میری حاجات کو پورا فرما، بیشک تُو ہر شے پر قادر ہے "۔

بحار الانوار

باب ۲۸

بست ہشتم

ظہورِ امامؑ کے وقت کیا ہوگا؟
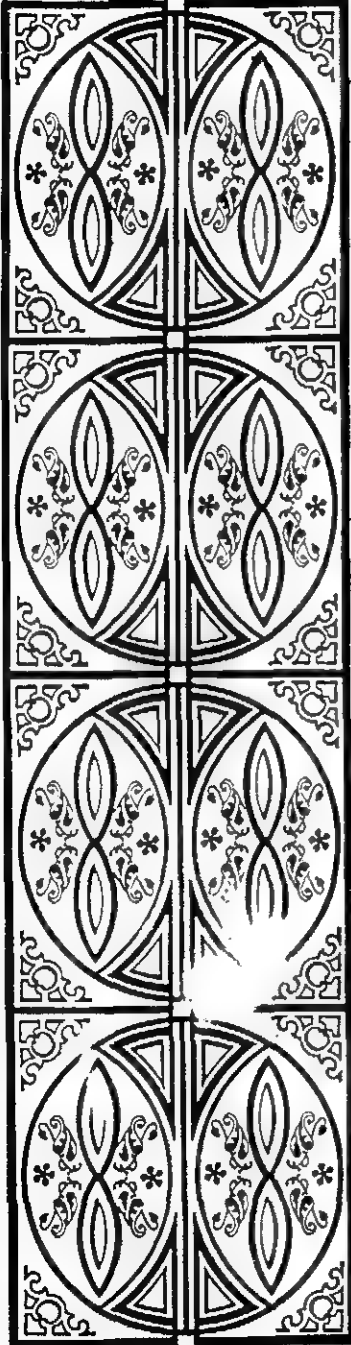
بروایت مفضلؒ بن عمر

باب ۲۸

ظہورِ امامؑ کے وقت کیا ہوگا

بروایت مفضّلؒ بن عمر

ساعت سے مراد

ہمارے اصحاب نے حسین بن حمدان سے، اُنھوں نے محمّد ابن اسماعیل و علی بن عبداللہ الحسنی سے، اُنھوں نے ابی شعیب (و) محمّد بن نُصیر سے، اُنھوں نے عمر بن الفرات سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے روایت بیان کی ہے اور مفضّلؒ بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے سیّد و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ:

- کیا امام مامور منتظر مہدی علیہ السّلام کے ظہور کا کوئی وقت مقرّر ہے جو لوگوں کو بتایا جا سکے؟
- آپؑ نے فرمایا: بخدا ہرگز ایسا نہیں ہے کہ اُن کے ظہور کا ایسا وقت مقرّر ہو جو ہمارے شیعوں کو بتایا جا سکے۔
- میں نے عرض کیا: میرے سیّد و سردار! ایسا کیوں ہے؟
- آپؑ نے فرمایا: یہ وہی وقت و ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ " (سورہ الاعراف آیت ۱۸۷)

ترجمہ: " وہ آپؐ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھہراؤ کہاں ہے (وہ ساعت کب آئے گی) کہدیجیے اس کا علم صرف میرے پروردگار کے پاس ہے کوئی اس کے وقت کو واضح نہیں کر سکتا سوائے اُسی کے وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ثقیل و گراں ہوگا۔ "

قالؑ: (وھو الساعۃ الّتی قال اللہ تعالیٰ) یعنی:

فرمایاؑ: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورہ النّازعات ۷۹ ۴۲) میں فرمایا:

" يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا " (النّازعات آیت ۴۲)

ترجمہ: (لوگ آپؐ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: " وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ " (سورہ لقمان ۳۱ ۳۴ الزّخرف ۴۳ ۶۱)

ترجمہ: (اور ساعت کا علم اُسی کو ہے)

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: " فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا "

ترجمہ: پس کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ ساعت (قیامت) اچانک انکو آ پکڑے پس اسکی علامات تو آچکی ہیں (سورہ محمد ۴۷ ۱۸)

پھر فرمایا: " اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔ " (القمر ۵۴ آیت ۱)

(ساعت قریب آپہنچی اور چاند شق ہوگیا۔)

پھر فرمایا: " وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۔ " (احزاب ۳۳ ۶۳)

ترجمہ: (اور تو کیا جانے کہ شاید وہ ساعت قریب ہی ہو)

اور اس سے قبل یہ ہے:

" وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۔ " (شوریٰ ۴۲ ۱۷)

ترجمہ: (اور تجھے کیا پتہ ہے شاید ساعت قریب ہو)

" يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۔ "

(سورہ شوریٰ ۴۲ آیت ۱۸)

ترجمہ: (جو لوگ اس (ساعت) پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہی تو اُس میں تعجیل چاہتے ہیں اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً وہ برحق ہے۔ آگاہ ہو جاؤ وہ لوگ جو ساعت کے بارے میں مشکوک ہیں گمراہی میں بہت دور جا چکے ہیں۔)

مفضّل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ " يُمَارُوْنَ " کا کیا مطلب ہے؟

آپؑ نے فرمایا (یقولون متی ولد؟ ومن رأی؟ واین یکون؟ ومتی یظھر؟ وکلّ ذالك استعجالاً لامر اللہ، وشکّاً فی قضآئہٖ ودخولاً فی قدرتہ اولئك الّذین خسروا الدّنیا وَاِنَّ للکافرین لشرّ مآب ۔")

یعنی " وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہی کب ہوئے ہیں ؟ اور انھیں دیکھا بھی کس نے ہے ؟ اور وہ رہتے کہاں ہیں ؟ اور وہ کب ظہور کریں گے ؟ اور یہ تمام باتیں امرِ خدا کے لیے عجلت چاہنے ۔ قضائے الٰہی میں شک کرنے اور قدرتِ الٰہی میں دخل دینے کی ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا میں گھاٹا اٹھانے والے ہیں اور بلاشبہ کافروں کے لیے بُرا ٹھکانہ ہے۔ "

میں نے عرض کیا : تو پھر کیا ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معیّن نہیں کیا گیا ہے ؟

آپؑ نے فرمایا :

" یامفضّل ! لا اوقّت له وقتًا ولا یوقّت له وقت ، اِنَّ من وقّت لمہدیّنا وقتًا فقد شارك الله تعالیٰ فی علمه و ادّعی انّه ظهر علیٰ سرّه ، وما لله من سرّ الّا وقد وقع الیٰ هٰذا الخلق المعکوس الضّالّ عن الله الراغب عن اولیآء الله وما لله من خبر الّا وهم اخصّ به لسرّه وهو عندهم واِنّما اَلقی الله الیهم لیکون حجّة علیهم

یعنی : (اے مفضّل ! میں ان کے ظہور کے لیے کوئی وقت معیّن نہیں کرتا اور نہ اس کے لیے کوئی وقت معیّن کیا گیا ہے اور جو شخص ہمارے مہدیؑ کے لیے کوئی وقت مقرر کرے گا تو گویا وہ خود کو علم میں خدا کا شرک سمجھتا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے اسرار پر حاوی اور چھایا ہوا ہے نیز کوئی سرِّ الٰہی عام لوگوں تک نہیں پہنچا جو راہِ راست سے بھٹکے ہوئے اور اولیاء اللہ سے غافل ہیں اور اللہ کی خبر سے ۔ یہی افراد مخصوص ہیں اور وہ انہی کے پاس محفوظ ہے اور خدا ان کو اس لئے الہام کرتا ہے تاکہ ان پر حجّت تمام ہو جائے ۔

مفضّل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مولا ! مہدی علیہ السّلام کے ظہور کی ابتداء کس طرح ہوگی اور انھیں لوگ کیسے تسلیم کریں گے ؟

آپؑ نے فرمایا : " یامفضّل ! یظهر فی شبهة لیستبین ، فیعلو ذکرهٗ وَ یظهر امرهٗ ، و یُنادیٰ باسمه وکنیته ونسبهٗ وَ

یکثر ذٰلك علیٰ افواه المحقّین والمبطلین والموافقین والمخالفین لتلزمهم بمعرفتهم به علیٰ انّه قد قصصنا ودلّلنا علیه ونسبناه وسمّیناه وکنّیناه وقلنا سمّیٌ جدّه رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم وکنیّه لئلّا یقول الناس: ما عرفنا له اسمًا ولا کنیةً ولا نسبًا۔

والله لیتحقّق الایضاح به وباسمه ونسبه وکنیته علیٰ السنتهم ، حتّی لیسمّیه بعضهم لبعض کلّ ذٰلك لزوم الحجّة علیهم ، ثمّ یظهره الله کما وعد به جدّه صلّی الله علیه وآله وسلّم فی قوله عزّوجلّ :

" هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔ " (سورہ توبہ ۳۴)

"

ترجمہ : آپؑ نے فرمایا : اے مفضّل ! پہلے لوگ شبہے میں مبتلا رہیں گے پھر رفتہ رفتہ ان کا ذکر بلند ہوگا (آسمان سے) ان کے نام، اُن کی کنیت اور اُن کے نسب کا اعلان ہوگا اور یہ بات اہلِ حق، اہلِ باطل، موافقین اور مخالفین سب کی زبانوں پر کثرت سے جاری رہے گی تاکہ خود اُن لوگوں پر حجّت قرار پائے اور ہم نے اُن کے حالات اُن کی نشانیاں ، اُن کا نام ، اُن کی نشانیاں اور اُن کا نسب بیان کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ اُن (امام مہدیؑ) کے جدِ اعلیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خود ہی اُن کا نام رکھا ہے اور ان کی کنیت بتائی ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ ہم لوگ اُن کے نام سے واقف نہ تھے اور نہ اُن کی کنیت و نسب سے ۔

خدا کی قسم پوری وضاحت کے ساتھ ان کا نام اُن کی کنیت اور ان کا نسب لوگوں کی زبانوں پر ہوگا اور ہر ایک دوسرے کو اُن کا نام بتائے گا، اور یہی اُن لوگوں پر حجّت تمام ہونے کی بڑی دلیل ہوگی ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ آنجنابؑ کے جدِ بزرگوار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وعدے کے مطابق ان کو ظاہر فرمائے گا ۔ چنانچہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے کہ :

ھُوَ الَّذِی . . . . الْمُشْرِکُوْنَ " (توبہ ۳۴)

ترجمہ : " وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے

ہر دین پر غالب کردے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔"

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! اللہ کے اس قول:

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۔"

ترجمہ (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کردے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے)

کی تفسیر بیان فرمائیے:

آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:

"وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ" (سورہ انفال آیت ۳۹)

ترجمہ: (اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور تمام دین اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔)

خدا کی قسم۔ اُس وقت تمام اقوام و مذاہب کے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور سب کا دین ایک ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" (آل عمران آیت ۱۹)

ترجمہ (بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

نیز ارشاد ہوتا ہے کہ:

"وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۔" (آل عمران آیت ۸۵)

ترجمہ: (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔)

تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سردار و آقا! کیا آپؑ کے آباء و اجداد ابراہیمؑ، نوحؑ، موسٰیؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کا دین اسلام ہی تھا؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اے مفضل! ان سب کا دین اسلام ہی تھا۔ کوئی اور نہ تھا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کہیں قرآن میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، اوّل سے آخر تک اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ سب سے پہلے تو یہی آیت کہ: "اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" (آل عمران - ۱۹)

- پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (سورہ الحج آیت ۷۸)

"مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ"

ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)

- نیز حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسماعیلؑ کے قصے میں ارشاد ہوا:

"رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ" (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۸)

ترجمہ: (اے ہمارے ربّ! ہم دونوں کو اپنا مسلم بنائے رکھ اور ہماری ذرّیت میں سے ایک گروہ کو اپنا مسلم قرار دینا۔)

- اور فرعون کے قصے میں فرمایا:

"حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔" (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا بیشک وہی (معبود) ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلموں میں سے ہوں۔)

- اور حضرت سلیمانؑ اور بلقیس کے قصے میں ہے:

"قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۔" (نمل آیت ۳۸)

ترجمہ: (قبل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مسلمین بن کر آئیں)

- اور بلقیس کا یہ قول:

"وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔" (نمل ۴۴)

ترجمہ (اور اب سلیمانؑ کے ساتھ رب العالمین کے حضور اسلام قبول کرتی ہوں۔)

- اور حضرت عیسٰیؑ کا قول ہے کہ:

"مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔" (آل عمران - ۵۲)

ترجمہ: (اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہوگا؟ حواریوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار ہم اللہ پر ایمان لائے اور تو بھی گواہی دے کہ ہم مسلم ہیں۔)

- اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

"وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا"

(سورۂ آلِ عمران ۸۳)

ترجمہ : (اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بخوشی یا جبراً اُسی کے آگے سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔)

- اور حضرت لوطؑ کے قصّے میں ہے :

"فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ"

(اور ہم نے اُس (بستی) میں سوائے ایک گھرانے کے کسی کو مسلم نہیں پایا۔) (سورۃ الذاریات آیت ۳۶) پارہ ۲۷ :

- اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

"قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔"

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۶)

ترجمہ : "کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اُس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ پر اور اُن کی اولاد پر نازل کیا ہے اور جو کچھ موسیٰ، عیسیٰؑ کو اور جو کچھ (دیگر) انبیاء کو اُن کے ربّ کی طرف سے دیا گیا ہے، ہم اُن میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اُسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔"

شریعتیں چار ہیں

مفضّل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : میرے آقا ! ملّتیں کتنی ہیں ؟

آپؑ نے فرمایا : چار اور اتنی ہی شریعتیں ہیں۔

میں نے عرض کیا : مولا ! آخر مجوس کو مجوس کیوں کہا جاتا ہے ؟

آپؑ نے فرمایا : لِاَنَّهُمْ تمجّسوا فی السریانیّة وادّعوا علیٰ اٰدم وعلیٰ شیث وهو هبة الله انّهما اطلقا لهم نکاح الامّهات

والاخوات والبنات والخالات والعمّات والمحرّمات من النسآء وانّهما امراهم اَن یصلّوا الی الشمس حیث وقفت فی السمآء ولم یجعلا لصلاتهم وقتاً، وانّما هو افتراء علی الله الکذب وعلیٰ اٰدم وشیث علیهما السّلام

(ترجمہ)

آپؑ نے فرمایا: "ان کو سُریانی زبان میں مجوس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ ہبۃ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ان دونوں نے ماؤں، بہنوں، دختروں، خالاؤں، پھوپھیوں اور دیگر محرم عورتوں سے نکاح جائز کر دیا ہے اور اِن دونوں نے اُن لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جب آفتاب طلوع ہو جائے تو اُس کی طرف رخ کر کے عبادت کریں ان کے لیے عبادت کا کوئی وقت مقرّر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ پر افترار اور جھوٹ ہے۔"

یہود، نصاریٰ اور صابیٔ کے معانی ؟

مفضّل نے عرض کیا : مولا و آقا اور قومِ موسیٰؑ کو یہود کیوں کہتے ہیں ؟

آپؑ نے فرمایا : اس لیے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ یعنی "ہم نے تیری طرف ہدایت پائی۔" (سورۂ اعراف ۱۵۶)

پھر پوچھا : اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں ؟

آپؑ نے فرمایا : اس لیے کہ حضرت عیسیٰؑ کا قول قرآن مجید میں ہے کہ : (سورۃ آلِ عمران : ۵۲)

" مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ"

ترجمہ " اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔"

تو دینِ الٰہی کی نصرت کی وجہ سے ان کا نام نصاریٰ ہو گیا۔

مفضّل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مولا و آقا ! صابئوں کو صابئی کیوں کہتے ہیں ؟

آپؑ نے فرمایا : اس لیے کہ یہ لوگ انبیاء و مرسلین اور تمام ملّتوں اور شریعتوں کے باطل کرنے کی طرف مائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، انبیاءؑ کی نبوّت، مرسلین کی رسالت اور اوصیاءؑ کی وصایت سے انکار کرتے ہیں نہ ان کی کوئی شریعت ہے نہ کتاب ہے اور نہ کوئی رسول ہے وہ معطّلہ ہیں۔

- مفضّل نے کہا: سبحان اللہ، کتنا وسیع ہے یہ علم۔
- آپؑ نے فرمایا: اچھا اے مفضّل! تم یہ میری باتیں میرے شیعوں کو بھی بتا دینا تاکہ وہ دین میں شک نہ کریں۔
- مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! یہ فرمائیے کہ امام مہدی علیہ السلام زمین کے کس خطّے میں ظہور فرمائیں گے۔؟
- آپؑ نے فرمایا: "لا تراہ عین فی وقت ظہورہ الّا رأته کلُّ عین فمن قال لکم غیر ھٰذا فکذّبوہ"

یعنی: (وقتِ ظہور اُن کو تنہا ایک آنکھ نہیں دیکھے گی، بلکہ ہر آنکھ دیکھے گی اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کہے اس کو جھوٹا سمجھو۔)

- مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان کی ولادت کے وقت بھی کوئی ان کو نہ دیکھے گا؟
- آپؑ نے فرمایا:

" بلیٰ واللہ، لیریٰ من ساعة ولادته الیٰ ساعة وفاة ابیه سنتین وتسعة اشہر اوّل ولادته وقت الفجر من لیلة الجمعة، لثمان خلون من شعبان سنة سبع وخمسین و مائتین الیٰ یوم الجمعة لثمان خلون من ربیع الاوّل من سنة ستّین ومائتین وھو یوم وفاة ابیه بالمدینة التی بشاطئ دجلة یبنیھا المتکبّر الجبّار المسمّی باسم جعفر الضال الملقّب بالمتوکل وھو المتأکّل لعنة اللہ تعالیٰ وھی مدینة تدعیٰ بسرَّ من رأیٰ وھی ساء من رأیٰ یریٰ شخصه المؤمن المحقّ سنة ستّین ومائتین ولا یراہ المشکّك المرتاب، وینفذ فیھا أمرہ ونھیه ویغیب عنھا فیظھر فی القصر بصابر[1] بجانب المدینة فی حرم جدّہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله فیلقاہ ھنالك من یسعدہ اللہ بالنظر الیه ثمّ یغیب فی آخر یوم من سنة ستّ وستّین ومائتین فلا تراہ عین احد حتّی یراہ کلُّ احد وکلُّ عین "

[1] صابر بفتح الباء کہاجر سکة فی مرو قاله الفیروزآبادی (صَابَر۔ مَرو میں ایک سکّہ ہے)

(ترجمہ)

" ہاں! اُن کی ولادت سے لیکر اُن کے پدرِ بزرگوار کی وفات تک دو سال نو ماہ، وہ دیکھے جا سکیں گے۔ یعنی وقتِ ولادت شبِ جمعہ بوقتِ فجر ۸ شعبان ۲۵۷ھ سے لیکر یومِ جمعہ ۸ ربیع الاوّل ۲۶۰ھ تک جو اُن کے والد بزرگوار کی تاریخِ وفات ہوگی۔ اور ان کی وفات دریائے دجلہ کے کنارے ایک شہر میں ہوگی جس کو ایک جابر و متکبّر نے آباد کیا ہوگا، جس کا نام جعفر اور لقب متوکّل ہوگا، مگر وہ متوکّل نہیں بلکہ متاکّل ہوگا۔ اس شہر کا نام سُرَّ مَن رَأیٰ (یعنی جو دیکھے وہ خوش ہو جائے) ہوگا مگر درحقیقت وہ سَاءَ مَن رَأیٰ (یعنی جو دیکھے وہ غمزدہ ہو جائے) ہے ۲۶۰ھ تک تو ان کو حقیقی مومن ہی دیکھ سکے گا، ریب و شک کرنے والا نہیں دیکھ سکے گا اور اس عرصے تک اُن کے احکامات امر و نہی جاری رہیں گے۔

اس کے بعد وہ وہاں سے غیبت اختیار کریں گے اور پھر اپنے جد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے حرم یعنی مدینہ منوّرہ میں قصرِ صَابَر کے اندر ظاہر ہوں گے۔ اور وہاں اُن سے وہی ملاقات کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ زیارت کی سعادت نصیب کرے گا۔ پھر ۲۶۶ھ کے آخری دن اس طرح غائب ہوں گے کہ ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا کہ اُن کو سب لوگ دیکھ سکیں گے

- مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! اس دوران پھر وہ کس سے گفتگو کریں گے اور اُن سے کون باتیں کرے گا؟
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" تخاطبه الملائکة والمؤمنون من الجنّ ویخرج أمرہ و نھیه الیٰ ثقاته و ولاته و وکلائه ویقعد ببابه محمّد بن نصیر النّمیریُّ فی یوم غیبته بصابر ثمّ یظھر بمکّة

و واللہ یا مفضّل کأنّی أنظر الیه دخل مکّة وعلیه بردة رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلّم وعلیٰ رأسه عمامة صفراء وفی رجلیه نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلّم المخصوفة وفی

یدہ ہراوتہ علیہ السلام یسوق بین یدیہ عنازًا عجافًا حتّیٰ یصل بہا نحو البیت۔ لیس ثَمَّ احدٌ یعرفہ و یظہر و ہو شابٌّ۔"

ترجمہ: "امام صادقؑ نے فرمایا: اُن سے ملائکہ اور قوم جنّ میں سے مومنین باتیں کریں گے اور ان کے احکام امر و نہی اُن کے ثقات (معتبر علماء) والیوں اور وکیلوں تک پہنچائیں گے۔ اُن کے دربان بروزِ غیبت محمّد بن نصیر نمیری ہوں گے، مقام صابر میں۔ اس کے بعد وہ مکّہ میں ظہور کریں گے۔

خدا کی قسم اے مفضّل! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مکّہ میں داخل ہوئے ہیں، ان کے دوش پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ردائے مبارک ہے سر پر زرد عمامہ ہے، دونوں پاؤں میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نعلین ہیں جن میں ٹانکے لگے ہوئے ہیں، اُنکے ہاتھ میں آنحضرتؐ کا عصائے مبارک ہوگا، اُن کے آگے آگے چند لاغر و کمزور بکریاں ہوں گی جنھیں وہ ہانک کر لا رہے ہوں گے۔ اس شان سے وہ خانۂ کعبہ کے پاس پہنچیں گے، مگر کوئی ان کو پہچان نہ سکے گا اور وہ ظہور کے وقت جوان ہوں گے۔

- مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ عالمِ شباب میں واپس آئنگے یا بڑھاپے میں ظہور کریں گے؟
- آپؑ نے فرمایا:

"سبحان اللہ وھل یعرف ذالک؟ یظہر کیف شاء و بأیّ صورۃ شاء اذا جاءہ الامر من اللہ تعالیٰ مجدہ وجلّ ذکرہ۔"

ترجمہ: "پاک ہے اللہ کی ذات، بھلا انھیں کوئی پہچان بھی سکے گا جب امرِ خدا ہوگا تو وہ جس شان سے چاہیں گے آئیں گے اور جس شکل میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔"

ظہورِ امامِ قائم علیہ السلام

مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ کہاں اور کس طرح ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: "یا مفضّل! یظہر وحدہ و یأتی البیت وحدہ و یلج الکعبۃ وحدہ و یجنّ علیہ اللّیل وحدہ فاذا نامت العیون و غسق اللّیل نزل الیہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام

والملائکۃ صفوفًا فیقول لہ جبرئیل: یا سیّدی! قولک مقبول، و امرک جائز فیمسح علیہ السلام یدہ علیٰ وجہہ و یقول: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّۃِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ۔"
(سورۃ الزمر۳۹ آیت ۷۴)

ویقف بین الرّکن والمقام، فیصرخ صرخۃ فیقول: یا معاشر نقبائی واہل خاصّتی ومن ذخرہم اللہ لنصرتی قبل ظہوری علی وجہ الارض! ائتونی طائعین! فترد صیحۃ علیہ السلام علیہم وہم علیٰ محاریبہم، وعلیٰ فرشہم، فی شرق الارض وغربہا فیسمعونہ فی صیحۃ واحدۃ فی اُذن کلّ رجل، فیجیئون نحوہا ولا یمضی لہم الّا کلمحۃ بصر، حتّیٰ یکون کلّہم بین یدیہ بین الرّکن والمقام۔

فیأمر اللہ عزّوجلّ النّور فیصیر عمودًا من الارض الی السمآء، فیستضئ بہ کلّ مومن علیٰ وجہ الارض و یدخل علیہ نور من جوف بیتہ، فتفرح نفوس المؤمنین بذالک النور وہم لا یعلمون بظہور قائمنا اہل البیت علیہ وعلیہم السّلام

ثمّ یصبحون وقوفًا بین یدیہ وہم ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر رجلاً بعدّۃ اصحاب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ یوم بدر۔"

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: اے مفضّل! وہ اکیلے ظہور کریں گے، اکیلے خانۂ کعبہ تک آئیں گے، اکیلے کعبہ میں داخل ہوں گے، اکیلے ہی وہاں رات کو رہیں گے۔ جب رات گہری ہو جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو حضرت جبرئیل و میکائیلؑ صفوفِ ملائکہ کے ساتھ نازل ہوں گے اور جبرئیلؑ بڑھ کر عرض کریں گے کہ اے سیّد و سردار! آپ کی دعاء قبول ہوئی اب آپ کی حکومت ہوگی۔ یہ سن کر آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر ملیں گے اور فرمائیں گے

"اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَہٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّۃِ حَیۡثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ۝" (زمر ۷۴)

ترجمۂ آیت: "تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا اجر ہے (نیک) کام کرنے والوں کے لیے۔"

پھر وہ رُکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بآواز بلند پکاریں گے: "اے میرے نقیبو! اے میرے مخصوص (دوستو!) اور وہ لوگو! جن کو اللہ تعالےٰ نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لیے روئے زمین پر بچا رکھا ہے میرے پاس فوراً آجاؤ۔ پس یہ لوگ مشرق و مغرب میں جہاں بھی ہوں گے خواہ محرابِ عبادت میں ہوں یا اپنے بستر پہ محوِ خواب ہوں اس آواز کو سنیں گے اُن کی آواز ہر شخص کے کان میں پہنچے گی اور چشم زدن میں سب کے سب مکہ پہنچ کر اُن کے سامنے رکن و مقام کے درمیان صف لبستہ ہو جائیں گے

پھر اللہ تعالیٰ نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک نور کا ایک ستون قائم ہو جائے گا جس سے روئے زمین کے سارے مومنین روشنی حاصل کریں گے اور اُن کے گھروں کے اندر بھی اسی نور کی روشنی ہو گی جس سے مومنین کے دل خوش ہو جائیں گے۔ مگر انھیں اس کا علم نہ ہو گا کہ ہمارے قائم اہلِ بیت علیہ وعلیہم السّلام نے ظہور فرمایا ہے۔

پھر یہ لوگ صبح تک امام مہدی علیہ السّلام کے سامنے کھڑے رہیں گے اُنکی تعداد اصحابِ "بدر" کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہو گی۔

مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان لوگوں کے ساتھ وہ بہتّر افراد بھی ہوں گے جو حضرت امام حسین ابنِ علیؑ علیہ السّلام کے ساتھ قتل کیے گئے تھے؟

امام حسینؑ کے ساتھ بارہ ہزار مومنین

قالؑ "یظہر منہم ابو عبد اللہ الحسین بن علیؑ فی اثنیٰ عشر اَلفًا مومنین من شیعۃِ علی علیہ السّلام وعلیہ عمامۃ سوداء

ترجمہ: "ان میں سے صرف حضرت ابو عبد اللہ الحسین بن علیؑ ظہور فرمائیں گے جن کے ساتھ بارہ ہزار مومنین شیعانِ علیؑ میں سے ہوں گے۔ آپؑ کے سرِ اقدس پر سیاہ عمامہ ہو گا۔

قال المفضّل: یا سیّدی فبغیر سنّۃ القائم علیہ السّلام بایعوا لہ قبل ظہورہ و قبل قیامہ؟

ترجمہ: مفضّل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السّلام کے پہلے بھی ان کے لیے بیعت لی جاسکتی ہے؟

فقالؑ: یا مفضّل کلُّ بیعۃ قبل ظہور القائم علیہ السّلام فبیعۃ کفر ونفاق وخدیعۃ. لعن اللہ المبایع لہا و المبایع لہ بل یا مفضّل یسند القائم علیہ السّلام ظہرہ الی الحرم و یمدُّ یدہ فتری بیضاء من غیر سوء ویقول: "ہٰذہ یداللہ وعن اللہ و بامر اللہ، ثمّ یتلو ہٰذہ الآیۃ:

الآیۃ: "اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنۡكُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ۚ"

(سُوۡرۃ الفتح آیت ۱۰)

بیعت کا بیان

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: اے مفضّل! ہر وہ بیعت جو قبلِ ظہورِ قائم علیہ السّلام لی جائے گی وہ کفر و نفاق ہے، دھوکا ہے، اللہ کی لعنت ہے اس پر جو اُن کے لیے بیعت لے یا جو اُن سے بیعت طلب کرے۔

"اے مفضّل امام قائم علیہ السّلام اپنی پشت خانۂ کعبہ پر ٹیک کر کھڑے ہوں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو کفِ دست سے ایک نور ساطع ہو گا، اور فرمائیں: دیکھو! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ بیعت کا حکم دیتا ہے۔ (پھر اِس آیت کی تلاوت کریں گے)

آیت (اِنَّ الَّذِیۡنَ .... نفسہٖ" (الفتح آیت ۱۰)

ترجمۂ آیت (یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی بیعت کی اُنھوں نے تو اللہ کی بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے پس جس کسی نے عہد شکنی کی تو (وہ) اُس کے اپنے ہی خلاف ہے۔)

ترجمۂ روایت: "پس جو شخص سب سے پہلے ان کی دست بوسی کریں گے وہ جبرئیلؑ ہوں گے۔ پہلے وہ بیعت کریں گے اِس کے بعد ملائکہ اور شرفائے قومِ جنّ اِس کے بعد نقبا (امامؑ کے اصحاب وغیرہ) ان کی بیعت کریں گے اور اہلِ مکہ

میں ایک شور وغل برپا ہوجائے گا وہ یہ کہیں گے کہ کعبہ کے پہلو میں یہ کون کون شخص ہے اور اس کے ساتھ کون لوگ ہیں، یہ آثار و نشانیاں کیسی ہیں جو ہم نے آج شب میں دیکھی ہیں، ایسی نشانیاں تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔ پھر لوگ آپس میں کہیں کہ یہ وہی بکریوں کا چرواہا ہے

پھر وہ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو! اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو پہچانو لوگ کہیں گے کہ نہیں ہم تو صرف اہلِ مکہ میں سے چار اور اہلِ مدینہ میں سے صرف چار اشخاص کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتے اور وہ فلان، فلان ہیں۔

اور یہ سب کچھ اس دن اول وقت طلوعِ آفتاب میں ہوگا۔ اور جب آفتاب پوری طرح چمکنے لگے گا تو چشمۂ آفتاب سے ایک منادی انتہائی فصیح زبان میں ندا کرے گا جسے تمام اہلِ آسمان و زمین سنیں گے کہ اے گروہِ خلائق! یہی مہدئ آلِ محمدؐ ہیں جن کا نام بھی وہی ہے جو اُن کے جدِّ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور ان کی کنیت (ابوالقاسم) بھی وہی ہے ان کا سلسلۂ نسب ان کے پدر بزرگوار گیارہویں امام حسن عسکری ؑ کے واسطے سے حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ سے جاکر ملتا ہے، تم سب لوگ ان کی بیعت کرو، تو ہدایت پاؤگے، ان کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے۔

اس اعلان کے بعد سب سے پہلے جو اُن کی دست بوسی کریں گے وہ ملائکہ ہوں گے پھر جن ہوں گے نقبا، ہوں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے ندائے آسمانی سنی، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے جتنے بھی سننے والے ہیں سب اس ندا کو سنیں گے۔ اور جس ندا کو انھوں نے اپنے کانوں سے سنا اس کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے سے استفسار کریں گے خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندر میں، جنگل میں ہوں یا حاضر ہوں۔

پھر جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوگا تو مغرب کی جانب سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ "اے گروہِ خلائق! تمھارے پروردگار نے وادئ یابس میں سرزمینِ فلسطین پر ظہور کیا ہے اور وہ عثمان بن عنبسہ اموی یزید بن معاویہ کی نسل سے ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو، ہدایت پاؤگے، اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے" اور ملائکہ اور جن اور نقبا، اس کی رد کریں گے اور

اسے جھٹلائیں گے۔

اور کہیں گے کہ ہم نے سنا مگر تمھاری بات نہیں مانتے۔ اُس وقت کوئی شک و ریب والا منافق و کافر ایسا نہ ہوگا جو اس آخری ندا کو سن کر گمراہ نہ ہوجائے۔

اور ہمارے سیّد و سردار حضرت امام قائم علیہ السّلام کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: اے گروہِ خلائق سُنو!

"اے گروہِ خلائق سنو! جو شخص حضرت آدمؑ و حضرت شیثؑ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدمؑ و شیثؑ ہوں۔ جو شخص حضرت نوحؑ اور اُن کے فرزند سامؑ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوحؑ اور سامؑ ہوں۔ اور جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے، میں وہی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ ہوں، اور جو حضرت موسیٰؑ اور حضرت یوشعؑ کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰؑ و یوشعؑ ہوں، اور جو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت شمعونؑ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰؑ اور شمعونؑ ہوں۔

آگاہ ہو اور جو شخص حضرت محمدؐ اور حضرت امیرالمومنینؑ کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمدؐ اور امیرالمومنینؑ ہوں، آگاہ ہو کہ جو امام حسنؑ و امام حسینؑ کو دیکھنا چاہے، وہ مجھے دیکھے میں وہی حسنؑ و حسینؑ ہوں اور جو امام حسینؑ کی اولاد میں سے جو ائمہ علیہم السّلام ہیں انھیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی ائمہ ہوں، میری پکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمھیں بتاؤں گا جو بتائی جاچکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو ابتک نہیں بتائی گئی ہیں۔

امامؑ قائم صحفِ آسمانی کی تلاوت کریں گے

اچھا، جو شخص تم میں سے کتب آسمانی اور صحف سماوی کو پڑھے ہوئے ہو وہ سُنے۔ میں پڑھتا ہوں۔ (اس کے بعد آپ اُن صحیفوں کی تلاوت شروع کریں گے جو حضرت آدمؑ اور حضرت شیثؑ پر نازل ہوتے تھے اور حضرت آدمؑ و حضرت شیثؑ ہبۃ اللہ کی اُمت اُسے سن کر کہے گی کہ ہاں، واللہ یہی وہ مکمل صحیفے ہیں جو اُنھوں نے ہمیں دکھا دیا جو ہم بھی نہیں جانتے تھے یا جو کچھ ہم سے مخفی رہ گئے تھے یا جو اُن صحیفوں میں سے ساقط کردیا گیا تھا اور جو اُن میں تحریف اور ردّ و بدل کردیا گیا تھا۔ پھر آپؑ صحفِ نوحؑ و ابراہیمؑ، و توریت و انجیل اور

زبور کی تلاوت کریں گے تو اہلِ توریت وانجیل و زبور کہیں گے، واللہ یہی تو واقعتًا نوحؑ و ابراہیمؑ کے صحیفے ہیں اور ان میں سے ساقط و حذف کر دیے گئے ہیں اور تبدیل و تحریف کر دیے گئے ہیں واللہ یہی توریتِ جامع اور مکمل زبور اور انجیل تام ہے اب تک جو ہم لوگ پڑھتے تھے یہ اس سے کہیں بہتر ہے۔
پھر آپؑ قرآن کی تلاوت فرمائیں گے تو مسلمان کہہ اُٹھیں گے کہ واللہ درحقیقت یہی وہ قرآن ہے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں سے چند آیات ساقط کر دی گئی تھیں اس میں تحریف اور تبدیل سے کام لیا گیا تھا۔

ظہورِ دابّہ

پھر رکن و مقام کے درمیان ایک دابّہ کا ظہور ہوگا اور وہ مومن کی پیشانی پر لکھ دے گا (یہ مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لکھ دے گا کہ (یہ کافر ہے)
پھر امام قائمؑ کے سامنے ایک شخص آئے گا جس کا چہرہ اس کی پشت کی طرف پھرا ہوا ہوگا، اور وہ کہے گا: اے میرے سیّد و سردار! میں بشیر ہوں اور مجھے ایک فرشتے نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحرا میں لشکرِ سفیانی کی بیدار میں ہلاکت کی خوشخبری سنا دوں۔
آپ اس سے فرمائیں گے کہ تم اپنا اور اپنے بھائی کا سارا قصہ بیان کرو۔

بشیر و نذیر دو بھائیوں کے منہ پھر جانے کا قصّہ

وہ (بشیر) بیان کرے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکرِ سفیانی میں تھے۔ ہم لوگ دمشق سے نکل کر زوراء پہنچے، اُسے تاراج کیا۔ پھر ہم آگے بڑھے تو کوفہ تباہ کیا، وہاں سے مدینہ پہنچے اُسے برباد کیا، منبرِ رسولؐ کو توڑا مسجدِ رسولؐ میں گھوڑے باندھے جس میں گھوڑوں نے لید کی۔ پھر ہم لوگ تیرہ ہزار آدمی وہاں سے کعبہ کو مسمار کرنے اور وہاں کے بسنے والوں کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم لوگ بیدار (صحرا) میں پہنچے، وہاں پڑاؤ ڈالا تو ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے صحرا (بیدار)

اس ظالم قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہوگئی اور سب کے سب اس میں سما گئے اور ان میں سے اس سرزمین پر میرے اور میرے بھائی کے سوائے اور کوئی نہ بچا۔ حد یہ ہے کہ اونٹ کی ایک رسّی تک نہ بچی، سب زمین میں سما گئی۔
پس اسی اثناء میں ایک مَلک نے ہم دونوں کے منہ پر ایک ایک طمانچہ رسید کیا جس سے ہمارے منہ پشت کی طرف پھر گئے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے بھائی سے کہا اے نذیر! تو دمشق جا کر دمشق جا کر سفیانی ملعون کو ظہورِ امام مہدیؑ کی اطلاع دیدے اور مجھ سے کہا، اے بشیر! تم مکہ معظّمہ میں جا کر مہدی علیہ السّلام سے ملو اور انھیں ظالموں کی ہلاکت کی خوشخبری دے دو۔ اور اُن کے سامنے اپنے پچھلے بد اعمال سے توبہ کرو۔ وہ تمھاری توبہ قبول کرلیں گے۔
پس یہ سن کر امام علیہ السّلام اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے، اور وہ ٹھیک ہو جائے گا جیسا تھا۔ اور وہ اُن کی بیعت کرے گا اور اُن کے ساتھ ہی رہے گا۔"
مفضّل نے دریافت کیا: اے میرے سیّد و سردار! کیا اس زمانے میں فرشتے اور جنّ، انسانوں کو نظر آئیں گے؟
آپؑ نے فرمایا: "ای واللہ یا مفضّل! و یخاطبونہم کما یکون الرّجل مع حاشیتہ و اھلہ۔"
ترجمہ: "ہاں، خدا کی قسم اے مفضّل! بلکہ وہ اُن سے اسی طرح بات چیت کریں گے جس طرح اپنے ساتھیوں اور اپنے اہل و عیال سے گفتگو کرتے ہیں۔"
میں نے عرض کیا: اے آقا! پھر وہ لوگ اُن کے ساتھ جائیں گے؟
آپؑ نے فرمایا: "ای واللہ یا مفضّل ولینزلنّ الارض الھجرۃ مابین الکوفۃ و النّجف وعدد اصحابہ علیہ السّلام حینئذ ستّۃ واربعون الفاً من الملائکۃ وستّۃ آلاف من الجنّ وفی روایۃ اُخریٰ: ومثلھا من الجنّ بہم ینصرہ اللہ و یفتح علیٰ یدیہ۔"
ترجمہ: "(فرمایا) ہاں، خدا کی قسم اے مفضّل! وہ کوفہ و نجف کے درمیان سرزمین ہجرت

پر پڑاؤ ڈالیں گے اور اُس وقت آپؑ کے لشکر میں چھیالیس[۴۶] ہزار فرشتے
اور چھ ہزار (دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار) جنّ ہوں گے،
ان کے ذریعے سے آپؑ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولا! پھر اہلِ مکّہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟

قالؑ: "یدعوھم بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ فیطیعونہ و یستخلف فیھم رجلاً من اھل بیتہ ویخرج یرید المدینۃ"

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: آپؑ انھیں حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے
اور وہ لوگ آپؑ کی اطاعت کرلیں گے۔ پھر آپؑ اپنے اہلِ بیت میں سے
ایک شخص کو مکّہ میں اپنا نائب بنا کر مدینہ جانے کا ارادہ کرکے نکلیں گے۔"

مفضّل نے دریافت کیا: اے سیّد و سردار! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

امام قائمؑ بیت اللہ کی ازسرِ نو تعمیر کریں گے

آپؑ نے فرمایا: " ینقضہ فلا یدع منہ الّا القواعد التی ھی اوّل بیت وضع للناس ببکّۃ فی عہد آدم ع۔ و الّذی رفعہ ابراھیم و اسماعیل ع منھا وانّ الّذی بنیٰ بعدھا لم یبنہ نبیٌّ ولا وصیٌّ، ثمّ یبنیہ کما یشاء اللہ ولیعفینّ آثار الظّالمین بمکّۃ و المدینۃ و العراق و سائر الاقالیم، ولیھدمنّ مسجد الکوفۃ ولیبنیہ علیٰ بنیانہ الاوّل، ولیھدمنّ القصر العتیق ملعون ملعون من بناہ۔"

ترجمہ

"آپؑ اس کو (خانۂ کعبہ کو) منہدم کرکے اُن ہی بنیادوں پر اس کی ازسرِ نو تعمیر
کریں گے جو بنیاد عہدِ آدمؑ میں مکّہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور
جس پر حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر
تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے
بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے مکّہ میں بھی مدینہ میں بھی، بلکہ تمام ممالک میں

اسی طرح وہ مسجدِ کوفہ کو بھی منہدم کریں گے اور اس کو پہلی بنیاد پر تعمیر
کریں گے۔ پھر قصرِ عتیق (پرانے قصر) کو بھی منہدم کریں گے اس لیے کہ
اس کی تعمیر کرنے والے ملعون تھے۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا امام مہدی علیہ السّلام مکّہ ہی میں قیام کریں گے؟

قالؑ: "لا یا مفضّل! بل یستخلف منھا رجلاً من اھلہ فاذا سار منھا وثبوا علیہ فیقتلونہ، فیرجع الیھم فیأتونہ مھطعین مقنعی رؤسھم یبکون و یتضرّعون و یقولون: یا مھدیّ آلِ محمّد التوبۃ التوبۃ فیعظھم و ینذرھم و یحذّرھم ویستخلف علیھم منھم خلیفۃ و یسیر فیثبون علیہ بعدہ فیقتلونہ فیردّ الیھم انصارہ من الجنّ والنقباء ویقولون لھم: ارجعوا فلا تبقوا منھم بشراً الّا من اٰمن، فلولا انّ رحمۃ ربّکم وسعت کلّ شیءٍ وانا تلک الرّحمۃ لرجعت الیھم معکم، فقد قطعوا الاعذار بینھم وبین اللہ، و بینی و بینھم، فیرجعون الیھم فواللہ لا یسلم من المائۃ منھم واحد لا واللہ ولا من الف واحد۔"

(ترجمہ)

آپؑ نے فرمایا: نہیں، اے مفضّل! بلکہ وہاں اپنے اہلِ بیت میں سے اپنا نائب مقرّر
کرکے وہاں سے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی اہلِ مکّہ اُس پر
جھپٹ پڑیں گے اور اُسے قتل کردیں گے۔ یہ خبر سن کر آپؑ واپس آئیں
گے تو آپؑ کے سامنے اہلِ مکّہ گردن جھکا کر روتے اور تضرّع و زاری کرتے
ہوئے آئیں گے اور کہیں گے کہ "اے مہدیٔ آلِ محمدؐ! ہم توبہ کرتے ہیں، ہم
توبہ کرتے ہیں۔" آپؑ ان لوگوں کو نصیحت فرمائیں گے، عذاب سے ڈرائیں
گے اور ان میں پھر ایک اپنا نائب مقرّر کرکے روانہ ہوں گے، اور اُن کے
روانہ ہوتے ہی پھر وہ لوگ اس پر یلغار کرکے قتل کردیں گے۔ تو آپ اپنے
انصار میں سے جنّوں اور نقیبوں کو وہاں بھیجیں گے اور انھیں حکم دیں گے کہ
وہاں جاؤ اور جو ایمان لائے اُسے چھوڑ دینا اس کے علاوہ ایک فرد کو بھی
نہ چھوڑنا، اگر تمھارے ربّ کی رحمت ہر شَے پر محیط نہ ہوتی اور وہ رحمت میں ہوں

تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا۔ ان لوگوں نے اللہ کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ پس خدا کی قسم وہ انصار جن مکہ میں آکر تسوں میں سے ایک بلکہ ہزار میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولا یہ تو بتائیں کہ امام مہدی علیہ السّلام کا بیت الشرف اور مومنین کے اجتماع کی جگہ کہاں ہوگی؟

قال الصّادق علیہ السّلام:

" دار ملکه الکوفة ومجلس حکمه جامعها و بیت ماله ومقسم غنائم المسلمین مسجد السهلة وموضع خلواته الذکوات البیض من الغریّین۔"

ترجمہ: "امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

" اُن کا دارالحکومت کوفہ ہوگا۔ جامع مسجد کوفہ سے اُن کے احکامات نافذ ہوں گے اور مسجد سہلہ ان کا بیت المال اور تقسیم غنائم کی جگہ ہوگی۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولا! کیا تمام مومنین اس وقت کوفہ ہی میں رہیں گے؟

قال علیہ السّلام:

" ای واللہ لا یبقی مؤمن إلّا کان بہا أو حوالیہا ولیبلغنّ مجالة فرس منہا ألفی درهم ولیودّنّ اکثر الناس أنّه اشتری شبرًا من الارض السبع بشبر من ذهب، والسبع خطّة من خطط همدان، ولیصیرنّ الکوفة اربعة و خمسین میلًا ولیجاورنّ قصورها کربلا ولیصیّرنّ الله کربلاء معقلًا ومقامًا تختلف فیه الملائکة والمؤمنون ولیکوننّ لها شأن من الشّأن ولیکوننّ فیها من البرکات مالو وقف مؤمن ودعا ربّه بدعوة لأعطاه الله بدعوته الواحدة مثل ملك الدّنیا ألف مرّة۔"

ثمّ تنفّس ابو عبد الله علیه السّلام وقال:

" یا مفضّل إنّ بقاع الارض تفاخرت: ففخرت کعبة البیت الحرام علی بقعة کربلا، فأوحی الله الیها أن اسکتی کعبة البیت الحرام ولا تفتخری علی کربلا، فانّها البقعة المبارکة الّتی نودی

موسیٰ منها من الشجرة وانّها الرّبوة الّتی أویت الیها مریم والمسیح وانّها الدالیة الّتی غسل فیها راس الحسین علیه السّلام وفیها غسلت مریم عیسی علیه السّلام و اغتسلت من ولادتها وانّها خیر بقعة عرج رسول الله ص منها وقت غیبته، ولیکوننّ لشیعتنا فیها خیرة الی ظهور قائمنا علیه السّلام۔"

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہر مومن وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبع کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبع ہمدان کے خطّوں میں سے ایک خطّے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چوّن میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھا دے گا کہ ہر وقت ملائکہ اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب سی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے ہزار گنا برابر شے اس کو عطا فرمائے گا۔

کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: اے مفضّل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطّوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبہ بیت الحرام نے سرزمین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی جانب وحی ہوتی کہ "اے کعبہ بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرۂ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریمؑ اور مسیحؑ نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسینؑ کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰؑ کو غسلِ ولادت دیا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین

سرزمین ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے اور اس سرزمین میں ظہورِ امام قائم علیہ السلام تک ہمارے شیعوں کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے۔"

مدینہ منورہ میں آمدِ امامؑ قائم

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کہاں تشریف لے جائیں گے؟

قال الصادق علیہ السلام:

" الیٰ مدینۃ جدّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاذا وردھا کان لہ فیھا مقام عجیب یظھر فیہ سرور المؤمنین و خزی الکافرین۔"

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" پھر وہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جائیں گے۔ جب وہ وہاں وارد ہوں گے تو قیام کریں گے اور ان کے قیام سے مومنین کو عجیب خوشی اور کافروں کو عجیب غم و غصہ ہوگا۔"

مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ خوشی اور غم کس بات سے ہوگی؟

امامِ قائمؑ کی کوفہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ روانہ ہوں گے اور کوفہ و نجف کے درمیان منزل کریں گے، اس وقت آپؑ کے ساتھ آپؑ کے اصحاب، چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جنّ اور نقباء اور تین سو تیرہ اصحاب (خاص) ہوں گے۔

مفضّل نے عرض کیا مولا! اس وقت دار الفاسقین کا کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ)

آپؑ نے فرمایا: "اس پر لعنت برستی ہوگی عذاب میں مبتلا ہوگا فتنے اس کو تباہ و برباد کر کے چھوڑیں گے۔ زرد رنگ کا جھنڈا اور مغرب کے مختلف جھنڈے حرب سے یلغار کرنے والا، نیز ہر قریب و بعید کے جھنڈے پہنچکر اُس پر اور وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں توڑیں گے۔

خدا کی قسم زمانے کی ابتداء سے لیکر آخر تک متمرّد اور سرکش قوموں پر جس جس قسم کے عذاب نازل ہو چکے ہیں وہ سب اس پر نازل ہوں گے بلکہ ایسے ایسے عذاب بھی نازل ہوں گے جنھیں نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔

وہاں تلواروں کا ایک طوفان برپا ہوگا۔ وائے ہو وہاں کے باشندوں پہ جو وہاں مقیم رہے گا سمجھ لو بڑا بد بخت ہے، اور جو وہاں سے نکل گیا سمجھ لو اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم فرمایا۔

خدا کی قسم، وہاں کے رہنے والے اس طرح رہیں گے کہ دیکھنے والے کہیں کہ اسی کا نام دنیا ہے۔ اُن کے مکانات جیسے جنّت کے قصور و محل، ان کی لڑکیاں مثل جنّت کی حوروں کے اور لڑکے، جیسے جنّت میں غلمان ہیں وہ سمجھتے ہوں گے کہ اللہ نے بندوں کے لیے جو رزق پیدا کیا ہے وہ تنہا ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں گے ان کے فیصلے قرآن کے بغیر ہوں گے، جھوٹی گواہیاں، شراب خوری، فسق و فجور، حرام کی کمائی اور کشت و خون وہاں اتنا ہوگا کہ ساری دنیا میں کہیں اتنا نہ ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور ان مختلف جھنڈوں کے ذریعے سے اسے اس طرح

تباہ کرے گا کہ ادھر سے گزرنے والا گزرے گا تو یہ کہے گا کہ کبھی اس مقام پر زورا کی آبادی تھی۔

اس کے بعد ایک خوش شکل جوان حسنی دیلم سے خروج کرے گا اور ایک اعلان ہوگا کہ:

"اے آلِ محمدؐ! آؤ مظلوموں کی مدد کرو۔" یہ اعلان ضریحِ مبارک کے پاس سے ہوگا۔ اور طالقان میں اللہ کے محفوظ کیے ہوئے خزانے اس کے لیے لبیک کہیں گے۔ وہ خزانہ چاندی سونے کا نہ ہوگا بلکہ کچھ مردِ آہن ہوں گے جو سرخ گھوڑوں پر سوار ہوں گے اُن کے ہاتھوں میں حربے ہوں گے جو ظالموں کو قتل کرتے ہوئے وارد کوفہ ہوں گے اور اتنے میں اکثر زمین صاف ہو چکی ہوگی اور اب یہ ان کے لیے جائے پناہ ہوگی۔

اسی دوران اُس مردِ حسنی اور اُس کے اصحاب کو امام مہدی علیہ السلام کی اطلاع ملے گی اور لوگ اُس مردِ حسنی سے عرض کریں گے کہ: فرزندِ رسول! یہ کون ہیں جو ہماری سرحد میں داخل ہو رہے ہیں۔؟

وہ مردِ حسنی جواب دے گا کہ چلو ہمارے ساتھ دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور ان کا کیا ارادہ ہے، حالانکہ اس مردِ حسنی کو علم ہوگا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں مگر اپنے اصحاب سے ان کا تعارف کرانے کے لیے وہ ایسا کرے گا۔

چنانچہ وہ مردِ حسنی اپنے اصحاب کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا: اگر آپ امام مہدیؑ ہیں تو پھر آپ کے پاس آپ کے جدِّ امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عصا، انگوٹھی، ردائے مبارک، سواری کا دُلدل، ان کا گدھا "یعفور" وہ گھوڑا جس کا نام براق ہے اور[1] حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مصحف، یہ سب تبرکات کہاں ہیں؟

اور امام مہدی علیہ السلام یہ سب چیزیں نکال کر دکھائیں گے۔ اور ان میں سے سب سے پہلے آپ عصا دکھائیں گے اور اس کو ایک سخت ترین پتھر پر نصب کر دیں گے اور اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ اور یہ مردِ حسنی یہ باتیں اس لیے کرے گا تاکہ اپنے اصحاب پر امام مہدیؑ کا فضل و شرف (معجزہ) واضح کر دے اور لوگ اسے دیکھ کر ان کی بیعت کر لیں۔

---

[1] ۔ آپؐ کا ناقۂ عضبا، عمامۂ سحاب، اور درعِ فاضل اور۔

الغرض اس معجزے کو دیکھ کر وہ مردِ حسنی کہہ اُٹھے گا: اَللّٰہُ اَکْبَر، فرزندِ رسولؐ! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام مہدیؑ اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ تو مردِ حسنی اور اس کے ساتھ اُس کا سارا لشکر امام مہدیؑ کی بیعت کرے گا، سوائے اُن چالیس ہزار صاحبانِ مصحف کے جو زیدیہ کے نام سے معروف و مشہور ہوں گے۔

وہ لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی بڑا جادو ہے۔

اب موافق و مخالف دو لشکر مدِ مقابل ہو جائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام پہلے اس مخالف و منحرف گروہ کو سمجھائیں گے اور تین دن تک انھیں دعوتِ حق دیتے رہیں گے، مگر ان کی سرکشی و نافرمانی بڑھتی ہی جائے گی، جب آپؑ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو قتل کا حکم دیں گے اور وہ سب لوگ قتل کر دیے جائیں گے۔ پھر آپؑ اپنے اصحاب کو حکم دیں گے کہ ان مقتولین کے گلے میں لٹکے ہوئے مصحفوں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ نہ لو۔ اور جس طرح انھوں نے مصاحف میں تغیّر و تبدّل اور تحریف کی ہے اور ان میں جو حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا ہے اسی طرح ان پر حسرت برستی رہے۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولا! پھر اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کیا اقدام فرمائیں گے؟

سفیانی ذبح کر دیا جائے گا

قالؑ: یثوّر سرایا علی السفیانیّ الی دمشق، فیأخذونہ و یذبحونہ علی الصّخرۃ"

آپؑ نے فرمایا: "اس کے بعد وہ ایک لشکر دمشق کے لیے روانہ کریں گے وہ لشکر دمشق پہنچ کر سفیانی کو گرفتار کرے گا اور اُسے صخرہ کے مقام پر ذبح کر ڈالے گا۔"

رجعتِ امام حسینؑ اور دیگر اصحاب

ثمّ یظہر الحسین علیہ السلام فی اثنی عشر الف صدّیق و اثنین و سبعین رجلاً اصحابہ یوم کربلا فیا لک عندھا من کرّۃ زہراء بیضاء

ترجمہ: "اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام بارہ ہزار صدیقین اور اپنے کربلا کے بہتر اصحابؓ کے ساتھ رجعت و ظہور فرمائیں گے اور کیا کہنا اُس روشن دور کا۔

رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

ثمّ یخرج الصّدیق الاکبرؑ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام وینصب له القبّة بالنّجف ویقام ارکانها، رکن بالنّجف ورکن بهجر ورکن بصنعاء ورکن بأرض طیبة لکأنّی انظر الی مصابیحه تشرق فی السماء والارض کاضواء من الشمس والقمر، فعندها تبلی السرائر، وتذهل کلّ مرضعة عمّا ارضعت (الی آخر الآیة)

الآیة: "...... تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" (سورۃ الحج آیت ۲)

ترجمہ روایت: "پھر صدیق اکبر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خروج کریں گے اور ان کے لیے ایک قبہ نجفِ اشرف میں نصب ہوگا جس کا ایک ستون نجفِ اشرف میں ہوگا، ایک ستون ہجر میں، ایک ستون صنعاء میں، اور ایک ستون سرزمین طیبہ میں ہوگا؛ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اُس قبے کے چراغ آسمان و زمین کے درمیان اس طرح روشنی دے رہے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہو۔ اور اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔

ترجمہ آیت: "...ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو ساقط کردے گی اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا، حالانکہ وہ نشے میں مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

رجعت سید الاکبر حضرت رسولِ خداؐ

ثمّ یخرج السیّد الاکبر محمّد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله فی انصاره والمهاجرین ومن آمن به وصدّقه واستشهد معه ویحضر مکذّبوه والشاکّون فیه والرّادّون علیه والقائلون فیه انّه ساحر وکاهن ومجنون وناطق عن الهوی ومن حاربه وقاتله حتّی یقتصّ منهم بالحقّ ویجازون بافعالهم منذ وقت ظهور رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله الی ظهور المهدیؑ مع امام امام ووقت وقت، ویحقّ تاویل هذه الآیة:

الآیة "وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝" (سورۃ القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ روایت: "اس کے بعد سید اکبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے انصار اور مہاجرین کے ساتھ، نیز ان لوگوں کے ساتھ جو آپؐ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر درجۂ شہادت پر فائز ہونے والے رجعت فرمائیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی حاضر کیا جائے گا جنھوں نے آپؐ کی تکذیب کی، آپؐ کی نبوت میں شک کیا، آپؐ کی بات نہ مانی اور یہ کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہیں، کاہن ہیں، مجنون ہیں اور اپنے خواہشِ نفس سے بولتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی حاضر کیے جائیں گے جنھوں نے آپ سے جنگ کی، مقاتلہ کیا، اور اُن سے پورا پورا قصاص لیا جائے گا اور ظہورِ رسولؐ سے لیکر ظہورِ امام مہدیؑ تک ہر ایک امام کے دور میں جو جو حرکتیں ان لوگوں نے کی ہیں، اُن سب کا جائزہ لیا جائے گا اور اس آیت کی تفسیر بھی ظاہر ہوگی اور تاویل بھی۔ (سورۃ القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ آیت: "اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں، اور

انھیں امام بنادیں اور انھیں وارث قرار دیں' اور انھیں زمین میں اقتدار
بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھادیں
جس کا انھیں ڈر تھا۔"

مفضّل نے دریافت کیا: مولا! فرعون و ہامان کون ؟

فرمایا: فلان و فلان

مفضّل نے عرض کیا: اے میرے آقا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیرالمومنینؑ' یہ
دونوں بھی امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے ؟

فقالؑ: "لا بُدَّ اَن یطأ الارض اِی واللہ حتّی ما وراء القاف' اِی
واللہ وما فی الظلمات وما فی قعر البحار، حتّی لا یبقیٰ
موضع قدم اِلاّ وطئا واقاما فیہ الدِّین الواجب للہ تعالیٰ۔

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: ضرور ہے کہ یہ دونوں حضرات ساری روئے زمین پر پہنچیں گے
بخدا یہاں تک کہ کوہِ قاف کے پیچھے تک اور ظلمات کے اندر سمندر کی گہرائیوں
تک۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی جہاں ان دونوں کے قدومِ میمنت لزوم نہ
پہنچیں اور دینِ الٰہی کو قائم نہ کریں۔

"ثمّ لکأنّی انظر۔ یا مفضّل! الینا معاشر الائمّة بین یدی
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نشکوا الیہ ما نزل بنا من الاُمّة
بعدہٗ، وما نالنا من التکذیب والرّدّ علینا وسبّنا و
لعننا وتخویفنا بالقتل، وقصد طواغیتھم الولاة
لاُمورھم من دون الاُمّة بترحیلنا عن الحرمة الی
دار ملکھم وقتلھم ایّانا بالسّم والحبس، فیبکی
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ویقول: یا بنیَّ ما نزل بکم اِلاّ
ما نزل بجدّکم قبلکم۔"

ترجمہ: "پھر گویا اے مفضّل! میں دیکھ رہا ہوں' ہم گروہِ ائمّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی امّت نے ان کے بعد ہم لوگوں پر جو ظالم
ڈھائے اس کی شکایت کر رہے ہیں کہ اس امّت نے ہم لوگوں کو کس کس طرح
جھٹلایا' ہماری باتوں کو رد کیا' ہمیں گالیاں دیں، لعنتیں کیں' قتل سے ڈرایا

اور امّت کی آنکھوں کے سامنے اُس وقت کے ظالم والیانِ حکومت نے
ہم لوگوں کو وطن سے بے وطن کیا اپنے دارالحکومت میں لے گئے' ہمیں قتل
کیا' زہر دیا' قید کیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے فرزندو!
جو مصیبتیں تم لوگوں پر نازل ہوئی ہیں' وہ سب تم سے پہلے تمھارے جدّ پر
بھی نازل ہو چکی ہیں۔

مصائبِ جناب فاطمہ زہراؑ و امیرالمومنینؑ

ثمّ تبتدیٔ فاطمة علیہا السّلام وتشکو ما نالھا من اَبی بکرؓ
و عمرؓ۔ واخذ فدك منھا ومشیھا الیہ فی مجمع من المھاجرین
والانصار وخطابھا لہ فی امر فدك، وما ردّ علیھا من قولہ:
"اِنَّ الانبیاء لا تورّث واحتجاجھا بقول زکریّا ویحییٰؑ
وقصّة داوٗدؑ وسلیمان علیھما السّلام؛

وقول عمرؓ: ھاتی صحیفتك الّتی ذکرت اَنَّ اَباكِ کتبھا لكِ و
اخراجھا الصحیفة واَخذہ ایّاھا منھا ونشرہ لھما
علیٰ رؤس الاَشھاد من قریش والمھاجرین والانصار و
سائر العرب وتفلہ فیھا، وتمزیقہ ایّاھا وبکائھا و
رجوعھا الیٰ قبر ابیھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم وتمثّلھا
بقول بنت صیفی

ترجمہ

سب سے پہلے حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا شکایت شروع کریں گی اور جو جو اذیّتیں
ابوبکرؓ اور عمرؓ نے انھیں پہنچائیں' بیان کریں گی۔ یعنی فدک کا ضبط کرنا
اور مہاجرین و انصار کے بھرے مجمع میں ان سے اپنا حق طلب کرنا۔ فدک کے
معاملے میں ان سے گفتگو کرنا اور اُن کا یہ کہہ کر رد کرنا کہ انبیاء نہ کسی کے وارث
ہوتے ہیں نہ اُن کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور ان معظّمہ کا حضرت زکریّاؑ و
یحییٰؑ و حضرت داوٗدؑ و سلیمانؑ کی وراثت کی دلیل میں قرآن مجید کی
آیتیں پیش کرنا۔

(۱۱) پھر امیر المومنین علیہ السلام کا اُن تمام مصیبتوں کی شکایت کرنا، جو بعدِ رسولؐ اُن پر ڈھائی گئیں۔

پھر امیر المومنین علیہ السلام کا رسول اللہؐ سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ بھی وہی قصّہ پیش آیا جو حضرت ہارُونؑ کو بنی اسرائیل سے پیش آیا تھا اور میں بھی وہی کہوں گا جو اُنھوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ :

حوالہ آیت : " ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ .... قَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ " (الاعراف ۱۵۰)

ترجمۂ آیت : " میرے ماں جائے میری قوم نے مجھے کمزور جانا، اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے پس دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے (کا موقع) نہ دیجیے اور مجھے ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنائیے۔ "

چنانچہ۔ یا رسول اللہؐ! میں نے بھی صبر کیا اور ضبط سے کام لیا، راضی بہ رضائے خدا رہا، حالانکہ ان لوگوں پر حجّت تمام کی تھی اور وہ عہد جو آپؐ نے ان لوگوں سے لیا تھا وہ اپنے عہد کو توڑ چکے تھے۔

یا رسول اللہؐ! میں نے اتنا برداشت کیا جتنا کسی قوم کے اوصیاء میں سے کسی وصی نے اس قدر برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا، حد یہ ہے کہ مجھے عبدالرحمان ابنِ ملجم کی تلوار سے قتل کرایا گیا، اور ان لوگوں نے کس طرح میری بیعت کر کے توڑی اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے۔

اور طلحہ و زبیر کا عائشہ کے ساتھ مکّہ جانا اور یہ ظاہر کرنا کہ حج و عمرہ کو جا رہے ہیں اور وہاں سے ان لوگوں کا بصرہ جانا، اور میرا ان لوگوں کے پاس جانا۔

اور یا رسول اللہؐ! میں نے اُنھیں اللہ کا، آپؐ کا اور قرآن کا واسطہ دیا، مگر اس کے باوجود وہ باز نہ آئے۔ نتیجے میں اللہ نے مجھے ان دونوں پر فتح دی اس جنگ میں بیس ہزار مسلمانوں کا خون بہا، اونٹ کی مہار پر ستّر ہاتھ قطع ہوئے

یا رسول اللہؐ! وہ بڑا سخت دن تھا، اتنا سخت دن تو آپؐ کے غزوات میں اور اس کے بعد بھی کبھی مجھے دیکھنا نہیں پڑا، وہ سخت ترین لڑائی تھی جو مجھے لڑنی پڑی، وہ بہت ہی ہولناک تھی، وہ بہت اہم تھی، مگر میں نے صبر کیا جب کہ آپؐ نے مجھے صبر کا حکم دیا تھا اور اللہ نے آپؐ کو صبر کا حکم فرمایا تھا کہ :

حوالہ آیت : " فَاصْبِرْ كَمَا .... مِنَ الرُّسُلِ " (سورہ احقاف آیت ۳۵)

ترجمۂ آیت : " پس صبر کر جس طرح کہ اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے " (احقاف ۲۶، آیت ۳۵)

اور فرمایا : " وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ " (سورہ نحل آیت ۱۲۷)

ترجمۂ آیت : " اور صبر کرو، اور آپؐ کا صبر کرنا تو فقط اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے "

(۱۱)

اور درحقیقت یا رسول اللہ! اس آیت کی تاویل جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی امّت کے لیے نازل فرمائی تھی، آپؐ کے بعد ظاہر ہوئی۔ یعنی :

حوالہ آیت : " وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ .... الشَّاكِرِيْنَ " (آلِ عمران ۳، آیت ۱۴۴)

ترجمۂ آیت : " اور محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جاتا ہے وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گذاروں کو جزا دے گا۔ "

(۱۱)

اے مفضّل! اس کے بعد امام حسن علیہ السلام اپنے جدِّ بزرگوار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے کہ نانا جان! میں امیر المومنینؑ کے ساتھ دار الہجرت کوفے میں تھا کہ وہ جناب ابنِ ملجم لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار سے قتل کر دیے گئے اور نانا جان! جو وصیت آپؐ نے اُن جناب کو فرمائی تھی وہی وصیت اُنھوں نے مجھ سے فرمائی اور جب میرے پدرِ بزرگوار کے قتل کی اطّلاع معاویہ کو پہنچی تو اُس نے زیادِ لعین کو ایک لاکھ پچاس ہزار فوج کے ساتھ کوفے بھیجا اور حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسینؑ اور میرے سارے بھائیوں اور میرے تمام خاندان کے افراد اور میرے شیعوں اور دوستوں کو گرفتار کر کے ہم سے معاویہ کے لیے بیعت لی جائے اور جو بیعت سے انکار کرے اُس کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔

جب مجھے یہ اطّلاع ملی تو میں اپنے گھر سے جامع مسجد کوفہ پہنچا، نماز پڑھی اور منبر پر گیا لوگ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو گئے تو میں نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا:

اے گروہِ مردم! (تم دیکھتے ہو کہ) ملک تباہ ہو رہا ہے سارے آثارِ الٰہی کو مٹایا جا رہا ہے کہاں تک صبر کیا جائے، اب تو ان شیاطین کی حرکتیں اور ان خائنوں کی حکومت برداشت سے باہر ہے۔ اب خدا کی حجّت تمام ہو چکی، نشانیاں

بالکل واضح ہوگئیں اور اس آیت کی تاویل ہماری توقع کے مطابق سامنے آچکی ہے: "وَمَا مُحَمَّدٌ .... الشَّاكِرِينَ" (آلِ عمران آیت ۱۴۴)

ترجمۂ آیت: "اور محمدؐ ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گذاروں کو جزا دے گا۔"

واللہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے اور میرے پدر بزرگوار قتل کیے جا چکے، لوگوں کے دلوں میں وساوسِ شیطانی آواز دینے لگے، فتنوں کے کوّے کائیں کائیں کرنے لگے، تم لوگوں نے سنّتِ رسولؐ کی مخالفت کی۔ ہائے افسوس، یہ فتنہ بھی کتنا بہرا اور اندھا ہے کہ کسی کی بات نہیں سنتا اور کسی آواز پر لبّیک نہیں کہتا۔ نفاق کی بات ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مخالفین اپنے پرچم ہر طرف لیے چکر لگا رہے ہیں مارقین کی فوجیں عراق و شام سے بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ لہٰذا اللہ تم پر رحم کرے واضح روشنی فیض رساں علم، کبھی نہ بجھنے والے چراغ اور کبھی نہ چھپنے والے حق کی طرف دوڑ پڑو۔

ایّہا النّاس! خوابِ غفلت سے چونکو۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور روئیدہ کیا (اُگایا) ہے اور اس کو عظمت کی ردا اڑھائی۔ اگر تم میں سے ایک گروہ بھی صفائیِ قلب و خلوصِ نیت سے جس میں نفاق کا کوئی دھبّہ اور افتراق کا کھوٹ نہ ہو تو میں قدم قدم پر ان سے تلوار کے ساتھ جنگ کروں گا ان کی تلواروں اور نیزوں اور سواروں کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا۔

اللہ تم پر رحم کرے، بولو کیا کہتے ہو؟

مگر اس آواز پر کسی نے لبّیک نہ کہی، سب کے منہ میں جیسے خاموشی کی لجام لگ گئی۔ صرف بیس آدمی مجمع سے اُٹھے اور بولے! فرزندِ رسولؐ! ہمیں صرف اپنی ذات اور اپنی تلواروں پر اختیار ہے، ہم حاضر ہیں۔ آپ کے حکم کی بخوشی تعمیل کریں گے، آپ کی مرضی پر چلیں گے، لہٰذا آپ ہمیں جو چاہیں حکم فرمائیں

یہ سن کر میں نے اپنے داہنے، بائیں نظر دوڑائی تو سوائے اُن بیس آدمیوں کے اور کوئی بھی

لبّیک کہنے والا نہ تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب مجھے اپنے جدِّ بزرگوار کی سنّت پر عمل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ابتدائی دور میں اگرچہ میرے جدِّ امجد کے ساتھ انتالیس ۳۹ آدمی تھے مگر آپؐ پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے اور جب چالیس پورے ہوگئے تو آپؐ نے اظہارِ نبوّت فرما دیا۔ پس اسی طرح جب میرے پاس بھی اتنی ہی تعداد میں لوگ ہو جائیں گے تو میں بھی راہِ خدا میں ایسا جہاد کروں گا جو جہاد کا حق ہے۔

پھر میں نے اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا: پروردگارا! (تو دیکھتا ہے) میں نے ان لوگوں کو دعوتِ حق دی، انھیں ڈرایا، انھیں نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، مگر یہ لوگ میری دعوتِ حق پر لبّیک کہنے کے لیے تیار نہ ہوئے، اور نصرت چھوڑ کر بیٹھ رہے، اور میری اطاعت میں کوتاہی کرنے لگے، اور میرے دشمن کی مدد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر اپنا ایسا قہر اور ایسا عذاب نازل کر جو ان ظالموں سے ٹل ہی نہ سکے۔ اور یہ کہہ کر میں منبر سے اُتر آیا۔

پھر میں کوفے سے نکلا اور مدینہ روانہ ہوگیا۔ اور اب وہ لوگ میرے پاس آئے اور بیان کرنے لگے۔ معاویہ کا لشکر انبار[1] اور کوفہ آیا، اُس نے مسلمانوں کو لوٹا اور ان لوگوں کو قتل بھی کیا جو اُس سے جنگ نہیں کر رہے تھے۔ عورتوں اور بچّوں کو تہِ تیغ کیا۔

میں نے کہا: تم لوگ بے وفا ہو۔ مگر اس کے باوجود میں نے کچھ لوگ اور ایک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب بھی میری بیعت کو توڑ کر معاویہ کے ساتھ جا ملے۔ اور وہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السّلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیّت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اُنھیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں گے اور آپؐ کے گریہ کرنے پر تمام اہلِ آسمان اور تمام اہلِ زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہ زہراؑ اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہلِ زمین لرز اُٹھیں گے۔ امیر المومنین امام حسینؑ کے داہنے جانب مع امام حسنؑ کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہراؑ اُن کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح

[1] انبار: ایک مقام کا نام ہے

امام حسینؑ آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگالیں گے اور فرمائیں گے: "اے حسینؑ میں تم پر قربان اللہ تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کرے"۔ اور امام حسینؑ کے دائیں جانب حضرت حمزہؑ شیرِ خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیارؑ ہوں گے اور حضرت خدیجہؑ بنتِ خویلد اور حضرت فاطمہؑ بنتِ اسد محسنؑ کو لیے ہوئے آئیں گی۔ وہ زار و قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسنؑ کی ماں فاطمہؑ زہرا کہیں گی: حوالہ آیت[۱]: "ھٰذَا..... تُوْعَدُوْنَ" (انبیاء آیت)

حوالہ آیت[۲]: " یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ .... اَمَدًا بَعِیْدًا " (سورہ آلِ عمران آیت ۳۰)

ترجمہ[۱] : "یہ ہے تمہارا (وہ) دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (انبیاء آیت ۱۰۳)

ترجمہ[۲] : " جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا، اور ہر برے عمل کو جو اس نے کیا موجود پائے گا (تو وہ) آرزو کرے گا کہ اے کاش میرے اس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی" (اور اللہ تمھیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے)

ترجمۂ روایت: یہ بیان کرکے امام جعفر صادق علیہ السلام اسقدر روئے کہ آپؑ کی ریشِ مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوشی دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔

پھر مفضل بھی دیر تک روتے رہے۔ پھر عرض کرنے لگے: مولا وآقا میرے! اِن آنسوؤں کا کیا اجر ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بے حساب، اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں۔"

مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت " وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ " (التکویر: ۸)

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ (التکویر آیت ۹)

کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ترجمۂ آیت[۸] : اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

ترجمۂ آیت[۹] : کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قال ع : یا مفضل والموءدة " واللہ محسن لانہ منا لا غیر فمن قال غیر ھٰذا فکذبوہ

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے مفضل "موءدۃ" سے مراد بخدا محسن ہیں کوئی اور نہیں ہے اور جو اس کے خلاف کہے اسکو جھوٹا سمجھو

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا وآقا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ؑ: تقوم فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیقول: اللّٰھم انجز وعدك وموعدك لی فمن ظلمنی وغصبنی وضربنی وجزعنی بكل اولادی، فتبكیھا ملائكة السماوات السبع وحملة العرش وسكان الھواء ومن فی الدنیا ومن تحت اطباق الثریٰ، صائحین صارخین الی اللہ تعالیٰ، فلا یبقی احد ممن قاتلنا وظلمنا ورضی بما جری علینا الا قتل فی ذالك الیوم الف قتلة دون من قتل فی سبیل اللہ، فانه لا یذوق الموت وھو كما قال اللہ عز وجل:

الآیة " وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۘ" (سورہ ۳ آلِ عمران ۱۶۹-۱۷۰)

ترجمۂ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے بعد) حضرت فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گی کہ اے اللہ! تو اپنا وعدہ پورا فرما اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، میرا حق غصب کیا، اور مجھے زد و کوب کیا اور مجھے میری ہر اولاد کے غم میں رُلایا، تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما یہ کلمات سن کر سات آسمانوں کے فرشتے، حاملانِ عرش، فضا میں رہنے والے (سکانِ فضا) اور اہلِ دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے (تحت الثریٰ میں) جتنی مخلوق ہے وہ سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔

پھر جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا، ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے جانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اس دن ایک ہزار مرتبہ قتل کیے جائیں گے، برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کے لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمۂ آیت : اور جو لوگ راہِ خدا میں قتل کیے گئے تم اُن ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں (۱۶۹) اور وہ اُس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ اُن کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور اُنکے پیچھے رہ گئے ہیں کہ اُن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ آزردہ خاطر ہوں گے ۔ " (آلِ عمران ۱۶۹-۱۷۰)

رُجعت کا ذکر قرآن میں ہے

مفضّل نے عرض کیا: مولا! مگر آپؑ کے شیعوں میں سے بعض لوگ آپؑ حضرات کی رجعت کے قائل نہیں ہیں ؟

فقال ؑ : انّما سمعوا قول جدّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نحن سائر الائمۃ نقول :

الآیۃ[۱] " وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ " (سورۃ السجدۃ[۳۲] آیت ۲۱)

قال الصادق ؑ : العذاب الأدنیٰ ، عذاب الرّجعۃ والعذاب الأکبر ، عذاب یوم القیامۃ ۔

الآیۃ[۲] : " يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ " (سورہ[۱۴] ابراہیم آیت ۴۸)

ترجمۂ روایت : آپؑ نے فرمایا: حالانکہ اُنھوں نے ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول اور ہم تمام ائمہؑ کا قول اس آیت کے متعلق سنا ہے :

ترجمۂ آیت[۱] : " اور یقیناً ہم اُنھیں عذابِ ادنیٰ کا مزا چکھائیں گے عذابِ اکبر کے علاوہ ۔ " (السجدہ[۳۲] آیت ۲۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں " عذابِ الادنیٰ " سے مراد رجعت کے زمانے کا عذاب ہے ۔ اور " عذاب الاکبر " سے مراد قیامت کے دن کا عذاب ہے ۔ جس میں زمین و آسمان بدل دیے جائیں گے ۔ یعنی

ترجمۂ آیت[۲] : " جس دن زمین غیرِ زمین میں بدل دی جائے گی اور آسمان بھی ، اور سب کے سب ٭

مفضّل نے عرض کیا : اے میرے مولا ! ہم جانتے ہیں کہ آپ حضرات (گروہِ ائمہ) اللہ تعالیٰ کے اس قول :

(الآیۃ) " نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ " (سورۃ[۶] انعام ۸۳)

ترجمہ : " ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں ۔ "

نیز فرمایا : " اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ " ([۶] انعام ۱۲۴)

ترجمہ : اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے

اور یہ فرمایا : (الآیۃ) " إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ " (سورہ[۳] آل عمران ۳۳ - ۳۴)

ترجمہ : " تحقیق اللہ نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آلِ ابراہیمؑ کو اور آلِ عمران کو تمام جہانوں پر (فوقیت دیکر) منتخب (برگزیدہ) فرمایا ۔ اُن میں سے بعض بعضوں کی ذرّیت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ "

(ان تمام آیات) کے بموجب اللہ کے منتخب بندے ہیں ۔

قال الصّادق علیہ السّلام : یامفضّل ! فأین نحن فی ھٰذہ الآیۃ ؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضّل ! اس قرآن میں ہمارا ذکر کہاں ہے ؟

مفضّل نے عرض کیا : خدا کی قسم ، یہ مندرجہ ذیل آیات بتاتی ہیں :

پہلی آیت[۱] : " إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝ " ([۳] آل عمران ۶۸)

ترجمۂ آیت : " بیشک ابراہیمؑ سے قریب ترین انسانوں میں وہی لوگ ہیں جو اُن کی اور اِس نبی کی اور اُن کی جو ایمان لائے پیروی کرتے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے ۔

دوسری آیت[۲] : " مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۝ " ([۲۲] الحج : آیت ۷۸)

ترجمہ : (یہ تمھارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے اُس نے تمھارا نام مسلم رکھا ہے)

تیسری آیت[۳] : قولِ حضرت ابراہیمؑ ہے : " وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝ " (سورہ[۱۴] ابراہیم ۳۵) یعنی : (اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بُت پرستی سے اجتناب کی توفیق دے)

اور ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی چشم زدن کے لیے بھی بُت و مورت کی پرستش نہیں کی اور نہ کبھی شرک کیا ۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

" وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي ۖ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ " (سورۂ بقرہ: آیت ۱۲۴)

ترجمۂ آیت: " اور جب ابراہیمؑ کی آزمائش اُن کے رب نے چند کلمات سے کی، اور وہ ان میں پورے اُترے تو اُس (اللہ) نے فرمایا: بیشک میں نے تمھیں لوگوں کا امام قرار دیا۔ اُنھوں (ابراہیمؑ) نے عرض کیا: اور میری اولاد میں سے (کس کو یہ عہدۂ امامت عطا ہوگا؟) اُس (اللہ) نے فرمایا: میرا عہد (یہ عہدۂ امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ "

اِس آیت میں "عہد" سے مراد عہدۂ امامت ہے جو کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔

آپؑ نے فرمایا: اے مفضّل! تمھیں کیسے معلوم کہ ظالم کو عہدۂ امامت نہ ملے گا؟

مفضّل نے عرض کیا: مولا و آقا! میرا امتحان نہ لیجیے، اس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے میرے علم کو نہ آزمائیے، اس لیے کہ یہ علم تو ہمیں آپ ہی حضرات سے ملا ہے آپ حضرات سے تو ہم نے فیض حاصل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: اے مفضّل! تم سچ کہتے ہو۔ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس سلسلے میں عطا فرمائی ہے اگر تم اس کا اعتراف نہ کرتے تو آج تم ایسے نہ ہوتے۔

پھر فرمایا: اچھا مفضّل! یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ کہاں ہے کہ کافر ظالم ہے؟

مفضّل نے عرض کیا: جی ہاں اے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے:

" وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ " (سورۂ البقرہ آیت ۲۵۴)

اور کافر وہ ہیں جو ظالم ہیں۔

" وَالْكَافِرُونَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ "[1]

" اور کافر ہی وہ ہیں جو فاسق ہیں "

اور جس نے کفر اختیار کیا، فسق کیا یا ظلم کیا اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا امام نہیں بنائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: اے مفضّل! تم نے بڑی اچھی بات کہی۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ ہماری رجعت کے کس طرح قائل ہو جبکہ ہمارے مقدمین شیعہ تو رجعت کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی ملک و سلطنت واپس دے گا

[1] یہ آیت نہیں ہے بلکہ سورۂ مائدہ کی ۴۷ ویں آیت سے مفہوم لیا گیا ہے

اور امام مہدی علیہ السّلام کو بادشاہ بنا دے گا۔ مگر ان لوگوں پر واے ہو ہماری سلطنت اور ہمارا ملک ہم سے چھینا ہی کب گیا جو وہ ہمیں واپس کرے گا۔

مفضّل نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ حضرات کی سلطنت اور ملک آپ سے ہرگز چھینا نہیں گیا۔ اس لیے کہ آپ حضرات کا ملک و سلطنت تو نبوّت، رسالت اور وصایت اور امامت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: اے مفضّل! اگر ہمارے شیعہ قرآن میں تدبّر اور غور و فکر کرتے تو ہمارے فضائل میں کبھی شک نہ کرتے، کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

الآیۃ: " وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ " (سورۂ القصص آیت ۵-۶)

ترجمۂ آیت: " اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُنھیں امام بنائیں اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا اُنھیں ڈر تھا۔ "

واللہ یا مفضّل! انّ تنزیل ھٰذہ الآیۃ فی بنی اسرائیل وتاویلھا فینا وانّ فرعون وھامان تیم و عدیؓ

ترجمہ: خدا کی قسم اے مفضّل! مندرجہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل کے قصّے میں نازل ہوئی ہے مگر اس کی تاویل ہم لوگوں میں ہے اور فرعون و ہامان بنی تیم و عدی کے ہیں (یعنی فلاں فلاں)

مفضّل نے عرض کیا: اے میرے مولا! متعہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال الصّادقؑ: المتعۃ حلال طلق والشاھد بھا قول اللہ عزّوجلّ

الآیۃ: " وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ "

(سورۂ البقرہ ۲۳۵)

اللہ نے متعہ کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

قال الصّادق ؑ: " والمتعة الّتی اُحلّها اللہ فی کتابه واطلقها الرسول عن اللہ لسائر المسلمین فهی قوله عزّ وجلّ:

الآیة "وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا."

(سورۃ النساء آیت ۲۴)

وَالفرق بین المزوّجة والمتعة انّ للزوجة صداقًا وللمتعة اجرۃ فتمتّع سائر المسلمین علیٰ عهد رسول اللہ صلّی اللہ علیه وآله فی الحجّ وغیرہ، وایّام ابی بکر، واربع سنین فی ایّام عمر، حتّی دخل علیٰ اُخته عفرا فوجد فی حجرها طفلاً یرضع من ثدیها فنظر إلیٰ درّۃ اللّبن فی فم الطفل فاغضب وارعد واربدّ واخذ الطفل علیٰ یدہ وخرج حتّی اتی المسجد، ورقا المنبر وقال: "نادوا فی الناس إنّ الصلاۃ جامعة، وکان غیر وقت صلاۃ یعلم الناس أنّه لأمر یریدہ عمر فحضروا فقال: "معاشر النّاس من المهاجرین والانصار واولاد قحطان من منکم یحبّ أن یری المحرّمات علیه من النساء ولها مثل هذا الطفل؟ قد خرج من احشائها وهو یرضع علیٰ ثدیها وهی غیر متبعّلة؟ فقال بعض القوم: ما نحبّ هذا؟ فقال: الستم تعلمون انّ اُختی عفرا بنت خیثمة اُمّی وابی الخطّاب غیر متبعّلة؟ قالوا بلیٰ، قال فانّی

دخلت علیها فی هذہ الساعة، فوجدت هذا الطفل فی حجرها فناشدتها انّی لك هذا؟

فقالت: تمتّعت۔

فاعلموا سائر الناس! انّ هٰذہ المتعة الّتی کانت حلالاً للمسلمین فی عهد رسول اللہ صلّی اللہ علیه وآله قد رأیت تحریمها، فمن ابی ضربت جنبیه بالسوط فلم یکن فی القوم منکر قوله: ولا رادّ علیه، ولا قائل لا یأتی رسول بعد رسول اللہ او کتاب بعد کتاب اللہ۔ لا نقبل خلافك علیٰ اللہ وعلیٰ رسوله وکتابه۔ بل سلّموا ورضوا۔"

ترجمہ

"آپؑ نے فرمایا: "متعہ حلال ہے اور جائز ہے، اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔" اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو حلال قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت تمام مسلمانوں کو دی ہے چنانچہ سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں ہے کہ:

ترجمۂ آیت: "اور وہ عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) جو کسی اور کے نکاح میں ہوں سوائے اُن کے جو تمھاری ملکیت ہو جائیں۔ اللہ کے اس تحریری حکم کی پابندی تم پر واجب ہے اس کے ماسوا (سب عورتیں) تم پر حلال ہیں، بشرطیکہ تم انھیں نیک نیتی سے اپنے اموال کے عوض (مہر ادا کر کے) حاصل کرو نہ کہ بدکاری کی غرض سے، اور اُن میں سے جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا، اُنھیں اُن کے مہر جو تم نے مقرر کیے ہیں ادا کر دو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم باہمی رضامندی سے مہر مقرر کرنے کے بعد اس (مہر کے) معاملہ میں کوئی سمجھوتہ کر لو۔ بیشک اللہ جاننے والا صاحبِ حکمت ہے۔"

ترجمۂ روایت: اور زنِ مزوّجہ اور زنِ ممتوعہ میں فرق یہ ہے کہ مزوّجہ کے لیے مہر ہوتا ہے اور ممتوعہ کے لیے اجرت۔

چنانچہ: سارے مسلمان عہدِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حج وغیرہ کے موقع پر اور پورے عہدِ حضرت ابوبکرؓ میں اور چار سال تک حضرت عمرؓ بن خطاب کے

دور میں متعہ کرتے رہے، مگر ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بہن عفرا کے پاس
پہونچے تو دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ ہے جسے وہ دودھ پلا رہی ہے
اور اس کی پستان بچّے کے منہ میں ہے۔ یہ دیکھ انھیں غصّہ آیا اور بہت
غرّائے اور گرجے اور بچّے کو اُس کی گود سے لیکر مسجد میں آئے اور منبر پہ بیٹھ
گئے اور حکم دیا کہ نمازِ جماعت کے لیے اذان کہو، حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ
تھا اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی اہم کام کے لیے بلایا ہے۔ اس لیے
لوگ فوراً جا پہنچے۔ تو انھوں نے مجمع سے کہا:

اے گروہِ مہاجرین و انصار و اولادِ قحطان! تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا
کہ ان کی محرم عورتوں (بہن بیٹیوں) کے اس طرح کا لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کو
دودھ پلائے جبکہ ابھی وہ شوہر دار بھی نہ ہو؟

بعض لوگوں نے کہا: نہیں، ہمیں تو یہ بات پسند نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ بولے: تمھیں معلوم نہیں کہ میری بہن عفرا جو میری ماں خیثمہ اور میرے باپ خطّاب
کی بیٹی ہے اور وہ ابھی غیر شوہر دار ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔

وہ بولے: کہ میں ابھی اس کے پاس گیا تھا تو دیکھا کہ یہ بچہ اُس کی آغوش میں ہے۔ تو
میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ بچّہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

اُس نے جواب دیا کہ میں نے متعہ کیا تھا۔

اب آپ سب لوگ سن لیں کہ یہ متعہ جو عہدِ رسولؐ میں حلال تھا اس کو میں حرام قرار دیتا ہوں
اور جو اس کی حرمت سے انکار کرے گا میں اس کی پشت پر کوڑے لگاؤں گا

لہٰذا، اُن کے کوڑوں کے خوف سے سب نے تسلیم کر لیا کسی کو انکار کی جرأت نہ
ہو سکی، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد کوئی رسول یا
قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئی جو اس کے حکم کو منسوخ کر دے۔ لہٰذا ہم
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور قرآن مجید کے خلاف تمھارا حکم نہیں مانتے، بلکہ
سب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔"

مفضّل نے عرض کیا: میرے مولا و آقا! متعہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اس کے لیے ستّر شرائط ہیں جس نے ان میں سے کسی ایک شرط کے بھی خلاف کیا
یقیناً، کہ اُس نے خود پر ظلم کیا۔

الغرض اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

پھر میرے جد حضرت علیؑ ابن الحسینؑ اور میرے پدرِ بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ
اُٹھیں گے اور اپنے جدِّ امجد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اُن کی اُمّت
کے ہاتھوں جو اُن پر ظلم ہوئے تھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے جو کچھ میرے
ساتھ منصور دوانیقی نے ظلم کیے ہیں ان کی شکایت کروں گا۔

پھر میرے فرزند موسیٰؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ
سے ہارون الرشید نے جو ظلم ان پر روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر علیؑ بن موسیٰؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے
مامون الرشید نے جو کچھ ظلم ان کے ساتھ روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر محمّد بن علیؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے جدِّ امجد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ
سے مامون الرشید کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن محمّد کھڑے ہوں گے اور اپنے جدِّ امجد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ
سے متوکّل کے ظلم و جور کی شکایت کریں گے۔

پھر حسنؑ عسکری بن علیؑ کھڑے ہوں گے اور اپنے جدِّ بزرگوار حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ
سے معتز باللہ کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر مہدی کھڑے ہوں گے جن کا نام میرے جدِّ امجد حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ
کا نام ہوگا، اور اُن کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی قمیص ہوگی
جو جنگ میں آپؐ کے دندانِ مبارک دہنِ مبارک سے جُدا ہونے کے وقت خون
سے تر ہو گئی تھی۔ فرشتے ان کے جلو میں ہوں گے اور وہ آکر حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلّم کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے جدِّ بزرگوار! آپ میرے
اوصاف بھی (اپنی اُمّت سے) بیان فرما کر گئے تھے، میرے بارے میں لوگوں کی
رہنمائی فرما گئے تھے، میرا نام و نسب بتا دیا تھا، اور آپؐ نے میری کنیت
تک بیان فرما دی تھی مگر اس کے باوجود آپؐ کی اُمّت نے مجھے ماننے سے انکار
کیا، سرکشی پر اُتر آئی اور لوگ کہنے لگے کہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوئے، وہ کب تھے
اور کہاں تھے اور اب کہاں ہیں؟ وہ کب ہوں گے؟ اور کہاں ہوں گے؟ اور اگر
رہے بھی ہوں گے تو اب تک مر چکے ہوں گے اور اب تو ان کی اولاد بھی کوئی نہیں ہے

اور اگر وہ صحیح ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تاخیر کیوں کرتا۔ میں یہ سب کچھ سن کر صبر کرتا رہا، مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکمِ ظہور دے دیا ہے اے جدِّ بزرگوار!

یہ سب کچھ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

"حمد اس خدا کی جس نے ہم سے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا اور اب ہم جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کتنا عمدہ بدلہ واجر ہے۔"

پھر فرمائیں گے: جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ: اللہ کی طرف سے نصرت آگئی اور فتح ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ وحق ہے: ھو الّذی ارسل......... المشرکون (توبہ: ۳۳) (صف: ۹)

ترجمۂ آیت: "وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا "تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے"۔

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ......... نَصْرًا عَزِيْزًا" (فتح: ۱-۳)

ترجمۂ آیت: "بیشک ہم نے آپ کو فتحِ مبین عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرما دے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرماتے۔"

مفضّل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"یا مفضّل! اِنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اللّٰھم حمّلنی ذنوب شیعة اخی و اولادی الاوصیاء ما تقدّم منھا وما تأخّر الی یوم القیامة، ولا تفضحنی بین النّبیّین والمرسلین من شیعتنا فحمّله الله ایاھا وغفر جمیعًا۔"

ترجمہ روایت: "اے مفضّل رسول اللہ ص نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تاقیامت اگلے اور پچھلے، مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء ومرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا، تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا۔

مفضّل کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں دیر تک روتا رہا پھر عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ کا یہ فضل وکرم ہم لوگوں پر آپ حضرات کے صدقے میں ہے۔

آپ نے فرمایا: "یا مفضّل! ما ھو الّا انت و امثالك بلیٰ یا مفضّل! لا یحدّث بھذا الحدیث اصحاب الرّخص من شیعتنا فیتّکلون علیٰ ھذا الفضل، ویترکون العمل فلا یغنی عنھم من الله شیئًا لانّا کما قال الله تبارك وتعالیٰ فینا الآیة: "لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ" (سورة الانبیاء: ۲۸)[2]

ترجمہ روایت: "حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضّل! وہ شیعہ تم اور تم جیسے ہی لوگ ہیں، مگر یہ حدیث ہمارے شیعوں میں سے اصحابِ رُخص[1] سے بیان نہ کر دینا، ورنہ وہ عمل ترک دیں گے اور پھر انھیں اللہ کے غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ کیونکہ ہم بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمۂ آیت: "وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کے لیے جس سے وہ راضی ہو اور وہ اللہ کے خوف سے خائف ولرزاں رہتے ہیں۔" (الانبیاء ۲۸)[2]

مفضّل نے عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ"

("تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔") لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تو تمام ادیان پر غالب نہیں آئے؟

امام صادق ع نے فرمایا: یا مفضّل! لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ظھر علی الدّین کلّه ما کانت مجوسیّة ولا یھودیّة ولا صابئیّة ولا نصرانیّة ولا فرقة ولا خلاف ولا شكّ وشرك ولا عبدة اصنام ولا اوثان ولا اللّات والعزّیٰ ولا عبدة الشمس والقمر، ولا النّجوم ولا النّار ولا الحجارة، وانّما قوله: "لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" فی ھذا الیوم و ھذا المھدیّ وھذه الرّجعة وھو قوله: وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ"[2]

[2] سورة الانفال - ۳۹) [1] اصحابِ رُخص: کم درجہ کے شیعہ لوگ

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا:

"اے مفضّل! اگر حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سارے ادیان پر غالب آجاتے تو دنیا میں نہ کوئی یہودی باقی رہ جاتا، نہ کوئی مجوسی، نہ کوئی صابئی نہ کوئی نصرانی، نہ یہ فرقے رہ جاتے، نہ کوئی مخالف، نہ کوئی شک کرنے والا نہ کوئی مشرک، نہ کوئی بت پرست، نہ لات وعزّیٰ کو پوجنے والا، نہ سورج اور چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والا، نہ آتش پرست اور نہ پتھروں کی پوجا کرنے والا باقی رہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے

یہ تو اس دن کے لیے فرمایا ہے جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ یہ رجعت ہوگی اور اسی زمانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

ترجمہ آیت: "اور ان سے جنگ کرو یہانتک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے خالص ہو جائے" (سورہ انفال ۳۹)

مفضّل نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ماخوذ ہے آپ حضرات کے پاس اللہ کی عطا کردہ سلطنت و قدرت ہے آپ حضرات اللہ کے حکم سے بولتے ہیں اور اُسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

الغرض اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

ثمّ يعود المهديؑ الى الكوفة، وتمطر السماء بها جرادًا من ذهب، كما امطره الله في بني اسرائيل على ايوبؑ ويقسم على اصحابه كنوز الارض من تبرها ولجينها وجوهرها۔"

ترجمہ: "پھر امام مہدی علیہ السّلام کوفہ واپس آئیں گے۔ اور آسمان سے سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ پر اس کی بارش کی تھی۔ اور آپ اپنے اصحاب پر زمین کے خزانے سونے چاندی اور جواہرات تقسیم فرمائیں گے۔

مفضّل نے عرض کیا: میرے آقا و مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس پر اپنوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادقؑ: اوّل ما يبتدئ المهديؑ عليه السّلام أن ينادي في جميع العالم: ألا من له عند احد من شيعتنا دين فليذكره حتّى يردّ الثومة والخردلة فضلًا عن القناطير المقنطرة من الذهب والفضّة والاملاك فيوفّيه إيّاه۔"

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السّلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرا دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ لہسن کی ایک گانٹھ یا رائی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ پر کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔"

مفضّل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصّادقؑ: يأتي القائم عليه السّلام بعد ان يطأ شرق الارض وغربها، الكوفة ومسجدها ويهدم المسجد الذي بناه يزيد بن معاوية لعنة الله لمّا قتل الحسين بن عليؑ عليه السّلام و (هو) مسجد ليس لله ملعون ملعون من بناه

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السّلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کر کوفہ اور مسجدِ کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسمار کرا دیں گے جس کو یزید بن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ۔ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السّلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔"

مفضّل نے عرض کیا: مولاؑ! حضرت امام قائم علیہ السّلام کی مدّتِ حکومت کتنی ہوگی؟

قالؑ: "قال الله عزّ وجلّ:

الآیۃ: "فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ • وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۚ" (هود آیت ۱۰۵ تا ۱۰۸)

والمجذوذ "المقطوع" ای عطاء غیر مقطوع عنهم بل هو دائم ابداً وملك لا ينفد وحكم لا ينقطع، وامر لا يبطل الّا باختيار الله و مشيّته و ارادته التى لا يعلمها الّا هو؛ ثمّ القيامة وما وصفه الله عزّوجلّ فى كتابه۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا•

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمۂ آیت: "پس اُن میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ اور وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں اُن کے لیے آہیں سسکیاں (چیخ و پکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے جبتک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے۔

اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار کو منظور ہو: (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی۔"

اس آیت میں "محذوذ" کے معنی "منقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں کے لیے مسلسل اور غیر منقطوع ہوگی، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت ختم نہ ہوگی، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الٰہی نہیں ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد قیامت آئے گی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے۔ اور اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمدؐ پر جو نبی ہیں اور آپؐ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت۔

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝" (ھود آیت ۱۰۵ تا ۱۰۸)

والمجذوذ "المقطوع" ای عطاء غیر مقطوع عنھم بل ھو دائم ابداً وملك لا ینفد وحکم لا ینقطع، وامر لا یبطل الّا باختیار الله و مشیّته و ارادته التی لا یعلمھا الّا ھو؛ ثمّ القیامۃ وما وصفه الله عزّوجلّ فی کتابه۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمۂ آیت: "پس اُن میں بعض بدبخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ اور وہ لوگ جو بدبخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں اُن کے لیے آہیں سسکیاں (چیخ وپکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے جبتک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے۔

اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار کو منظور ہو۔ (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی۔"

اس آیت میں "مجذوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں کے لیے مسلسل اور غیر مقطوع ہوگی، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت ختم نہ ہوگی، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الٰہی نہیں ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد قیامت آئے گی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے۔ اور اللہ کی رحمت نازل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمدؐ پر جو نبی ہیں اور آپؐ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام۔

باب ۲۹

زمانۂ رجعت امام قائم علیہ السلام

(۱) رجعت صرف مومنِ خالص اور خالص مشرکین کے لیے ہے

سعد نے ابن عیسٰی و ابن ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے البزنطی سے اور اُنھوں نے حمّاد بن عثمان سے اور اُنھوں نے محمّد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حمران بن اعین اور ابوالخطّاب دونوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

یقولؑ: "اوّل من تنشقّ الارض عنہ و یرجع الی الدّنیا الحسینؑ بن علیؑ علیہ السّلام وانّ الرّجعۃ لیست بعامّۃ وھی خاصّۃ لا یرجع الّا من محض الایمان محضًا او محض الشّرک محضًا"

ترجمہ: "سب سے پہلے جن کے لیے زمین قبر شق ہوگی اور دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے وہ حضرت امام حسین ابنِ علی علیہ السّلام ہوں گے۔ رجعت عام نہیں ہوگی، بلکہ خاص لوگوں کی رجعت ہوگی۔ صرف خالص مومن اور خالص مشرک کی دنیا میں دوبارہ رجعت ہوگی۔" (منتخب البصائر)

(۲) حضرت رسول اللہؐ اور حضرت امیرالمومنینؑ کی رجعت

بہٰذا الاسناد: حمّاد سے، اُنھوں نے بُکَیر بن اَعین سے روایت کی، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدّس ذات سے سنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں یعنی حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ "انّ رسول اللہ و علیًّا سیرجعان"

ترجمہ: "حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ اور حضرت علی علیہ السّلام دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔"

(۳) جبت و طاغوت کا ذکر رجعت چھوڑو تالیفِ انسان کرو۔ دل آزاری نہ کرو

بہٰذا الاسناد، حمّاد سے، اُنھوں نے فضیل سے، فضیل نے حضرت ابی جعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ: "لا تقولوا الجبت و الطّاغوت، ولا تقولوا الرّجعۃ، فان قالوا لکم فانّکم قد کنتم تقولون ذلک فقولوا: امّا الیوم فلا نقول، فانّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قد کان یتألّف النّاس بالمائۃ الف درھم لیکفّوا عنہ فلا تتألّفونھم بالکلام ؟"

ترجمہ: "تم لوگ یہ نہ کہو کہ جبت و طاغوت (بے دین اور سرکش) دونوں اس دنیا میں دوبارہ واپس کیے جائیں گے۔ اور اگر کوئی تم لوگوں سے کہے کہ تم تو اسی کے قائل تھے، تو ان سے کہہ دو کہ آج ہم لوگ یہ نہیں کہتے۔ اس لیے کہ خود حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تو ایک لاکھ درہم دے کر لوگوں کی تالیف کیا کرتے تھے۔ پھر کیا تم لوگوں کی تالیف کلام و زبان سے بھی نہ کرو گے۔" (منتخب البصائر)

(۴) سوالِ رجعت قبل از وقت ہے

اِنھی اسناد نے حماد سے، اُنھوں نے زُرارۃ سے اور زُرارہ نے بیان کیا میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے چند رجعت جیسے اہم مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا:

فقالؑ "انّ ھٰذا الّذی تسألون عنہ لم یجیٔ اوانہ وقد قال اللہ عزّوجلّ: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ" (یونسؑ۔ ۳۹)

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: جو باتیں تم دریافت کر رہے ہو ابھی اُن کا وقت نہیں آیا ہے چنانچہ، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بلکہ اُنھوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی اُن کے پاس نہیں آئی تھی۔" (منتخب البصائر)

⑤ ہر مومن کے لیے رجعت ہے

سعد نے ابن یزید ، و ابن ابی الخطّاب و الیقطینی و ابراہیم بن محمّد جمیعاً سے اور اُنھوں نے ابن ابی عمیر سے ، اُنھوں نے ابن اُذینۃ سے اُنھوں نے محمّد بن الطیّار سے ، اور اُنھوں نے حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول :

" وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (سورۂ نمل ۸۳)

ترجمۂ آیت (اور اس دن ہم ہر امّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)

کی تفسیر میں فرمایا: لیس احد من المومنین قتل إلّا سیرجع حتّی یموت ولا احد من المؤمنین مات إلّا سیرجع حتّی یقتل ۔"

ترجمۂ روایت: " مومنین میں سے ہر ایک اگر وہ قتل کیا گیا ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور پھر وفات پائے گا ، یا اگر وفات پا گیا ہے تو دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے اور قتل کیا جائے گا ۔ "

(منتخب البصائر)

⑥ اہلِ عراق منکرینِ رجعت ہیں

سعد نے ابنِ عیسٰی سے ، اُنھوں نے الاھوازی سے ، اُنھوں نے حمّاد بن عیسٰی سے ، اُنھوں نے الحسین بن المختار سے ، اُنھوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا اہلِ عراق رجعت کے منکر ہیں ؟

میں نے عرض کیا : جی ہاں

آپؑ نے فرمایا: کیا اُنھوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں پڑھا ہے ؟

" وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (سورۂ نمل ۸۳)

(اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)

(منتخب البصائر)

⑦ حمران بن اعین اور میسر بن عبدالعزیز کی رجعت

سعد نے ابنِ عیسٰی سے ، اُنھوں نے البزنطی سے ۔ اُنھوں نے حسین

بن عمر بن یزید سے ۔ اُنھوں نے عمر بن اُبان سے ، اُنھوں نے ابن بُکیر سے اور ابنِ بکیر نے حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال ؑ : " کأنّی بحمران بن اعین و میسّر ابن عبدالعزیز یخبطان النّاس بأسیافھما بین الصفا و المروۃ ۔"

ترجمہ : آپؑ نے فرمایا " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (زمانۂ رجعت میں) حمران بن اعین اور میسّر ابن عبدالعزیز صفا و مروہ کے درمیان اپنی تلواروں سے لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر رہے ہیں ۔ "

(منتخب البصائر)

⑧ "قتل فی سبیل اللہ" سے مراد

سعد نے ابن ابی الخطّاب سے ، اُنھوں نے عبداللہ بن المغیرۃ سے اُنھوں نے ایک شخص سے ، اُس نے جابر بن یزید سے اور جابر نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے قولِ خدا :

" وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مُتُّمْ " (سورۂ آلِ عمران آیت ۱۵۷)

اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مر جاؤ

کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا :

" یا جابر ! أتدری ما سبیل اللہ ؟

اے جابر ! کیا تمھیں معلوم ہے کہ "سبیل اللہ" کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا : نہیں ، بخدا ہمیں تو اتنا ہی علم ہے جتنا آپ حضرات سے سنا ہے ۔

آپؑ نے فرمایا: القتل فی سبیل علی علیہ السلام و ذرّیتہ ، فمن قتل فی ولایتہ قتل فی سبیل اللہ ۔ ولیس أحد یؤمن بھذہ الآیۃ إلّا ولہ قتلۃ و میتۃ ، انہ من قتل ینشر حتّی یموت ۔ ومن مات ینشر حتّی یقتل ۔"

ترجمہ : " قتل فی سبیل اللہ سے مراد فی سبیل علی علیہ السلام اور ان کی ذرّیت ہے ۔ جو شخص ان کی دوستی میں قتل ہوا سمجھ لو کہ وہ فی سبیل اللہ قتل ہوا ، اور جو شخص بھی اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے قتل بھی ہے اور موت بھی ۔ لہٰذا جو شخص قتل ہوا وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا تا اینکہ اس کو موت آئے اور جس کو ان کی دوستی میں موت آئی وہ دنیا میں دوبارہ آئے گا تا آنکہ قتل ہو ۔" (منتخب البصائر)

★ ابنِ مغیرہ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۹) تمام انبیاء رجعت فرمائیں گے

سعد نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابنِ مسکان سے، اُنھوں نے فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت:

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۔" (سورۂ آلِ عمران آیت ۸۱)

ترجمہ: "اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تمہیں ضرور اُس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی۔ اُس نے کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس (عہد) پہ میرا بوجھ اُٹھا لو گے۔ اُنھوں نے کہا۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ پس گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

کی تلاوت کرتے اور فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت میں "لَيُؤْمِنُنَّ بِهٖ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لائیں گے اور "وَ لَيَنْصُرُنَّ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیاء امیر المومنین حضرت علیؑ کی مدد فرمائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ انبیاء حضرت امیر المومنینؑ کی مدد فرمائیں گے؟

قالؑ: نعم واللہ من لدن آدم فهلمّ جرًّا، فلم يبعث الله نبيًّا و لا رسولًا الّا ردّ جميعهم الى الدّنيا حتّى يقاتلوا بين يدى علىّ ابن ابى طالب امير المومنين عليه السّلام۔"

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت خاتمؐ تک جتنے

انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا اُن سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؑ امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد کریں۔"

نوٹ: مذکورہ بالا روایت ابی نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابنِ مسکان سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ نمبر (۲۲) میں روایت کی ہے۔ جو (تفسیر علی بن ابراہیم) میں بیان ہوئی ہے۔

(۱۰) يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ کی تفسیر

سعد نے ابن (ابی) الخطّاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے عمّار ابن مسروق سے، اُنھوں نے المنخّل بن جمیل سے، اُنھوں نے جابر بن یزید سے اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ: "يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ" (سورۂ مدثر آیت ۱-۲) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"بذلك محمّد صلّى الله عليه وآله وقيامه فى الرجعة ينذر فيها۔"

وقوله: "اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا" (مدثر۔ آیت ۳۶)
يعنى محمّد صلّى الله عليه وآله "نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ" فى الرجعة
وفى قوله: "اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ" (السبا۔ آیت ۲۸) يعنى
فى الرّجعة۔" (منتخب البصائر)

ترجمہ: فرمایا: "مدثر" سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور "قم فانذر" یعنی آپؐ کا قیام زمانۂ رجعت میں ہوگا جس میں آپؐ لوگوں کو ڈرانے کے لیے کھڑے ہوں گے۔

اور اللہ کا قول: "اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ" (مدثر۔ ۳۶)
یعنی: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانۂ رجعت میں بشر کے لیے نذیر ہیں۔
نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا" (سبا آیت ۲۸)
یہ بھی زمانۂ رجعت کے لیے ہے۔

(منتخب البصائر)

(۱۱) قیامت سے پہلے دوبارہ حیات پھر موت

ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ :

" اَنَّ امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ کان یقول : اِنَّ المدثّر ھو کائن عند الرجعة "

فقال لہ رجل : یا امیرالمؤمنینؑ ! أحیاة قبل القیامة ثمّ موت ؟ قال، فقال لہ عند ذٰلک : نعم واللہ لکفرة من الکفر بعد الرّجعة آشدّ من کفرات قبلھا ۔"

ترجمہ : " امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ " مدثّر " زمانہ رجعت میں ہونا ہے ۔"

ایک شخص نے عرض کیا : یا امیرالمومنینؑ ! کیا قیامت سے پہلے دوبارہ حیات ہے اس کے بعد موت ہے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، خدا کی قسم ، زمانہ رجعت میں پہلے سے زیادہ کفر موجود ہوگا۔"

(منتخب البصائر)

(۱۲) لشکرِ امیرالمومنینؑ اور لشکرِ ابلیس میں جنگ

سعد نے ابن ابی الخطّاب سے اُنہوں نے موسیٰ بن سعدان سے اُنہوں نے عبد اللہ بن القاسم الحضرمی سے ، اُنہوں نے عبدالکریم بن عمرو الخثعمی سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرماتے تھے

یقولؑ : " اِنَّ ابلیس قال : " اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ " (اعراف - ۱۵) فابی اللہ ذٰلک علیہ " فقال اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ " فاذا کان یوم الوقت المعلوم ، ظھر ابلیس لعنہ اللہ فی جمیع اشیاعہ منذ خلق اللہ آدمؑ الی یوم الوقت المعلوم و ھی آخر کرّة یکرّھا امیرالمومنین علیہ السلام

فقلت : وانّھا لکرّات ؟ قالؑ : نعم ، انّھا لکرّات وکرّات ما من امام فی قرن الّا ویکرّ معہ البرّ والفاجر فی دھرہ حتّی یدیل اللہ المؤمن (من) الکافر۔

فاذا کان یوم الوقت المعلوم کرّ امیرالمؤمنین علیہ السلام فی اصحابہ وجاء ابلیس فی اصحابہ ، ویکون میقاتھم فی ارض من اَراضی الفرات یقال لہ : الرَّوحا قریب من کوفتکم ، فیقتتلون قتالاً لم یقتتل مثلہ منذ خلق اللہ عزّوجلّ العالمین فکأنّی انظر الی اصحاب علی امیرالمومنین علیہ السلام قد رجعوا الی خلفھم القھقری مائة قدم وکأنّی انظر الیھم وقد وقعت بعض ارجلھم فی الفرات ۔

فعند ذٰلک یھبط الجبّار عزّوجلّ فی ظلل من الغمام والملائکة وقضی الامر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اَمامہ بیدہ حربة من نور فاذا نظر الیہ ابلیس رجع القھقری ناکصًا علیٰ عقبیہ فیقولون لہ اصحابہ : اَین ترید وقد ظفرت ؟ فیقول : " انّی اریٰ ما لا ترون انّی اَخاف اللہ ربّ العالمین " . فیلحقہ النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہ فیطعنہ طعنة بین کتفیہ ، فیکون ھلاکہ وھلاک جمیع اشیاعہ فعند ذٰلک یُعبد اللہ عزّوجلّ ولا یُشرک بہ شیئًا ویملکُ امیرالمؤمنین علیہ السلام اَربعًا واَربعین الف سنة حتّی یلد الرّجل من شیعة علی علیہ السلام اَلف ولد من صلبہ ذُکرًا وعند ذٰلک تظھر الجنّتان المدھامّتان عند مسجد الکوفة وما حولہ بما شآء اللہ ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے : (ترجمہ)

ترجمہ " ابلیس نے کہا : اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ " (اعراف ۔ ۱۵) (مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے)

تو اللہ نے اسے منظور نہ کیا اور فرمایا : " اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ " (اعراف ۱۶) یعنی (تجھے یومِ وقتِ معلوم تک کی مہلت ہے ۔)

لہٰذا : جب یومِ وقتِ معلوم آئے گا تو ابلیس اپنے تمام لوگوں کو لیکر ظاہر ہوگا جو خلقت حضرت آدمؑ سے لیکر یومِ وقتِ معلوم تک اس کی پیروی کر چکے ہوں گے

اور یہ آخری جنگ ہوگی جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور ابلیس لعین کے درمیان ہوگی۔"

میں نے عرض کیا: کیا اس سے پہلے بھی جنگ لڑی جا چکی ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: "جنگیں ہوں گی اور برابر ہوں گی، اور ہر امامؑ کے اپنے اپنے دور میں نیکی اور بدی کی جنگ ہوتی رہے گی۔

اور جب یوم وقت معلوم آئے گا تو حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے اصحاب کو لیکر آگے بڑھیں گے اور ابلیس لعین اپنے اصحاب کو لیکر بڑھے گا اور یہ معرکہ تم لوگوں کے کوفہ کے قریب مقام "روحا" پر ہوگا جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے اور ایسا گھمسان کا رن پڑے گا کہ جب سے دنیا ہوئی ایسا رن کبھی نہ پڑا ہوگا۔

چنانچہ: مجھے ایسا نظر آرہا ہے کہ حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام کے اصحاب کو مجبوراً سو قدم پیچھے ہٹنا پڑے گا اور ایسا بھی نظر آتا ہے کہ بعض اصحاب کے قدم پیچھے ہٹتے ہٹتے دریائے فرات میں اُتر جائیں گے۔

اُس وقت خدائے قہار و جبار نصرت کے لیے بادلوں سے فرشتوں کی فوج اُتارے گا اور حکم خدا پورا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں نور کا ایک نیزہ ہوگا جب ابلیس کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے پیچھے کی طرف بھاگے گا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر اُس کے لشکر والے کہیں گے کہ کیوں بھاگتے ہو تم فتحیاب و ظفریاب ہو رہے ہو؟

وہ جواب دیگا: "انی اریٰ ما لا ترون انی اخاف اللہ رب العالمین"

(جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں)

ادھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام بڑھ کر اس کی پشت پر نیزہ ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اُس وقت صرف اللہ کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام چوالیس ۴۴ ہزار سال تک حکومت کرتے رہیں گے اور اس عرصے میں شیعان حضرت علی علیہ السلام میں سے ہر ایک کے صلب سے ایک ایک ہزار فرزند نرینہ پیدا ہوں گے اس وقت مسجد کوفہ اور اس کے چاروں طرف

"جنتان مدھامتان" دو سر سبز و شاداب باغات ظاہر ہوں گے۔" (منتخب البصائر)

(۱۳) حضرت امام حسینؑ اور حساب خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن القاسم سے، اُنھوں نے حسین بن احمد المنقری سے، اُنھوں نے یونس بن ظبیان نے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قالؑ: ان الذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامۃ الحسین بن علی علیہما السلام فاما یوم القیامۃ فانما ھو بعث الی الجنۃ وبعث الی النار"

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "روز قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کردیں گے پس قیامت کے دن تو صرف لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔" (منتخب البصائر)

(۱۴) سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

سعد نے ایوب بن نوح اور حسن بن علی بن عبد اللہ وغیرہ سے اور اُنھوں نے عباس بن عامر سے، اُنھوں نے سعید سے، اُنھوں نے داؤد بن راشد سے، اُنھوں نے حمران سے اور حمران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قالؑ: "انّ اوّل من یرجع لجارکم الحسین علیہ السلام فیملک حتی تقع حاجباہ علی عینیہ من الکبر۔"

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ بوڑھے ہو کر آپؑ کی بھویں لٹک کر آپؑ کی آنکھوں پر آجائیں گی۔" (منتخب البصائر)

★ سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبد الجبار اور احمد بن الحسن بن فضال سے اور اُنھوں نے حسن بن فضال سے، اُنھوں نے ابو المغرا سے، اُنھوں نے داؤد بن راشد سے مندرجہ بالا روایت کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصائر)

★ اور یہی روایت سعد نے ابنِ عیسٰی سے اُنھوں نے اہوازی و محمّد برقی سے اُنھوں نے نضر سے، اُنھوں نے یحییٰ حلبی سے، اُنھوں نے معلّی ابوعثمان سے اُنھوں نے معلّی بن خنیس سے اور اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نمبر (۱۹) میں اور روایت نمبر (۵۴) میں بھی سعد و ابنِ عیسٰی و عمر بن عبد العزیز جمیل بن درّاج و معلّی بن خنیس اور زید شحام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے نقل کی ہے۔ (بحوالہ منتخب البصائر)

(۱۵) ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائے گی

سعد نے احمد بن محمّد سیّاری سے، اُنھوں نے احمد بن عبد اللہ بن قبیصہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے، اُنھوں نے اپنے کسی شخص سے اور اُس شخص نے حضرت ابوعبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے قولِ خدا:

"یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ" (سورۂ الذاریات آیت ۵۱، ۱۳)

کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"یکسرون فی الکرّۃ کما یکسر الذھب حتّی یرجع کلّ شیٔ الی شبھہ یعنی الی حقیقتہ۔" (۶۱)

ترجمۂ آیت: "جس دن اُنھیں آگ سے عذاب دیا جائے گا۔" (الذاریات ۵۱: ۱۳)

آپ نے فرمایا کہ: "لوگ زمانۂ رجعت میں اس طرح تپائے جائیں گے جس طرح آگ میں سونا تپایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص کی حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی۔" (منتخب البصائر)

(۱۶) ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا

سعد نے یقطینی سے، اُنھوں نے قاسم سے، قاسم نے اپنے جد حسن سے حسن نے حضرت ابوابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

"لترجعنّ نفوس ذھبت ولیقتصّنّ یوم یقوم ومن عذّب یقتصّ بعذابہ ومن اُغیظ اغاظ بغیظہ ومن قتل اقتصّ بقتلہ ویردّ لھم اعداؤھم معھم حتّی یأخذوا بثأرھم، ثمّ یعمرون بعدھم ثلاثین شھرًا ثمّ یموتون

فی لیلۃ واحدۃ قد ادرکوا ثأرھم وشفوا انفسھم ویصیر عدوّھم الی اشدّ النّار عذابًا ثمّ یوقفون بین یدی الجبّار عزّ وجل فیوخذ لھم بحقوقھم۔"

(ترجمہ)

امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا: کچھ لوگ جو دنیا سے گذر چکے ہیں دوبارہ دنیا میں رجعت کریں گے اور اپنا قصاص لیں گے جس کو اذیت دی گئی ہے وہ اپنی اذیت کا بدلہ لے گا جس کو ستایا گیا ہے وہ اس ستائے جانے کا بدلہ لے گا جس کو قتل کیا گیا ہے وہ اپنے قتل کا بدلہ (اپنے قاتل سے) لے گا اور بدلے و قصاص کے لیے اُن کے دشمن بھی دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے تاکہ وہ (مظلوم اپنے دشمن سے) اپنا قصاص و انتقام لے سکے اور اس قصاص کے بعد وہ تیس ماہ زندہ رہیں گے اس کے بعد صرف ایک ہی شب میں سب کے سب مر جائیں گے۔ ان کے دلوں کو ٹھنڈک مل جائے گی اور اُن کے دشمنوں کو جہنّم کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا حق حاصل کریں گے۔" (منتخب البصائر)

(۱۷) رجعت کا ذکر قرآن میں

مذکورہ اسناد سے حسن بن راشد نے محمّد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوعبد اللہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا ان دونوں میں باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی اثنا میں میرے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ کرّہ (رجعت) کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟

قالؑ: "اقول فیھا ما قال اللہ عزّ وجلّ وذلک انّ تفسیرھا (یعنی تفسیر الکرّۃ) صار الی رسول اللہ قبل ان یأتی ھذا الحرف بخمسۃ وعشرین لیلۃ قول اللہ عزّ وجلّ:

"تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ" (النّزعٰت آیت ۱۲)

اذا رجعوا الی الدّنیا ولم یقضوا ذحولھم۔ فقال لہ ابی: یقول اللہ عزّ وجلّ "فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ" ای شیٔ اراد بھذا؟ فقال اذا انتقم منھم وباتت بقیّۃ الارواح ساھرۃ لاتنام ولا تموت۔

ترجمہ : " امامؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو اللہ عزّوجل فرماتا ہے

ترجمہ آیت : " (یہ رجعت تو نقصان دہ ہی رہی) (نازعات ۷۹ ۔ ۱۲)
یعنی جب وہ دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے اور اس میں بھی ان کا
قصاص پورا نہ ہوگا تو وہ کہیں گے ۔ (تلك . . . . خاسرة)
میرے والد نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے :
(آیت) " فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۚ (النازعات ۷۹ : ۱۳، ۱۴)
(ترجمہ آیت) پس وہ تو ایک جھڑکی ہی ہوگی ۔ پھر وہ اچانک بیدار ہوں گے)
آپؑ نے فرمایا: وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے اور بقیہ لوگ ابھی نہ سوتے
ہوں گے اور نہ ان پر موت طاری ہوگی ۔ " (منتخب البصائر)

(۱۸) زمانۂ رجعت میں حکومتِ ائمہؑ

سعد نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعتِ رواۃ سے ، اس جماعت نے ابنِ
ابوعثمان و ابراہیم بن اسحاق سے ، اُنھوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے ، اُنھوں نے اپنے والد سے
روایت بیان کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام
سے قولِ خدا : " اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ " (مائدہ ۵ : ۲۰)
یعنی (جب اُس نے تم میں اپنے انبیاءؑ قرار دیے اور تم کو بادشاہ بنایا ۔)
کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا :
" الانبیاء رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم وابراھیمؑ واسماعیل و
ذرّیّتہ ، والملوك الائمّة علیہم السّلام "
قال : فقلت : وایّ ملك اعطیتم ؟
فقالؑ : ملك الجنّة وملك الكرّة ۔ "
ترجمہ : " انبیاء سے مراد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور حضرت ابراہیمؑ و حضرت
اسماعیل اور اُن کی ذرّیت ہیں اور ملوک سے مراد ائمہ علیہم السّلام ہیں ۔
راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مگر آپ حضرات کو کونسی ملوکیت اور بادشاہت ملی ؟
آپؑ نے فرمایا : جنّت کی بادشاہت اور زمانۂ رجعت کی حکومت و سلطنت ۔ "
(منتخب البصائر)

(۱۹) یہ روایت نمبر ۱۴ پر آچکی ہے ۔

(۲۰) حضرت امیرالمومنینؑ صاحبِ کرّات و رجعات ہیں

کتاب الواحدہ میں محمد بن الحسن بن عبداللہ اطروش سے ، اُنھوں نے جعفر
بن محمد بجلی سے ، اُنھوں نے برقی سے ، اُنھوں نے ابنِ ابونجران سے ، اُنھوں عاصم بن حمید
سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام روایت بیان کی ہے کہ حضرت
امیرالمومنین علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ :
" اِنّ اللہ تبارك وتعالیٰ احد واحد تفرّد فی وحدانیّته
ثمّ تکلّم بکلمة فصارت نورًا ثمّ خلق من ذلك النّور
محمّدًا صلّی اللہ علیه وآله وخلقنی وذرّیّتی ۔
ثمّ تکلّم بکلمة فصارت روحًا فاَسکنه اللہ فی ذلك النّور
واَسکنه فی اَبداننا فنحن روح اللہ وکلماته فبنا احتجّ
علیٰ خلقه ، فما زلنا فی ظلّة خضراء ، حیث لاشمس
ولاقمر ولالیل ولانهار ، ولاعین تطرف نعبده
ونقدّسه ونسبّحه ۔ وذلك قبل ان یخلق الخلق و
اَخذ میثاق الانبیاء بالایمان والنّصرة لنا و
ذلك قوله عزّوجلّ " وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ " (آلِ عمران ۳ : ۸۱)
یعنی : لَتُؤْمِنُنَّ بِمُحَمَّدٍ صلّی اللہ علیه وآله وَلَتَنْصُرُنَّ وصیّه
وسینصرونه جمیعًا ۔
وَاِنّ اللہ اَخذ میثاقی مع میثاق محمّدٍ صلّی اللہ علیه وآله وسلّم
بالنّصرة بعضنا لبعض ، فقد نصرت محمّدًا ص و
جاهدت بین یدیه ، وقتلت عدوّه ووفیت للہ
بما اَخذ علیّ من المیثاق والعهد والنصرة
لمحمّد صلّی اللہ علیه وآله ولم ینصرنی احد من
انبیاء اللہ ورسله ، وذلك لمّا قبضهم اللہ الیه

وسوف ينصرونني ويكون لي ما بين مشرقها الى مغربها وليبعثنّ الله احياء من آدم الى محمد صلى الله عليه وآله كلّ نبيّ مرسل، يضربون بين يدي بالسيف هام الاموات والاحياء والثقلين جميعًا

فيا عجبا وكيف لا اعجب من اموات يبعثهم الله احياء يلبّون زمرة زمرة بالتلبية: لبّيك لبّيك يا داعي الله قد تخلّلوا بسكك الكوفة، قد شهروا سيوفهم على عواتقهم ليضربون بها هام الكفرة وجبابرتهم واتباعهم من جبّارة الاوّلين والآخرين حتّى ينجز الله ما وعدهم في قوله عزّ وجلّ:

الآية: " وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا " (سورہ النور آیت ۵۵)

اى يعبدونني آمنين لا يخافون احدًا من عبادي ليس عندهم تقيّة۔

وانّ لي الكرّة بعد الكرّة، والرّجعة بعد الرّجعة وانا صاحب الرّجعات والكرّات وصاحب الصّولات والنقمات والدّولات العجيبات وانا قرن من حديد، وانا عبدالله واخو رسول الله صلى الله عليه وآله وسلّم

انا امين الله وخازنه وعيبة سرّه وحجابه ووجهه وصراطه وميزانه وانا الحاشر الى الله، وانا كلمة الله التي يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع۔

وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآياته الكبرى وانا صاحب الجنّة والنّار، اُسكن اهل الجنّة الجنّة واُسكن اهل (النار) النّار، والىّ تزويج اهل الجنّة

والىّ عذاب اهل النّار، والىّ اياب الخلق جميعًا۔

وانا الاياب الّذي يؤوب اليه كلّ شيء بعد القضاء والىّ حساب الخلق جميعًا۔

وانا صاحب الهبات، وانا المؤذّن على الاعراف، وانا بارز الشمس، انا دابّة الارض، وانا قسيم النّار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف۔

وانا امير المؤمنين ويعسوب المتّقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيّين ووارث النبيّين و خليفة ربّ العالمين وصراط ربّي المستقيم وفسطاطه والحجّة على اهل السماوات والارضين وما فيهما وما بينهما وانا الّذي احتجّ الله به عليكم في ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدّين وانا الّذي علمت علم المنايا والبلايا والقضايا وفصل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيّين المستخفين المستحفظين

وانا صاحب العصا والميسم وانا الّذي سخّرت لي السّحاب والرّعد والبرق والظلم والانوار والرّياح والجبال والبحار، والنجوم والشمس والقمر، انا القرن الحديد وانا فاروق الامّة وانا الهادي وانا الّذي احصيت كلّ شيء عددًا بعلم الله الّذي اودعنيه وبسرّه الّذي اسرّه الى محمد صلى الله عليه وآله واسرّه النبي صلى الله عليه وآله الىّ وانا الّذي انحلني ربي اسمه وكلمته وعلمه وفهمه۔

يا معشر النّاس اسألوني قبل ان تفقدوني، اللّهمّ انّي اُشهدك واستعديك عليهم ولا حول ولا قوّة الّا بالله العلي العظيم، والحمد لله متّبعين امره۔

ارشادِ امیر المومنینؑ ہے کہ: (ترجمہ)

" بیشک اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے اور وہ اپنی وحدانیّت میں بالکل تنہا تھا، پھر اس کے لب قدرت سے ایک کلمہ نکلا اور وہ نور ہوگیا

پھر اُس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اور مجھے اور میری ذرّیت کو خلق فرمایا۔

پھر لبِ قدرت سے ایک اور کلمہ نکلا اور وہ روح بن گیا۔ اور اللہ نے اس روح کو اس نور میں ساکن کر کے اُسے ہمارے ابدان میں ودیعت فرمادیا لہٰذا ہم لوگ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ اور ہمیں اللہ نے اپنی مخلوق پر حجّت بنایا۔ پھر ہم سب مسلسل ایک سبز رنگ کے سائے میں رہے جبکہ نہ ابھی آفتاب تھا نہ ماہتاب، نہ رات تھی نہ دن تھا اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ تھی۔ ہم لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی تقدیس و تسبیح کرتے رہے۔ اور یہ کسی مخلوق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ہم لوگوں پر ایمان لانے اور ہماری نصرت کا عہد و پیمان لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

" وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ . . . . وَلَتَنصُرُنَّه " (سورہ آلِ عمران : ۸۱)

ترجمۂ آیت: " اور جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا کہ جو کچھ تمھیں کتاب و حکمت دی جائے، پھر تمھارے پاس کوئی نبی آئے جو تمھارے پاس والی چیز کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔" " لتومننّ به ولتنصرنه "

یعنی: یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر ایمان لائیں گے اور یہ سب کے سب ان کے وصی کی نصرت کریں گے۔

اور بیشک اللہ نے مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ عہد لیا کہ ہم دونوں باہم ایک دوسرے کی مدد و نصرت کریں گے۔ چنانچہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی مدد و نصرت میں اُن کے سامنے جہاد کیا، اُن کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو عہد مجھ سے لیا تھا وہ میں نے پورا کیا، مگر انبیاء اور رسولوں نے میری کوئی نصرت نہیں کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح قبض کرلی تھی، مگر آئندہ وہ لوگ میری مدد کریں گے اور مشرق سے مغرب تک میری حکومت ہوگی اور حضرت آدمؑ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تک جتنے انبیاء و رسل ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں زندہ کر کے بھیجے گا اور وہ ہمارے سامنے تلوار سے جہاد کریں گے۔

مجھے تعجب ہے اور بھلا مجھے کیونکر نہ تعجب ہو کہ اللہ مُردوں کو زندہ کر کے مبعوث فرمائے گا جو گروہ در گروہ آگے بڑھیں گے اور کہیں گے کہ لبّیک لبّیک اے اللہ کی طرف دعوت دینے والے! اور وہ اپنی برہنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ کی گلیوں اور کوچوں میں پھریں گے تاکہ کافروں اور ظالموں اور ان کے پیروکاروں کے سر قلم کردیں، خواہ وہ اوّلین میں سے ہوں یا آخرین میں سے، یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس وعدے کو پورا کرے گا جو اُس نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ:

ترجمۂ آیت: " اللہ نے تم میں سے اُن (لوگوں) کے ساتھ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں (اپنا) نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے (اپنا) نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دے۔ پس وہ میری ہی عبادت کریں اور وہ میرے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ ٹھہرائیں " (النورٓ۔ آیت ۵۵)۔

یعنی: وہ لوگ بغیر کسی سے ڈرے ہوئے ہماری عبادت کریں۔ انھیں اُس وقت تقیّہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اور میرے لیے کرّہ بعد کرّہ و رجعت بعد رجعت ہوگی۔ میں صاحبِ رجعات اور صاحبِ کرّات ہوں۔ میں صاحبِ صولات (دبدبہ) اور طاقت والا ہوں اور بار بار انتقام لینے والا ہوں، میں عجیب و غریب دولت و سلطنت والا ہوں، میں فولادی سینگ ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا بھائی ہوں۔

میں اللہ کا امین اور اس کا خزینہ دار ہوں، میں رازدارِ الٰہی ہوں، میں اُس کا حجاب ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں صراطِ الٰہی ہوں، میں میزانِ الٰہی ہوں، میں حاشرِ خلق ہوں، میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے وہ متفرّق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرّق کرے گا۔

میں اسمائے حسنیٰ الٰہی ہوں اور اس کی اعلیٰ ترین امثال ہوں، میں اللہ کی آیتِ کبریٰ ہوں میں صاحبِ جنّت و نار (تقسیمِ جنّت و جہنّم کرنے والا) ہوں۔ میں اہلِ جنّت کو

جنّت میں اور اہلِ جہنّم کو جہنّم میں داخل کروں گا۔ میں اہلِ جنّت کی تزویج کروں گا اور اہلِ جہنّم کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ ساری مخلوق ہماری طرف پلٹ کر آئے گی۔ میں وہ مرکز ہوں کہ جہاں ہر شے پلٹ کر آئے گی۔ ساری مخلوق کا حساب وکتاب میرے ذمّے ہوگا۔ میں کئی ہیئت والا ہوں میں مقام اعراف کا مؤذّن ہوں، میں آفتاب میں ظاہر ہونے والا ہوں، میں دابّۃ الارض ہوں، میں قسیمِ نار اور خازنِ جنّت ہوں، میں صاحبِ اعراف ہوں۔

میں ہی امیرالمؤمنین، یعسوب المتّقین (پرہیزگاروں کا قائد)، سابقین کی نشانی اور لسانِ ناطقین (حق بولنے والوں کی زبان) وخاتمِ اوصیاء، اور وارثِ انبیاء، وخلیفۂ ربّ العالمین ہوں، میں اپنے ربّ کی صراطِ مستقیم ہوں، میں فسطاطِ الٰہی (خیمۂ خدا) میں اہلِ آسمان واہلِ زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر حجّتِ الٰہی ہوں۔

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہاری ابتدائے خلقت میں تم لوگوں پر حجّت قائم کی، میں بروزِ قیامت تم لوگوں پر شاہد ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام منایا و بلایا، فصل الخطاب و انساب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے میں انبیاء کی ساری نشانیاں محفوظ کیے ہوئے ہوں۔

میں صاحبِ عصا اور صاحبِ میسَم ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام بادل و رعد و برق و ظلمت و نور و ہوا و پہاڑ و سمندر و نجوم و شمس و قمر میرے لیے مسخر کردیے گئے ہیں۔ میں قرنِ حدید ہوں، میں فاروقِ امّت ہوں میں ہادی ہوں، اللہ کا وہ علم جو مجھے ودیعت ہوا ہے اور وہ اسرار ورموز جو اللہ نے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو تفویض فرمایا اس کے ذریعے سے ہر شے کی تعداد و شمار سے واقف ہوں۔ میں وہ ہوں کہ مجھے میرے رب نے اپنا اسم، اپنا کلمہ، اپنی حکمت، اپنا علم اور اپنی فہم عطا فرمایا ہے۔

اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اے اللہ! میں تجھے ان لوگوں پر اپنا گواہ بناتا ہوں۔ (اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر خدائے بزرگ و برتر کی عطا کی ہوئی اور ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔" (منتخب البصائر)

(۲۱) وَلَہٗٓ اَسْلَمَ ... کَرْھًا • کی تفسیر

صالح بن میثم سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے قولِ خدا: (سورۂ ۳ آل عمران ۸۳)

" وَلَہٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا •"

(اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے)

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" ذٰلِکَ حِیْنَ یَقُوْلُ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ: " اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِھٰذِہٖ اٰیَۃٌ " وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ ۙ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ ؕ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ". (۳۸). لِیُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْہِ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰذِبِیْنَ •" (۳۹) (۱۶ نحل ۳۸-۳۹)

ترجمہ

(ترجمۂ روایت)

امام ؑ نے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السّلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔:

آیت: وَاَقْسَمُوْا . . . . کٰذِبِیْنَ " (۱۶ نحل ۳۸-۳۹)

ترجمۂ آیت: " اور وہ اللہ کی پکّی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اُٹھائے گا۔ یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کردے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔ (سورۂ ۱۶ نحل ۳۸-۳۹) (تفسیر عیاشی)

(۲۲) حضرت علیؑ زمانۂ رجعت میں

ابن ولید نے صفّار سے، اُنھوں نے ابنِ عیسٰی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے اُنھوں نے عامر بن معقل سے، اُنھوں نے ابوحمزہ ثمالی سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحمزہ!

"قال لی، یا اباحمزۃ ! لاتضعوا علیًّا دون ما وضعه اللہ ولا ترفعوا علیًّا فوق ما رفعه اللہ، کفیٰ بعلیٍّ اَن یقاتل اھل الکرّۃ واَن یزوّج اھل الجنّۃ ۔"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابوحمزہ! حضرت علی علیہ السلام کو جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اُس سے کم مت کرو اور جو بلندی اُن کو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اس سے زیادہ اونچا و بلند نہ کرو۔ حضرت علی علیہ السلام کے لیے یہی شرف بہت کافی ہے کہ وہ زمانۂ رجعت میں بھی خدا کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور اہلِ جنّت کی تزویج کریں گے۔ (امالی صدوقؒ)

★ بصائر الدرجات میں بھی ابنِ عیسیٰ سے اسی کے مثل روایت ہے۔

★ منتخب البصائر میں بھی عامر بن معقل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(۲۳) یہ روایت قبل از ایں روایت (۹) میں بیان ہو چکی ہے۔

(۲۴) آنحضرتؐ پر زمانۂ رجعت میں سب ایمان لائیں گے

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے متعلق کہ:

" وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا " (النساء: ۱۵۹)

ترجمۂ آیت: " اور کوئی شخص اہلِ کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ اُن لوگوں پر گواہ ہوگا۔"

مرقوم ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو سب کے سب لوگ آپؐ پر ایمان لے آئیں گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

قال: وحدثنی ابی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داؤد المنقری عن ابی حمزۃ، عن شھر بن حوشب قال: قال لی الحجّاج یاشھر! آیۃ فی کتاب اللہ قد اعیتنی۔ فقلت:

فقلت: ایھا الامیر اَیّۃ آیۃ ھی؟

فقال: قوله: "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ

واللہ لانّی لآمر بالیھودیّ والنّصرانیّ فتضرب عنقه ثمّ اَرمقه بعینی فما اَراہ یحرّك شفتیه حتّی یخمل۔

فقلت: اصلح اللہ الامیر لیس علیٰ ما تاوّلت۔

قال: کیف ھو؟ قلت: اِنّ عیسیٰ ینزل قبل یوم القیامۃ الی الدنیا فلا یبقی اھل ملّۃ یھودیٍ ولا غیرہ الّا آمن به قبل موته ویصلّی خلف المھدیّ۔

قال: ویحك انّیٰ لك ھذا؟ ومن اَین جئت به؟

فقلت: حدّثنی به محمّد بن علیّ بن الحسین بن علیّ بن ابی طالب علیہم السلام۔

فقال: جئت واللہ بھا من عین صافیۃ۔"

(ترجمہ)

نیز شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حجّاج نے کہا:

اے شہر! قرآن کی ایک آیت ہے جس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ "

(بیشک کوئی شخص اہلِ کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔" (النساء ۱۵۹)

اور بخدا میں یہودی اور نصرانی کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں، اُن کی گردن اُڑا دی جاتی ہے، صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کیسے ایمان لاتے ہیں، مگر اُن کے لبوں پر تو میں کوئی حرکت ہی نہیں دیکھتا۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے، اِس آیت کی تاویل وہ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

اُس نے کہا: پھر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں رجعت کریں گے اور تمام اہلِ کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، سب کے سب اُن پر ایمان لائیں گے اور وہ حضرت امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے کہا: تجھ پر وائے ہو، تو یہ مطلب کہاں سے نکال لایا؟

میں نے کہا: اِس آیت کا یہ مطلب مجھ سے حضرت محمدؐ بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السّلام نے بیان کیا ہے۔

اُس نے کہا: بخدا، یہ پانی تم چشمۂ صاف و شیریں سے لائے ہو۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲۵) رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ذیل آیت:

آیت: " بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ "

ترجمہ: (بلکہ اُنھوں نے تو اُس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی اُن کے پاس نہیں آئی تھی) (سورۂ یونس: ۳۹)

یعنی: اس آیت میں تحریر ہے کہ اُن کے پاس اس کی تاویل نہیں آئی۔

آیت: " كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ " (یونس: ۳۹)

ترجمہ: (اسی طرح وہ (بھی) جو اُن سے پہلے تھے تکذیب کرتے رہے۔)

فرمایا: یہ آیت رجعت کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا:

آیت: " وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ " (یونس: ۴۰)

ترجمہ: (اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور تیرا پروردگار فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲۶) زمانۂ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دیں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے بارے میں ہے: (یونس آیت ۵۴)

" وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ " یعنی دنیا میں جس جس نے آلِ محمدؐ کا حق مارا (ظلم کیا) ہے۔ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ اگر اُن کو زمین کا سارا خزانہ مل جائے تو وہ اُس وقت (زمانۂ رجعت میں) اس کو بطور فدیہ دینے کو تیار ہو جائیں گے۔ (سورہ یونس آیت ۵۴)

(۲۷) زمانۂ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشور ہوں گے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے قولِ خدا: " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا..." (نمل: ۸۳)

ترجمہ: (اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: لوگ اِس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشور کرے گا اور بقیہ کو چھوڑ دے گا؟ (ایسا تو نہیں ہے) درحقیقت یہ تو زمانۂ رجعت میں ہوگا۔ اور قیامت کے بارے میں تو یہ آیت ہے: " وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا..."

اور ہم اُن کو محشور کریں گے، اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔" (کہف: ۴۷) (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲۸) زمانۂ رجعت میں ناصبیوں کا حال (قرآن)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمدؐ سے، اُنھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، اُنھوں نے ابراہیم بن مستنیر سے، اُنھوں نے معاویہ بن عمّار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:

" إِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا " (طٰہٰ: ۱۲۴)

ترجمہ: (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)

آپؑ نے فرمایا: " هي والله للنصّاب۔ بخدا یہ آیت نواصب کے لیے ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت خوشحالی میں بسر کرتے ہیں۔؟

آپؑ نے فرمایا: ذالك والله في الرّجعة، يأكلون العذرة

بخدا زمانۂ رجعت میں اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھا کر بسر کریں گے۔

★ سعد نے احمد بن محمدؐ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصائر)

(۲۹) معذّب اقوام کی رجعت نہیں (قرآن)

ابی نے ابن ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابن سنان سے، اُنھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت ابوجعفرؑ امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت:

آیت: " وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۔ (انبیاء ۹۵)

ترجمہ: (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہالیان پر حرام ہے کہ وہ لوٹ کر آسکیں۔)

قالاؑ: " كلّ قرية اهلك الله اهله بالعذاب لا يرجعون فى الرّجعة فهذه الأية من أعظم الدلالة فى الرّجعة لأنّ احداً من اهل الاسلام لا ينكر أنّ النّاس كلّهم يرجعون الى القيامة، من هلك ومن لم يهلك: فقوله " لا يرجعون " عنى فى الرّجعة فامّا الى القيامة يرجعون حتّى يدخلوا النّار۔"

(ترجمہ)

دونوں ائمہ حضرات نے فرمایا:

" ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانۂ رجعت میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ یہ آیت رجعت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام لوگ قیامت کے دن رجعت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ لوگ جو عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوتے ہوں۔ اور اس آیت میں " لا یرجعون " سے مراد زمانۂ رجعت ہے اس لیے کہ قیامت میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انھیں جہنّم میں داخل کیا جائے۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۰) دابّۃ الارض سے مراد حضرت امیرالمومنینؑ ہیں

ابی نے ابنِ ابو عمیر سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سو رہے تھے کہ حضرت رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔

" قد جمع رملاً و وضع راسه عليه، فحرّكه برجله ثمّ قالؐ: قم يا دابّة الله۔

فقال رجل من اصحابه: يا رسول اللهؐ أنسمّى بعضنا بعضاً بهذا الاسم؟

فقالؐ: " لا والله ماهو إلّا له خاصّة وهوالدابّة التى ذكرالله فى كتابه:

" وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝ " (الآية) (سورۂ نمل آیت ۸۲)

ثمّ قالؐ: يا علىؑ إذ كان آخرالزّمان اخرجك الله فى احسن صورة ومعك ميسم تسمُ به اعداءك۔

(ترجمہ)

" آپؐ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سرِ اقدس رکھ دیا، پھر آپؐ نے اُن کے پیر کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اُٹھو اے دابّۃ اللہ! ۔"

یہ سن کر آپؐ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا ہم لوگ بھی اِس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ دابّہ ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالۂ آیت: " واذ وقع . . . . یوقنون " (سورہ نمل آیت ۸۲)

ترجمۂ آیت: " اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: یا علیؑ! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمہارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا:

مگر عامہ تو یہ کہتے ہیں کہ اِس آیت میں تکلمھم سے مراد زخمی کرنے کے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: کلمھم اللہ فی نارِ جہنّم انّما ھو تکلّمھم من الکلام و الدلیل علی انّ ھذا فی الرّجعۃ قولہ :

الآیۃ : " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ ۸۳ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ " ۸۴ (سورۃ نمل ۸۳ ۸۴)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا " اللہ انھیں جہنّم رسید کرے ، ایسا نہیں ہے بلکہ تکلّمھم کلام سے ہے جس کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں اور رجعت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

ترجمۂ آیت : " اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور اُن کو صف بستہ کیا جائیگا یہانتک کہ وہ حاضر ہوں گے تو وہ کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا جبکہ تم اپنے علم سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو یہ کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے۔"

آپؑ نے فرمایا: اِس آیت میں آیات سے مراد امیرالمومنینؑ اور ائمہ طاہرینؑ ہیں۔

پس اُس شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا: مگر عوام کا خیال ہے کہ قولِ خدا: " يَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " سے قیامت میں "حشر" مراد ہے۔

آپؑ نے فرمایا: تو کیا قیامت میں اللہ ہر قوم سے ایک گروہ کو محشور کرے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو زمانۂ رجعت کے لیے ہے۔ قیامت کے متعلق تو یہ آیت ہے :

" وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا " (کہف : ۴۸)

(۲)

دوسرے اسناد کے ساتھ مفضّل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے قولِ خدا: " يَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " کی تفسیر میں فرمایا:

قال ؑ : " لیس احد من المؤمنین قتل الّا یرجع حتّی یموت ولا یرجع الّا من محض الایمان محضًا او محض الکفر محضًا "

فرمایا: یعنی: " ہر وہ مومن جو قتل کیا گیا ہے وہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئے گا اور اپنی زندگی پوری کر کے مرے گا۔ نیز رجعت اُن ہی لوگوں کے لیے ہوگی جو خالص مومن یا خالص کافر ہوں گے۔"

(۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے عمّار بن یاسر سے کہا: اے ابو یقظان! قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس سے میرے دل میں فساد اور شک پیدا ہو رہا ہے۔

عمّار بن یاسر نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: " وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ " (سورۂ نمل : ۸۲)

ترجمۂ آیت " اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اِس آیت میں دابّہ سے مراد کون ہے؟ یہ کونسا دابّہ ہے؟

عمّار بن یاسر نے کہا: اچھا، خدا کی قسم جب تک میں تمھیں وہ دابّہ نہ دکھا لوں گا، نہ تو بیٹھوں گا، نہ کچھ کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔

اس کے بعد عمّار اُس شخص کو اپنے ساتھ لیکر چلے اور امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امیرالمومنین کھجوریں مکھن کے ساتھ نوش فرما رہے ہیں۔ امیرالمومنینؑ نے جب عمّار کو دیکھا تو فرمایا:

اے ابو یقظان! یہاں آؤ۔

عمّار آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور آپؑ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے اس شخص کو بڑا تعجّب ہوا۔ اور جب عمّار وہاں سے اُٹھے تو اُس شخص نے کہا:

اے ابو یقظان! واہ واہ، تم نے تو قسم کھائی تھی کہ جبتک کہ دابّہ نہ دکھاؤ گے، نہ بیٹھو گے نہ کھاؤ پیو گے

عمّار نے جواب دیا: اگر تم میں عقل ہے تو میں نے تمھیں وہ دابّہ دکھا دیا۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۱) آئمہ طاہرین علیہم السلام آیات الٰہی ہیں

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیۃ:

آیت " سَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا " (سورۂ نمل ۹۳)

ترجمہ (عنقریب وہ تمھیں اپنی نشانیاں (آیات) دکھلائے گا پس تم ان کو پہچان جاؤ گے۔) (قال امیرالمومنین والائمہ)

اس آیت میں آیات سے مراد امیرالمومنین علیہ السلام اور جملہ ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں

" إذا رجعوا يعرفهم اعداؤهم اذا رأوهم والدليل على أنّ الآيات هم الائمة: قول امير المومنين صلوات الله عليه: " ما لله آية اعظم منّي " فاذا رجعوا الى الدنيا يعرفهم اعداؤهم اذا رأوهم فى الدنيا۔ "

ترجمہ روایت: " جب یہ رجعت فرمائیں گے ان کے دشمن انھیں دیکھ کر پہچان لیں گے اور اس بات کی دلیل کہ آیات سے مراد ائمہ طاہرین ہیں تو امیرالمومنین کا یہ قول ہے کہ " ما لله آية اعظم منّي "

یعنی: (اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے) جب یہ حضرات دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو اُن کے دشمن انھیں دیکھ کر پہچان لیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۲) قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ (تمثیلاً)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ سورۂ قصص میں ہے

" طٰسٓمّٓ ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۔ " (قصص ۱-۲)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا اور فرمایا کہ اے محمدؐ! " نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۔ (قصص: ۱ تا ۶)

ترجمۂ آیات: " ہم تمھیں ایماندار لوگوں کے لیے موسیٰ و فرعون کی سچی خبروں میں سے پڑھ کر سناتے ہیں(۳)۔ بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں تکبر کیا اور اس کے باشندوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ اُن میں سے ایک گروہ کو عاجز و کمزور کر رکھا تھا، اُن کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔(۴)"

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسیٰ اور اُن کے اصحاب پر فرعون کی طرف سے جو کچھ ظلم اور قتل ہوا اس کی خبر دی ہے تاکہ آپؐ کی اُمت کے ہاتھوں آپؐ کے اہل بیتؑ پر جو کچھ ظلم و ستم ہوگا اس پر اُن کو صبر آجائے۔

پھر تلقین صبر کے بعد اُنھیں خوشخبری بھی سنائی کہ پھر ہم اس کے بعد تمھارے اہل بیتؑ پر اپنا فضل اس طرح ظاہر کریں گے کہ اُنھیں زمین پر اپنا خلیفہ بنائیں گے اور آپؐ کی اُمت پر اُن کو امام قرار دیں گے۔ اور ان ائمہ کو ان کے دشمنوں کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ و انتقام لیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا ہے:

" وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

ترجمۂ آیت: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کر دیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُنھیں امام بنائیں اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا اُنھیں خوف تھا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم فرعون و ہامان اور ان دونوں کے گروہوں کو۔ یعنی اُن لوگوں کو جنھوں نے آلِ محمدؐ کا حق غصب کیا ہے "منهم" یعنی آلِ محمدؐ کی طرف سے " مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ " یعنی اُنھیں سزا اور قتل کا منظر دکھائیں۔

ولو كانت هذه الآية نزلت فى موسى وفرعون لقال " ونرى

فرعون وھامان وجنودھما منه ما کانوا یحذرون۔
ای من موسیٰ ولم یقل منھم، فلمّا تقدّم قوله: "وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً" علمنا انّ المخاطبة للنبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ و ما وعد اللہ رسوله فانما یکون بعده والائمة یکونون من ولده وانّما ضرب اللہ ھٰذا المثل لھم فی موسیٰ و بنی اسرائیل وفی اعدآئھم بفرعون وجنوده۔

(ترجمہ)

اور اگر یہ آیت حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے لیے ہوتی تو پھر عبارت یہ ہوتی کہ "نري فرعون وھامٰن وجنودھما منه" یعنی ہم فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے گروہوں یا لشکروں کو "منه" یعنی موسیٰ کی طرف سے سزا کا منظر دکھائیں گے"۔ اس آیت میں منھم نہ کہا جاتا بلکہ منه ہوتا، اور اس آیت کی ابتداء میں ہے کہ " اور ہم نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ لوگ جو زمین پر کمزور بنا دیے گئے ہیں، ان پر فضل واحسان کریں اور انھیں امام بنائیں"۔
اس سے معلوم ہوا کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ہے اور اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولؐ سے کیا ہے وہ بعد کے لیے کیا ہے۔ (وعدہ آئندہ کے لیے ہوتا ہے گذشتہ کے لیے نہیں ہوتا۔) اور ائمہ آپ ہی کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثل موسیٰ و بنی اسرائیل کا واقعہ پیش کیا ہے (یعنی حضرت موسیٰؑ و بنی اسرائیل کی مثال آلِ محمدؐ سے دی ہے) اور فرعون و ہامان اور ان کے گروہوں سے آلِ محمدؐ کے دشمنوں کو مراد لیا ہے۔

فقالؑ: انّ فرعون قتل بنی اسرائیل وظلم، فاظفر اللہ موسیٰ بفرعون واصحابه حتّی اھلکھم اللہ وکذلك اھل بیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اصابھم من اعدائھم القتل و الغصب، ثمّ یردّھم اللہ و یردّ اعداءھم الی الدّنیا حتّی یقتلوھم۔

وقد ضرب امیر المومنین صلوات اللہ علیه فی اعدائه مثلاً مثل ماضربه

اللہ لھم فی اعدائھم بفرعون وھامان۔

فقال: ایّھا الناس انّ اوّل من بغی علی اللہ عزّوجلّ علی وجه الارض عناق بنت آدم علیہ السّلام خلق اللہ لھا عشرین اصبعاً فی کلّ اصبع منھا ظفران طویلان کالمنجلین العظیمین وکان مجلسھا فی الارض موضع جریب فلمّا بغت بعث اللہ لھا اسداً کالفیل وذئباً کالبعیر ونسراً کالحمار وکان ذلك فی الخلق الاوّل فسلّطھم اللہ علیھا فقتلوھا، الا وقد قتل اللہ فرعون وھامان وخسف بقارون وانما ھٰذا مثل لاعدائه الذین غصبوا حقّه فاھلکھم اللہ۔

ثمّ قال علیؑ صلوات اللہ علیه علی اثر ھٰذا المثل الّذی ضربه:
وقد کان لی حقّ حازه دونی من لم یکن له ولم اکن اشرکه فیه ولاتوبة له الّا بکتاب منزل او برسول مرسل، وانّی له بالرسالة بعد محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ ولا نبیّ بعد محمّد، فانّی یتوب وھم فی برزخ القیامة، غرّته الامانیّ وغرّه باللہ الغرور قد اشفی علی جرف ھار فانھار فی نار جھنّم واللہ لایھدی القوم الظّٰلمین۔

وکذلك مثل القائم علیہ السّلام فی غیبته وھربه واستتاره مثل موسیٰ علیہ السّلام خائف مستتر الی ان یاذن اللہ فی خروجه وطلب حقّه وقتل اعدائه فی قوله:
الآیة " أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ .... " (سورۂ ۲۲ حج ۳۹-۴۰)

وقد ضرب بالحسین بن علی صلوات اللہ علیھما مثلاً فی بنی اسرائیل بادالتھم من اعدائھم حیث قال علیّ بن الحسین علیھما السّلام لمنھال بن عمرو: اصبحنا فی قومنا مثل

بنی اسرائیل فی آل فرعون یذبحون ابناءنا ویستحیون نساءنا

(ترجمہ)

پھر فرمایا: " فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور اُن پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون اور آلِ فرعون پر ظفریاب فرمایا اور اللہ نے اُنھیں ہلاک کر دیا۔

بس اسی طرح حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اہلِ بیت کے حقوق اُن کے دشمنوں نے غصب کیے اور انھیں قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اہلِ بیت رسولؐ اور اُن کے دشمنوں کو دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہلِ بیت رسولؐ کے دشمنوں کی مثل فرعون و ہامان سے بیان کی ہے اسی طرح حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے بھی اپنے دشمنوں کی کی مثال بیان کی ہے اور کہا ہے کہ:

اے لوگو! سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی وہ عناق بنتِ آدمؑ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیس انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں بڑے بڑے اور لمبے لمبے ناخن تھے۔ وہ اتنی بھاری بھرکم تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھ پاتی تھی۔ مگر جب اُس نے اللہ کے حکم سے سرتابی کی تو اللہ نے اس پر ہاتھی جتنے بڑے شیر اور اونٹ جتنے بڑے بھیڑیے اور گدھے جتنے بڑے گدھ مسلّط فرما دیے اور اُن سب نے مل کر اس کی تکّہ بوٹی کر دی۔" یہ ابتدائی دورِ خلقت کا قصہ ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا۔ قارون کے لیے زمین شق ہوئی۔ یہ مثل ہے آپ کے ان دشمنوں کے لیے جنھوں نے آپؑ کا حق غصب کیا۔

پھر حضرت علی امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے مندرجہ بالا مثل کے ذیل میں ارشاد فرمایا:

" اور میرا بھی حق تھا مگر وہ میرے علاوہ دوسرے نے ہتھیا لیا جو کسی طرح جائز نہ تھا، نہ میں نے اُسے اپنے حق میں شریک بنایا تھا۔ (بہرحال ان کی نجات اِس کتاب اور اِس شریعت کی رو سے تو ممکن نہیں۔ ہاں کوئی اور کتاب کوئی اور رسول آئے اور شریعت نافذ کرے تو شاید ممکن ہو۔) مگر محمدؐ کے بعد تو نہ کوئی رسول آنے والا ہے، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی شریعت اِس لئے اُن کی

توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ تو اس وقت برزخِ قیامت میں ہیں اور اُن کو اُن کی خواہشات نے دھوکا دیا، وہ لوگ تو اللہ سے چالیں چل رہے تھے مگر اللہ انھیں واصل بہ جہنم کرے گا۔

بس طرح حضرت امام قائم علیہ السّلام کے لیے بھی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی مثل درست ہوئی۔ اُن کا غیبت اختیار کرنا، گریز کرنا، پوشیدہ ہو جانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خوف کے مارے غیبت اختیار کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اذنِ ظہور دے گا، وہ اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حوالہ آیت: " اُذِنَ لِلَّذِیْنَ . . . . بِغَیْرِ حَقٍّ " (حج ۲۲: ۳۹-۴۰)

ترجمۂ آیت: " جن کے خلاف جنگ کی گئی اُن کو قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ اُن کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔ (۳۹) وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔"

ترجمۂ روایت: " اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے قصّے میں حضرت امام حسین ابنِ علی صلوات اللہ علیہما کی مثل بیان کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت امام علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما نے ایک موقع پر منہال سے فرمایا: اے منہال! ہم اہلِ بیتِ رسولؐ اِس امت میں بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے بنی اسرائیل، آلِ فرعون کے درمیان تھے (کہ وہ اُن کے بچّوں کو قتل کر دیتے تھے اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے) اسی طرح یہ لوگ ہمارے بچّوں (و مَردوں) کو قتل کرتے ہیں اور ہماری مستورات کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔"

(۳۴) حضرت رسول اللہؐ بھی رجعت فرمائیں گے (قرآن)

ابی نے نضر سے، اُنھوں نے یحییٰ حلبی سے، اُنھوں نے عبدالحمید طائی سے اُنھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہما السّلام سے

قولِ خدا: " اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ " (قصص ۲۸: ۸۵)

ترجمۂ آیت (بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے وہ تجھے تیری معاد کی طرف ضرور لوٹا دے گا") کی تفسیر

کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "یرجع الیکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ"
یعنی: (تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری طرف رجعت کریں گے۔)
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۴) "عذاب الادنیٰ" سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ
"وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ" (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)

ترجمۂ آیت: "اور یقیناً ہم انھیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذابِ ادنیٰ (دنیاوی عذاب) کا مزا چکھائیں گے۔"

کے متعلق آپ نے فرمایا: "العذاب الادنیٰ عذاب الرّجعة بالسیف و معنی قوله "لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" ای یرجعون فی الرّجعة حتّیٰ یعذّبوا۔"

یعنی: "عذاب الادنیٰ سے مراد زمانۂ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ زمانۂ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی جائے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۵) بنی امیہ وغیرہ کی رجعت

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیہ:
"فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ" (صافات ۱۷۷)

ترجمۂ آیت: "پس جب وہ (عذاب) اُن کے آنگن میں اُتر آئے گا تو جن کو ڈرایا جا چکا ہے اُن کی وہ بہت بُری صبح ہوگی۔"

یعنی: "العذاب اذا نزل ببنی اُمیّة واشیاعهم فی آخر الزّمان"
"عذاب، جب آخری زمانہ دورِ رجعت میں اور اُن کے ماننے والے دوبارہ لائے جائیں گے۔"

(۳۶)

یہ روایت، روایت نمبر ۱۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۷) زمانۂ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا

علی بن ابراہیم نے قولِ خدا: "وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ" کے متعلق کہا کہ:
یعنی "امیر المومنین والائمّة صلوات اللہ علیهم فی الرّجعة"

آیت: "فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ" (سورۂ مومن: ۸۴)

ای جحدنا بما اشرکنا هم:

آیت: "فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ" (سورۂ مومن: ۸۵)

ترجمۂ روایت: امیر المومنین اور ائمہ صلوات اللہ علیہم زمانۂ رجعت میں آئیں گے
ترجمۂ آیت: پس جب لوگ ہمارا عذاب (اُن کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لاتے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔"

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا اُن سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر

ترجمۂ آیت: "پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُن کا ایمان لانا سود مند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

یعنی: اُس وقت اُن کا ایمان لانا انھیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

(۳۸) کلمۂ باقیہ کی تفسیر

"وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"
(اور اس نے کلمۂ باقیہ کو اپنے پیچھے (باقی) چھوڑا تاکہ وہ پلٹیں) (زخرف: ۲۸)

یعنی: فانهم یرجعون یعنی الائمّة الی الدّنیا:
وہ لوگ جو رجعت فرمائیں گے۔ یعنی ائمہ طاہرین اس دنیا کی طرف رجعت فرمائیں گے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۹) دُخَانٍ مُّبِینٍ کی تفسیر

لہ "فَارْتَقِبْ" ای اصبر "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ" ۔۔۔

ترجمۂ آیت : " فَارْتَقِبْ " یعنی صبر کرو ۔ (انتظار کرو) اُس دن کا جب آسمان سے ظاہر بہ ظاہر دھواں نکلے گا ۔"

قال : ذلك اذا خرجوا فی الرجعة مِنَ القبر تغشی النّاس کلّهم الظلمة فیقولوا "هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ " فقال الله ردًّا علیهم " اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی " فی ذلك الیوم ۔ " وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ " ای رسول قد بیّن لهم " ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ "

قال : قالوا ذلك لمّا نزل الوحی علیٰ رسول الله صلّی الله علیه وآله وسلّم واخذہ الغشی فقالوا : هو مجنون ۔ ثمّ قال : " اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ " یعنی الی القیامة ولو کان قوله : " یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ " فی القیامه ، لم یقل اِنکم عائدون لانّه لیس بعد الاٰخرة والقیامة حالة یعودون الیها ثمّ قال : " یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی " یعنی فی القیامة " اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ " (سورۃ ۴۴ الدخان آیت ۱۰ تا ۱۶)

ترجمۂ روایت مع آیات :۔

آپ نے فرمایا : جب زمانۂ رجعت میں اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمام لوگوں پر اندھیرا چھا جائے گا ۔ یعنی (یغشی الناس) تو لوگ کہیں گے کہ " هٰذَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ " : یہ دردناک عذاب ہے ۔ " رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ " پروردگار ہمارے ، ہم سے عذاب کو دور کر دے ؛ " اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ " تو ، ہم (ابھی) ضرور ایمان لے آئیں گے ۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں کہے گا : " اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی " اب اُن کے لیے نصیحت کیسی " وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ " اور بلاشبہ اُن کے پاس تو ایک واضح (صاف صاف) رسول آیا تھا ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تشریف لائے تھے ۔ " ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ " تو اُس وقت ان لوگوں نے روگردانی کی اور کہا ، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا مجنون ہے ۔

یہ اُنھوں نے اُس وقت کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر وحی نازل ہوتی اور اُن پر غشی طاری ہوتی تو کہا ان پر جنون سوار ہے ۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا : " اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ " اچھا ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں ۔ پھر تم لوگ قیامت کی طرف تو پلٹنے والے ہو ہی ۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت کے دن کے لیے کہا کہ اس دن آسمان دھواں دھواں سا ہو جائے گا ۔ تو پھر یہ نہ کہتا کہ تم لوگ اُس کی (قیامت کی) طرف پلٹنے والے ہی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد پلٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے : " یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ " ہم اُن سے سب سے بڑا بدلہ تو اسی (قیامت کے) دن لیں گے ۔

(سورہ ۴۴ دخان ۔ ۱۰ تا ۱۶) (تفسیر علی بن ابراہیم)

بیان : قال الطبرسیؒ ۔ انّ رسول الله صلّی الله علیه وآله دعا علی قومه لمّا کذّبوہ فقال : اللّٰهمّ سنینا کسنی یوسف فاجدبت الارض فاصابت قریشًا المجاعة وکان الرجل لما به من الجوع یریٰ بینه وبین السماء کالدّخان ، واکلوا المیتة والعظام ، ثمّ جاءُوا الی النّبیّ صلّی الله علیه وآله فسأل الله لهم فکشف عنهم و قیل انّ الدُّخان من اشراط الساعة تدخل فی مسامع الکفّار والمنافقین ، وهو لم یأت بعدُ ، وانّه یأتی قبل قیام الساعة ، فیدخل اسماعهم حتّی ان رؤسهم تکون کالرأس الحنیذ ویصیب المؤمن منه مثل الزکمة وتکون الارض کلّها کبیت اوقد فیه ، لیس فیه خصاص ویمکث ذلك اربعین یومًا ۔"

ترجمۂ بیان : طبرسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ : جب قوم قریش نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کی تکذیب کی تو آپؐ نے ان کے لیے بددعا کی اور کہا : پروردگارا ! تو میرے لیے وہی سنّت جاری فرما جو حضرت یوسفؑ کے لیے جاری فرمائی تھی چنانچہ ۔ قحط سالی آئی اور یہ حالت ہو گئی کہ قریش بھوک سے تڑپنے لگے ۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا ، آسمان کی طرف دیکھتے تو انھیں دھواں دھواں

نظر آتا۔ نوبت یہانتک پہنچی کہ مردار کھانے لگے اور ہڈیاں چبانے لگے
تو مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دعا کی اور خشک سالی و قحط دور ہوگیا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:
دیکھو! آسمان کا دھواں دھواں نظر آنا آثارِ قیامت میں سے ہے۔ مگر فی الحال
آسمان سے دھواں ظاہر نہ ہوگا، بلکہ قیامِ قیامت سے پہلے آسمان سے دھواں
ظاہر ہوگا جو کفار و منافقین کے کانوں میں داخل ہوجائے گا تو ان کے سر
ایسے ہوجائیں گے جیسے آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا ہے اور مومن پر صرف
اتنا اثر ہوگا جیسے انھیں زکام ہوگیا ہے اور ساری زمین ایسے گھر کے مانند
ہوجائے گی جس میں آگ روشن ہو۔ اور یہ حالت چالیس دن تک رہے گی۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۰) آیت: يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ط (ق ۵۰ - ۴۴)

"جس دن زمین ان لوگوں کے لیے اوپر سے پھٹ جائے گی
اور وہ لوگ فوراً دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔"

آپ نے فرمایا کہ: فی الرجعۃ: یعنی یہ زمانۂ رجعت میں ہوگا۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۱) یہ تو رجعت میں ہی پتہ چلے گا کہ...؟

"حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ" (سورۃ الجن ۷۲/۲۴) قال القائمؑ وامیر المومنین
علیہ السلام فی الرجعۃ۔ "فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ
عَدَدًا" (سورۃ الجن ۷۲/۲۴) قال ھو قول امیر المومنین لزفر: واللہ یا ابن
صہاك لولا عہد من رسول اللہؐ وکتاب من اللہ سبق لعلمت اینا
اضعف نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا۔ قال فلما اخبرھم رسول اللہ ما یکون
من الرجعۃ۔ قالوا: متی یکون ھٰذا؟ قال اللہ: قل یا محمدؐ!
(سورۃ الجن ۷۲/۲۵) "إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا۔"
وقولہ: "عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ
مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا" (سورۃ الجن ۷۲/۲۶-۲۷)
قال: یخبر اللہ رسولہ الذی یرتضیہ بما کان قبلہ من الاخبار، وما یکون بعدہ
من اخبار القائم علیہ السلام والرجعۃ والقیامۃ۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمۂ آیت: "یہانتک کہ جب وہ لوگ دیکھیں وہ چیزیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔" (الجن ۷۲: ۲۴)

ترجمۂ روایت: آپؑ نے فرمایا: جب وہ لوگ امام قائمؑ اور امیر المومنین علیہ السلام کو زمانۂ رجعت میں
دیکھیں گے تو انھیں پتہ چلے گا کہ بہ حیثیت ناصر و مددگار کون کمزور ہے اور تعداد
کس کی کم ہے۔" اور یہی بات ایک مرتبہ جلال میں آکر امیر المومنین علیہ السلام نے
کہی، کہ اے ابن صہاک! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور پہلے سے
لکھی ہوئی تحریر نہ ہوتی تو تجھے پتہ چل جاتا کہ ہم میں سے کون بہ حیثیت ناصر کمزور
ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حالاتِ رجعت کی خبر دی تو لوگوں نے
پوچھا: یہ رجعت کب ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمدؐ! کہدو کہ:
"إِنْ أَدْرِي .... أَمَدًا۔" (سورۂ جن ۷۲ ۲۵)

ترجمۂ آیت: یعنی "میں نہیں جانتا کہ جس دن کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے
یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت اور بڑھا دی ہے۔"

"عَالِمُ الْغَيْبِ .... رَصَدًا۔" (سورۂ جن ۷۲ ۲۶-۲۷)

ترجمۂ آیت: یعنی "وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا، لیکن رسولوں
میں سے صرف اس کو جس کو وہ منتخب فرمائے اور اس کے آگے پیچھے بھی
نگہبان فرشتے مقرر فرما دیتا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پسند کردہ اور منتخب رسول کو بتایا کہ ان سے قبل کیا کیا واقعات
ہوچکے ہیں اور ان کے بعد کیا کیا حادثات رونما ہوں گے۔ یعنی ظہورِ قائمؑ۔ رجعت
اور قیامت۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۲) کافروں کو تھوڑی مہلت دے دو۔

قولِ خدا: "فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ" (الطارق آیت ۱۰)
کے بارے میں جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابوحمزہ سے،
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:
"مالہ قوۃ یقوی بہا علی خالقہ ولا ناصر من اللہ ینصرہ ان
اراد بہ سوءًا۔" قلت "إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا" قال: کادوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وکادوا علیاً علیہ السلام وکادوا فاطمہ

فقال اللہ یا محمد! "اِنَّھُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا وَّاَکِیۡدُ کَیۡدًا فَمَھِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ" "اَمۡھِلۡھُمۡ رُوَیۡدًا" (الطارق: ۱۵-۱۷)

لو قد بعث القائم علیہ السلام فینتقم لی من الجبارین والطواغیت من قریش وبنی امیۃ وسائر الناس۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ روایت مع آیات: "فما لہ .... ولا ناصر" (طارق ۱۰)

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہ رہ جائے گی کہ اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اُسے کوئی مددگار ملے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: "اِنَّھُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا" کا کیا مطلب ہے؟
آپ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ مکر وحیلہ کیا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مکر وحیلہ کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ مکر وحیلہ کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں (انھم یکیدون ...... واکید کیدًا۔)
"فَمَھِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡھِلۡھُمۡ رُوَیۡدًا۔" لہٰذا اے محمد! "ان کافروں کو کچھ دنوں کی مہلت دے دو۔" جب امام قائم علیہ السلام آئیں گے تو وہ میرا انتقام قریش وبنی امیہ اور سارے زمانے کے جابروں اور سرکشوں سے لے لیں گے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۳) رسولِ خدا کا آخری دور رجعت ہوگا

مذکورہ بالا اسناد کے ساتھ ابو بصیر نے قولِ خدا:
"وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی" (سورہ الضحیٰ آیت ۴)
کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:
"یعنی الکرۃ ھی الآخرۃ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ"
یعنی "دوبارہ (زمانۂ رجعت میں) آنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے آخری دور ہے۔ (جو پہلے دور سے بہتر ہوگا۔) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے: "وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی" (الضحیٰ ۵)
آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جنت میں سے اتنا دیدوں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۴۴) حدیث رسولؐ ہے کہ اے علیؑ!

شیخ طوسیؒ نے اپنے اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے، انھوں نے مرفوع روایت کی ہے بریدہ اسلمی سے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:
"یا علیُّ انّ اللہ اشھدک معی سبعۃ مواطن وساق الحدیث الی ان قال: والموطن السابع انا نبقی حین لا یبقی احد وھلاک الاحزاب بأیدینا۔" (کنز جامع الفوائد)

ترجمہ: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے سات مواقع پر تم کو میرے ساتھ رکھا۔" اور وہ مواقع بیان کرنے کے بعد فرمایا: "اور ساتواں موقع وہ ہوگا کہ ہم باقی رہیں گے جبکہ کوئی باقی نہ رہے گا اور ہمارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ تمام گروہوں کو ہلاک کرائے گا۔" (کنز جامع الفوائد)

(۴۵) رجعت حق ہے: امام رضاؑ

تمیم قرشی نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد انصاری سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے ابوالحسن! آپ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟
فقال علیہ السلام: انھا الحق قد کانت فی الامم السابقۃ ونطق بھا القرآن وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی ھذہ الامۃ کل ما کان فی الامم السابقۃ حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ، وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج المھدی من ولدی نزل عیسیٰ بن مریم علیھما السلام فصلی خلفہ۔ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ ان الاسلام بدا غریبًا وسیعود غریبًا فطوبیٰ للغرباء۔
قیل: یا رسول اللہ! ثم یکون ماذا؟
قال: ثم یرجع الحق الی اھلہ الخبر۔ (عیون الاخبار الرضا)
ترجمہ: پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: رجعت حق ہے۔ یہ سابقہ امتوں میں بھی تھی اس کے

متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: "اس اُمت میں بھی وہی سب کچھ ہو بہو ہوگا جو سابقہ اُمتوں میں ہو چکا ہے"
نیز فرمایا: کہ میری اولاد میں سے امام مہدی ؑ کا ظہور ہوگا تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔
پھر آپ نے فرمایا: کہ "اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف واپس آئے گا؛ پس غریبوں کا کیا کہنا (خوشخبری ہے)
آپ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟
آپ نے فرمایا: پھر حق اپنے اہل کی طرف واپس پلٹ آئے گا۔" الخبر (عیون اخبار الرضا)

(۴۶) ماہِ جمادی و رجب کے درمیان عجائبات کا ظہور ہوگا

ابی نے سعد سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے فراس اور انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکوا، نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ: جمادی و رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی؟

قالؑ: ویحك یا اعور! هو جمع اشتات و نشر اموات وحصد نبات و هنات بعد هنات، مهلكات مبيرات لست انا ولا انت هناك۔"

ترجمہ: "آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر اے اندھے! اس میں منتشر مجتمع ہوں گے موت کا ہر طرف دور و دورہ ہوگا، کھیتیاں کاٹی جائیں گی یہ ہوگا اور یہ بھی ہوگا کہ تباہیاں ہی تباہیاں ہوں گی، ہلاکتیں ہوں گی۔ مگر اس وقت نہ میں ہوں گا نہ تو ہوگا۔" (معانی الاخبار)

(۴۷) حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا

ابن الولید نے صفّار سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن میثم سے، انھوں نے عبایہ اسدی سے روایت کی ہے۔ عبایہ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اُس وقت تکیہ (ٹیک) لگائے ہوئے تھے، اور میں آپؑ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپؑ نے فرمایا:

" لأبنينّ بمصر منبراً ولأنقضنّ دمشق حجراً حجراً ولأخرجنّ اليهود و النصارٰى من كلّ كور العرب و لأسوقنّ العرب بعصاى هٰذه۔
قال: قلت له: يا امير المومنين كانّك تخبر انّك تحيى بعد ما تموت؟
فقالؑ: هيهات هيهات يا عباية ذهبت فى غير مذهب يفعله رجل منّى۔"

ترجمہ: "ہم لازماً مصر میں ایک منبر بنائیں گے اور دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور یہود و نصاریٰ کو عرب کے ہر گوشے سے نکال باہر کریں گے اور سارے اہلِ عرب کو اپنے اس عصا سے ہانکیں گے۔"
عبایہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ موت کے بعد پھر زندہ ہوں گے؟
آپؑ نے فرمایا: افسوس افسوس اے عبایہ! تم دوسرے راستے پر چلے گئے۔ یہ کام ایک مرد کرے گا جو مجھ سے ہوگا۔" (معانی الاخبار الرضا)

(۴۸) مُردے قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

محمد بن عباس نے علی بن عبداللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے، انھوں نے محمد بن صالح بن مسعود سے، انھوں نے ابوالجارود سے اور ابوالجارود نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔
يقولؑ: " العجب كلّ العجب بين جمادى و رجب "
فقام رجل فقال: يا امير المومنين! ما هٰذا العجب الّذى لا تزال تعجب منه
فقالؑ: ثكلتك امّك واىّ عجب اعجب من اموات يضربون كلّ عدو لله ولرسوله ولاهل بيته، وذلك تاويل هٰذه الاٰية: " يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ " (سورة الممتحنة ١٣)
فاذا اشتدّ القتل، قلتم: مات او هلك او اىّ وادٍ سلك
وذلك تاويل هٰذه الاٰية:

الآیۃ " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۔ " (سورۂ اسریٰ : ۶)

: آپ فرمارہے تھے :

ترجمۂ روایت : " جمادی اور رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی " یہ سن کر ایک شخص مجمع سے اُٹھا اور بولا یا امیرالمومنین ! وہ کونسی تعجب خیز باتیں ہیں جن پر آپ مسلسل تعجب کا اظہار فرمارہے ہیں ؟

آپ نے فرمایا : تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے ، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے قبروں سے نکل کر خدا اور رسول ؐ اور اہلِ بیتِ رسول ؐ کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور قرآن کی اس آیت کی تاویل اُس وقت ظاہر ہوگی ۔

اشارۂ آیت : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ . . . . أَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۔ " (ممتحنہ : ۱۳)

ترجمۂ آیت : اے ایمان والو ! اُن لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر کہ اللہ کا غضب ہوا ۔ بیشک وہ آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفّار اصحابِ قبور سے مایوس ہیں ۔ "

پھر جب قتل کی شدت ہوگی تو تم لوگ کہو گے وہ تو مرگئے یا ہلاک ہوگئے یا کسی وادی میں چلے گئے ۔ تو اُس وقت اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی ۔

اشارۂ آیت : " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ . . . . نَفِيرًا ۔ " (سورۂ اسریٰ : ۶)

ترجمۂ آیت : " پھر ہم نے تمھیں اُن پر غلبہ عطا کیا اور تمھارے لیے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمھاری مدد فرمائی اور تمھیں کثرتِ افراد عطا کی ۔ " (سورۂ اسریٰ : ۶)

(۴۹) آیۂ رجعت اور آیۂ قیامت

ابی نے ابنِ ابی عمیر سے ، اُنھوں نے حمّاد سے اور حمّاد نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں : " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (نمل : ۸۳)

میں نے عرض کیا : لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا ۔

آپ نے فرمایا : ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں ۔ بلکہ زمانۂ رجعت میں ایسا ہوگا ۔ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشور کرے گا اور

بقیّہ کو محشور نہیں کرے گا ۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ، سب محشور ہوں گے ۔ قیامت کے لیے تو یہ آیت ہے : " وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا " یعنی (اور ہم سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے) (سورۂ کہف ۴۸)

و ،

نیز علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ رجعت پر قرآن کی یہ آیت بھی دلیل ہے :

" وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ " (الانبیاء ۹۵)

یعنی : " اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہالیان پر حرام ہے کہ وہ واپس لوٹ کر آسکیں ۔ "

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا ارشاد ہے کہ :

" کل قریۃ اھلك اللہ اھلھا بالعذاب لا یرجعون فی الرجعۃ فامّا الی القیامۃ فیرجعون ، ومن محض الایمان محضًا وغیرھم ممن لم یھلکوا بالعذاب و محضوا الکفر محضًا یرجعون ۔ "

ترجمہ : " جس آبادی کو اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کرکے ہلاک کیا ہے وہ زمانۂ رجعت میں نہیں پلٹائے جائیں گے ۔ مگر قیامت میں سب پلٹائے جائیں گے ۔ زمانۂ رجعت میں تو خالص مومن اور خالص کافر اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ جو عذاب سے ہلاک نہیں ہوئے پلٹائے جائیں گے ۔ " (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۰) زمانۂ رجعت میں ائمۂ طاہرین سے وعدۂ الٰہی پورا ہوگا

ابی نے ابنِ ابوعمیر سے ، اُنھوں نے عبداللہ بن مسکان سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا :

الآیت " وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ " (سورۂ آلِ عمران ۸۱)

کی تفسیر میں فرمایا کہ : ما بعث اللہ نبیًّا من لدن آدم اِلّا ویرجع الی الدنیا فینصر امیرالمؤمنین وقولہ " لَتُؤْمِنُنَّ بہ " یعنی رسول اللہ ؐ

" وَلَتَنْصُرُنَّهٗ " یعنی امیرالمؤمنین علیہ السّلام۔

قال علی بن ابراھیم و مثلہ کثیر ممّا وعد اللہ تعالیٰ الائمہؑ من الرجعۃ والنّصر، فقال " وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ " یا معشر الائمّۃ " وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ " (سورۂ نور ۲۴: ۵۵)
الی قولہ " لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا " فھذہ ممّا یکون اذا رجعوا الی الدنیا، وقولہ : " وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوٰرِثِیْنَ وَنُمَکِّنَ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ " (قصص ۲۸: ۵)
فھذا کلّہ ممّا یکون فی الرجعۃ۔ " (تفسیر علی بن ابراہیم)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا کہ قولِ خدا: " وَاِذْ اَخَذَ .... وَلَتَنْصُرُنَّہٗ " (آلِ عمران ۳: ۸۱)
یعنی : (اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب وحکمت سے میں نے تمھیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمھارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمھارے پاس آئے گا تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا۔۔۔ "
اس آیت کی تفسیر میں فرمایا : حضرت آدمؑ سے لیکر اب تک جتنے انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انھیں دوبارہ دنیا میں پلٹائے گا اور وہ پلٹ کر آئیں گے تو امیرالمومنینؑ کی مدد ونصرت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول " لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ " یعنی رسول اللہؐ پر ایمان لانا ہے۔ اور " وَلَتَنْصُرُنَّہٗ " (سے مراد۔) یعنی امیرالمومنینؑ کی نصرت کرنا ہے
علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ اس طرح کی قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ائمہؑ طاہرین سے رجعت کا وعدہ فرمایا ہے :
چنانچہ ارشاد ہے : " وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ " اللہ نے وعدہ کیا ہے اے گروہِ ائمہ تم سے ...." اور اعمال صالح بجالاؤ " (نور ۲۴: ۵۵)
..... لایشرکون بی شیئًا " (نور ۵۵) تو اللہ کا یہ وعدہ اس وقت پورا ہوگا جب یہ لوگ دنیا میں دوبارہ واپس ہوں گے۔
نیز آیہ " وَنُرِیْدُ ...... فی الارض " (قصص ۲۸: ۵) ۔ یہ سب کچھ زمانۂ رجعت میں ہوگا۔[1]

[1] (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۱) آیۂ رجعت :

ابی نے احمد بن نضر سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے اور عمرو بن شمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کے پاس جابرؒ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر پر رحمت نازل فرمائے ان کا علم اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ اس آیت کی تاویل جانتے تھے : (قصص ۲۸: ۸۵)
" اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ "
" بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد) کی طرف ضرور پلٹا دے گا۔ " (رجعت کی طرف)
یعنی وہ رجعت کو جانتے تھے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۲) امام حسینؑ نے قبل از شہادت اپنے اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی

سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے ابن فضیل سے، اُنھوں نے سعد جلّاب سے، اُنھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
قال الحسین علیہ السّلام لاصحابہ قبل ان یقتل : اِنّ رسول اللہؐ قال لی : یابنیّ اِنّک ستساق الی العراق، وھی ارض قد التقی بھا النبیّون واوصیاء النبیّین، وھی ارض تدعی عمورا وانّک تستشھد بھا و یستشھد معک جماعۃ من اصحابک لا یجدون الم مسّ الحدید وتلا : " قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ " (انبیاء ۶۹) یکون الحرب بردًا وسلامًا علیک وعلیھم۔
فابشروا، فواللہ لئن قتلونا فانّا نرد علیٰ نبیّنا، قال: ثمّ امکث ماشاء اللہ فاکون اوّل من ینشقّ الارض عنہ فاخرج خرجۃ یوافق ذلک خرجۃ امیرالمؤمنینؑ وقیام قائمنا ثمّ لینزلنّ علیّ وفد من السماء من عند اللہ، لم ینزلوا الی الارض قطّ ولینزلنّ الیّ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وجنود من الملائکۃ ولینزلنّ محمّدؐ وعلیؑ وانا واخی

وجميع من منّ الله عليه فی حمولات من حمولات
الرّبّ خيل بلق من نور لم يركبها مخلوق ، ثمّ لهزّنّ
محمّدؐ لواءه وليدفعنّه الی قائمنا مع سيفه ، ثمّ
انّا نمكث من بعد ذلك ماشاءالله ، ثمّ انّ الله يخرج
من مسجد الكوفة عيناً من دهن من ماء وعيناً من لبن
ثمّ انّ اميرالمؤمنين عليه السّلام يدفع الیّ سيف رسول الله صلّی الله علیہ و آلہ
ويبعثنی الی المشرق والمغرب ، فلا آتی علی عدوٍّ لله
الّا اهرقت دمه ولا ادع صنماً الّا احرقته حتّی اقع
الی الهند فأفتحها۔
وانّ دانيال و يوشع يخرجان الی اميرالمؤمنينؑ يقولان
صدق الله ورسولهؐ ويبعث الله معهما الی البصرة سبعين
رجلاً فيقتلون مقاتليهم ويبعث بعثاً الی الروم فيفتح
الله لهم ۔
ثمّ لاقتلنّ كلّ دابّة حرّم الله لحمها حتّی لايكون علی وجه
الارض الّا الطّيّب واعرض علی اليهود والنصاری وسائر
الملل . ولاُخيّرنّهم بين الاسلام والسيف . فمن اسلم
مننت عليه ، ومن كره الاسلام اهرق الله دمه ولايبقی
رجل من شيعتنا الّا انزل الله اليه ملكاً يمسح عن وجهه
التراب ويعرّفه ازواجه ومنزلته فی الجنّة ولايبقی
علی وجه الارض اعمی ولامقعد ولا مبتلی الّا كشف
الله عنه بلاءه بنا اهل البيت ۔
ولينزلنّ البركة من السماء الی الارض حتّی انّ الشجرة لتقصف
بما يريد الله فيها من الثمرة ولتأكلنّ ثمرة الشتاء
فی الصيف و ثمرة الصيف فی الشتاء ، و ذلك قوله تعالی
" وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ " (الاعراف : ۹۶)

ثمّ انّ الله ليهب لشيعتنا كرامة لايخفی عليهم شیء فی الارض
وما كان فيها حتّی انّ الرّجل منهم يريد ان يعلم علم
اهل بيته فيخبرهم بعلم ما يعملون ۔" (الخرائج والجرائح)

(ترجمہ)
امام محمد باقر علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:
"کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السّلام نے شہادت کے درجے پر فائز ہونے
سے پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا سنو! میرے جد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم
نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرزند تم کو عراق کھینچ بلایا جائے گا
اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اصیائے انبیاء بھی پہونچیں گے ۔ اس
خطّے کا نام عمورا ہوگا وہاں تم اور تمہارے سب ساتھی درجۂ شہادت پر فائز
ہوں گے جن کے جسموں پر لوہے کے اسلحوں کے ضرب کی تکلیف کا کوئی احساس
نہ ہوگا۔
پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: "یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ" (انبیاء ۶۹)
یعنی : (اے آگ ٹھنڈی ہوجا اور ابراہیم کے لیے سلامتی کا سبب بن جا ۔)
یہ جنگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر (حضرت ابراہیمؑ کی طرح) ٹھنڈی
اور سلامتی کا سبب ہوجائے گی ۔
لہٰذا ، یہ خوشخبری سنو ! خدا کی قسم جب ہم لوگ قتل کر دیے جائیں گے تو اپنے
نبی صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی خدمت حاضر ہوں گے ۔
اس کے بعد امامؑ قدرے خاموش رہے پھر فرمایا : سب سے پہلے میرے لیے زمین قبر
شق ہوگی اور میں قبر سے برآمد ہوں گا ۔ اور یہ قیام امام قائمؑ اور امیرالمومنینؑ کی
کی رجعت کے ساتھ ساتھ ہوگا ۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایسے
فرشتوں کا ایک گروہ میرے پاس نازل ہوگا جو اس وقت تک زمین پر کبھی
نہ اترا ہوگا ، پھر فرشتوں کی فوج کے ساتھ جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ
میرے پاس نازل ہوں گے اور حضرت محمدؐ و علیؑ اور میں اور میرے برادر
اور وہ تمام لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے
نورانی و ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے ۔ اس وقت حضرت محمد صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم
اپنا علم مبارک لہرائیں گے اور وہ علم مع اپنی تلوار کے ہمارے امام قائمؑ کے
حوالے کریں گے ۔ اس کے بعد اللہ جب تک چاہے گا میں زندہ رہوں گا ، اور

پھر اللہ تعالیٰ مسجدِ کوفہ سے تیل اور پانی اور دودھ کے تین چشمے جاری کرے گا۔
اس کے بعد امیر المومنین علیہ السلام مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار دے کر مشرق و مغرب کی طرف روانہ کریں گے اور خدا کے دشمنوں میں سے جو بھی میرے سامنے آئے گا میں اس کا خون بہاؤں گا، جو بھی بُت ملے گا اُسے نذرِ آتش کروں گا تا اینکہ میں ہند پہنچوں گا اور ہند کو فتح کروں گا۔
اور حضرت دانیالؑ اور حضرت یوشعؑ (بن نون) نکل کر امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ واقعاً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ستر آدمیوں کے ساتھ بصرہ روانہ فرمائے گا، اور وہ دشمنوں کو قتل کریں گے اور ایک لشکر روم کی جانب روانہ ہوگا اور اللہ اُن کے ہاتھوں روم کو فتح کرائے گا۔
پھر ہم ہر اُس جانور کو قتل کردیں گے جس کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہانتک کہ روئے زمین پر حلال جانوروں کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ رہے گا۔ اور میں یہود اور نصاریٰ بلکہ تمام قوموں کو دعوتِ اسلام دوں گا کہ یا وہ اسلام قبول کریں، ورنہ پھر تلوار ہے۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا اس پر مہربانی کروں گا اور جو انکار کرے گا اللہ اس کا خون بہا دے گا۔
اور ہمارے ہر شیعہ مرد کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو اُس کے چہرے سے خاک و گرد صاف کرے گا اور اُس کو جنت میں اس کی منزل اور اُس کی زوجہ کی نشاندہی کرے گا۔ اور روئے زمین پر اندھے، اپاہج اور ہر مصیبت زدہ کی مصیبت ہم لوگوں کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔
پھر زمین پر آسمان سے اتنی برکتیں نازل ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ جس درخت سے جو پھل چاہے گا پیدا کردے گا اور اتنے پھل پیدا ہوں گے کہ موسم سرما کے پھل موسم گرما میں اور موسم گرما کے پھل موسم سرما میں کھائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت: "وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝" (سورۂ اعراف: ۹۶)

ترجمۂ آیت: "اور اگر اہلِ بستی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور اُن پر آسمان و زمین سے برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی پس ہم نے اُن کو اِس حرکت کی بنا پر پکڑ لیا (عذاب میں)

پھر اللہ تعالیٰ، ہمارے شیعوں پر ایسا فضل و کرم فرمائے گا کہ زمین اور اس کے اندر کی کوئی شے اُن سے پوشیدہ نہ رہے گی، یہانتک کہ اگر ایک شخص چاہے کہ یہ معلوم کرے کہ میرے گھر والے کیسے ہیں اور اس وقت کیا کر رہے ہیں تو اُس کو اس کا بھی علم ہو جائے گا۔ (الخرائج والجرائح)

★ عبدالحمید حسنی نے اپنے اسناد کے ساتھ سہل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصائر)

⑤③ اَیّامَ اللہ تین ہیں

سعد نے ابنِ ابی الخطّاب اور ابنِ یزید سے، اُنھوں نے احمد بن الحسن میثمی سے اُنھوں نے محمد بن الحسین سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے، اُنھوں نے موسیٰ حنّاط سے روایت کی ہے اور موسیٰ حنّاط کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: "ایام اللّٰہ ثلاثہ: یوم یقوم القائم علیہ السلام و یوم الکرّۃ، و یوم القیامۃ۔" (منتخب البصائر)

"ایام اللہ تین ہیں، یوم ظہور قائمؑ، یوم الکرّۃ (رجعت) اور یوم قیامت"

★ عطّار نے سعد سے، سعد نے ابنِ یزید سے، ابنِ یزید نے محمد بن حسن میثمی سے اور محمد بن حسن میثمی نے مثنّیٰ حنّاط سے اور مثنّیٰ حنّاط نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (الخصال)

★ ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابنِ ہاشم سے، ابنِ ہاشم نے ابنِ ابوعمیر سے اور ابنِ ابوعمیر نے مثنّیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (معانی الاخبار)

⑤④ یہ روایت، روایت نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

⑤⑤ مومن کیلیے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابنِ ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے عمّار بن مروان سے، اُنھوں نے منخّل بن جمیل سے، اُنھوں نے جابر بن یزید سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قالؑ "لیس من مؤمن الّا ولہ قتلۃ و موتۃ، انّہ من قتل نشر حتّی یموت، و من مات نشر حتّی یقتل۔"

" ترجمہ": آپ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں۔ اگر پہلے قتل کر دیا گیا ہے۔ تو وہ دوبارہ اس دنیا میں رجعت کرے گا اور پھر اسے موت آئے گی اور اگر پہلے اسے موت آگئی ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں رجعت کرے گا اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْت " (سورہ آلِ عمران ۱۸۵) (الانبیاء ۲۱ — ۳۵) (عنکبوت ۲۹ — ۵۷)

آپ نے فرمایا: " ومنشوره "

میں نے عرض کیا: آپ نے جو " ومنشوره " فرمایا ہے۔ یہ کیا ہے ؟

آپ نے فرمایا: " هٰكذا انزل بها جبرئيل على محمد صلى الله عليه وآله وسلم " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْت ومنشوره "

یعنی: اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرئیل لیکر نازل ہوتے تھے کہ

ترجمۂ آیت: ہر نفس کو موت کا ذائقہ (چکھنا) ہے اور منشورہ "

ثم قال ؑ: ما فی هذه الامة احد برّ ولا فاجر الّا وينشر اما المؤمنون فينشرون الى قرّة اعينهم واما الفجّار فينشرون الى خزى الله اياهم، الم تسمع انّ الله تعالى يقول: " وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ " (السّجدة ۳۲: ۲۱)

وقوله: " يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ " (سورۂ مدثر ۷۴: ۱-۲)

يعنى: بذلك محمّداً صلّى الله عليه وآله قيامه فى الرّجعة ينذر فيها

وقوله: " إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ " (سورۂ مدثر ۳۵-۳۶)

وقوله: " هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ " (التوبة ۹: ۳۳)

قال ؑ: يُظهره الله عزّ وجلّ فى الرّجعة۔

وقوله: " حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ " (مومنون ۲۳: ۷۷)

هو علىّ بن ابى طالب صلوات الله عليه اذا رجع فى الرجعة

قال جابرؓ: قال ابوجعفر عليه السّلام: قال امير المؤمنين عليه السّلام فى قوله عزّ وجلّ: " رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ " (سورۂ الحجر ۱۵: ۲)

قال ؑ: هو انا اذا خرجت انا وشيعتى وخرج عثمان بن عفّان

وشيعته، ونقتل بنى اميّة، فعندها: يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: اِس اُمّت کا ہر شخص خواہ وہ نیکوکار ہو یا بدکار۔ دوبارہ دنیا میں اُٹھایا جائے گا لیکن مومن اُٹھایا جائے گا تو اُس وقت اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش ہوگا) اور بدکار اس حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " وَلَنُذِيقَنَّهُمْ ...... عَذَابِ الْأَكْبَرِ " (سورہ سجدہ ۳۲: ۲۱)

ترجمہ: " اور یقیناً ہم اُنھیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی ادنیٰ (دنیاوی) عذاب کا مزا چکھائیں گے۔"

نیز ارشاد فرمایا: " يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ..... قُمْ فَأَنذِرْ " (سورۂ مدثر ۷۴: ۱-۲)

ترجمہ: " اے چادر اوڑھنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پس ڈراؤ

یعنی: اے محمدؐ! زمانۂ رجعت میں اُٹھو اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ۔

پھر ارشاد فرمایا: " إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ " سورۂ مدثر ۷۴: ۳۵-۳۶)

ترجمہ: " کہ بیشک یہ بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے' بشر کو ڈرانے کے لیے "

یعنی: " زمانۂ رجعت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے عالمِ بشر کو عذابِ خدا سے ڈرائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: " هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ " (سورہ توبہ ۹: ۳۳)

ترجمہ: " وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔"

یعنی: " دینِ اسلام زمانۂ رجعت میں تمام ادیان پر غالب آئے گا۔

پھر ارشادِ الٰہی ہوا: حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ " (مومنون ۲۳: ۷۷)

ترجمہ: " یہاں تک کہ ہم نے اُن پر عذابِ شدید کا دروازہ کھول دیا "

یعنی: (اس سے مراد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ ہیں جو زمانۂ رجعت میں دوبارہ واپس آئیں گے۔)

جابرؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے اللہ تعالیٰ کے

قول : " رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ " (سورہ حجر ۱۵: آیت ۲)

ترجمہ: " شاید وہ جنھوں نے کفر اختیار کیا تمنا کریں گے کہ اے کاش!
ہم بھی مسلمان ہوتے ۔ "

آپ نے فرمایا کہ: (وہ میں ہوں) جب میں زمانۂ رجعت میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور میرے شیعہ بھی نکلیں گے اور ادھر عثمان بن عفان اور اُن کے شیعہ نکلیں گے اور ہم سب ملکر بنی اُمیہ کو قتل کریں گے۔ تو وہ لوگ تمنا کریں گے کہ: اے کاش ہم لوگ (علیؑ کو) تسلیم کرنے والوں میں ہوتے ۔)

(منتخب البصائر)

۵۶ زمانۂ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی

سعد نے ابنِ عیسیٰ سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابن عمیرہ سے۔ اُنھوں نے ابو داؤد سے، اُنھوں نے بریدہ اسلمی سے روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" کیف انت اذا استیأست اُمّتی من المهدیّ فیأتیها مثل قرن الشمس یستبشر به اهل السماء واهل الارض ؟

ترجمہ: " اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب میری امت ظہورِ مہدیؑ سے بالکل مایوس ہوچکی ہوگی، تو وہ قرنِ شمس (آفتاب کی کرنوں) کی طرح ظہور کریں گے جنھیں دیکھ کر اہلِ آسمان و اہلِ زمین خوش ہوجائیں گے ۔"

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ واقعہ بعد موت ہوگا ؟

آپؐ نے فرمایا: " واللہ انّ بعد الموت هدًى وایمانًا ونورًا "

(بخدا موت کے بعد (رجعت میں) ہدایت، ایمان اور نور سب کچھ ہوگا)

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! قبل از موت اور بعدِ موت والی زندگیوں میں طویل کونسی ہوگی؟

آپؐ نے فرمایا: آخر بالضعف ، یعنی: آخری زندگی کئی گنا طویل ہوگی ۔"

(منتخب البصائر)

۵۷ وعدۂ خدا رجعت میں پورا ہوگا

سعد نے ابنِ عیسیٰ سے، اُنھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، اُنھوں نے جمیل بن درّاج سے۔ اور جمیل بن درّاج نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرتؑ (ابو عبداللہؑ) سے اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے

متعلق دریافت کیا: " إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ " (سورۂ مومن ۴۰: ۵۱)

ترجمۂ آیت: " بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی حیاتِ دنیا میں اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے ۔"

آپؑ نے فرمایا: ذلك والله فی الرّجعة اما علمت انّ (فی) انبیاء الله کثیرًا لم ینصروا فی الدّنیا وقتلوا وائمّة قد قتلوا ولم ینصروا فذلك فی الرجعة

قلتُ: " وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ " (سورۂ قٓ ۵۰: ۴۱-۴۲)

قالؑ: " هی الرّجعة :

(سورۂ مومن : ۵۱) کے متعلق فرمایا: (ترجمہ)

" حیاتِ دنیا میں اللہ کی نصرت زمانۂ رجعت میں ہوگی۔ کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ بہت سے انبیاءِ خدا جن کی مدد نہیں کی گئی اور انھیں قتل کردیا گیا اور ائمۂ طاہرینؑ کو قتل کردیا گیا اُن کی بھی کوئی مدد نہیں کی گئی لہٰذا ان سب کی مدد زمانۂ رجعت میں کی جائے گی۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " وَاسْتَمِعْ . . . . يَوْمُ الْخُرُوجِ " (قٓ ۵۰: ۴۱-۴۲)

ترجمۂ آیت " اور غور سے سُننا! جس دن کہ ایک پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا جس دن لوگ چنگھاڑ کو بالیقین سن رہے ہوں گے۔ وہی یومِ خروج ہوگا۔ "

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد رجعت ہے۔ (منتخب البصائر)

★ احمد بن ادریس نے ابنِ عیسیٰ سے بھی تقریباً اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

۵۸ موت اور قتل میں فرق

سعد نے احمد و عبداللہ ابنی محمد بن عیسیٰ و ابن ابی الخطّاب سے جمیعًا اور اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے ابنِ رئاب سے، اُنھوں نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ مجھے پسند نہ آیا کہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے صاف صاف رجعت کے متعلق کچھ دریافت کروں، تو میں نے ایک حیلہ سے ایسا سوال کیا کہ جس سے میرا مقصد حاصل ہوجائے۔

میں نے عرض کیا: یہ فرمائیں کہ جو شخص قتل ہوگیا، کیا وہ مرگیا۔ (قُتِلَ مَاتَ) ؟

قال ؑ: "لا، الموت موت، والقتل قتل۔ فقلت: ما احد يقتل
الّا مات؟ قال: فقالؑ: يا زرارة! قول الله اصدق من
قولك قد فرّق بين القتل والموت في القرآن۔ فقال عليه السّلام
الآيت: "اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ" (آل عمران ۱۴۴) وقال "لَئِنْ مُّتُّمْ
الآيت: اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" (آل عمران: ۱۵۸) فليس كما
قلت يا زرارة الموت موت، والقتل قتلٌ وقد قال الله عزّوجلّ
الآيت "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا" (التوبة: ۱۱۱)
قال: فقلت: اِنَّ الله عزّوجلّ يقول: "كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء ۳۵)
أفرأيت من قتل لم يذق الموت؟ فقال ؑ: ليس من قتل
بالسيف كمن مات على فراشه اِنّ من قتل لابدّ ان يرجع
الى الدنيا حتّى يذوق الموت۔"

﴿ترجمہ﴾

آپؑ نے فرمایا: نہیں، موت، موت ہے اور قتل، قتل ہے (دونوں میں فرق ہے)۔
میں نے عرض کیا: مگر میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہیں جو قتل کیا گیا ہو اور اُسے موت نہ آئی ہو؟
آپؑ نے فرمایا: اے زُرارہ! اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
قرآن میں قتل اور موت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:
(الآیت) "اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ" (پس اگر ان کو موت آجائے یا انھیں قتل کر دیا جائے۔)
نیز فرمایا: (الآیت:) لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" (آل عمران ۱۵۸) (آل عمران: ۱۴۴)
ترجمہ: (خواہ تمہیں موت آجائے یا تم قتل کر دیے جاؤ ضرور اللہ کی طرف محشور کیے جاؤ گے)
لہٰذا اے زُرارہ! جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا نہیں ہے۔ موت، موت اور قتل قتل ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ
وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا" (سورہ توبۃ: ۱۱۱)
ترجمہ آیت: (تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لیے کیونکہ
اُن کے لیے جنّت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ اس کا سچا وعدہ ہے

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے "کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۳۵)
یعنی (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔) کیا آپ کی نظر میں جو شخص
قتل ہوا اُس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا؟
آپؑ نے فرمایا: جو شخص تلوار سے قتل ہوا وہ اُس شخص کے مانند نہیں ہے جس کو اس کے
بستر پر موت آئی ہو۔ اس لیے کہ جو شخص قتل ہوا ہے اس کے لیے ضروری
ہے کہ دنیا میں دوبارہ آئے تاکہ موت کا ذائقہ چکھے۔ (منتخب البصائر، تفسیر عیاشی)

(۵۹) مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے صفوان سے، صفوان نے
حضرت امام علی رضا علیہ السّلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا
علیہ السّلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ:
"من مات من المؤمنين قتل ومن قتل منهم مات"
جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا
اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اُسے موت آئے گی

(۶۰) اے قریش! اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

سعد نے احمد و عبداللہ ابنی محمدؐ بن عیسٰی سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے
اُنھوں نے ابوجمیلہ سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے، اور ابان بن تغلب نے حضرت
ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو یہ اطلاع ملی کہ قریش کے دو خاندان آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ "کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ جب
محمدؐ وفات پائیں گے تو یہ حکومت اُن کے اہلِ بیت کی ہی طرف پلٹ کر جائے گی۔"
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے مجمع میں یہ بات کھول کر سامنے رکھدی اور
ارشاد فرمایا: كيف انتم معاشر قريش وقد كفرتم بعدى ثمّ رأيتمونى
فى كتيبة من اصحابى اضرب وجوهكم ورقابكم بالسيف
قال فنزل جبرئيلؑ: فقال: يا محمّد! قل ان شاء الله او يكون ذلك
علىّ بن ابى طالب عليه السّلام ان شاء الله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله او
يكون ذلك علىّ بن ابى طالب عليه السّلام ان شاء الله تعالىٰ فقال جبرئيل عليه السّلام

واحدة لك و اثنتان لعليّ ابن ابي طالب عليه السّلام وموعدكم السّلام.

قال ابان: جعلت فداك واين السّلام ؟

فقال ع : یا ابان ! السّلام من ظهر الكوفة ۔

(ترجمۂ روایت)

آنحضرت ص نے فرمایا: اے گروہ قریش ! اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ میرے بعد کفر اختیار کرلوگے تو تم مجھے دیکھو گے کہ میں اپنے اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ تم لوگوں کے منھ پر ضرب لگا رہا ہوں اور تلوار سے تم لوگوں کی گردنیں اڑا رہا ہوں ۔

اتنے میں حضرت جبرئیل ع نازل ہوئے اور انھوں نے کہا : اے محمّدؐ ! انشاء اللہ کہو، ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کام علی ابن ابی طالب علیہ السّلام انشاء اللہ انجام دیں۔

پھر جبرئیل علیہ السّلام نے کہا یہ کام ایک مرتبہ تمھارا ہوگا اور دوسری مرتبہ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کا ہوگا اور آپ حضرات کی وعدہ گاہ "سلام" ہے ۔

ابان نے دریافت کیا : مولا ! میں آپ پر قربان "سلام" کہاں ہے ؟

آپؑ نے فرمایا : اے ابان ! "سلام" پشتِ کوفہ پر ہے ۔

(۶۱) رجعت میں کون اندھا ہوگا ؟

سعد نے ابنِ عیسیٰ سے ، انھوں نے یقطینی سے ، انھوں نے علی بن الحکم سے انھوں نے مثنّیٰ بن الولید سے ، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام محمّد باقر ع اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السّلام میں سے کسی ایک سے روایت ہے کہ آپ نے قولِ خدا :

" وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۔ " (سورۃ اسریٰ : ۷۲)

کے متعلق فرمایا: (اور جو اس (دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ اٹھے گا ۔)

کے متعلق فرمایا: جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت یعنی رجعت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔"

(تفسیر عیاشی منتخب البصائر)

(۶۲) ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں

مذکورہ اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے رفاعہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عطا سے اور انھوں نے

حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں مقامِ منیٰ میں بیمار تھا اور میرے پدر عالی قدر میرے پاس تھے کہ آپ کے پاس آپ کا غلام آیا اور عرض کرنے لگا کہ عراقیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے ۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: اچھا ، انھیں خیمے میں بٹھاؤ۔

پھر آپ اٹھ کر ان لوگوں کے پاس گئے اور تھوڑی دیر میں، میں نے اپنے پدر بزرگوار کے زور سے ہنسنے کی آواز سنی تو مجھے کچھ برا محسوس ہوا کہ میں تو اس حال میں ہوں اور میرے پدر بزرگوار قہقہے لگا رہے ہیں۔ اس کے بعد پدر بزرگوار واپس آئے فرمایا: اے ابوجعفر ! شاید تمھیں میری ہنسی بری معلوم ہوئی ہے

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ، آپ کو ہنسی کیوں آگئی تھی ؟

آپ نے فرمایا : یہ عراقیوں کا گروہ تھا جو تمہارے گذشتہ آباؤ اسلاف کے متعلق ایک بات پوچھ رہے تھے اور ان پر جو کچھ گذرا اس کے بارے میں وہ ایمان بھی رکھتے تھے اور ان کی عظمت کے اقرار کرنے والوں میں سے تھے تو مجھے ان سے مل کر انتہائی خوشی ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آگئی تھی۔ ابھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتے ہیں

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان ! وہ کس بات پر گفتگو کر رہے تھے ؟

آپ نے فرمایا : انھوں نے ان وفات یافتہ لوگوں کے متعلق دریافت کیا کہ وہ لوگ کب دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور دین کے معاملے پر زندہ لوگوں سے جدال و قتال کریں گے ۔

(منتخب البصائر)

★ سعد نے سندی بن محمّد سے ، انھوں نے صفوان سے ، صفوان نے رفاعہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ (منتخب البصائر)

(۶۳)

ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے حنان بن سدیر سے ، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے رجعت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

" القدرية تنكرها " (قدریہ اس سے انکار کرتے ہیں ۔)

(منتخب البصائر)

(۶۴) بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت

سعد نے ابنِ ابی الخطّاب سے ، انھوں نے وہیب بن حفص سے ، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزندِ رسولؐ ! ہم لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ عمر بن ذر اُس وقت تک نہیں مرے گا جبتک کہ وہ قائم آلِ محمدؐ سے مقابلہ نہ کرلے۔

فقال علیہ السلام : " اِنَّ مَثَل ابن ذرّ مثل رجل کان فی بنی اسرائیل یقال له : عبد ربّه ، وکان یدعو اصحابه الی ضلالة ، فمات فکانوا یلوذون بقبره ویتحدّثون عنده : اذا خرج علیهم من قبره ینفض التّراب من راسه ویقول لهم کیت وکیت ۔"

پس آپ نے فرمایا : ہاں ، عمرابنِ ذرّ کی مثال ویسی ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو عبدربّہ کہہ کر پکارتے تھے ۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گمراہی کی طرف دعوت دیتا تھا ۔ جب وہ مرگیا تو وہ لوگ اس کی قبر پر جمع ہوتے اور وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگتے کہ اتنے میں ایک دن قبر شق ہوئی اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا قبر سے نکل کھڑا ہوا اور ان لوگوں سے باتیں کرنے لگا "

(منتخب ابصائر)

(۶۵) شبِ معراج رجعت پر گفتگو

سعد نے ابن ہشام سے ، اُنھوں نے برقی سے ، برقی نے محمّد بن سنان یا کسی اور سے ، اس نے عبداللہ بن سنان سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ :

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لقد اَسریٰ بی ربّی عزّوجلّ فاوحیٰ الیّ من وراء حجاب مااوحیٰ وکلّمنی بما کلّم به وکان ممّا کلّمنی به اَنْ قال : یا محمّدُ ! اِنّی اَنَا اللہ لا الٰه اِلّا اَنا عالم الغیب و الشهادة الرّحمٰن الرّحیم اِنّی اَنَا اللہ لا اله اِلّا اَنا الملك القدّوس السّلام المؤمن المهیمن العزیز الجبّار المتکبّر سبحان اللہ عمّا یشرکون ۔ اِنّی اَنَا اللہ لا اله اِلّا اَنا الخالق البارئُ المصوّر لی الاسماء الحسنیٰ ، یسبّح لی من فی السمٰوٰت والارض ، واَنا العزیز الحکیم ۔

یا محمّد ! اِنّی اَنَا اللہ لا اله اِلّا اَنا اوّل فلا شیءٍ قبلی واَنا الاٰخر فلا شیءٍ بعدی ، واَنا الظاهر فلا شیءٍ فوقی واَنا الباطن

فلا شیءٍ دونی واَنا اللہ لا اله الّا اَنا بکلّ شیءٍ علیم

یا محمّد ! علیٌّ اوّل ما آخذ میثاقه من الائمّة ، یا

یا محمّد ! علیٌّ آخر من اَقبض روحه من الائمّة وهو الدّابّة الّتی تکلّمهم ۔

یا محمّد ! علیٌّ اُظهره علیٰ جمیع ما اُوحیه الیك لیس لك اَن تکتم منه شیئًا ۔

یا محمّد ! بطنه الّذی اَسررته الیك فلیس ما بینی و بینك سرٌّ دونه

یا محمّد ! علیٌّ علیٌّ ما خلقت من حلال وحرام علیٌّ علیم به ۔

(ترجمہ)

آپؐ نے ارشاد فرمایا : " میرا ربّ مجھے شبِ معراج لے گیا تو پسِ پردہ سے جو اُس نے وحی کرنی تھی وہ کی ، جو گفتگو کرنی تھی وہ مجھ سے کی ، منجملہ ان تمام باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

اے محمّدؐ ! میں ہی اللہ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے مجھ عالم الغیب وشہود اور مہربان اور رحم والے کے ۔ میں ہی ہوں اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے ۔ میں بادشاہ ہوں ، پاکیزہ ہوں ، سلامتی دینے والا ، ایمان دینے والا ، نگاہ رکھنے والا ، غلبہ وجبروتیت والا ہوں ۔ پاک ہے اور منزّہ ہے اللہ ان تمام چیزوں سے جسے لوگ اللہ کا شریک گردانتے ہیں ۔ صرف میں ہی ہوں اللہ ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے ۔ میں خالق وپیدا کرنے والا ہوں تصویر بنانے والا ہوں ۔ میرے لیے ہی تمام اسماءِ حسنیٰ ہیں ، آسمانوں اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب میرے ہی نام کی تسبیح پڑھتی ہے ۔ میں ہی عزّت وحکمت والا ہوں

اے محمّدؐ ! میں اللہ ہوں ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے ، مجھ سے قبل کوئی شے نہیں ، میں آخر ہوں ، میرے بعد کوئی شے نہیں ہے ، میں ظاہر ہوں مجھ سے زیادہ ظاہر کوئی شے نہیں ہے ، میں باطن ہوں ، مجھ سے زیادہ باطن کوئی شے نہیں میں اللہ ہوں میرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے ، ہر شے کا جاننے والا ہوں ۔

اے محمّدؐ ! علیؑ اوّل ہیں تمام ائمہؑ میں جن سے میثاق لیا گیا ہے ۔

اے محمّدؐ ! علیؑ وہ ہیں کہ جن کی روح تمام ائمہؑ میں سب سے آخر میں قبض ہوگی ۔ وہ وہی دابّہ ہیں جو (زمین سے نکل کر) لوگوں سے کلام کریں گے ۔

اے محمدؐ! میں نے علیؑ پر وہ تمام راز کی باتیں ظاہر کردی ہیں جو تم کو وحی کے ذریعے سے بتائی ہیں۔ لہٰذا میرے اور تمہارے درمیان کوئی ایسا راز نہیں جو علیؑ کو معلوم نہ ہو۔

اے محمدؐ! علیؑ وہ علیؑ ہے کہ میں نے جتنی حلال وحرام چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کا جاننے والا علیؑ ہے۔

(۶۶) ہمارا امر مشکل بلکہ دشوار ترین ہے

سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے ابان بن عیاش روایت کرتے ہیں اور جو اصحاب کے ایک مجمع کی موجودگی میں جس میں ابوطفیل جیسے لوگ تھے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام کے سامنے اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری صحیح حدیث ہے۔

ابان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں ابوطفیل سے اُن کے گھر پر ملا تو انھوں نے رجعت کے متعلق وہ چند احادیث بیان کیں جو اصحاب وسلمان ومقداد وابی بن کعب سے سنی تھیں

ابوطفیل کا بیان ہے کہ میں نے وہ تمام احادیث جو ان لوگوں سے سنی تھیں کوفے میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے پیش کی تھیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ وہ خاص علم ہے جس کی تاب یہ جاہل امت نہیں لاسکتی۔ پھر آپ نے ان تمام حدیثوں کی تصدیق فرمائی جو اُن لوگوں نے مجھ سے بیان کی تھیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بہت سی آیات کی تلاوت بھی فرمائی اور اُن کی ایسی کافی وشافی تفسیر بیان کی جس کی بناء پر قیامت سے زیادہ میرا یقین رجعت پر ہوگیا۔

جو باتیں میں نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کی تھیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنین! یہ بتائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوض دنیا میں ہوگا یا آخرت میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ دنیا میں ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر اس سے لوگوں کو ہنکانے اور بھگانے والا کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا: "انا بیدی فلیردنّه اولیائی ولیصرفنّ عنه اعدائی
وفی روایة اُخری: "ولأوردنّه اولیائی ولأصرفنّ عنه اعدائی"

ترجمہ: میں اپنے دوستوں کو اس حوض پر پہنچاؤں گا اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے بھگاؤں گا۔

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنین! اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الآیت) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ" (ما الدابّة؟)

ترجمۂ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوجائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔" (نمل ۲۷: ۸۲)

اس آیت میں "دآبّة" سے کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: اے ابوطفیل! چھوڑو اس بات کو نہ پوچھو۔

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنین! میں آپ پر قربان، یہ تو ضرور ہی بتادیں۔؟

آپ نے فرمایا: ھی دآبّة تأکل الطعام وتمشی فی الاسواق وتنکح النساء
(یہ وہ دآبّہ ہے جو کھانا کھاتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے)

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنینؑ! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "ھو زرّ الأرض الذی تسکن الارض به"
(وہ قوامۂ ارض ہوگا جس سے زمین ساکن ہے)

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنینؑ! وہ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: "صدّیق ھٰذہ الاُمّة وفاروقھا وربّیّھا وذوقرنیھا"
(وہ اِس اُمّت کا صدّیق اور فاروق ہوگا اور وہ ربّ الارض اور اس کا ذوالقرنین ہوگا)

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنینؑ! وہ کون ہے؟ (ایسا بزرگ)

آپ نے فرمایا: "الذی قال اللہ تعالیٰ: "يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ" (ھود ۱۱: ۱۷)
والذی: "عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ" (رعد ۱۳: ۴۳)
والذی: "جَاءَ بِالصِّدْقِ والذی: "صَدَّقَ بِهِ..... (الزمر ۳۹ آیت ۳۳) *

(جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: وہ وہی ہے کہ: جو:
— (اس کے پیچھے ہی پیچھے اُسی میں کا ایک گواہ) (ھود ۱۱: ۱۷)
— وہ وہی ہے: (جس کے پاس کتاب کا علم ہے) (رعد ۱۳: ۴۳)
— وہ وہی ہے: (جو حق کے ساتھ آیا۔ وہ وہی ہے۔ (اس کی تصدیق کی) (الزمر آیت ۳۳)

اور فرمایا: والناس کلّھم کافرون غیرہ۔ (اور اُس کے سوا تمام لوگ کافر ہوں گے)

میں نے عرض کیا: یاامیرالمومنینؑ! ان کا اسم گرامی تو بتادیں۔؟

آپ نے فرمایا: "قد سمّیتہ لك یااباالطفیل!
(اے ابوطفیل! تجھے نام تو بتادیا۔

* أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ ۳۳ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ ۳۴

پھر فرمایا: وَاللہ لو ادخلت علی عامّۃ شیعتی الّذین بہم اقاتل الذین اقرّوا بطاعتی وسمّونی امیرالمؤمنین واستحلّوا جہاد من خالفنی، فحدّثتہم ببعض ما اعلم من الحقّ فی الکتاب الذی نزل بہ جبرئیل علیہ السّلام علی محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ لتفرّقوا عنّی حتّی ابقی فی عصابۃ من الحقّ قلیلۃ انت واشباہک من شیعتی۔

ففزعت وقلت: یاامیرالمؤمنین انا واشباہی متفرّق عنک او نثبت معک؟

قالؑ: بل تثبتون۔

ثمّ اقبل علیّ فقال: انّ امرنا صعب مستصعب لایعرفہ ولا یقرّ بہ الّا ثلاثۃ ملکٌ مقرّب، اونبیٌّ مرسل، او عبدٌ مؤمن نجیب امتحن اللہ قلبہ للایمان۔

یااباالطفیل! انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ قبض فارتدّ النّاس ضلّالًا وجہّالًا الّا من عصمہ اللہ بنا اہل البیت۔"

(ترجمہ)

" مگر خدا کی قسم اپنے عام قسم کے شیعوں کے پاس جن کو ساتھ لیکر میں جنگ کررہا ہوں اور جن کو میری اطاعت کا اقرار ہے، اور جو مجھے امیرالمومنین کہہ کر پکارتے ہیں اور میرے مخالفین سے جہاد کو حلال جانتے ہیں، میں اُن سے اس کتاب کی چند باتوں کو جو جبرئیل نے حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکر نازل ہوئے بیان کردوں تو وہ سب کے سب میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے اور حق کے گروہ میں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ تم ہوگے اور میرے شیعوں میں سے چند تم جیسے۔"

راوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں کانپنے لگا اور عرض کیا: یاامیرالمومنین! میں اور مجھ جیسے چند اور لوگ کیا آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم ثابت قدم رہو گے اور تم جیسے بھی۔

اس کے بعد پھر امیرالمومنین علیہ السّلام میری طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا: دیکھو! ہمارا معاملہ بہت سخت اور ناقابلِ فہم ہے اسے سوائے تین قسم کے لوگوں کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یاتو اسے مَلکِ مقرّب سمجھے گا یا نبیٔ مرسل سمجھے گا، یا وہ بندۂ مومن سمجھے گا جس میں خاندانی شرافت ہوگی اور اللہ نے جس کے قلب کا ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہوگا۔

اے ابوطفیل! رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے انتقال فرماتے ہی لوگ اپنی جہالت اور ضلالت کی وجہ سے ہم اہلِ بیتؑ سے پھر گئے۔" (منتخب البصائر)

(۶۷) رجعت میں بھی حضرت علیؑ امیرِ خلائق ہوں گے

سلام بن مستنیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا: تم لوگوں نے اُس نام سے لوگوں کو پکارنا شروع کردیا ہے جو نام اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام کے اور کسی کا نہیں رکھا (یعنی امیرالمومنین) اور ابھی تو اس کی تاویل کے ظاہر ہونے کا وقت بھی نہیں آیا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس کا وقت کب آئے گا؟

قالؑ: اذا جاءت جمع اللہ امامہ النبیّین والمؤمنین حتّی ینصروہ وھو قول اللہ: " وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۔" (سورۂ آلِ عمران: ۸۱)

آپ نے فرمایا: اُس وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے سامنے انبیاء اور مومنین کو جمع فرمائے گا تاکہ یہ لوگ ان کی نصرت کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آلِ عمران ۸۱)

ترجمۂ آیت: " اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ جو کتاب و حکمت میں نے تم کو عطا کی ہے، پھر جو کچھ تمہارے پاس (کتاب و حکمت) ہے اُس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس رسول پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر) فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس پر میرا بوجھ (ذمّہ داری) اُٹھالوگے، اُنھوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ (اس عہد پر) گواہ ہوں۔"

(قالؑ) فیومئذٍ یدفع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ اللّواء الی علیّ بن ابیطالبؑ فیکون امیرالخلائق کلّہم اجمعین: یکون الخلائق کلہم تحت لوائہ

ویکون ھو امیرھم فھذا تاویلہ۔‘

ترجمۂ روایت: "اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا علم مبارک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمائیں گے اور وہ تمام خلائق کے امیر ہوں گے اور تمام خلائق آپ کے علم کے پھریرے کے نیچے ہوگی۔ آپ اُن سب کے امیر ہوں گے۔ یہ وقت اس کی تاویل کے ظاہر ہونے کا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۶۸): زرارہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ[ع۱] کی تفسیر میں فرمایا کہ:

" لم یذق الموت من قتل، وقال: لابدّ من ان یرجع حتّی یذوق الموت۔"

یعنی (مگر جو قتل ہوا اُس نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور لازمی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے اور موت کا مزہ چکھے۔) (تفسیر عیاشی)

(۶۹) رجعت وعدۂ الٰہی ہے

سیرین سے روایت ہے اُن کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ " وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ " ؟ (النحل آیت ۳۸)

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی بعث ہے، نہ نشور ہے۔

فقال ع: "کذبوا واللہ انما ذلک اذا قام القائمؑ وکرّ معہ المکرّون فقال اھل خلافکم: قد ظھرت دولتکم یا معشر الشیعۃ وھذا من کذبکم تقولون: رجع فلان وفلان لا واللہ لا یبعث اللہ من یموت، الا تری انھم قالوا: " وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ "؟ کانت المشرکون اشدّ تعظیما للّات والعزّیٰ من ان یقسموا بغیرھا فقال اللہ:

(آیت): " بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝" (نحل ۳۸ تا ۴۰)

ع۱ آل عمران ۱۸۵، الانبیاء ۳۵، عنکبوت ۵۷

ترجمۂ روایت: "آپ نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ خدا کی قسم یہ اُس وقت ہوگا جب امام قائمؑ ظہور کریں گے اور ان کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والے ہوکر آئیں گے، تو تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے گروہِ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو آگئی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلاں فلاں رجعت کریں گے۔ واللہ جو مر گیا اُسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ "وہ لوگ سخت قسم کھا کر کہتے ہیں"۔ اور اہلِ عرب لات وعزّیٰ کا بڑا احترام کرتے تھے اور اُن کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

" بَلٰى وَعْدًا . . . . كُنْ فَيَكُوْنُ ۝" (سورہ نحل ۳۸ تا ۴۰)

ترجمۂ آیات: "یقیناً اس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنھوں نے انکار کیا یہ جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے ہیں بیشک ہمارا قول تو کسی شے کے لیے ایسا ہی ہے کہ ہم اُس کے لیے ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے۔"

(۷۰) رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟

سعد نے ابن ابی الخطّاب سے، اُنھوں نے وہیب بن حفص سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

" اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝" (سورۃ التوبۃ ۱۱۱-۱۱۲)

ترجمۂ آیت: "بیشک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور اُن کے اموال خرید لیے کیونکہ

(اُس کے عوض میں) جنّت ہے اُن کے لیے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ اُس کے ذمّے سچّا وعدہ ہے توارت میں، انجیل میں اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس خوشیاں مناؤ اُس سودے پر جو تم نے اُس کے ساتھ کرلیا۔ اور وہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

(جن سے یہ معاملہ ہوا ہے) وہ توبہ کرنے والے، عبادت گذار، حمد کرنے والے (اللہ کی راہ میں) سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے نیکیوں کا حکم دینے والے، بُرائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس (ایسے) مومنوں کو بشارت سنا دو۔")

آپ نے فرمایا یہ عہد و پیمان ہے۔

اس کے بعد میں نے اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ کی تلاوت کی تو امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ تم اِس طرح اِس کی تلاوت نہ کیا کرو، بلکہ یوں تلاوت کرو التّآئبین العابِدین....

ثمّ قال ع: " اذا رأیت هؤلاء فعند ذلك هم الّذین اشترٰی منهم انفسهم واموالهم " یعنی (فی) الرّجعة۔

ثمّ قال ابوجعفر علیہ السّلام: ما من مؤمن الّا وله میتة وقتلة: من مات بعث حتّی یقتل، ومن قتل بعث حتّی یموت۔"

(ترجمہ)

پھر فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو زمانۂ رجعت میں دیکھو گے تو وہی ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان اور ان کے اموال کو خرید لیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابوجعفر علیہ السّلام نے فرمایا: ہر مردِ مومن کے لیے موت اور قتل دونوں ہیں۔ لہٰذا جو مرگیا وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ قتل کیا جائے اور جو قتل کر دیا گیا اس کو بھی دوبارہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے گا تاکہ اس کو موت آئے۔ (ذائقۂ موت چکھے) (منتخب البصائر۔ تفسیر عیاشی)

★ (یہ روایت عبدالرحمان قیصر سے بھی بیان کی گئی ہے)

(۷۱) رجعت سے قدریہ انکار کرتے ہیں

سعد نے ابنِ عیسیٰ اور ابنِ عبدالجبّار اور احمد بن حسن ابنِ فضّال سب سے، اُنھوں نے

حسن بن علی بن فضّال سے، اُنھوں نے حمید بن مثنّیٰ سے، اُنھوں نے شعیب خذّاء سے اُنھوں نے ابوالصّباح سے روایت کی ہے۔ ابوالصّباح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس کا نام لینا نہیں چاہتا۔

آپ نے فرمایا: کیا تم رجعت کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی حضور۔

فقال ع: " تلك القدرة ولا ینکرها الّا القدریّة، لا تنکرها تلك القدرة لا تنکرها انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ اتی بقناع من الجنّة علیه عذق یقال له سنّة، فتناولها رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سنّة من کان قبلکم۔"

پس آپ نے فرمایا: "یہ سب اللہ کی قدرت ہے اور اس سے سوائے فرقۂ قدریّہ کے کوئی اور انکار نہیں کرتا۔ سنو! حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس جنّت سے ایک خوان آیا جس میں کھجوروں کی شکل میں سنّتیں تھیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس میں سے ایک سنّت لے لی جو تم سے پہلے والوں کی تھی۔"

(منتخب البصائر)

(۷۲) حضرت امیرالمومنینؑ سے پوچھا گیا کہ: ؟

ابنِ عیسیٰ نے حسن سے، حسن نے حسین بن علوان سے، حسین نے محمّد بن داؤد العبدی سے، اُنھوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے اصبغ کا بیان ہے کہ:

ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی بکر یشکری نے امیرالمومنین ع سے کھڑے ہو کر عرض کی:

یاامیرالمومنینؑ! ابھی ابھی ابومعتمر نے ایک ایسی بات کہی ہے جس کا مجھے یقین نہیں آتا۔

آپؑ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟

میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ آپ نے اُس سے بیان فرمایا تھا کہ آپؑ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا یا سنا ہے کہ اُس کا سِن اُس کے باپ سے زیادہ تھا۔

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا: بس اتنی سی ہی بات بڑی اور ناقابلِ یقین ہے؟

اُس نے عرض کیا: جی ہاں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے اور آپ اس کو جانتے پہچانتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر اے ابن الکوّا[۱] مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو میں تجھے بتا دیتا۔

[۱] عبداللہ ابنِ ابی بکر یشکری کی کنیت ابن الکوّا تھی اور یہ خارجی تھا۔

پھر فرمایا: سُن "اِنّ عُزَیرًا خرج من اھلہ وامرأتہ فی شھرھا ولہ یومئذٍ خمسون سنۃ، فلمّا ابتلاہ اللہ عزّوجلّ بذنبہ اَماتہ مائۃ عام ثمّ بعثہ، فرجع الی اھلہ وھو ابن خمسین سنۃ، فاستقبلہ ابنہ وھو ابن مائۃ سنۃ وردّ اللہ عُزَیرًا (الی) الّذی کان بہ۔

فقال: ما تزید؟

فقال لہ امیر المؤمنین علیہ السلام: سل عمّا بذالک۔

قال: نعم اِنّ اُناسًا من اصحابک یزعمون اَنّھم یردّون بعد الموت؟

فقال امیر المومنین علیہ السلام نعم تکلّم بما سمعت ولا تزد فی الکلام، فما قلت لھم؟

قال: قلت: لا اُومن بشیءٍ ممّا قلتم،

فقال لہ امیر المومنین علیہ السلام: ویلک اِنّ اللہ عزّوجلّ ابتلی قومًا بما کان من ذنوبھم فاماتھم قبل آجالھم الّتی سمّیت لھم ثمّ ردّھم الی الدّنیا لیستوفوا ارزاقھم، ثمّ اماتھم بعد ذلک

قال: فکبر علی ابن الکوّاء ولھم یھتدلہ۔

فقال لہ امیر المؤمنین علیہ السلام: ویلک تعلم اَنّ اللہ عزّوجلّ قال فی کتابہ (الآیۃ) "وَاخْتَارَ مُوسٰی قَوْمَہٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا" (اعراف: ۱۵۵)

فانطلق بھم معہ لیشھدوا لہ اذا رجعوا عند الملاءِ من بنی اِسرائیل انّ ربّی قد کلّمنی فلو اَنّھم سلّموا ذلک لہ وصدّقوا بہ لکان خیرًا لھم، ولکنّھم قالوا لموسیٰ علیہ السلام:

(الآیۃ) "لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللہَ جَھْرَۃً" (بقرہ- ۵۵)

(الآیۃ) قال اللہ عزّوجلّ: "فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (۵۵) ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔" (بقرہ: ۵۶)

اَتریٰ یا ابن الکوّاء اَنّ ھؤلاءِ قد رجعوا الی منازلھم بعد ماماتوا؟

فقال ابن الکوّاء: وما ذاک ثمّ اَماتھم فکانّھم۔

فقال لہ امیر المؤمنین علیہ السلام: لا ویلک اَولیس قد اَخبر اللہ فی کتابہ حیث یقول:

(الآیۃ) "وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی" (بقرہ ۵۷)

فھذا بعد الموت اِذ بعثھم۔

ایضًا مثلھم یا ابن الکوّاء الملاُ من بنی اسرائیل حیث یقول اللہ تعالیٰ عزّوجلّ (الآیۃ) "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ" (بقرہ: آیت ۲۴۳)

قولہ ایضًا فی عُزَیر حیث اخبر اللہ عزّوجلّ: فقال:

(الآیۃ): "اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا فَقَالَ اَنّٰی یُحْیٖ ھٰذِہِ اللہُ بَعْدَ مَوْتِھَا فَاَمَاتَہُ اللہُ" واخذہ بتلک الذنب "مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ" وردّہ الی الدنیا "فَقَالَ کَمْ لَبِثْتَ؟ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَقَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ" (بقرۃ: ۲۵۹)

فلا تشکّنّ یا ابن الکوّاء فی قدرۃ اللہ عزّوجلّ۔

(ترجمہ)

نے فرمایا: سُن: حضرت عُزَیر ایک مرتبہ اپنے گھر والوں سے رُخصت ہو کر چلے تو اُن کی زوجہ اُس وقت حاملہ تھیں اور پورا مہینہ تھا۔ اور حضرت عُزَیر کا سن اُس وقت پچاس سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایک ترکِ اولیٰ کے سبب اُن کو آزمائش میں ڈال دیا اور سَو سال تک ان پر موت طاری کردی۔ پھر دوبارہ (سو سال کے بعد) اُن کو زندہ کیا اور وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس پلٹ کر آئے تو اُن کا سن وہی پچاس سال کا تھا مگر اُن کا فرزند اُس وقت سو سال کا ہو چکا تھا۔

ن کوّا نے عرض کیا: کچھ اور پوچھوں؟

نے فرمایا: جو تیرے دل میں ہے پوچھ۔

س نے عرض کیا: بہتر۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آئیں گے؟

پ نے فرمایا: پھر تو نے اُن لوگوں سے کیا کہا؟

س نے عرض کیا: میں نے اُن سے کہا، جو تم لوگ کہتے ہو اُس پر مجھے ہرگز یقین نہیں ہے

یر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تجھ پر وائے ہو، اللہ تعالیٰ عزّوجلّ نے ایک گروہ کو ان کی تقصیر کی بناء پر مبتلائے آزمائش کیا اور اُن کی اجل سے پہلے ہی ان پر موت طاری کر دی پھر اُنھیں زندہ کر کے اِس دنیا میں واپس کر دیا تاکہ وہ اپنی

قسمت کا رزق کھالیں۔ اس کے بعد انھیں موت دے دی۔

یہ بات ابن الکوّار (خارجی) کی سمجھ میں نہ آئی تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

تجھ پر وائے ہو، تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

(الآیت) " وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا " (الاعراف: ۱۵۵)

(اور موسٰی نے اپنی قوم کے ستّر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔)

پھر موسٰیؑ ان ستّر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ یہ لوگ جب پلٹ کر آئیں تو بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ میرے رب نے مجھ سے کلام کیا۔ اگر یہ لوگ اس کو تسلیم کرلیں اور اس کی تصدیق کریں تو اس میں اُن کے لیے بھلائی ہے مگر ان لوگوں نے حضرت موسٰیؑ سے کہا کہ "ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے جبتک کہ ہم اللہ کو صاف صاف نہ دیکھ لیں۔" یعنی (لَنْ نُّؤْمِنَ ... جَهْرَةً) (بقرہ ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ " (بقرہ: ۵۵)

(پس تمھیں بجلی نے آپکڑا اور تم دیکھتے ہی رہے)

(الآیۃ) " ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ " (بقرۃ: ۵۶)

(پھر ہم نے تمھیں موت کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو)

اور اے ابن الکوّاء! وہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوکر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ واقعی یہ تو واقعہ ہے۔

ابن الکوّار نے کہا: یہ کیا ہوا وہ لوگ مرگئے پھر جیسے کے تیسے ہوگئے؟

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ ان لوگوں کے متعلق یہ نہیں فرماتا کہ

(الآیۃ) " وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى " (بقرۃ: ۵۷)

(اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر منّ و سلوٰی نازل کیا)

یہ اسی وقت کی تو بات ہے جب موت کے بعد دوبارہ وہ زندہ ہوئے۔

اور نیز اے ابن الکوّاء! ان ہی لوگوں کے مانند بنی اسرائیل کا ایک گروہ اور بھی ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

" اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ "

(کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکلے اور وہ

ہزاروں تھے۔ پھر اللہ نے کہا مرجاؤ۔ (وہ مرگئے) پھر اُنھیں (اللہ نے) زندہ کردیا۔"

نیز حضرت عُزیرؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

" اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ " (بقرۃ: ۲۵۹)

ترجمہ (یا اُس شخص کی طرح جو ایک بستی کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ و برباد (اپنی چھتوں کے بل) پڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا، اللہ بھلا اب اس کو کیونکر زندہ کرے گا اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ نے اُس شخص کو سَو برس کے لیے موت دی۔ پھر اُس (بستی والوں) کو زندہ کیا ..."

اللہ تعالیٰ نے حضرت عُزیرؑ کو سو سال تک مردہ رکھا تھا۔ پھر انھیں دوبارہ زندہ کیا اور دنیا میں بھیجا۔ پھر پوچھا:

(الآیت) " كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ۔ "

(تم کو اس حال میں کتنا عرصہ گذر گیا۔ اُنھوں نے کہا، بس ایک دن یا ایک دن سے کم، اللہ نے فرمایا، نہیں، بلکہ تم سو سال اسی حالت میں (پڑے) رہے۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن الکوّار، اللہ کی قدرت میں ہرگز کبھی شک نہ کرنا۔

(منتخب البصائر)

(۷۳) یہی روایت، روایت نمبر (۵۹) میں صفوان سے نقل کی جاچکی ہے

(۷۴) اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد قمّاط نے حمران بن اعین سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ: کیا بنی اسرائیل میں کوئی ایسی بات بھی ہوئی ہے جس کے مثل اِس اُمّت میں نہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

" اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ

الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ (بقرہ: ۲۴۳)

ترجمہ: (کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا مرجاؤ۔ پھر (اللہ نے) اُنھیں زندہ کر دیا۔۔)

یعنی: (اللہ تعالیٰ نے انھیں موت دی۔ پھر اُنھیں زندہ کر دیا) یہانتک کہ لوگوں نے دیکھا۔ تو پھر کیا وہ لوگ اُسی دن مرگئے تھے یا دنیا میں پھر واپس آئے؟

آپ نے فرمایا: "بل ردّهم الى الدّنيا حتّى سكنوا الدّور واكلوا الطّعام ونكحوا النساء ولبثوا بذلك ماشاء الله، ثمّ ماتوا بالأجال۔"

یعنی (نہیں) بلکہ وہ دنیا میں واپس آئے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کی کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے اور جبتک اللہ نے چاہا وہ زندہ رہے اور جب ان کی اجل آئی تو مرگئے۔

(۷۵) امیر المومنینؑ کی بار بار رجعت

سعد نے ابن عیسیٰ سے، اُنھوں نے یقطینی سے، اُنھوں نے حسین بن سفیان سے اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر بن یزید سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال ع: "اِنَّ لِعلیّ علیہ السّلام فی الارض كرّة مع الحسين ابنه صلوات الله عليهما يقبل برايته حتّى ينتقم له من بني اُميّة ومعاوية وآل معاوية ومن شهد حربه۔

ثمّ يبعث الله اليهم بأنصاره يومئذ من اهل الكوفة ثلاثين الفًا ومن سائر النّاس سبعين الفًا فيلقاهم بصفّين مثل المرّة الأولى حتّى يقتلهم، ولا يبقى منهم مخبرًا۔

ثمّ يبعثهم الله عزّوجلّ فيدخلهم اشدّ عذابه مع فرعون وآل فرعون ثمّ كرّة اُخرى مع رسول الله صلّى الله عليه وآله حتّى يكون خليفة فى الارض وتكون الائمّة عليهم السّلام عمّاله وحتّى يبعثه الله علانية، فتكون عبادته علانية فى الارض كما عبدالله سرًّا فى الارض۔

ثمّ قال ع: اى والله واضعاف ذلك۔ ثم عقد اضعافًا يعطى الله نبيّه صلّى الله عليه وآله ملك جميع اهل الدّنيا منذ يوم خلق الله الدّنيا الى يوم يفنيها حتى ينجز له موعوده فى كتابه كما قال:"

" لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ " (توبہ: ۳۳) (صف: ۹)

(ترجمہ روایت)

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے فرزند حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا علم لہراتے ہوئے پھر اس دنیا میں آئیں گے اور بنی امیہ ومعاویہ وآلِ معاویہ اور اس کی فوجوں سے انتقام لیں گے۔

اس کے بعد ان کے انصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ انھیں پھر (دوبارہ) بھیجے گا اور اس مرتبہ آپؑ کے ساتھ اہلِ کوفہ میں سے تیس ہزار اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے ستر ہزار افراد ہوں گے اور پہلے کی طرح صفین میں پھر جنگ کریں گے اور اپنے تمام دشمنوں کو قتل کریں گے، اُن میں سے ایک بھی نہ باقی رہے گا جو لوگوں کو بتا سکے کہ اُن پر کیا گذری۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو پھر زندہ کرے گا اور انھیں فرعون اور آلِ فرعون کے ساتھ شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔

پھر آخری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئیں گے اور وہ ساری روئے زمین کے سلطان ہوں گے (یعنی خلیفہ فی الارض ہوں گے) اور دیگر ائمۂ طاہرین علیہم السلام آپؐ کے عمّال ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو علانیہ مبعوث فرمائے گا تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوگی، جیسا کہ اس سے پہلے چھپ چھپا کر ہوا کرتی ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم، پہلے سے کئی گنا زیادہ عبادت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جب سے دنیا خلق ہوئی ہے اُس وقت سے لیکر تا یومِ فنا جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عطا فرمائے گا۔ یہانتک کہ اللہ کا وہ وعدہ پورا ہوگا جو اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

" لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ." (توبہ: ۳۳)

("تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکون کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو")

(۷۶) صِدِّیقٌ اَنتَ : ؟

سعد نے موسیٰ بن عمر سے ، اُنھوں نے عثمان بن عیسٰی سے ، اُنھوں نے خالد بن یحییٰ سے روایت کی ہے ۔ اور خالد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کا نام صدیق رکھا تھا ؟

فقال ؑ : نعم انہ حیث کان معہ ابوبکرؓ فی الغار ۔ قال رسول اللہ ؐ
اِنّی لأرٰی سفینۃ بنی عبد المطّلب تضطرب فی البحر
ضالّۃ ، فقال لہ ابوبکرؓ : وانّک لتراھا ؟ قال : نعم !
فقال : یا رسول اللہ ؐ تقدر اَن ترینیھا ؟
فقال : ادن منّی ، فدنا منہ فمسح یدہ علیٰ عینیہ
ثمّ قال لہ : انظر ۔ فنظر ابوبکرؓ فرأی السفینۃ تضطرب فی
البحر ، ثمّ نظر الیٰ قصور اھل المدینۃ ۔
فقال فی نفسہ : الاٰن صدّقت انّک ساحرٌ ۔
فقال لہ رسول اللہ ؐ : صِدِّیقٌ اَنتَ ۔
فقلت : لم سمّی عمرؓ الفاروق ؟
قال : نعم الا ترٰی اَنّہ قد فرّق بین الحقِّ والباطل واَخذ
النّاس بالباطل ۔
فقلت : فلم سمّی سالمًا الامین ؟
قال : لمّا اَن کتبوا الکتب ، ووضعوھا علی ید سالم ۔ فصار الامین
قلت : اتّقوا دعوۃ سعد ؟
قال : نعم ،
قلت : وکیف ذٰلک ؟
قال : ان سعدًا یکرُّ فیقاتل علیًا علیہ السلام ۔"

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا : ہاں ۔ اس لیے کہ وہ غار میں اُن کے ساتھ تو رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بنی عبد المطّلب کا سفینہ سمندر میں ادھر اُدھر بھٹکتا پھر رہا ہے ۔
ابوبکرؓ نے کہا : کیا واقعًا آپ ؐ نے ایسا دیکھا ہے ؟ آپ ؐ نے فرمایا : ہاں ۔

حضرت ابوبکرؓ نے کہا : یا رسول اللہ ؐ ! آپ ؐ مجھے بھی دکھا سکتے ہیں ؟
آپ نے فرمایا : میرے قریب آؤ ۔
جب حضرت ابوبکرؓ قریب گئے تو آپ نے اپنا دستِ مبارک اُن کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا : اب دیکھو ۔
حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ ایک سفینہ ہے جو سمندر میں ادھر اُدھر ہچکولے کھا رہا ہے ۔ پھر آگے نظر ڈالی تو مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے ۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دل میں کہا اب میں سمجھ گیا کہ آپ ؐ سچ مچ جادوگر ہیں ۔
حضرت رسول خدا ؐ نے فرمایا : صدّیق تو تم ہو ۔
راوی نے دریافت کیا ، فرزند رسول ؐ : اور آنحضرت ؐ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کیوں کہا ؟
آپ ؑ نے فرمایا : ہاں ، اس لیے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اُنھوں نے حق و باطل کو جدا جدا کر دیا اور لوگوں نے باطل اختیار کر لیا ۔
پھر عرض کیا : اور "سالمؓ" کو امین کیوں فرمایا : ؟
آپ ؑ نے فرمایا : اس لیے کہ جب لوگ کوئی تحریر بھیجتے تو اُسے آپ سالمؓ کے حوالے کر دیتے اس لیے وہ امین کہلائے ۔
میں نے عرض کیا : آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ سعد کی آواز پر لبیک کہنے سے بچو ؟ ایسا کیوں فرمایا ؟
آپ نے فرمایا : ہاں ۔ یہ اس لیے فرمایا کہ سعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آکر حضرت علی ؑ سے مقابلہ کرے گا ۔"
(منتخب البصائر)

(۷۷) امام رضا ؑ سے پوچھا گیا کہ ... ؟

محمد بن حمیری نے اپنے والد سے ، اُنھوں نے علی بن سلیمان بن رشید سے اُنھوں نے حسن بن علی خزّاز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی ابن ابی حمزہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا : کیا آپ امام ہیں ؟
آپ ؑ نے فرمایا : ہاں ۔
اُس نے کہا : مگر میں نے آپ کے جد حضرت جعفر بن محمّد کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام وہی ہوگا جس کے کوئی اولاد اور عقب ہو ۔ (لا یکون الامام الّا ولہ عقب ؟)
فقال ؑ : اَنسیت یا شیخ اَم تناسیت ؟ لیس ھکذا ، قال جعفرؑ انّما ۔

قال جعفر: لایکون الامام الا وله عقب الّا الامام الّذی یخرج علیہ الحسین بن علیؑ علیہ السّلام۔ فانہ لاعقب لہ

فقال لہ: صدقت جعلت فداك ھکذا سمعت جدّك یقول۔"

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: اے شیخ کیا تم بھول گئے ہو یا تم نے بھلا دیا ہے؟ یہ قول نہیں ہے حضرت جعفرؑ نے اس کے علاوہ فرمایا ہے۔

حضرت جعفرؑ نے یہ فرمایا ہے کہ: امام وہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اُس کے پیچھے (اس کے بعد) ایسا امام ہو جو خروج کرے حسینؑ بن علیؑ پر۔ پس اُس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا، میری جان آپ پر قربان۔ میں نے آپ نے جدّ سے اسی طرح سنا ہے۔"

(۷۸) سب سے پہلے امام حسینؑ اور یزیدؑ کی رجعت ہوگی

رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: " اِنَّ اوّل من یکرّ الی الدّنیا الحسین بن علیؑ علیہ السّلام و اصحابہ، و یزید بن معاویۃ و اصحابہ فیقتلھم حذو القذّۃ بالقذّۃ۔"

ثمّ قال ابوعبداللہ علیہ السّلام: " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَ أَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (اسراء: ۶)

(ترجمۂ روایت)

" بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ حضرت امام حسین ابن علیؑ علیہ السّلام اور اُن کے اصحاب اور یزید ملعون ابنِ معاویہ اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح اِن لوگوں نے اِن کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اشارۂ آیت: " اَمْدَدْنٰکُمْ . . . . نفیرًا " (اسراء ۱۴: ۶)

ترجمۂ آیت: (ہم نے تمہاری مدد کی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت قرار دی)

(۷۹) حضرت علیؑ سے وعدۂ رجعت قرآن میں

حسن بن ابوالحسن دیلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمدؐ بن علی سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: (الآیۃ) " اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ " (قصص ۲۸: ۶۱) کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

" الموعود علیٌّ بن ابی طالبؑ، وعدہ اللہ ان ینتقم لہ من اعدائہ فی الدنیا و وعدہ الجنّۃ لہ ولاولیائہ فی الآخرۃ "

یعنی: اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام سے کیا ہے کہ وہ دنیا ہی میں ان کا انتقام ان کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت میں ان کے دوستوں کو جنّت میں داخل کرے گا۔

ترجمۂ آیت: کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اُسے پانے والا ہے"

(۸۰) رجعت میں اہلِ بیتِ علیؑ جمع ہوں گے

کاتب نے زعفرانی سے، اُنھوں نے ثقفی سے، اُنھوں نے اسمٰعیل بن ابان سے، اُنھوں نے فضل بن زبیر سے، اُنھوں نے عمران بن میثم نے، اُنھوں نے عبایہ اسدی سے روایت کی ہے، اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: " أنا سیّد الشیب وفیّ سنّۃ من ایوبؑ و اللہ لیجمعنّ اللہ لی اھلی کما جمعوا لیعقوب۔"

یعنی: " میں سیّد الشیب ہوں، میرے اندر حضرت ایوبؑ کی ایک سنّت ہے بخدا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت کو جمع کرے گا جس طرح اُس نے یعقوبؑ کے لیے جمع کیا تھا۔" (مجالس مفید)

(۸۱) عبداللہ بن شریک کی رجعت

ابوصالح خلف بن حمّاد نے سہل بن زیاد سے، اُنھوں نے علی بن مغیرہ سے، اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ

قالؑ: " کانّی بعبد اللہ بن شریك العامری علیہ عمامۃ سوداء

وذؤابتاها بین کتفیه ، مصعدٌ الی لحف الجبل بین یدی قائمنا اهل البیت فی اربعة آلاف مکبّرون ومکرّون

آپ نے فرمایا: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ بن شریک عامری سر پر سیاہ عمامہ اور دونوں کاندھوں پر لہراتی ہوئی زلفیں ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ اور ہم اہل بیت کے قائم کے ساتھ چار ہزار فوج ہے جو تکبیر کہتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔"

(۸۲) اسماعیل بن امام جعفرؑ کی رجعت

عبداللہ بن محمد نے وشّار سے، وشّار نے احمد بن عائذ سے، انھوں نے ابوخدیجہ سے روایت کی ہے۔ ابوخدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولؑ: انّی سألت اللہ فی اسماعیل اَن یبقیه بعدی فابیٰ ولکنّه قد اعطانی فیه منزلة اُخریٰ اِنّه یکون اوّل منشورٍ فی عشرة من اصحابه ومنهم عبداللہ بن شریك وهو صاحب لوائه

آپ فرما رہے تھے کہ میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل کو میرے بعد باقی رکھے، مگر اسے اللہ تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے دوسرا شرف یہ عطا فرمایا کہ وہ (اسماعیلؑ) ان دس لوگوں میں سے ہوں گے جو سب سے پہلے قبروں سے اُٹھائے جائیں گے جن میں عبداللہ بن شریک بھی ہوں گے جو اُن کے علمبردار ہوں گے۔" (منتخب البصائر، تفسیر عیاشی)

(۸۳) اصبغ بن نباتہ کی آخری روایت ہے؟

محمد بن حسن بن بندار قمی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھ سے حسن بن احمد مالکی نے، انھوں نے جعفر بن فضیل سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن فرات سے کہا کہ تم نے اصبغ سے بھی ملاقات کی؟ اس نے کہا کہ ہاں میں اپنے والد کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ میرے والد نے اُن سے عرض کیا: آپ کوئی حدیث ایسی بیان فرمائیں جو آپ نے خود حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے خود سنی ہو۔

اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کو برسرِ منبر فرماتے ہوئے سنا کہ

یقولؑ: "اَنَا سیّد الشیب وفی شبه من ایّوبؑ ولیجمعنّ اللہ لی شملی کما جمعه لایّوبؑ"۔

(ترجمہ) "آپ فرما رہے تھے: میں سیّد الشیب (بوڑھوں کا سردار) ہوں، مجھ میں حضرت ایوبؑ کی کچھ شباہت ہے، اللہ تعالیٰ میرے گروہ کو بھی اسی طرح جمع فرمائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ کے گروہ کو جمع کر دیا تھا۔"

محمد بن فرات کا بیان ہے کہ میں نے اور میرے والد نے اصبغ سے یہ حدیث سنی اور اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد اصبغ بن نباتہ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔" (رجال کشی)

(۸۴) داؤد رقّی اور رجعت

طاہر بن عیسیٰ نے شجاعی سے، انھوں نے حسین بن بشّار سے، انھوں نے داؤد رقّی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ:

"میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں تک پتلی ہو چکی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میری عمر کا خاتمہ آپ حضرات کی راہ میں قتل پر ہو۔

آپ نے فرمایا: یہ تو ہونا ہی ہے اگر جلدی نہیں تو تاخیر سے سہی، مگر ہو گا ہی۔" (رجال کشی)

(۸۵) عجیب وغریب واقعہ

احمد بن محمد بن رباح نے، محمد بن عبداللہ بن غالب سے، انھوں نے محمد ابن ولید سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے، انھوں نے عبداللہ بن خفقہ سے انھوں نے کہا مجھ سے ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کی طرف سے ہو کر گذرا تو وہ صرف اس بناء پر میری عیب گیری کرنے لگے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایات اخذ کر کے بیان کرتا ہوں۔ تو میں نے ان سے کہا، تم میری عیب گیری کیا کرتے ہو جبکہ میں اُس شخص سے روایات اخذ کرتا ہوں کہ جب بھی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں وہ کہتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہؐ کا اس مسئلے میں یہ قول ہے

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ چند لڑکے اُدھر سے یہ جملہ و مصرع گاتے ہوئے گذرے کہ:

"العجب کل العجب بین جمادی و رجب"

میں نے پوچھا، یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ (جمادی اور رجب کے درمیان) مُردوں اور زندوں میں جنگ ہوگی (رجال کشی)

(۸۶) حضرت امیرالمومنینؑ کا خطبۂ مخزون علائمِ ظہور

کتاب منتخب البصائر میں ہے کہ مجھے سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاؤس کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک مجموعۂ خطب امیرالمومنین علیہ السّلام دستیاب ہوا جس میں مرقوم تھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے کا نام "مخزون" ہے:

"الحمد لله الأحد المحمود الذی توحّد بملکه وعلا بقدرته
احمده علی ما عرّف من سبیله والهم من طاعته و
علّم من مکنون حکمته، فانّه محمود بکلّ ما یولی
مشکور بکلّ ما یبلی، وأشهد انّ قوله عدل وحکمه فصل
ولم ینطق فیه ناطق بکان الّا کان قبل کان۔
وأشهد انّ محمّدًا عبدالله و سیّد عباده خیر من أهلّ اوّلاً و
خیر من اهلّ آخرًا فکلّما نسج الله الخلق فریقین
جعله فی خیر الفریقین، لم یسهم فیه عائر ولا نکاح جاهلیّة
ثمّ انّ الله قد بعث الیکم رسولاً من انفسکم عزیز علیه ما عنتّم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم۔ فاتّبعوا ما انزل
الیکم من ربّکم ولا تتّبعوا من دونه اولیاء قلیلاً ما
تذکرون. فانّ الله جعل للخیر اهلاً وللحقّ دعائم و
للطاعة عصمًا یعصم بهم، و یقیم من حقّه فیهم علی
ارتضاء من ذلك وجعل لها رعاةً وحفظةً یحفظونها
بقوّة ویعینون علیها، اولیاء ذلك بما ولّوا من حقّ
الله فیها۔
امّا بعد، فانّ روح البصر روح الحیاة الّذی لا ینفع ایمان الّا به
مع کلمة الله والتصدیق بها، فالکلمة من الرّوح و

الرّوح من النور، والنور نور السماوات فبأیدیکم
سبب وصل الیکم منه ایثار واختیار، نعمة الله لا
تبلغوا شکرها، خصّصکم بها، واختصّکم لها، وَتِلْكَ
الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ.
فابشروا بنصر من الله عاجل، وفتح یسیر یقرّ الله به أعینکم و
یذهب بحزنکم کفّوا ما تناهی النّاس عنکم فانّ
ذلك لا یخفی علیکم، انّ لکم عند کلّ طاعة عونًا من
الله، یقول علی الألسن ویثبت علی الافئدة وذلك
عون الله لاولیائه یظهر فی خفیّ نعمته لطیفًا وقد اثمرت
لاهل التقوی اغصان شجرة الحیاة، وانّ فرقًا من الله
بین اولیائه واعدائه، فیه شفاء للصدور وظهور
للنور یعزّ الله به اهل طاعته ویذلّ به اهل المعصیة
فلیعدّ امرئ لذلك عُدّته ولا عُدّة له الّا بسبب بصیرة وصدق
نیّة وتسلیم سلامة اهل الخفة فی الطاعة، ثقل
المیزان، والمیزان بالحکمة. والحکمة فضاء للبصر
والشكّ والمعصیة فی النّار ولیسا منّا ولا لنا ولا الینا
قلوب المؤمنین مطویّة علی الایمان اذا اراد الله اظهار
ما فیها فتحها بالوحی، وزرع فیها الحکمة، وانّ لکلّ
شیء انًی یبلغه لا یعجل الله بشیء حتّی یبلغ اناه ومنتهاه۔
فاستبشروا ببشری ما بُشّرتم واعترفوا بقربان ما قرّب لکم و
تنجّزوا ما وعدکم انّ منّا دعوة خالصة یظهر الله
بها حجّته البالغة ویتمّ بها نعمه السابغة ویعطی
بها الکرامة الفاضلة، من استمسك بها أخذ بحکمة،
منها آتاکم الله رحمته ومن رحمته نوّر القلوب
ووضع عنکم أوزار الذّنوب. وعجّل شفاء صدورکم
وصلاح أمورکم وسلام منّا دائمًا علیکم، تعلمون به
فی دول الأیّام، وقرار الارحام، فانّ الله اختار

لدينه اقواماً انتجبهم للقيام عليه والنصرة له، بهم
ظهرت كلمة الاسلام وارجاء مفترض القرآن، والعمل
بالطاعة فى مشارق الارض ومغاربها۔

ثمّ انّ الله خصّصكم بالاسلام واستخلصكم له لأنّه اسم سلامة
وجمّاع كرامة اصطفاه الله فنهجه وبيّن حججه، و
أرّف أرفه وحدّه ووصفه وجعله رضى كما وصفه
ووصف اخلاقه وبيّن اطباقه ووكّد ميثاقه من
ظهر وبطن ذى حلاوة وامن، فمن ظفر بظاهره
رأى عجائب مناظره فى موارده ومصادره ومن
فطن بما بطن رأى مكنون الفطن وعجائب
الامثال والسنن۔

فظاهره انيق، وباطنه عميق، لا تنقضى عجائبه ولا تفنى
غرائبه، فيه ينابيع النعم ومصابيح الظلم. لا تفتح
الخيرات الّا بمفاتيحه ولا تنكشف الظلم الّا بمصابيحه
فيه تفصيل وتوصيل وبيان الاسمين الأعلين اللذين
جمعا فاجتمعا لا يصلحان الّا معاً يسمّيان فيعرّفان
ويوصفان فيجتمعان قيامهما فى تمام احدهما فى
منازلهما جرى بهما ولهما نجوم وعلى نجومهما نجوم
سواها، تحمى حماه وترعى مراعيه وفى القرآن
بيانه وحدوده واركانه ومواضع تقادير ما خزن
بخزائنه ووزن بميزانه ميزان العدل وحكم الفصل
انّ رعاة الدين فرّقوا بين الشكّ واليقين وجاؤا بالحقّ المبين
قد بيّنوا الاسلام تبياناً وأسّسوا له أساساً وأركاناً وجاؤا
على ذلك شهوداً وبرهاناً: من علامات وامارات فيها
كفاء لمكتف، وشفاء لمشتف، يحمون حماه ويرعون
مرعاه، ويصونون مصونه ويهجرون مهجوره ويحبّون
محبوبه بحكم الله وبرّه وبتعظيم أمره وذكره بما يجب

ان يذكر به يتواصلون بالولاية ويتلاقون بحسن اللهجة
ويتساقون بكأس الرويّة ويتراعون بحسن الرعاية
بصدور بريّة واخلاق سنيّة... وبسلام رضيّة لا
يشرب فيه الدنيّة ولا تشرع فيه الغيبة۔

فمن استبطن من ذلك شيئاً استبطن خُلقاً سنيّاً وقطع اصله
واستبدل منزله بنقصه مبرماً واستحلاله مجرماً
من عهد معهود اليه وعقد معقود عليه بالبرّ والتقوى
وايثار سبيل الهدى على ذلك عقد خلقهم وآخا ألفتهم
فعليه يتحابّون وبه يتواصلون، فكانوا كالزرع وتفاضله
يبقى فيؤخذ منه ويفنى وبيعته التخصيص ويبلغ
منه التخليص فانتظر أمره فى قصر ايّامه وقلّة
مقامه فى منزله حتّى يستبدل منزلاً ليضع متحوّله
ومعارف منقلبه۔

فطوبى لذى قلب سليم اطاع من يهديه وتجنّب ما يرديه فيدخل
مداخل الكرامة فاصاب سبيل السلامة سيبصر ببصره
واطاع هادى أمره دلّ أفضل الدلالة وكشف غطاء
الجهالة المضلّة الملهية، فمن اراد تفكّراً أو تذكّراً
فليذكر رأيه وليبرز بالهدى، مالم تغلق ابوابه
وتفتح أسبابه وقبل نصيحة من نصح بخضوع و
حسن خشوع، بسلامة الاسلام ودعاء التمام، وسلام
بسلام، تحيّة دائمة لخاضع متواضع يتنافس
بالايمان، ويتعارف عدل الميزان، فليقبل أمره و
اكرامه بقبول وليحذر قارعة قبل حلولها۔

انّ أمرنا صعبٌ مستصعبٌ لا يحتمله الّا ملكٌ مقرّبٌ أو نبيٌّ
مرسلٌ أو عبدٌ امتحن الله قلبه للايمان لا يعي
حديثنا الّا حصونٌ حصينةٌ أو صدورٌ أمينةٌ أو احلامٌ
رزينةٌ يا عجباً كلّ العجب بين جمادى ورجب۔

فقال رجل من شرطة الخميس : ماهٰذ االعجب یا امیرالمؤمنین؟
قال؟ : ومالی لا أعجب وسبق القضاء فیکم وما تفقهون الحدیث
ألاصوتات بینهنّ موتات ، حصد نبات ونشر اموات
واعجبا کلّ العجب بین جمادی ورجب۔
قال ایضاً رجل یا امیرالمؤمنین ! ماهٰذا العجب الذی لا تزال تعجب منه
قال ثکلت الآخر امّه وایّ عجب یکون أعجب منه اموات یضربون
هام الاحیاء
قال: انّی یکون ذلک یا امیرالمؤمنین ؟
قال: والّذی فلق الحبّة وبرأ النسمة ، کأنّی أنظر قد تخلّلوا
سکک الکوفة وقد شهروا سیوفهم علیٰ مناکبهم یضربون
کلّ عدوّ للّٰه ولرسوله وللمؤمنین وذلک قول اللّٰه تعالیٰ
(الآیت) " یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ
قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ
اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۔" (سورۃ الممتحنۃ : ۱۳)
ألا یا ایّها النّاس ! سلونی قبل أن تفقدونی إنّی بطرق السماء
اعلم من العالم بطرق الارض ۔ أنا یعسوب الدّین وغایة
السابقین ولسان المتّقین وخاتم الوصیّین ووارث
النّبیّین وخلیفة ربّ العالمین ، أنا قسیم النّار وخازن
الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف ولیس منّا
اهل البیت امام الّا عارف بجمیع اهل ولایته وذلک
قول اللّٰه تعالیٰ " اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۔" (رعد: ۷، ۱۳)
ألا یا ایّها الناس سلونی قبل أن تشغر برجلها فتنة شرقیة
تطأ فی خطامها بعد موت وحیاة أو تشبّ ناراً بالحطب
الجزل غربیّ الارض ، رافعة ذیلها تدعو یا ویلها بذخلة
اومثلها۔
فاذا استدار الفلک ، قلت : مات او هلک بأیّ وادٍ سلک
فیومئذ تأویل هٰذہ الآیة :

(الآیة) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۔" (سورہ اسریٰ ۶)
ولذلک آیات وعلامات ، اوّلهنّ احصار الکوفة بالرصد والخندق
وتخریق الزوایا فی سکک الکوفة وتعطیل المساجد
اربعین لیلة وتخفق رایات ثلاث حول المسجد الاکبر
یشبهن بالهدیٰ القاتل والمقتول فی النار وقتل کثیر و
موت ذریع وقتل النفس الزکیّة بظهر الکوفة فی سبعین
والمذبوح بین الرّکن والمقام وقتل الاسبغ المظفّر صبراً
فی بیعة الاصنام مع کثیر من شیاطین الانس ۔
وخروج السفیانی برایة خضراء وصلیب من ذهب امیرها رجل
من کلب واثنی عشر الف عنان من یحمل السفیانی
متوجّهاً الی مکّة والمدینة ، امیرها احد من بنی امیّة
یقال له خزیمة اطمس العین الشمال علیٰ عینه طرفة
یمیل بالدّنیا فلا تردّ له رایة حتّی ینزل المدینة فیجمع
رجالاً ونساء من آل محمّد صلّی اللّٰه علیه وآله فیحبسهم فی دار
بالمدینة یقال لها: دار ابی الحسن الاموی ۔
ویبعث خیلا فی طلب رجل من آل محمّد صلّی اللّٰه علیه وآله قد اجتمع
علیه رجال من المستضعفین بمکّة أمیرهم رجل من
غطفان ، حتّی اذا توسّطوا الصفائح الابیض بالبیدار
یخسف بهم فلا ینجو منهم احد الّا رجل واحد یحوّل
اللّٰه وجهه فی قفاه لینذرهم ولیکون آیة لمن خلفه ،
فیومئذ تأویل هذه الآیة :
" وَلَوْ تَرٰی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ
مَّكَانٍ قَرِیْبٍ ۔" (سورۃ السبا : ۵۱) [۳۴]
ویبعث السفیانیّ مائة وثلاثین الفاً الی الکوفة فینزلون
بالرّوحاء والفاروق وموضع مریم وعیسیٰ بالقادسیّة
ویسیر منهم ثمانون الفاً حتّی ینزلوا الکوفة موضع

قبر هود بالنخيلة فيهجموا عليه يوم زينة وامير الناس
جبّار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة
يقال له: الزّوراء فی خمسة آلاف من الكهنة ويقتل
على جسرها سبعين الفاً حتّی يحتمی النّاس الفرات
ثلاثة ايّام من الدّماء ونتن الاجساد ويسبی من
الكوفة ابكاراً لا يكشف عنها كفٌّ ولا قناع حتی
يوضعن فی المحامل يزلف بهنّ الثويّة وهی الغريّين
ثمّ يخرج من الكوفة مائة الف بين مشرك ومنافق حتی يضربون
دمشق لا يصدّهم عنها صادٌّ وهی اِرم ذات العماد،
وتقبل رايات شرقی الارض ليست بقطن ولا كتّان
ولا حرير، مختّمة فی رؤس القنا بخاتم السيّد الاكبر
يسوقها رجل من آل محمّد صلّی الله عليه وآله يوم تطير بالمشرق
يوجد ريحها بالمغرب، كالمسك الاذفر يسير الرّعب امامها شهراً۔
ويخلف ابناء سعد السقّاء بالكوفة طالبين بدماء آبائهم وهم
ابناء الفسقة حتّی يهجم عليهم خيل الحسين عليه السّلام
يستبقان كانّهما فرسا رهان، شعث غبر اصحاب بواكي
وقوارح اِذ يضرب احدهم برجله باكية، يقول: لا خير فی
مجلس بعد يومنا هذا، اللّهمّ فانّا التائبون الخاشعون
الراكعون الساجدون، فهم الابدال الّذين وصفهم الله عزّوجلّ
(الآية) " اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ " (بقرۃ ۲: ۲۲۲)
والمطهّرون نظراؤهم من آل محمّد صلّی الله عليه وآله وسلّم:
ويخرج رجل من اهل نجران راهب يستجيب الامام فيكون
اوّل النّصاریٰ اجابة ويهدم صومعته ويدقّ صليبها
ويخرج بالموالی وضعفاء الناس والخيل فيسيرون الی
النخيلة باعلام هدیٰ، فيكون مجمع الناس جميعاً
من الارض كلّها بالفاروق وهی محجّة امير المؤمنين
وهی ما بين البرس والفرات، فيقتل بعضهم يومئذ فيما

بين المشرق والمغرب ثلاثة آلاف من اليهود والنصاریٰ
فيقتل بعضهم بعضاً فيومئذٍ تأويل هذه الآية:
(الآية) " فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ
حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ." (سورۃ ۲۱ انبياء: ۱۵)
بالسيف وتحت ظلّ السيف۔
ويخلف من بنی اشهب الزاجر اللحظ فی اُناس من غير ابيه
هراباً حتّی يأتون سبطری عوذا بالشجر فيومئذ تأويل هذه
الآية) ": فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ
مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ." (سورۃ ۲۱ انبياء: ۱۲-۱۳)
ومساكنهم الكنوز الّتی غنموا من اموال المسلمين ويأتيهم
يومئذ الخسف والقذف والمسخ، فيومئذ تأويل هذه
الآية) ": وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ." (سورۃ ۱۱ آيت ۸۳)
وينادی منادٍ فی (شهر) رمضان من ناحية المشرق
عند طلوع الشمس: "يا اهل الهدیٰ اجتمعوا۔ و
ينادی من ناحية المغرب بعد ما تغيب الشمس:
يا اهل الهدیٰ اجتمعوا، ومن الغد عند الظهر بعد
تكوّر الشمس، فتكون سوداء مظلمة واليوم الثالث
يفرق بين الحقّ والباطل، بخروج دآبّة الارض وتقبل
الرّوم الی قرية بساحل البحر، عند كهف الفتية وله
وهما الشاهدان المسلمان للقائم۔
فيبعث احد الفتية الی الرّوم فيرجع بغير حاجة ويبعث
بالآخر، فيرجع بالفتح فيومئذ تأويل هذه الآية:
(الآية) " وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
وَّكَرْهًا " (آل عمران ۳: ۸۳)
ثمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا لِيُرِيَهُمْ مَا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ
تأويل هذه الآية:

ثمّ يبعث الله الفتية من كهفهم اليهم (منهم) رجل يقال له مليخاو

(الآیۃ) ” وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ “ (سورۃ النمل : ۸۳)

والورع خفقان افئدتهم۔

ویسیر الصدّیق الاکبر برایة الهدی، والسیف ذی الفقار والمخصرة حتّی ینزل ارض الهجرة مرّتین وهی الکوفة فیهدم مسجدها ویبنیه علی بنائه الاوّل، ویهدم ما دونه من دور الجبابرة ویسیر الی البصرة حتّی یشرف علی بحرها ومعه التابوت وعصی موسٰی فیعزم علیه فیزفر فی البصرة زفرة فتصیر بحراً لجیّاً لا یبقی فیها غیر مسجدها کجؤجوء السفینة علی ظهر الماء۔

ثمّ یسیر الی حروراحتّی یحرقها ویسیر من باب بنی اسد حتّی یزفر زفرة فی ثقیف وهم زرع فرعون، ثمّ یسیر الی مصر فیصعد منبره، فیخطب الناس فتستبشر الارض بالعدل، وتعطی السماء قطرها والشجر ثمرها والارض نباتها وتتزیّن لأهلها، وتأمن الوحوش حتّی ترتعی فی طرق الارض کأنعامهم، ویقذف فی قلوب المؤمنین العلم فلا یحتاج مؤمن الی ما عند اخیه من علم، فیومئذ تأویل هذه الآیة:

(الآیة) ” يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ “ (سورۃ النساء: ۱۳۰)

وتخرج لهم الارض کنوزها، ویقول القائم:

(الآیة) ” كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ “ (الحاقۃ: ۲۴)

فالمسلمون یومئذ اهل صواب للدّین، أذن لهم فی الکلام فیومئذ تأویل هذه الآیة:

(الآیة) ” وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا “ (سورۃ الفجر: ۲۲)

فلا یقبل الله یومئذ الّا دینه الحقّ الا لله الدّین الخالص فیومئذ تأویل هذه الآیة:

الآیة: ” أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ. وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ. قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ. فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ. (سورۃ السجدۃ: ۲۷ تا ۳۰)

فیمکث فیما بین خروجه الی یوم موته ثلاثمائة سنة ونیف وعدّة اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر منهم تسعة من بنی اسرائیل وسبعون من الجنّ ومائتان واربعة وثلاثون منهم سبعون الّذین غضبوا للنّبی صلّی الله علیه وآله اذ هجته مشرکو قریش فطلبوا الی نبی الله ان یأذن لهم فی اجابتهم فأذن لهم حیث نزلت هذه الآیة:

(الآیة) ” إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ “ (سورۃ الشعرا: ۲۲۷)

وعشرون من اهل الیمن منهم المقداد بن الاسود ومائتان واربعة عشر الّذین کانوا بساحل البحر ممّا یلی عدن فبعث الیهم نبی الله برسالة فأتوا مسلمین.

ومن افناء الناس الفان وثمانمائة وسبعة عشر ومن الملائکة اربعون الفاً من ذلک من المسوّمین ثلاثة آلاف، ومن المردفین خمسة آلاف۔

فجمیع اصحابه علیه السّلام سبعة واربعون الفاً ومائة وثلاثون من ذلک تسعة رؤس مع کلّ رأس من الملائکة اربعة آلاف من الجنّ والانس، عدّة یوم بدر فبهم یقاتل وایّاهم ینصر الله وبهم ینتصر وبهم یقدم النّصر ومنهم نصرة الارض۔

(کتبتها کما وجدتها وفیها نقص حروف)

(ترجمہ خطبۂ مخزون)

" تمام حمد اس خدا کے لیے سزاوار ہے جو احد ہے اور لائقِ حمد ہے وہ ایسا خدا ہے جو اپنی سلطنت میں یکتا اور اپنی قدرت میں بلند پایہ ہے۔ میں اُس کی حمد اس طرح کرتا ہوں کہ گویا اس کی معرفت اس کی سبیل و راہ سے حاصل ہوئی اور اس کی اطاعت کا الہام ہوا ہے اور مکنون و پوشیدہ حکمت کا علم ہو چکا ہے۔ پس وہ ہر چیز جو اُس نے عطا فرمائی ہے اس پر وہ حمد کا سزاوار ہے۔ اور ان تمام آزمائشوں پر جن سے وہ مخلوق کا امتحان لیتا ہے لائقِ شکر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا قول عینِ عدل اور اُس کا حکم عینِ فصل ہے۔ کوئی بولنے والا ابتک یہ نہ کہہ سکا کہ وہ اب ہوا ہے سوائے اس کے کہ ہر ایک یہی کہتا رہا ہے کہ وہ تھا قبل اس کے کہ کوئی چیز تھی۔
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور اُس کے تمام بندوں کے سردار ہیں اور اوّلین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں۔ جب کبھی اللہ نے اپنی مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو اس نے آنحضرتؐ کو ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ ایسا گروہ کہ جن میں نہ کبھی کوئی بدکاری ہوئی اور نہ کبھی جاہلیت کے نکاح و بیاہ واقع ہوئے۔
پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک ایسے رسول کو تمھاری طرف بھیجا جسے تم لوگوں کا مشقت اٹھانا گراں گذرتا ہے تم لوگوں کو بہت چاہنے والا ہے اور مومنین پر مہربان اور بہت ہی مہربان ہے۔ لہٰذا تمھارے رب نے جو احکامات تمھارے لیے نازل کیے ہیں اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اولیاء بہت کم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے خیر کے لیے کچھ لوگوں کو اہل اور حق کے لیے ستون اور اطاعت کے محافظ بنائے اور ان کو عصیان سے بچاتا ہے اور ان میں اپنا حق اپنی مرضی کے مطابق قائم کرتا ہے۔ اور ان کے لیے نگہبان و محافظ بنائے تاکہ ان کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور اس امر میں ان کی اعانت کریں جو اللہ کی طرف سے ان کو سونپا گیا ہے۔
اَمّا بعد: درحقیقت روحِ بصر وہ روحِ حیات ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کلمہ روح

سے ہے اور روح نور سے ہے اور نور، نور السّموات ہے۔ وہ تمہارے ہاتھ میں ذریعہ وسبب ہے اور تم کو اس کے ساتھ ایثار و اختیار ملا ہے جو نعمتِ الٰہی جس کا شکر تم ادا نہیں کر سکتے، اُس نے تم کو اس کے ساتھ اور اس کے لیے مخصوص کیا۔ یہ مثالیں مخلوق کے لیے ہیں جن کو صاحبانِ عمل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔
پس تم لوگوں کو بشارت ہو فوری نصرتِ خدا کی اور تمھارے لیے فتح و کشائش آسان ہو جسے دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تمہارا حزن دور ہو۔ اللہ تمہیں ان چیزوں سے باز رکھے جن سے مخلوق انتہا کو پہونچ گئی۔ یہ بات تو تم لوگوں پر پوشیدہ نہیں کہ ہر اطاعت کے وقت اللہ کی طرف سے تمھارے لیے مدد آتی ہے جو زبانوں پر مذکور ہوتی ہے اور دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کی مدد ہے اپنے اولیاء کے لیے جس کو وہ اپنی خفی نعمتوں میں لطیف طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ اہلِ تقویٰ کے لیے شجرِ حیات کی شاخوں میں پھل لاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اللہ کے دشمنوں اور اللہ کے دوستوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں دلوں کے لیے شفاء ہے۔ نورِ ایمان کا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اہلِ اطاعت کو باعزت اور اہلِ معصیت کو ذلیل کرتا ہے۔
پس انسان کو چاہیے کہ اپنے لیے توشہ فراہم کرے مگر کوئی توشہ نہیں فراہم ہو سکتا بغیر بصیرت و صدقِ نیت اور تسلیم و سلامتی کے۔ جو لوگ مقامِ اطاعت میں مستعد ہیں ظاہر ہوگا کہ یوم قیامت ان کی میزان ثقیل و بھاری ہوگی، اور میزانِ عمل کی سنگینی و اہمیت اُس وقت ہے کہ جب عمل طریقِ حکمت پر ہو۔ قضا جولانگاہ دیدۂ باطن حکمت ہے۔ اہلِ شک و معصیت جہنم میں ہوں گے، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں، نہ ان کی بازگشت ہماری طرف ہے۔ مومنین کے قلوب ایمان کے ساتھ پیچیدہ ہیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے وہ ظاہر کرے تو اس کو وحی سے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت بو دیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اللہ کو عجلت نہیں، جب اُس کا وقت آئے گا وہ آجائے گا۔
پس اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ تم کو اس کی بشارت دی جا چکی ہے اور اس کی تصدیق کرو

جو تمہارے قریب ہے اور راہِ خدا میں قربانی کے ساتھ اس کا اعتراف کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے اور جو تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے ایفا کی دعا کرو۔ بیشک ہم لوگوں کی طرف سے مخلوق کو ایسی دعوت دی گئی ہے جو ریا اور نفاق سے پاک ہے۔ اللہ اس سے حجتِ بالغہ کو ظاہر کرے گا اور اپنی نعمت کو تمام فرمائے گا اور جو اس سے متمسک ہوگا اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے گا، ان کو حکمت سے سرفراز کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت تم لوگوں کو عطا کر دی ہے اور اپنی اسی رحمت سے تمہارے قلوب کو پُر نور کیا ہے اور تمہاری گردنوں سے گناہوں کا بوجھ دور کیا، تمہارے سینوں کو جلد شفا بخشی، تمہارے امور کی اصلاح فرمائی، اور ہماری جانب سے تم لوگوں پر ہمیشہ سلام ہو اور اس کی وجہ سے زمانے کی دولتوں میں اور ماؤں کے ارحام میں بھی سلامتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے ایک قوم کو منتخب کیا اور دین کے قیام اور اس کی نصرت کے لیے چن لیا۔ ان کے ذریعے سے زمین کے مشرق و مغرب میں کلمۂ اسلام اور احکامِ قرآن اور اطاعتِ الٰہی پر عمل کرنا ظاہر و آشکار کیا۔

پھر بلاشبہ اللہ نے تم لوگوں کو اسلام سے مخصوص کیا اور تمہیں اس کی وجہ سے خالص کیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام اور مجمعِ کرامت ہے۔ خدا نے اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی حجت کو بیان کیا اور اپنی رحمت سے مہربانی کی۔ اُس کے حدود کو مقرر کیا، اس کا وصف بیان کیا اور کچھ اس طرح قرار دیا کہ مخلوق اس سے راضی و خوش ہو جائے جیسا کہ خود اس نے اس کے اخلاق و فضائل کی توصیف کی۔ اس کے اطوار کو بیان کیا اور ظاہر و باطن میں اس کے عہد و پیمان کو محکم کیا کہ وہ صاحبِ حلاوت و شیرینی اور صاحبِ امن ہے پس جس نے اس کو دیکھا عجائب نظر کو ان کے مصادر اور مقامِ ورود پر دیکھا اور جس نے اس کے باطن کو دیکھا اُس نے پوشیدہ مطالب اور عجیب امثال اور طرائق کا مشاہدہ کیا۔

پس اُس کا ظاہر خوش آئند اور اس کا باطن عمیق ہے اس کے عجائب تمام نہیں ہوتے اور اس کے غرائب ختم نہیں ہوتے۔ اس میں نعمتوں کے چشمے ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے چراغ ہیں۔ خیر و خیرات کے دروازے اسی کی کنجیوں سے

کھلتے ہیں، تاریکیاں اسی کے چراغوں سے زائل ہوتی ہیں۔ اس میں تفصیل و توصیل ہے، اس میں دو عالی مرتبت ناموں (محمدؐ و علیؑ) کا ذکر ہے، جو دونوں ایک جا جمع ہیں۔ یہ دونوں نام نفع نہیں پہنچاتے مگر (جبتک کہ) دونوں کو ملا کر۔ یعنی اگر ایک کا معتقد اور دوسرے کا منکر ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور جب یہ دونوں نام لیے جائیں تو چاہیے کہ معرفت کے ساتھ ہوں۔ جب ان کا وصف کیا جائے تو دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ ان دونوں کا قیام ان کے مقاماتِ معیّنہ میں ہر ایک کے تمام ہونے تک باقی ہے۔ اور دونوں کے لیے ستارے ہیں۔ ان دونوں کے ستاروں پر ایک دوسرا ستارہ ہے جو دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ قرآن میں اس کا بیان ہے اور اس کے حدود و ارکان مذکور ہیں۔ وہ حاملانِ مشیّت ہیں کہ جہاں اس کے خزانے مخزون و جمع ہیں اور اس کے میزانِ عدل کا وزن اور اس کے احکام و فیصلے درج ہیں۔

بدرستیکہ حافظانِ دین نے یقین و شک کے درمیان حدِ فاصل کھینچی ہے، اور حقِ مبین کے ساتھ آئے اور اسلام کی بنیاد و اساس کی بنا ڈالی، اور اس کے لیے شاہد و برہان قائم کیے جو اکتفا کرنے والے کے لیے اکتفا اور شفا تلاش کرنے والے کو شفا بخشتے ہیں۔ وہ محافظینِ اسلام زمینِ اسلام کو کندن بناتے ہیں، اُس کی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ جس چیز سے بچنا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں، جس کو ترک کرنا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور بحکم خدا اس کے محبوب کو احسان اور امرِ عظیم کے ساتھ دوست رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا کا ذکر کرنا واجب ہے ذکر کرتے ہیں، یہ ولایت سے متصل رہتے ہیں، اچھے لہجے میں گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اپنے کاسۂ فکر سے سیراب کرتے ہیں، باہم احسان کرتے ہیں، کشادہ دلی اور اخلاقِ پسندیدہ اور خوشگوار سلامتی کے ساتھ حسنِ مراعات کرتے ہیں۔ اس میں بخیل کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور غائب کے لیے کوئی راہ نہیں۔

پس جس نے اس گہرائی سے کچھ اپنا لیا، اُس نے گویا پسندیدہ اخلاق کو اپنے اندر سمو لیا اور یقین حاصل کر لیا اور اپنی منزل کو بدی سے بدل کر نیک بنا لیا،

اوراس کے استحلال سے محترم بنالیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بناء پر ایک دوسرے سے مواصلت رکھتے ہیں، یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چیدہ ہوجاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گرجاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہانتک کہ وہ سب تمام ہوجائے۔ جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہ مدت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں امر و نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہوسکے اور اس کے معارف منقلب ہوجائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اُٹھ جاتا ہے۔ لہٰذا جس شخص نے تفکر و تذکر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کرلیا۔ اس خاضع اور متواضع پر دائمی تحیۃ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آپہونچے، خوف کرو۔

بلاشبہ و یقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا سوائے مَلَکِ مقرب یا نبیٔ مرسل کے یا اس مومن کے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر صرف وہی قلوب جو مضبوط قلعے کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امین ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جمادی و رجب۔"

پس کرشرطۃ الخمیس میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا: یا امیرالمومنینؑ! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمھارے لیے قضائے الٰہی جاری ہوچکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہوجاؤ؛ بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جمادی و رجب کے مابین۔

ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرمارہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھے، اِس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مُردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟

فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مُردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیت: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتحنہ: ۱۳)

ترجمۂ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہلِ قبور (مُردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردُم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوبِ (سردارِ) دین ہوں اور

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاوصیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگارِ عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ ہوں، میں خازنِ جنّت ہوں، میں صاحبِ حوضِ (کوثر) ہوں، اور صاحبِ اعراف ہوں۔ ہم اہلِ بیتؑ میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہلِ ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): " اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ " (رعد ۱۳: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔)

اے گروہِ مردُم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہو اور مُردے زندہ ہوکر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صدائے واویلا بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امامِ زمانہؑ) یا تو ہلاک ہوگئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا " (سورۂ اسریٰ ۱۷: ۶)

ترجمہ آیت: " پھر ہم نے تمھارے لیے اُن پر غلبہ قرار دیا اور اموال و اولاد سے ہم نے تمھاری مدد کی اور تمھارے (دوستوں کی) افراد کی تعداد بڑھادی۔ "

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو برجوں اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔

پھر کوفے کی گلیوں مسجدوں کو پارہ پارہ کرنا اور جلادیا جانا، چالیس شب مساجد کا معطّل رہنا، تین عَلَموں (جھنڈوں) کا مسجدِ اکبر کے گرد لہرانا، جو ہدایت کے عَلَم ہوں گے، لیکن قاتل و مقتول دونوں جہنّمی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موتِ عام، نفسِ زکیّہ کا رُکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے ستّر ساتھیوں کو پشتِ کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریقِ صبر سبیع منظفر کا بہت سے انسانوں کا شیاطین کے ساتھ بتوں کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریقِ صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجاکر پتّھروں اور تیروں سے مارتے جائیں، یہانتک کہ قتل ہوجائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج، اُس کا امیر قبیلۂ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکّہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی اُمیّہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہلِ دنیا پر ظلم و جور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کرسکے گا یہانتک کہ وہ مدینہ پہونچ جائے گا اور آلِ محمدؐ میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کرکے ابوالحسن اُموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور پھر آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد مستضعفین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یہ لشکر مقام بیداء پر صفائح ابیض کے قریب پہونچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھنس جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی قدرت سے اُس کی پُشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اِس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہوجائے گی: (سورۂ سبا ۳۴: ۵۱)

(الآیت) " وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ "

ترجمہ (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع فزع کررہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقامِ روحاء اور فاروق، اور قادسیہ میں مقامِ مریمؑ و عیسیٰؑ پر اُتریں گے جن میں سے اسّی ہزار کوفہ کے اندر محلّہ قبرِ ہُودؑ میں اور نخیلہ میں ٹھہریں گے اور عیدِ قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہر زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کاہنوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندا ہوجائے گا

کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کردیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا کہ نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی مقنع اُٹھا ہوگا، اُنھیں محملوں میں بٹھا کر ثویہ یعنی غریّین (نجف) کی طرف بھیج دے گا۔

اس کے بعد ایک لاکھ کا لشکر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے، کوفے سے باہر آئے گا اور دمشق پہونچ کر خیمہ زن ہوگا، اُنھیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شدّاد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھنڈے آئیں گے جن کے پھریرے نہ سوت کے ہوں گے نہ کتّان کے اور نہ ریشم کے اور اُن کے چولوں کے سروں پر سیّد اکبر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مہر لگی ہوگی، جن کا قائد آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص ہوگا۔ اُن عَلَموں کے پھریرے ایسے ہوں گے کہ اگر اُنھیں مشرق میں کھولا جائے تو اُن کی خوشبو مغرب تک پہونچے گی، جیسے مشکِ اذفر کی خوشبو ہو۔ اور اس کا رُعب وخوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقّاء کے بیٹے اپنے آباء و اجداد کے خون کے طالب ہوں گے، مگر یہ فاسقوں کی اولاد ہوگی، کہ اتنے میں لشکرِ حسینی علیہ السّلام اُن کی طرف بڑھے گا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیں گے۔ یہ سب بال پریشان خستہ حال ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص اپنا پاؤں زمین پر مار کر روتے ہوئے کہے گا: آج کے بعد کسی مجلس میں خیر وخوبی نہیں، اے خدا ہم توبہ اور خضوع وخشوع سے رکوع وسجود کرنے والے ہیں۔ یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کے اوصاف اللہ عزّ وجلّ نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

(الآیت): " اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ " (بقرہ ٢: ٢٢٢)

(بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو۔)

اور ایسے پاک و پاکیزہ لوگوں کی نظیر آلِ محمدؐ میں ہی مل سکتی ہے۔

پھر اہلِ نجران میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ جو راہب ہوگا اور امامؑ کی دعوت کو قبول کرے گا اور گروہِ نصاریٰ سے یہ پہلا شخص ہوگا جو امامؑ کی دعوت کو قبول کرے گا۔ اور اپنے صومعہ کو منہدم کردے گا، صلیب نکال کر پھینکے گا اور غلاموں، غریبوں کے لشکر کے ساتھ باہر نکلے گا، علمِ ہدایت لیے ہوئے ہوگا

اور نخیلہ کی طرف بڑھے گا۔ اور زمین کے ہر خطّے کے لوگ مقام فاروق میں جمع ہوں گے؛ یہی امیرالمومنینؑ کی حجّت ہوگا جو برس و فرات کے درمیان واقع ہوگا۔ اس روز مشرق ومغرب کے یہود و نصاریٰ میں سے تین ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ اور اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): " فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۔" (سورۂ انبیاء ٢١: ١٥)

ترجمہ: " پس اُن کی یہ پکار جاری رہی یہانتک کہ ہم نے اُنھیں کٹی ہوئی کھیتی (اور) بجھی ہوئی راکھ بنا دیا۔"

ہمیشہ سے ان کا یہ دعویٰ ہوگا یہانتک کہ تلواروں سے ان کے سر قلم کردیے جائیں گے اور وہ تلواروں کے نیچے خاموش ہوکر رہ جائیں گے۔

اور صرف بنی اشہب کا ایک غصّہ ور اور بدنظر شخص چند لوگوں کے ساتھ باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر اُن لوگوں کے ہمراہ مقام سبطری (دمشق کے قریب ایک مقام) پر پہونچے گا اور یہ سب ایک درخت کے نیچے آرام کریں گے تو اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) " فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۔ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔلُوْنَ ۔" (سورۂ انبیاء ٢١: ١٢)

"پس جب اُنھیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ آؤ اپنے مساکن اور اُس عیش وآسائش کی طرف جو تمھیں دیے گئے تھے تاکہ تمھاری جواب طلبی کی جائے۔"

ان کے ... مساکن وہ خزانے ہوں گے جن میں مسلمانوں کا مال ہوگا جسے اُنھوں نے زبردستی حاصل کرکے جمع کیا ہوگا، اور اُسی دن وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے اور ان پر سنگباری ہوگی اور وہ مسخ ہوجائیں گے۔ پھر اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوجائے گی:

(الآیت) " وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۔" (ہود ١١ آیت ٨٣)

(اور یہ بات ظالموں سے بعید نہیں)

اور ماہِ رمضان میں طلوعِ آفتاب کے وقت مشرق کی جانب سے ایک منادی ندا دیگا۔

"اے اہلِ ہدایت جمع ہوجاؤ۔"

پھر بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ: "اے اہلِ ہدایت جمع ہوجاؤ۔"

اس کے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بے نور اور سیاہ پڑجائے گا تیسرے دن اہلِ حق اور اہلِ باطل کو جدا جدا کیا جائے گا دآبۃ الارض کے خروج کے ذریعے سے۔ اہلِ حق کا گروہ روم کی طرف ساحلِ سمندر پر ایک قریے کی طرف بڑھے گا اور اصحابِ کہف کے غار کی طرف سے گذریں گے تو اللہ اس وقت اصحابِ کہف کو زندہ کرے گا جن میں سے ایک "ملیخا" اور دوسرا "کسلمینا" ہوگا، اور یہ دونوں امام قائمؑ کے گواہ ہوں گے اور انھیں تسلیم کریں گے۔

پھر آپ ان دونوں میں سے ایک کو روم کی طرف بھیج دیں گے اور وہ وہاں سے ناکام ہوکر واپس ہوگا۔ تو پھر دوسرے کو بھیجیں گے اور وہ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوگا۔ اور اُس وقت اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) "وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا." (آل عمران: ۸۳)

ترجمہ: "اور زمین و آسمانوں میں جو کوئی بھی ہے (سب) اُسی کے سامنے خوشی سے یا جبراً سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ ہر امت سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کرکے بھیجے گا تاکہ انھیں دکھا دے جو اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اُس وقت اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ." (سورۂ نمل ۲۷: ۸۳)

ترجمہ: ("اور اُس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتے تھے پس انھیں صف بستہ کردیا جائیگا۔")

یہ دیکھ کر اُن کے دل لرز اُٹھیں گے۔

اور حضرت صدیقِ اکبرؑ رایتِ ہدایت و ذوالفقار اور حاضرین کو ساتھ لیکر روانہ ہوں گے، یہانتک کہ دومرتبہ سرزمینِ ہجرت پر پہونچیں گے اور یہ مقام کوفہ ہوگا۔ پس وہاں کی مسجد کو منہدم کریں گے اور اُسے پہلی بنیاد پر ازسرِنو تعمیر کریں گے اور ظالمین (بادشاہوں) کے دور میں جو کچھ تعمیر ہوا تھا، سب کو منہدم کردیں گے۔ اس کے بعد بصرہ تشریف لے جائیں گے

سمندر کے قریب پہونچیں گے۔ آپ کے ساتھ تابوتِ سکینہ اور حضرت موسٰی کا عصا ہوگا۔ بصرے میں سختی و شدت ہوگی۔ وہاں سے واپس آئیں گے تو مقام طوفانی سمندر بن جائے گا۔ وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی سوائے مسجد کے جو سینۂ کشتی کے مانند سمندر میں اُبھری ہوئی ہوگی، ہر طرف پانی ہی پانی ہوگا۔

پھر آپ مقام حرور جائیں گے اور اس مقام کو جلاکر خاک کردیں گے۔ اور دروازۂ بنی سعد سے نکل کر قبیلۂ ثقیف پہونچیں گے جو زارعانِ فرعون ہیں۔ اس کے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہوجائے گا۔ آسمان اپنی بارش، درخت اپنے میوے، زمین اپنے نباتات اُگل دے گی اور زمین سارے اہلِ زمین کے لیے مزین و آراستہ ہوجائے گی جنگلی درندے عام چوپاؤں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے۔ مومنین کے دلوں میں اتنا علم بھر دیا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے، اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

(الآیت) "...... يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ط...." (النساء: ۱۳۰)

ترجمہ: (اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے (دوسرے سے) بے نیاز کردیگا)

زمین اُن کے لیے اپنے خزانے اُگل دے گی اور امامِ قائمؑ فرمائیں گے کھاؤ مزے سے، گذشتہ زمانے میں جو کچھ تم نے (زحمت) برداشت کی، اُس کے عوض یہ تم کو مبارک ہو۔ پس مسلمان اس روز دین کے لیے راہِ ہدایت پر ہوں گے اور انھیں کلام کی اجازت ہوگی۔ پس اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

(الآیت) "وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا." (سورۃ الفجر: ۲۲)

ترجمہ: (اور (اس دن) فرشتے بھی اپنے ربّ کے سامنے صف بستہ ہوں گے)

اور اللہ تعالیٰ اُس دن اپنے دینِ حق کے سوا کسی کو قبول نہ کرے گا۔ آگاہ رہو کہ اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ پھر اُس دن اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) "اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ط اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ. وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ.

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ انۡتَظِرۡ اِنَّهُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ ۔ " (السجدہ ۳۲ : ۳۰)

ترجمۂ آیت : (اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنجر زمین کی طرف پانی جاری کیا پس ہم نے اُس سے سبزہ اُگایا جس میں سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی۔ پس کیا وہ دیکھتے نہیں (غور نہیں کرتے) ؟ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح کب ہو گی ؟ کہہ دیجیے کہ فتح کے دن انکار کرنے والوں کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ہی اُن کو مہلت دی جائے گی پس اُن سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو اور وہ بھی منتظر ہیں۔"

پس امام قائم علیہ السلام کے خروج اور ان کے روزِ رحلت وفات کے درمیان تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا اور اُن کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے، اور ستّر افراد جنّات میں سے اور دو سو چونتیس دوسرے لوگ ہوں گے۔ اُن میں سترّہ وہ بھی ہوں گے، جو اُس وقت غضب ناک ہو گئے تھے جب مشرکین نے آنحضرتؐ پر ہجوم کیا تھا اور اُنھوں نے حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت دیں، مگر آنحضرتؐ نے اجازت نہیں دی تھی اور اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی :

(الآیت) " ..... اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّانْتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّـنۡقَلِبُوۡنَ ۔ (سورۃ الشعراء ۲۶ : ۲۲۷)

ترجمہ : " مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے اعمالِ صالح انجام دیے اور ذکرِ خدا کثرت سے کیا اور اُن پر ظلم کیے جانے کے بعد اُن کی نصرت کی گئی، اور وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں (اُن کا انجام کیا ہوگا۔)

اور بیس آدمی اہلِ یمن میں سے ہوں گے جن میں مقداد بن اسود بھی ہوں گے اور دو سو چودہ افراد ساحلِ سمندر کے قریب عدن کے رہنے والے ہوں گے جن کے پاس حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے پیغام بھیجا تھا کہ اسلام قبول کر لو اور اُنھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور

اور گمنام لوگوں میں سے ایک ہزار آٹھ سو ستّر افراد ہوں گے اور چالیس ہزار ملائکہ ہوں گے

جن میں تین ہزار مسوّمین (نشانِ جنگ سے آراستہ) اور پانچ ہزار مُردفین (اسی مقصد کیلئے قطار اندر قطار یعنی صف بستہ) فرشتے ہوں گے۔ اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے کل اصحاب کی تعداد سینتالیس ہزار ایک سو تیس (۴۷۱۳۰) ہوگی۔ اور ان میں سرداروں میں نو سردار ملائکہ میں سے ہوں گے، انسانوں اور جنّوں میں سے چار ہزار ہوں گے جو یوم بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے یہ سب اللہ کے دشمنوں سے مقاتلہ کریں گے اور اللہ ان کی مدد کرے گا فتح و نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی۔ ان میں سے بعض زمین کی زینت ہوں گے، اُن کے چہروں پر تازگی ہوگی۔

(نوٹ :) میں نے جیسا لکھا ہوا پایا ویسا ہی نقل کر دیا، مگر عبارت میں بہت نقص ہے بہت سی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ صاحبِ کتاب نے بھی اس سقم کا اعتراف کیا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس لیے اس کو یہاں درج کر دیا ہے۔ (منتخب البصائر)

(۸۷) "صبر کرو" زمانۂ رجعت میں ظالم افسوس کریں گے

حسین بن محمد اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن سالم بن ابو سلمہ سے، اُنھوں نے حسن بن شاذان واسطی سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا جس میں شکایت لکھی کہ اہلِ واسط مجھے بہت ستاتے ہیں اور طرح طرح سے حملے کرتے ہیں خصوصاً عثمانیوں کا ایک گروہ تو مجھے بے حد اذیت پہنچاتا ہے

" فوقّع بخطّه : انّ الله جلّ ذکره اخذ میثاق اولیائنا علی الصبر فی دولة الباطل ، فاصبر لحکم ربّك ، فلو قد قام سیّد الخلق لقالوا :

(الآیت :) " يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ؕ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَصَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۔ " (سورۂ یٰس ۳۶ : ۵۲)

(ترجمۂ روایت)

تو آپ نے اپنے خط میں جواب میں فرمایا کہ : بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے حکومتِ باطل میں صبر کا عہد لیا ہے لہٰذا اللہ کے حکم کی بنا پر صبر کرو جب سید الخلق (امام قائم) کا ظہور ہوگا تو یہی لوگ کہیں گے کہ (ترجمۂ آیت) ہائے افسوس ہم پر ہمارے مرقد سے ہمیں کس نے اُٹھا دیا؟ یہی وہ ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور مرسلین نے سچ کہا تھا۔"

(۸۸) وعدۂ آخرت سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں "سورہ اسریٰ آیت ۷"

"فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ" (سورۂ اسریٰ آیت ۷)

(پس جب دوسرے وعدے کا وقت آ پہنچا)

کے متعلق ہے کہ اس وعدے سے مراد امام قائم علیہ السلام اور اُن کے اصحاب ہیں "لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ" یعنی تسود وجوھھم: ان کے چہرے سیاہ پڑجائیں گے۔ "وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ"

"اور مسجد میں داخل ہوجائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے"

یعنی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و امیر المومنینؑ و اصحابہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور آپ کے اصحاب اور امیر المومنینؑ اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

(۸۹) آیت: حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ (سورۂ مریم آیت ۷۵)

(یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جس کا وعدہ اُن سے کیا گیا ہے)

اس سے مراد: قال ع: القائم و امیر المومنین صلوات اللہ علیہما

فرمایا: امام قائم اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہما، مراد ہیں۔

(۹۰) امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت

صالح بن سہل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

آیت: "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ" (اسریٰ: ۶)

(پھر ہم نے اُن پر تمھیں غلبہ دے کر تمہارے دن پھیر دیے)

قال ع: "خروج الحسین علیہ السلام فی الکرۃ فی سبعین رجلاً من اصحابہ الذین قتلوا معہ علیہم البیض المذھبۃ لکل بیضۃ وجھان الی آخر ما مرّ فی باب الآیات المأوّلۃ بالقائم علیہ السلام"

آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ کرّہ (رجعت) میں امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ دوبارہ آئیں گے اور ان کے سروں پر سونے کے خود ہوں گے ان کے دو رُخ ہوں گے (تفسیر عیاشی)

(۹۱) رجعت میں میرے اہلِ بیت کا اجتماع

مسعدہ بن صدقہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

"انا سید الشیب و فیّ سنۃ من ایوبؑ و سیجمع اللہ لی اھلی کما جمع لیعقوبؑ شملہ و ذلک اذا استدار الفلک، و قلتم مات او ھلک (الی آخر ما مرّ فی باب اخبار امیر المومنین ع بالقائم ع)

امیر المومنین ع نے فرمایا کہ: میں سید الشیب (بوڑھوں کا سردار) ہوں اور میرے اندر حضرت ایوبؑ کی ایک سنت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کے منتشر گروہ کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے اہلِ بیت کو بھی میرے لیے جمع کردے گا۔ اور یہ اُس وقت ہوگا جب آسمان کی گردش اس منزل پر پہنچے گی کہ تم لوگ امام قائم ع کے لیے یہ کہنے لگو گے کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہوگئے۔" (الارشاد)

(۹۲) دجّال کے دوستوں سے جنگ کی مثال

سعد نے احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد ابن خالد سے، انھوں نے ثمالی سے، ثمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

"من اراد ان یقاتل شیعۃ الدجّال فلیقاتل الباکی علی دم عثمان و الباکی علی اھل النھروان انّ من لقی اللہ مؤمناً بانّ عثمان قتل مظلوماً لقی اللہ عزّ و جلّ ساخطاً علیہ ولا یدرک الدجّال

فقال رجل: یا امیر المومنینؑ! فان مات قبل ذلک؟

فقال ع: فیبعث من قبرہ حتی یؤمن بہ و ان رغم انفہ

ترجمہ: "جو چاہتا ہو کہ وہ دجّال کے دوستداروں سے مقاتلہ و جنگ کرے تو وہ عثمان کے قتل پر رونے والوں اور اہلِ نہروان پر رونے والوں سے

مقاتلہ وجنگ کرے۔ جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجّال کے زمانے کو نہ پائے ایک شخص نے عرض کیا، یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجّال کے زمانے سے پہلے ہی مرجائے ؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ دجّال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اُٹھایا جائے گا اور وہ دجّال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔"

(منتخب البصائر)

(۹۳) جنابِ فاطمہ زہرا کا انتقام لیا جائیگا ؟

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، اُنھوں نے برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے محمّد بن سلیمان سے، اُنھوں نے داود بن نعمان سے، اُنھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے بیان فرمایا کہ

" اَما لو قد قام قائمنا لقد ردّت الیہ الحمیرا حتّی یجلدھا الحدّ وحتّی ینتقم لابنۃ محمّد فاطمۃ منھا۔" الی آخر ما مرّ فی باب سیرۃ ع "

ترجمہ: "جب ہمارے امام قائم علیہ السّلام کا ظہور ہوگا تو حمیرا اُن کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنتِ محمّد کا اُس سے انتقام لیں گے ...... وغیرہ وغیرہ۔

(علل الشرائع)

(۹۴) جمادی و رجب میں بارش

عبدالکریم خثعمی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے

قال ع: اِذا آن قیام القائم مطر النّاس جمادی الآخرۃ وعشرۃ ایّام من رجب مطرًا لم تر الخلائق مثلہ فینبت اللہ بہ لحوم المؤمنین وابدانھم فی قبورھم، وکانّی انظر الیھم مقبلین من قبل جھینۃ، ینفضون شعورھم من التراب۔"

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السّلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الآخری اور ماہِ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیا نے کبھی

نہ دیکھی ہوگی جس سے قبروں کے اندر مومنین کے جسموں پر گوشت اُگ آئیں گے۔ اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے اپنے سروں سے خاک جھاڑتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔"

(الارشاد)

(۹۵) امام قائم ع کے ساتھ مالکِ اشتر بھی ہوں گے

مفضّل بن عمر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے

قال ع: " یخرج مع القائم علیہ السّلام من ظھر الکوفۃ سبع وعشرون رجلاً خمسۃ عشر من قوم موسٰی علیہ السّلام الّذین کانوا یھدون بالحقّ وبہ یعدلون " (الاعراف: ۱۵۹) وسبعۃ من اھل الکھف، ویوشع بن نون وسلمان وابو دجانۃ الانصاری والمقداد ومالک الاشتر، فیکونون بین یدیہ انصارًا وحکّامًا۔"

ترجمہ: " فرمایا: امام قائم علیہ السّلام کے ساتھ پشتِ کوفہ سے ستائیس اشخاص ظہور کریں گے جن میں سے پندرہ اشخاص قومِ موسٰی ع کے ہوں گے جن کے لیے قرآن میں ارشاد ہے: وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓی اُمَّۃٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ۔" یعنی (اور موسٰی ع کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی (حق) کے مطابق انصاف کرتا ہے۔) (اعراف: ۱۵۹) اور سات اشخاص اصحابِ کہف کے اور حضرت یوشع بن نون و حضرت سلمان و حضرت ابودجانہ انصاری و حضرت مقداد اور حضرت مالک اشتر علیہم السّلام ہوں گے۔

(اعلام الوریٰ - الارشاد)

(۹۶)

احمد بن (محمّد بن سعید) نے یحییٰ بن زکریا سے، اُنھوں نے یوسف بن کلیب سے، اُنھوں نے ابنِ بطائنی سے، اُنھوں نے ابنِ حمید سے، اور اُنھوں نے ثمالی سے اور ثمالی نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ

قال ع: لو قد خرج قائم آلِ محمّد لنصرہ اللہ بالملائکۃ واوّل من یتبعہ محمّد وعلیّ الثانی الی آخر ما مرّ۔" (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "جب قائم آلِ محمّد ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو اُن کی نصرت کے لیے بھیجے گا۔ اور سب سے پہلے حضرت محمّد اور دوسرے حضرت علی ع اُن کے ساتھ ہوں گے.. وغیرہ وغیرہ

(۹۷) کُرّہ آفتاب میں انسانی جسم

سعد نے حسن بن علی زیتونی اور حمیری دونوں سے ایک ساتھ، اُنھوں نے احمد بن ہلال سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے اور ابنِ محبوب نے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے علاماتِ ظہورِ امام قائم علیہ السّلام کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: وَالصوت الثالث یروت بدنًا بارزًا نحو عین الشمس:

"ھٰذا امیرالمؤمنین قد کرّ فی ھلاك الظالمین۔"

(لوگوں کو کرّہ آفتاب میں ایک مجسم انسان نظر آئے گا (انسانی جسم نظر آئیگا) جو آواز دیتا ہوگا کہ "یہ امیرالمومنین ہیں یہ دشمنوں وظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔" (غیبتہ شیخ)

(۹۸) ہر مومن کی قبر میں کوئی جاکر کہے گا کہ ... ؟

فضل نے محمد بن علی سے، اُنھوں نے جعفر بن بشیر سے، اُنھوں نے خالد بن ابی عمارہ سے، اُنھوں نے مفضّل بن عمر سے روایت کی ہے اور مفضّل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم آپس میں امام قائم ع اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے اپنے اُن ساتھیوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو مر چکے تھے تو اُس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا:

" اذا قام اَتی المؤمن فی قبرہ فیقال له: یا ھذا انّه قد ظھر صاحبك! فان تشأ اَن تلحق به فالحق وان تشأ اَن تقیم فی کرامة ربّك فاقم "

یعنی: "جب امام قائم ع ظہور فرمائیں گے تو ہر مومن کی قبر میں کوئی آکر کہے گا: اے شخص! تیرے امام ع نے ظہور فرمایا، اگر تو اُن کے ساتھ ملحق ہونا چاہے تو ملحق ہوجا، اور اگر چاہے تو یہیں اللہ کے فضل وکرامت کے سائے میں قیام کر۔" (غیبتہ طوسی)

(۹۹) زیارت جامعہ و زیارت وداع میں رجعت کا ذکر

علی بن احمد بن موسیٰ اور حسین بن ابراہیم بن احمد کاتب نے محمد بن ابو عبداللہ کوفی سے اور اُنھوں نے محمد بن اسماعیل برمکی سے، اُنھوں نے موسیٰ بن عبداللہ نخعی سے اُنھوں نے

حضرت ابوالحسن ثالث امام علی النقی علیہ السّلام سے زیارت جامعہ روایت کی ہے جس میں یہ فقرے بھی مذکور ہیں:

قال ع: " وجعلنی ممّن یقتصّ آثارکم، و یسلك سبلکم و یھتدی بھداکم، و یحشر فی زمرتکم و یکرّ فی رجعتکم، و یملّك فی دولتکم ویشرّف فی عافیتکم و یمکّن فی ایّامکم و تقرّ عینه غدًا برؤیتکم "

وفی زیارة الوداعِ: " وَمکّنّنی فی دولتکم واحیانی فی رجعتکم "

(ترجمہ روایت زیارت جامعہ:)

آپ نے فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) مجھے ان لوگوں کے گروہ میں قرار دے جو آپ حضرات کے آثار کو سامنے رکھیں، اور آپ حضرات کے راستے پر چلیں، اور آپ حضرات کی رہنمائی سے ہدایت حاصل کریں، اور آپ لوگوں کے گروہ میں محشور ہوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی دنیا میں دوبارہ رجعت کریں اور آپ لوگوں کی حکومت میں حکومت کریں، آپ لوگوں کے فیض سے مشرف ہوں، اور آپ لوگوں کے دور میں تمکّن حاصل کریں اور کل آپ حضرات کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔"

اور زیارت وداع میں ہے کہ: "اللہ آپ حضرات کے دورِ رجعت میں ہمیں بھی زندہ کرے۔"

(من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۳۰۹ ۔ تہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴)

(۱۰۰) زیارت اربعین میں رجعت کا ذکر

ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے، اُنھوں نے محمد بن علی بن معمر سے، اُنھوں نے علی بن محمد بن مسعدہ اور حسن بن علی بن فضّال سے اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے صفوان بن مہران جمّال سے اور صفوان بن مہران جمّال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے زیارت اربعین میں یہ فقرہ نقل کیا ہے:

" وَاَشْھَدُ اَنّی بِکُمْ مُؤمِنٌ وَبِاِیَابِکُمْ مُوقِنٌ بشرایع دینی وخواتیم عملی "

یعنی (اور میں گواہ کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دوبارہ دنیا میں آنے کا یقین رکھتا ہوں۔) (تہذیب)

(۱۰۱) رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے

قال الصّادق علیہ السّلام : "لیس منّا من لم یؤمن بکرّتنا و (لم) یستحلّ متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص۴۲۶)

(۱۰۲) ایک گروہِ شیعہ کی رجعت

رواۃ کی ایک جماعت نے سہل بن زیاد سے، اُنھوں نے محمّد بن سلیمان دیلمی سے اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:

(الآیت) "وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰی وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔" (سورۃ النحل ۱۶: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی پکّی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مرگیا اللہ اُسے نہیں اُٹھائے گا یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔"

فقال لی یا ابابصیر! ما تقول فی ھٰذہ الآیۃ ؟ قال: قلت : انّ المشرکین یزعمون ویحلفون لرسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ انّ اللّٰہ لا یبعث الموتی، قال: فقال: تبًّا لمن قال ھذا سلھم ھل کان المشرکون یحلفون باللّٰہ ام باللّات والعزّی . قال: قلت: جعلت فداک فأوجدنیہ، قال: فقال: یا ابا بصیر لو قد قام قائمنا بعث اللّٰہ الیہ قومًا من شیعتنا قباع سیوفھم علی عواتقھم . فیبلغ ذلک قومًا من شیعتنا لم یموتوا فیقولون: بعث فلان وفلان من قبورھم وھم مع القائم ع فیبلغ ذلک قومًا من عدوّنا۔ فیقولون: یا معشر الشیعۃ ما اکذبکم ؟ ھذہ دولتکم فانتم تقولون فیھا الکذب . لا واللّٰہ ما عاش ھؤلاء ولا یعیشون الی یوم

القیامۃ ، قال: فحکی اللّٰہ قولھم فقال: "وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ ۔" (نحل ۱۶ : ۳۸)

(ترجمۂ روایت)

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تمہارا اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہؐ سے حلف سے کہتے تھے کہ: اللہ تعالیٰ مردوں کو ہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

آپ نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہو۔ اس سے پوچھو تو کہ مشرکین اللہ کی قسم کھاتے تھے یا لات و عزّیٰ کی قسم کھاتے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب آپ ہی بتائیے؟

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب ہمارا امام قائمؑ ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُن کے پاس ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کرکے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا قبضہ اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے یہ خبر ان شیعوں کو پہنچے گی جو اس وقت ابھی زندہ ہوں گے مرے نہ ہوں گے فلاں فلاں و فلاں اپنی قبروں سے زندہ ہو کر نکل آئے اور اب امام قائمؑ کے ساتھ ہیں اور یہی خبر جب ہمارے دشمنوں تک پہونچے گی تو کہیں گے کہ اے گروہِ شیعہ! تم لوگ کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم ہی لوگوں کی حکومت ہے اور اس میں بھی یہ جھوٹ نہیں خدا کی قسم نہیں یہ لوگ قیامت تک دوبارہ زندہ نہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان ہی لوگوں کے قول کو بیان کیا ہے اور فرمایا ہے:

"وَاَقْسَمُوْا . . . . اَیْمَانِہِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ ۔" (نحل ۱۶ : ۳۸)

(اور وہ اللہ کی پکّی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے) کہ جو مرگیا اللہ اُسے نہیں اُٹھائے گا)۔ (کافی، تفسیر عیاشی، سعد السعود)

- ★ تفسیر عیاشی میں بھی ابوبصیر سے اسی کے مثل روایت ہے۔
- ★ تفسیر قرآن فی اہل بیتؑ میں شیخ مفیدؒ نے ابن ابو ہراسہ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن اسحاق سے، اُنھوں عبداللہ بن حمّاد سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوجعفرؑ اور حضرت ابوعبداللہؑ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(سعد السعود)

(۱۰۳) رجعت آئینۂ قرآنی میں

عدہ نے سہل سے ، سہل نے ابنِ شمون سے ، اُنھوں نے اصمؒ سے اُنھوں نے عبداللہ بن قاسم البطل سے ، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے قولِ خدا : " وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ (سورۂ اسریٰ : ۴)

ترجمہ (اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے کتاب میں فیصلہ دیا کہ تم لوگ رُوئے زمین پر بالضرور دُو مرتبہ فساد برپا کروگے۔)

قالؑ : یعنی ؛ قتل علی بن ابیطالب علیہ السلام وطعن الحسن علیہ السلام (روضہ کافی ملا)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قتل کروگے اور امام حسنؑ کو نیزہ مارو گے

(الآیت) " وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا " (سورۂ اسریٰ : ۴)

ترجمہ (اور تم بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہوگے)

یعنی : (قتل الحسین علیہ السلام) ، امام حسین علیہ السلام کو قتل کروگے۔

(الآیت) " فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا "

ترجمہ : اور جب اُن دونوں (وعدوں) میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا

یعنی : " قتل الحسین ؑ " جب خونِ حسینؑ کے انتقام کا وقت آئے گا

(الآیت) : بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ

ترجمہ : " ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلّط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے) گھروں میں گھس گئے۔"

یعنی : " یہ وہ قوم ہوگی " قوم یبعثھم اللہ قبل خروج القائمؑ فلا یدعون وترًا لآل محمّد اِلّا قتلوہ "

یعنی یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائمؑ ، اللہ بھیجے گا اور وہ آلِ محمدؐ کے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

(الآیت) " وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۔" (اور وہ وعدہ (عذاب) پورا ہو کر رہا)

یعنی : خروج القائم علیہ السلام : (وہ وعدہ خروجِ قائم علیہ السلام ہے)

آیت مسلسل ہے :

الآیت : " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ " (اسریٰ : ۶)

ترجمہ : پھر ہم نے تمھیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمھارے دن پھیر دیے (رجعت میں)

یعنی : " خروج الحسین علیہ السلام فی سبعین من اصحابہ علیھم البیض المذھبۃ لکلّ بیضۃ وجھان المؤدّون الی النّاس اَنّ ھذا الحسینؑ قد خرج حتّی لا یشکّ المؤمنون فیہ واَنّہ لیس بدجّال ولا شیطان ، والحجّۃ القائم بین اظھرھم فاذا استقرّت المعرفۃ فی قلوب المؤمنین انّہ الحسین علیہ السلام جاء الحجّۃ الموت ، فیکون الذی یغسّلہ ویکفّنہ ویحنّطہ ویلحّدہ فی حفرتہ الحسین بن علی علیہما السلام ولا یلی الوصیّ اِلّا الوصیّ ۔"

ترجمہ : یعنی : " امام حسین علیہ السلام اپنے ستّر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں جن کے سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے یہ امام حسینؑ ہیں جنھوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اِس میں کوئی شک نہ رہے گا اور یہ کہ نہ یہ دجّال ہیں اور نہ (معاذاللہ) شیطان ۔ اور حجّت قائمؑ ان لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسینؑ ہیں تو پھر حضرت حجّتؑ کو موت آجائیگی اور یہی ان کو غسل دیں گے ، کفن پہنائیں گے ، اور حنوط کریں گے اور یہی قبرِ حسینؑ میں انھیں دفن کریں گے۔ اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ وصی ہی کرتا ہے ۔" (کافی)

(۱۰۴) زیارتِ امام حسینؑ میں رجعت کا بیان

ہم سے راویوں کی ایک جماعت نے ، اُنھوں نے ابوعبداللہ محمّد بن احمد بن عبداللہ بن قضاعہ بن صفوان بن مہران جمّال نے ، اُنھوں نے اپنے والد سے ، اُنھوں نے اُن کے جد صفوان سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مولا حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی اور یہ کہ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ زیارتِ امام کا طریقہ کیا ہوگا ؟ آپ نے سارے طریقے بتائے اور زیارت کی عبارت میں یہ فقرہ بھی بتایا : " وَاُشْھِدُ اللہ وَمَلآئکتہ وانبیآءہ ورسلہ اَنّی بکم مؤمنٌ وبایابکم موقنٌ " یعنی

" میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے انبیاء اور رسولوں کو، اس بات پر کہ آپ حضرات پر میرا ایمان ہے اور مجھے آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا یقین ہے۔" (مصباحین)

(۱۰۵) زیارتِ حضرت عباسؑ میں رجعت کا ذکر

حضرت عباس علیہ السلام کی زیارت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ:

" اَنّی بکم مومنٌ و باِیابکم موقنٌ "

یعنی (میرا آپ حضرات پر ایمان ہے اور آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا مجھے یقین بھی ہے۔

(۱۰۶) حسین بن رَوح سے منقول زیارت میں رجعت

ایک زیارت ہے جس کی روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے خیر بن عبداللہ نے روایت کی اور انھوں نے حسین بن رَوح سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ تم ماہِ رجب میں جس روضے کے قریب ہو اُس کی زیارت کرو اور جب روضے میں داخل ہو تو یہ کہو:

" ویرجعنی من حضرتکم خیر مرجع الی جناب ممرع، موسّع ودعة ومهل الی حین الاجل وخیر مصیر ومحلّ فی النعیم الازل والعیش المقتبل ودوام الاکل، وسرب الرحیق والسلسبیل وعسل ونهل لاسام منه والاملل ورحمة الله وبرکاته وتحیّاته۔ اس کے بعد کا فقرہ رجعت کے بارے میں ہے کہ: "حتّی العود الیٰ حضرتکم والفوز فی کرّتکم"۔ یہاں تک کہ اور آپ کو رجعت میں کامیابی ہو۔"

(مصباحین۔ مصباح الزائرین)

(۱۰۷) تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت

ابوالقاسم بن علاء ہمدانی وکیلِ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک توقیع نکلی۔ کہ حضرت امام حسین علیہ السلام یوم پنجشنبہ ۳ شعبان کو تولد ہوئے لہٰذا اس روز تم روزہ رکھو اور یہ دعاء پڑھو: پھر دعاء بتائی: . . .

قولہ " وسیّد الاُسرة الممدود بالنصرة یوم الکرّة المعوّض

اس فقرے میں "یوم الکرّة" سے مراد رجعت ہے۔ اور اس دعاء کا سب سے آخری فقرہ: "ونننتظر اوبته آمین ربّ العالمین۔

یعنی: اور ہم ان کی واپسی کے منتظر رہیں گے۔

(۱۰۸) زیارتِ سرداب میں رجعت کا ذکر

مقامِ سرداب (تہ خانہ) میں حضرت امام قائم علیہ السلام کی جو زیارت مرقوم ہے اس میں یہ فقرے ہیں: " وفّقنی یاربّ للقیام بطاعته، وللمثوی وخدمته والمکث فی دولته، واجتناب معصیته"، فان توفّیتنی اللّٰهم قبل ذلک فاجعلنی یاربّ فیمن یکرّ فی رجعته "

" پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرمانا امام قائمؑ کے زمانہ میں ان کی اطاعت کی اور ان کی خدمت و مہمانی کی اور ان کی حکومت میں رہنے اور ان کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کی۔ پروردگارا! اور اگر ان کے ظہور سے قبل تو مجھے موت دے تو پھر مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو اُن کے ظہور کے وقت دوبارہ زندہ ہوں۔

اس کے بعد یہ ہے: ویملک فی دولته ویتمکن فی ایّامه، ویستظلّ تحت اعلامه ویحشر فی زمرته وتقرّ عینه برؤیته "!

(مصباح الزائر)

(۱۰۹) ایک دوسری زیارت میں بھی ذکرِ رجعت

اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ایک دوسری زیارت میں یہ ہے کہ

" وَاِن اَدرکنی الموت قبل ظهورک فانّی اتوسّل بک الی الله ان یصلّی علیٰ محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ وان یجعل لی کرّة فی ظهورک ورجعة فی ایّامک ...... "

یعنی: "اے مولا! اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آجائے تو میں آپ ہی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعاء مانگتا ہوں کہ وہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے ظہور کے زمانے میں مجھے دوبارہ زندہ کر کے اس دنیا میں بھیجے اور آپ کے عہدِ حکومت میں میری رجعت ہو۔

لاُبلغ من طاعتک مرادی واُشفی من اعدائک فؤادی ۔ تاکہ آپ کی

اطاعت کر کے دلی مراد حاصل کروں اور آپ کے دشمنوں کو قتل ہوتا دیکھ کر میرا دل ٹھنڈا ہو۔"

(۱۱۰) ایک اور زیارت میں رجعت کا بیان

ایک اور زیارت میں یہ فقرہ ہے:

"اللّٰهم أرنا وجه وليّك الميمون في حياتنا وبعد المنون ۔ اللّٰهم اني أدين لك بالرّجعة بين يدي صاحب هذه البقعة"

یعنی "یااللہ! تو مجھے اپنے ولیِ امر کا مبارک چہرہ دکھادے خواہ مجھے میری زندگی میں دکھادے یا مرنے کے بعد۔ اے اللہ! میں اس صاحب بقعۂ مبارک کے سامنے اعتقادِ رجعت کے ذریعے سے تجھ سے تقرب چاہتا ہوں"

(مصباح الزائر)

(۱۱۱) امامِ زمانہؑ کے لشکر میں شرکت کی دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو:

"من دعا الی الله اربعين صباحًا بهذا العهد كان من انصار قائمنا، فان مات قبله اخرجه الله تعالیٰ من قبره واعطاه بكلّ كلمة الف حسنة ومحا عنه الف سيّئة وهو هذا:

ترجمہ "جو شخص چالیس صبح تک اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اُس کا شمار ہمارے قائم کے انصار میں ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اُس وقت اُٹھائے گا[1] اس دعا کے ہر کلمہ کے بدلے اُس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حسنات لکھ دے گا اور ایک ہزار گناہ محو فرمادے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

دعائے عہد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ

[1] اور اس کو امام زمانہؑ کے انصار میں شامل کرے گا۔ (گوہر یگانہ میں یہ جملہ بھی ہے)

وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ يَصْلُحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهٗ فِيْ عُنُقِيْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَا اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَالذَّآبِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَآءِ حَوَآئِجِهٖ وَالْمُمْتَثِلِيْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰٓى اِرَادَتِهٖ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا فَاَخْرِجْنِيْ مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّاعِيْ فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِيْ بِنَظْرَةٍ مِّنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهٗ وَاسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهٗ وَاَنْفِذْ اَمْرَهٗ وَاشْدُدْ اَزْرَهٗ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ
حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ وَيُحِقَّ الْحَقَّ
وَيُحَقِّقَهٗ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِّمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا
وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِيْنَ۔
اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِرُؤْيَتِهٖ
وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ۔
اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ
وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرٰهُ قَرِيْبًا۔
اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ اس کے بعد تین بار اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور
ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ کہے: اَلْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ۔

(ترجمہ دعائے عہد)

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے نہایت رحم والا ہے

"اے اللہ اے نورِ عظیم کے پروردگار۔ اے بلند کرسی کے پروردگار، اے موجیں مارتے ہوئے سمندر کے پروردگار۔ اے توریت و زبور و انجیل کے نازل کرنے والے، اے سائے اور دھوپ کے پروردگار، اور قرآنِ عظیم کے نازل کرنے والے۔ اور اے ملائکۂ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے پروردگار!

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرے چہرہ (وجہ) کریم کے واسطے سے اور تیرے روشن چہرے کے نور کے واسطے سے، تیرے مُلکِ قدیم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں تجھ سے تیرے اُس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تمام آسمان اور زمین چمک اُٹھی، اور تیرے اُس اسم کے واسطے سے جس کے ذریعے سے اوّلین و آخرین نے اصلاح حاصل کی۔ اے ہر زندہ سے قبل اور اے ہر زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔ اے وہ زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا اور اے مُردوں

کو زندہ کرنے والے اور اے زندوں کو موت دینے والے، اے زندہ! نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے۔

یا اللہ! تو میرے مولا و آقا امام ہادی و مہدی قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں نازل ہوں اللہ کی اُن حضرت پر اور اُن کے آبائے پاکیزہ پر بھی، کی خدمت میں تمام مومنین و مومنات کی طرف سے خواہ وہ مشارق میں ہوں یا زمین کے مغارب میں، پہاڑوں کے باشندے ہوں یا ہموار میدانوں کے۔ خشکی میں رہنے والے ہوں یا تری کے، ان سب کی طرف سے نیز میری طرف سے اور میرے والدین کی طرف سے اتنے درود پہنچادے جو وزن میں اللہ کے عرش اور اُس کے کلمات کی روشنائی کے برابر درود پہنچادے اتنے (بیشمار) تعداد میں جس کا شمار صرف اُس کا علم اور اُس کی کتاب اس کا احاطہ کیے ہو

پروردگار، میں آج صبح، بلکہ جبتک میں زندہ رہوں گا ہر صبح کو آنجناب سے اپنے عہد کی تجدید کرتا ہوں کہ ان کی بیعت کا قلادہ (یا پھندا) میری گردن میں ہمیشہ پڑا رہے گا، میں اس سے کبھی نہ پھروں گا اور نہ میں اس عہد کو کبھی توڑوں گا۔

اے اللہ! تو مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں قرار دے، اور ان لوگوں میں قرار دے کہ مولا و آقا کو ضرورت ہو تو فوراً دوڑتا ہوا اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اُن جناب کی ہر خواہش کو پورا کرنے کے لیے اُن کے ہر حکم کی تعمیل کرنے والوں، اُن کے دشمنوں کو ان سے دفع کرنے والوں، ان کی منشاء پر چلنے والوں اور اُن کے سامنے مرتبۂ شہادت پر فائز ہونے والوں میں میرا شمار ہو جائے۔

اے اللہ! اگر میرے اور میرے آقا کے درمیان وہ موت حائل ہو جائے جسے تو نے اپنے ہر بندے کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر ایسا کر کہ میں کفن پہنے ہوئے تلوار کھینچے ہوئے، نیزہ بلند کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا ہوا اپنی قبر سے نکل کھڑا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھے اُن جناب کی زیارت کا پُرنور جلوہ اور اُن کی قابلِ تعریف جھلک کا شرف حاصل کرادے اور اُن کے نظارے کا سرمہ میری آنکھوں میں لگادے اور اُن کی کشادگی میں تعجیل فرما، اُن کے ظہور کو آسان فرما، اُن کے راستے کو کشادہ فرما

اور مجھے اُن کے راستے پر چلا اور اُن امرِ حکومت کو نافذ فرما اور اے اللہ! اُن کے ذریعے سے اپنے شہروں کو زندہ کر، اُن کی کمر مضبوط کر، اپنے بندوں میں حیاتِ نو ڈال دے۔ اس لیے کہ تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے: کہ:

" ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ " (روم ۴۱)

(فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی وتری میں جو لوگوں نے خود ہی برپا کیا ہے

پس اے اللہ! تو اپنے ولیٔ امر اپنے نبیؐ کی بیٹی کے فرزند جس کا نام تیرے رسولؐ کا نام ہے، کو ہمارے لیے ظاہر فرما دے تاکہ وہ جس چیز کو بھی باطل پائیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور حق کو حق ثابت کر دیں اور اُس کا بول بالا کر دیں۔

اے اللہ! تو انھیں اپنے مظلوم بندوں کا فریادرس قرار دے اور جس کا کوئی ناصر نہ ہو اُس کا ناصر و مددگار بنا دے، اور تیری کتاب کے جو احکام معطّل کر دیے گئے ہیں اُن کا مجدّد اور تیرے نبیؐ کی سنّت اور تیرے اعلامِ دین کو مستحکم کرنے والا قرار دے۔

اے اللہ! تو اُن کی حفاظت فرما ظالموں کے ظلم سے اور اُن کی زیارت و رویت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور اُن کی دعوت کی پیروی کرنے والے کو مسرور و شادان فرما اور ہم لوگوں پر رحم فرما آنحضرتؐ کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر۔

اے اللہ! امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے تو اس اُمت کے سارے غم و رنج کو دور فرما، اُن کے ظہور میں تعجیل فرما۔ لوگ تو اُن کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اس کو قریب ہی سمجھتے ہیں۔

اے مولا، اے صاحب الزّمان تعجیل فرمائیے تعجیل فرمائیے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تجھے اپنی رحمت کا واسطہ۔

پھر تین مرتبہ اپنے داہنے زانو پر اپنا ہاتھ مارے اور یہ کہے اور ہر مرتبہ العجل یا مولای یا صاحب الزّمان کہے: (مصباح الزائر)

(۱۱۲) آنحضرتؐ اور قبورِ ائمہؑ کی زیارات میں ذکرِ رجعت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت رسول اللہؐ اور ائمۂ طاہرینؑ کے قبور کی زیارت دور سے کرنا چاہتا ہے تو یہ کہے۔ پھر آپ نے پوری زیارت بتائی جس کا ایک جملہ یہ ہے کہ:

" إِنِّي مِنَ الْقَائِلِينَ بِفَضْلِكُمْ مُقِرٌّ بِرَجْعَتِكُمْ لَا أُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا أَزْعَمُ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ "

ترجمہ (بیشک میں آپ حضرات کے فضل و شرف کا قائل ہوں، مجھے آپ حضرات کی رجعت کا اقرار ہے مجھے اللہ کی قدرت سے انکار نہیں، میرا تو وہی خیال ہے جو اللہ چاہے۔)

(۱۱۳) قبضِ روحِ مومن اور رجعت

محمّد بن یحییٰ نے احمد بن محمّد سے، اُنھوں نے محمّد بن سنان سے، اُنھوں نے عمّار بن مروان سے اور عمّار بن مروان نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود ہی حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں قبضِ روحِ مومن کے متعلق سُنا: قالؑ " ثمّ يزور آل محمّد في جنان رضوى فيأكل معهم من طعامهم ويشرب معهم من شرابهم ويتحدّث معهم في مجالسهم حتّى يقوم قائمنا اهل البيت، فاذا قام قائمنا بعثهم الله فاقبلوا معه يلبّون زمرًا زمرًا فعند ذلك يرتاب المبطلون، ويضمحلّ المحلّون، وقليل ما يكونون، هلكت المحاضير ونجا المقرّبون۔

من اجل ذلك، قال رسول الله صلّى الله عليه وآله لعليّ عليه السّلام: أنتَ أخي وميعاد ما بيني وبينك وادي السّلام "

ترجمہ روایت "امامؑ نے فرمایا: پھر وہ مومن جنتِ رضوی میں آلِ محمّدؐ کی زیارت کرتا، کھاتا پیتا ہے اور ان کے ساتھ اُن کی مجالس میں بیٹھ کر ان حضرات سے گفتگو کرتا رہے گا یہاں تک کہ ہم اہلِ بیتؑ کا قائمؑ ظہور کرے گا اور جب وہ ظہور کریگا تو اللہ تعالیٰ اُن مومنین کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا پس وہ گروہ در گروہ لبّیک کہتے ہوئے اُن کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اُس وقت اہلِ باطل ریب و شک میں مبتلا ہو جائیں گے اور مقرّبین کو نجات حاصل ہوگی

اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے علیؑ تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمھاری ملاقات کی جگہ اور وعدہ گاہ وادی السّلام ہے۔ (کافی، کتاب المحتضر)

(۱۱۴) امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا : ؟

کتاب مذکور میں فضل سے، اُنھوں نے صالح بن حمزہ سے، اُنھوں نے حسن بن عبداللہ سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

"انا الفاروق الاکبر وصاحب المیسم، وانا صاحب النشر الاوّل، والنشر الآخر وصاحب الکرّات و دولة الدّول و علیٰ یدی یتمّ موعد اللہ وتکمل کلمته وبی یکمل الدّین ۔"

ترجمہ: "میں فاروقِ اکبر اور صاحب میسم ہوں، میں صاحب نشر اوّل ونشر آخر ہوں، میں صاحب کرّات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں، اور دولت الدّول ہوں، میرے ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس کا کلمہ تکمیل پر پہونچے گا، میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔ (کتاب المختصر)

(۱۱۵) زیارتِ امام حسینؑ میں رجعت کے فقرے

حسین بن محمّد بن عامر نے احمد بن اسحاق بن سعد سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم قائد ابوبصیر سے، اُنھوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے زیارتِ امام حسین علیہ السّلام کے متعلق یہ فقرہ بھی فرمایا ہے: "وَنُصْرَتِیْ لَکُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰی یَحْکُمَ اللہُ وَیَبْعَثُکُمْ فَمَعَکُمْ مَعَکُمْ لَا مَعَ عَدُوِّکُمْ، اِنِّیْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِرَجْعَتِکُمْ لَا اُنْکِرُ لِلّٰہِ قُدْرَةً وَلَا اُکَذِّبُ لَهٗ مَشِیَّةً وَلَا اَزْعَمُ اَنَّ مَا شَآءَ لَا یَکُوْنُ ۔"

ترجمہ "مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے بالکل تیار اور آمادہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور آپ لوگوں کو دوبارہ اس دنیا میں دوبارہ اللہ بھیجے۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ اور صرف آپ حضرات کے ساتھ ہوں اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھنے والے مومنین میں سے ہوں میں اللہ کی قدرت سے منکر نہیں ہوں اور نہ مشیّتِ الٰہی کی تکذیب کرنے والا ہوں[1]

[1] مجھے اس کا وہم تک نہیں کہ جو اللہ چاہے وہ نہ ہو۔ (کامل الزیارات)

٦١٢

(۱۱۶) ابوحمزہ ثمالی کی روایت ؟

ابوعبدالرّحمان محمّد بن احمد بن الحسن العسکری اور محمّد بن الحسن سب نے حسن بن علی بن مہزیار سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ابن ابوعمیر سے، اُنھوں نے محمّد بن مروان سے، اُنھوں نے ابوحمزہ ثمالی سے اور ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے زیارت امام حسین علیہ السّلام میں یہ فقرے منقول ہیں:

"وَنُصْرَتِیْ لَکُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰی یُحْیِیَکُمُ اللہُ لِدِیْنِهٖ وَیَبْعَثَکُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّکُمُ الْحُجَّةُ وَبِکُمْ تُرْجَی الرَّحْمَةُ، فَمَعَکُمْ مَعَکُمْ لَا مَعَ عَدُوِّکُمْ اِنِّیْ (بِاَبِیْ) بِکُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا اُنْکِرُ لِلّٰہِ قُدْرَةً وَلَا اُکَذِّبُ مِنْهُ بِمَشِیَّةٍ ۔

ثُمَّ قَالَ ؑ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدِکَ وَاَخِیْ رَسُوْلِکَ اِلٰی اَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَتْمِمْ بِهٖ کَلِمَاتِکَ وَاَنْجِزْ بِهٖ وَعْدَکَ وَاَهْلِکْ بِهٖ عَدُوَّکَ وَاکْتُبْنَا فِیْ اَوْلِیَائِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا شِیْعَةً وَاَنْصَارًا وَاَعْوَانًا عَلٰی طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ وَمَا وَکَّلْتَ بِهٖ وَاسْتَخْلَفْتَهٗ عَلَیْهِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔"

ترجمہ "مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے فراہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنے دین کے لیے پھر سے زندہ کرے اور دوبارہ دنیا میں بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ اللہ کی حجّت ہیں۔ آپ حضرات کی وجہ سے رحمتِ خدا کی اُمید کی جاتی ہے پس میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں، میں اللہ کی قدرت سے انکار نہیں کرتا اور نہ اس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں۔

پھر فرمایا: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما امیرالمومنینؑ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو اپنے کلمات اُن کے ذریعے سے تمام کر اور اپنا وعدہ ان کے ذریعے سے پورا فرما، اُن کے ذریعے سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہمیں ان کے دوستوں اور محبّوں میں شمار فرما، اور ہمیں اُن کے

شیعوں اور انصار و اعوان و مددگاروں میں اپنی اطاعت اور تیرے رسولؐ کی اطاعت پر قرار دے اے ربّ العالمین۔

(۱۱۷) عروہ عقرقوفی کی روایت

ابی اور شیوخ کی ایک جماعت نے محمدؐ بن یحییٰ عطّار سے اور مجھ سے محمدؐ بن مت جوہری سب نے بیان کیا ہے اور انھوں نے محمدؐ بن احمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسّان سے، انھوں نے عروۃ بن اخی شعیب عقرقوفی سے، عقرقوفی نے کسی شخص سے روایت بیان کی ہے اُس کا بیان ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: کہ تو امام حسینؑ کی قبر کے نزدیک پہونچے تو یہ کہہ:

" اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَتَقْتُلُ بِهٖ عَدُوَّكَ فَاِنَّكَ وَعَدْتَّهٗ وَاَنْتَ الرَّبُّ الَّذِيْ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔" كذلك تقول عند قبور كل الائمّة ؑ۔

ترجمہ: اے اللہ! میری اس زیارت کو اپنے نبیؐ کے فرزند کی قبر کی آخری زیارت نہ قرار دینا۔ پروردگار ان جناب کو مقامِ محمود پر فائز کرا اور اُن سے اپنے دین کی مدد لے، ان کے ہاتھوں اپنے دشمنوں کو قتل کرا۔ اس لیے کہ یہ تیرا وعدہ ہے اور تو وہ پروردگار ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

" اسی طرح تم ہر امام کی قبر پر یہ کہہ سکتے ہو"۔

(۱۱۸) دعاءِ یومِ دحوالارض میں رجعت کا ذکر

اقبال الاعمال میں مرقوم ہے کہ روزِ دحوالارض یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

" وَابْعَثْنَا فِيْ كَرَّتِهٖ حَتّٰى نَكُوْنَ فِيْ زَمَانِهٖ مِنْ اَعْوَانِهٖ "

اور (پروردگارا!) تو آنجناب کی رجعت کے زمانہ میں ہمیں بھی دوبارہ دنیا میں بھیج تاکہ ہم آنجناب کے اعوان و انصار میں قرار پائیں۔"

(کتاب اقبال الاعمال)

(۱۱۹) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ کی تاویل

تفسیر علی بن ابراہیم میں مرقوم ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں امامؑ نے فرمایا:

الآیت: " قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ " (سورۂ عبس: ۱۷)

(انسان کو کس خطا پر قتل کیا گیا ہے)

اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ ما اکفرہ کا مطلب یہ ہے کہ آخر امیر المومنینؑ نے کیا خطا کی تھی جس پر اُنھیں قتل کردیا گیا؟۔

اس کے بعد: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؕ کس چیز سے اُس نے اُسے خلق کیا ہے؟۔ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ یعنی اُس نے اُسے نطفہ سے خلق کیا، پھر اُسے نہایت ہی مناسب بنادیا۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

یعنی: ان کے لیے راہِ خیر آسان کردی۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ

(پھر اُسے موت دی اور قبر میں اُتار دیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے اُٹھائے گا)

فرمایا: اس سے مراد، دورِ رجعت ہے۔

" كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ "

(جو حکم اُسے دیا گیا تھا وہ اُسے بجا نہ لاسکا۔

یعنی: امیر المومنین ابھی تک اپنے امر کو پورا نہ کرسکے تو وہ رجعت میں پھر آکر اپنے امر کو پورا کریں گے

* ابوسلمہ سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام ابوجعفر، محمدؐ باقر علیہ السّلام سے قولِ خدا قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ کی شانِ نزول کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

نَعَمْ، نزلت فی امیر المُؤمِنِیْنَ علیہ السّلام۔

(ہاں یہ امیر المؤمنین علیہ السّلام کے لیے نازل ہوئی ہے۔

" مَآ اَكْفَرَهٗ " یعنی بقتلكم ایاہ۔ ثمّ نسبؑ امیر المومنین

فقال: " مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ " يقول من طينة الانبياء، خلقه

یعنی: ان کی خِلقت طینتِ انبیاء سے ہے۔ فَقَدَّرَهٗ لِلْخَیْر: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل الہدیٰ (ہدایت کا راستہ)۔ "ثُمَّ اَمَاتَهٗ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوئی۔ "ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ"؟

فرمایا: یمکث بعد قتلہ فی الرجعۃ فیقضی ما اَمرہٗ

مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانۂ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔ (کنز جامع الفوائد)

(۱۲۰) دآبّۃ الارض سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن الحسین سے، انھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمان سے، انھوں نے محمد بن عبدالحمید سے، انھوں نے مفضّل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابوعبداللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا

"اَنَا دَآبَّةُ الْاَرْضِ" میں دآبّۃ الارض ہوں۔

نیز: ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیرالمومنین ؑ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتلِ دجّال کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

"اَلَا اِنّ بعد ذلك الطامّة الكبرىٰ"

(آگاہ ہوجاؤ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ ہے)

ہم نے عرض کیا کہ: یہ (طامۃ الکبریٰ) کیا ہے؟ اے امیرالمومنین ؑ!؟

آپ نے فرمایا: "خروج دابّۃ (من) الارض من عند الصفا، معها خاتم سلیمان و عصا موسیٰ، تضع الخاتم علی وجه کلّ مؤمن فینطبع فیه: "هذا مؤمن حقًّا" و یضعه علیٰ وجه کلّ کافر فیکتب فیه: "هذا کافر حقًّا"۔۔۔ الیٰ آخرہ

یعنی (دآبّۃ الارض کا خروج کوہِ صفا کے پاس ہوگا۔ اس کے پاس سلیمان ؑ کی انگوٹھی اور عصاءِ موسیٰ ہوگا۔ وہ اس انگوٹھی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقش ابھرے گا کہ (یہ حقیقتاً مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقش ابھرے گا کہ [1]

[1] (حقیقتاً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (کنز جامع الفوائد)

(۱۲۱) امام قائم ؑ کے بعد امام حسین ؑ کی رجعت

فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے: اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر ؑ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"وَاللہ لیملکنّ منّا اهل البیت رجل بعد موته ثلاث مائة سنة یزداد تسعًا۔" قلت: متیٰ یکون ذلك؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وکم یقوم القائم فی عالمه؟

قال: تسعة عشر سنة۔ ثمّ یخرج المنتصر فیطلب بدم الحسین ؑ و دماء اصحابه فیقتل و یسبی حتی یخرج السفّاح۔"

فرمایا: یعنی (خدا کی قسم، امام قائم ؑ کی وفات کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے ایک شخص تین سو نو (۳۰۹) سال حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: امام قائم ؑ کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے دن حکومت فرمائیں گے؟

آپ نے فرمایا: انیس (۱۹) سال۔ پھر منتصر (امام حسین ؑ) رجعت فرمائیں گے اور وہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے خون کے انتقام میں دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے۔ یہاں تک کہ سفاح (امیرالمومنین علیہ السلام) رجعت فرمائیں گے۔" (غیبتہ طوسی)

(۱۲۲) منتصر اور سفّاح سے مراد؟

عمرو بن ثابت نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ:

"خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے ایک شخص تین سو نو (۳۰۹) سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: امام قائم ؑ کی موت کے بعد ہوگا۔

میں نے عرض کیا: امام قائم ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اپنے ظہور سے لیکر موت تک انیس (۱۹) سال۔

میں نے عرض کیا: پھر اُن کی موت کے بعد تو بڑا ہرج واقع ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ پھر منتصر دنیا میں رجعت فرمائیں گے (امام حسینؑ) اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتے تو ہرگز اسقدر قتل نہ کرتے۔ اور ان کے خلاف کالے اور گورے متحد ہوجائیں گے اور اُن پر یلغار کردیں گے اور وہ خانۂ کعبہ میں پناہ لیں گے۔ سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ اسی میں منتصر قتل ہوجائیں گے۔ تو اُن کے قتل کے بعد سفّاح (امیرالمومنینؑ) غضبناک ہوکر خروج فرمائیں گے اور ہمارے تمام دشمنوں کو قتل کرڈالیں گے۔

اور اے جابر! کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ منتصر اور سفّاح کون ہیں؟ منتصر (حسینؑ بن علیؑ) اور سفّاح سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السّلام ہیں۔"

(کتاب الاختصاص)

(۱۲۳) حضرت امیرالمومنینؑ کا ارشاد: کہ میں...؟

محمدّ بن یحییٰ اور احمد بن محمدّ نے محمدّ بن حسن سے، اُنھوں نے علی بن حسّان سے اُنھوں نے ابو عبداللہ ریاحی سے، اُنھوں نے ابو صامت حلوانی سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمدّ باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کا ارشاد ہے:

" لقد اُعطیت السّتّ: علم المنایا والبلایا (والوصایا) وفصل الخطاب، وانّی لصاحب الکرّات ودولة الدّول وانّی لصاحب العصا والمیسم والدابّة التی تکلّم النّاس۔"

ترجمہ: " مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ علم منایا و بلایا و وصایا، اور فصل الخطاب، اور میں صاحبِ کرّات ہوں اور میں دولت الدّول ہوں، میں صاحبِ عصا و میسم ہوں اور میں وہ دابّۃ الارض ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔" (کافی۔ بصائرالدرجات)

(۱۲۴) میں قسیم الجنّۃ والنّار ہوں

محمدّ بن مہران نے محمدّ بن علی اور محمدّ بن یحییٰ سے، اُنھوں نے احمد بن محمدّ سے اُنھوں نے محمدّ بن سنان سے، اُنھوں نے مفضّل سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

" اَنَا قسیم اللہ بین الجنّة والنّار و اَنَا الفاروق الاکبر و اَنَا صاحب العصا والمیسم"[۱] (کافی)

ترجمہ: " میں قسیم الجنّۃ والنّار ہوں۔ میں فاروقِ اکبر ہوں، میں صاحبِ عصا اور میسم ہوں۔" (نشان ڈالنے والا ہوں) (کافی)

* محمدّ بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (کافی)
* علی بن محمدّ اور محمدّ بن حسن نے سہل بن زیاد سے، اُنھوں نے محمدّ بن ولید شباب صیرفی سے، اُنھوں نے سعید الاعرج سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السّلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

(۱۲۵) اللہ حق کو اہلِ حق کی طرف پلٹائے گا

علی نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حمّاد سے، اُنھوں نے حریز سے، اُنھوں نے برید بن معاویہ سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

" واللہ لا تذھب الایّام واللّیالی حتّی یحیی اللہ الموتیٰ و یمیت الاحیاء و یردّ الحقّ الیٰ اھلہ و یقیم دینہ الّذی ارتضاہ لنفسہ الیٰ آخر ما اوردہ فی کتاب الزکاۃ"

ترجمہ: " خدا کی قسم دن ورات کی آمد و رفت کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرے گا اور زندوں کو مردہ، اور حق کو اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اِس دین کو قائم و غالب کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔....." (کافی، تہذیب)

(۱۲۶) رجعتِ امام حسینؑ کی خبر

(سورۃ الاحقاف: ۱۵)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: "وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا" کی تفسیر مرقوم ہے کہ " انما عنی الحسنؑ والحسینؑ ثم عطفت علی الحسینؑ " یعنی: اس سے امام حسنؑ و امام حسینؑ کو اللہ تعالیٰ نے مراد لیا ہے پھر امام حسینؑ کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا (اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اُس کا حمل اُٹھایا اور تکلیف سے اُسے جَنا)

[۱] امیرالمومنینؑ رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

قال : " وذلك أنّ الله أخبر رسول الله وبشّره بالحسينؑ قبل حمله وأنّ الامامة يكون فى وُلده الى يوم القيامة "

یعنی : (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو امام حسینؑ کی قبلِ حمل ولادت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ امامت تاقیامت اُن کی نسل میں رہے گی۔)

ثمّ أخبره بما يصيبه من القتل والمصيبة فى نفسه وولده ثمّ عوّضه بأن جعل الامامة فى عقبه وأعلمه أنّه يقتل ثمّ يردّه إلى الدنيا وينصره حتّى يقتل اعداءه ويملّكه الارض. وهو قوله :

(الآية) " وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ ... " (سورۃ القصص آیت ۵) [28] .... وقوله :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ " (سورۃ الانبیاء : ۱۰۵) [21]

فبشّر الله نبيّه صلّى الله عليه وآله انّ اهل بيتك يملكون الارض ويرجعون إليها ويقتلون اعداءهم فأخبر رسول الله صلّى الله عليه وآله فاطمه عليها السّلام بخبر الحسين عليه السّلام وقتله ، فحملته كرهًا۔

ترجمۂ روایت : " پھر یہ بھی خبر دی کہ اُن پر اور اُن کی اولاد پر کیا کیا مصائب یعنی قتل وغیرہ نازل ہوں گے۔

پھر اس کے عوض کے بارے میں بتایا کہ ان کی نسل میں اُن کے بعد امامت کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ دنیا میں واپس آئیں گے اور اُن کی مدد کی جائے گی تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں اور سارے روئے زمین کے مالک بنیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے

الآية " وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ "

ترجمہ (اور ہم نے چاہا ہے کہ جو زمین میں کمزور و بے بس کر دیے گئے تھے اُن کے اوپر احسان کریں۔) (قصص [28] : ۵) اور ارشاد ہوا :

الآية " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ " (انبیاء [21] : ۱۰۵)

ترجمہ : (اور ہم نے زبور میں (اس کو) لکھ دیا ہے)

ترجمۂ روایت : تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اہلِ بیت ساری

زمین کے مالک ہوں گے۔ دنیا میں رجعت کر کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں کو تہ تیغ کریں گے اور پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام کو امام حسین علیہ السّلام کے قتل کی خبر سنائی تو اُن کو یہ حمل ناگوار معلوم ہوا۔ "

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا ، بتاؤ :

" فهل رايتم احدًا يبشّر بولد ذكر فيحمله كرهًا. أى انّها اغتمّت وكرهت لمّا أُخبرت بقتله ووضعته كرها لما علمت من ذلك وكان بين الحسن والحسين عليهما السّلام طُهر واحد وكان الحسين عليه السّلام فى بطن أُمّه ستّة اشهر وفصاله اربعة وعشرون شهرا وهو قول الله

(الاية) " وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا : " (الاحقاف [26] : ۱۵)

امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا : (ترجمۂ روایت)

پس کیا تم نے کسی عورت کو دیکھا ہے کہ اس کو فرزند کی (اولادِ نرینہ کی) خوشخبری دی جاتے اور اُسے وہ حمل ناگوار گذرے ؟ مگر جب (فاطمہ زہراؑ) کو اس فرزند کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ غمگین ہوئیں اور یہ حمل آپ کو ناگوار گذرا۔ " وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا " یعنی جب آپ کو اُن کے قتل کی خبر ملی تو پھر وضع حمل بھی ناگواری کے ساتھ ہوا۔ اور امام حسن و امام حسین علیہما السّلام کی ولادت کے درمیان ایک طُہر کا فاصلہ رہا۔ امام حسینؑ بطنِ مادر میں صرف چھ ماہ رہے اور مدّتِ رضاعت چوبیس ماہ رہی۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

" وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا "

یعنی : (اور اس کے حمل کی مدّت اور اُس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس [30] ماہ ہے)

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۶۷) عذابِ رجعت کی خبر سورۂ طور [52] آیت [47] میں ہے

تفسیر علی بن ابراہیم میں قولِ خدا : " اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا " آلِ محمّد حقّهم " عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ " ، قال : عذاب الرجعة بالسيف "

یعنی : جن لوگوں نے آلِ محمّدؐ کا حق غصب کیا ان کیلئے عذابِ آخرت کے سوا عذاب رجعت میں تلوار سے ہوگا

(۱۲۸) آیتِ سورۂ قلم[۶۸] کی تفسیر

تفسیر علی بن ابراہیم میں قولِ خدا: " اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا ." (جب اُس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں ۔) یعنی ثانی پر، تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ." (کہتا ہے کہ یہ تو گذرے ہوئے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں)
اَی اَکَاذِیْبُ الْاَوَّلِیْن
" سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ."(عنقریب ہم اُس کی ناک پر داغ لگادیں گے)
(القلم[۶۸]: ۱۵-۱۶)

قال ؑ : فی الرجعة اذا رجع امیرالمؤمنین ویرجع اعداؤہ فیسمھم بمیسم معه ، کما توسم البھائم علی الخراطیم الانف والشفتان ۔

آپ نے فرمایا:" یہ زمانۂ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیرالمؤمنین ؑ اوران کے دشمن دونوں اِس دنیا میں بھیجے جائیں گے تو امیرالمؤمنین ؑ کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اس سے آپ اُس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور ہونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔ "
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۲۹) آیتِ سورۂ مدثر[۷۴] کی تفسیر

تفسیر علی بن ابراہیم میں قولِ خدا " قُمْ فَاَنْذِرْ ." (مدثر[۷۴]: ۲)
(اُٹھو اور (لوگوں کو) ڈراؤ)

قال ؑ : ھو قیامه فی الرّجعة ینذر فیھا "
یعنی (: رسول اللہ ؐ رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۳۰) رجعتِ رسول اللہ ؐ و امیرالمؤمنین ؑ و مدتِ حکومت

مجھ سے سیّد الجلیل بہاء الدّین علی بن عبدالحمید حسینی نے اُنھوں نے احمد بن محمد ایادی سے مرفوعاً احمد بن عقبہ ، اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے رجعت کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا رجعت حق ہے ؟
آپ نے فرمایا: ہاں ۔ پھر دریافت کیا گیا کہ:" وہ شخص کون ہوگا جو سب سے پہلے رجعت کریگا؟

آپ نے فرمایا:" وہ امام حسین علیہ السّلام ہیں جو امام قائم ؑ کے ظہور کے بعد سب سے پہلے رجعت کریں گے۔"
میں نے عرض کیا: اور اُن ہی کے ساتھ سب حضرات رجعت کریں گے ؟
قال : لا بل کما ذکر اللہ تعالیٰ فی کتابه :
" يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا " (النبأ[۷۸]: ۱۸)
(جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ در گروہ آؤ گے)
یعنی : قوم بعد قوم ۔ (ایک قوم کے بعد دوسری قوم رجعت کرے گی ۔)

★ وعنه علیہ السّلام ویقبل الحسین علیہ السّلام فی اصحابه الّذین قُتِلُوا مَعَهٗ وَمَعَهٗ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا كَمَا بُعِثُوْا مَعَ مُوْسٰى بن عمران ۔ فیدفع الیه القائم علیہ السّلام الخاتم فیکون الحسین علیہ السّلام ھو الّذی یلی غسله وکفنه وحنوطه ویواریه فی حفرته ۔

یعنی : اور اُن ہی جناب سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام اپنے اُن اصحاب کے ساتھ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے جو اصحاب آپ کے ساتھ قتل کیے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ستّر انبیا بھی اسی طرح مبعوث ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ ؑ بن عمران کے ساتھ بھیجے گئے تھے ۔ تو اُس وقت حضرت امام قائم علیہ السّلام انگوٹھی آپ کے حوالے کردیں گے ۔ پھر امام حسین علیہ السّلام ہی امام قائم علیہ السّلام کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور حنوط کرکے حفرۂ قبر میں سپردِ خاک کردیں گے ۔

★ نیز جابر بن جعفی سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا ۔ آپ فرما رہے تھے کہ:
" واللہ لیملکنّ منّا اھل البیت رجل بعد موته ثلاث مائة سنة ویزداد تسعًا ." قلت : متیٰ یکون ذلك ؟
قال : بعد القائم علیہ السّلام : قلت : وکم یقوم القائم فی عالمه ؟
قال : تسع عشرة سنة ، ثمّ یخرج المنتصر الی الدّنیا وھو

الحسین علیہ السلام ، فیطلب بدمہ ودم اصحابہ ، فیقتل ویسبی حتی یخرج السفاح وھو امیر المومنین ع"

ترجمہ : " خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال تک اور زیادہ ، دنیا پر حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا : یہ کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔

میں نے عرض کیا : امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد دنیا میں کتنے عرصہ رہیں گے ؟

آپ نے فرمایا : انیس سال تک ۔ اس کے بعد منتصر یعنی امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے ، دشمنوں کو قتل کریں گے ، انھیں قید کریں گے ، اس کے بعد سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے ۔

*

اور اسد بن اسماعیل کے طریق سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : کہ جس وقت آپ سے اس دن کے متعلق سوال کیا گیا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ : (معارج : ۴)

" فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ "

(جس کا ایک دن مقدار میں پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا ۔)

آپ نے فرمایا : وھی کرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فیکون ملکہ فی کرتہ خمسین الف سنۃ ویملک امیر المؤمنین ع فی کرتہ اربعۃ واربعین الف سنۃ ۔"

یعنی : یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رجعت کا دور ہوگا جس میں آپ پچاس ہزار سال حکومت فرمائیں گے اور امیر المومنین علیہ السلام اپنے دور رجعت میں چوالیس ۴۴ ہزار سال حکومت فرمائیں گے ۔ (منتخب البصائر)

(۱۳۱) میں ظہور کے بعد کیا کروں گا : امام قائم کا ارشاد

کتاب " السلطان المفرج عن الایمان " مصنفہ سید جلیل بہاء الدین علی بن عبد الکریم حسنی میں علی بن مہزیار سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ عالم خواب میں

دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اس سال حج پر جاؤ حضرت صاحب الزمان ع سے تمھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔ اور اس سلسلے میں ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ :

ثم قال : یا مہزیار انہ اذا فقد الصین وتحرک المغربی وسار العباسی وبویع السفیانی یؤذن لولی اللہ فاخرج بین الصفا والمروۃ فی ثلاثمائۃ وثلاثۃ عشر فاجیٔ الی الکوفۃ فاھدم مسجدھا وابنیہ علی بنائہ الاول واھدم ما حولہ من بناء الجبابرۃ ۔

واحج بالناس حجۃ الاسلام واجیٔ الی یثرب ، فاھدم الحجرۃ ، واخرج من بہا وھما طریان ، فامر بہما تجاہ البقیع وآمر بخشبتین یصلبان علیہما فتورقان من تحتہما ، فیفتتن الناس بہما اشد من الاولی فینادی منادی الفتنۃ من السماء یا سماء انبذی ویا ارض خذی ! فیومئذ لا یبقی علی وجہ الارض الا مؤمن قد اخلص قلبہ للایمان ۔

قلت : یا سیدی ! ما یکون بعد ذلک ؟

قال ع : الکرۃ الکرۃ الرجعۃ ، ثم تلا ھذہ الآیۃ :

(الآیۃ) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّۃَ عَلَیْہِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا " (اسریٰ : ۶)

پھر فرمایا : اے مہزیار ! جب چین مفقود (ختم) ہو جائے گا ، مغربی حرکت میں آ جائے گا ، عباسی کوچ کر کے آگے بڑھے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی تو ولیٔ خدا کو اذن ظہور ملے گا ، اور میں صفا و مروہ کے درمیان سے تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب کے ساتھ خروج کروں گا۔ پھر کوفہ آؤں گا اور وہاں کی مسجد کو منہدم کروں گا اور اسے از سر نو پہلی بنیاد پر تعمیر کروں گا اور ظالموں و جابروں نے اس کے اطراف جو تعمیرات کی ہوں گی انھیں مسمار کروں گا۔

اور لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر حجۃ الاسلام کی مناسک ادا کروں گا ، پھر وہاں سے

یثرب (مدینہ) آؤں گا، وہاں کے حجرے کو منہدم کروں گا اور اس میں سے ان دونوں کو نکالوں گا جن کی لاشیں تر و تازہ ہوں گی اور حکم دوں گا کہ ان دونوں کو بقیع کے سامنے درخت کے دو تنوں پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ جیسے ہی وہ اس پر لٹکائے جائیں گے اُن خشک درخت کے تنوں میں شاخیں اور پتّے نکل آئیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگ پہلے سے بھی زیادہ اُن کے معتقد ہو جائیں گے تو اتنے میں ایک منادی ندا دے گا کہ اے آسمان! انھیں چھوڑ اور اے زمین انھیں نگل لے۔ پھر سوائے مومنِ خالص کے اُن لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا سبھی کو زمین نگل لے گی۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! یہ سب کچھ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: رجعت میں رجعت میں۔

پھر آپ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی:

(الآیۃ) "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا." (سورہ اسریٰ ۱۷: ۶)

ترجمۂ آیت: "پھر ہم نے تم کو اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرتِ افراد عطا کی۔"

(منتخب البصائر)

(۱۳۲) حضرت اسماعیل بن حزقیلؑ کی آرزوئے رجعت

محمد بن جعفر رزّاز نے ابنِ ابی الخطّاب اور احمد بن حسن ابنِ علی بن فضّال سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! یہ ارشاد فرمائیے کہ وہ اسماعیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

"وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا." (سورہ مریم ۱۹: ۵۴)

ترجمۂ آیت: "اور یاد کرو کتاب میں اسمٰعیل کو، بیشک وہ وعدے کا سچا اور بھیجا ہوا ایک نبی تھا۔"

کیا یہ اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ تھے؟ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اسمٰعیل بن ابراہیم تھے۔

آپؑ نے فرمایا: اسمٰعیل نے تو حضرت ابراہیمؑ سے پہلے ہی وفات پائی۔ اور حضرت ابراہیمؑ

حجّتِ خدا قائم اور صاحبِ شریعت تھے پھر اُن کے فرزند اسماعیلؑ کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، پھر وہ کون سے اسماعیلؑ تھے؟

قالؑ: ذالك اسماعيلؑ بن حزقيل النّبى بعثه الله الى قومه فكذّبوه وقتلوه وسلخوا فروة وجهه، فغضب الله له عليهم فوجّه إليه سطاطائيل ملك العذاب۔

فقال له: يا اسماعيل! أنا سطاطائيل ملك العذاب وجّهنى ربّ العزّة اليك لأعذّب قومك بأنواع العذاب كما شئت۔

فقال له اسماعيلؑ: لا حاجة لى فى ذلك يا سطاطائيل۔

فأوحى الله عليه: فما حاجتك يا اسماعيل؟

فقال اسماعيل: يا ربّ إنّك اخذت الميثاق لنفسك بالرّبوبيّة ولمحمّد بالنّبوّة ولأوصيائه بالولاية وأخبرت خلقك بما تفعل أمّته بالحسين بن على عليه السّلام من بعد نبيّها وانّك وعدت الحسين ان تكرّه الى الدّنيا حتّى أنتقم بنفسه ممّن فعل ذلك به فحاجتى اليك يا ربّ أن تكرّنى الى الدّنيا حتّى انتقم ممّن فعل ذلك بى ما فعل كما تكرّ الحسينؑ۔

فوعد الله اسماعيلؑ بن حزقيلؑ ذلك فهو يكرّ مع الحسين بن على عليهما السّلام۔"

ترجمۂ روایت: آپ نے فرمایا: "وہ اسماعیل بن حزقیل علیہ السّلام تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو قوم نے اُن کی تکذیب کی اور انھیں قتل کر دیا اور اُن کے چہرے کی کھال مع بالوں کے اُتار لی۔ تو اللہ تعالیٰ اُس قوم پر غضبناک ہوا اور اُن کی طرف فرشتۂ عذاب سطاطائیل کو بھیجا تاکہ تم جس طرح کہو یہ فرشتہ تمہاری قوم پر عذاب کرے۔

چنانچہ سطاطائیل نے آکر کہا: اے اسماعیلؑ! میں سطاطائیل فرشتۂ عذاب ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ جس طرح آپ کہیں میں آپکی قوم پر عذاب کروں۔

اسماعیلؑ نے کہا: اے سطاطائیل! مجھے اس کی ضرورت نہیں۔
اِس پر، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے اسماعیلؑ! پھر تم کیا چاہتے ہو؟
اسماعیلؑ نے عرض کیا: پروردگارا! تونے اپنی ربوبیت کا اور محمدؐ کی نبوت اور اُن کے اوصیاء کی ولایت کا عہد و میثاق لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امتِ محمدؐ اپنے نبی کے بعد حسینؑ ابنِ علیؑ پر کیا کیا ظلم و ستم کرے گی۔ اور تونے حسینؑ ابنِ علیؑ سے وعدہ کیا ہے کہ تو انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا۔ تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار مجھے بھی دوبارہ بعد موت کے دنیا میں بھیج تاکہ میں اپنے دشمنوں اور ظالموں سے انتقام لوں جس طرح تو حسینؑ کو دوبارہ بھیجے گا۔
تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ سے اس کا وعدہ کیا۔ لہٰذا وہ بھی امام حسینؑ کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے۔" (کامل الزیارت)

(۱۳۲) قبرِ امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت کے منتظر ہیں

حمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے علی بن محمدؐ بن سالم سے، اُنھوں نے محمدؐ بن خالد سے، اُنھوں نے عبداللہ بن حماد بصری سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے، اُنھوں نے ابوعبیدہ بزّاز سے، ابوعبیدہ نے حریز سے روایت کی ہے اور حریز کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ مولا! میں آپ پر قربان، آپ اہلِ بیت کرام دنیا میں کسقدر کم عرصہ رہتے ہیں اور آپ حضرات سے ایک دوسرے کی موت قریب قریب کیوں ہوتی ہے حالانکہ دنیا کو آپ حضرات کی بڑی ضرورت ہے؟

فقالؑ: "اِنَّ لکلِّ واحد منّا صحیفة فیها ما یحتاج الیه اَن یعمل به فی مدّته، فاذا انقضی ما فیها ممّا اُمر به، عرف اَنَّ اَجله قد حضر واتاه النبیُّ ینعی اِلیه نفسه واَخبره بما له عند الله
وَاِنَّ الحُسین صلوات الله علیه قرأ صحیفته الّتی اُعطیها وفسّر له ما یأتی وما یبقی وبقی منها اَشیاء لم تنقض فخرج الی القتال وکانت تلك الامور الّتی بقیت اَنَّ الملائکة سألت الله فی نصرته فأذن لهم فمکث تستعدُّ للقتال

وتتأهّب لذالك حتّی قتل، فنزلت وقد انقطعت مدّته وقتل صلوات الله علیه۔
فقالت الملائکة: یاربِّ اَذنت لنا فی الانحدار واَذنت لنا فی نصرته فانحدرنا وقد قبضته؟
فاَوحی الله تبارك وتعالیٰ الیهم ان الزموا قبّته حتّی تروه قد خرج فانصروه وابکوا علیه وعلیٰ ما فاتکم من نصرته وانکم خُصّصتم بنصرته والبکاء علیه، فبکت الملائکة تقرّبًا وجزعًا علیٰ ما فاتهم من نصرته، فاذا خرج صلوات الله علیه یکونون انصاره

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مدّتِ حیات میں یہ یہ کام کرنا ہے۔
چنانچہ جب اُس صحیفے میں جتنے کام اس سے متعلق ہیں ختم ہو جاتے ہیں، تو صاحبِ صحیفہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کی موت آنے والی ہے اور اس کے پاس نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لا کر اس کی موت کی اطلاع دیدیتے ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کے لیے کیا ہے۔
مگر جب امام حسین صلوات اللہ علیہ نے وہ صحیفہ جو انھیں ملا تھا پڑھا تو دیکھا کہ اس میں جو اُمور تحریر ہیں، اُن میں سے کچھ انجام پا چکے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں۔ اِس لیے قتال کے لیے نکلے۔ اور جو اُمور باقی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، کہ وہ اُن سب کو امام حسین صلوات اللہ علیہ کی نصرت کی اجازت دے اور اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی دے دی لیکن ملائکہ نے اس کے لیے توقف کیا اور قتال کے لیے تیار ہونے لگے اور اِدھر امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل کر دیے گئے اب ملائکہ آئے تو دیکھا کہ امام حسین صلوات اللہ علیہ قتل ہو چکے ہیں اِس لیے کہ اُن کی مدّتِ حیات ختم ہو چکی تھی۔
ملائکہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا: پروردگارا! تونے ہمیں نازل ہونے اور قتال کی اجازت عطا فرمائی تھی مگر جب ہم (سرزمینِ کربلا پر) اُترے تو اُس وقت تو اُن کی روح قبض کر چکا تھا۔ (اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ "اچھا اب تم اُن کی قبر کے پاس رہو یہانتک کہ وہ دوبارہ
دنیا میں واپس آئیں، اور تم (اُس وقت) اُن کی نصرت کرنا، اور نصرت کے
نہ کرنے پر اُس وقت تک اُن پر بکا و گریہ وزاری کرتے رہو۔ پس ہم نے
تمھیں اُن کی نصرت کے لیے اور اُن کی مظلومیت پر گریہ وزاری کے لیے
مخصوص فرما دیا۔
چنانچہ اُس وقت نصرتِ (حسینؑ) کے فوت ہوجانے کی وجہ سے ملائکہ مسلسل بکا
اور جزع فزع کر رہے ہیں۔ پس جب امام حسین صلوات اللہ علیہ دوبارہ
رجعت و خروج کریں گے تو یہ ملائکہ اُن کے انصاروں میں ہوں گے۔"
(کامل الزیارت)

(۱۳۴) "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ" کی تاویل

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن مالک سے، اُنھوں نے قاسم بن اسماعیل
سے، اُنھوں نے علی بن خالد عاقولی سے، اُنھوں نے عبدالکریم خثعمی سے، اُنھوں نے سلیمان
بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے قولِ خدا:
آیت: "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ" (النّازعات: ۶)
ترجمہ: جس دن زلزلہ کا جھٹکا بُری طرح ہلا ڈالے گا، اس کے فوراً بعد ویسا ہی
ایک اور (جھٹکا لگے گا)۔"
قالؑ: "الرَّاجِفَةُ" الحسینؑ بن علیؑ "وَ الرَّادِفَةُ" علیؑ بن ابی طالبؑ
واوّل من ینفس عن راسہ التراب الحسینؑ بن علیؑ
فی خمسة وسبعین الفاً وھو قولہ تعالیٰ:
آیت "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۙ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝" (مومن: ۵۱: ۵۲)
ترجمہ: بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں حیاتِ دنیا
میں اور اُس دن بھی، جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔
اُس دن ظالموں کی معذرت اُنھیں کوئی نفع نہ دے گی اور اُنکے لیے لعنت ہوگی اور
اُن کیلئے بُرا ٹھکانہ ہوگا۔"

فرمایا: الراجفة سے مراد امام حسینؑ اور الرادفة سے مراد حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اور سب سے پہلے

امام حسینؑ اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اپنی قبر سے اُٹھیں گے اور
آپ کے ساتھ پچھتّر ہزار انصار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
"اِنَّا لَنَنْصُرُ .... وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ" (مومن: ۵۱-۵۲)
یعنی: (امام حسین کی مدد کی جائے گی اور ظالموں کی معذرت فائدہ نہ دے گی)
(کنز جامع الفوائد)

(۱۳۵) کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ... کی تفسیر

کتاب التنزیل والتحریف سے، احمد بن محمد سیاری نے محمد بن خالد سے
اُنھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، اُنھوں نے عبداللہ بن نجیح یمانی سے روایت کی ہے کہ
ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ:
(آیت): "ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝" (سورہ التکاثر: ۸)
ترجمہ (پھر اُس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں بھی ضرور بازپرس ہوگی)
مولا: اس آیت میں "نعیم" سے کیا مراد ہے؟
آپؑ نے فرمایا: "نعیم" سے مراد: "النّعیم الّذی انعم اللہ علیکم بمحمّدٍ
وّآلِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ" یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر
نازل کیں محمدؐ و آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ذریعے اور وسیلے سے۔
میں نے پھر دریافت کیا: (کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۝) سے کیا مراد ہے؟
دیکھو! اگر تم یقینی طور پر جانتے
آپؑ نے فرمایا: المعاینة یعنی معائنہ
میں نے عرض کیا: اور "کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ" سے کیا مراد ہے؟
(آگاہ ہوجاؤ کہ تم عنقریب جان لوگے)
آپؑ نے فرمایا: مرّةً بالکرّة و اُخریٰ یوم القیامة۔
یعنی: ایک مرتبہ زمانۂ رجعت میں پھر دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔
(منتخب البصائر)

(۱۳۶) مومنِ طاق اور ابوحنیفہ کی حکایت

مومنِ طاق اور ابوحنیفہ کے درمیان ہونے والے بہت سے قصّے مشہور ہیں
اُن میں سے ایک قصّہ یہ ہے کہ ایک دن ابوحنیفہ نے مومنِ طاق سے کہا: اے ابوجعفر! تم
رجعت کے قائل ہو؟ اُنھوں نے کہا: ہاں۔ ابوحنیفہ نے کہا: اچھا تم اپنے کیسہ (تھیلی)

سے پانچ سو دینار قرض دے دو۔ پھر جب ہم اور تم دونوں رجعت میں دوبارہ اِس دنیا میں آئیں گے تو میں اُس وقت تمہاری رقم واپس کر دوں گا۔

مومن طاق نے برجستہ جواب دیا: مگر اس کے لیے ایک ضامن چاہیے ہے جو اس امر کی ضمانت دے کہ تم انسان ہی کی شکل میں دوبارہ اِس دنیا میں آؤ گے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم بندر کی شکل میں دوبارہ آؤ گے تو پھر میں اپنا قرض کس سے واپس لوں گا۔ (الفہرست نجاشی)

(۱۲۷) ذوالقرنین کی تعریف

"کتاب الغارات" مصنّفہ: ابراہیم بن محمد ثقفی میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ذوالقرنین کے بارے میں فرمائیے؟

آپ نے فرمایا: رجل بعثه الله الی قومه فكذّبوه وضربوه علیٰ قرنه فمات، ثمّ احياه الله، ثمّ بعثه الیٰ قومه، فكذّبوه علیٰ قرنه الآخر فمات، ثمّ احياه الله، فهو ذوالقرنين لانّه ضربت قرناه۔"

یعنی: "وہ ایک مرد تھے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا تھا مگر اُن کی قوم نے اُن کی تکذیب کی اور اُن کی پیشانی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ مر گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُنھیں زندہ کر کے پھر اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُن کی قوم نے اُن کی پھر تکذیب کی اور اُن کی پیشانی کی دوسری طرف پھر ضرب لگائی، اور وہ پھر مر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر اُنھیں زندہ کیا۔

تو وہ ذوالقرنین اس لیے کہلائے کہ اُن کی پیشانی (جس مقام پر جانور کے سینگ ہوتے ہیں اس مقام) پر دونوں طرف ضربت لگائی گئی تھی۔

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ: "وفیکم مثله" یعنی تمہارے درمیان بھی اُن ہی کے مثل ایک (ذوالقرنین) ہے۔ اور اس سے آپؑ نے خود اپنی ذات کو مراد لیا۔

★ اور کتاب مذکور میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن اسد کندی جو شرطۃ الخمیس میں سے تھے اُنھوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ابن معز اور ابن نعج دونوں آئے اور اُن کے ساتھ عبداللہ بن وہب تھا اور دونوں عبداللہ بن وہب کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچے ہوئے لا رہے تھے۔ ان دونوں نے آ کر کہا: یا امیرالمومنینؑ! اِس شخص کو قتل کر دیں کیونکہ کاذبوں کے ساتھ ہرگز کوئی نرمی نہ کریں۔

آپؑ نے فرمایا: اِس کو میرے پاس لاؤ۔

وہ دونوں اُسے قریب لائے تو پوچھا کہ یہ شخص کیا کہتا ہے؟

اُن دونوں نے کہا: یہ شخص کہتا ہے کہ آپ دآبّۃ الارض ہیں اور آپ کی پیشانی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے آپ کی ریشِ مبارک خون سے تر ہو جائے گی۔

آپؑ نے اُس شخص سے پوچھا: یہ لوگ تمہارے متعلّق کیا کہہ رہے ہیں؟

اُس نے کہا: یا امیرالمومنینؑ! میں نے عمّار بن یاسر سے ایک حدیث سنی تھی، وہی حدیث میں نے ان دونوں سے بیان کر دی تھی۔

قالؑ: "اترکوه، فقد روی عن غیره یا ابن امّ السّوداء انّك تبقر الحدیث بقرًا، خلّوا سبیل الرّجل فان یك كاذبًا فعلیه كذبه وان یك صادقًا یصیبنی الّذی یقول۔"

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا، دوسرے سے روایت کرتا ہے اور اے ابنِ اُمِّ سوداء! تم حدیث کا بڑی اچھی طرح تجزیہ کرتے ہو۔ اسے چھوڑ دو، اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے خود اس جھوٹ کی سزا ملے گی اور اگر یہ سچّا ہے تو میں اسی طرح مجروح ہوں گا جس طرح یہ کہتا ہے۔

(کتاب الغارات)

★ اسی کتاب میں عبایہ سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

قالؑ: "انا سیّد الشّیب وفی سنّة من ایّوبؑ۔ لانّ ایّوبؑ ابتلیٰ ثمّ عافاه الله من بلواه وآتاه اهله ومثلهم معهم، كما حكی الله سبحانه فروی انّه احیا له اهله الّذین قد ماتوا وكشف ضرّه وقد صحّ عنهم صلوات الله علیهم انّه:

"كلّ ما كان فی بنی اسرائیل یكون فی هذه الامّة مثله حذو النّعل بالنّعل، والقذّة بالقذّة۔ وقد قال: انّ فیهؑ شبهه۔"

وقولہؑ: واللہ لیجمعنّ اللہ لی اھلی کما جمعوا لیعقوبؑ فانّ یعقوبؑ فرّق بینہ وبین اھلہ برھۃ من الزّمان ثمّ جمعوا لہ۔

فقد حلف علیہ السلام أنّ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سیجمع لہ ولدہ کما جمعھم لیعقوبؑ وقد کان اجتماع یعقوب بولدہ فی دار الدّنیا فیکون امیر المؤمنین علیہ السّلام کذلک فی الدّنیا یجمعون لہ فی رجعتہ علیہ السّلام وولدہ الائمّۃ علیہم السّلام وھم المنصوصون علی رجعتھم فی احادیثھم الصحیحۃ الصریحۃ: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (اعراف)

(ترجمہ روایت)

آپؑ نے فرمایا: "میں بوڑھوں کا سردار ہوں۔ اور مجھ میں حضرت ایوبؑ کی ایک سنّت ہے، اور حضرت ایوب علیہ السّلام کے قصّے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مصیبتوں کو دور کیا، اُن کی اولاد جو مر چکی تھی اُنھیں پھر سے زندہ کر کے اُن سے ملایا اور ائمہ علیہم السّلام کی روایات صحیحہ میں ہے کہ "جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے وہ سب بے کم و کاست اس اُمت میں بھی ہو گا۔"

اور امیر المومنین علیہ السّلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بخدا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کے گھر والوں کو جمع فرمایا تھا اسی طرح میرے گھر والوں کو بھی جمع فرمائے گا۔

یعنی یہ کہ بشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کو اُن کے فرزند سے دنیا میں ملایا تھا اسی طرح امیر المؤمنینؑ کو بھی آپ کے فرزندوں سے آپ کے زمانۂ رجعت میں ملائے گا اور آپ اولاد ائمۂ طاہرینؑ ہیں جن کی رجعت پر احادیث صحیحہ میں صریحۃً نص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (انجام کار متقین کے لیے (ہی عمدہ) ہے اور متقین یہی حضرات ہیں۔

(۱۳۸) اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں چند روایات:

کتاب "تاویل ما نزل من القرآن فی النّبی وآلہٖ صلوات اللہ علیہ وعلیھم" تالیف ابو عبداللہ محمد بن العبّاس بن مروان میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قول:

(آیت) "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ۔" (سورۃ الشعراء ۲۶: ۴)

ترجمہ "اگر ہم چاہتے تو ہم اُن پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے اُن کی گردنیں عاجزی کے ساتھ جُھک جائیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:

روایت ہے علی بن موسیٰ بن طاؤس سے، اُنھوں نے مختار بن معد علوی وغیرہ سے اُنھوں نے شاذان بن جبرئیل سے، اُنھوں نے اپنے ہی ایک شخص سے قولِ خدا عزّوجلّ: "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ" روایت ہے:

(۱) —— ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ بن اسد نے، اُنھوں نے ابراہیم بن محمد سے، اُنھوں نے احمد بن معمر اسدی سے، اُنھوں نے محمد بن فضل سے، اُنھوں نے کلینی سے، اُنھوں نے ابوصالح سے، اُنھوں نے عبداللہ بن عبّاس سے آیت "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ . . . . خٰضِعِيْنَ" (شعراء ۲۶: آیت ۴) کے بارے میں روایت بیان کی تو عبداللہ بن عبّاس نے کہا:

هذه نزلت فینا وفی بنی اُمیّۃ: یکون لنا علیھم دولۃ فتذلّ اعناقھم لنا بعد صعوبۃ وھوان بعد عزّ

یعنی: (یہ آیت ہمارے اور بنی اُمیّہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ اُن لوگوں پر ہماری حکومت ہوگی اور صعوبت و پریشانیوں کے بعد اُن کی گردنیں ہمارے سامنے جُھک جائیں گی۔

(۲) —— ہم سے روایت کی حسین بن احمد نے، اُنھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے یونس سے، اُنھوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، اُنھوں ابوبصیر سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السّلام سے، اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے آیت: "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ ...... خٰضِعِيْنَ۔" کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا:

" تخضع لھا رقاب بنی اُمیّۃ قال: ذلک بارز عند زوال الشمس قال: وذلک علیؑ بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ یبرز عند زوال الشمس علی رؤس الناس ساعۃ حتی یبرز وجھہ یعرف

ثمّ قال: امّا اِنّ بنی اُمیّة لیخبینّ الرجل منھم الیٰ جنب شجرة
فتقول: ھذا رجل من بنی اُمیّة فاقتلوہ۔

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: بنی اُمیّہ کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی اور زوالِ شمس کے وقت
آیت کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہوگا اور وہ آیت امیرالمومنینؑ ہیں جو زوالِ شمس کے
وقت نمودار ہوں گے اور لوگ اُنھیں پورے حسب و نسب کے ساتھ پہچانیں گے
پھر فرمایا: "اور بنی اُمیّہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا تو درخت آواز
دے گا کہ بنی اُمیّہ میں سے ایک شخص میرے پہلو میں چھپا ہوا ہے پس اسے قتل کردو"

(۳) —— ہم سے بیان کیا محمّد بن (العبّاس نے) اُنھوں نے جعفر بن محمّد بن حسن سے
اُنھوں نے عبداللہ بن محمّد زیّات سے، اُنھوں نے محمّد یعنی ابن جنید سے
اُنھوں نے مفضّل بن صالح سے، اُنھوں نے جابر سے، اُنھوں نے ابوعبداللہ
جدلی سے روایت کی ہے اور ابوعبداللہ جدلی کا بیان ہے کہ ایک دن میں
حضرت علی بن ابی طالبؑ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:
"اَنَا دابّة الارض" میں دابّۃ الارض ہوں۔

(۴) —— ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن حاتم نے، اُنھوں نے اسماعیل بن اسحاق راشدی
سے، اُنھوں نے خالد بن مخلّد سے، اُنھوں نے عبدالکریم بن یعقوب جعفی سے،
اُنھوں نے جابر بن یزید سے، اُنھوں نے ابوعبداللہ جدلی سے روایت کی ہے
اُن کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو
آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں تم کو وہ تین باتیں بتاؤں جو آئندہ پیش آنے والی ہیں؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

فقال: اَنَا عبداللہ، اَنَا دابّة الارض صدقھا وعدلھا واخو نبیّھا
وَاَنَا عبداللہ اَلَا اُخبرك بانف المھدیّ وعینہ؟
قال: قلت: نعم۔ فضرب بیدہ اِلی صدرہ فقال: اَنَا۔"

آپؑ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، میں ہی دابّۃ الارض ہوں جس نے حق کہا اور عدل
قائم کیا اور میں ہی نبیؐ کا بھائی ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں۔
پھر فرمایا: کیا میں تم کو مہدی کا ناک نقشہ بتاؤں؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔
آپ نے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: وہ میں ہوں۔

(۵) —— ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، اُنھوں نے روایت کی حسین بن
حسن قاشی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے
اُنھوں نے عبدالرحمان بن سیابہ سے، اُنھوں نے ابوداؤد سے، ابوداؤد نے
ابوعبداللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السّلام کی خدمت
میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمھیں سات باتیں بتاؤں جو وقوع پذیر ہونے
والی ہیں۔؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں، بیان فرمائیں میں آپ پر قربان

قالؑ: أتعرف أنف المھدی وعینہ؟
قال: قلت: اَنت یا امیرالمؤمنین
قال: وحاجبا الضلالة تبدو مخازیھما فی آخر الزّمان؟
قال: قلت: اَظنّ واللہ یا امیرالمؤمنین اَنّھما فلان وفلان
فقال: الدابّة وما الدابّة عدلھا وصدقھا وموقع بعثھا، واللہ مھلكُ
من ظلمھا وذکر الحدیث۔

ترجمۂ روایت: آپ نے فرمایا: کیا میں تم مہدی علیہ السّلام کا ناک نقشہ جانتے ہو؟
میں نے عرض کیا: وہ آپ ہی کا ناک نقشہ ہوگا یا امیرالمومنین۔
فرمایا: اور گمراہی و ضلالت کے دونوں دربان جن کی رسوائیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہونگی؟
میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! میرا خیال ہے کہ وہ فلاں فلاں ہیں۔
فرمایا: اور دابّہ اور اس کا صدق و عدل اور اس کی جائے بعثت اور جس نے
ان پر ظلم کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے۔
اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(۶) —— ہم سے بیان کیا احمد بن محمّد بن سعید نے، اُنھوں نے روایت کی حسن سلمی سے
اُنھوں نے ایّوب بن نوح سے، اُنھوں نے صفوان سے، اُنھوں نے یعقوب
بن شعیب سے، اُنھوں نے عمران بن میثم سے، اُنھوں نے عبایہ سے روایت
ہے کہ ایک شخص امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ کچھ
دابّۃ الارض کے متعلّق فرمائیں۔
آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو۔؟
اس نے عرض کیا: کچھ اس کے متعلّق معلومات چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: وہ دابّہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔"

(۷) —— ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اُنھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور اُنھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: "پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیرالمومنینؑ ؟
آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ عـلیؑ ہے۔"

(۸) —— ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے عبداللہ بن زبیر قرشی سے، اُنھوں نے یعقوبؑ بن شعیب سے، اُنھوں نے عمران بن میثم سے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے عبایہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

"أنّه ختم ألف نبيّ وإنّي ختمت ألف وصيّ وإنّي كلّفت ما لم يكلّفوا وإنّي لأعلم ألف كلمة ما يعلمها غيري وغير محمّد صلّى الله عليه وآله ما منها كلمة إلّا مفتاح ألف باب بعد ما تعلمون منها كلمة واحدة غير أنّكم تقرؤن منها آية واحدة في القرآن:

(الآیت) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ"
(سُورہ النمل: ۸۲)

ترجمۂ حدیث: (رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:
وہ (آنحضرتؐ) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ ذمّہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ ذمّہ داریاں کسی پر عائد نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جیسے میرے اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور اُن میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے سوائے اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:
وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ .... لَا يُوقِنُونَ" (نمل: ۸۲) یعنی

ترجمۂ آیت: "اور جب اُن لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ (ذی حیات) نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"
(پھر فرمایا:) کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دابّہ) کون ہے۔؟

(۹) —— ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور اُنھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، اُنھوں نے احمد بن محمد ابن اسحاق حضرمی سے، اُنھوں نے احمد بن مستنیر سے اُنھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزنی اور محمدؐ بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے اُن دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، اُنھوں نے عبایہ بن ربعی سے روایت کی ہے اور عبایہ نے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اُس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

(۱۰) —— ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، اُنھوں نے عبداللہ بن ایّوب مخزومی سے روایت کی، اُنھوں نے یحییٰ بن ابوبکر سے، اُنھوں نے ابو حریز سے، اُنھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، اُنھوں نے خالد بن اوس سے، اُنھوں نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "تخرج دابّة الارض ومعها عصى موسى عليه السّلام وخاتم سليمان عليه السّلام تجلو وجه المؤمن بعصا موسى عليه السّلام وتسم وجه الكافر بخاتم سليمان عليه السّلام۔"

یعنی "رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا":
(دابّۃ الارض (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰؑ سے اور ہر کافر کے منہ پر خاتمِ سلیمان سے نشان لگائے گا۔

(۱۱) —— ہم سے بیان کیا احمد بن محمدؐ بن حسن الفقیہ نے، اور اُنھوں نے احمد بن ناصح سے روایت کی، اُنھوں نے حسین بن علوان سے، اُنھوں نے سعد بن طریف سے

اُنھوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ
میں ایک مرتبہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا
کہ آپ روٹی و سرکہ اور روغنِ زیتون نوش فرما رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
" اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ
الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ..... " (نحل ۲۷: ۸۲)
ترجمہ " جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں دابّہ نکالیں
گے جو اُن سے کلام کرے گا۔"
اس آیت میں "دآبّہ" سے کیا مراد ہے؟
قالؑ: " هِىَ دَآبَّةٌ تَأْكُلُ خُبْزًا وَّخَلًّا وَّزَيْتًا "
ترجمہ: امیرالمومنینؑ نے فرمایا: یہ وہی دآبّہ ہے جو روٹی و سرکہ و روغنِ زیتون کھا رہا ہے۔"

﴿

(۱۲) —— ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور اُنھوں نے محمّد بن عیسیٰ سے روایت کی
اور اُنھوں نے یونس بن عبدالرحمان سے، اُنھوں نے سماعہ بن مہران سے
اُنھوں نے فضل بن زبیر سے، اُنھوں نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے
اور اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے مجھ سے کہا: اے گروہِ شیعہ!
" تم لوگوں کا خیال ہے کہ علیؑ دابّۃ الارض ہیں؟
میں نے کہا: ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں ہی لیکن یہود بھی اس کے قائل ہیں۔
یہ سنکر معاویہ نے راس الجالوت کو بلا بھیجا، جب وہ آیا تو اس سے کہا: وائے ہو
تم لوگوں پر کیا تم لوگوں نے دآبّۃ الارض کے متعلق اپنی کتابوں میں کچھ لکھا
ہوا دیکھا ہے؟
اُس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟
راس الجالوت نے کہا: وہ ایک مرد ہے۔
معاویہ نے پوچھا: تمھیں اُس مرد کا نام معلوم ہے؟
اُس نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ اُس کا نام " ایلیا " ہے۔
یہ سنکر معاویہ میری طرف متوجّہ ہوا اور بولا: اے اصبغ! وائے ہو تجھ پر " ایلیا " اور " علیاً "
آپس میں کس قدر قریب تر ہیں (ملتے جلتے ہیں)

(۱۳) —— ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور اُنھوں نے محمّد بن عیسیٰ سے روایت کی،
اُنھوں نے یونس سے، اور یونس نے اپنے بعض اصحاب سے، اُنھوں نے
ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام
نے فرمایا: لوگ اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں:
(آیت) " وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ
الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ " (سورۂ ۲۷ نحل: ۸۲)
ترجمہ: " اور جب اُن پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے
دآبّہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔"
فقالؑ: هو امیرالمؤمنین علیہ السلام:
امامؑ نے فرمایا: (حالانکہ) وہ "دابّہ" تو امیرالمومنینؑ ہیں۔

﴿

(۱۴) —— ہم سے بیان کیا محمّد بن حسن بن صباح نے، اُنھوں نے حسین بن حسن سے روایت
کی اور اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابان بن عثمان سے، اُنھوں نے
عبدالرحمان بن سیابہ اور یعقوب بن شعیب سے، اُنھوں نے صالح ابن میثم سے
اور صالح بن میثم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السلام سے عرض
کیا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرمائیں۔
آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی؟
میں نے عرض کیا: نہیں، میں اُس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (شاید صحیح یاد نہ ہو) اچھا میں
بیان کرتا ہوں اگر صحیح بیان کروں تو کہہ دیجیے گا ہاں (صحیح ہے)، اور اگر میں
غلط بیانی سے کام لوں تو میری غلطی دور فرما دیجیے گا۔
آپ نے فرمایا: " ما اَشَدَّ شرطك " (یہ شرط تو بہت سخت ہے)
میں نے پھر عرض کیا: میں بیان کرتا ہوں، اگر صحیح بیان کروں تو (ہاں کہنے کے بدلے)
خاموش رہیئے گا اور اگر غلط بیان کروں تو اس کی اصلاح فرما دیجیے گا۔
آپ نے فرمایا: یہ بات میرے لیے آسان ہے۔
میں نے عرض کیا: آپ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ ہی دآبّۃ الارض ہیں۔"
(امامؑ خاموش رہے کچھ نہ فرمایا) یعنی حدیث صحیح بیان کی گئی۔

(۱۵) —— ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، اُنھوں نے عبداللہ بن احمد بن نہیک سے روایت کی، اور اُنھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے، اُنھوں نے ابان سے، اُنھوں نے عبدالرحمان بن سیابہ سے، اُنھوں نے صالح بن میثم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ صالح بن میثم کا بیان ہے کہ:

ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے۔

آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ میں اُس وقت کم سن تھا جب میرے والد کا انتقال ہوا تھا۔ (شاید مجھے صحیح طور پر یاد نہ ہو) اچھا میں بیان کرتا ہوں۔ اگر صحیح بیان کروں تو آپ خاموش رہیں اور اگر غلطی کروں تو آپ میری غلطی پر متنبہ فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ میرے لیے آسان ہے۔

میں نے عرض کیا: " فانی ازعم انّ علیًّا دآبّة الارض "

یعنی: (میرا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ دآبّة الارض ہیں)

یہ سن کر آپ خاموش رہے۔

قال: فقال ابوجعفر علیہ السلام: وأراك واللہ ستقول إنّ علیًّا راجعٌ إلینا وقرأ:

(الآیت) ": اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ " [۱]

قال، قلت: واللہ قد جعلتها فیما أرید أن أسألك عنها فنسیتها۔

فقال: ابوجعفر علیہ السلام: أفلا أخبرك بما هو أعظم من هذا؟

(الآیت) " وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا " [۲]

لا تبقی أرض إلّا نودی فیها بشهادة أن لا إله إلّا اللہ وأنّ محمّدًا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وأشار بیدہ إلی آفاق الأرض۔

(ترجمہ:)

اس کے بعد: حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اِس بات کے قائل ہو کہ حضرت علی علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں ہمارے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

ترجمۂ آیت: "بشیک وہ جس نے آپؐ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔" (قصص[۲۸]: ۸۵)

میں نے عرض کیا: واللہ، میں چاہتا تھا کہ آپؑ سے یہی بات پوچھوں۔ مگر میں بھول گیا تھا

امامؑ نے فرمایا: اچھا تو میں تمھیں اِس سے بھی بڑی بات بتادوں۔ قرآن میں ارشاد ہے:

(اشارہ آیت: " وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا "۔ (سبا[۳۴]: ۲۸)

ترجمۂ آیت: اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے کافی وشافی بناکر بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے (یا تنبیہ) کرنے والا۔"

یعنی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ بچے گا جہاں اِس کی گواہی وشہادت نہ دی جائے کہ (کلمہ کا ترجمہ): "بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور یہ کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اللہ کے رسول ہیں۔"

یہ فرماکر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے زمین کے سارے اطراف کی طرف اشارہ فرمایا:

(۱۶) —— ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اُنھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور اُنھوں نے یونس سے، اُنھوں نے ابراہیم ابن عبدالحمید سے، اُنھوں نے ابان احمر سے روایت کی اور اُنھوں نے مرفوعاً حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اِس قول:

" اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ " (قصص[۲۸]: ۸۵)

یعنی "بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔"

کے متعلق فرمایا: " ما احسب نبیکم صلّی اللہ علیہ وآلہ إلّا سیطلع علیکم اطلاعة "

" میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ پھر تم لوگوں کے سامنے ظہور فرمائیں گے۔"

(۱۷) —— ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، اُنھوں نے حسن بن علی بن مروان سے روایت کی، اُنھوں نے سعید ابن عمار سے، اُنھوں نے ابومروان سے روایت اور ابومروان نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے قولِ خدا: " اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ " (قصص[۲۸]: ۸۵)

یعنی " بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور پلٹا دے گا۔" (کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: " لا واللہ لا تنقضی الدنیا ولا تذهب حتی یجتمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی علیہ السلام بالثویۃ فیلتقیان و یبنیان بالثویۃ مسجداً له اثنا عشر الف باب ۔ یعنی موضعاً بالکوفۃ ۔"

یعنی: " خدا کی قسم جبتک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام مقامِ ثویہ (کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے) پر جمع نہ ہوں اور وہاں ایک مسجد نہ بنالیں کہ جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں اس وقت تک دنیا ختم نہ ہوگی ۔"

* ہم سے بیان کیا احمد بن ہوذہ باہلی نے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن حماد انصاری سے، اور انھوں نے ابومریم انصاری سے روایت کی اور ابومریم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب یہی دیا' اور اس آیت کی تلاوت فرمائی:

" وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ "

" اور ہم انھیں یقیناً بڑے عذاب کے علاوہ عذابِ ادنیٰ (دنیاوی عذاب) کا مزا چکھائیں گے ۔" (سورۃ ۳۲ السجدہ: ۲۱)

(۱۸) —— ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی' اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام سے اور زید شحام نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے " الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ " کے متعلق فرمایا کہ "عذاب ادنیٰ" سے مراد رجعت ہے ۔

* ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام سے اور زید شحام نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے " الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ " سے دابۃ الارض مراد لیا ہے ۔

(۱۹) —— ہم سے بیان کیا ہاشم بن (ابی) خلف نے، انھوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ ابن کہیل سے روایت کی اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابنِ عباس سے اور ابنِ عباس نے بیان کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ:

" لاقتلنّ العمالقۃ فی کتیبۃ " فقال له جبرئیل: اَوْ علیٌّ
قال: اَوْ علیٌّ بن ابی طالب علیہ السلام "

یعنی: " میں ایک دستہ فوج لیکر عمالقہ سے لازماً مقاتلہ کروں گا ۔"
جبرئیلؑ نے عرض کیا: (آپؐ) یا علیؑ ؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں میں) یا علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ۔

(۲۰) —— محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے کسی اور سے، اُس نے حسن بن موسیٰ خشاب سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے کرام سے، اور کرام نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

" لو کان الناس رجلین لکان احدهما الامام علیہ السلام، و
قال: انّ آخر من یموت الامام علیہ السلام لئلاّ یحتجّ احد علی اللہ
انّه ترکہ بغیر حجۃ (للہ) علیہ ۔"

یعنی آپ نے فرمایا: " اگر ساری دنیا کے تمام انسان ختم ہوجائیں اور صرف دو آدمی باقی رہ جائیں تو ان دونوں میں سے ایک امام علیہ السلام ہوگا' اور ان دونوں میں کبھی جو امام علیہ السلام ہوگا وہ بعد میں مرے گا، تاکہ کوئی شخص اللہ کے سامنے یہ حجت پیش نہ کرسکے کہ اللہ نے اس (ایک آدمی) کو بھی بغیر اپنی حجت کے چھوڑ دیا ۔"

(مراد) (سب سے آخر میں حضرت امام حسین علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ یہ گذشتہ احادیث میں گذر چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی حضرت امام مہدی علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ دیں گے ۔ اور امام مفترض الطاعت کا ہوگا لازم و ضروری ہے ۔)

(۲۱) محمدؐ بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن احمد بن موسیٰ دقاق سے، انھوں نے محمدؐ بن ابی عبداللہ کوفی سے، انھوں نے موسیٰ بن عمران نخعی سے، اُنھوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے، انھوں نے علی بن ابوحمزہ سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اور اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسول اللہ! میں نے آپ کے پدر بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم علیہ السّلام کے بعد بارہ امام ہوں گے؟

فقالؑ: قد قال "اثنا عشر مهديًا" ولم يقل "اثنا عشر امامًا" ولكنّهم قوم من شيعتنا يدعون النّاس الى موالاتنا ومعرفة حقّنا."

آپ نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے ارشاد فرمایا ہے کہ بارہ مہدی ہوں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بارہ امام ہوں گے۔ لیکن وہ (مہدی) ایسے ہوں گے جو لوگوں کو ہم اہلِ بیت کی موالات اور ہمارے حق کے پہچاننے کی دعوت دیں گے۔"

(نوٹ) اعلم هداك الله بهداه انّ علم آل محمّدؐ ليس فيه اختلاف بل بعضه يصدّق بعضًا وقد روينا احاديث عنهم صلوات الله عليهم جمّة فى رجعة الائمّة الاثنى عشر فكانّهٗ عليه السّلام عرف من السائل الضعف عن احتمال هذا العلم الخاصّ الّذى خصّ الله سبحانه من شاء من خاصّته وتكرّم به على من اراد من بريّته كما قال سبحانه وتعالىٰ " ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ " (سورة الجمعة ۴)

فاوّله بتأويل حسن بحيث لا يصعب عليه فينكر قلبه فيكفر.

فقد روى فى الحديث عنهم عليهم السّلام ما كلّ ما يعلم يقال ولا كلّ ما يقال حان وقته ولا كلّ ما حان وقته حضر اهله وروى ايضًا: لا تقولوا الجبت والطّاغوت و

تقولوا الرّجعة ، فان قالوا: قد كنتم تقولون؟ قولوا الآن لا نقول وهٰذا من باب التقيّة التى تعبّد الله بها عباده فى زمن الاوصياء۔

ترجمہ: "واضح ہو کہ آل محمدؐ کے علم میں باہمی کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے یہاں ائمۂ اثناعشر علیہم السّلام کی رجعت کے متعلق کثرت سے احادیث موجود ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے سائل کے ضعف (ایمان) کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ہمارے مخصوص علوم کی تاب نہ لاسکے گا جس کو اللہ سبحانہٗ نے مخصوص فرمایا جس کو چاہا اور اپنی مخلوق میں جس کو چاہا اس علم سے مکرم فرمایا جیسا کہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

الآیت: " ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ " (سورۂ جمعہ: ۴)

ترجمۂ آیت: "یہ اللہ کا فضل وکرم ہے اِس کو جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تو بڑا ہی فضل وکرم کرنے والا ہے۔"

تو آپؑ نے اس کی ایک ایسی عمدہ تاویل فرمائی جسے وہ برداشت کرے اور وہ قلب سے انکار کرکے کفر نہ کرے۔

چنانچہ ائمہ علیہم السّلام کی احادیث میں ہے کہ تمام بات جس کا علم ہے وہ کہی نہیں جاتی اور وہ تمام بات جو کہی گئی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے اور اب بھی نہیں ہے کہ جس کا وقت آگیا ہے اس کے اہل بھی موجود ہوں اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السّلام نے فرمایا کہ "جبت و طاغوت کا نام نہ لو بلکہ صرف رجعت کہو اور اگر لوگ یہ کہیں کہ پہلے تو تم لوگ یہ کہتے تھے؟ تو تم اُن کو جواب دو کہ "اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں"۔ تو آپ نے یہ تقیہ کے پیشِ نظر کہا جس کا اللہ تعالیٰ نے اوصیاء کے زمانے میں حکم دیا ہے۔

(۲۲) کتاب "بشارت" مؤلفہ سید رضی الدّین علی بن طاؤس میں مرقوم ہے کہ: میں نے ایک کتاب میں دیکھا جو جعفر بن محمدؐ بن مالک کوفی کی تالیف ہے

اس میں اپنے اسناد کے ساتھ حمران سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

" عمر الدّنیا مائة اَلف سنة لسائر الناس عشرون اَلف سنة وثمانون اَلف سنة لِآلِ محمّد علیه وعلیهم السّلام

یعنی " دنیا کی عمر ایک لاکھ سال کی ہے جس میں بیس ہزار سال تمام لوگوں کے لیے ہے اور اَسّی ہزار سال آلِ محمدؐ علیہ وعلیہم السّلام کے لیے ہیں۔"

سیّد رضی الدّین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے طہر بن عبداللہ کی کتاب میں یہ روایت اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھی ہے۔

(نوٹ) یہ تمام روایات کتاب حسن بن سلیمان سے ماخوذ ہیں اور وہ روایات جو محمّد بن عبّاس سے ان کے اسناد سے مروی ہیں وہ کتاب کنز الفوائد میں مذکور ہیں۔

(۱۳۹) رجعت کی مخصوص آیت

حسن بن محبوب کی کتاب " المشیخہ " میں استادِ متّصل کے ساتھ محمّد بن سالم سے اور انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا : " رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ." (سورۂ مومن: ۱۱)

ترجمہ " اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا پس ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے ؟ "

قال ؑ " هو خاصٌّ لأقوام فی الرّجعة بعد الموت ویجری فی القیامه فبعدًا للقوم الظالمین "

آپؑ نے فرمایا: یہ آیت مخصوص ہے اُن اقوام کے لیے جو موت کے بعد دوبارہ رجعت کریں گے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اللہ اس ظالم قوم کو دور رکھے۔" (منتخب البصائر)

(۱۴۰) رجعتِ امام حسین علیہ السّلام

حسین بن محمّد نے معلّی سے، انھوں نے ابوالمفضّل سے، انھوں نے ابنِ صدقہ سے، انھوں نے مفضّل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے

روایت نقل کی ہے کہ امام ؑ نے ارشاد فرمایا:

قال ؑ " کأنّی بسریرٍ من نور قد وضع وقد ضربت علیه قبّة من یاقوتة حمراء مکلّلة بالجوهر وکأنّی بالحسین علیه السّلام جالسًا علی ذلك السّریر، وحوله تسعون اَلف قبّة خضراء۔ وکأنّی بالمؤمنین یزورونه ویسلّمون علیه۔ فیقول الله عزّ وجلّ لهم: أولیائی سلونی ! فطالما اُوذیتم واضطهدتم فهذا یوم لا تسألونی حاجة من حوائج الدّنیا والآخرة إلّا قضیتها لکم، فیکون اکلهم وشربهم من الجنّة، فهذه والله الکرامة۔

بیان : " سؤال حوائج الدّنیا یدلّ علی انّ هذا فی الرجعة إذ هی لا تسأل فی الآخرة۔" (کامل الزیارة)

(ترجمہ)

امامؑ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نور کا تخت رکھا گیا ہے اور اُس پر یاقوتِ سرخ کا ایک قبّہ نصب ہے جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ اُس تخت پر حضرت امام حسین علیہ السّلام تشریف فرما ہیں، اور آپ کے گرد ساٹھ ہزار سبز رنگ کے قبّے نصب ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ مومنین آکر آپؑ کی زیارت سے مشرّف ہو رہے ہیں اور آپ کو سلام کر رہے ہیں۔

پس اللہ عزّ وجلّ اُن سے ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے دوستو ! تمہیں جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو واقعًا تم لوگوں نے ایک عرصۂ دراز تک بڑی اذیتیں برداشت کیں اور بہت ظلم سہے مشقّتیں برداشت کیں، آج تم دنیا و آخرت میں سے حاجت طلب کرو میں تمہیں عطا کروں۔

پھر ان لوگوں کے کھانے پینے کا سارا انتظام جنّت سے ہوگا۔ خدا کی قسم، یہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوگا۔

(نوٹ) : اس حدیث میں حوائجِ دنیا کی لفظ بتاتی ہے کہ یہ رجعت کے متعلق ہے اس لیے کہ آخرت میں تو طلبِ حاجت کا سوال ہی کیا ہے۔ (کامل الزیارت)

(۱۴۱) حمیری نے جو عریضہ امام قائم علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اس میں ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو حق کا قائل ہے متعہ کو حلال جانتا ہے اور رجعت پر یقین رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ

(۱۴۲) رجعت پر گواہی

ناحیہ مقدسہ سے جو توقیع محمد حمیری کے پاس آئی جس کا ذکر آئندہ تفصیل سے آئے گا۔ اس میں یہ بھی ہے :

" اشهد انك حجة الله انتم الاوّل والآخر وانّ رجعتكم حقّ لا ريب فيها يوم :

(آیت) " لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۔ " (انعام ۶ : ۱۵۸)

ترجمۂ روایت : " میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجتِ خدا ہیں، آپ حضرات اوّل ہیں اور آپ حضرات ہی آخر ہیں۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اُس دن

ترجمۂ آیت " اُس شخص کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اُس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ "

(۱۴۳) رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ

کتاب " علل الشرائع " کے ایک قدیم نسخے میں ہے کہ :

قال : اخبر الله تعالى نبيّه صلّى الله عليه وآله في كتابه ما يصيب اهل بيته بعده : من القتل و الغصب والبلاء ثمّ يردّهم الى الدّنيا ويقتلون اعداءهم ويملّكهم الارض وهو قوله تعالى :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ " (سورہ ۲۱ انبیاء : ۱۰۵)

وقوله : " وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ ۲۴ النور : ۵۵)

ترجمۂ روایت " اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خبر دی ہے کہ اُن کے بعد اُن کے اہلِ بیت پر کیا کیا مصائب وارد ہوں گے۔ یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے۔ مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

آیت : " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۔ " (سورہ ۲۱ انبیاء : ۱۰۵)

ترجمۂ آیت : اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔ "

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے :

(آیت) " وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ " (سورہ ۲۴ النور : ۵۵)

ترجمۂ آیت : " اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے، کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو مستحکم بنائے گا۔ ۔ ۔

(۱۴۴) قرآن میں رجعت کا ذکر عذاب کے ساتھ

سعد بن عبداللہ کے رسالہ " فی انواع آیات القرآن " میں بروایت ابنِ قولویہ مرقوم ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ : قولِ خدا

الآیت " وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ " (سورہ ۵۲ الطور آیت ۴۷)

ترجمہ : " اور بیشک جنہوں نے ظلم کیا اُن لوگوں کیلئے اس کے سوا بھی عذاب ہوگا لیکن اُن کی اکثریت نہیں جانتی " درحقیقت جبرئیل اس کو اس طرح لیکر نازل ہوئے تھے " وانّ للظالمين آل محمّد حقهم عذاباً دون ذلك ولكن اكثر الناس لا يعلمون " یعنی زمانہ[1]

[1] رجعت کے عذاب کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۱۴۵) دآبۃ الارض سے مراد

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قولِ خدا :

آیت " وَاَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ " (النمل آیت ۲۷، ۸۲)

ترجمہ " ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دآبہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا۔"

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔" (مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۶)

ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: "میں دآبۃ الارض ہوں۔"

(مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۷) رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا: " اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ "

(وہ تو مُردے ہیں بغیر زندگی کے) (نحل ۱۶ : ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور : " وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ٥ " (نحل ۱۶ : ۲۱)

(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اُٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنّهم لا يومنون واَنّهم يشركون : (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)

آیت: اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

(تمہارا معبود، معبودِ واحد ہے)

مراد: یعنی : فانّه كما قال الله : تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

آیت: اور " فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ : لا يومنون بالرّجعة اَنّها حقّ

یعنی : وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

★ ابوحمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۱۴۸) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا کی تفسیر

عبدالرحمان بن محمد علوی نے معنعناً ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے قولِ خدا: " وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا " (سورۃ الشمس ۹۱ : ۲)

(قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)

کے متعلق فرمایا: " الائمّة منّا اهل البيت يملكون الارض فی آخر الزّمان فيملؤنها عدلاً وقسطاً "

اس سے مراد: "ہم اہل بیت کے ائمہ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔"

(۱۴۹) منکرینِ رجعت کیلئے قرآنی آیات سے رد

تفسیر نعمانی میں اُن روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے وارد ہوتی ہیں کہ: اُن لوگوں کی رد جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ قول ہیں :

آیت " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ " (سورہ نمل ۲۷ : ۸۳)

"اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا پس اُنھیں صف آرا کیا جائے گا۔

یعنی : اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی دوسری آیت ہے :

اور قولِ خدا " وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ٥ " (سورۃ الکہف ۱۸ : ۴۷)

ترجمہ (اور ہم اُن سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)

یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

منکرینِ رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت :

(آیت) " وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ٥ " (الانبیاء ۲۱ آیت ۹۵)

(اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ زمانۂ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔)

لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اور ان لوگوں کی رد کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (سورۂ آل عمران آیت ۸۱)

" وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ "

ترجمہ: " اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمھیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمھارے پاس ہے اُس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو تمھیں ضرور اُس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔"

ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدۂ نصرت زمانۂ رجعت ہی میں پورا ہوگا۔

نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے ائمہؑ سے نصرت اور دشمنوں سے انتقام کا وعدہ کیا: " وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ ... " (سورۃ النور ۵۵)

ترجمہ: " اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالانے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً اُن کے لیے مستحکم کریگا تاکہ اُن کے خوف کو امن سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔"

وھذا لا یکون الا فی الرجعۃ۔

(اور یہ وعدہ بھی اُسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ یعنی رجعت میں۔

علاوہ بریں یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:

(آیت) " وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ" (سورۂ قصص: ۵)

ترجمہ: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انھیں امام بنا دیں اور وارث قرار دیں۔"

اور یہ آیت بھی رجعت کیلئے ہے:

(آیت): " اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ " (قصص ۲۸: ۸۵)

ترجمہ: " بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔ وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد) کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔"

ای رجعۃ الدنیا : یعنی اس دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے۔

ایک مثال اور ہے قول خدا ہے:

(آیت) " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ " (سورۃ البقرۃ: ۲۴۳)

ترجمہ: کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا: مرجاؤ (وہ مرگئے) پھر (اللہ نے) اُن کو زندہ کردیا۔"

ایک اور قول خدا رجعت کے لیے:

(آیت) " وَ اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ"

ترجمہ: " اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔۔۔" (سورۃ الاعراف: ۱۵۵)

(فردھم اللہ تعالیٰ بعد الموت الی الدنیا وشربوا و انکحوا ومثلہ خبر العزیر۔)

(پس اللہ تعالیٰ نے انھیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کرکے) دنیا میں بھیجا اور وہ دنیا میں رہے۔ انھوں نے کھایا پیا اور نکاح وغیرہ کیے۔)

اسی طرح حضرت عزیرؑ کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔

(۱۵۰) امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میں صاحب عصا و میسم ہوں

عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے، انھوں نے بعض سے مرفوعاً اور اُس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال امیرالمومنینؑ: انی لصاحب العصا والمیسم۔ الخبر

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: میں صاحب عصا و میسم[۱] ہوں۔ (بصائر الدرجات)

[۱] میسم کے معنی ناک پر نشان لگانے والا۔ رجعت میں آپؑ کفار کی ناک پر نشان

(۱۵۱)

احمد بن محمد و عبداللہ بن عامر نے ابن سنان سے، انھوں نے مفضل سے مفضل نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

" اَنَا صاحب العصا و المیسم "

میں صاحبِ عصا اور صاحبِ میسم ہوں۔ (یعنی ناک پر نشان ڈالنے والا ہوں)

(بصائرالدرجات)

(۱۵۲) میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں

ابوالفضل علوی نے سعد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن حکم ابن ظہیر سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے شریک بن عبداللہ سے، انھوں نے عبدالاعلیٰ سے انھوں نے ابی وقاص سے، انھوں نے سلمان فارسی سے، اور سلمان فارسی نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ؑ: " اَنَا صاحب المیسم و اَنَا الفاروق الاکبر و اَنَا صاحب الکرّات و دولة الدُّول "۔

آپ نے فرمایا: " میں صاحبِ میسم ہوں اور میں فاروقِ اکبر ہوں اور میں صاحبِ کرّات (یعنی بار بار رجعت کرنے والا ہوں) اور دولت الدُّول (حاکموں کا بادشاہ) ہوں

(بصائرالدرجات)

(۱۵۳) میری ذرّیت کے ذریعہ نصرتِ مومنین

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے قول: " علیٰ یدی تقوم الساعة ".

کی شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:

یعنی: " الرجعة قبل القیامة، ینصر اللہ بی و بذرّیتی المومنین "

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذرّیت کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

(۱۵۴) " اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ " کی تفسیر

جعفر بن احمد نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بطائنی سے، بطائنی نے

اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قولِ خدا " اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا " (طارق ۸۶: ۱۵)

" تحقیق وہ ایک چال چلتے ہیں۔ "

قال ؑ: کادوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وکادوا علیًّا علیہ السلام وکادوا فاطمة علیہا السلام۔ فقال اللہ یا محمدؐ! " اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ " (آیت:) یا محمدؐ! " اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا "

لو قد بعث القائم علیہ السلام فینتقم لی من الجبارین و الطواغیت من قریش و بنی اُمیّة و سائر الناس۔ "

آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کید و مکر کیا، حضرت علی علیہ السلام سے کید و مکر کیا اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے کید و مکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمۂ آیت: ان لوگوں نے کید و مکر کیا اور بڑے سے بڑا کید و مکر کیا مگر تم ان کافروں کو چھوڑ دو۔ (اے محمدؐ!) تم انھیں تھوڑی مہلت اور دیدو۔"

اور جب امام قائم ؑ آئیں گے تو وہ میری طرف سے بنی اُمیّہ، قریش اور دوسرے لوگوں کے جابروں اور طاغوتوں سے انتقام لیں گے۔ "

(تفسیر فرات)

(۱۵۵) فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ کی تفسیر

محمد بن عباس نے علی بن محمد سے، انھوں نے ابی جمیلہ سے، انھوں نے حلبی سے اور ایسے ہی رواۃ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے فضل بن عباس سے، انھوں نے ابوعبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا: " فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا "[1]

یعنی " پس اُن کے گناہ کے سبب اُن کا رب ان پر غضبناک ہوا اور انھیں پیوندِ خاک کر دیا۔"

آپؑ نے فرمایا: یہ رجعت کے وقت ہوگا۔ " وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا " (اور اُسے اپنے انجام کا کوئی خوف نہیں۔)

قال ؑ: لا یخاف من مثلها اذا رجع۔ " یعنی رجعت سے بےخوف ہے "۔

(کنز جامع الفوائد)

[1] سورہ ۹۱ الشمس آیت ۱۴-۱۵

(۱۵۶) کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کی تفسیر

تفسیر اہل بیت علیہم السّلام میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے محمدؐ بن علی سے، اُنھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، اُنھوں نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے آیت:

" کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ " (التکاثر ۳، ۴)

(آگاہ ہو جاؤ کہ تم جلد ہی جان لوگے۔ پھر آگاہ ہو جاؤ کہ تم بہت جلد جان لوگے)

اس آیت کے متعلق امامؑ نے فرمایا:

" مَرَّۃ فی الکرّۃ و مَرَّۃ اُخریٰ یَومَ القیامۃ "

(ایک مرتبہ تو زمانۂ رجعت میں جان لیں گے اور دوسری مرتبہ قیامت کے دن)۔

(کنز جامع الفوائد)

(۱۵۷) وعدے کے دن سے مراد رجعت ہے

مرفوعاً محمدؐ بن خالد سے روایت ہے کہ اُنھوں نے ابن سماعہ سے، اُنھوں نے عبداللہ قاسم سے، اُنھوں نے محمدؐ بن یحییٰ سے، اُنھوں نے میسّر سے اور میسّر نے حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا

(آیت) " خَاشِعَۃً اَبْصَارُھُمْ تَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ " (سورۃ المعارج : ۴۴)

ترجمہ: " اُن کی آنکھیں (شرم سے) جھکی ہوں گی۔ اور ذلّت اُن پر چھائی ہوگی، وہی وہ دن ہوگا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا"

قال ؑ: یوم اخروج القائم علیہ السّلام :

یعنی: وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ظہور وخروج امام قائم علیہ السّلام کا دن ہوگا۔

(کنز جامع الفوائد)

(۱۵۸) رجعت کا مُکذِّب

احمدؐ بن علی بن کلثوم کا بیان ہے کہ اُحکم بن بشّار کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذّبین میں شمار کرتے تھے۔

(رجال کشی)

(۱۵۹) اِس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے

احمد بن علی قمی نے ادریس بن ایّوب سے، اُنھوں نے حسین ابن سعید سے، اُنھوں نے ابنِ محبوب سے، اُنھوں نے عبدالعزیز عبدی، اُنھوں نے زرارہ سے، اُنھوں نے حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید آیت:

" اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ " (سورہ قصص ۲۸: ۸۵

بیشک وہ جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ تم کو معاد کی طرف پلٹا دیگا "

اِس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے۔

(رجال کشی)

(۱۶۰) جابر سدا اِس آیت کی تلاوت کرتا ہے

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے ہشّام بن سالم سے، اُنھوں نے محمدؐ بن مسلم اور زرارہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابوجعفر امام محمدؐ باقر ؑ سے ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو ہم جابر سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ہمیں جابر سے کیا مطلب؟

آپ نے فرمایا: بلغ من ایمان جابر اَنّہ کان یقرأ ھٰذہ الآیۃ

" اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ " (قصص ۲۸: ۸۵)

یعنی: جابر کا ایمان اس بلندی پر جا پہنچا ہے کہ وہ اس آیت: اِنَّ الّذی ... معاد کی سدا تلاوت کرتا رہتا ہے۔

* ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے محمدؐ بن اسماعیل سے، اُنھوں نے ابنِ اُذینہ سے اور ابن اُذینہ نے زرارہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(رجال کشی)

(۱۶۱) مومن کی سند رجعت پر ایمان ہے

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب " صفات الشیعہ " میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برقی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال ؑ: " مَن اَقرّ بسبعۃ اَشیاء فھو مؤمن وذکر منھا الایمان بالرجعۃ "

آپ نے فرمایا: " جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مومن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔ "

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابنِ عبدوس نے ابن قُتیبہ سے، اُنھوں نے فضل بن شاذان سے اور اُنھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال الرّضاؑ: مَن اَقرّ بتوحید الله ـ وساق الکلام الی اَن قالؑ: واَقرّ بالرّجعة والمتعتین وآمن بالمعراج والمساءلة فی القبر والحوض والشفاعة وخلق الجنّة والنّار والصراط والمیزان، والبعث والنشور والجزاء والحساب فهو مؤمن حقًّا وهو من شیعتنا اهل البیت "

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "جو شخص توحیدِ الٰہی کا اقرار کرے" اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: "اور رجعت و متعتین کا اقرار کرے نیز معراج وسوالِ قبر و حوض، وشفاعت و خلقتِ جنّت و دوزخ و صراط و میزان و بعث و نشور، وجزا، اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مومن ہے اور وہ ہم اہلِ بیت کے شیعوں میں سے ہے۔"

" تذییل :- (نوٹ)

اعلم یا اخی انّی لا اَظنّك ترتاب بعد ما مهدت واوضحت لك فی القول بالرجعة الّتی اجمعت الشیعة علیها فی جمیع الاعصار واشتهرت بینهم کالشمس فی رابعة النّهار حتّی نظموها فی اشعارهم واحتجّوا بها علی المخالفین فی جمیع امصارهم وشنع المخالفون علیهم فی ذلك واثبتوه فی کتبهم واَسفارهم۔

منهم الرّازیؒ والنّیسابوریؒ وغیرهما وقد مرّ کلام ابن ابی الحدید حیث اَوضح مذهب الامامیّة فی ذلك ولولا مخافة التطویل من غیر طائل لَاَوردت کثیراً من کلماتهم فی ذلك۔

وکیف یشكّ مؤمن بحقیّة الائمّة الاطهار علیهم السّلام فیما تواتر عنهم فی قریب من مائتی حدیث صریح، رواها نیّف واربعون من الثّقات العظام والعلماء الاعلام، فی اَزید من خمسین من مؤلّفاتهم کثقة الاسلام:۔

ترجمہ: ہم نے رجعت کے متعلق جو تمہیدیں اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال ہے

کہ اس کو دیکھتے ہوئے برادرانِ اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہر دور میں شیعوں کا اجماع رہا اور اُن کا یہ اعتقاد اُن کے درمیان آفتاب کی طرح روشن ومشتہر رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار وامصار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعنہ زن ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے اور طعنہ زن ہونے والوں میں فخر الدین رازی اور نیشاپوری جیسے لوگ ہیں اور ان دونوں کے علاوہ بھی مثلاً ابن ابی الحدید معتزلی ہیں جنھوں نے اپنی کتاب میں مذہب امامیہ کی وضاحت کی ہے۔ اگر تطویل کا خوف نہ ہوتا تو میں ان میں سے اکثر کے اقوال پیش کرتا۔

رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے

وہ مومن جو ائمۂ اطہار کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمۂ طاہرین علیہم السّلام کی تقریباً دو سو صریحی احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماءِ اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تحریر کیا ہے۔

وہ علماء وثقاتِ شیعہ جنھوں نے رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

۱۔ ثقۃ الاسلام محمد یعقوب کلینیؒ
۲۔ شیخ صدوق محمد ابن بابویہ رح
۳۔ شیخ ابو جعفر طوسی رح
۴۔ سید مرتضیٰ عَلَم الھدیٰ
۵۔ نجاشی
۶۔ کشی
۷۔ عیاشی
۸۔ علی بن ابراہیم قمیؒ
۹۔ سلیم ہلالی
۱۰۔ شیخ مفید علیہ الرحمہ
۱۱۔ کراجکی
۱۲۔ نعمانی
۱۳۔ صفّار
۱۴۔ سعد بن عبداللہ
۱۵۔ ابنِ قولویہ
۱۶۔ علی بن عبدالحمید
۱۷۔ اور ان کے صاحبزادے صاحب کتاب "زوائد الفوائد"
۱۸۔ محمد بن علی بن ابراہیم

۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلفِ کتاب "التنزیل والتحریف"

۲۱۔ ابوالفضل طبرسی	۳۲۔ فضل بن شاذان
۲۲۔ ابراہیم بن محمدؐ ثقفی	۳۳۔ شیخ شہید محمدؐ مکیؒ
۲۳۔ محمدؐ بن عباس بن مروان	۳۴۔ حسین بن حمدان
۲۴۔ برقی	۳۵۔ حسن بن محمدؐ بن جمہور العمیؒ مؤلف کتاب الواحدہ
۲۵۔ ابنِ شہر آشوب	۳۶۔ حسن ابنِ محبوب
۲۶۔ حسن بن سلیمان	۳۷۔ جعفر بن محمدؐ بن مالک کوفی
۲۷۔ قطب راوندی	۳۸۔ طہر بن عبداللہ
۲۸۔ علامہ حلّی علیہ الرحمہ	۳۹۔ شاذان بن جبریل
۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبدالکریم عاملی	۴۰۔ صاحبِ کتاب "الفضائل"
۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید	۴۱۔ صاحبِ کتاب "العتیق"
۳۱۔ حسن بن علی ابنِ حمزہ	۴۲۔ صاحبِ کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہوسکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کرسکا۔

اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہوسکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی اَبًا عن جدٍ (آباء واجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت ائمہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔ اور مختلف حیلوں سے ملتِ حقّہ کی تخریب میں اور مستضعفین مومنین کو بہکانے میں کوشاں ہے۔

(آیت) یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (سورہ الصف آیت ۸)

ترجمہ: "لوگ تو چاہتے ہیں کہ نورِ خدا کو پھونکوں سے بجھادیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کرکے رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔"

وہ علماء جنھوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں

اب ہم تشدید وتاکیدِ مدعا کے لیے اُن علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنھوں نے

رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں:

۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جرجانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا ہے کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔

۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو اُن لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔

۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں اور نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثباتِ رجعت پر ایک کتاب ہے۔

۴۔ شیخ صدوق محمدؐ بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنھوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔

۵۔ محمدؐ بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔

۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۷۔ شیخ محمدؐ بن حسن حر عاملی نے مبحثِ رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے۔ جس کا نام:

"الایقاظ من الہجعۃ بالبرہان علی الرجعۃ"

اس کے علاوہ دیگر اُن تمام علماء جنھوں نے غیبت امامؑ قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس مبحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوتِ غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جیّد علماء و اکابر محدّثین نے رجعت کیلئے احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالتِ قدر میں کسی قسم کا کوئی شک و ریب نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب "خلاصۃ الرجال" کے اندر میسر بن عبدالعزیز کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ عقیقی کا بیان ہے کہ آلِ محمدؐ نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ وہ ہیں جو مبحثِ رجعت پر مناظرہ ومجادلہ کیا کرتے تھے۔

تفسیر "مجمع البیان" میں شیخ امین الدین طبرسی علیہ الرحمہ قولِ خدا:

"وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ"[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی: جب عذاب اور وعید ان پر لازم ہوگیا۔ اور اس کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں: "جب وہ ایسے ہوگئے کہ نہ اُن میں سے کوئی فلاح پاسکتا ہے اور نہ ان کے ذریعہ کسی کو فلاح مل سکتی۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

[1] سورۃ النمل آیت ۸۲

"جب قربِ ساعت اُن پر عذاب نازل ہوگا تو " اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ[1]
(ہم اُن کے لیے دآبّۃ الارض نکالیں گے) اور یہ صفا و مروہ کے درمیان سے برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے اُس وقت تکلیف اُٹھ جائے گی، توبہ کا وقت ختم ہوجائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

* وقیل: لا یبقیٰ مؤمن الّا مسحتہ ولا یبقیٰ منافق الّا خطمتہ تخرج لیلۃ جمع والناس یسیرون الی منیٰ۔ (عن ابن عمر)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق ایسا نہ بچے گا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شبِ جمعہ میں برآمد ہوگا جبکہ لوگ منیٰ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (یہ ابن عمر کی روایت ہے)

* و روی محمد بن کعب القرظی ۔۔۔۔ قال: سئل علی صلوات الرحمٰن علیہ عن الدآبۃ فقال: اما واللہ ما لہا ذنب وان لہا للحیۃ وفی ھذا اشارۃ الی انہا من الانس"

اور محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلوات الرحمٰن علیہ سے دآبّۃ الارض کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس (دآبّہ) کے دُم نہیں ہوگی بلکہ داڑھی ہوگی" اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

* و روی ابن عباس: انھا دآبۃ من دواب الارض لہا زغب وریش ولہا اربع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔ اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

* اور حذیفہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا " دآبّۃ الارض ستّر ہاتھ طویل ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا کہ اس کو کوئی پکڑ نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مُہر لگائے گا تو اُس پر نقش ہوجائے گا کہ "یہ مومن" ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مُہر لگائے گا تو اُس پر نقش ہوجائے گا کہ "یہ کافر" ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر) لوگ پکاریں

[1] (سورۃ ۲۷ النمل آیت ۸۲)

گے " اے مومن " اور " اے کافر "۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

" دآبّۃ الارض تین مرتبہ خروج کریگا۔ پہلی مرتبہ وہ اقصائے مدینہ (مدینہ کے کنارے) سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرا میں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی خبر قریہ یعنی مکّہ میں نہیں پہونچے گی، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکّہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت اس کی خبر سارے صحرا میں اور مکّہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجدِ اعظم (مسجدِ حرام) میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ نہیں کرے گا، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب بھی آئے گا تو دائیں جانب باہر سے حجرِ اسود اور بابِ بنی مخزوم کے درمیان، اسے دیکھ کر لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان سے گذرے گا اور اُس کا چہرہ کوکبِ دُرّی کے مانند چمکتا ہوگا، پھر وہ زمین کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پا سکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے گا اور کہے گا: اے فلاں! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز ہوجائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ اے مومن! یا اے کافر!"

* اور وہب کا بیان ہے کہ دآبّۃ الارض کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طائر کے مانند ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تُكَلِّمُهُمْ" یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا، وہ ان لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ یہ سب لوگ جہنّم میں جانے والے ہیں:

نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے کہے گا:

آیت: " اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ " (سورۃ النمل آیت ۸۲)

یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)

★ "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۔" (نمل: ۸۳)

ترجمہ: اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتا تھا۔ تو اُن کو صف بستہ کیا جائے گا۔"

ای یدفعون، وقیل یحبس اولہم علیٰ اٰخرہم

جن لوگوں کا مذہب امامیہ ہے وہ اس آیت سے رجعت کے حق ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "مِمَّنْ" میں مِنْ تبعیض کے لیے ہے۔ لیعنی: ایک دن ہم ہر قوم میں سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرنے والے ہیں اُن میں سے "بعض" کو محشور کریں گے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ وہ دن قیامت کے دن کے علاوہ ہے جس میں بعض محشور ہوں گے جبکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ سب کو محشور کرے گا جیساکہ ارشاد فرمایا:

"وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا" (کہف: ۴۷)

اور جس دن ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے اور اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔"

اور ائمہ اہلِ بیت علیہم السّلام کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ ظہورِ امام قائم علیہ السّلام کے وقت اللہ تعالیٰ آلِ محمدؐ کے دوستداروں اور شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مر چکے ہیں، اُن کو پھر دنیا میں واپس کرے گا تاکہ وہ امام قائمؑ کی مدد و نصرت کرنے کا ثواب حاصل کریں، اور آپ کی حکومت کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دنیا میں دوبارہ بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جاسکے اور وہ عذاب جس کے وہ مستحق ہیں اس میں مبتلا ہوں۔ آپ کے شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ امام قائمؑ کے کلمے کو بلند دیکھ کر ذلّت اور مایوسی میں مبتلا ہوں۔

یہ بات بعید از عقل بھی نہیں ہے، اِس لیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور فی نفسہٖ یہ امر محال بھی نہیں ہے کیونکہ گذشتہ اُمتوں میں اللہ تعالیٰ ایسا کر چکا ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسے حضرت عزیرؑ کا قصّہ وغیرہ جس کو ہم اپنے موقع پر بیان کر چکے ہیں۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث صحیح میں ہے

قولہؐ: "سیکون فی امتی کلّ ما کان فی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل و القذّة بالقذّة حتّی لو انّ احدھم دخل حجر ضبّ لدخلتموہ"

یعنی: آپؐ نے فرمایا: عنقریب میری اُمّت میں بھی ہو بہو وہی کچھ ہونے والا ہے جو کہ بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے۔ لیعنی اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوا ہے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے۔"

علاوہ بریں ایک بات دیکھنے کی ہے کہ "دآبّۃ" کے متعلّق مخالفین کے اقوال کیا ہیں تو اُن کے وہاں کی احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دآبّہ صاحبِ عصا اور صاحبِ میسم ہوگا جس کی روایت ان لوگوں نے اپنی اکثر کتابوں میں کی ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ حضرت علیؑ اس کے متعلّق کیا فرماتے ہیں۔ آپؑ نے اکثر مواقع پر فرمایا ہے کہ میں صاحبِ عصا اور صاحبِ میسم ہوں۔

زمخشری اور حدیثِ دآبّۃ

چنانچہ علّامہ زمخشری اپنی تفسیر "کشاف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"انّہا تخرج من الصفا و معہا عصا موسیٰ و خاتم سلیمان فتضرب المؤمن فی مسجدہ او فیما بین عینیہ بعصا موسیٰ فتنکت نکتۃ بیضاء فتفشو تلک النکتۃ فی وجہہ حتّی یضیٔ لہا وجہہ کانّہ کوکب دُرّیٌّ و تکتب بین عینیہ مؤمن، و تنکت الکافر بالخاتم فی انفہ فتفشو النکتۃ حتّی یسودّ لہا وجہہ و تکتب بین عینیہ کافر"

ترجمہ: "وہ (دآبّہ) کوہِ صفا سے خروج کرے گا اور اس کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ اور وہ مومن کی پیشانی یا دونوں آنکھوں کے درمیان حضرت موسیٰ کے عصا سے نشان لگائے گا تو اس کی پیشانی پر ایک سفید نشان ظاہر ہوگا جیسے چمکتا ہوا ستارہ اور اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اسی طرح کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے تو ایک سیاہ نشان اُبھرے گا جو اس کے پورے چہرے کو سیاہ کر دے گا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ کافر ہے۔"

ثمّ قال: وقرئ "تکلمہم" من الکلم وھو الجرح والمراد بہ الوسم بالعصا والخاتم ویجوز ان یستدل بالتخفیف علیٰ انّ المراد بالتکلیم التجریح انتھی۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلمہم کو کلم سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جراحت اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگائے گا مگر اس سے بھی مراد عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

شیخ صدوقؒ اور رجعت پر قرآن سے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورۂ بقرہ: ۲۴۳)

(آیت) "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۚ"۔

ترجمہ: "کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا کہ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے خوف سے اپنے گھروں سے نکلے، پس اللہ تعالیٰ نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر اللہ نے اُن کو زندہ کر دیا۔"

یہ لوگ ستّر ہزار خاندان پر مشتمل تھے۔ اُن کی آبادی میں ہر سال طاعون کی وبا آیا کرتی تھی۔ چنانچہ دولتمند لوگ تو گھر چھوڑ کر نکل جاتے تھے اور غریب و فقراء وہیں رہ جاتے تھے۔ جو لوگ وہاں نکل جاتے، اُن پر طاعون کا اثر کم ہوتا، لیکن جو فقراء وغیرہ رہ جاتے اُن پر طاعون کا اثر زیادہ ہوتا تھا، تو فقراء یہ کہتے کہ کاش ہم میں بھی استطاعت ہوتی اور یہاں سے نکل جاتے تو طاعون کی وباء سے اتنا متاثر نہ ہوتے اور جو لوگ نکل جایا کرتے وہ کہتے کہ اگر ہم لوگ بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی طاعون سے اتنا ہی نقصان پہنچتا جتنا ان لوگوں کو پہنچا ہے۔

چنانچہ (اس مرتبہ بھی) سب نے ملکر یہ طے کیا کہ اب طاعون کے موقع پر ہم سب آبادی کو چھوڑ کر نکلیں گے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو سب کے سب نکلے اور بحری ساحل پر جاکر اُترے اور ابھی اُن لوگوں نے اپنا سامان سواریوں سے اُتار کر رکھا ہی تھا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ سب کے سب مر جاؤ۔ چنانچہ وہ سب مر گئے۔ اور اس راستے سے گذرنے والوں نے اُن کے مردہ جسموں کو راستے سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔

اور جبتک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ یوں ہی مردہ پڑے رہے۔

پھر ایک دن بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام "ارمیا" تھا اُدھر سے گذرے اور اُن مردوں کو دیکھ کر بولے: پروردگارا! اگر تیری مرضی ہو تو اِن مُردوں کو زندہ کر دے تاکہ یہ جاکر تیری بستیوں کو آباد کریں، اِن سے اولادیں پیدا ہوں جو تیری عبادت کریں۔" اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی: کیا تم چاہتے ہو کہ میں ان کو تمھاری خاطر زندہ کر دوں؟

"ارمیا" نے عرض کیا: ہاں (میرے پروردگار) زندہ کر دے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ کر دیا اور وہ سب ارمیا نبی کے ساتھ واپس چلے گئے اور اپنی بستیوں کو آباد کیا۔

تو یہ وہ قوم تھی جو مر گئی تھی اور زندہ ہونے کے بعد دنیا میں واپس آئی اور پھر جب اُن کی اجل (وقت موت) آئی تو اُس وقت وہ لوگ پھر مر گئے۔

* (نیز حضرت عزیرؑ کے قصے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(آیت) "اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔" (سورۂ بقرہ: ۲۵۹)

ترجمہ: "یا اُس شخص کی طرح جو ایک قصبہ کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ پڑا ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اللہ کیونکر (ان لوگوں کو) زندہ کرے گا ان کی موت کے بعد؟ پس اللہ نے اُس شخص کو سو برس کے لیے موت دے دی۔ پھر اُس کو زندہ کیا۔ اور فرمایا: تم کتنا عرصہ (اس حالت میں پڑے) رہے؟ اُس شخص نے عرض کیا: ایک دن یا ایک کا کچھ حصّہ (میں یہاں رہا)۔ فرمایا: (نہیں) بلکہ تم یہاں سو برس تک پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، وہ خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کی طرف بھی

دیکھ، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم نے تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی قرار دیا ہے اور
ہڈیوں کی طرف دیکھ کہ ہم اب اُن کو کیسے زندہ کرتے ہیں، پھر ہم اُن کو گوشت کا لباس
پہناتے ہیں پس جب اُس (نبیؑ عزیر) پر یہ سب کچھ واضح کر دیا گیا تو اُس نے کہا
(اعتراف کیا) کہ بیشک میں نے جان لیا کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" [1]

• وَقال الله تعالیٰ فی قصة المختارین من قوم موسیٰؑ لمیقات ربّه
(آیت ۵۶) " ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ " (بقرہ آیت ۵۶)
(۵۵) ذٰلک لما سمعوا کلام الله قالوا لانصدّق (حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً) آیت ۵۵
(آیت) " فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ (سورۂ نساء ۱۵۳) فماتوا
فقال موسیٰ : یا ربّ ما اقول ببنی اسرائیل إذا رجعت
الیہم ؟ فاحیاھم الله له، فرجعوا الی الدّنیا فاکلوا
و شربوا و نکحوا النساء، و ولد لهم الاولاد ثمّ ماتوا
باٰجالهم۔

وَقال الله عزّوجلّ لعیسی علیہ السّلام : " وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ " (آیت ۱۱۰ مائدہ)
وَجمیع الموتی الّذین احیاهم عیسیٰؑ باذن الله، رجعوا
إلی الدنیا و بقوا فیها ثمّ ماتوا باٰجالهم

(ترجمہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے جو قومِ موسیٰ میں سے میقات
کے لیے منتخب ہوئے تھے۔
(ترجمہ آیت ۵۶ بقرہ) " پھر ہم نے تمھاری موت کے بعد تم لوگوں کو دنیا میں بھیجا کہ ممکن ہے کہ تم
شکر گذار بندے بن جاؤ۔"
اور صورت یہ ہوئی کہ جب کوہِ طور پر اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰؑ سے
(ترجمہ آیت ۵۵ بقرہ) کلام کرتے ہوئے سنا تو انھوں نے کہا "جب تک ہم اللہ کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں گے،
اس کی تصدیق نہ کریں گے۔
(ترجمہ آیت ۱۵۳ نساء) " اس سرکشی کے سبب، اُن پر بجلی گری ..." اور وہ سب مر گئے۔

[1] تو یہ حضرت عُزیرؑ تھے جو سو سال تک مرے پڑے رہے پھر دنیا میں زندہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد جب
اُن کی اجل آئی تب مرے۔

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ پروردگار، جب بنی اسرائیل کے پاس واپس جاؤں تو انھیں کیا
جواب دوں گا؟ حضرت موسیٰؑ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو دوبارہ زندہ کر دیا
اور انھوں نے دنیا میں رجعت کی، دنیا میں کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے
اولاد پیدا کرتے رہے اور جب اُن کی اجل آئی تو وہ مر گئے۔

★ وَقال الله عزّوجلّ لعیسٰی علیہ السّلام "
(آیت ۱۱۰ مائدہ) " وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ " (سورہ مائدہ آیت ۱۱۰)
وَجمیع الموتی الّذین اَحیاهم عیسٰی علیہ السّلام باذن الله، رجعوا الی
الدّنیا وبقوا فیها ثمّ ماتوا باٰجالهم۔
★ (آیت ۲۵) وَاصحاب الکهف " لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ
وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ " (سورۃ الکهف آیت ۲۵)
ثمّ بعثهم الله فرجعوا الیٰ الدُّنیا لیسألوا بینهم وقصّتهم معروفة۔
فان قال قائل : انّ الله عزّوجلّ قال :
(آیت ۱۸ کہف) " وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ " (سورہ کہف آیت ۱۸)
قیل له : فانّهم کانوا موتی وقد قال الله عزّوجلّ :
(آیت ۵۲ یٰسٓ) " قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ " (سورہ یٰسٓ آیت ۵۲)
وإن قالوا کذٰلک فانهم کانوا موتی و مثل هٰذا کثیر۔

(ترجمہ)

★ اور اللہ تعالیٰ عزّوجلّ نے حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے فرمایا:
(ترجمہ آیت ۱۱۰ مائدہ) "اور جب تو مُردے کو (زندہ کر کے قبر سے) میری اجازت سے نکالتا تھا"
چنانچہ وہ تمام لوگ جن کو حضرت عیسٰیؑ نے باذنِ خدا زندہ کیا تھا وہ دنیا میں واپس آئے
ایک عرصے تک زندہ رہے اور پھر جب ان کی اجل آئی تو مرے۔
★ اور اصحابِ کہف کو دیکھئے کہ : ترجمہ آیت ۲۵ : (وہ اپنے غار میں تین سو نو سال تک پڑے رہے)
پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں بھیجا اور وہ دنیا میں آئے، اُن کا قصہ تو بہت مشہور ہے۔
اصحابِ کہف کے متعلق اگر کوئی یہ کہے کہ وہ مردہ (کہاں تھے) اللہ فرماتا ہے کہ :
(آیت ۱۸ ترجمہ کہف) "(تم سمجھتے ہو کہ وہ لوگ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔") تو جواباً کہا جائیگا وہ مرے
ہوئے تھے۔ چنانچہ اللہ بزرگ و برتر سورۂ یٰسٓ آیت ۵۲ ۔ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(ترجمہ آیت ۵۲) " یہ کہتے ہوئے کہ ہائے افسوس ہیں ہمارے مرقد سے دوبارہ کس نے اٹھا دیا۔ یہ سچ ہے یہ رحمٰن کا وعدہ ہے اور تمام رسولوں نے سچ کہا تھا۔ " (سورۂ یٰس ۳۶ آیت ۵۲)

★ اِنَّ الرَّجعة کانت فی الامم السالفة وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی هٰذهِ الامّة مثل ما یکون فی الامم السالفة حذو النّعل بالنّعل، والقذّة بالقذّة، فیجب علی هذا الاصل ان یکون فی هٰذه الامّة رجعة۔

★ الغرض رجعت گذشتہ امتوں میں ہو چکی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کچھ پچھلی امتوں میں ہو چکا ہے وہی اِس امت میں بھی ہوگا قدم بہ قدم۔ لہٰذا لازمی ہے کہ رجعت اِس امت میں بھی ہو۔

صفحہ ۱۳۰ ج ۵۳ ◉ — وَقَدْ نقل مخالفونا اَنّه اِذا خرج المهدیؑ نزل عیسیٰ بن مریم فصلّی خلفه ونزوله اِلی الارض رجوعه اِلی الدّنیا بعد موته لاَنَّ اللہ تعالیٰ قال: " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ "[1]

آیت ۵۵ / ۳

وقال عزّوجلّ " وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا "[2] آیت ۴۷ / ۱۸

وقال عزّوجلّ " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا "[3] آیت ۸۳ / ۲۷

فالیوم الّذی یحشر فیه الجمیع غیر الیوم الّذی یحشر فیه فوج۔

آیت ۳۸ / ۱۶: وقال عزّوجلّ: " وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۚ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ " (سورۂ نحل ۱۶ آیت ۳۸)

یعنی فی الرّجعة وذٰلك انّه یقول"

آیت ۳۹ / ۱۶: " لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ " (نحل آیت ۳۹) وَالتّبیین یکون فی الدّنیا لا فی الآخرة وساُجرّد فی الرّجعة کتاباً اُبیّن فیها کیفیّتها، والدّلالة علیٰ صحّة کونها اِن شاءَ:

---

[1] آلِ عمران ۳: ۵۵ — [2] سورۂ کہف ۱۸: ۴۷ — [3] سورۂ نمل ۲۷ آیت ۸۳ — سورۂ ۱۶ آیت ۳۸

والقول بالتناسخ باطل، ومن دان بالتناسخ فهو کافر، لاَنَّ فی التّناسخ اِبطال الجنّة والنّار۔

وَقال الشیخ المفیدُ فی اَجوبة المسائل العکبریّة

آیت ۵۱ / ۴۰: حین سُئل عن قوله تعالیٰ: " اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا " (سورۂ مومن ۴۰ آیت ۵۱)

واَجاب بوجوه فقال: وقد قالت الاماميّة: اِنّ اللہ تعالیٰ ینجز الوعد بالنّصر للاولیاء قبل الآخرة عند قیام القائمؑ والکرّة الّتی وعد بها المؤمنین فی العاقبة۔

(ترجمہ صفحہ ۱۳۰ ج ۵۳)

صفحہ ۱۳۰ ج ۵۳ ◉ : " ہمارے مخالفین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اور اُن کا نزول زمین پر ہوگا، وہ وفات کے بعد دنیا میں واپس آئیں گے۔ اِس لیے کہ اللہ عزّوجلّ

ترجمہ آیت: ارشاد فرماتا ہے: " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ " میں تم کو وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ " (سورۂ آلِ عمران ۳ آیت ۵۵)

نیز اللہ عزّوجلّ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: " اور ہم سب کو محشور کریں گے اُن میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔" (کہف ۱۸ آیت ۴۷)

اور دوسرے مقام اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ آیت ۸۳ / ۲۷ " اُس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا۔ " (سورۂ ۲۷ نمل آیت ۸۳)

تو وہ دن جس میں سب کے سب محشور ہوں گے وہ اِس دن کے علاوہ ہوگا جس میں صرف ایک بڑا گروہ محشور ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ عزّوجلّ ارشاد فرماتا ہے: (سورۂ ۱۶ نحل آیت ۳۸)

ترجمہ آیت ۳۸ / ۱۶: " وہ لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا پھر اللہ دوبارہ اُس کو نہیں اُٹھائے گا اور یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے "

یعنی: رجعت میں، اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ آیت ۳۹ / ۱۶ " تاکہ وہ (اللہ) ان لوگوں پر اس بات کو واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں "

اور یہ وضاحت دنیا میں ہوسکتی ہے آخرت میں نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بحثِ رجعت
پر ایک مستقل کتاب لکھوں گا جس میں اس کی پوری تفصیلی بحث تحریر کروں گا۔

اور یاد رہے کہ تناسخ باطل ہے اور تناسخ کا قائل کافر ہے کیونکہ تناسخ میں جنت و
دوزخ کا بطلان لازم آتا ہے۔

اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے مسائلِ عکبریہ کے جوابات میں تحریر فرمایا' ان سے قولِ خدا

ترجمۂ آیت : " ہم اپنے رسولوں کی اور اہلِ ایمان کی نصرت دنیاوی زندگی میں لازماً کریں گے"۔
آپ نے اس کے جواب کئی طرح سے دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ امامیہ اس امر کے
قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدۂ نصرت اپنے دوستوں سے آخرت سے پہلے ہی
ظہورِ امام قائم علیہ السلام اور زمانۂ رجعت میں پورا کرے گا جس کا وعدہ اُس نے
مومنین سے کیا ہے۔"

سیدِ حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

(عبارت) و رُوی قدّس الله روحه فی کتاب الفصول عن الحارث بن
عبد الله الربعیّ انّه قال : کنت جالسًا فی مجلس المنصور
وهو بالجسر الاکبر ، و سوّار القاضي عنده و السیّد
الحمیریُّ ینشده :

" إنّ الاله الّذی لاشیٔ یشبهه — أتاکم الملك للدّنیا وللدّین
أتاکم الله ملکًا لا زوال لـه — حتّی یقاد الیکم صاحب العین
وصاحب الهند مأخوذ برمته — وصاحب الترك محبوس علی هون

حتّی أتی علی القصیدة والمنصور مسرور ، فقال سوّار :
انّ هذا والله یا امیر المومنین یعطیك بلسانه ما لیس فی
قلبه ، والله انّ القوم الّذین یدین بحبّهم لغیرکم وانّه
لینطوی علی عداوتکم ، فقال السیّد : والله انّه لکاذب
وانّنی فی مدحتك لصادق ، وانّه حمله الحسد إذ رآك
علی هذه الحال ، وانّ انقطاعی الیکم و مودّتی لکم
اهل البیت لمعرّق فینا من أبویّ ، وانّ هذا وقومه
لاعداؤکم فی الجاهلیّة والاسلام وقد انزل الله عزّوجلّ
علی نبیّه صلّی الله علیه وآله فی أهل بیت هذا :

سورۂ الحجرات آیت ۴: " إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ "

(ترجمۂ عبارت) سیدِ حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

نیز آپ نے اپنی کتاب "الفصول" میں حارث بن عبد اللہ ربعی سے روایت کی ہے
اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ منصور جسرِ اکبر (بڑے پُل) پر تھا اور میں بھی اسکی
مجلس میں تھا۔ سوّار قاضی بھی منصور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سیدِ حمیری (شاعر)
منصور کی مدح میں یہ قصیدہ پڑھ رہا تھا :

ترجمۂ اشعار (۱) بیشک وہ اللہ جس کا کوئی مثل نہیں اُس نے آپ لوگوں کو دین و دنیا دونوں
کی حکومت عطا فرمائی ہے۔

(۲) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ حکومت عطا فرمائی ہے جس کو کبھی زوال نہیں
فغفورِ چین بھی آپ لوگوں کے پاس کھینچ کر لایا جائے گا۔

(۳) ہندوستان کا مہاراجہ بھی پکڑا جائے گا اور بادشاہِ ترک بھی محبوس ہوگا

سیدِ حمیری منصور کی مدح میں اشعار سنا تا رہا اور منصور خوش ہو رہا تھا۔ یہ سماں
دیکھ کر سوّار قاضی سے رہا نہ گیا اور کہنے لگا : یا امیر المومنین ! جو کچھ اس کی زبان پر
ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ یہ آپ لوگوں کے علاوہ دوسروں سے محبت رکھتا
ہے اور آپ لوگوں سے دل میں عداوت رکھتا ہے۔

سیدِ حمیری نے کہا : خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے میں تو آپ کی سچی تعریف کر رہا ہوں میرے
اشعار پر آپ کو خوش و مسرور دیکھ کر اس کو حسد پیدا ہوگیا ہے۔ میں تو سب کو
چھوڑ کر آپ لوگوں سے وابستہ ہوں بلکہ آپ اہلِ بیت کی محبت تو باپ دادا
سے ہم لوگوں کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہ سوّار اور اس کی قوم تو
ایامِ جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ لوگوں سے عداوت رکھتے چلے آرہے ہیں
اور اللہ تعالیٰ نے اسی اہلِ بیت کے لیے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل
فرمائی ہے : اِنَّ الَّذِین . . . . . لَا یَعْقِلُونَ : (سورۂ حجرات آیت ۴)

ترجمۂ آیت : " جو لوگ آپؐ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ اُن کی اکثریت
عقل سے عاری ہے۔"

(عبارت) فقال المنصور : صدقت ، فقال سوّار : یا امیر المومنین انّهٗ یقول
بالرّجعة ، ویتناول الشّیخین بالسّبّ والوقیعة فیهما

ترجمہ : منصور نے کہا : تم سچ کہتے ہو۔ سوّار بولا : اے امیر المومنین ! یہ رجعت کا قائل ہے اور شیخین کو برا بھلا کہتا ہے اور
ان کی عیب گیری کرتا ہے

(عبارت) فقال السیّد: أمّا قوله انی أقول بالرّجعة، فانّی أقول بذلك على ما قال الله تعالیٰ:

(آیت ۸۳ نمل ۲۷) "وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ٥" (سورۂ ۲۷ نمل آیت ۸۳)

وقال فی موضع آخر:

(آیت ۴۷ کہف ۱۸): "وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ٥" (کہف ۱۸ آیت ۴۷)

فعلمنا انّ ههنا حشرین، احدهما عامٌّ والآخر خاصٌّ

وقال سبحانه وتعالیٰ:

(آیت ۱۱ مومن ۴۰) "رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ٥" (مومن ۴۰ آیت ۱۱)

وقال سبحانه وتعالیٰ

(آیت ۲۵۹ بقرہ ۲) "فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ"

وقال سبحانه وتعالیٰ:

(آیت ۲۴۳ بقرہ ۲) "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ..." (سورۂ ۲ البقرۃ آیت ۲۴۳)

فهذا کتاب الله۔

وقد قال رسول الله صلّی الله علیه وآله "یحشر المتکبّرون فی صورة الذّرّ یوم القیامة۔"

وقال صلّی الله علیه وآله: "لم یجر فی بنی اسرائیل شیءٌ الّا و یکون فی اُمّتی مثله، حتّی الخسف والمسخ والقذف۔" وقال حذیفة: والله ما ابعد ان یمسخ الله عزّوجلّ کثیرًا من هذه الامّة قردة وخنازیر۔

فالرّجعة الّتی اذهب الیها ما نطق به القرآن وجاءت به السنّة وانّی لأعتقد أنّ الله عزّوجلّ یردّ هذا یعنی سوّارًا الی الدّنیا کلبًا أو قردًا أو خنزیرًا أو ذرّة فانّه والله متجبّر متکبّر کافر

قال: فضحك المنصور وانشأ السیّد ... الی آخر الابیات:

(ترجمۂ روایت) سیّد حمیری نے کہا: تیرا یہ کہنا کہ میں رجعت کا قائل ہوں تو وہ اس لیے قائل ہوں کہ اللہ عزّ وجل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت ۸۳ ۲۷: "اور جس دن ہم ہر اُمّت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا، تو ان کو صف آرا کیا جائے گا۔" (نمل ۲۷ آیت ۸۳)

اور دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت ۴۷ ۱۸: "اور ہم اُن (سب) کو اکٹھا کریں گے اور اُن میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔"

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حشر دو۲ طرح کا ہوگا۔ ایک حشر عام اور دوسرا خاص۔ اور تیسری جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قول ہے:

ترجمۂ آیت ۱۱ ۴۰: "اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو۲ مرتبہ موت دی اور دو۲ مرتبہ ہمیں زندہ کیا پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہوسکتی ہے!"

چوتھی جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت ۲۵۹ ۲: "پس اللہ نے اس کو سو برس کے لیے موت دی، پھر اس کو زندہ کیا"

پانچویں جگہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمۂ آیت ۲۴۳ ۲: "کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ ہزاروں تھے، پس اللہ نے اُن سے کہا کہ مرجاؤ، (وہ مرگئے) پھر (اللہ نے) اُن کو زندہ کیا۔۔۔"

رجعت کے ثبوت میں یہاںتک قرآن کی آیتیں تھیں۔

(حدیث رسولِ خدا) اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں: "قیامت کے دن متکبّر لوگ چھوٹی چیونٹی کی شکل میں محشور ہوں گے۔"

(حدیث) نیز آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوچکا ہے اسی کے مانند میری اُمّت میں بھی ہوگا یہاںتک کہ زمین کا شق ہونا، لوگوں کا مسخ ہونا، لوگوں پر پتّھروں کا برسنا وغیرہ وغیرہ"

اور حذیفہ کہتے ہیں، خدا کی قسم کوئی بعید نہیں جو اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے اکثر لوگوں کو بندر اور سُوروں کی شکل میں مسخ کردے۔ لہٰذا جس رجعت کا میں قائل ہوں اُس کے لیے تو قرآن بھی کہتا ہے اور حدیث رسولؐ سے بھی ثابت ہے اور میرا تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص (سوّار) کو دنیا میں دوبارہ کتّے، بندر، سور یا چیونٹی کی شکل میں بھیجے گا اس لیے کہ یہ ظالم وجابر و متکبّر اور کافر ہے۔ سیّد حمیری کی یہ تقریر سُنکر منصور ہنسنے لگا اور سیّد نے بعدہ قصیدہ تمام کیا۔"

ایک معتزلی کا اعتراض اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا جواب

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "الفصول" میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتزلی نے ایک اہلِ علم و فہم کے مجمع میں ہمارے امامیہ میں سے ایک بزرگ سے پوچھا، اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے کہا:

"تم لوگ اِس بات کے قائل ہو کہ آخرت سے پہلے زمانۂ ظہورِ قائمؑ میں چند کافروں کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اِس دنیا میں بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جائے جیساکہ تم لوگوں کے مطابق بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا تھا، اور اس واقعے کو تم لوگ قرآن کی اِس آیت سے متعلق کرتے ہو کہ:

" ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ " (سورۂ ۱۷ بنی اسرائیل آیت ۲)

ترجمہ " پھر ہم نے تمھیں اُن پر غلبہ عطا کرکے تمھارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی، اور تمھیں کثرتِ افراد عطا کی۔"

تو یہ بتاؤ کہ اگر یزیدؒ و شمرؒ و عبدالرحمٰنؒ ابن ملجم دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور انھوں نے اپنے کفر و ضلالت کو چھوڑا توبہ کرلی اور امام قائمؑ کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے تو پھر تم پر ان سب کی دوستی واجب ہوگی اور وہ ثواب کے مستحق قرار پائیں گے اُس وقت تم کیسے بچ سکو گے، شیعوں کے مذہب میں سب سے بڑا نقص تو یہی ہے۔"

پہلا جواب : شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِس اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔ پہلا جواب تو یہ کہ ہمارے ائمۂ طاہرینؑ کی روایات میں یہ ہے کہ یہ سب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنّم میں جائیں گے ان کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہوگا جو فرعون وہامان اور قارون کا ہوگا، جس طرح فرعون وہامان و قارون تا ابد ایمان نہیں لائے اسی طرح یہ سب بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

" وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ... " (سورۂ ۶ الانعام آیت ۱۱۱)

ترجمۂ آیت : اور اگرچہ ہم اُن کی طرف فرشتوں کو بھی نازل کردیتے، اور مُردے بھی اُن سے کلام کرتے اور ہم ان کے سامنے ہر چیز جمع کردیتے جب بھی ایمان لانے والے نہ تھے سوائے اِس کے کہ اللہ کو منظور ہوتا۔"

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ (سورۂ ۸ انفال آیت ۲۲،۲۳)

ترجمۂ آیات : "بیشک اللہ کے نزدیک بدترین خلائق وہی ہیں جو بہرے اور گونگے اور جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اُن میں کوئی بھی بھلائی دیکھتا تو اُن کو ضرور سُنوا دیتا اور اگر وہ اُنھیں سُنوا بھی دیتا تو بھی وہ بے رُخی سے منھ پھیر لیتے۔"

پھر اللہ جل جلالہ اِن ہی لوگوں کے متعلق ابلیس سے کہتا ہے: (سورۂ ۳۸ ص آیت ۸۵)

آیت : " لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ "

ترجمۂ آیت : " کہ میں تجھ سے، اور جو تیری پیروی کریں گے اُن سب سے جہنّم کو بھر دوں گا"

پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

آیت : " وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ " (سورۂ ۳۸ ص آیت ۷۸)

ترجمۂ آیت " اور بلاشبہ تجھ پر یومِ جزا تک کے لیے میری لعنت ہے "

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

سورۂ لہب : " تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ " (سورۂ ۱۱۱ لہب)

ترجمۂ آیاتِ لہب : " ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی غارت ہو جائے، نہ اُس کا مال ہی اُس کے کام آیا اور نہ جو اُس نے کمایا، جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔"

اِن آیات سے معلوم ہوا کہ یہ سب دوزخی ہیں یہ ایسا کام ہرگز نہ انجام دے سکیں گے کہ ثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اِس سے معتزلی کا شبہ باطل ہوگیا۔

دوسرا جواب :

معتزلہ کے اس شُبہے کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دورِ رجعت میں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا، صرف اِس لیے کہ اُن سے انتقام لیا جائے۔ اُن کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوتی ان کے لیے بھی وہی حکم جاری ہوگا جو فرعون کے لیے جاری ہوا تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو بولا کہ:

" آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (سورۂ ۱۰ یونس آیت ۹۰)

ترجمۂ آیت ۹۰ سورہ ۱۰: " (فرعون نے کہا) میں ایمان لے آیا بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اُس معبود کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اِس لیے میں بھی اطاعت گذاروں میں سے ہوں"۔

تو اللہ نے فرعون کے جواب میں فرمایا:

سورہ یونس آیت ۹۱ ع۱۰ " آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ٥"۔

ترجمہ: " کیا اب (ایمان لایا ہے) حالانکہ اِس سے پہلے تو نافرمانی کرچکا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس منزلِ معصیت پر پہنچنے کے بعد خوف سے ایمان لانے کو رد کر دیا اور اُس وقت اُس کی یہ پکار اور توبہ کچھ کام نہ آسکی، جس طرح سے آخرت میں کسی کی نہ توبہ کام آئے گی اور نہ ندامت سے کام چلے گا۔ اور حکمتِ الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کی تا ابد توبہ و ندامت قبول نہ کی جائے۔

اور یہ دوسرا جواب مذہبِ امامیہ کی بنا پر بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق آلِ محمدؐ علیہم السّلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ قولِ خدا:

(آیت) " يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ٥" (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

ترجمۂ آیت " جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آگئیں اُس دن کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہوگا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ کہیئے۔ تم (آنے والے وقت کا) انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔"

اِس آیت کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السّلام نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت امام قائم علیہ السّلام ہیں۔ اُن کے ظہور کے بعد مخالفین میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

اِس جواب سے معترض معتزلی نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ ختم ہوگئی۔ اور یہ خیال کہ یہ کافر اگر دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں گے تو شاید توبہ کرلیں اور بُرائیوں سے باز آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی رد اس طرح کردی ہے:-

آیت: " وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَي النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ٥" (سورہ انعام آیت ۲۷-۲۸)

ترجمۂ آیات: " اور اگر آپ ان کا مشاہدہ اُس وقت کریں جب وہ دوزخ پر کھڑے کر دیے جائیں گے تو کہیں گے (افسوس) کاش ہم واپس لوٹا دیے جائیں تو اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں گے اور مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ (اب تو) اُن پر یہ ظاہر ہوگیا ہے جو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ واپس لوٹا بھی دیئے جائیں، تب بھی وہ اسی کام کو دوبارہ کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ تو جھوٹے ہیں۔"

یعنی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ وہی کریں گے جو اس سے قبل کرچکے ہیں، یعنی کفر سے باز نہ آئیں گے باوجودیکہ یہ لوگ عذابِ قبر و محشر کا اور جہنم کے عذاب کا مشاہدہ کرچکے ہوں گے۔

★ نیز مسائلِ سرویہ میں شیخ مفید علیہ الرّحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے ایک روایت نقل کی ہے: آپؑ نے فرمایا:

" لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَقُلْ بِمُتْعَتِنَا وَيُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا "

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو متعہ کا قائل نہ ہو اور رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

جب آپؑ سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت کے معنیٰ کیا ہیں؟ کیا قیامت سے پہلے دُنیا میں صرف مخصوص مومنین بھیجے جائیں گے یا دوسرے ظالم و جابر لوگ بھی؟

شیخ علیہ الرّحمۃ نے مسئلۂ متعہ کا جواب دینے کے بعد تحریر کیا: امامؑ کا یہ قول ہے

" مَنْ لَمْ يَقُلْ بِرَجْعَتِنَا فَلَيْسَ مِنَّا "

" جو شخص ہماری رجعت کا قائل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے"

تو اس سے مراد آپ کا وہ مخصوص قول ہے کہ اللہ تعالیٰ امتِ محمدؐ میں سے چند لوگوں کو مرنے کے بعد قیامت کے دن سے پہلے قبروں سے اُٹھائے گا، اور یہ آلِ محمدؐ علیہم السّلام کا مخصوص مذہب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام شاہد ہے چنانچہ وہ حشرِ اکبر (قیامت) کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

آیت: " وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ٥" (سورہ کہف آیت ۴۷ ع۱۸)

ترجمۂ آیت: " اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی ان میں سے نہ چھوڑیں گے۔"

اور حشرِ رجعت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

آیت " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ." (سورۂ نمل آیت ۸۳)

ترجمۂ آیت: "اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا، تو ان کو صف آرا کیا جائے گا۔"

اِس سے معلوم ہوا کہ حشر دو قسم کے ہیں۔ حشرِ عام اور حشرِ خاص اور وہ ظالم لوگ جو حشرِ خاص (رجعت) اور حشرِ عام (قیامت) دونوں میں محشور ہوں گے۔ وہ حشرِ اکبر (قیامت) کے دن کہیں گے۔

آیت: " رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ." (سورۂ مومن آیت ۱۱)

ترجمۂ آیت: "ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ تو نے ہمیں زندگی دی، پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، تو کیا اس (عذابِ جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ ہے۔؟"

سیدمرتضیٰ عَلَم الہدیٰ کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ عَلَم الہدیٰ کے پاس شہر رَے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اِس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماءِ امامیہ کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمۂ طاہرین کی مرضی حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمۂ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔

آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

"شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہورِ امامِ زمانہ مہدی علیہ السلام کے وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مر چکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امامِ زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل کریں اور اُن کی حکومت کو بچشمِ خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ مومنین اُن سے دنیا انتقام لیں اس سے لطف اُٹھالیں اور حق کے کلمے کو بلند ہوتے دیکھیں

اور اس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحبِ عقل انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اُس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے ہیں جیسے یہ فی نفسہٖ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔ بہرحال جب یہ طے پاگیا کہ رجعت تحتِ قدرتِ الٰہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اِس لیے کہ مسئلۂ رجعت پر امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا اجماع حجت اِس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصوم شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی معصوم کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب ائمۂ طاہرین کی حکومت اور اُنکے اوامر و نواہی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ائمۂ طاہرین زندہ ہو کر جسمانی طور پر دنیا میں آئیں گے"۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جواز کے ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انھوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس طرح تاویل کر دی اور یہ درست نہیں ہے۔ اِس لیے کہ مفہوم و معنی رجعت پر پورے فرقۂ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت اُن کے دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

سید ابنِ طاؤس علیہ الرحمۃ اور بحثِ رجعت

سید ابنِ طاؤس علیہ الرحمۃ نوّر اللہ ضریحہٗ اپنی کتاب "الطرائف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

روی مسلم فی صحیحہ فی اوائل الجزء الاوّل باسنادہ الی الجرّاح بن ملیح قال: سمعت جابرًا یقول عندی سبعون الف حدیث، عن ابی جعفر محمد الباقر علیہ السلام عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وآلہ ترکوھا کلّھا[1] ثمّ ذکر مسلم فی صحیحہ باسنادہ الی

[1] صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۱۳ و صفحہ ۱۴، باب وجوب الروایۃ عن الثقات و ترک الکذابین:

محمّد بن عمر الرازی قال : سمعت حریزاً یقول : لقیت جابر بن یزید الجعفی فلم اکتب عنہ لانّہ کان یؤمن بالرّجعۃ ۔

ثمّ قال : انظر رحمک اللہ کیف حرموا انفسہم الا نتفاع بروایۃ سبعین الف حدیث عن نبیّہم صلّی اللہ علیہ وآلہ بروایۃ ابی جعفر علیہ السّلام الّذی ہو من اعیان اہل بیتہ الذین امرہم بالتمسک بہم ۔

ثُمَّ وَاِنَّ اکثر المسلمین او کلّہم قد رووا احیاء الاموات فی الدّنیا وحدیث احیاء اللہ تعالیٰ الاموات فی القبور للمسائلۃ وقد تقدّمت روایتہم عن اصحاب الکہف وہٰذا کتابہم یتضمّن " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاهُمْ " (آیت ۲۴۳ بقرۃ ۲) والسبعون الّذین اصابتہم الصاعقۃ مع موسیٰ علیہ السّلام وحدیث العُزیر علیہ السّلام ومن احیاہ عیسیٰ بن مریم علیہما السّلام وحدیث جریح الّذی اجمع علیٰ صحّتہ ایضاً وحدیث الّذین یحییہم اللہ تعالیٰ فی القبور للمسائلۃ فایُّ فرق بین ہٰؤلاء وبین ما رواہ اہل البیت علیہم السّلام و شیعتہم من الرّجعۃ وایُّ ذنب کان لجابر فی ذٰلک حتّٰی یسقط حدیثہ

ترجمۂ روایت از سیّد بن طاؤس علیہ الرّحمۃ :

" مسلم نے اپنی صحیح کے جزءِ اوّل کے اوائل میں اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جرّاح بن ملیح کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستّر ہزار احادیث حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام کی بیان کردہ موجود ہیں مگر لوگوں نے ان میں سے ایک بھی نہیں لی سب کو چھوڑ دیا ۔

نیز مسلم نے اپنی صحیح میں اپنے اسناد کے ساتھ محمّد بن عمر رازی سے روایت کی ہے کہ میں نے حریز کو کہتے ہوئے سنا : اُس کا بیان ہے کہ " میں نے جابر بن یزید جعفی سے ملاقات کی ، مگر اُن سے ایک حدیث بھی قلمبند نہیں کی اس لیے کہ وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا ۔

اِس کے بعد سیّد ابنِ طاؤس علیہ الرّحمۃ فرماتے ہیں : اللہ تمھارا بھلا کرے ، ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں نے خود اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستّر ہزار احادیث سے انتفاع کیونکر اپنے اوپر حرام کرلیا ، صرف اس بناء پر کہ حدیثیں حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام نے بیان کی ہیں ، حالانکہ وہ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ان اہلِ بیت کے اعیان میں سے ہیں جن سے تمسّک کا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حکم دیا ہے ، اور مزید لطف یہ کہ اکثر مسلمین بلکہ تمام مسلمین نے دنیا میں مُردوں کے زندہ ہونے کی بہت سی روایتیں نقل کی ہیں ۔ نیز یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں مُردوں کو سوال وجواب کے لیے زندہ کرتا ہے ۔

اِس سے پہلے ہم نے ان کی ان روایات کو بیان کیا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور انکی کتابوں میں اِس آیت کی تفسیر میں مُردوں کے زندہ ہونے کا ذکر موجود ہے کہ :

آیت : اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ ۔ ۔ ۔ ۔ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ " (سورۂ بقرۃ آیت ۲۴۳)

ترجمۂ آیت : " کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ تھے بھی ہزاروں (کی تعداد میں) تو اللہ نے اُن سے کہا کہ مرجاؤ (تو وہ سب کے سب مرگئے) پھر (اللہ نے) انھیں زندہ کردیا ۔ ۔ ۔ "

- نیز وہ ستّر آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ کوہِ طور پر گئے تھے ، اُن پر بجلی گری اور وہ مرگئے ، اس کے بعد اللہ نے ان کو بھی زندگی بخشی ۔
- پھر حضرت عُزیر علیہ السّلام موت کے بعد زندہ ہوئے ۔
- اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے تو بہت سے آدمیوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کیا ۔
- اور جریح والی حدیث جس کی صحت پر سب متّفق ہیں ۔
- اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں مُردوں کو سوال وجواب کے لیے زندہ کرتا ہے ۔ یہ سب ان کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور اسے سب تسلیم کرتے ہیں ۔ ذرا غور تو کیجیے کہ ان مُردوں کے زندہ ہونے میں اور حسبِ روایاتِ اہلِ بیت رجعت کے اندر دوبارہ زندہ ہونے والوں میں کیا فرق ہے ۔ اور بے چارے جابر بن یزید کا کیا قصور تھا جن کی روایات قلمبند نہیں کی گئیں ۔ " ؟
- سیّد بن طاؤس علیہ الرّحمہ اپنی کتاب " سعد السعود " میں تحریر فرماتے ہیں کہ : شیخ طوسیؒ نے اپنی تفسیر " تبیان " میں اِس آیت کے ذیل میں " ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ " (سورۂ بقرۃ آیت ۵۶) میں تحریر فرمایا ہے کہ

ترجمۂ آیت ۵۶/۲ : "پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گذار ہو"
کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس آیت سے جوازِ رجعت پر استدلال کیا ہے
تو اگر اس آیت سے صرف جواز و امکانِ رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست ہے
اور جو اس کو نہ مانے قرآن اُس کی تکذیب کرے گا اور اگر اس آیت سے وجوبِ رجعت
پر استدلال کیا جائے تو درست نہیں ہے

سیّد ابنِ طاؤسؒ نے حدیثِ ثقلین پیش کی

" اس کے بعد سیّد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ وہ حضرات جن کے متعلق
رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "انّی مخلّف ... الحوض"
(" کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتابِ خدا اور میری عترت اہل بیت
یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں")
ان لوگوں نے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ اس امّت میں سے چند لوگوں کو
اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور دنیا میں بھیجے گا۔ اور اس کی تائید ان تمام
احادیث سے ہوئی جو مخالف و موافق سب نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے
روایت کی ہے۔
چنانچہ مخالفین میں سے حمیدی نے "جمع بین الصحیحین" میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: "تم لوگ ان سنّتوں کی ضرور اتّباع کروگے
جو تم سے پہلی امّتوں میں گذر چکی ہیں، ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ
یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی سوسمار کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم لوگ
بھی داخل ہوگے"۔
ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آخر پہلی اُمّتیں کون، یہود و نصاریٰ؟
آپؐ نے فرمایا: وہ نہیں تو پھر کون؟
زمخشری نے اپنی تفسیر "کشّاف" میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: آنحضرتؐ نے فرمایا:
" تم لوگ عادات و اطوار میں بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو اور وہی کروگے جو
بنی اسرائیل نے کیا، ان کے بالکل قدم بہ قدم چلوگے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا
کہ تم لوگ اُن کی طرح گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہیں۔"
اس کے بعد سیّد ابنِ طاؤس فرماتے ہیں جب پچھلی اُمّتوں یعنی بنی اسرائیل کی اتباع

کے متعلق یہ روایات موجود ہیں تو اب دیکھئے قرآن مجید اور احادیث متواتر یہ کہتی ہیں کہ پچھلی
اُمّتوں میں سے یہود کے ایک گروہ نے جب یہ کہا کہ:
آیت: " لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَمَاتَهُمُ اللّٰهُ
ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ... " (سورۂ بقرۃ آیت ۵۵)
(۲ے موسیٰ)
ترجمۂ آیت ۵۵/۲ " ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہانتک کہ اللہ کو واضح طور پر نہ دیکھ لیں"
پس اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، پھر انھیں زندہ کر دیا۔
تو پھر اس کے مطابق اس اُمّت میں بھی تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اس دنیا
میں موت دے کر پھر زندہ کرے گا۔
اور شیعہ کے اقوال کے علاوہ میں نے ان لوگوں کی روایتوں میں بھی اس بات کی طرف اشارہ
دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السّلام بھی ابن ملجم کی ضربت اور موت کے بعد اس دنیا میں
دوبارہ اسی طرح آئیں گے جس طرح ذوالقرنین دوبارہ دنیا میں آئے تھے۔
چنانچہ زمخشری نے اپنی تفسیر "کشّاف" میں ذوالقرنین کے متعلق حضرت علی علیہ السّلام
سے یہ حدیث تحریر کی ہے کہ:
" ذوالقرنین کے لیے بادل مسخّر تھے۔ ان کے اسباب و ذرائع پھیلے ہوئے تھے، ان کے
لیے نور بچھا ہوا تھا۔ تو اُس کے متعلق پوچھا گیا کہ ایسا کیوں تھا؟ تو فرمایا آپ نے فرمایا
کہ وہ اللہ سے محبّت کرتے تھے اور اللہ اُن سے محبّت رکھتا تھا۔
اور ابن الکوّا نے پوچھا: ذوالقرنین کون تھے؟ یہ کوئی بادشاہ تھے یا کوئی نبی تھے؟
آپؑ نے فرمایا: نہ وہ بادشاہ تھے اور نہ وہ نبی تھے بلکہ وہ ایک عبدِ صالح تھے، وہ اطاعتِ الٰہی
میں مصروف تھے کہ ان کی داہنی طرف پیشانی پر ضرب لگائی گئی اور وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ
نے انھیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا تو ان کی بائیں جانب پیشانی کی طرف
پھر کسی نے ضرب لگائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ بھی موت کے بعد پھر زندہ کر کے دنیا
میں پھر بھیجا (اور چونکہ پیشانی کے دونوں جانب ضربیں لگائی گئیں) اسی لیے ان کا نام
ذوالقرنین[1] (دو ضربوں والا) پڑ گیا۔ اور تم لوگوں میں بھی ذوالقرنین کے مانند ایک شخص ہے۔
نیز ہم نے مخالفین کی کتبِ احادیث میں اکثر مسلمانوں کے لیے دیکھا ہے کہ وہ مرنے کے
بعد قبل از دفن اور بعدِ دفن دنیا میں پھر پلٹ آئے۔ گفتگو اور کلام کیا اور اس کے بعد مر گئے

[1] قرن کے معنی سینگ کے بھی ہیں۔ انسان کے سر کی وہ جگہ جہاں پر سینگ نکلتے ہیں، نیز تلوار بھی کہتے ہیں

منجملہ ان واقعات کے ایک واقعہ حاکم نیشاپوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ:

"حسام بن عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اس کے دادا سے جو نیشاپور کے قاضی تھے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا لوگوں نے کہا: اس شخص کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اُس شخص نے کہا کہ میں ایک گورکن تھا "قبر کھودا کرتا تھا" ایک دن ایک کا انتقال ہوا تو دفن کے وقت میں اُس کی قبر پر پہنچا تاکہ قبر اچھی طرح پہچان لوں اور وہاں جاکر میں نے اس کی نمازِ میت پڑھی۔ پھر جب رات بالکل تاریک ہوگئی تو میں اُس کی قبر پر پہنچا، قبر کھودی اور اُس کے کفن پر ہاتھ ڈالا تاکہ کفن کھینچ لوں۔ تو اُس عورت نے آواز دی "سبحان اللہ" ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کفن کھینچے ؟ اِس کے بعد اُس نے کہا تم جانتے ہو

کہ تم نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور اللہ جلّ جلالہ نے اُن تمام لوگوں کو بخش دیا ہے جنھوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

سیّد رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ افسوس ہے کہ ایک نباشِ قبر کی روایت تو ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کردی اور علمائے اہلِ بیت کی روایات احیائے اموات کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عورت بھی کسی اہم کام کے لیے زندہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ رجعت جس کا اعتقاد علماءِ اہلِ بیتؑ اور اُن کے شیعہ رکھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیات و معجزات سے ہے۔ آنحضرتؐ کی منزلت تو حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت دانیالؑ سے جمہور مسلمین کے سامنے بھی کم نہیں۔ اور ان کے ہاتھوں بھی بہت سے مردے زندہ ہو چکے ہیں۔"

(۱۶۲) رجعت کے متعلق حضرت سلمانؓ فارسی کی روایت

شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المحتضر" میں روایت نقل کی ہے، جو سیّد جلیل حسن بن کبش کی کتاب سے ماخوذ ہے اور انھوں نے کتاب "مقتضب" سے اپنے اسناد کے ساتھ سلمان فارسی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ:

ترجمۂ حدیث: "(سلمان فارسیؓ کا بیان ہے)

" ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، جب آپؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو ارشاد فرمایا: اے سلمان! اللہ عزّ وجلّ نے جس نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا اُس کے بارہ نقیب قرار پائے۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہؐ! یہ بات ہمیں نصاریٰ و یہود دونوں اہلِ کتاب سے معلوم ہوئی ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے سلمان! مگر تمھیں معلوم ہے کہ میرے بارہ نقباء کون کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اُس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے سلمان سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے پیدا فرمایا، پھر مجھے بلایا یعنی آواز دی۔ میں نے اُس کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اُس نے میرے نور سے علیؑ کو پیدا فرمایا اور اُن کو بھی آواز دی، اُنھوں نے بھی اُس کی آواز پر لبیک کہا، پھر میرےؐ اور علیؑ کے نور سے فاطمہؑ کو پیدا فرمایا، اُن کو بھی آواز دی، اُنھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے میرےؐ، اور علیؑ اور فاطمہؑ کے نور سے حسنؑ و حسینؑ کو پیدا فرمایا اور اُن دونوں کو بھی آواز دی، اللہ کی آواز پر اُن دونوں نے بھی لبیک کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسماء سے متعلق فرما کر ہمارے نام رکھے۔ یعنی اللہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں، اللہ علی ہے اور یہ علیؑ ہیں، اللہ فاطر ہے اور یہ فاطمہؑ ہیں، اللہ ذوالاحسان ہے اور یہ حسنؑ ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسینؑ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اور حسینؑ کے نور سے نو ائمہؑ کو پیدا فرمایا اور انھیں بھی آواز دی، اُن سب نے بھی اُس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور یہ اُس وقت سے بھی پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بنایا، یا زمین کو بچھایا، یا ہوا یا پانی یا فرشتوں یا انسانوں کو پیدا فرمایا، ہم سب اُس کے علم میں انوار کی شکل میں تھے اُس کی تسبیح کیا کرتے تھے، اُس کی بات سنتے اور اُس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، جو لوگ ان کی معرفت رکھتے ہوں اُن کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! جو ان سب کی کما حقّہٗ معرفت رکھتا ہو، ان کی اقتدا کرتا ہو ان کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دشمنی و برأت و بیزاری کا اظہار کرتا ہو

تو خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے، جہاں ہم سب جائیں گے وہیں وہ بھی جائے گا، جہاں ہماری سکونت ہوگی وہیں وہ بھی ساکن ہوگا۔"

سلمان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا اُن سب کا نام و نسب معلوم ہوئے بغیر اُن پر ایمان ہو سکتا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا: نہیں اے سلمان !

میں نے عرض کیا: پھر میں ان پر کیسے ایمان رکھوں ؟

آپؐ نے فرمایا: تم حسینؑ تک (سب ہی) کو جانتے ہو، تو حسینؑ کے بعد سیدالعابدین علیؑ ابن الحسینؑ ہوں گے، پھر اُن کے فرزند محمدؑ بن علی باقر علم الاوّلین والآخرین من النبیّین والمرسلین، پھر جعفرؑ بن محمد لسان اللہ الصادق، پھر موسیٰ بن جعفر الکاظم جو اللہ کے معاملے میں صبر و ضبط سے کام لیں گے، پھر علی بن موسیٰؑ الرضا، پھر محمدؑ بن علی المختار پھر علیؑ بن محمدؑ الہادی، پھر حسنؑ بن علی صامت اور دین الٰہی کے امین، پھر (م ح م د)ؑ ابنِ حسنؑ المہدی ناطق و قائم ہوں گے۔"

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! افسوس کہ سلمان کو ان حضرات کا عہد کہاں نصیب ہوگا ؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: اے سلمان! نہ گھبراؤ، تم اور تم جیسے اور وہ لوگ جو اُن سے محبت رکھنے والے ہوں گے درآنحالیکہ ان کی حقیقی معرفت رکھتے ہوں گے وہ اُن حضرات کا عہد ضرور پائیں گے۔

یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا میں ان حضرات کے عہد تک زندہ رہوں گا ؟

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! ذرا قرآن مجید کی یہ آیت تو پڑھو:

" فَاِذَا جَآءَ - - - - - اَكْثَرَ نَفِيْرًا " (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۵-۶)

ترجمۂ آیات: " اور جب اُن دونوں وعدوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلّط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے) گھروں میں گھس گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔[1]
پھر ہم نے تمھیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمھارے دن پھیر دیے اور ہم نے مال اور اولادوں سے تمھاری مدد کی اور کثرتِ افراد عطا کی۔"

[1] حضرت امام جعفر صادقؑ نے مذکورہ آیات کی تاویل میں فرمایا کہ پہلے فساد سے مراد قتلِ امیرالمومنینؑ اور دوسرے فساد سے مراد امام حسنؑ کے خلاف بغاوت اور بڑی سرکشی سے مراد امام حسینؑ کا قتل۔ اور وعدۂ خدا امام قائمؑ کے ہاتھوں

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرا گریہ وفورِ اشتیاق سے اور شدید ہو گیا، پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا یہ آپؐ کا وعدہ ہے ؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: " اِي وَالذی ارسل محمّدًا اِنّه لبعهد منّي ولعليّ وفاطمة والحسن والحسين وتسعة ائمّة وكلّ من هو منّا ومظلوم فينا اِي والله يا سلمان! ثمّ ليحضرنّ اِبليسُ وجنوده وكلّ من محض الايمان (محضًا) ومحض الكفر محضًا حتّى يؤخذ بالقصاص والاوتار والثارات ولا يظلم ربّك احدًا) ونحن تاويل هذه الاية:

" وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝" (سورۂ قصص ۲۸ آیت ۵-۶)

قال سلمان: فقمت من بين يدي رسول الله صلّى الله عليه وآله وما يبالي سلمان متى لقي الموت او لقيه۔

(ترجمۂ حدیث)

آنحضرتؐ نے فرمایا" ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ میرا وعدہ ہے علیؑ کے لیے، فاطمہؑ کے لیے، حسنؑ و حسینؑ کے لیے اور ان کے بعد نو ائمہؑ کے لیے، بلکہ ہر مومن کے لیے اور ہر مظلوم کے لیے کہ یہ سب رجعت کریں گے۔ پھر ابلیسؑ اور اس کا لشکر لایا جائے گا اور خالص مومن اور خالص کافر بھی پلٹائے جائیں گے تاکہ ان سے قصاص و انتقام و بدلہ لیا جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور ہم ہی اس آیت کی تاویل ہیں:

ترجمۂ آیات: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس و کمزور بنا دیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُنھیں امام بنا دیں۔ اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُن کو زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس کا اُنکو خوف تھا"۔ - - - سلمان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں رسول اللہؐ کے سامنے سے اٹھا تو مجھے قطعاً پرواہ نہ رہی کہ سلمان سے موت کب ملاقات کرے گی یا میں اُس سے کب ملوں گا۔

★ ابنِ عیّاش نے اپنی کتاب "المقتضب" میں احمد بن محمّد بن جعفر صولی نے عبدالرحمٰن بن صالح سے، اُنھوں نے حسین بن حمید بن ربیع سے، اُنھوں نے اعمش سے، اعمش نے محمّد بن خلف طاطری سے، اُنھوں نے شاذان سے شاذان نے سلمان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

نیز اُنھوں نے صالح بن حسین نوفلی سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ ابو سہل نوشجانی نے اپنے والد مصعب بن وہب کے یہ اشعار پڑھ کر مجھے سنائے:

★ مصعب بن وہب کے اشعار

۱۔ فان تسألانی ما الّذی انا دائن ※ به فالّذی اُبدیه مثل الّذی اُخفی

اگر تم مجھ سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے۔ تو جس طرح ابتک میں اس کو چھپائے ہوئے تھا اب اسے ظاہر کر رہا ہوں۔

۲۔ اَدین بانّ اللہ لاشیءٍ غیرہ ※ قویّ عزیز باریءُ الخلق من ضعف

سنو! میرا ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قوی و عزیز اور باری الخلق نہیں ہے۔

۳۔ وَ اَنّ رسولَ اللہ افضل مرسل ※ به بشّر الماضون فی محکم الصحف

اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم افضل المرسلین ہیں جن کے آنے کی بشارت گذشتہ انبیاء نے اپنی اپنی کتابوں میں دی ہے۔

۴۔ وَ اَنّ عَلیًّا بعدہ احد عشر ※ من اللہ وعد لیس فی ذاک من خلف

اور یہ کہ علی اور ان کے بعد گیارہ، یہ اللہ کا وعدہ ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

۵۔ اَئمّتنا الهادون بعد محمّدٍ ※ لهم صفو ودی ما حییت لهم اصفی

یہ بارہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمارے ائمہ اور ہادی ہیں جبتک میں زندہ رہوں گا ان کی خالص محبت کا دم بھرتا رہوں گا۔

۶۔ ثمانیة منهم مضوا لسبیلهم ※ واربعة یرجون للعدد الموف

ان بارہ میں سے آٹھ تو گذر گیے، اب چار اور رہ گئے ہیں جو اس بارہ کے عدد کو پورا کریں گے۔

۷۔ ولی ثقة بالرّجعة الحقِّ مثل ما ※ وثقت برجع الطّرف منّی الی الطرف

اور میں پورے وثوق و یقین سے کہتا ہوں کہ رجعت حق ہے جس طرح میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ ایک طرف سے دوسری طرف پھرنے کا یقین و وثوق رکھتا ہوں۔

باب ۳۱

(۱) حضرتِ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے (انھوں نے نخعی سے انھوں نے نوفلی سے) انھوں نے علی ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزندِ رسول! میں نے آپ کے پدرِ گرامی سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

ك: قال الصّادقؑ: إنّما قال: اثنی عشر مهدیّاً ولم يقل اثنا عشر اماماً، ولكنّهم قوم من شيعتنا يدعون النّاس الى موالاتنا ومعرفة حقّنا۔" (کمال الدین وتمام النعمۃ)

(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، انھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو نہیں کہا تھا۔ لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

(۲) بعدِ امامِ قائمؑ بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن عبدالحمید، و محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے ابوحمزہ سے، انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں آپؑ نے فرمایا: "یا اباحمزة إنّ منّا بعد القائم احد عشر مهدیّاً من ولد الحسینؑ"

"اے ابوحمزہ! امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم میں سے اولادِ امام حسین علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔" (غیبۃ طوسی)

(۳) امامِ قائم کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا

فضل نے ابنِ محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابوالمقدام سے، انھوں نے جابر جعفی سے، اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ يقول: والله ليملكنّ منّا اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة سنة يزداد تسعاً۔" قلتُ: متى يكون ذٰلك؟ قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم فى عالمه؟ قال: تسع عشرة سنة، ثمّ يخرج المنتصر فيطلب بدم الحسينؑ ودماء اصحابه، فيقتل ويسبى حتّى يخرج السفّاح۔" (غیبۃ طوسی)

ترجمۂ روایت: "آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور خود امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد کتنے عرصے دنیا میں رہیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: انیس ۱۹ سال رہیں گے۔ پھر منتصر خروج کرے گا جو امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا، لوگوں کو قتل کرے گا، اور قید کرے گا یہاں تک کہ سفاح خروج کرے گا۔" (غیبۃ طوسی)

(۴) قیامت سے چالیس دن قبل امامِ قائم کی رحلت

(الارشاد) "ليس بعد دولة القائم لاحد دولة الّا ماجاءت به الرّواية من قيام ولده ان شاء الله ذٰلك، ولم يرد على القطع والثبات واكثر الروايات انّه لن يمضى مهدى الأمّة الّا قبل

القیامۃ باَربعین یوما یکون فیہا الہرج وعلامۃ خروج الاموات ، وقیام السّاعۃ للحساب و الجزاء ۔ واللہ اعلم ۔

ترجمۂ روایت : " کتاب " الارشاد " شیخ مفیدرحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ امام قائم علیہ السّلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف روایت میں یہ ہے کہ ان کے بعد اُن کی اولاد انشاء اللہ قائم رہے گی ۔ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ مہدیٔ اُمّت امام قائم علیہ السّلام قیامت سے صرف چالیس دن پہلے دنیا سے رحلت فرمائیں گے ، جس کے دوران دنیا میں ہرج ومرج واقع ہوگا ، مُردے قبروں سے نکلیں گے اور حساب وکتاب اور جزاء کے لیے قیامت قائم ہوگی ۔ (واللہ اعلم)

(نوٹ)

علّامہ طبرسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب " اعلام الورٰی " میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

" روایات صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ امام قائم مہدی علیہ السّلام کی حکومت کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف اُن کے فرزند اُن کے قائم مقام ہوں گے ، انشاءاللہ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ قیامت سے چالیس دن پہلے امام قائم علیہ السّلام دنیا سے اُٹھیں گے اور اس میں مُردوں کے قبروں سے خروج کی علامتیں ظاہر ہونگی اور قیامت برپا ہوجائے گی ۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے ۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کمال الدّین جلد ۱ صـ ۲۳۹ بابِ اتّصال الوصیۃ میں اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان عامری سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ " زمین پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی خدا کی حجّت ضرور رہے گی تاکہ وہ حرام وحلال بتائے اور سبیلِ الٰہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے ۔ اور اس حجّت کا سلسلہ (تعلق) زمین سے قیامت کے برپا ہونے سے صرف چالیس دن پہلے منقطع ہوگا ۔ اور جب زمین سے حجّتِ خدا اُٹھ جائے گی تو بابِ توبہ بھی بند ہوجائیگا ۔

" فَلَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ۔ " (سورۂ الانعام آیت ۱۵۸)

" اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا نفع نہ پہونچائے گا جبکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوئے ہو ۔ " اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ بدترینِ خلق ہوں گے اور قیامت ان ہی کے لیے برپا ہوگی ۔

• نیز برقی نے " محاسن " میں کتابِ مصابیح الظلم باب ۲۱ حدیث ۲۰۲ صـ ۲۳۶ میں قدرے فرق کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ صدرِ اوّل میں شیعوں کا یہی اعتقاد تھا ۔

چنانچہ علّامہ کُلَینی علیہ الرحمۃ نے اصول کافی میں بابِ " اُن لوگوں کے نام جنھوں نے آپؑ کو دیکھا ہے " جلد ۱ صـ ۳۲۹ میں عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس جمع ہوئے تو احمد بن اسحاق نے مجھے آنکھ کے اشارے سے کہا کہ ان سے حضرت امام خلف قائمؑ کے متعلق کچھ دریافت کرو ۔ میں نے عرض کیا : اے ابوعمر ! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگرچہ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر بھی آپ سے دریافت کرنا بہتر سمجھتا ہوں ۔

سُنیے : میرا اعتقاد اور دین یہ ہے کہ زمین حجّتِ خدا سے صرف قیامت برپا ہونے سے چالیس دن پہلے خالی ہوجائے گی ۔ جب وہ وقت آئے گا تو حجّت زمین سے اُٹھ جائیگی اور بابِ توبہ بند ہوجائے گا ۔ " فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا ۔ فاولئك شرار مِّنْ خَلْقِ اللہ " (الحدیث)

یعنی : " اس وقت کسی کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا درآنحالیکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لے آیا ہو اور (اس دوران اُس نے) اپنے ایمان کے زمانے میں نیک عمل کیا ہو ۔ " اور یہ لوگ (جو ایمان نہیں لائے) بدترینِ خلقِ خدا ہوں گے ۔

بہرحال ان روایات سے ثابت ہے کہ زمین کبھی حجّتِ خدا سے خالی نہ رہے گی بس صرف چالیس دن قیامت برپا ہونے سے پہلے زمین سے حجّت اُٹھ جائے گی اور وہ حجّت مہدیؑ منتظر ہوں گے جن کی حکومت کے سات سال بعد قیامت برپا ہوگی ۔

لہٰذا ضروری ہے کہ اس عرصے میں نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم وائمۂ طاہرین رجعت فرمائیں گے ۔ (تاکہ زمین حجّتِ خدا سے خالی نہ رہے) تاکہ اسلام کا درخت سرسبز ہو ، دین کے شجر میں پھل آئیں تقوٰی اور علم کی شاخوں میں پتّے نکل آئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے ، اور اس میں کوئی ہرج نہیں اگر انھیں مہدی کہا جائے جیسا کہ روایات میں آیا ہے ۔

(۵) خروجِ منتصر وسفّاح اور ان سے مراد

عن جابر قال : سمعت ابا جعفر علیہ السّلام یقول : واللہ لیملکنّ رجل منّا اھل البیت الارض بعد موتہ ثلاثمائۃ سنۃ ویزداد تسعًا قال : فمتٰی ذلك ؟ قال : بعد موت القائم ، قال : قلتُ :

وكم يقوم القائمُ فى عالمه حتّى يموت ؟ قال: تسع عشرة سنة، من يوم قيامه الى موته قال: قلت فيكون بعد موته هرج ؟ قال: نعم خمسين سنة۔

قال: ثمّ يخرج المنصور الى الدّنيا فيطلب دمه ودم اصحابه فيقتل ويسبى حتّى يقال لو كان هٰذا من ذرّيّة الانبياء، ما قتل النّاس كلّ هٰذا القتل، فيجتمع النّاس عليه ابيضهم و اسودهم، فيكثرون عليه حتّى يلجئونه الى حرم الله فاذا اشتدّ البلاء عليه، مات المنتصر وخرج السفّاح الى الدّنيا غضبًا للمنتصر، فيقتل كلّ عدوّلنا جائر ويملك الارض كلّها ويصلح الله له امره ويعيش ثلاثمائه سنة ويزداد تسعًا۔

ثمّ قال ابوجعفر علیہ السّلام: یاجابر وهل تدرى من المنتصر و السفّاح ؟ یاجابر المنتصر الحسيّن و السفّاح اميرالمؤمنين صلوات الله عليهم اجمعين

(رواه العياشى فى تفسيره ج ۲ صفہ ۳۲۶)

(ترجمہ روایت ۵)

" جابر سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم امام قائم علیہ السّلام کی وفات کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال تک حکومت کرے گا بلکہ نوسال اور زیادہ (یعنی ۳۰۹ سال)۔

میں نے عرض کیا (فرزندِ رسولؐ !) یہ کب ہوگا ؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السّلام کی وفات کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور امام قائمؑ ظہور کے بعد کتنے عرصے تک دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد (کب) وفات پائیں گے ؟

آپؑ نے فرمایا: اُنیس 19 سال ان کے ظہور سے وفات کے درمیان کا عرصہ ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر ان کی وفات کے بعد تو بڑا ہرج (افراتفری کا عالم) ہوگا ؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ اس کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور

اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور اتنا قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنائیگا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذرّیتِ انبیاء میں سے ہوتا تو اس بےدردی سے لوگوں کو قتل نہ کرتا۔ پھر تمام کالے اور گورے جمع ہو کر اس پر یلغار کریں گے اور اُسے حرمِ خدا میں پناہ لینی پڑے گی۔ اُس پر ہر طرف سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کا انتقال ہو جائے گا تو دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ ہمارے تمام دشمنوں اور ظالموں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا، اللہ اُس کے تمام اُمور کو درست کردے گا۔ پھر وہ تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا: اے جابر! تمہیں معلوم ہے وہ منتصر اور وہ سفّاح کون ہے ؟ اے جابر منتصر تو حضرت امام حسین علیہ السّلام ہیں اور سفاح حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام ہیں۔

(اس حدیث کی روایت تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۳۲۶ میں موجود ہے)

(۶) بارھویں امامؑ کے بعد اُن کے فرزند پہلے مہدی ہوں گے

غط: (غیبت طوسی) راویوں کی ایک جماعت نے بزوفری سے، اُنھوں نے علی بن سنان موصلی سے، اُنھوں نے علی بن الحسین سے، اُنھوں نے احمد بن محمّد بن خلیل سے، اُنھوں نے جعفر بن احمد مصری سے، اُنھوں نے اپنے چچا حسین ابنِ علی سے، اور اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اور آپؑ نے اپنے پدرِ عالی قدر سے، اور آنحضرتؑ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے اور حضرت امیرالمومنین ؑ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات حسرت آیات کی شب ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسنؑ ایک صحیفہ اور دوات قلم لے آؤ۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ اپنا وصیت لکھواتے ہوئے اس منزل پر پہنچے اور فرمایا:

قال رسول اللهؐ: ياعلىُّ إنّه سيكون بعدى اثنا عشر امامًا ومن بعدهم اثنى عشر مهديًّا فانت ياعلىُّ اوّل الاثنى عشر الامام

وساق الحديث الى ان قال: وليسلّمها الحسن عليه السّلام الى ابنه م ح م د المستحفظ من آل محمّد صلّى الله عليه وعليهم، فذلك اثنى عشر امامًا

ثم یکون من بعدہ اثنا عشر مہدیا فاذا حضرته الوفاة فلیسلمها الی ابنه اول المہدیین له ثلاثة اسامی اسم کاسمی واسم ابی وھو عبداللہ واحمد والاسم الثالث المہدی وھو اول المؤمنین۔

(ترجمۂ حدیث ۶)

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے اور تم اے علی! ان بارہ اماموں میں سب سے پہلے امام ہو۔ پھر یکے بعد دیگرے تمام ائمہ کے نام بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اور حسن یہ عہدۂ امامت اپنے فرزند م ح م د کے سپرد کر دیں گے جو آلِ محمدؐ میں سے محفوظ اور باقی رہیں گے اور اس طرح یہ بارہ امام پورے ہو جائیں گے اور اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب بارہویں امام کا وقت وفات قریب ہوگا تو آپ یہ کارِ ہدایت اپنے فرزند کے سپرد کر کے جائیں گے اور اس طرح وہ پہلے مہدی ہوں گے اور ان کے تین نام ہوں گے ایک میرا نام، ایک میرے پدر بزرگوار کا نام اور وہ عبداللہ اور احمد ہوگا اور تیسرا نام مہدی ہوگا، اور وہ اول المومنین ہوں گے۔"

⑦ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سیّد علی بن عبدالحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے فرمایا:

"انّ منّا بعد القائم علیہ السلام اثنا عشر مہدیّا من ولد الحسین"

امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے اولادِ امام حسین علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔" (منتخب البصائر)

⑧ مسجدِ سہلہ منزلِ امام قائمؑ ہوگی

ابی نے سعد سے، سعد نے جامورانی سے، جامورانی نے حسین بن سیف سے حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضرمی سے، اور حضرمی نے حضرت ابوجعفر اور حضرت ابوعبداللہ علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کوفہ کے بارے میں: "فیھا مسجد سہیل الّذی لم یبعث اللہ نبیّاً الّا وقد صلّی فیه، ومنھا یظھر عدل اللہ، وفیھا یکون قائمه والقوّام من بعدہ وھی منازل النبیّین والاوصیاء والصّالحین۔"

ترجمۂ روایت: "وہاں ایک مسجدِ سہیل ہے ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اُس نے وہاں آکر اس مسجد میں نماز پڑھی۔ وہیں سے عدلِ الٰہی ظاہر ہوگا اور اسی میں امام قائم ہوں گے اور ان کے بعد اور بہت سے قائم ہوں گے وہ مسجد انبیاء، واوصیاء اور صالحین کی منزل ہے۔

بیان: ھذہ الاخبار مخالفة للمشھور وطریق التاویل احد وجھین

الاوّل: ان یکون المراد بالاثنی عشر مہدیّا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسائر الائمة سوی القائم علیہ السلام بان یکون ملکھم بعد القائم ؑ وقد سبق انّ الحسن بن سلیمان اوّلھا بجمیع الائمة وقال برجعة القائم علیہ السلام بعد موته وبه ایضاً یمکن الجمع بین بعض الاخبار المختلفة الّتی وردت فی مدّة ملکه علیہ السلام۔

والثانی ان یکون ھؤلاء المہدیّون من اوصیاء القائم ھادین للخلق فی زمن سائر الائمة الّذین رجعوا لئلّا یخلو الزّمان من حجّة، وان کان اوصیاء الانبیاء والائمة ایضاً حججاً واللہ تعالیٰ یعلم۔"

ترجمہ: نوٹ: مندرجہ بالا تمام روایات مشہور کے خلاف ہیں جن کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے

پہلی صورت: یہ کہ بارہ مہدی سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ سوائے امام مہدی علیہ السلام کے ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی حکومت امام قائمؑ کے بعد ہوگی۔ چنانچہ اس سے جو روایت ہے اس میں حسن بن سلیمان نے بھی سارے ائمہ مراد لیے ہیں اور بعد وفاتِ قائم اُن کی رجعت کے قائل ہیں۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ یہ سارے مہدی امام قائمؑ کے اوصیاء میں سے ہوں گے جو ائمہ طاہرینؑ کے دورِ رجعت میں ہدایتِ خلق پر مامور ہوں گے تاکہ زمانہ کبھی حجت سے خالی نہ رہے۔ اگرچہ اوصیاء، انبیاء اور ائمہ طاہرینؑ بھی بہر حال حجتِ الٰہی ہیں۔

واللہ تعالیٰ بہترین جاننے والا ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

بحارُ الانوار
باب ۳۱
سی و یک
اہلِ قم کا ایک خط
توقیع کی تصدیق کے لیئے
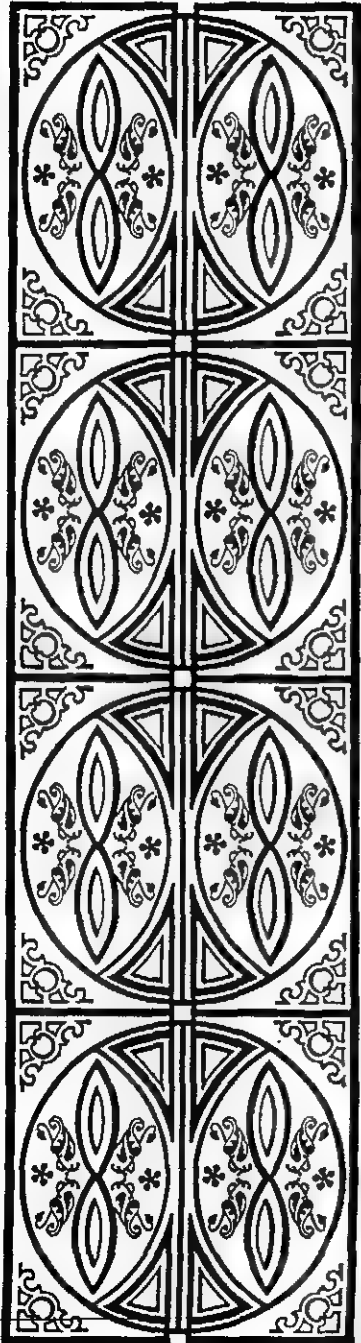
بحار الانوار
باب ۳۱
سی و یک
اہلِ قم کا ایک خط
توقیع کی تصدیق کے لیئے
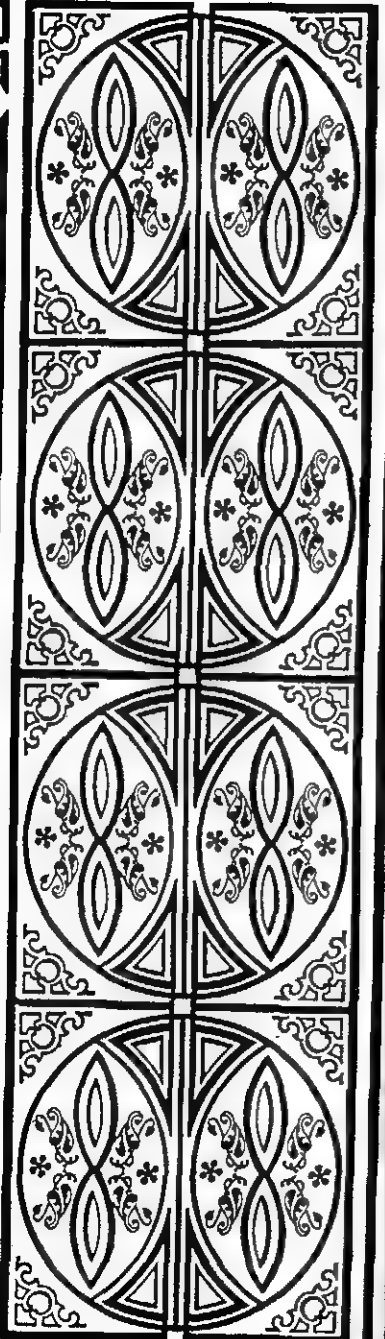
باب ۳۱

(۱) اہلِ قُم کا ایک خط توقیع کی تصدیق کیلئے

ایک جماعت نے ابوالحسن محمّد بن احمد بن داوُد قمی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نوبختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابوالقاسم حسین بن رَوح کا لکھایا اور املا کرایا ہوا تھا، اُس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو قُم سے بھیجے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السّلام (امام قائمؑ) کے تحریر کردہ ہیں یا محمّد بن علی شلمغانی کے ہیں۔ اِس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کیے ہیں۔ تو ان مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا:

"بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ قد وقفنا علیٰ ھٰذہ الرقعۃ وما تضمّنتہ، فجمیعہ جوابنا ولا مدخل للمخذول الضّالِّ المضلِّ المعروف بالعزاقریِّ لعنۃ اللّٰہ فی حرف منہ وقد کانت اشیاء خرجت الیکم علی یدی احمد بن ھلال وغیرہ من نظرائہ وکان من ارتدادھم عن الاسلام مثل ما کان من ھذا علیہ لعنۃ اللّٰہ وغضبہ

ترجمہ توقیع۔ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے، یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخذول وضال ومضل (راندۂ درگاہ گمراہ اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے ساتھ دیگر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہونچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہوگیا۔ ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرمائے۔

(سائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کرا چکا ہوں)

فخرج الجواب الا من استثبتّ فانہ لاضرر فی خروج ما خرج علی ایدیھم وانّ ذٰلک صحیح۔

و روی قدیما عن بعض العلماء علیھم السّلام والصّلوٰۃ انّہ سئل عن مثل ھٰذا بعینہ فی بعض من غضب اللّٰہ علیہ وقال علیہ السّلام "العلم علمنا، ولاشیء علیکم من کفر من کفر فما صحّ لکم ممّا خرج علیٰ یدہ بروایۃ غیرہ من الثقات رحمھم اللّٰہ، فاحمدوا اللّٰہ واقبلوہ وما شککتم فیہ او لم یخرج الیکم فی ذٰلک الّا علیٰ یدہ فردُّوہ الینا لنصحّحہ او نبطلہ، واللّٰہ تقدّست اسماؤہ وجلّ ثناؤہ ولیُّ توفیقکم وحسیبنا فی اُمورنا کلّھا ونعم الوکیل۔

(ترجمہ)

پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہو آیا کہ "جس توقیع کی تمہیں پہلے تصدیق ہوچکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آتی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔

اور بعض علمائے اہلبیت علیہم السّلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لیے کیا گیا تھا جو مغضوب الٰہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہونچے جس کی تصدیق و توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اسے قبول کرلو۔ اور جس میں تم لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مردِ ثقہ سے تم تک پہونچی ہو تو اس کے لیے ہماری طرف رجوع کرو ہم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں، اُس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے، وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام اُمور میں ہم لوگوں کے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔"

(۲)

ابن نوح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابوالحسین محمّد بن علی بن تمام نے بیان کی، اُنھوں نے کہا کہ میں نے یہ توقیع اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابوالحسن بن داوُد کے پاس تھی

اورجب ابوالحسن بن داؤد تشریف لائے تومیں نے وہ نقل انھیں پڑھ کر سنائی ۔ اور اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ اسی نسخے کو بعینہٖ اہلِ قم نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اوراس کی پشت پراس کا جواب احمد بن ابراہیم نوبختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا ' اور یہ نسخہ ابوالحسن بن داؤد کے پاس سے حاصل ہوا۔

وہ نسخہ کتاب جو اہلِ قم نے توثیق کیلئے روانہ کیا تھا

مسائلِ محمدّ بن عبداللہ بن جعفر حمیری :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزّت بخشے ' آپ کی مدد فرمائے ' سعادت وسلامتی نصیب فرماتا رہے ' اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے آپکی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے ' اُس کا بہترین فضل وکرم آپ پر رہے ' اگر آپ کو کوئی گزند وغیرہ پہونچنے والی ہو تو وہ مجھے پہنچ جائے ۔ لوگ قرب ومنزلت کے لیے ایکدوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر آپ جسے قبول فرمائیں وہی مقبول ہے اور جسے رد فرمادیں وہ پست ہوگا ۔ اور ہم اِس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ۔ خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے شہر میں بھی ذی جود وسربرآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ہے جو قربِ منزلت کے لیے ایک دوسرے پر متنافس (رغبت رکھنے والے اور سبقت کرنے کے خواہش مند اور متقابل ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شاملِ حال رہے ۔ آپ کا ایک خط ان میں سے کچھ لوگوں کو ملا۔ (جواب) یہ صحیح ہے ۔

نیز علی بن محمدّ بن حسین بن مالک المعروف بہ مالک بادوکہ نے ایک تحریر دکھائی جس سے اس کو صدمہ ہوا اور مجھ سے اُس نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ اُسے کیا دکھ ہوا ۔ اگر میرا یہ لکھنا کوئی گناہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں ' اور اگر نہیں ' تو پھر میں اُس سے ایسی بات کروں جس سے اُس کی تشفّی ہوجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ (توقیع) " لم نکاتب اِلّا من کاتبنا "

(ترجمۂ توقیع) " ہماری جس سے خط وکتابت ہے بس اُسی سے ہوتی ہے کسی اور سے نہیں ہے ۔ "

سوال : نیز اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے اپنے فضل وکرم کا عادی بنادیا ہے ۔ اِس لیے میری جسارت معاف فرمائیں گے ۔ آپ کے پیشِ نظر فقیہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ:

عالم علیہ السّلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام) سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ :

سوال : " ایک پیشنماز لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ دورانِ نماز اس پر کوئی حادثہ ہوگیا (مرگیا) تو اب جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ کیا کریں ؟

جواب : (آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا :) " یؤخّر ویقدم بعضھم و یتمّ صلاتھم و یغتسل من مسّہ "

یعنی : اُس کو پیچھے کردیا جائے گا اور ماموین میں سے ایک آگے بڑھ کر لوگوں کی نماز پوری کرائے گا ۔ اور جس جس نے مردہ امام کو مَس کیا ہے وہ غسلِ مسِ میّت کرے گا ۔

توقیع : " لیس علیٰ من نحّاہ اِلّا غسل الید واذالم تحدث حادثۃ تقطع الصّلاۃ تمّم صلاتہ مع القوم : "

ترجمہ : جن لوگوں نے اس کو اُٹھا کر پیچھے کیا ہے وہ صرف اپنے ہاتھ دھولیں ۔ اور اگر کوئی ایسا حادثہ نہ ہوا ہو جس سے نماز قطع ہوگئی ہو تو وہی امام قوم کے ساتھ نماز کو تمام کرے گا ۔

سوال : نیز عالم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی میّت کو چھولے درآنحالیکہ ابھی اس میں حرارت باقی ہو ' تو وہ اپنے ہاتھ دھولے ۔ اور اگر اُس نے میّت کے سرد ہونے کے بعد اُسے چھولیا ہے تو اس پر غسلِ مَس میّت واجب ہوگا ۔ اور یہ امامِ جماعت (جو نمازِ جماعت کے دوران مرگیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ابھی حرارت باقی ہوگی اور اس کو چھونا حرارت باقی رہنے کے دوران ہوگا لہٰذا عمل وہی ہوگا ۔) (یعنی صرف ہاتھ دھولینا) اور زیادہ قرینِ قیاس یہ ہے کہ اس کو لوگ کپڑوں سمیت اٹھائیں گے لہٰذا ان پر غسلِ مسِ میّت کیسے واجب ہوگا ۔

توقیع : " اِذا مَسّہٗ عَلیٰ ھذہ الحال لم یکن علیہ اِلّا غسل یدہ "

ترجمہ : " جب میّت کو اس حالت میں مس کرے (کہ اس میں حرارت باقی ہو) تو سوائے ہاتھ دھولینے کے اور کچھ نہیں ہے ۔ "

سوال : " اگر کوئی شخص نمازِ جعفرِ طیّار پڑھتے ہوئے قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح (ذکر) بھول جائے اور اسی نماز میں آگے بڑھ کر یاد آجائے ' تو کیا جہاں یاد آئے وہیں وہ بھولی ہوئی تسبیح پڑھ لے یا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے (نماز پڑھتا رہے) ؟

توقیع : اذا ھو سہا فی حالۃ من ذٰلک ثمّ ذکر فی حالۃ اُخریٰ قضیٰ مافاتہ فی الحالۃ التی ذکر ۔ "

ترجمۂ توقیع : "جب اس سے ان حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو ہوا ہے اور اسی نماز میں اُسے آگے بڑھ کر یاد آیا تو جہاں اُس کو یاد آیا ہے وہیں جو چیز فوت ہو گئی ہے اُس کو بجا لائے۔

سوال : ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ اُس کے جنازے میں شریک ہو سکتی ہے ؟

توقیع : یخرج فی جنازته۔

ترجمہ : (ہاں) وہ جنازے میں شریک ہو سکتی ہے۔

سوال : کیا وہ زمانۂ عدّۃ میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لیے جا سکتی ہے ؟

توقیع : تزور قبر زوجها، ولا تبيت عن بيتها۔

ترجمہ : اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جا سکتی ہے، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے۔

سوال : کیا وہ کوئی حق ادا کرنے کے لیے جو اس پر لازم ہے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گھر سے جب تک عدّۃ میں ہے باہر نہیں نکل سکتی ؟

توقیع : "اذا كان حقٌ خرجت و قضته، و اذا كانت لها حاجة لم يكن لها من ينظر فيها خرجت لها حتّى تقضى، ولا تبيت عن منزلها۔

ترجمہ : "اگر کوئی حق ہے تو اس کو ادا کرے، بلکہ اگر اُسے کوئی ضرورت ہو اور اس کا کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اپنی ضرورت پوری کرے گی، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے گی کہیں اور نہیں۔

سوال : نمازہائے فریضہ وغیرہ میں قرآن پڑھنے کے ثواب میں عالم علیہ السّلام (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"عجباً لمن لم يقرأ فى صلاة " اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ" كيف تقبل صلاة و روى "ما ذكت صلاة لم يقرأ فيها بقُلْ هو اللّٰهُ اَحَدٌ" و روى ۔ اَنَّ مَنْ قرأ فى فرائضه "اَلْهُمَزَةِ" اُعطى من الدّنيا"۔

فهل يجوز ان يقرأ الهُمَزَة، و يدع هٰذه السور الّتى ذكرناها ؟ مع ما قد روى انّه لا تقبل الصلاة ولا تزكو الّا بهما۔

ترجمہ سوال : "(امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا:) مجھے تعجّب ہے، اُس شخص پر جو اپنی نماز میں اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ" نہیں پڑھتا اس کی نماز کیسے قبول ہو گی اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ : "اس شخص کی نماز کبھی پاک و پاکیزہ نہ ہو گی جو اُس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۂ اخلاص) نہیں پڑھتا۔ تیسری روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اپنی نمازہائے فریضہ میں سورۃ "اَلْهُمَزَةِ" کی تلاوت کرے گا اُس کو دنیا عطا کی جائے گی۔"

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں سورۃ "اَلْهُمَزَةِ" کی تلاوت کرے اور مذکورہ بالا سوروں کو چھوڑ دے، جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہو گی، یا اُس کی نماز پاک و پاکیزہ نہ ہو گی ؟

توقیع : "الثواب فى السور علىٰ ما قد روى واذا ترك سورة ممّا فيها الثواب وقرأ قل هو الله احد، و اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ، لفضلهما اُعطى ثواب ما قرأ وثواب السورة الّتى ترك ويجوز ان يقرأ غيرها بين السورتين وتكون صلاة تامّة، ولكن يكون قد ترك الفضل۔"

ترجمۂ توقیع : "روایت میں سوروں کی قرأت کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جن سوروں کے پڑھنے میں ثواب ہے اگر اُنھیں چھوڑ کر قل هو الله احد اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھا جائے جس کی روایت وارد ہوئی ہے تو پڑھنے والے کو اُس سورے کا ثواب بھی عطا ہو گا جس کو اُس نے پڑھا ہے اور اس سورے کا ثواب بھی عطا ہو گا جس کو اُس نے ترک کیا ہے۔ ویسے ان دونوں سوروں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھنا بھی جائز ہے اور اس کی نماز پوری ہو جائے گی، مگر یہ ہو گا کہ اُس نے افضل کو ترک کر دیا۔

سوال : وداعِ ماہِ رمضان کب ہو گا ؟ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دعائے وداعِ ماہِ رمضان اس کی آخری شب میں پڑھی جائے، کوئی کہتا ہے کہ جب شوّال کا چاند دیکھے اُس وقت پڑھے۔

توقیع : العمل فى شهر رمضان فى لياليه والوداع يقع فى آخر ليلة منه، فان خاف ان ينقص جعله فى ليلتين۔

ترجمۂ توقیع : ماہِ رمضان کے اعمال اس کی شبوں میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا وداعِ ماہِ رمضان کی دعاء

اُس کی آخری رات میں ہوگی، ہاں اگر ڈر ہے کہ کمی نہ واقع ہو تو آخر کی دُو راتوں میں پڑھے"

سوال : قولِ خدا: " اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝" (سورۂ تکویر آیت ۱۹)
اِس سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر " ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝" یہ قوت کیا ہے۔ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ (تکویر ۲۰-۲۱)
یہ اطاعت کیسی ہے اور وہ کہاں ہے۔ ؟
خدائے عزّوجلّ آپ کی عزّت و بزرگی کو بلند فرمائے۔ براہِ کرم میرے یہ تمام مسائل آپ کسی موثق فقیہ سے دریافت کر کے مجھے مطّلع کریں اور محمّد بن حسین بن مالک کے متعلّق بھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں تاکہ اس کو اطمینان ہو اور میرے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا فرمائیں۔

توقیع : "جمع الله لك ولاخوانك خير الدّنيا والآخرة "

ترجمہ : " اللہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی جمع کرے۔"
اللہ آپ کی عزّت ہمیشہ قائم رکھے، آپ کی مدد کرے، کرم کرے، آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور اگر آپ کو کوئی گزند پہونچتا ہو تو آپ کے بدلے مجھے پہونچ جائے۔ الحمد للہ ربّ العالمین و صلّی اللہ علیٰ محمّدٍ وآلہ اجمعین۔

(۲) حضرتِ امامِ زمانہؑ کی خدمت میں ایک اور خط

ایک دوسری کتاب میں ایک اور خط ہے جس میں مندرجہ ذیل سوالات ہیں جو نوّابین میں سے کسی کو لکھا گیا تھا۔

سوال : اللہ تعالیٰ آپ کی قدر و عزّت دائم و قائم رکھے۔ آپ میرے لیے کسی فقیہ (امام قائمؑ) سے یہ مسائل دریافت فرما کر مطّلع کیجیے:

سوال : "جب کوئی مصلّی (نماز گذار) پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اُس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر کہنا واجب نہیں، بلکہ اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہہ لے۔

جواب : (قالؑ:) اِنّ فيه حديثين: امّا احدهما فانّه اذا انتقل من حالة الى حالة اُخرٰى فعليه تكبير، وامّا الآخر فانّه

روى اَنّهٗ اِذا رفع رأسه من السجدة الثانية فكبّر ثمّ جلس ثمّ قام، فليس عليه للقيام بعد القعود تكبير، وكذلك التشهّد الاوّل، يجرى هٰذا المجرى، وبِاَيّهما اَخذت من جهة التسليم كان صوابًا۔

سوال : جب کوئی مصلّی پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اس پر تکبیر واجب نہیں۔ بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہہ لے۔

ترجمہ :

جواب : آپ نے اس کا یہ جواب دیا کہ اِس سلسلے میں دُو روایتیں ہیں: پہلی روایت تو یہ کہ: "جب مصلّی نے دوسرے سجدے سے سر اُٹھایا تو تکبیر کہے گا، پھر بیٹھے گا، پھر کھڑا ہوگا تو قعود کے بعد قیام کے لیے اس کو تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح تشہدِ اوّل کا بھی یہی حکم ہے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو لے لیا جائے وہ درست ہے۔

سوال : وعن الفصّ الخُماهن هل تجوز فيه الصلاة اِذا كان فى اصبعه ؟

الجواب : فيه كراهة اَن يُصلّى فيه، وفيه اِطلاق، والعمل على الكراهية۔

ترجمہ سوال : نیز یہ بھی دریافت فرمائیں کہ وہ انگوٹھی جس میں حجر الحدید کا نگینہ جڑا ہوا ہو کیا اس کو اپنی انگلی میں پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ترجمہ جواب : ایسی انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ امرِ مکروہ کرتا ہے

سوال : وعن رجل اشترى هديًا لرجل غائب عنه، وسأله ان ينحر عنه هديًا بمنى فلمّا اَراد نحر الهدى نسى الرجل ونحر الهدى، ثمّ ذكره بعد ذلك اَيجزى عن الرجل اَم لا ؟

الجواب : لا بأس بذلك وقد اَجزأ عن صاحبه۔

ترجمۂ سوال : اور یہ بھی پوچھا ہے کہ ایک شخص نے کسی شخصِ غائب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اُس شخصِ غائب نے اُس سے یہ کہا تھا کہ تم میری جانب سے منیٰ میں قربانی کر دینا۔ لیکن جب اُس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو اُس شخصِ غائب کا نام بھول گیا اور قربانی کے بعد اُسے یاد آیا، تو کیا یہ اُس شخصِ غائب کی طرف سے قربانی ہوگئی۔ ؟

ترجمۂ جواب : اِس میں کوئی ہرج نہیں ، اُس شخصِ غائب کی طرف سے قربانی ہوگئی۔

۶۹

السؤال : وعندنا حاكة مجوس يأكلون الميتة ، ولا يغتسلون من الجنابةِ وَينسجون لنا ثيابًا فهل يجوز الصلاة فيها من قبل أن يغسل ؟

الجواب : لا بأس بالصلاةِ فيها۔

ترجمۂ سوال : ہمارے یہاں کچھ مجوسی جولاہے (کپڑا بُننے والے) ہیں جو مُردار کھاتے ہیں اور غسلِ جنابت نہیں کرتے ، تو اُن کے بُنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے ؟

ترجمۂ الجواب : اُن کپڑوں کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

۶۹

السؤال : وعن المصلّی یکون فی صلاة اللیل فی ظلمة فاذا سجد یغلط بالسجّادة ، و یضع جبهته علی مِسح او نِطع فاذا رفع رأسه وجد السجّادة ، هل یعتدّ بهذه السجدة ام لا یعتدّ بها۔

ترجمۂ سوال : ایک شخص تاریکی (اندھیرے) میں نمازِ شب پڑھ رہا ہے۔ جب سجدے میں جاتا ہے تو غلطی سے اُس کی پیشانی سجدہ گاہ کے علاوہ کسی اور چیز جیسے فرش وغیرہ پر پڑ جاتی ہے اب جب سر اُٹھاتا ہے تو اُسے سجدہ گاہ مل جاتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اُس سجدے کو شمار کرے یا نہیں ؟

الجواب : ما لم یستو جالسًا فلا شیء علیه فی رفع رأسه لطلب الخُمرة

ترجمہ : جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھ جاتا ہے تو سجدہ گاہ تلاش کرنے کے لیے سر اُٹھا سکتا ہے۔

السؤال : وسأله عن القنوت فی الفریضة اذا فرغ من دعائه أن یردّ یدیه علی وجهه وصدره للحدیث الّذی روی انّ الله عزّوجلّ اَجلّ من اَن یردّ عبده صفرا بل یملأها من رحمته ام لا یجوز ؟ فانّ بعض اصحابنا ذکر انّه عمل فی الصلاة۔

ترجمۂ سؤال : جب کوئی شخص نمازِ فریضہ میں دُعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور اپنے سینے پر پھیرے ؟ اِس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ عزّت و جلال والا اِس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کردے ، بلکہ جو دُعا کرتا ہے وہ اُس کے ہاتھ کو رحمت سے بھر دیتا ہے۔ یا یہ ہاتھ پھیرنا جائز نہیں ہے اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ سر اور سینے پر ہاتھ پھیرنا نماز میں ایک زائد عمل ہے۔

الجواب : (فأجاب علیه السّلام) ردّ الیدین من القنوت علی الرأس والوجه غیر جائز فی الفرائض والّذی علیه العمل فیه إذا رفع یده فی قنوت الفریضة ، وفرغ من الدّعاء أن یردّ بطن راحتیه مع صدره تلقاء رکبتیه علی تمهّل ویکبّر ویرکع والخبر صحیح وهو فی نوافل النهار واللیل ، دون الفرائض والعمل به فیها افضل۔

ترجمۂ جواب : پس امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا : نمازِ فریضہ کے قنوت کی دُعا سے فارغ ہو کر چہرے اور سر پر ہاتھ پھیرنا ناجائز ہے۔ وہ چیز جس پر عمل ہے وہ یہ کہ جب نمازِ فریضہ میں انسان دُعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے سینے سے ملاتا ہوا گھٹنوں پر لے جائے۔ تکبیر کہے اور رکوع کرے۔ اور حدیثِ مذکور صحیح ہے اور وہ نوافلِ شب و روز کے لیے ہے فرائض کے لیے نہیں اور اس میں اس پر عمل افضل ہے۔

۶۹

السؤال : وسأل من سجدة الشکر بعد الفریضة ، فانّ بعض اصحابنا ذکر انّها بدعة فهل یجوز أن یسجدها الرّجل بعد الفریضة وإن جاز ففی صلاة المغرب هی بعد الفریضة أو بعد الاربع رکعات النافلة۔

ترجمۂ سوال : نمازِ فریضہ کے بعد سجدۂ شکر بجالانا اس کے متعلق ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے؟ دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا کسی شخص کا نمازِ فریضہ کے بعد سجدۂ شکر بجالانا جائز ہے؟ اور اگر جائز ہے تو یہ نمازِ مغرب کے تین رکعتوں کے بعد ہی سجدۂ شکر بجالائے یا چار رکعت نافلۂ مغرب کے بعد؟

الجواب : (فأجاب علیہ السّلام : سجدة الشكر من ألزم السنن وأوجبها ، و لم يقل إنَّ هٰذه السجدة بدعة إلّا من أراد أن يحدث في دين الله بدعة ، وامّا الخبر المروئ فيها بعد صلاة المغرب و الاختلاف في انّها بعد الثلاث أو بعد الاربع ، فانَّ فضل الدّعاء والتسبيح بعد الفرائض على الدّعاء بعقيب النوافل كفضل الفرائض على النوافل والسجدة دعاء وتسبيح ، والافضل ان يكون بعد الفرض ، فان جعلت بعد النّوافل ايضًا جاز

ترجمۂ جواب : امامؑ نے جواب میں فرمایا: "سجدۂ شکر تو واجب ترین و لازم ترین سنّت ہے جو شخص اس کو بدعت کہتا ہے وہ خود دین میں بدعت پھیلانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے متعلق جو حدیث مروی ہے وہ یہ کہ نمازِ مغرب کے بعد سجدۂ شکر ہونا چاہیے۔ اس میں اختلاف ضرور ہے کہ مغرب کی تین رکعت نماز کے بعد ہی ہو یا اس کے نافلہ کے چار رکعت کے بعد، تو جس طرح نمازِ فریضہ کو نمازِ نافلہ پر فضیلت ہے اسی طرح بعد نمازِ فریضہ تسبیح اور دعاء کو بعدِ نافلہ تسبیح و دعاء پر بھی فضیلت حاصل ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ بعدِ فریضہ سجدۂ شکر ادا کیا جائے۔ ویسے اگر بعدِ نوافل بھی سجدۂ شکر ادا کیا جائے تو جائز ہے۔

الد

۶

السؤال : وسأل انّ لبعض إخواننا ممن نعرفه ضيعة جديدة بجنب ضيعة خراب للسلطان فيها حصّة واكرته ربما زرعوا حدودها ، وتؤذيهم عمّال السلطان ، ويتعرّض في الأكل من غلّات ضيعة وليس لها قيمة لخرابها ، وانّما هي بائرة منذ عشرين سنة ، وهو يتحرّج من شرائها لأنّه يقال: إنّ هٰذه الحصّة من هٰذه الضيعة ، كانت قبضت عن الوقف قديمًا للسلطان ، فان جاز شراؤها من

السلطان ، وكان ذٰلك صوابًا كان ذٰلك صلاحًا له وعمارة لضيعته وإنّهٗ يزرع هٰذه الحصّة من القرية البائرة لفضل ماء ضيعة العامرة ، وينحسم عنه طمع اولياء السلطان ، وإن لم يجز ذٰلك عمل بما تأمره إن شاء الله۔

ترجمۂ سؤال : میرے ایک برادرِ مومن کے پاس کاشت کی ایک زمین ہے اور اسی سے متّصل حکومت کی ایک بنجر زمین ہے جو غیر آباد ہے اس میں کھڈّے اور گڑھے ہیں کبھی کبھی اس کے حدود میں بھی بیج پڑ جاتا ہے جس پر عمّالِ حکومت تنگ کرتے ہیں اور اِدھر اُدھر کی پیداوار نہیں لینے دیتے حالانکہ ابھی اس زمین کی کوئی قیمت نہیں، اس لیے کہ وہ بیس سال سے بنجر اور غیر آباد (غیر ذی زرع) ہے اور یہ برادرِ ایمانی اس کے خریدنے میں پس وپیش کر رہا ہے اس لیے کہ مشہور یہ ہے کہ یہ زمین وقف کی تھی جس پر حکومت نے قبضہ کر رکھا ہے۔ تو کیا زمین کے اس حصّے کا حکومت سے خرید لینا جائز ہے تاکہ عمّالِ حکومت کی ایذا رسانی سے محفوظ رہا جاسکے۔

الجواب : آپؑ نے جوابًا فرمایا: فأجابه علیہ السّلام:

" لايجوز ابتياعها إلّا من مالكها أو بأمره ورضا منه۔

ترجمۂ جواب : آپؑ نے جواب میں فرمایا: کوئی زمین اُس کے مالک کی اجازت یا اس کی مرضی کے بغیر نہیں خریدی جاسکتی۔

۶

السؤال : وسأله الدّعاء له

ترجمہ : اور ایک شخص کے لیے آپؑ سے دُعاء کی درخواست کی گئی۔

الجواب : فخرج الجواب : جاد الله عليه بما هو أهله ايجابنا حقّه۔۔۔۔

ترجمہ : پس جواب آیا: اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرماتے جس کا وہ اہل ہے

... وأن يصلح له من امر دينه ودُنياه مايحبّ صلاحه انه وليٌّ قدير

اور اس کے تمام دینی و دنیاوی امور کو درست فرماتے اس لیے کہ وہ ولیٔ قدیر ہے

۴ چند مسائل جو ۳۰۸ھ میں دریافت کیے گئے

۳۰۸ھ میں حضرت امام صاحب الزّمانؑ کو ایک عریضہ لکھا گیا جس میں آپؑ سے چند مسائل دریافت کیے گئے۔ وہ عریضہ یہ تھا۔

(وہ عریضہ یہ ہے:) بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ اطال اللہ بقاءك و ادام عزّك و كرامتك و سعادتك و سلامتك و اتمّ نعمته عليك و زاد فی إحسانه اليك ۔ وجميل مواهبه لديك و فضله عليك و جزيل قسمه لك وجعلنی من السوء كلّه فداك وقدّمنی قبلك، انّ قبلنا مشايخ وعجايز يصومون رجب منذ ثلاثين سنة واكثر ويصلون شعبان بشهر رمضان، وروى لهم بعض اصحابنا انّ صومه معصية ۔

ترجمۂ عریضہ: اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزّت و بزرگی وسعادت وسلامت کے ساتھ طولِ عمر عطا فرمائے، اور آپ پر اپنی نعمتیں تمام فرمائے، آپ پر اپنا فضل و احسان رکھے، ہر گزندو آسیب سے آپ کو محفوظ رکھے اور مجھے آپ پر فدا کرے ۔

سوال: دریافت یہ کرنا ہے کہ یہاں کچھ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں تیس[۳۰] سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے ماہِ رجب میں روزے رکھتی ہیں اور ماہِ شعبان میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رمضان سے ملا دیتی ہیں مگر اُن سے بعض ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ روزے معصیت ہے ۔

الجواب: فأجاب: قال الفقيه عليه السّلام: يصوم منه اياماً الى خمسة عشر يوماً ثمّ يقطعه الّا ان يصومه عن الثلاثة الايام الفائتة للحديث انّ "نعم شهر القضاء رجب"

ترجمہ: فقیہ علیہ السّلام (حضرت صاحب الزّمان علیہ السّلام) نے جواب دیا کہ وہ ماہ رجب میں زیادہ سے زیادہ پندرہ دن روزے رکھیں پھر چھوڑ دیں اِلّا یہ کہ وہ اپنے تین دن کے قضا روزے رکھیں، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ماہِ رجب قضا روزوں کے لیے بہتر مہینہ ہے ۔

٭

السؤال: وسأل عن رجل يكون فی محمله والثلج كثير بقامة رجل فيتخوّف ان نزل الغوص فيه، وربما يسقط الثلج وهو على تلك الحال ولا يستوى له ان يلبّد شيئاً منه لكثرته وتهافته، هل يجوز له ان يصلّى فی المحمل الفريضة ؟ فقد فعلنا ذلك اياماً فهل علينا فی ذلك إعادة ام لا ؟

الجواب: لا بأس به عند الضرورة والشدّة ۔ اگر برفباری اتنی ہی شدید ہے اور ضرورت بھی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے

السؤال: وسأل عن الرّجل يلحق الامام وهو راكع، فيركع معه ويحتسب تلك الركعة، فانّ بعض اصحابنا قال: إن لم يسمع تكبيرة الرّكوع فليس له ان يعتدّ بتلك الرّكعة ۔

ترجمہ: آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نمازِ جماعت میں اُس وقت شریک ہوا جب امام رکوع میں تھا، اُس نے بھی امام کے ساتھ رکوع کیا اور وہ اس کو اپنی رکعت شمار کرتا ہے مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اُس نے رکوع کی تکبیر نہیں سُنی تو وہ اُس کو اپنی رکعت شمار نہیں کر سکتا ؟

الجواب: فأجاب عليه السّلام اذا لحق مع الامام من تسبيح الركوع تسبيحة واحدة اعتدّ بتلك الركعة، وان لم يسمع تكبيرة الركوع

ترجمہ: اگر وہ جماعت کے اندر امام کے رکوع کی تسبیح میں سے ایک تسبیح میں بھی شریک ہو گیا تو وہ اس کی رکعت شمار ہو گی خواہ اُس نے تکبیرِ رکوع سُنی ہو یا نہ سُنی ہو ۔

٭

السؤال: وسأل عن رجل صلّى الظهر ودخل فی صلاة العصر، فلمّا ان صلّى من صلاة العصر ركعتين استيقن انّه صلّى الظهر ركعتين، كيف يصنع ؟

ترجمہ: ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگا، ابھی وہ دو ہی رکعت پڑھی تھیں کہ اس کو یقین آ گیا کہ اس نے ظہر کی دو ہی رکعت پڑھی تھیں اب ایسی صورت میں کیا کرے ؟

الجواب: فأجاب عليه السّلام إن كان أحدث حادثة جعل الركعتين الأخيرتين تتمّة لصلاة الظهر وصلّى العصر بعد ذلك ۔

ترجمہ: آپؑ نے جواب میں فرمایا: اگر دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہو گئی تھی کہ جس سے نماز قطع کرنی پڑتی تھی تو نمازِ ظہر کا اعادہ کرے گا اور اگر ایسا نہیں ہوا تھا تو اس آخری دو رکعتوں کو وہ نمازِ ظہر کا تتمہ قرار دے دے اس کے بعد نمازِ عصر پھر سے پڑھے ۔

٭

السؤال: وسأل عن اهل الجنّة، هل يتوالدون اذا دخلوها ام لا ؟

ترجمہ: اور اہلِ جنّت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وہ جنّت میں داخل ہوں گے تو وہاں اُن میں توالد و تناسل ہو گا ؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: انّ الجنّة لاحمل فیہا للنساء ولا ولادة ولا طمث، ولا نفاس، ولا شقاء بالطفولیّة، وفیہا ما تشتہیہ الأنفس، وتلذّ الأعین، کما قال سبحانہ فاذا اشتہی المؤمن ولداً خلقہ اللہ عزّ وجلّ بغیر حمل ولا ولادة علی الصّورة الّتی یرید کما خلق آدم علیہ السلام عبرة۔

الجواب ترجمہ: جنت میں نہ کوئی عورت حاملہ ہوگی اور نہ اس کے بطن سے ولادت ہوگی نہ انھیں حیض آئے گا، نہ نفاس، نہ بچوں کی پرورش کی مشقت۔ وہاں وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس میں وہی ہوگا جس کی ان کے نفس خواہش کریں گے اور جس سے اُن کی آنکھوں کو لطف آئے گا''

لہٰذا اگر کوئی بندۂ مومن (اپنے لیے) اولاد کی خواہش ظاہر کرے گا تو اللہ عزت وجلال والا اس کے لیے بغیر حمل اور بغیر وضع حمل کے لڑکا پیدا کر دے گا جس طرح اُس نے آدمؑ کو پیدا کیا ہے۔

۶۱

السؤال: وسأل عن الأبرص والمجذوم وصاحب الفالج، ھل یجوز شہادتہم؟ فقد روی لنا أنّہم لا یؤمّون الأصحّاء؟

ترجمہ: کیا مبروص و مجذوم و مفلوج کی گواہی جائز ہے اس لیے کہ روایت میں ہے کہ یہ تندرست لوگوں کی امامت نہیں کرسکتے؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: ان کان ما بہم حادث، جازت شہادتہم، وان کانت ولادة لم تجز۔

ترجمہ: اگر یہ مرض ان لوگوں کو کسی حادثے کی بنا پر ہوگیا ہے تو اُن کی شہادت جائز ہے اور اگر پیدائشی ہے تو اُن کی شہادت جائز نہیں ہے۔

۶۲

السؤال: وسأل عن رجل ادّعی علی رجل ألف درہم، أقام بہا البیّنة العادلة، وادّعی علیہ ایضاً خمسمائة درہم فی صك آخر ولہ بذلك کلّہ بیّنة عادلة وادّعی علیہ ایضاً بثلاث مائة درہم فی صك آخر، ومائتی درہم فی صك آخر، ولہ بذلك کلّہ بیّنة عادلة ویزعم المدّعی علیہ أنّ ھذہ

الصکاك کلّہا قد دخلت فی الصك الّذی بألف درہم والمدّعی ینکر أن یکون کما زعم، فھل تجب علیہ الألف الدّرہم مرّة واحدة او یجب علیہ کما یقیم البیّنة بہ؟ ولیس فی الصکاك استثناء إنّما ھی صکاك علی وجہہا؟

ترجمہ: ایک شخص نے کسی شخص پر ایک ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس کیلئے ثبوت پیش کیا پھر اس پر پانچ سو درہم کا دعویٰ کیا اور اُس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر تین سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویزی ثبوت پیش کیا۔ پھر دو سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا مگر مدّعا علیہ کہتا ہے کہ یہ سب رقوم مل کر ایک ہزار درہم کی دستاویز میں داخل ہیں اور مدّعی اس سے انکار کرتا ہے۔ تو اب وہی ایک ہزار درہم مدّعا علیہ پر واجب ہے یا ان دیگر دستاویزات کی مندرجہ رقم بھی اس پر واجب الادا ہے؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: یؤخذ من المدّعی علیہ ألف درہم، وھی الّتی لاشبہة فیہا وتردّ الیمین فی الألف الباقی علی المدّعی فان نکل فلا حق لہ۔

ترجمہ: مدّعا علیہ سے ایک ہزار کی رقم تو مدّعی وصول کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ باقی رہ گئی ایک ہزار کی متفرق رقمیں تو اس کے لیے مدّعی سے حلف لیا جائے اگر وہ حلف سے انکار کرتا ہے تو اُس کا کوئی حق نہیں۔

۶۳

السؤال: وسأل عن طین القبر، یوضع مع المیّت فی قبرہ، ھل یجوز ذلك أم لا؟

ترجمہ: میت کے ساتھ قبر میں خاکِ شفاء (کربلا کی خاک) رکھی جاتی ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: یوضع مع المیّت فی قبرہ و یخلط بحنوطہ انشاء اللہ۔

ترجمہ: میت کے ساتھ قبر میں خاکِ شفاء (کربلا کی خاک) رکھی جائے اور اس خاک کو حنوطِ میت میں بھی شامل کرلیا جائے۔

۶۴

السؤال: وسأل فقال روی لنا عن الصّادق علیہ السلام انّہ کتب علی ازار

اسماعیل ابنہ (اسماعیل یشهد اَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ۔)
فھل یجوز لنا اَن نکتب مثل ذٰلک بطین القبر اَم غیرہ ؟

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے کفن پر لکھ دیا تھا کہ (اسماعیلؑ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔) کیا ہم لوگوں کے لیے بھی یہ جائز ہے کہ خاکِ شفا یا کسی دوسری چیز سے کفن پر لکھ دیا کریں ؟

الجواب: فاَجاب علیہ السلام : یجوز ذٰلک۔

ترجمہ: آپؑ نے جواب میں لکھا: "یہ جائز ہے۔"

السؤال: وسأل ھل یجوز اَنْ یسبح الرّجل بطین القبر وھل فیہ فضل

ترجمہ: کیا خاکِ شفا کی تسبیح پر تسبیح پڑھنا جائز ہے اور کیا اس میں فضیلت ہے ؟

الجواب: فاَجاب علیہ السلام : یسبح بہ، فما من شیءٍ من التسبیح افضل منہ ومن فضلہ اَنَّ الرّجل ینسی التّسبیح ویدیر السبحۃ فیکتب لہ التسبیح۔

ترجمہ: خاکِ شفا کی تسبیح سے افضل کوئی تسبیح نہیں، اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جائے مگر خاکِ شفا کی تسبیح (کے دانوں کو) اپنے ہاتھ میں گھماتا رہے تو تسبیح پڑھنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

السؤال: وسأل عن السجدۃ علیٰ لوح من طین القبر وھل فیہ فضل ؟

ترجمہ: کیا خاکِ شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی فضیلت ہے ؟

الجواب: فاَجاب علیہ السلام۔ یجوز ذٰلک وفیہ الفضل

ترجمہ: آپؑ نے جواب دیا کہ "ہاں خاکِ شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے"

السؤال: وسأل عن الرّجل یزور قبور الائمۃ علیہم السلام ھل یجوز اَنْ یسجد علی القبر اَم لا ؟

ترجمہ: ایک شخص ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرتا ہے اُس کے لیے قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

وھل یجوز لمن صلّی عند بعض قبورھم علیہم السلام اَن یقوم وراءِ القبر ویجعل القبر قبلۃً ام یقوم عند راسہ اورجلیہ ؟ وھل یجوز اَن یتقدّم القبر ویصلّی ویجعل القبر خلفہ اَم لا ؟

ترجمہ: نیز جو شخص قبورِ ائمہ علیہم السلام کے پاس نماز پڑھتا ہے کیا اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو آگے رکھے یا قبر کے سرہانے یا قبر کے پائیں کھڑا ہو؟ اور کیا اُس کے لیے جائز ہے کہ قبر کے آگے کھڑا ہو اور قبر کو پیچھے کر دے اور نماز پڑھے ؟

الجواب: فاَجاب علیہ السلام اَمّا السجود علی القبر فلا یجوز فی نافلۃ ولا فریضۃ ولا زیارۃ والّذی علیہ العمل اَن یضع خدّہ الاَیمن علی القبر واَمّا الصلاۃ فانّھا خلفہ ویجعل القبر امامہ ولا یجوز اَن یصلّی بین یدیہ ولا عن یمینہ، ولا عن یسارہ لاَنَّ الامام علیہ السلام لا یتقدّم علیہ ولا یساوی۔

ترجمہ: قبر کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہے، نہ نافلہ میں اور نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں جو معمول ہے وہ یہ ہے کہ اپنا داہنا چہرہ (رخسارہ) قبر پر رکھے۔
اب رہ گئی نماز تو اس کے لیے یہ کرے کہ قبر کو سامنے رکھے اور خود قبر کے پیچھے کھڑا ہو قبر کو پیچھے رکھنا یا اس کے داہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس لیے کہ امام علیہ السلام کے نہ کوئی آگے کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ اس کے برابر۔

السؤال وسأل فقال : ھل یجوز للرّجل اذا صلّی الفریضۃ اَو النّافلۃ وبیدہ السبحۃ اَن یدیرھا وھو فی الصّلاۃ

ترجمہ: کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نمازِ فریضہ یا نمازِ نافلہ پڑھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور حالتِ نماز میں اسے گھما رہا ہو ؟

الجواب فاجاب علیہ السلام : یجوز ذٰلک اذا خاف السّھو والغلط

ترجمہ: اگر اسے بھولنے یا غلطی کرنے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔

السؤال: وسأل هل یجوز أن یدیر السبحة بیده الیسار إذا سبّح أو لا یجوز ؟

ترجمہ: کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: یجوز ذٰلك والحمد للّٰه

ترجمہ: آپؑ نے جواب دیا: یہ جائز ہے ۔ اور حمد اللہ کے لیے ہے ۔

السؤال: وسأل فقال: روی عن الفقیه فی بیع الوقوف خبر مأثور "إذا کان الوقف علی قوم بأعیانهم وأعقابهم فاجتمع أهل الوقف علی بیعه وکان ذٰلك أصلح، لهم أن یبیعوه" فهل یجوز أن یشتری من بعضهم إن لم یجتمعوا کلهم علی البیع ؟ أم لا یجوز إلّا أن یجتمعوا کلهم علی ذٰلك وعن الوقف الذی لا یجوز بیعه ۔

ترجمہ: مال وقف کے فروخت کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی ذات اور ان کی اولاد پر ہو اور تمام اہلِ وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق ومجتمع ہو جائیں کہ اس مالِ وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب وبہتر ہے تو اگر سب اہلِ وقف راضی نہ ہوں اور بعض اہلِ وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا اُن سے خریدنا جائز ہے یا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ سب اہلِ وقف راضی نہ ہو جائیں ۔ اور وہ مالِ وقف کونسا ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام إذا کان الوقف علی إمام المسلمین فلا یجوز بیعه، وإن کان علی قوم من المسلمین، فلیبع کلّ قوم ما یقدرون علی بیعه مجتمعین ومتفرّقین إن شاء اللّٰه

ترجمہ: اگر وقف امام المسلمین کے لیے ہے تو اُس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لیے ہے تو اُن میں سے ہر ایک فروخت کرسکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر ۔

السؤال: وسأل هل یجوز للمحرم أن یصیّر علی إبطه المرتك أو التوتیا لریح العرق ۔ أم لا یجوز ؟

ترجمہ سوال: کیا مُحرِم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیرِ بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لیے مردار سنگ یا توتیا رکھے یا جائز نہیں ہے ؟

الجواب: فأجابه یجوز ذٰلك ۔

ترجمہ: یہ جائز ہے ۔

السؤال: وسأل عن الضریر إذا أُشهد فی حال صحّته علی شهادة ثمّ کُفّ بصره ولا یری خطّه فیعرفه، هل تجوز شهادة (وباللّٰه التوفیق) أم لا وإن ذکر هٰذا الضریر الشهادة هل یجوز أن یشهد علی شهادة أم لا یجوز ؟

ترجمہ: دریافت کیا: ایک شخص ہے کہ جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر گواہ بنایا گیا، اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں اب دیکھ ہی نہیں سکتا، تاکہ تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں، اور اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: إذا حفظ الشهادة وحفظ الوقت جازت شهادته

ترجمہ: آپؑ نے جواب دیا: اگر اُس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اُس کی گواہی جائز ہے ۔

السؤال: وسأل فقال: یتّخذ عندنا ربُّ الجوز لوجع الحلق والبحة یؤخذ الجوز الرطب من قبل أن ینعقد ویدقّ دقًّا ناعمًا ویعصر ماؤه، ویصفّی ویطبخ علی النصف، ویترك یومًا ولیلة، ثمّ ینصب علی النار، ویلقی علی کلّ ستّة أرطال منه رطل عسل، ویغلی وینزع رغوته، ویسحق من النوشادر والشبّ الیمانیّ من کلّ واحد نصف مثقال، ویداف بذٰلك الماء، ویلقی فیه درهم زعفران مسحوق ویغلی ویؤخذ رغوته، ویطبخ حتّی یصیر مثل العسل ثخینًا ثمّ ینزل عن النار، ویبرد ویشرب منه فهل یجوز شربه أم لا ۔

ترجمۂ سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد اور آواز کی گرفتگی (آواز بیٹھ جانے) کے علاج کیلئے اخروٹ کا ایک رُبّ (شیرہ) تیار کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ بالکل کچّے کچھ اخروٹ جس میں ابھی مغز نہ بیٹھے ہوں، لیے جاتے ہیں اُسے نرم نرم کوٹتے ہیں پھر اُسے نچوڑ کر اس کا عرق نکال لیتے ہیں اور چھان کر صاف کر لیتے ہیں پھر اسے نیم پخت کر کے ایک شب و روز چھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد اُسے آگ پر رکھتے ہیں اور اگر وہ چھ سیر ہے تو اس میں ایک سیر شہد ڈالتے ہیں۔ جب اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ نکال دیتے ہیں۔ پھر نصف مثقال نوشادر اور نصف مثقال شُبِ یمانی لیکر اسے پانی میں کھرل کر لیتے ہیں۔ پھر ایک درہم زعفران کھرل کرتے ہیں اور یہ سب اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اب اس کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ دور کرتے رہتے ہیں اور اتنا پکاتے ہیں کہ وہ بالکل شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے پھر اسے آگ پر سے اُتار لیتے ہیں وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس میں سے تھوڑا تھوڑا پیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام إذا کان کثیرہ یسکر أو یغیّر فقلیلہ وکثیرہ حرام، وان کان لا یسکر فہو حلال.

ترجمہ: اگر اس کی کثیر مقدار پینے سے نشہ آجائے یا تغیّر پیدا ہو تو پھر اس کی کثیر مقدار ہو یا قلیل مقدار سب کا پینا حرام۔ اور اگر نشہ نہ آتا ہو تو حلال ہے۔

۶

السؤال: وسأل عن الرّجل تعرض لہ حاجۃ ممّا لا یدری أن یفعلہا أم لا؟ فیأخذ خاتمین فیکتب فی احدہما "نعم افعل" وفی الأخر "لا تفعل"، فیستخیر اللہ مراراً ثمّ یری فیہما فیخرج احدہا فیعمل بما یخرج، فہل یجوز ذٰلک ام لا؟ والعامل بہ والتّارک لہ أہو (یجوز) مثل الاستخارۃ ام ہو سوی ذٰلک؟

ترجمہ: ایک شخص کو کوئی کام درپیش آئے مگر جب اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ اُسے کرے یا نہ کرے تو وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے "ہاں کرو" دوسری پر لکھتا ہے "نہ کرو" پھر کئی بار دُعائے استخارہ پڑھتا ہے اس کے بعد ان انگوٹھیوں میں سے ایک کو اٹھاتا ہے اور اس پر جو لکھا ہوا ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: فأجاب علیہ السلام الّذی سنّہ العالم علیہ السلام فی ہٰذہ الاستخارۃ بالرّقاع والصلوۃ

ترجمہ: (ایسے مواقع پر عالم علیہ السلام نے استخارہ ذات الرّقاع اور نماز کو سنّت قرار دیا ہے۔)

السؤال: وسأل عن صلاۃ جعفر بن ابی طالب علیہ السلام فی أیّ أوقاتہا افضل أن تصلّی فیہ وہل فیہا قنوت؟ وان کان ففی أیّ رکعۃ منہا۔؟

ترجمہ: نمازِ حضرت جعفر طیّار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا اس نماز میں قنوت ہے؟ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: أفضل أوقاتہا صدر النّہار من یوم الجمعۃ ثمّ فی أیّ الأیّام شئت، وأیّ وقت صلّیتہا من لیل أو نہار فہو جائز، والقنوت مرّتان فی الثانیۃ قبل الرکوع والرابعۃ۔

ترجمہ: آپ نے جواب میں فرمایا: اس نماز کے پڑھنے کا افضل ترین وقت بروز جمعہ ہے اور دن کے ابتدائی حصّے میں ہے ویسے جس دن چاہے اور صبح یا شام جس وقت چاہے اس کا پڑھنا جائز ہے۔ اس نماز میں دو مرتبہ قنوت ہے۔ ایک دوسری رکعت میں قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

السؤال: وسأل عن الرّجل ینوی إخراج شیءٍ من مالہ، وأن یدفعہ الی رجل من إخوانہ، ثمّ یجد فی أقربائہ محتاجاً أیصرف ذلک عمن نواہ لہ الی قرابتہ؟

ترجمہ: ایک شخص نے یہ نیت کی کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ رقم نکال کر اپنے فلاں برادرِ ایمانی کو دے گا، مگر بعد میں دیکھا کہ خود اس کے اقرباء میں ایک شخص محتاج ہے تو کیا اب وہ اس برادرِ ایمانی کو چھوڑ کر اپنے اُس قرابتدار کو دے سکتا ہے۔؟

الجواب: فأجاب علیہ السلام: یصرفہ الی أدناہما وأقربہما من مذہبہ فان مذہبہ، فان ذہب الی قول العالم علیہ السلام "ولا یقبل اللہ الصّدقہ و ذو رحم محتاج فلیقسم بین القرابہ وبین الّذی نوی حتّی یکون قد أخذ بالفضل کلّہ۔

ترجمہ: ان دونوں میں جو شخص اس کے مذہب سے زیادہ قریب ہے اس کو دے اور اگر اس کے پیشِ نظر عالم علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ صدقہ قبول نہیں کریگا جو اپنے محتاج قرابتدار کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو دیا جائے" تو پھر ایسا کرے کہ اس رقم

کو اُن دونوں میں تقسیم کر دے تاکہ دونوں کا ثواب اسے حاصل ہوجائے۔

السؤال : وسأل فقال : قد اختلفت اصحابنا فی مہر المرأۃ فقال بعضہم اِذا دخل بہا سقط المہر ، ولا شیء لہا ، وقال بعضہم : ہو لازم فی الدّنیا و الأخرۃ ، فکیف ذلك ؟ وما الذی یجب فیہ ؟

ترجمہ : ہمارے اصحاب نے عورت کے مہر میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ جب شوہر نے اپنی زوجہ سے ہمبستری کر لی تو مہر ساقط۔ اب شوہر کے ذمے کچھ نہیں رہا۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ عورت کا مہر دنیا و آخرت دونوں میں واجب الادا ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ اصل صورت کیا ہے اور اس میں واجب کیا ہے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : اِن کان علیہ بالمہر کتاب فیہ دین فہو لازم لہ فی الدّنیا والأخرۃ ، واِن کان علیہ کتاب فیہ ذکر الصدقات سقط اِذا دخل بہا ، و اِن لم یکن علیہ کتاب فاذا دخل بہا سقط باقی الصّداق

ترجمہ : آپؑ نے جواب میں فرمایا : اگر مہر کے سلسلہ میں کوئی تحریر ہے جس میں مہر قرض لکھدیا تو پھر اس کا ادا کرنا دنیا میں بھی لازم ہے اور آخرت میں بھی۔ اور اگر اس تحریر میں مہر کا ذکر ہے (کہ اتنی رقم ہے) مگر اس میں یہ نہیں لکھا ہے کہ یہ قرض ہے تو پھر ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہے۔ اور اگر کوئی تحریر نہیں ہے تو ایسی صورت میں بھی ہمبستری کے بعد مہر ساقط ہو جائے گا۔

(نوٹ) یہ اس لیے کہ اس زمانے میں مہر نقد ادا کیے بغیر ہمبستری نہیں ہوتی تھی جب ہمبستری ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مہر ادا ہو چکا۔

السؤال : وسأل عن المسح علی الرِّجلین بایّہما یبدأ بالیمین أو یمسح علیہما جمیعًا ؟

ترجمہ : ــ وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے یا دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یمسح علیہما جمیعًا معًا فان بدأ باحدہما قبل الأخری فلا یبتدیٔ اِلّا بالیمین ۔

ترجمہ : دونوں پاؤں پر ایک ساتھ کیا جائے ، ورنہ پہلے داہنے پاؤں سے شروع کیا جائے۔

السؤال : وسأل عن صلاۃ جعفر فی السّفر ہل یجوز ان تصلّی أم لا ؟

ترجمہ : دورانِ سفر نمازِ حضرت جعفر طیّارؑ پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : یجوز ذلك ۔

ترجمہ : آپؑ نے فرمایا : یہ جائز ہے۔

السؤال : وسأل عن تسبیح فاطمۃ علیہا السلام من سہا فجاز التکبیر اکثر من اربع وثلاثین ہل یرجع الی اربع وثلاثین او یستأنف؟ واذا سبّح تمام سبعۃ و ستّین ہل یرجع اِلی ستّۃ وستّین أو یستأنف ؟ وما الّذی یجب فی ذلك ؟

ترجمہ : آپؑ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہہ گیا۔ اب وہ چونتیس پر واپس آئے یا از سرِ نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے۔ اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ گیا ، کیا وہ ۶۶ پر پلٹ آئے یا از سرِ نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے۔ ؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام : اذا سہا فی التکبیر حتّی تجاوز اربع وثلاثین عاد الی ثلاث وثلاثین و یبنی علیہا ، واذا سہا فی التسبیح فتجاوز سبعًا وستّین تسبیحۃ ، عاد الی ستّ وستّین و بنی علیہا ، فاذا جاوز التحمید مائۃ فلا شیء علیہ ۔

ترجمہ : آپؑ نے جواب میں فرمایا : اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دانوں سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے دوبارہ از سرِ نو اللہ اکبر کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز کر گیا ہے تو ۶۶ پر رجوع کرے اور اگر الحمد للہ کہنے میں سو سے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۵ زیارت امام زمانہ علیہ السلام

محمّد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ ناحیہ مقدسہ سے ایک توقیع (تحریر) برآمد ہوئی جس میں چند مسائل کے جوابات کے بعد یہ تحریر تھا :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لا لأمر اللہ تعقلون ، ولا من أولیائہ تقبلون ” حکمۃ بالغۃ ، فما تغنی النذر عن قوم لا یؤمنون “ اَلسّلام علینا وعلٰی

عبادِ اللہِ الصّالحین ۔ "اذا اردتم التوجّہ بنا الی اللہ تعالیٰ والینا فقولوا کما قال اللہ تعالیٰ"
" اگر تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ کی طرف اور ہماری طرف متوجّہ ہونے کا ارادہ کرو
تو پھر وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(۱) سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یٰسٓ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَاعِیَ اللّٰهِ وَرَبَّانِیَّ اٰیَاتِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَابَ اللّٰهِ وَدَیَّانَ دِیْنِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِیْلَ اِرَادَتِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ کِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِیْ اٰنَاءِ لَیْلِكَ وَاَطْرَافِ نَهَارِكَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مِیْثَاقَ اللّٰهِ الَّذِیْ اَخَذَهٗ وَوَکَّدَهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَعْدَ اللّٰهِ الَّذِیْ ضَمِنَهٗ

(۲) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوْبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوْبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْدًا غَیْرَ مَکْذُوْبٍ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْعُدُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَقْرَاُ وَتُبَیِّنُ ۔

(۳) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُصَلِّیْ وَتَقْنُتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَرْکَعُ وَتَسْجُدُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُهَلِّلُ وَتُکَبِّرُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ حِیْنَ تُصْبِحُ وَتُمْسِیْ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی

(۴) اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْمَاْمُوْنُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَاْمُوْلُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ بِجَوَامِعِ السَّلَامِ ۔

(۵) اُشْهِدُكَ یَا مَوْلَایَ اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، لَا حَبِیْبَ اِلَّا هُوَ وَاَهْلُهٗ وَاُشْهِدُكَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ حُجَّتُهٗ وَالْحُسَیْنَ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی حُجَّتُهٗ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهٗ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ حُجَّتُهٗ

(۶) وَاَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ ، اَنْتُمُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَنَّ رَجْعَتَکُمْ حَقٌّ لَا رَیْبَ فِیْهَا ، یَوْمَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ نَاکِرًا وَنَکِیْرًا حَقٌّ ۔

(۷) وَاَشْهَدُ اَنَّ النَّشْرَ وَالْبَعْثَ حَقٌّ ، وَاَنَّ الصِّرَاطَ وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ ، وَالْمِیْزَانَ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِیْدَ بِهِمَا حَقٌّ ۔

(۸) یَا مَوْلَایَ شَقِیَ مَنْ خَالَفَکُمْ ، وَسَعِدَ مَنْ اَطَاعَکُمْ فَاشْهَدْ عَلٰی مَا اَشْهَدْتُكَ عَلَیْهِ وَاَنَا وَلِیٌّ لَكَ بَرِیْءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِیْتُمُوْهُ وَالْبَاطِلُ مَا سَخِطْتُمُوْهُ وَالْمَعْرُوْفُ مَا اَمَرْتُمْ بِهٖ وَالْمُنْکَرُ مَا نَهَیْتُمْ عَنْهُ ، فَنَفْسِیْ مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِرَسُوْلِهٖ وَبِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِکُمْ یَا مَوْلَایَ اَوَّلِکُمْ وَاٰخِرِکُمْ ، وَنُصْرَتِیْ مُعَدَّةٌ لَکُمْ وَمَوَدَّتِیْ خَالِصَةٌ لَکُمْ ۔ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ ۔

ترجمۂ زیارت:

(۱) سلام ہو آلِ یٰسٓ پر، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے دعوت دینے والے اور اُس کی آیات ربّانی، سلام ہو آپ پر اے بابِ الٰہی اور اُس کے دین کے محافظ، سلام ہو آپ پر اے خلیفۂ الٰہی اور حق کے ناصر، سلام ہو آپ پر شب و روز ہر وقت، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی زمین پر اللہ کے باقی رکھے ہوئے، سلام ہو آپ پر اے وہ میثاق الٰہی جس کا اُس نے عہد لیا ہے اس کی تاکید کی ہے سلام ہو۔ آپ پر اے اللہ کے وہ وعدے جس کے پورا کرنے کا وہ خود ضامن ہے۔

(۲) سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نصب کردہ پرچم و عَلَم اور اُس کے نازل کردہ عِلم اور غوث (و مددگار) و رحمتِ واسعہ اور وہ وعدہ جو کبھی جھوٹا نہ ہوگا سلام ہو آپ پر جب آپ کھڑے ہوں، سلام ہو آپ پر جب آپ بیٹھ جائیں، سلام ہو آپ پر جب آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں۔

(۳) سلام ہو آپ پر جب آپ نماز پڑھیں اور قنوت پڑھیں، سلام ہو آپ پر جب آپ رکوع کریں اور سجدہ کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ اللہ کی حمد کریں، اور

استغفار کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں، سلام ہو آپ پر جب آپ صبح کریں اور شام کریں، سلام ہو آپ پر جب رات ہر طرف چھا جائے، سلام ہو آپ پر جب دن نکل آئے۔

(۴) سلام ہو آپ پر اے امام صاحبِ امان، سلام ہو آپ پر اے مقدم اور منتظر، سلام ہو آپ پر ہر طرح کی سلامتی کے ساتھ۔

(۵) میرے مولیٰ! آپ گواہ رہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس اللہ کے جو یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اُس کے عبد اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کے حبیب سوائے اُن کے اور اُن کی آلؑ کے کوئی نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ امیرالمومنینؑ اللہ کی حجت ہیں، اور امام حسنؑ حجت ہیں اُس کی اور امام حسینؑ اُس کی حجت ہیں اور علی ابن الحسینؑ اُس کی حجت ہیں اور محمدؑ بن علیؑ اُس کی حجت ہیں اور جعفرؑ بن محمدؑ اُس کی حجت ہیں اور موسیٰؑ بن جعفرؑ اُس کی حجت ہیں اور علیؑ بن موسیٰؑ اُس کی حجت ہیں اور محمدؑ بن علیؑ اُس کی حجت ہیں اور علیؑ بن محمدؑ اُس کی حجت ہیں اور حسنؑ بن علیؑ اُس کی حجت ہیں۔

(۶) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی حجتِ خدا ہیں اور آپ ہی حضرات اوّل بھی ہیں آخر بھی۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اور جو شخص پہلے ایمان نہ لاچکا ہوگا اور دائرۂ ایمان میں رہتے ہوئے کسبِ خیر نہ کرچکا ہو اس رجعت کے بعد اُس کا ایمان لانا اُس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ موت حق ہے اور مُنکَر و نکیر حق ہیں۔

(۷) اور گواہی دیتا ہوں کہ نشر و حشر حق ہیں، صراط حق ہے، مِرصاد حق ہے، میزان حق ہے، حساب حق ہے، جنّت حق ہے، جہنّم حق ہے اور ان دونوں کا وعدہ اور وعید حق ہے۔

(۸) میرے مولیٰ! جو آپ حضرات کی مخالفت کرے وہ شقی و بدبخت ہے اور جو آپ حضرات کی اطاعت کرے وہ سعید و خوش نصیب ہے۔ جن باتوں پر میں نے آپ کو گواہ بنایا ہے اس پر گواہ رہیں، میں آپ کا دوستدار ہوں، آپ کے دشمن سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، حق وہی ہے جس میں آپ حضرات کی رضا و خوشنودی ہے اور باطل وہی ہے جس میں آپ حضرات کی ناراضگی ہے، نیکی وہی ہے جس کا آپ حضرات حکم دیں اور بُرائی وہی ہے جس سے آپ حضرات منع کریں۔ میں دل سے اللہ واحد و یکتا جس کا کوئی شریک نہیں ہے پر

اور اُس کے رسولؐ پر اور امیرالمومنینؑ پر اور آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں، اور آپ حضرات کے اوّل پر بھی اور آپ حضرات کے آخر پر بھی۔ میں آپ حضرات کی نصرت کے لیے بالکل تیار ہوں اور میں آپ حضرات سے خالص محبت رکھتا ہوں۔ آمین آمین (اللہ ایسا ہی کرے)

اِس زیارت کے بعد یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت نازل فرما محمدؐ پر جو تیرے نبیِ رحمت ہیں

وَكَلِمَةِ نُوْرِكَ وَاَنْ تَمْلَاَ قَلْبِیْ نُوْرَ الْیَقِیْنِ وَصَدْرِیْ

اور تیرے کلمۂ نور ہیں اور یہ کہ تو میرے قلب کو نورِ یقین سے بھر دے اور میرے سینے کو

نُوْرَ الْاِیْمَانِ وَفِكْرِیْ نُوْرَ الثَّبَاتِ وَعَزْمِیْ نُوْرَ الْعِلْمِ وَ

نورِ ایمان سے اور میری فکر کو نورِ ثبات سے اور میرے عزم کو نورِ علم سے، اور

قُوَّتِیْ نُوْرَ الْعَمَلِ وَلِسَانِیْ نُوْرَ الصِّدْقِ وَدِیْنِیْ نُوْرَ الْبَصَائِرِ

میری قوت کو نورِ عمل سے اور میری زبان کو نورِ صدق سے اور میرے دین کو نورِ بصیرت سے

مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِیْ نُوْرَ الضِّیَاۤءِ وَسَمْعِیْ نُوْرَ الْحِكْمَةِ

اپنی جانب سے بھر دے۔ اور میری آنکھوں کو نورِ ضیاء سے اور میرے کانوں کو نورِ حکمت سے

وَمَوَدَّتِیْ نُوْرَ الْمُوَالَاةِ لِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

اور میری مودت کو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے نورِ موالات سے بھر دے "اُن سب پر سلام ہو"

حَتّٰی اَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَیْتُ بِعَهْدِكَ وَمِیْثَاقِكَ فَتُغَشِّیَنِیْ

یہاں تک کہ میں تیرے عہد اور تیرے میثاق کو پورا کیے ہوئے تجھ سے ملاقات کروں پس تو مجھے چھپا لے

رَحْمَتَكَ یَا وَلِیُّ یَا حَمِیْدُ

اپنے دامنِ رحمت میں اے میرے ولی اے قابلِ تعریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حُجَّتِكَ فِیْ

اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمدؑ بن حسنؑ پہ جو تیری حجت ہیں

اَرْضِكَ وَخَلِیْفَتِكَ فِیْ بِلَادِكَ وَالدَّاعِیْ اِلٰی سَبِیْلِكَ

تیری زمین میں اور تیرے خلیفہ ہیں تیرے شہروں میں اور تیری راہ کی طرف سب کو بلانے والے ہیں

وَالْقَاۤئِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّاۤئِرِ بِاَمْرِكَ وَلِیِّ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور تیرے عدل کو قائم کرنے والے اور تیرے حکم پر چلنے والے مومنین کے ولی ہیں

وَ بَوَارَ الْكَافِرِيْنَ وَ مُجَلِّي الظُّلْمَةِ ، وَ مُنِيْرَ الْحَقِّ
اور کافروں کو تہس نہس کرنے والے اور ظلمت کو دور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے
وَ النَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَ كَلِمَتِكَ التَّآمَّةِ فِي
اور سچائی اور حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمۂ تام و آخر ہیں
اَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِيْنَةِ
تیری زمین میں، تیرے حکم کے منتظر دشمنوں سے خائف ہیں اور ولی ناصح ہیں، سفینۂ
النَّجَاةِ وَ عَلَمِ الْهُدٰى وَ نُوْرِ اَبْصَارِ الْوَرٰى وَخَيْرِ مَنْ
نجات اور ہدایت کے علم ہیں اور اہل عالم کی آنکھوں کے نور ہیں اور سب سے بہتر ہیں
تَقَمَّصَ وَارْتَدٰى وَ مُجَلِّي الْغَمَّاتِ ، الَّذِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ
قمیص پہننے والوں اور ردا اوڑھنے والوں میں اور سب غموں کو دور کرنے والے یہ وہی ہیں جو زمین
عَدْلًا وَّ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا
کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔
بیشک تو ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّكَ وَ ابْنِ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ
اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے ولی پر اور اپنے اُن اولیاء کے فرزند پر جن کی
فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَ اَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَ اَذْهَبْتَ عَنْهُمُ
اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اُن کے حق کو تو نے واجب کیا اور ان کو تو نے دور ہی رکھا
الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيْرًا
اُن کو رجس (پلیدی) سے اس طرح جو دور رکھنے کا حق ہے
اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَ انْتَصِرْ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَ انْصُرْ بِهٖ
اے اللہ! تو اُن کی مدد فرما اور اپنے دین کے لیے اُن سے مدد لے اور اُن کے
اَوْلِيَآئَكَ وَ اَوْلِيَآئَهٗ وَ شِيْعَتَهٗ وَ اَنْصَارَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
ذریعے سے تو اپنے اولیاء اور اُنکے اولیاء کی اور اُنکے شیعوں کی اور اُنکے انصار کی مدد فرما
اور اُس گروہ میں ہمیں بھی قرار دے۔
اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَّطَاغٍ وَّ مِنْ شَرِّ
اے اللہ! تو اُن کو اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور شرارت سے پناہ دے

جَمِيْعِ خَلْقِكَ ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
اپنی تمام مخلوق کی۔ اور حفاظت فرما اُنکے سامنے سے، اور اُن کے
خَلْفِهٖ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَاحْرُسْهُ وَ
پیچھے سے اور اُن کے داہنے سے اور اُن کے بائیں سے اور اُن کی نگہبانی فرما
امْنَعْهُ مِنْ اَنْ يُّوْصَلَ اِلَيْهِ بِسُوْءٍ وَاحْفَظْ فِيْهِ رَسُوْلَكَ
تاکہ اُنھیں کبھی کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اس میں حفاظت ہے تیرے رسولؐ کی
وَاٰلِ رَسُوْلِكَ ، وَاَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ
اور تیرے رسولؐ کی آل کی حفاظت ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے عدل کو ظاہر فرما
وَاَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَ انْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ
اور انکی تائید فرما نصرت سے اور ان کے مددگاروں کی مدد فرما اور انکو چھوڑنے والوں کو
وَاقْصِمْ بِهٖ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهٖ
تو بھی چھوڑ دے۔ اور قلع قمع کر دے ان کے ذریعے سے ظالموں کافروں کا اور قتل کر دے
الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَجَمِيْعَ مُلْحِدِيْنَ حَيْثُ كَانُوْا
اُن کے ذریعے سے کفار اور منافقوں کو اور تمام ملحدوں کو۔ خواہ وہ ہوں
مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا
زمین کے مشرقوں میں اور یا اس کے مغربوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں ہوں
وَاَمْلَاْ بِهِ الْاَرْضَ عَدْلًا وَاَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
اور اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی محمدؐ کے دین کو غالب کر دے
وَاجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ اَعْوَانِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
اور اے اللہ! تو مجھے اُن کے انصار اور مددگاروں اور اتباع کرنے والوں میں
وَشِيْعَتِهٖ ۔ وَ اَرِنِيْ فِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
اور اُن کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے دکھا دے آل محمدؐ (اُن سب پر سلام ہو) میں
مَا يَأْمُلُوْنَ وَفِيْ عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُوْنَ
جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دشمنوں میں وہ دکھا دے جس سے وہ ڈر رہے ہیں
اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ
اے برحق معبود! تو میری دعا کو قبول فرما۔ اے بزرگی والے اور کرامت والے اے سب سے
الرَّاحِمِيْنَ زیادہ رحم کرنے والے۔ (تو ایسا ہی کر۔)

(۶) بارہ رکعت نمازِ زیارت حضرت امامِ زمانہ

کتاب "مزار" میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابوجعفر محمّد بن عثمان سے حضرت امام قائم علیہ السّلام کی زیارت کی تمنّا کا اظہار کیا تو اُنھوں نے کہا کیا تم کو واقعی اُن کے دیدار کا اشتیاق ہے ؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ تمھیں تمہارے اِس اشتیاق کا اجر دے اور تمھیں بخیر و عافیت اُن کے چہرے کی زیارت کرائے، مگر اے بندۂ خدا! تم انھیں دیکھنے کی خواہش نہ کرو۔ اِس لیے کہ زمانۂ غیبت میں صرف اُن کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے، اُن سے ملاقات کی استدعا نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ کی مشیّت ہے اور اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہے اور یہی بہتر ہے۔ مگر ہاں توجّہ بہ زیارت ضرور کرو اور وہ کس طرح کرو۔ یہ میں نے محمّد بن علی کو لکھوا دیا ہے اُس سے نقل کرلو۔ وہی امام صاحب الزّمان علیہ السّلام کی زیارت ہے جو بارہ رکعت نماز کے بعد پڑھی جائے گی۔ یہ نماز دُو دُو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر دُرود پھر وہ کہو جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یٰسٓ۔ یہ اللہ کی جانب سے صاف فضل و شرف ہے۔ جو انھیں ملا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ اس کی طرف سے امام وہ ہے جو اس کے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اے آلِ یاسین اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اپنی خلافت عطا فرمائی ہے۔

(۷) شیخ مفیدؒ کے نام امامِ زمانہ کا ایک خط

کتاب "الاحتجاج" میں مرقوم ہے کہ ماہِ صفر ۴۱۰ھ میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبداللہ محمّد بن محمّد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی۔ پہونچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل بہ حجاز سے لایا ہے۔ اُس عبارت یہ ہے:

لِلْاَخِ السّدید و الولیّ الرشید الشیخ المفید ابی عبد اللہ محمّد بن محمّد بن النعمان ادام اللہ اعزازہ من مستودع العھد الماخوذ علی العباد

سچّے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبداللہ محمّد بن محمّد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ اُن کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ امّا بعد، سلامٌ عَلَیْكَ ایھا الولیّ المخلص فی الدّین المخصوص فینا بالیقین، فانّا نحمد الیك اللہ الّذی لا الٰہ الّا ھو، و نسألہ الصلاۃ علیٰ سیّدنا و مولٰنا نبیّنا محمّد وٰالہ الطاھرین و نعلمك ادام اللہ توفیقكَ لنصرۃ الحقِّ واَجزل مثوبتك علیٰ نطقك عنّا بالصّدق، اَنّہ قد اذن لنا فی تشریفك بالمکاتبۃ وتکلیفك ما تؤدّیہ عنّا الی موالینا قبلك اَعزّھم اللہ بطاعتہ وکفاھم المھمَّ برعایتہ لھم وحراستہ۔

(۲) فقف اَمدّك اللہ بعونہ علیٰ اعدائہ المارقین من دینہ علیٰ ما نذکرہ واعمل فی تأدیتہ الی من تسکن الیہ بما نرسمہ إن شاء اللہ، نحن وان کنّا ثاوین بمکاننا النّائی عن مساکن الظالمین حسب الّذی اَرانا ہ اللہ تعالیٰ لنا من الصلاح، ولشیعتنا المؤمنین فی ذٰلك مادامت دولۃ الدّنیا للفاسقین، فانّا یحیط علمنا باَنبائکم ولا یعزب عنّا شیء من اخبارکم ومعرفتنا بالزلل الّذی اَصابکم مذ جنح کثیر منکم الی ما کان السلف الصالح عنہ شاسعًا ونبذ والعھد الماخوذ منھم وراء ظھورھم کاَنّھم لایعلمون

(۳) إنّا غیر مھملین لمراعاتکم ولا ناسین لذکرکم ولو لا ذلك لنزل بکم اللأواء واصطلمکم الاعداء فاتّقوا اللہ جلّ جلالہ وظاھرونا علیٰ انتیاشکم من فتنۃ قد اَنافت علیکم یھلك فیھا من حمَّ اَجلہ ویحمی علیہ من اَدرك أملہ وھی امارۃ لاُزوف حرکتنا ومباثّتکم باَمرنا ونھینا، وَاللّٰہُ مُتِمٌّ نُوْرَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔

(۴) اعتصموا بالتّقیّۃ من شبِّ نار الجاھلیّۃ یحششھا عصب اُمویّۃ تھول بھا فرقۃ مھدیّۃ اَنا زعیم بنجاۃ من لم یرم منھا المواطن الخفیّۃ وسلك فی الطعن منھا السبل الرضیّۃ، اذا حلّ جُمادی الاُولیٰ من سنتکم ھذہ فاعتبروا بما یحدث فیہ واستیقظوا من رقدتکم لما

يكون من الذى يليه ، ستظهر لكم من السماء أية جليّة و من الارض مثلها بالسويّة و يحدث فى ارض المشرق ما يحزن و يقلق و يغلب من بعد على العراق طوائف عن الاسلام مرّاق ، يضيق بسوء فعالهم على اهله الارزاق۔

(۵) ثمّ تنفرّج الغمّة من بعده ، ببوار طاغوت من الاشرار يسرّ بهلاكه المتّقون الاخيار و يتّفق لمريدى الحجّ من الآفاق ما يأملونه على توفير غلبة منهم و اتّفاق ولنا فى تيسير حجّهم على الاختيار منهم و الوفاق ، شأن يظهر على نظام و اتّساق فيعمل كلّ امرىء منكم ما يقرب به من محبّتنا و ليتجنّب ما يدنيه من كراهيتنا و سخطنا فانّ امرءاً يبغته فجأة حين لا تنفعه توبة و لا ينجيه من عقابنا ندم على حوبة ، و الله يلهمك الرّشد و يلطف لكم بالتّوفيق برحمته۔

ترجمۂ خط:

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اس کے بعد، تم پر سلام ہو اے دوستدار، اے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین رکھنے والے۔ ہم اُس خدا کی حمد کرتے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اسی سے ملتجی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ اور ہمارے نبیؐ اور ان کی آلِ پاک پر۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو سچ سچ باتیں پہونچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بڑی جزاءِ خیر عنایت فرمائے۔ تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اذن دیا گیا ہے کہ میں تمھیں خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ اس سے شرفیاب ہوتے ہیں۔

(۲) تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہوجانے والوں کے مقابلے پر ثابت قدم رہو اللہ تمھاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اُسے اُن لوگوں تک پہونچاؤ جن پر تمھیں اطمینان ہو۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم قیام پذیر ہیں اس لیے کہ اللہ کے پیشِ نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے۔

کہ جب تک حکومتِ دنیا فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور رہیں، مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہوتا رہتا ہے اور تم لوگوں کی کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اُس وقت سے ہے جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہوگئے جس سے اسلافِ صالحین ہمیشہ دور رہے اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اُس کو چھوڑ دیا، اور ایسا پس پشت ڈال دیا جیسے ان کو اُس عہد کی خبر ہی نہیں۔

(۳) پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلایا نہیں ہے، تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے۔ لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان فتنوں میں پڑنے سے بچو جو تم پر چھا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجل آگئی ہے وہ مرجائے گا، جو اپنی مراد کو پہونچنے والا ہے وہ بچ جائے گا۔ اور وہی ہمارے اقدام کی ابتدا کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجرا ہوگا" اللہ اپنے نور کو پایۂ تکمیل تک پہونچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی گذرے۔

(۴) تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے بنی اُمیّہ کے تعصّب نے بھڑکایا ہے بچنے کے لیے تقیّہ سے کام لو۔ امسال جب ماہِ جمادی الاولیٰ آئے گا تو اس میں جو حادثات رونما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہو اُسے دیکھ کر خوابِ غفلت سے بیدار ہوجانا۔ تم لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی آسمان سے، اور اسی طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی۔ سرزمینِ مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے جنھیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام سے خارج ہوچکا ہوگا۔ اُن کی بداعمالیوں سے اہلِ عراق کی روزی تنگ ہوجائے گی۔

(۵) اس کے بعد یہ غم کی گھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہوجائیں گے اُنکی ہلاکت پر متّقی اور نیکوکار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطرافِ ارض سے لوگ حج کے ارادے پر متّفق ہوں گے۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے، وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے۔ اس لیے کہ ہماری حکومت یک بیک آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی ندامت کا اظہار کرے سزا سے نہیں بچے گا۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔

نسخة التوقيع باليد العليا على صاحبها السّلام

یہ نسخہ توقیع خود صاحب الزّمان علیہ السّلام کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔

" هذا كتابنا اليك ايها الأخ الولىّ والمخلص فى ودّنا الصفىّ والناصر لنا الوفىّ حرسك الله بعينه التى لا تنام فاحتفظ به ولا تظهر على خطّنا الّذى سطرناه بماله ضمنّاه أحداً وأدِّ ما فيه الى من تسكن اليه وأوص جماعتهم بالعمل عليه إن شاء الله ، وصلّى الله على محمّدٍ وّ آله الطّاهرين۔

ترجمہ : "اے میرے برادر دوست، ہماری محبت میں باصفا، بااخلاص، مددگار، وفادار! اللہ اپنی اُن آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط ہے تمہارے نام۔ اِس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اور اس کے مضمون پر صرف اُن لوگوں کو مطّلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ اور اُنھیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر۔

(۸) شیخ مفیدؒ کے نام امامِ زمانہؑ کا دوسرا خط

۴۱۲ھ

امام صاحب الزّمان علیہ السّلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی پنجشنبہ ۲۳ ذی الحجہ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس وارد ہوا (جو یہ ہے):-

من عبد الله المرابط فى سبيله الى ملهم الحقّ ودليله

ایک مسافر راہِ خدا بندۂ خدا کی طرف سے اُس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے۔

" بسم الله الرّحمٰن الرّحيم ۔ سلامٌ عليك أيّها الناصر للحقّ الداعى الى كلمة الصدق ۔ فإنّا نحمد الله اليك الّذى لا إله الّا هو الٰهنا وإلٰه آبائنا الأوّلين ونسأله الصلاة على نبيّنا وسيدنا ومولٰنا محمّدٍ خاتم النّبيّين وعلى أهل بيته الطّيّبين الطّاهرين۔

وبعد : فقد كنّا نظرنا مناجاتك عصمك الله بالسبب الّذى وهبه لك من اوليائه وحرسك من كيد اعدائه وشفّعنا ذلك الآن من مستقرٍّ لنا ينصب

الشمراخ بهما ، صرنا اليه أنفاً من غماليل ألجأ اليه السباريت من الايمان ، ويوشك أن يكون هبوطنا منه إلى صحصح من غير بعد من الدّهر ولا تطاول من الزمان ويأتيك نبأ منّا بما يتجدّد لنا من حال ، فتعرف بذلك ما تعتمده من الزّلفة الينا بالأعمال والله موفّقك لذلك برحمته

(۳) فلتكن حرسك الله بعينه التى لا تنام أن تقابل بذلك ، ففيه تبسل نفوس قوم حرثت باطلاً لاسترهاب المبطلين وتبتهج لدمارها المؤمنون ، ويحزن لذلك المجرمون۔

(۴) وآية حركتنا من هذه اللّوثة حادثة بالحرم المعظّم من رجس منافق مذمّم ، مستحلّ للدّم المحرّم يعمد بكيده أهل الايمان ولا يبلغ بذلك غرضه من الظّلم لهم والعدوان ، لأنّنا من وراء حفظهم بالدّعاء الّذى لا يحجب عن ملك الأرض والسّماء ، فليطمئنّ بذلك من اوليائنا القلوب وليثقوا بالكفاية منه ، وان راعتهم بهم الخطوب ، والعاقبة لجميل صنع الله سبحانه تكون حميدة لهم ما اجتنبوا المنهىّ منه من الذّنوب۔

(۵) ونحن نعهد اليك ايها الولىّ المخلص المجاهد فينا الظالمين ، ايّدك الله بنصره الّذى ايّد به السلف من اوليائنا الصّالحين ، أنّه من اتّقى ربه من إخوانك الدّين وخرج عليه بما هو مستحقّه كان آمناً من الفتنة المظلّة ومحنها المظلمة المضلّة ومن بخل منهم بما أعاده الله من نعمته على من أمره بصلته فانّه يكون خاسراً بذلك لأولاه وآخرته ولو أنّ اشياعنا وفّقهم الله لطاعته على اجتماع من القلوب فى الوفاء بالعهد عليهم لما تأخّر عنهم اليمن بلقائنا ولتعجّلت لهم السّعادة بمشاهدتنا ، على حقّ المعرفة

وصدقها منهم بنا، فما يحبسنا عنهم الّا ما يتّصل بنا
ممّا نكرهه ولا نؤثره منهم، والله المستعان وهو
حسبنا ونعم الوكيل وصلواته على سيّدنا البشير
النّذير محمّدٍ وآله الطّاهرين وسلّم، وكتب فى غرّة
شوّال من سنة اثنتى عشرة واربعمائة

ترجمہ خط:

۷۶

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔

سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار، کلمۂ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے۔ میں حمد کرتا ہوں اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آبائے اوّلین کا اللہ ہے اور اُسی سے التجا کرتا ہوں کہ وہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبی، ہمارے سیّد و سردار حضرت محمدؐ خاتم الانبیاء پر اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر۔

(۲) اس کے بعد۔ اللہ تمھیں ہر بلاء سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے محفوظ رکھے۔ تمھاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمھاری دعاء کی قبولیت کے لیے ہم نے شفاعت بھی کی۔ اِس وقت میں تمھیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں جو ایک غیر معروف پہاڑی پر نصب ہے۔ میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد میں اِس ویران پہاڑی سے اُتر کر آبادی میں پہونچوں میرے حالات نئی کروٹ لیں اور ہماری خبر تم تک پہونچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اس کی توفیق دے۔

(۳) اللہ اپنی اُن آنکھوں سے تمھاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ تمھیں چاہیے کہ تم اِن حالات کا مقابلہ کرو، اسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پامال کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرّت اور مجرمین کو حُزن و غم ہوگا۔

(۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرمِ معظّم میں ایک اور قابلِ مذمّت منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا۔ وہ محترم خون کو حلال کرے گا، پھر بھی اہلِ ایمان پر ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لیے کہ اُن مومنین کی پشت پناہی میں ہماری دُعاء ہوگی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ۔ لہٰذا اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں۔ اور جو اللہ کرتا ہے اس کا انجام بہتر

ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے۔

(۵) اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لیے ظالموں سے جہاد کرنے والے! اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمھاری اسیطرح تائید کرے جسطرح اُس نے ہمارے گذشتہ اولیاءِ صالحین کی تائید فرمائی ہے۔ سنو! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمھارے برادرانِ ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جسقدر نکالنا چاہیے نکالتا رہے گا وہ تاریک فتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چندروزہ مال دیا ہے اگر اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے ساتھ صلۂ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور ناکامیاب رہے گا۔ اور اگر ہمارے متّبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب یک دل ہو جائیں کہ جو اُن سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہماری طرف سے شرفِ ملاقات بخشنے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت سے شرف یاب ہوں گے اس لیے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے۔ ہم اُن لوگوں سے ملنے میں اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک اُن کی ایسی باتیں پہونچتی رہتی ہیں جو ہمیں ناپسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔ اُس کی رحمت ہو ہمارے سیّد و سردار، بشیر و نذیر محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر اور سلام ہو۔

کتبہ یکم شوال ۴۱۲ھ

یہ توقیع امامِ زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے۔

هذا كتابنا اليك ايّها الولىّ الملهم للحقّ العلىّ باملائنا
وخطّ ثقتنا فاخفه عن كلّ احد واطوه واجعل له نسخة يطّلع
عليها من تسكن الى امانته من اوليائنا، شملهم الله ببركتنا
(ودعائنا) ان شاء الله والحمد لله والصّلوٰة على سيّدنا محمّد
وآله الطّاهرين۔

اے میرے دوستدار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمھارے نام یہ میرا ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک با بھروسہ شخص لکھتا گیا ہے۔ اِس خط کو سب سے چھپانا اور طے کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوستداروں میں سے جس کی امانت و دیانت پر تمھیں اطمینان ہو اس کو دکھا دینا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا انشاء اللہ اور ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سیّد و سردار حضرت محمدؐ اور ان کی آلِ پاک پر۔

(٩) یہ توقیع اُن لوگوں کیلئے برآمد ہوئی جو امامِ زمانہؑ کے وجود میں شک کرتے تھے

شیخ موثق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابنِ ابی غانم قزوینی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی۔ ابنِ ابی غانم قزوینی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ تو گروہ شیعہ نے ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناحیہ مقدسہ کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپؑ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے۔ اس خط کے جواب میں خود امامِ زمانہؑ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر (توقیع) برآمد ہوئی:۔

(١) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
عافانا اللہ وایّاکم من الفتن، ووھب لنا ولکم روح الیقین واجارنا وایّاکم من سوء المنقلب، انہ اُنھی الیّ ارتیاب جماعۃ منکم فی الدّین وما دخلھم من الشّکّ والحیرۃ فی ولاۃ امرھم، فغمّنا ذلک لکم لا لنا وساءنا فیکم لا فینا لانّ اللہ معنا فلا فاقۃ بنا الی غیرہ، والحقّ معنا فلن یوحشنا من قعد عنّا ونحن صنائع ربّنا والخلق بعد صنائعنا۔

(٢) یا ھؤلاء، ما لکم فی الرّیب تتردّدون فی الحیرۃ تنعکسون اَوما سمعتم اللہ عزّوجلّ یقول: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" (نساء آیۃ ٥٩) اَوما علمتم ما جاءت بہ الآثار ممّا یکون ویحدث فی ائمّتکم علی الماضین والباقین منھم علیھم السلام، اَوما رأیتم کیف جعل اللہ لکم معاقل تأوون الیھا واعلاما تھتدون بھا من لدن آدم الی ان ظھر الماضی علیہ السلام کلما غاب علم بدا علم واذا اُفل نجم طلع نجم، فلما قبضہ اللہ الیہ ظننتم انّ اللہ ابطل دینہ وقطع السبب بینہ وبین خلقہ، کلّا ما کان ذلک ولا یکون حتّی تقوم السّاعۃ

ویظھر امر اللہ وھم کارھون۔

(٣) وَاِنّ الماضی علیہ السلام مضی سعیداً فقیداً علی منھاج اٰبائہ علیھم السلام حذو النّعل بالنّعلِ وَفینا وصیّتہ وعلمہ ومن ھو خلفہ ومن یسدّ مسدّہ، ولا ینازعنا موضعہ اِلّا ظالم آثم، ولا یدّعیہ دوننا اِلّا جاحد کافر ولولا انّ امر اللہ لا یغلب، وسرّہ لا یظھر ولا یعلن لظھر لکم من حقّنا ما تبھر منہ عقولکم، ویزیل شکوککم، لکنّہ ماشاء اللہ کان، ولکلّ اَجل کتاب۔

(٤) فاتّقوا اللہ وسلموا لنا، وردّوا الاُمر الینا، فعلینا الاصدار کما کان منّا الایراد ولا تحاولوا کشف ما غُطّی عنکم ولا تمیلوا عن الیمین، وتعدلوا اِلی الیسار، واجعلوا قصدکم الینا بالمودّۃ علی السنّۃ الواضحۃ، فقد نصحت لکم واللہ شاھد علیّ وعلیکم، ولولا ما عندنا من محبّۃ صلاحکم ورحمتکم والاشفاق علیکم لکنّا عن مخاطبتکم فی شغل ممّا قد امتحنّا من منازعۃ الظّالم العتلّ الضّالِّ المتابع فی غیّہ المضادِّ لربّہ، المدّعی ما لیس لہ، الجاحد حقّ من افترض اللہ طاعتہ، الظّالم الغاصب۔

(٥) وفی ابنۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ لی اُسوۃ حسنۃ وسیردی الجاھل ردارۃ عملہٗ وسیعلم الکافر لمن عقبی الدار، عصمنا اللہ وایّاکم من المھالک والاسواء والاٰفات والعاھات کلّھا برحمتہ فانّہ ولیّ ذلک والقادر علی ما یشاء وکان لنا ولکم ولیًّا وحافظًا والسّلام علی جمیع الاوصیاء والاولیاء والمومنین، ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلّی اللہ علی محمّد النبیّ وسلم تسلیماً۔

ترجمۂ توقیع :۔

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روحِ یقین عطا فرمائے۔ تم لوگوں کے دلوں

ہیں جو اپنے والیانِ امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لیے مضر ہے ہمارے لیے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہونچے گا ہمیں نہیں۔ کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں کسی کی ضرورت نہیں، حق ہمارے ساتھ ہے۔ اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے (پہلے) بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی ہے۔ (نحن صنائع ربّنا والخلق بعد صنائعنا)۔

(۲) اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ" (سورۂ النساء آیت ۵۹)

(اے اہلِ ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں (اُن کی اطاعت کرو)۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس کے لیے احادیثِ صحیحہ وارد ہوئی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ ائمہؑ کے لیے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدمؑ تا امام حسن عسکریؑ جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم لوگ آکر پناہ لو اور علم نصب کردیے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہوجاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ستارہ اُس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کردیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہوگیا۔ ہرگز ایسا نہیں ہے اور نہ ہوگا جب تک قیامت برپا نہ ہوجائے امرِ الٰہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں

(۳) اور بلاشبہ وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آباءِ کرام کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم گامزن رہے اور گذر گئے، مگر اُن کی وصیت میرے لیے ہے، اُن کا علم میرے پاس ہے، میں اُن کا فرزند ہوں، اُن کا قائم مقام ہوں۔ اُن کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی اُلجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہوگا، اور میرے سوا دعوائے امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہوگا۔ اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہوجاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہو اور نہ اُس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر

تمہاری عقلیں دنگ رہ جاتیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہوجاتا، مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

(۴) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو اور یہ امرِ امامت ہماری طرف پلٹاؤ۔ کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لیے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو۔ نہ تم لوگ داہنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ مودّت کے ساتھ سنّتِ واضحہ اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمھیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور تم پر بھی، اور اگر ہمیں تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی، ہمیں تم سے ہمدردی نہ، ہمیں تم پر ترس نہ آتا تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و سرکش سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کجروی میں بہا جارہا ہے اپنے ربّ کا مخالف ہے، اُس شے کا دعویدار ہے جو اُس کے لیے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

(۵) اور اسی سلسلے میں میرے لیے بنتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سیرت بہترین نمونۂ عمل ہے۔ وہ جاہل اپنی بداعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر عنقریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور بُرائیوں اور ہر طرح کے آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء و اولیاء اور مومنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ اور حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام ہو۔

★ غیبتہ طوسی میں بھی ابنِ ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ مذکور ہے۔

(۱۰) اسحٰق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات

کتاب "الاحتجاج" میں محمد بن یعقوب کلینیؒ سے اور اُنھوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن عثمان عمری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ میرا ایک خط جس میں بہت سے مشکل مسائل درج ہیں مولیٰ تک پہونچادیں تو مولیٰ و آقا صاحب الزّماں علیہ السلام کے دستِ مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر و توقیع میرے پاس آگئے۔ وہ توقیع یہ ہے:

"اَمّا ما سألت عنه اَرشدكَ الله و ثبّتك مِن امر المنكرين لی من اهل بیتنا و بنی عمّنا ، فاعلم انّه لیس بین الله عزّوجلّ و بین احد قرابة ، من انکرنی فلیس منّی و سبیله سبیل ابن نوحؑ ، و اَمّا سبیل عمّی جعفرؑ و ولده فسبیل اِخوة یوسف علیہ السّلام و اَمّا الفُقّاع فشربه حرام و لا بأس بالشلماب و امّا اَموالکم فما نقبلها اِلّا لتطهروا فمن شاء فلیصل ، و من شاء فلیقطع فما اٰتانا الله خیر ممّا اٰتاکم۔

اللہ تمھیں ہدایت پر قائم رکھے تم نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا ہے جو ہمارے اہلِ خاندان میں سے ہیں اور میرے بنی اعمام (چچیرے بھائی) ہیں۔ تو واضح ہو کہ : اللہ تعالیٰ کی کسی شخص سے کوئی قرابت نہیں ہے۔ جو بھی ہم سے انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اُس کا حشر بھی وہی ہوگا جو پسرِ نوحؑ کا ہوا تھا۔ اب رہ گیا میرے چچا جعفر اور اُن کی اولاد کا معاملہ تو اُن کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے ، جیسے برادرانِ یوسفؑ کا معاملہ ـــ جَو کی شراب حرام ہے۔ آبِ شلجم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کے بھیجے ہوئے اموال صرف اس لیے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تم لوگ پاک و طاہر ہو جاؤ۔ اب جس کے جی میں آئے بھیجے اور جس کے جی میں آئے نہ بھیجے۔ جو کچھ بھی تم لوگ بھیجتے ہو اُس سے کہیں بہتر و زائد وہ ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے

★ وَ اَمّا ظهور الفرج فانّه اِلَی اللهِ و کذب الوقّاتون۔

اور ظہورِ فرج کا سوال تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

★ و اَمّا قول من زعم اَنّ الحسینؑ لم یقتل ، فکفر و تکذیب و ضلال

اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ امام حسین علیہ السّلام قتل نہیں ہوئے۔ یہ کفر و تکذیب اور گمراہی ہے۔

★ و اَمّا الحوادث الواقعة فارجعوا فیها اِلٰی رواة حدیثنا فَاِنّهم حجّتی علیکم وَ اَنَا حجّة اللهِ علیهم۔

اور حوادث واقعات کے بارے میں یہ ہے کہ ہماری احادیث کے راویوں سے رجوع کیا کرو وہ لوگ تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں اور ہم اُن لوگوں پر (راویوں پر) حجت ہیں

★ وَ اَمّا محمّد بن عثمان العمریؓ رضی الله عنه و عن اَبیه من قبل فانّه ثقتی و کتابه کتابی۔

اور محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ اور اُن سے پہلے اُن کے والد ہمارے ثقہ (باعبروسہ) ہیں اور اُن کی تحریر ہماری تحریر ہے۔

★ و اَمّا محمّد بن علیّ بن مهزیار الاُهوازی فسیصلح الله قلبه و یزیل عنه شکّه

اور محمد بن علی بن مہزیار اھوازی ، تو اللہ تعالیٰ عنقریب اُس کے قلب کی اصلاح کر دے گا۔ اور اس کا شک بھی دور ہو جائے گا۔

★ و اَمّا ما وصلتنا به فلا قبول عندنا اِلّا لما طاب و طهر و ثمن المغنّیة حرام۔

اور جو چیز ہمارے پاس بھیجی گئی ہے تو ہمارے یہاں وہی چیز قبول ہے جو طیّب و طاہر ہو۔ اور گانا گانے والی کی اُجرت حرام ہے۔

★ وَ اَمّا محمّد بن شاذان بن نعیم فانّه رجل من شیعتنا اهل البیت۔

اور محمد بن شاذان بن نعیم یہ ہم اہلبیت کے شیعوں کی ایک فرد ہے۔

★ وَ اَمّا ابو الخطّاب محمّد بن ابی زینب الاُجدع فانه ملعون و اصحابه ملعونون فلا تجالس اهل مقالتهم فانّی منهم بریٔ و آبائی علیهم السّلام منهم براء۔

اور ابو الخطّاب محمد بن ابی زینب اجدع ، تو وہ ملعون اور اس کے اصحاب ملعون ہیں ان لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ہم بھی ان لوگوں سے برأت و بیزاری کرتے ہیں اور ہمارے آباءِ کرامؑ بھی ان لوگوں سے برأت کرتے تھے۔

★ وَ اَمّا المتلبّسون باَموالنا فمن استحلّ شیئًا منها فاکله فانّما یاکل النّیران۔

اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلّق ہیں تو جو شخص اُن میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اُس نے آگ کھائی۔

★ وَ اَمّا الخمس فقد اُبیح لشیعتنا وَ جعلوا منه فی حلّ اِلٰی وقت ظهور امرنا لیطیب ولادتهم و لا تخبث

اور خمس ، تو یہ میں اپنے شیعوں کے لیے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ امر تک اُن کے لیے حلال ہے تاکہ اُن کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گندی نہ ہو۔

★ وَاَمَّا ندامة قوم شكّوا فى دين الله علىٰ ما وصلونا به ، فقد اَقلنا من استقال و لاحاجة لنا الىٰ صلة الشّاكّين۔

اور وہ گروہ جسے دینِ خدا میں شک ہے اور وہ اپنے بھیجے ہوئے مال پر نادم ہیں تو جو واپس لینا چاہے واپس لے لے ہمیں شک کرنے والے گروہ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

★ وَاَمَّا علّة ما وقع من الغيبة فانَّ الله عزّوجلّ يقول: "يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ" (سورہ المائدہ آیت ۱۰۱)

اور یہ سوال کہ غیبت کیوں واقع ہوئی، تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے اہلِ ایمان! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہیں بتادی جائیں تو تم کو بُرا معلوم ہو۔" (مائدہ آیت ۱۰۱)

★ اِنّه لم يكن اَحد من اٰبآئِیْ اِلَّا وقد وقعت فى عنقه بيعة لطاغيه زمانه وانّى اَخرج ولا بيعة لاحد من الطواغيت فى عنقى۔

سنو! بلاشبہ ہمارے آباءِ کرام میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر اُن کے زمانے کے ظالم کی بادشاہت نہ رہی ہو۔ لہٰذا یہ غیبت اس لیے ہے کہ جب میں ظہور کروں گا تو مجھ پر کسی طاغوت و ظالم کی بادشاہت نہ رہے۔

★ وَاَمَّا وجه الانتفاع بى فى غيبتى فكالانتفاع بالشمس اذا غيّبها عن الابصار السحاب ، وَاِنّى لَاَمَان لِاَهل الارض كما اَنَّ النّجوم اَمان لِاَهل السمآء فاغلقوا ابواب السؤال عمّا لا يعنيكم ولا تتكلّفوا علم ما قد كفيتم وأكثروا الدّعاء بتعجيل الفرج ، فانَّ ذالكَ فرجكم ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يا اِسحاق بن يعقوب و علىٰ مَنِ اتَّبَعَ الهدىٰ۔

اور یہ سوال کہ زمانۂ غیبت میں مجھ سے انتفاع (نفع و فائدہ) کی صورت کیا ہے تو یہ انتفاع و نفع ویسا ہی ہے جیسے آفتاب بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اور لوگ اُس سے منتفع ہوتے ہیں۔ میں اہلِ زمین کے لیے اسی طرح امان ہوں جس طرح ستارے اہلِ آسمان کے لیے امان ہیں۔ لہٰذا ایسے سوالات کے دروازے بند کرو جس سے تمھیں کوئی مطلب نہیں۔ اور وہ بات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کی تمھیں ضرورت نہیں۔ اور تعجیلِ فرج (کشادگی میں عجلت) کے لیے زیادہ سے زیادہ دعاء کیا کرو۔ کیونکہ اسی میں تمھاری کشادگی ہے۔ اے اِسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہو اور اُن لوگوں پر بھی سلام ہو جو ہدایت پر گامزن ہوں۔"

★ "غیبتِ طوسیؒ" میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

★ "اکمال الدّین" میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

(۱۱) ابوالحسین محمّد بن جعفر اسدی کے چند مسائل

ابوالحسین محمّد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ ہم نے چند مسائل حضرت صاحب الزّمانؑ سے دریافت کیے تھے تو شیخ ابوجعفر محمّد بن عثمان عمری قدّس اللہ روحہٗ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب تحریراً موصول ہوا۔

★ اَمَّا ما سألت عنه من الصّلاة عند طلوع الشمس و عند غروبها ، فلئن كان كما يقولون اِنّ الشمس تطلع من بين قرنَيْ شيطان ، وتغرب بين قرنَي شيطان فما اَرغم أنف الشيطان بشىء مثل الصّلاة ، فصلّهاو اَرغم أنف الشيطان۔

ترجمہ:۔ تم نے طلوع و غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کے لیے جو سوال کیا ہے، تو اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اُس کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے تو پھر نماز سے بہتر اور کونسی شے ہے جس سے شیطان کی ناک زمین پر رگڑوادی جائے۔ لہٰذا ان اوقات میں نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑ دو۔

★ وَاَمَّا ما سألت عنه من اَمر الوقف علىٰ ناحيتنا وما يجعل لنا ثمّ يحتاج اِليه صاحبه ، فكلٌّ ما لم يسلّم فصاحبه فيه بالخيار وكلّما سلّم فلا خيار لصاحبه فيه

احتاج اَولم یحتج ، افتقر الیہ اَو استغنی عنہ۔

ترجمہ: اور تم نے اُس وقف کے متعلق دریافت کیا ہے جو کسی نے ہمارے پر کیا اور کوئی چیز ہمارے لیے قرار دی۔ پھر اُس کے مالک کو اُس چیز کی ضرورت ہوئی تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی کے مالک نے وہ چیز ابھی سپرد نہیں کی ہے تو پھر اُسے اختیار ہے اور اگر سپرد کر دی ہے تو پھر اُسے کوئی اختیار نہیں، خواہ اُس کو اُس چیز کی احتیاج ہو یا نہ ہو، خواہ وہ اُس شے کا ضرورت مند ہو یا اُس سے مستغنی ہو۔

★ وَاَمّا ما سأَلت عنہ من اَمر من یستحلُّ ما فی یدہ من اموالنا اَو یتصرَّف فیہ تصرُّفہ فی مالہ من غیر اَمرنا، فمن فعل ذلك فھو ملعون ونحن خصماؤہ یوم القیامۃ وقد قال النّبیُّ صلّی اللہ علیہ وآلہ:

"المستحلُّ من عترتی ما حرَّم اللہ ملعون علیٰ لسانی و لسان کُلّ نبیّ مجاب، فمن ظلمنا کان فی جملۃ الظالمین لنا وکانت لعنۃ اللہ علیہ" لقولہ عزّ وجلّ، اَلَا لعنۃ اللہ علَی الظّالمین" (سورہ ھود ۱۸)

ترجمہ: اور اُس شخص کے متعلق سوال جس کے قبضے میں ہمارے اموال ہیں وہ اُسے اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہے یا بغیر ہماری اجازت کے وہ اُسے اس طرح صرف کر رہا ہے جیسے اپنا مال صرف کیا جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ ملعون ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے خلاف مدّعی ہوں گے۔ چنانچہ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم خود فرما گئے ہیں کہ جو شخص میری عترت کے اُس مال کو اپنے لیے حلال کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان پر اور ہر نبیِ مستجاب کی زبان پر ملعون ہے۔ "جو شخص ہم پر ظلم کرے گا اُس کا شمار بھی اُن ظالمین میں ہوگا جو ہم پر ظلم کر چکے ہیں اور جن پر اللہ عزّ وجلّ نے لعنت کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ۔ (سورہ ھود ۱۸)

آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

★ وَاَمّا ما سأَلت عنہ من امر المولود الّذی نبتت قلفتہ بعد ما یختن ھل یختن مرّۃً اُخریٰ ؟ فانّہ یجب

اَن تقطع قلفتہ (مرّۃً اُخریٰ) فَاِنَّ الْاَرضَ تَضِجُّ اِلی اللہ عزَّ وجلَّ من بول الاَغلف اربعین صباحًا۔

ترجمہ: تم نے ایک ایسے مولود کے متعلق دریافت کیا ہے جس کی ختنہ کے بعد کھال پھر سے اُگ آئی (بڑھ گئی) کیا دوبارہ اس کا ختنہ کیا جائے گا؟

اُس کا جواب یہ ہے کہ اُس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا کیونکہ زمین اُس شخص کے پیشاب کرنے سے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اللہ کی بارگاہ میں چالیس دن تک فریاد کرتی رہتی ہے۔

★ وَاَمّا ما سأَلت عنہ من امر المصلّی، والنّار والصورۃ والسّراج بین یدیہ ھل تجوز صلاتہ ؟ فانَّ النّاس اختلفوا فی ذلك قبلك ؟ فانّہ جائز لمن لم یکن من اولاد عبدۃ الاوثان والنیران، یصلّی والصورۃ والسراج بین یدیہ، ولا یجوز ذلك لمن کان من اولاد عبدۃ الاوثان والنیران۔

ترجمہ: تم نے سوال کیا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے سامنے آگ یا تصویر یا چراغ ہے، کیا اُس کی نماز جائز ہے؟ اس لیے کہ اس میں لوگوں کو اختلاف ہے۔؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس شخص کے لیے جائز ہے جو بُت پرست یا آتش پرست کی اولاد نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے تصویر یا چراغ ہے تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے مگر وہ شخص جو بُت پرست یا آتش پرست کی اولاد ہے اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔

★ وَاُمّا ما سأَلت عنہ من امر الضیاع الّتی لناحیتنا ھل یجوز القیام بعمارتھا واداء الخراج منھا وصرف ما یفضل من دخلھا اِلی النّاحیۃ احتسابًا للاَجر وَتقرّبًا الیکم فلا یحلُّ لاَحد ان یتصرَّف فی مال غیرہ بغیر اِذنہ، فکیف یحلُّ ذلك فی مالنا، من فعل شیئًا فانّما یاُکل فی بطنہ نارًا وسیصلی سعیرًا۔

ترجمہ: تم نے ہمارے ناحیہ کی زمینوں کے لیے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ جائز ہے کہ کوئی ناحیہ کی کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے، اُس کی مالگذاری ادا کرے اور

اُس کی فاضل پیداوار اپنے صرف میں لائے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ میری حق المحنت اور مزدوری کا ہے اور تم لوگوں سے تقرّب حاصل کرے ؟

اِس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک شخص کو کسی کے مال پر بغیر اُس کی اجازت کے تصرّف ہی جائز نہیں تو پھر ہمارے اموال کے لیے یہ کیسے جائز ہو جائے گا۔ ؟ لہٰذا جو شخص بغیر ہماری اجازت کے ایسا کرے گا، اُس نے گویا اُس چیز کو حلال کر لیا جو اس کے لیے حرام ہے اور جو ہمارے اموال میں سے ذرا سا بھی کھائے گا، گویا وہ آگ سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے اور وہ جہنّم کی آگ میں جلے گا۔

★ — وَ اَمّا مَا سألت عنه من الثمار من اموالنا يمرّ به المارّ، فيتناول منه و يأكل هل يحلّ له ذلك ؟ فانّه يحلّ اكله و يحرم عليه حمله۔

ترجمہ: تم نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ ہمارے (ناحیہ کے) باغات اور درختوں کی طرف سے ایک گذرنے والا گذر رہا ہے وہ اس میں سے پھل توڑتا ہے اور کھاتا ہے۔ کیا اس کے لیے یہ جائز ہے ؟

جواب یہ ہے کہ توڑ کر کھا لینا تو جائز ہے مگر توڑ کر لے جانا حرام ہے۔ (احتجاج)

★ اکمال الدّین میں بھی محمّد بن جعفر اسدی سے اس کے مثل روایت مرقوم ہے۔

(۱۲) مالِ امامؑ جو کسی پر حرام ہو

ابو جعفر محمّد بن محمّد خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے بیان کیا ابو علی ابن ابو الحسین اسدی نے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ ابو جعفر محمّد بن عثمان عمری قدّس اللہ روحہٗ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعين على من استحلّ من اموالنا درهمًا۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو اُس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

★ ابو جعفر محمّد بن محمّد خزاعی رح کا بیان ہے کہ میں نے یہ توقیع دیکھی اور پڑھی۔ (اکمال الدین)

★ کتاب الاحتجاج میں بھی ابو الحسین اسدی کی یہی روایت مرقوم ہے۔

۱۳ مجمع میں میرا نام نہ لیا جائے

مظفّر علوی نے ابنِ عیّاشی اور حیدر بن محمّد سے، انھوں نے عیّاشی سے، انھوں نے آدم بن محمّد بلخی سے، انھوں نے علی بن حسین دقّاق اور ابراہیم بن محمّد سے، اور انھوں نے علی بن عاصم کوفی سے روایت کی ہے اور علی بن عاصم کوفی کا بیان ہے کہ حضرت صاحب الزّمان عؑ کی اکثر توقیعات میں یہ جملہ نکلا ہے کہ:

"مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ سَمَّانِيْ فِيْ مَحْفِلٍ مِنَ النَّاسِ"

"ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے"

(اکمال الدین - الاحتجاج)

۱۴ میرا نام ظاہر نہ کرو۔

محمّد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی محمّد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا، اور ابو علی محمّد بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے محمّد بن عثمان عمری قدّس اللہ روحہٗ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزّمان علیہ السّلام کی دستِ مبارک سے لکھی ہوئی تحریر میں جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ:

"مَنْ سَمَّانِيْ فِيْ مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ بِاسْمِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ"

جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اُس پر اللہ کی لعنت۔

نیز میں نے ایک عریضہ لکھ کر ظہورِ فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا:

"كَذِبَ الْوَقَّاتُوْنَ"

اس کا وقت معیّن کرنے والے جھوٹے ہیں۔ (اکمال الدین)

۱۵ سورۂ سبا ۳۴ کی آیت ۱۸ کی وضاحت

اَبی اور ابنِ ولید نے حمیری سے، حمیری نے محمّد بن صالح ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ہمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت صاحب الزّمان علیہ السّلام کے پاس عریضہ بھیجا اس میں لکھا کہ میرے خاندان والے مجھے ستاتے ہیں اور آپ کے آباءِ کرام کی اِس حدیث کو پیش کرتے ہیں جس میں اُن حضرات نے فرمایا ہے کہ "ہمارے قوّام اور خدّام شریر ترین خلقِ خدا ہیں"۔[1]

آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا: "وَيْحَكُمْ اَمَا قَرَأْتُمْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، "وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً" (سبا ۳۴ آیت ۱۸)

[1] قوّامنا و خدّامنا شرار خلق الله

ترجمہ: تم پر افسوس ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا:
ترجمۂ آیت: " اور ہم نے اُن لوگوں کے اور اِس قریہ کے درمیان جس میں ہم نے برکتیں نازل کی ہیں ایک ظاہری قریہ بھی قرار دیا ہے۔"

تو بخدا ہم لوگ وہ قریہ ہیں جس میں برکتیں ہیں اور تم لوگ "قریۂ ظاہرہ" ہو۔

★ عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث علی بن محمد کلینی نے بیان کی ہے اور اُنھوں نے محمدّ بن صالح سے اور اُنھوں نے حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

(۱۶) محمدّ بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

ابنِ ولید نے سعد سے، سعد نے علان سے، علان نے محمدّ بن جبریل سے، محمد بن جبریل نے ابراہیم اور محمدّ پسرانِ فرج سے، اُنھوں نے محمدّ بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی ہے کہ وہ مرتد ہو کر اور شک میں مبتلا رہ کر واردِ عراق ہوا تو وہاں ایک توقیع برآمد ہوئی جس میں یہ تحریر تھا کہ:

قل للمهزيار قد فهمنا ما حكيته عن موالينا ناحيتكم فقل لهم أما سمعتم الله عزّ وجلّ يقول:

مہزیار سے کہدو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ میں سمجھ گیا مگر تم اُن لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (نساء آیت ۵۹)

اے اہلِ ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

هل امر الّا بما هو كائن الى يوم القيامة أولم تروا أنّ الله عزّ وجلّ جعل لهم معاقل يأوون اليها واعلاما يهتدون بها من لدن آدم إلى أن ظهر الماضي صلوات الله عليه كلّما غاب علم بدا علم، وإذا أفل نجم طلع نجم فلمّا قبضه الله عزّ وجلّ اليه، ظننتم أنّ الله قد قطع السبب بينه وبين خلقه، كلّا ما كان ذلك، ولا يكون حتّى تقوم الساعة ويظهر امر الله وهم كارهون۔

(۲) يا محمّد بن ابراهيم لا يدخلك الشكّ فيما قدمت له فانّ الله لا يخلي الأرض من حجّة أليس قال لك ابوك قبل وفاته أحضر الساعة من يعيّر هذه الدنانير التي عندي فلمّا أبطأ ذلك عليه، وخاف الشيخ على نفسه الوحا قال لك: عيّرها على نفسك وأخرج اليك كيسًا كبيرًا وعندك بالحضرة ثلاثة أكياس وصرّة فيها دنانير مختلفة النقد، فعيّرتها وختم الشيخ عليها بخاتمه وقال لك اختم مع خاتمي فان أعش فانا أحقّ بها، وان أمت فاتّق الله في نفسك اوّلًا ثمّ فيّ فخلّصني، وكن عند ظنّي بك۔

(۳) اخرج رحمك الله الدنانير التي استفضلتها من بين النقدين من حسابنا وهي بضعة عشر دينارًا وَاستردّ من قبلك فانّ الزمان اصعب ما كان وحسبنا الله ونعم الوكيل۔

ترجمہ:

یہ اولی الامر وہی تو ہے جو تا قیامت چلتی رہے گی۔ اور کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو، علم نصب کردیے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے لیکر (میرے والد) جو گذر گئے، اُن تک مسلسل جاری رہا جب ایک علم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اُس کی جگہ نصب ہوگیا، ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اُس کی جگہ نمودار ہوگیا، مگر جب میرے والد گذر گئے تو تم لوگ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع کردیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوگا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہوجائے امرِ الٰہی ظہور کرکے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

(۲) اے محمدّ بن ابراہیم! جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گا۔ یہ بتاؤ کیا تمھارے والد نے اپنی وفات سے پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے ہوئے دیناروں کو شمار کرسکے، مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی اثنا میں اپنا دم نہ نکل جائے تو تم سے کہا کہ اب تم خود ہی اِن دیناروں کو گن لو اور یہ کہکر اُنھوں نے ایک بڑا سا کیسہ (تھیلا) نکالا اور اُس وقت تمھارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی تھی جس میں مختلف

اوزان کے دینار تھے۔ تم نے اُن کو گِنا اور اُن بزرگ نے اُن تھیلوں پر اپنی مہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اِس پر اپنی مہر لگاؤ۔ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لیے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لیے اور مجھے اس کی ذمّے داری سے نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے اُمید رکھتا ہوں۔

لہٰذا اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار جو تم نے اُن نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اور اُسے واپس کرو اِس لیے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب وسخت ہے اور ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل وکارساز ہے۔ (اکمال الدین)

(۱۷) جعفر بن حمدان کے مسائل

حسین بن اسماعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے امامِ زمانہ کو عریضہ لکھ کر یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے ایک کنیز کو اپنے لیے حلال کیا مگر اُس کنیز سے یہ شرط کی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ جب اُس کو ایک مدّت گذر گئی تو ایک دن اُس کنیز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے میں نے کہا، یہ کیسے؟ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو۔ غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ کنیز گود میں ایک فرزند کو لیے ہوئے آئی۔ اور اِس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیکر آئی تو اُس کے لیے میں نے وصیت کردی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کیے جائیں لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکمشت دو سو دینار دے دیئے جائیں اور اِس رقم کے ادا کردینے کے بعد اس کا اس وقف سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اُس فرزند کے لیے جو حکم ہو اُس پر عمل کیا جائے۔؟

جواب آیا کہ:

" اَمّا الرّجل الّذی استحلّ بالجاریة وشرط علیها اَن لا یطلب ولدها فسبحان من لا شریك له فی قدرته شرط علی الجاریة شرط علی الله عزّوجلّ ؟ هذا ما لا یؤمن اَن یکون وحیث عرض فی هذا الشكّ ولیس یعرف الوقت الّذی اَتاها فیه فلیس ذلك بموجب لبراءة فی ولده واَمّا اعطاء المائتی دینار واخراجه من الوقف فالمال ماله فعل فیه ما اَراد۔

ترجمۂ جواب: " وہ شخص جس نے کنیز کو اِس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کنیز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس (فرزند) کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا، تو جائیداد تو اُس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

(۱۸) دُعاء بزمانۂ غیبتِ امامِ زمانہ علیہ السلام

ابو محمد حسن بن محمد مکتب کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو علی ھمام نے اِس دُعاء کی روایت کی اور کہا کہ شیخ قدّس اللہ روحہ نے اِس دُعاء کو املاء کرایا اور فرمایا کہ یہ دُعاء پڑھا کرو:

—— : دُعَاء : ——

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ

اے اللہ (پروردگار) تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے معرفت نہ دی

نَفْسَكَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَكَ۔

اپنی ذات کی تو میں تیرے رسولؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا۔

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَكَ

(پروردگار) اے اللہ! مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت

لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَكَ۔

نہ دی تو میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَكَ

(پروردگار) اے اللہ! تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت

ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ۔

نہ دی تو میں اپنے دین سے گمراہ و بے دین ہو جاؤں گا۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِیْ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ

(پروردگار) اے اللہ! تو مجھے جاہلیت کی موت نہ مارنا۔ اور میرے دل کو منحرف نہ ہونے

بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ۔

دینا جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَکَمَا ھَدَیْتَنِیْ بِوِلَایَةِ مَنْ فَرَضْتَ طَاعَتَهٗ

(پروردگار) اے اللہ! جس طرح تو نے میری ہدایت فرمائی اپنے رسولؐ کے بعد اپنے اُن والیانِ امر کی

عَلَیَّ مِنْ وُلَاةِ اَمْرِكَ بَعْدَ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

طرف جن کی اطاعت مجھ پر فرض ہے چنانچہ میں تیرے والیانِ امر جناب امیر المومنین و

حَتّٰی وَالَیْتُ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَسَنَ وَ

سے (درود و سلام ہو تیرا اُن پر) تولّا رکھتا ہوں اور امام حسنؑ و

الْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰی وَ

امام حسینؑ سے اور علیؑ اور محمدؑ باقر سے اور جعفر صادق اور موسیٰ کاظم سے اور

عَلِیًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِیًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ

امام علیؑ رضا اور محمدؑ تقی سے اور علیؑ نقی و حسنؑ عسکری سے اور حجت قائم

الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

امام مہدیؑ سے تیری رحمتیں نازل ہوں اُن سب حضرات پر۔

اَللّٰھُمَّ فَثَبِّتْنِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ

(پروردگار) اے اللہ! پس تو مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور مجھے عمل کی توفیق پر مشغول

بِطَاعَتِكَ وَلَیِّنْ قَلْبِیْ لِوَلِیِّ اَمْرِكَ وَ

رکھ اپنی اطاعت کے ساتھ اور میرے دل کو نرم رکھ اپنے ولیٔ امر کے لیے اور

عَافِنِیْ مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهٖ خَلْقَكَ وَثَبِّتْنِیْ

مجھے اپنی مخلوق کی طرف سے آزمائشوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے ثابت قدم رکھ

عَلٰی طَاعَةِ وَلِیِّ اَمْرِكَ الَّذِیْ سَتَرْتَهٗ عَنْ خَلْقِكَ

اپنے اُس ولیٔ امر کی اطاعت پر جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے

فَبِاِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِیَّتِكَ وَاَمْرَكَ یَنْتَظِرُ

پس وہ تیرے حکم و اجازت سے تمام لوگوں سے غائب ہیں اور تیرے حکم کے منتظر ہیں

وَاَنْتَ الْعَالِمُ غَیْرُ مُعَلَّمٍ بِالْوَقْتِ الَّذِیْ فِیْهِ صَلَاحُ

اور تجھے کون بتانے والا ہے تو خود ہی عالم ہے کہ تیرے ولیٔ امر کے لیے اذنِ ظہور

اَمْرِ وَلِیِّكَ فِی الْاِذْنِ لَهٗ بِاِظْهَارِ اَمْرِهٖ وَكَشْفِ سِرِّهٖ

دنیا میں کب مناسب ہے۔ (اور تو ہی جانتا ہے کہ) امر اور راز کب ظاہر ہونا چاہیے

وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ

اور مجھے صبر عطا فرما تاکہ میں اس امر (کے ظہور) کو جلدی نہ چاہوں جس کو تو نے مؤخر کیا ہے

وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا اَكْشِفَ عَمَّا سَتَرْتَهٗ

اور جس امر کو تو جلدی چاہتا ہے اس میں تاخیر چاہوں۔ اور نہ ظاہر کروں جس کو تو نے چھپایا ہے

وَلَا اَبْحَثَ عَمَّا كَتَمْتَهٗ وَلَا اُنَازِعَكَ فِیْ تَدْبِیْرِكَ

اور نہ تلاش کروں اُس کو جسے تو نے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تیری تدبیر پر بحث نہ کروں۔

وَلَا اَقُوْلَ لِمَ وَكَیْفَ وَمَا بَالُ وَلِیِّ اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَظْهَرُ؟

اور یہ نہ کہوں کہ یہ کیوں ہے اور کیسے ہے؟ اور ولیٔ امرِ الٰہی کیوں ظہور نہیں فرماتے

وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْاَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ، وَاُفَوِّضُ اُمُوْرِیْ

حالانکہ زمین تو ظلم و جور سے بھر چکی ہے۔ . . . . اور میں سپرد کردوں اپنے اُمور

كُلَّهَا اِلَیْكَ۔

کُل کے کُل تیری طرف۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُرِیَنِیْ وَلِیَّ اَمْرِكَ ظَاهِرًا

(پروردگار) اے اللہ! میں تجھ ہی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ولیٔ امر کی زیارت کا شرف بخش دے

نَافِذَ (لِاَمْرِكَ) مَعَ عِلْمِیْ بِاَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَ

تاکہ میں دیکھوں کہ وہ تیرے حکم کو نافذ فرما رہے ہیں۔ یہ جاننے کیلئے کہ تو ہی سلطان ہے اور

الْقُدْرَةَ وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِیَّةَ وَالْاِرَادَةَ

تو ہی صاحب قدرت و برہان و حجت و مشیت و ارادہ

وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذٰلِكَ بِیْ وَبِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور طاقت اور قوت ہے۔ لہٰذا تو میرے لیے اور تمام مومنین کے لیے ایسا کردے

حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی وَلِیِّكَ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلَالَةِ

تاکہ ہم لوگ تیرے ولیٔ امر کو ظاہر بہ ظاہر بولتے ہوئے واضح طور پر رہنمائی کرتے ہوئے

هَادِیًا مِنَ الضَّلَالَةِ، شَافِیًا مِنَ الْجَهَالَةِ،

لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لاتے ہوئے، جہالت سے بچا کر نکالتے ہوئے دیکھیں۔

اَبْرِزْ یَا رَبِّ مَشَاهِدَهٗ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهٗ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ

اے میرے پروردگار! تو اُن کے مشاہد کو نمایاں کر، اور اُن کے قواعد کو استوار کر اور ہمیں قرار دے اُن

لوگوں میں

تَقَرُّ عَيْنُنَا بِرُؤْيَتِهِ ، وَأَقِمْنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوَفَّنَا

جو اُن کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور مجھے اُن کی خدمت پر قائم رکھ اور مجھے موت

عَلٰى مِلَّتِهِ ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ ۔

دے اُن ہی کی ملّت پر اور ہمیں اُن ہی کے زُمرے (گروہ) میں محشور فرما۔

اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ

(پروردگار) اے اللہ! تُو اُن (ولیِ امرؑ) کو محفوظ فرما اُن تمام چیزوں کے شر سے جنھیں تُو نے پیدا کیا اور

وَصَوَّرْتَ ۔

(جنھیں) جسے تُو نے پالا، جسے تُو نے ایجاد کیا، جس کی تُو نے صورت بنائی۔

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ

اور تُو اُن کی حفاظت فرما اُن کے سامنے سے اور اُن کے پُشت سے اور اُن کے داہنے جانب سے

وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ

اور اُن کے بائیں جانب سے، اور اُن کے اوپر سے اور اُن کے نیچے سے

بِحِفْظِكَ الَّذِي لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ

اور تُو اپنی اُس حفاظت سے کام لے جس کے بعد کسی کو کوئی آسیب وگزند نہیں پہونچ سکتا،

وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ ۔

اور اُن کی حفاظت کرکے تُو اپنے رسولؐ اور اپنے رسُول کے وصی کی حفاظت فرما۔

اَللّٰهُمَّ وَمُدَّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ

(پروردگار) اے اللہ! تُو اُن جناب کی عمر دراز فرما اور اُن کی مدّتِ حیات کو زیادہ فرما

وَأَعِنْهُ عَلٰى مَا أَوْلَيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ

اور وہ ذمّے داریاں جو آنجناب کو تُو نے سپرد کی ہیں اُن میں اُن کی اعانت فرما

وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ

(پروردگار) اور اُن کی بزرگی میں اضافہ فرما کیونکہ وہی ہادی، مہدی

الْقَائِمُ الْمُهْتَدِي الطَّاهِرُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الزَّكِيُّ

قائم مہتدی، پاک وپاکیزہ (طاہر) صاحبِ تقویٰ، پاکیزہ اوصاف زکی

الرَّضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشَّكُورُ ۔

راضی بہ رضائے خدا صبر کرنے والے، دین میں کوشش کرنے والے، بہت شکر کرنے والے ہیں

اَللّٰهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ

پروردگار اے اللہ! اگرچہ اُنکی مدّتِ غیبت طویل ہوچکی ہے اور اُنکی کوئی خبر بھی ہمیں نہیں پہونچی

وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ عَنَّا

اِس کے باوجود ہمارے یقین کو (جو اُن کے بارے میں ہے) ہم سے سلب نہ کرلینا۔

وَلَا تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْإِيمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الْيَقِينِ

اور اُن کے ذکر، اُن کے انتظار، اُن پر ایمان، اُن کے ظہور پر پختہ یقین

فِي ظُهُورِهِ وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ

اور اُن کے لیے دُعا، اور اُن پر درود کو ہم سے نہ بُھلا دینا۔

حَتّٰى لَا يُقَنِّطَنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ

تاکہ اُن کی طولِ غیبت کی وجہ سے اُن کے ظہور و قیام سے ہم لوگ مایوس نہ ہوجائیں۔

وَيَكُونَ يَقِينُنَا فِي ذٰلِكَ كَيَقِينِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ص وَ

اور اُن کے ظہور پر ہمارا یقین بالکل ویسا ہی رہے جیسے رسول اللہؐ کی بعثت اور

وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ فَقَوِّ قُلُوبَنَا

جیساکہ تیری وحی اور تیری تنزیل پر ہم لوگوں کا یقین ہے اور ہمارے قلوب کو قوّت

عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتّٰى تَسْلُكَ بِنَا عَلٰى يَدِهِ مِنْهَاجَ

عطا فرما اُن پر ایمان رکھنے کے سلسلے میں۔ تاکہ تُو اُن کے ہاتھوں ہمیں راہِ ہدایت

الْهُدٰى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمٰى ، وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطٰى

اور حجتِ عظمیٰ اور میانہ روی وطریقۂ وسطیٰ پر چلائے۔

وَقَوِّنَا عَلٰى طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلٰى مُشَايَعَتِهِ

پروردگار! تُو ہم لوگوں کو آنجناب کی اطاعت کی قوّت عطا فرما اور اُن کی پیروی پر ہمیں ثابت قدم رکھ

وَاجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ

اور ہمیں آنجناب کے گروہ اور اُن کے اعوان وانصار میں شامل فرما اور یہ کہ ہم اُن کے ہر اقدام پر

بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا ذٰلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا

راضی رہیں۔ اور یہ سب نہ تو ہم لوگوں سے ہماری زندگی میں سلب کر نہ وقتِ وفات

حَتّٰى تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرَ شَاكِّينَ وَلَا نَاكِثِينَ وَلَا

تاکہ جب ہمیں موت آئے تو اُس وقت بھی اُن کے متعلّق نہ کوئی شک رکھیں نہ شبہ رکھیں نہ اُن کے

مُرْتَابِينَ وَلَا مُكَذِّبِينَ ۔ عہد کو توڑیں نہ اُن کی تکذیب کریں۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَ اَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ

(پروردگار) یااللہ! تو آنجناب کے ظہور و فرج وکشادگی میں تعجیل فرما اور اپنی نصرت سے انکی تائید فرما

وَ انْصُرْ نَاصِرِيْهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيْهِ وَ دَمْدِمْ عَلٰى مَنْ

اور اُن کی نصرت کرنے والوں کی نصرت فرما اُن کو چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے۔ اور جو لوگ اُن کی

نَصَبَ لَهٗ وَ كَذَّبَ بِهٖ

دشمنی پر کمربستہ ہوں اور اُن کی تکذیب پر آمادہ ہوں اُن کو نیست و نابود کر دے

وَ اَظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَ اَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ

اور آنجناب کے ذریعے سے حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو اُن کے ذریعے سے مٹا دے

وَ اسْتَنْقِذْ بِهٖ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الذُّلِّ

اور آنجناب کے ذریعے سے مومنین کو ذلّت و رسوائی سے رہائی کرا دے۔

وَ انْعَشْ بِهِ الْبِلَادَ وَ اقْتُلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ الْكَفَرَةَ

اور اُن جناب کے ذریعے سے شہروں کو آباد و شاد کر دے اور جابروں اور کافروں کو اُن کے وسیلے سے قتل کرا دے

وَ اقْصِمْ بِهٖ رُؤُسَ الضَّلَالَةِ وَ ذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ

اور اُن کے ذریعے سے گمراہیوں کے سر کچل دے اور اُن کے ذریعے سے جبّاروں اور

کافروں کو ذلیل کرا دے

وَ اَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِيْنَ وَالنَّاكِثِيْنَ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ

اور تہس نہس کرا دے اُن جناب کے ذریعے سے منافقوں اور بیعت کو توڑنے والوں اور تمام مخالفوں کو

وَ الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا وَبَحْرِهَا وَبَرِّهَا

اور تمام ملحدوں کو برباد کرا دے خواہ وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں خواہ وہ تری میں ہوں یا

وَ سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا ، حَتّٰى لَا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّارًا ۔ وَلَا

خشکی میں، خواہ وہ میدانوں میں ہوں یا وہ پہاڑوں پر حتّیٰ کہ اُن کا کوئی گھر باقی نہ رہے اور

تُبْقِيْ لَهُمْ آثَارًا وَ تُطَهِّرَ مِنْهُمْ بِلَادَكَ

اُن کا نام و نشان تک نہ رہنے دے اور اُن سے اپنے شہروں کو پاک کر

وَ اشْفِ مِنْهُمْ صُدُوْرَ عِبَادِكَ

اور اُن لوگوں کو برباد کر کے اپنے بندوں کے دلوں کو شفا بخش۔

وَجَدِّدْ بِهٖ مَا امْتَحٰى مِنْ دِيْنِكَ

اور آنجناب کے ذریعے سے تیرے دین سے جو محو کر دیا گیا ہے اُس کی تجدید فرما۔

وَاَصْلِحْ بِهٖ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ

اور تیرے احکامات میں جو تبدیلی کی گئی ہے اور تیری سُنّت میں جو تغیّر کیا گیا ہے اُن جناب کے

ذریعے سے اُن سب کی اصلاح فرما۔

حَتّٰى يَعُوْدَ دِيْنُكَ بِهٖ وَعَلٰى يَدَيْهِ غَضًّا جَدِيْدًا صَحِيْحًا

یہانتک کہ تیرا دین اُن جناب کے ذریعے سے پھر سے پلٹ آئے جدید اور صحیح انداز میں،

لَا عِوَجَ فِيْهِ وَلَا بِدْعَةَ مَعَهٗ حَتّٰى تُطْفِئَ بِعَدْلِهٖ

اس طرح کہ اُس میں نہ کوئی کجی ہو اور نہ اُس کے ساتھ کوئی بدعت ہو، یہانتک بجھ جائے اُن کے

نِيْرَانَ الْكَافِرِيْنَ ۔

عدل وانصاف کی وجہ سے کافروں کی بھڑکاتی ہوئی آگ۔

فَاِنَّهٗ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهٗ لِنَفْسِكَ

اس لیے کہ بلاشبہ وہ تیرے ایسے عبد ہیں کہ جنھیں تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے

وَ ارْتَضَيْتَهٗ لِنُصْرَةِ دِيْنِكَ وَاصْطَفَيْتَهٗ بِعِلْمِكَ

اور تُو نے اُن جناب کو اپنے دین کی نصرت کے لیے پسند فرمایا ہے اور اپنے علم کیلئے اُن کو چُنا ہے

وَعَصَمْتَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ بَرَّاْتَهٗ مِنَ الْعُيُوْبِ

اور تُو نے اُن جناب کو گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور رکھا ہے

وَ اَطْلَعْتَهٗ عَلَى الْغُيُوْبِ ، وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

اور تُو نے اُن جناب کو اپنے غیب کی باتوں پر مطّلع فرمایا ہے اور اُن پر اپنا انعام کیا ہے

وَطَهَّرْتَهٗ مِنَ الرِّجْسِ وَ نَقَّيْتَهٗ مِنَ الدَّنَسِ ۔

اور تُو نے اُن جناب کو ہر رجس سے پاک رکھا ہے اور ہر نجاست و پلیدگی سے دور ہی رکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ وَ

(پروردگار) اے اللہ! اب تُو اُن جناب پر رحمت نازل فرما اور اُن کے آباءِ ائمۂ طاہرینؑ اور

عَلٰى شِيْعَتِهِمُ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ اَفْضَلَ

اُن کے منتخب شیعوں پر۔ اور اُن کی اُمیدیں اس سے بھی زیادہ پوری کر جتنی اُنھیں

مَا يَاْمُلُوْنَ ۔ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ مِنَّا خَالِصًا مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَّ

پوری ہونے کی اُمید ہے۔ اور ہماری اِس دُعا کو بالکل خالص شک و شبہ سے پاک

شُبْهَةٍ وَّرِيَاءٍ وَّسُمْعَةٍ حَتّٰى لَا نُرِيْدَ بِهٖ غَيْرَكَ

اور ریاء و شہرت سے مبرّا قرار دے تاکہ ہم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں

وَلَا نَطْلُبُ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ ۔

اور ہم تیری رضا کے علاوہ اور کچھ نہ چاہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَشْكُوْ إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا

(پروردگار!) اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبیؐ کے جدا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتے ہیں اور اپنے ولی (عصر)

وَ شِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَ وُقُوْعَ الْفِتَنِ (بِنَا)

کی غیبت کی، اور زمانے کی سختیوں کی، اور ہر طرف فتنوں کے برپا ہونے کی،

وَ تَظَاهُرَ الْأَعْدَاءِ وَ كَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَ قِلَّةَ عَدَدِنَا

اور دشمنوں کے غلبے کی، اعداء کی کثرت اور زیادتی کی، اور اپنی تعداد میں کمی کی (شکایت کرتے ہیں)

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ ذٰلِكَ بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَ بِصَبْرٍ

(پروردگار!) اے اللہ! اپنی طرف سے اُن کی کشادگی کو جلد کھول دے اور اپنی طرف سے عطا کردہ

مِنْكَ تُيَسِّرُهُ وَ إِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ إِلٰهَ الْحَقِّ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

صبر کے ذریعے سے آسانی پیدا کردے اور امام عادل کو ظاہر فرمادے معبودِ برحق عالمین کے پروردگار!

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِيْ إِظْهَارِ

(پروردگار!) اے اللہ! ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ تُو اپنے ولی (عصر) کو اذن دیدے کہ وہ تیرے

عَدْلِكَ فِيْ عِبَادِكَ وَقَتْلِ أَعْدَائِكَ فِيْ بِلَادِكَ

بندوں پر تیرے عدل کا اظہار کریں۔ اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کریں۔

حَتّٰى لَا تَدَعَ لِلْجَوْرِ دِعَامَةً إِلَّا قَصَمْتَهَا وَلَا بُنْيَةً

یہاں تک کہ ظلم وجور کے کسی ستون کو بغیر گرائے ہوئے، اور اُس کی کسی عمارت کو بغیر

إِلَّا أَفْنَيْتَهَا وَلَا قُوَّةً إِلَّا أَوْهَنْتَهَا وَلَا رُكْنًا إِلَّا هَدَدْتَهُ

مسمار کیے ہوئے، اور کسی قوت کو بغیر کمزور کیے ہوئے، اور نہ کسی رُکن کو بغیر ڈھائے

وَلَا حَدًّا إِلَّا فَلَلْتَهُ، وَلَا سِلَاحًا إِلَّا كَلَلْتَهُ، وَلَا رَايَةً

ہوئے، اور نہ کسی تلوار کی دھار کو بغیر کُند کیے ہوئے، اور نہ کسی اسلحہ کو بغیر ناکارہ کیے ہوئے

إِلَّا نَكَّسْتَهَا، وَلَا شُجَاعًا إِلَّا قَتَلْتَهُ

اور نہ کسی جھنڈے کو بغیر سرنگوں کیے ہوئے، اور نہ کسی بہادر کو بغیر قتل کیے ہوئے

وَلَا جَيْشًا إِلَّا خَذَلْتَهُ

اور نہ کسی لشکر کو بغیر شکست دیے ہوئے چھوڑیں۔

اِرْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ

اے میرے پروردگار! تُو اُن (دشمنوں) پر اپنا پتھر برسا۔ اور اپنی تیز تلوار سے اُن پر ضرب لگا

وَبِبَأْسِكَ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

اور اُن پر اپنا ایسا حملہ کر جو مجرم قوم سے کبھی پسپا نہ کیا جا سکے۔

وَعَذِّبْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَ دِيْنِكَ وَأَعْدَاءَ رَسُوْلِكَ

اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر اور اپنے دین کے دشمنوں پر اور اپنے رسولؐ کے دشمنوں پر

بِيَدِ وَلِيِّكَ وَأَيْدِيْ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

اپنے ولی (عصر) کے ہاتھ سے اور اپنے مومن بندوں کے ہاتھوں سے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِيْ أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ

(پروردگار!) اے اللہ! تُو اپنے ولی اور اپنی زمین میں اپنی حجّت کی حفاظت کر اُن کے دشمن کے

وَكِدْ مَنْ كَادَهُ وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ

خوف سے۔ اور جو اُس سے کید و مکر کرے تو بھی اُس سے کید کر اور جو اُس سے مکر کرے تُو بھی

وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلٰى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوْءًا

اُس سے مکر کر۔ اور اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے تُو اُسے دائرۂ مصائب میں گرفتار کر

وَاقْطَعْ مَادَّتَهُمْ وَارْعَبْ بِهِ قُلُوْبَهُمْ

اور اُن کی بنیادوں کو قطع کردے اور اُن کے قلوب پر آنجناب کا رُعب بٹھا دے

وَزَلْزِلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً

اور اُن کے قدموں لرزش پیدا کردے اور اُنھیں ظاہراً اور باطنی طور پر گرفت میں لے

شَدِّدْ عَلَيْهِمْ عِقَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِيْ عِبَادِكَ

اُن پر اپنا شدید عقاب کر اور اُنھیں اپنے بندوں میں رُسوا کر

وَالْعَنْهُمْ فِيْ بِلَادِكَ وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ

اور اُن کے اوپر اپنے شہروں میں لعنت برسا اور اُنھیں جہنّم کے نیچے والے درجے میں ڈال

وَأَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَصْلِهِمْ نَارًا وَاحْشُ

اور اُن کیلئے اپنے عذاب کو بہت سخت کردے اور اُن کو جہنّم میں جلادے اور اُن کے

قُبُوْرَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ

مُردوں کی قبروں کو آتشِ جہنّم سے بھر دے اور اُنھیں جہنّم کی میں پھونک دے کیونکہ اُنھوں نے

أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَذَلُّوا عِبَادَكَ

نماز کو ضائع کیا اور اپنے خواہشات کی پیروی کی اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔

اَللّٰهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ ، وَأَرِنَا نُوْرَهُ سَرْمَدًا

(پروردگار) اے اللہ! تو اپنے ولی (عصر) کے ذریعے سے قرآن میں روح تازہ پھونک اور ہمیں اس کا

لَا ظُلْمَةَ فِيْهِ ، وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ

وہ سرمدی نور دکھا جس میں ظلمت نام کو نہ ہو۔ اور اُن کے ذریعے سے مردہ دلوں کو زندہ کر

وَاشْفِ بِهِ الصُّدُوْرَ الْوَغِرَةَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ

اور اُن کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کی آگ کو بجھا۔ اور لوگوں کے مختلف خیالات کو حق پر جمع

عَلَى الْحَقِّ ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُوْدَ الْمُعَطَّلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ

کردے۔ اور اُن کے ذریعے سے معطّل حدود اور غیر موثر کیے ہوئے احکام کو پھر سے قائم کردے

حَتّٰى لَا يَبْقٰى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا زَهَرَ

تاکہ کوئی حق بغیر ظاہر ہوتے باقی نہ رہ جائے اور کوئی عدل بغیر نمایاں ہوتے نہ رہے

وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهٖ وَمِمَّنْ يُقَوِّيْ سُلْطَانَهٗ

اور پروردگار ہمیں آنجناب کے اُن اعوان میں قرار دے جن سے آنجناب کی سلطنت کو تقویت ملے

وَالْمُؤْتَمِرِيْنَ لِأَمْرِهٖ وَالرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ

اور جو آنجناب کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں اور اُن کے ہر فعل پر راضی ہوں گے

وَالْمُسَلِّمِيْنَ لِأَحْكَامِهٖ وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهٖ إِلَى التَّقِيَّةِ

اور اُن کے احکامات کو تسلیم کریں گے اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما جن کو تقیہ کی ضرورت نہ

مِنْ خَلْقِكَ۔

رہے گی تیری مخلوق میں۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِيْ تَكْشِفُ السُّوْءَ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ

اے میرے پروردگار! تو مصیبتوں کو ٹالتا ہے اور تو ہی قبول کرتا ہے جب مضطر

إِذَا دَعَاكَ وَتُنْجِيْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ

تجھ سے دعا کرتا ہے۔ اور تو ہی اُسے کربِ عظیم (بڑی مصیبت) سے نجات دیتا ہے

فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيْفَتَكَ

لہٰذا تو اپنے ولی (عصر) کی مصیبت کو دور کر۔ اور ان کو قرار دے اپنا خلیفہ اپنی

فِيْ أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهٗ۔ زمین پر جس کا تو ضامن بنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ خُصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

(پروردگار) اے اللہ! اور تو ہمیں آلِ محمدؐ کے مخالفین میں قرار نہ دینا

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگارا!) تو ہمیں آلِ محمدؐ کے دشمنوں میں شمار نہ کرنا

وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگارا!) تو مجھے اُن لوگوں میں شامل نہ کر جو آلِ محمدؐ سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں

فَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ذٰلِكَ فَأَعِذْنِيْ

پس بلاشبہ میں اس بات سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس لیے تو مجھے پناہ دے

وَأَسْتَجِيْرُ بِكَ فَأَجِرْنِيْ۔

اور میں تیرا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بچالے اور مجھے اجر عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ

(پروردگار) اے اللہ! تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے شامل فرما (قرار دے)

بِهِمْ فَائِزًا عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ

اُن کے صدقے سے اپنے نزدیک کامیاب' دنیا اور آخرت میں۔ اور

مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

مجھے (اپنے) مقرب بندوں میں سے (شامل کرے۔) قرار دے۔

(اکمال الدین)

(۱۹) عمری اور اُن کے فرزند کے نام

کتاب "اکمال الدین" میں مرقوم ہے کہ شیخ ابوجعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سعد بن عبداللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توقیع عمری اور اُن کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے :-

" وَفّقكما الله لطاعته ، وثبّتكما على دينه ، وأسعدكما بمرضاته ، انتهى إلينا ما ذكرتما أنّ الميثمي أخبركما عن المختار ، ومناظرته من لقي ، واحتجاجه بأنْ لا خلف غير جعفر بن عليّ وتصديقه إيّاه وفهمت جميع ما كتبتما به ممّا قال

فانہ عزّوجلّ یقول:

" الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ " (سورۂ عنکبوت آیت ۲)

(۲) کیف یتساقطون فی الفتنۃ و یترددون فی الحیرۃ، و یأخذون یمیناً و شمالاً فارقوا دینہم أم ارتابوا ام عاندوا الحقّ أم جھلوا ماجاءت بہ الروایات الصادقۃ والاخبار الصحیحۃ، أو علموا ذلک فتناسوا، أما تعلمون انّ الارض لا تخلو من حجّۃ إمّا ظاھراً و إمّا مغموراً، أولم یعلموا انتظام ائمّتھم بعد نبیّھم صلّی اللہ علیہ وآلہ یھدی الی الحقّ والی طریق مستقیم۔

(۳) کان نوراً ساطعاً وقمراً زھراً، اختار اللہ عزّوجلّ لہ ماعندہ، فمضی علیٰ منہاج آبائہ علیہم السلام حذو النعل بالنعل علی عہد عہدہ ووصیّۃ أوصی بہا الی وصیّ سترہ اللہ عزّوجلّ بامرہ الی غایۃ وأخفی مکانہ بمشیّتہ للقضاء السابق القدر النافذ وفینا موضعہ ولنا فضلہ ولوقد اذن اللہ عزّوجلّ فیما قد منعہ وأزال عنہ ماقد جری بہ من حکمہ لأراھم الحقّ ظاھراً بأحسن حلیۃ، وابین دلالۃ وأوضح علامۃ ولأبان عن نفسہ وقام بحجّتہ ولکن اقدار اللہ عزّوجلّ لا تغالب وإرادتہ لا تردّ وتوفیقہ لا یسبق۔

(۴) فلیدعوا عنہم اتّباع الھوی، ولیقیموا علی أصلہم الّذی کانوا علیہ، ولا یبحثوا عمّا ستر عنہم فیأثموا ولا یکشفوا ستر اللہ عزّوجلّ فیندموا، ولیعلموا أنّ الحقّ معنا وفینا، لا یقول ذلک سوانا الّا کذّاب مفتر ولا یدّعیہ غیرنا الّا ضالٌّ غویٌّ فلیقتصروا منّا علی ھذہ الجملۃ دون التفسیر، ویقنعوا من ذلک بالتعریض دون التصریح ان شاء اللہ

۱۰

ترجمہ:

(۱) اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور تمھیں اپنے دین پر

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہونچ چکی جیساکہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ میثمی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کرلیا کہ جعفر بن علیؑ کے سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بینا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے کے بعد گمراہ ہو جائے، بُرے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچاتے، اللہ عزّوجلّ خود ارشاد فرماتا ہے:

" الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ " (سورۂ عنکبوت آیت ۱-۲)

" الف لام میم ۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں اِدھر اُدھر گھوم رہے ہیں کبھی داہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا اس میں انھیں شک لاحق ہے، یا واقعتاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچی روایات اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی، خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبیؐ کے بعد اُنؐ کے ائمہؑ کا سلسلہ ایک کے بعد ایک ہے یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گذرنے والے یعنی حسنؑ بن علیؑ تک پہونچا اور وہ اپنے آبائے کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نورِ ساطع اور روشن چاند تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں کے لیے منتخب کرلیا، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آبائے کرام کے دستور کے بالکل مطابق اپنا عہدہ اور اپنی وصیّت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزّوجلّ نے ایک مدت تک کے لیے چھپا لیا اور اپنی مشیّت سے اُس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے ہاں اگر اللہ عزّوجلّ کا اِذن ہوتا جس کے لیے اُس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ حکم کو ختم کر دیتا، تو میں حق کو بہترین شکل میں ظاہر کر دیتا اور اُس کی علامات و دلائل کو

واضح کر دیا، لیکن قضا و قدرِ الٰہی پر کسی کا بس نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۴) لہٰذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار رہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اُٹھانے کی کوشش نہ کریں نادم ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعوےٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذّاب اور مفتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعوٰی جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارۃً کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

(۲۰) ایمانِ ابوطالبؑ بحسابِ جمل

محمدؒ بن مظفر مصری نے محمدؒ بن احمد داؤدی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالقاسم حسین ابن رَوح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباسؓ (عمّ رسولؐ) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپؐ کے چچا ابوطالبؑ جمل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گرہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اُنھوں نے فرمایا کہ اُنھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

اِلٰہٌ اَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱
ل سے مراد ۳۰
ہ سے مراد ۵
الف سے مراد ۱
ح سے مراد ۸
د سے مراد ۴
ج سے مراد ۳
و سے مراد ۶
الف سے مراد ۱
د سے مراد ۴ = جس کا مجموعہ ۶۳ ہوتا ہے۔

(۲۱) جعفر بن علیؑ کا دعوائے امامت اور حضرت امامِ زمانہ کی طرف سے توقیع

راویوں کی ایک جماعت نے تلعکبری سے، اُنھوں نے احمد بن علی سے، اُنھوں نے اسدی سے، اُنھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علیؑ نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعوٰی کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال و حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔

احمد بن اسحاقؒ کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علیؑ کا خط پڑھا تو حضرت صاحبُ زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو آنجنابؑ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذته درجه، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنه علی اختلاف الفاظه وتکرّر الخطاء فیه، ولو تدبّرته لوقفت علی بعض ما وقفت علیه منه، والحمد للہ ربّ العالمین حمداً لا شریک له علی احسانه الینا و فضله علینا، ابی اللہ عزّ وجلّ للحق الّا اتماماً وللباطل الّا زهوقاً، وهو شاهد علیّ بما اذکره، ولیّ علیکم بما اقوله، اذا اجتمعنا لیوم لاریب فیه، ویسألنا عمّا نحن فیه مختلفون، انه لم یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیه، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمّة وسابیّن لکم ذمّة تکتفون بها ان شاء اللہ۔

(۲) یا هذا یرحمک اللہ انّ اللہ تعالی لم یخلق الخلق عبثاً ولا اهملهم سدی، بل خلقهم بقدرته، وجعل لهم اسماعاً وابصاراً وقلوباً والباباً، ثمّ بعث الیهم النبیّین علیهم السّلام مبشّرین و منذرین، یامرونهم بطاعته

فانه عزّوجلّ يقول :

" الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ٥ " (سورۃ عنکبوت آیت ۲)

(۲) كيف يتساقطون فى الفتنة وَ يترددون فى الحيرة ، و يأخذون يمينًا وّ شمالًا فارقوا دينهم أم ارتابوا ام عاندوا الحقَّ أم جهلوا ماجاءت به الروايات الصادقة والاخبار الصحيحة ، أوعملوا ذالك فتناسوا ، أمّا تعلمون انّ الارض لا تخلو من حجّة إمّا ظاهرًا وّ إمّا مغمورًا ، أوَلم يعلموا انتظام أئمّتهم بعد نبيّهم صلّى الله عليه وآله يهدى الى الحقّ والى طريق مستقيم ـ

(۳) كان نورًا ساطعًا وقمرًا زهرًا ، اختارالله عزّوجلّ له ما عنده ، فمضى على منهاج آبائه عليهم السلام حذوا النعل بالنّعل على عهد عهده ووصيّة أوصى بها الى وصىّ ستره الله عزّ وجلّ بامره الى غاية وأخفى مكانه بمشيّته للقضاء السابق القدر النافذ وفينا موضعه ولنا فضله ولوقد اذن الله عزّوجلّ فيما قد منعه وأزال عنه ماقد جرى به من حكمه لأراهم الحقّ ظاهرًا بأحسن حلية ، وابين دلالة واوضح علامة ولأبان عن نفسه وقام بحجّته ولكن اقدار الله عزّوجلّ لا تغالب وإرادته لا تردّ وتوفيقه لا يسبق ـ

(۴) فليدعوا عنهم اتّباع الهوى ، وليقيموا على أصلهم الّذى كانوا عليه ، ولا يبحثوا عمّا ستر عنهم فيأثموا ولا يكشفوا ستر الله عزّوجلّ فيندموا ، وليعلموا أنّ الحقّ معنا وفينا ، لايقول ذلك سوانا إلّا كذّاب مفتر ولا يدّعيه غيرنا الّا ضالٌّ غوىٌّ فليقتصروا منّا على هذه الجملة دون التفسير ، ويقنعوا من ذلك بالتعريض دون التصريح انشاء الله

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہونچ چکی جیساکہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ میثمی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اُس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کرلیا کہ جعفر بن علیؑ کے سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بینا ہونے کے بعد نابینا ہوجاتے اور ہدایت پاجانے کے بعد گمراہ ہوجائے ، بُرے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عزّوجلّ خود ارشاد فرماتا ہے :

" الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ٥ " (سورۂ عنکبوت آیت ۲)

" الف لام میم ۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔ "

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جارہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں اِدھر اُدھر گھوم رہے ہیں کبھی داہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب ۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا اس میں انھیں شک لاحق ہے ، یا واقعتًا دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچّی روایات اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں ۔ کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجّت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ ۔ کیا انھیں معلوم نہیں کہ ان کے نبیؐ کے بعد اُنؐ کے ائمّہؑ کا سلسلہ ایک کے بعد ایک ہے یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گذرنے والے یعنی حسنؑ بن علیؑ تک پہونچا اور وہ اپنے آبائے کرام کے قائم مقام رہے ۔ حق اور صراطِ مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نورِ ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے یہاں کے لیے منتخب کرلیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آبائے کرام کے دستور کے بالکل مطابق اپنا عہدہ اور اپنی وصیّت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزّوجلّ نے ایک مدّت تک کے لیے چھپالیا اور اپنی مشیّت سے اُس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے ہاں اگر اللہ عزّوجلّ کا اِذن ہوتا جس کے لیے اُس نے منع کردیا ہے اور اپنے جاری کردہ

واضح کردیا، لیکن قضا و قدرِ الٰہی پر کسی کا بس نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۴) لہٰذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار رہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اُٹھانے کی کوشش نہ کریں نادم ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ کذّاب اور مفتری ہوگا۔ ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارۃً کہا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

(۲۰) ایمانِ ابوطالبؑ بحسابِ جمل

محمدؒ بن مظفر مصری نے محمدؒ بن احمد داؤدی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوالقاسم حسین ابن رَوح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباسؓ (عمّ رسولؐ) نے جو نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا تھا کہ آپؐ کے چچا ابوطالبؑ جمل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گرہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو اُنھوں نے فرمایا کہ اُنھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

اِلٰہٌ اَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱
ل سے مراد ۳۰
ہ سے مراد ۵
الف سے مراد ۱
ح سے مراد ۸
د سے مراد ۴
ج سے مراد ۳
و سے مراد ۶

(۲۱) جعفر بن علیؑ کا دعوائے امامت اور حضرت امامِ زمانہؑ کی طرف سے توقیع

راویوں کی ایک جماعت نے تلعکبری سے، اُنھوں نے احمد بن علی سے، اُنھوں نے اسدی سے، اُنھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علیؑ نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال و حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔

احمد بن اسحاقؒ کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علیؑ کا خط پڑھا تو حضرت صاحبُ الزمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو آنجنابؑ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذته درجه، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمّنه علی اختلاف الفاظه وتکرّر الخطاء فیه، ولو تدبّرته لوقفت علی بعض ما وقفتُ علیه منه، والحمد للہ ربّ العالمین حمدًا لا شریک له علی احسانه الینا وفضله علینا، اَبی اللہ عزّ وجلّ للحق الّا اتماماً وللباطل الّا زهوقاً، وهو شاهد علیّ بما اذکر، ولیٌّ علیکم بما اقوله، اذا اجتمعنا لیوم لاریب فیه، ویسألنا عمّا نحن فیه مختلفون، انه لم یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیه، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعًا امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمّة وسأبیّن لکم ذمّة تکتفون بها ان شاء اللہ۔

(۲) یا هذا یرحمک اللہ انّ اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثًا ولا اهملهم سُدی، بل خلقهم بقدرته، وجعل لهم اسماعًا وابصارًا وقلوبًا والبابًا، ثمّ بعث الیهم

وينهونهم عن معصيته ، ويعرّفونهم ماجهلوه من امرخالقهم ودينهم ، وأنزل عليهم كتاباً وبعث اليهم ملائكة يأتين بينهم وبين من بعثهم اليهم بالفضل الّذى جعله لهم عليهم وما آتاهم من الدّلائل الظاهرة والبراهين الباهرة ، والآيات الغالبة۔

(۳) فمنهم من جعل النّار عليه بردًا وسلامًا واتخذه خليلًا ، ومنهم من كلّمه تكليمًا وجعل عصاه ثعبانًا مبينًا ومنهم من أحيا الموتى باذن الله وأبرء الأكمه والابرص باذن الله ومنهم من علّمه منطق الطير وأوتى من كلّ شئ ثمّ بعث محمّدًا صلّى الله عليه وآله رحمة للعالمين وتمّم به نعمته وختم به انبياءه وارسله الى النّاس كافّة ، واظهر من صدقه ما اظهر (وبيّن) من آياته وعلاماته مابيّن۔

(۴) ثمّ قبضه صلّى الله عليه وآله حميدًا فقيدًا سعيدًا وَ جعل الامر بعده الى اخيه وابن عمّه ووصيّه ووارثه علىّ بن ابى طالب عليه السّلام ثمّ الى الاوصياء من ولده واحدًا واحدًا : أحيا بهم دينه وأتمّ بهم نوره و جعل بينهم وبين اخوانهم وبنى عمّهم والادنين فالأدنين من ذوى أرحامهم فرقانًا بيّنًا يعرف به الحجّة من المحجوج والامام من المأموم ، بأن عصمهم من الذّنوب وبرأهم من العيوب وطهّرهم من الدّنس ونزّههم من اللّبس ، جعلهم خزّان علمه ومستودع حكمته وموضع سرّه وأيّدهم بالدلائل ولولا ذلك لكان النّاس على سواء ولادّعى امر الله عزّوجلّ كلّ أحد ولما عرف الحقّ من الباطل ولا العالم من الجاهل۔

(۵) وقد ادّعى هذا المبطل المفترى على الله الكذب بما ادّعاه ، فلا أدرى بأيّة حالة هى له رجاء أن

يتمّ دعواه ، أبفقه فى دين الله ؟ فوالله مايعرف حلالًا من حرام ولا يفرّق بين خطاء وصواب ، أم بعلم فما يعلم حقًّا من باطل ولا محكمًا من متشابه ولايعرف حدّ الصّلاة ووقتها ، أم بورع فالله شهيد على تركه الصّلاة الفرض أربعين يومًا يزعم ذلك لطلب الشعوذة ولعلّ خبره قد تأدّى اليكم وهاتيك ظروف مسكره منصوبة ، وآثار عصيانه لله عزّوجلّ مشهورة قائمة أم بآية فليأت بها أم بحجّة فليقمها ، أم بدلالة فليذكرها۔

(۶) قال الله عزّوجلّ فى كتابه :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۔ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۔ (سورۂ الاحقاف آیت ۱تا ۶)

(۷) فالتمس تولّى الله توفيقك من هذا الظالم ما ذكرت لك ، وامتحنه وسله عن آية من كتاب الله يفسّرها أو صلاة فريضة يبيّن حدودها ومايجب فيها ۔ لتعلم حاله ومقداره ويظهر لك عواره و نقصانه ، والله حسيبه -

حفظ الله الحقّ على أهله وأقرّه فى مستقرّه

وَقَدْ اَبَی اللّٰہ عزّوجلَّ اَنْ یکون (الامامۃ) فی اَخوین
بعد الحسنؑ و الحسین علیہما السّلام و اِذا اَذن اللّٰہ لنا
فی القول ظہر الحقُّ و اضمحلَّ الباطل و انحسر عنکم
و الی اللّٰہ اَرْغب فی الکفایۃ ، وجمیل الصنع و الولایۃ
وحسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل و صلّی اللّٰہ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔"

ترجمہ : اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔

اللہ تم کو زندہ وسلامت رکھے تمہارا خط ملا اور وہ خط بھی ملا جو تم نے لفافے میں رکھ دیا تھا میں اس کے مضمون پر مطّلع ہوا۔ اس میں جگہ جگہ تضاد اور جگہ جگہ غلطیاں ہیں۔ اگر تم غور سے پڑھتے تو تمھیں بھی محسوس ہو جاتا۔ اُس اللہ ربّ العالمین کی حمد اور ایسی حمد کہ جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں کہ اُس نے ہم لوگوں پر اپنا احسان اور اپنا فضل کیا۔ اللہ عزّ وجلَّ کو اس کے سوا کچھ منظور نہیں کہ حق کو اتمام تک پہونچائے اور باطل کو مٹا دے اور جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر گواہ رہے گا اُس دن کہ جس کے آنے میں شک ہی نہیں۔ وہ ہم لوگوں سے پوچھے گا اس امر کے متعلق جس میں ہم لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔ اُس نے اِس خط کے لکھنے والے کو مکتوب الیہ (یعنی مجھ) پر اور تم پر اور تمام مخلوق میں سے کسی شخص پر امام نہیں، نہ اُس کی اطاعت فرض کی نہ کوئی ذمّے داری سونپی ہے۔ اب میں اس کی ذرا وضاحت کر دوں تاکہ وہ انشاء اللہ تم لوگوں کے لیے کافی ہو۔

(۲) اے احمد بن اسحاق! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ سنو، اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار خلق نہیں کیا، اور نہ خلق کرنے کے بعد اُس نے مہمل چھوڑ دیا، بلکہ ان سب کو اُس نے اپنی قدرت سے خلق کیا، اُنھیں کان دیے، آنکھیں دیں اور دل و دماغ عطا فرمائے۔ پھر اُس نے انبیاء علیہم السّلام کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اُن کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیں اور اُسکی نافرمانی سے منع کریں، اپنے خالق اور اپنے دین کے متعلق جو کچھ یہ لوگ نہیں جانتے وہ اُنھیں بتائیں۔ اور اُن انبیاءؑ پر صحیفے نازل فرمائے اور اُن کے پاس فرشتے بھیجے تاکہ عوام النّاس اور اُن کے درمیان فرق رہے اور انبیاءؑ کا عام لوگوں پر فضل و شرف

ثابت ہو۔ پھر انبیاءؑ کو معجزات و کرامات عطا کیے اور بہت سی نشانیاں عنایت فرمائیں۔

(۳) چنانچہ اُن میں سے کسی کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور اُن کو اپنا خلیلؑ بنا لیا۔ کسی سے کلام کیا اور اُن کے عصا کو اژدہا بنا دیا، اُن میں سے کسی نے خدا کے اِذن سے مُردوں کو زندہ کیا اور مجذوم اور مبروص کو اچھا کر دکھایا، کسی کو چڑیوں (پرندوں) کی زبان کا علم عطا فرمایا، ہر شے میں سے تھوڑا بہت اُنھیں دیا، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالمین کے لیے باعثِ رحمت بنا کر بھیجا اور آنحضرتؐ پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اُنؐ پر نبوّت کو ختم کر دیا۔ اور تمام عالمِ انسانیت کے رسول بنایا۔ چنانچہ اُن سے جو سچّائیاں ظاہر ہوئیں وہ سب پر بخوبی واضح و روشن ہیں اور جو معجزات و علامات ظہور میں آئے اُن سے سب ہی واقف ہیں۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی روح قبض فرمائی اور اُن کے بعد یہ امرِ ہدایت اُن کے بھائی اُن کے ابنِ عم، اُن کے وصی اور اُن کے وارث حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیا، اور پھر اُن جناب کے بعد یہ امرِ ہدایت اُن کی اولاد میں سے اُن کے اوصیاء ایک کے بعد ایک کو سونپا گیا تاکہ اُن حضرات کے ذریعے سے وہ اپنے دین کو زندہ رکھے اور اپنے نور کو درجۂ اتمام تک پہونچائے۔ اور اُن اوصیاء اور اُن کے بھائیوں و بنی اعمام و قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا تاکہ حجّتِ خدا اور غیر حجّتِ خدا اور امام و ماموم میں امتیاز کیا جا سکے اور وہ اِس طرح کہ اُن اوصیاء و ائمہؑ کو گناہوں سے پاک اور ہر عیب سے منزّہ، ہر پلیدگی سے دور رکھا اور اُنھیں اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور اپنا رازدار بنایا اور معجزات و دلائل سے اُن کی تائید بھی فرمائی اور اگر ایسا نہ کرتا تو تمام لوگ برابر ہو جاتے اور سب لوگ صاحبِ امرِ الٰہی ہونے کا دعوٰی کرتے، پھر حق و باطل میں کوئی تمیز اور عالم و جاہل کی کوئی شناخت نہ رہ جاتی۔

(۵) اور اُس مبطل اور مفتری نے یہ دعوٰی کر کے اللہ پر افتراء و جھوٹ الزام لگایا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح اپنے دعوٰے کی سچّائی ثابت کر سکے گا۔ کیا وہ دینِ الٰہی کے علم و فقہ سے اپنی سچّائی ثابت کرے گا، تو خدا کی قسم اُس کو تو یہ تک نہیں معلوم کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، حق کیا ہے اور باطل کیا ہے محکم کیا ہے اور متشابہ کیا ہے۔ وہ نماز اور اُس کے حدود و اوقات تک کو تو جانتا نہیں۔ پھر کیا وہ ورع و تقوٰی سے اپنے دعوٰے امامت کو ثابت کرے گا؟ تو اللہ گواہ ہے کہ اُس نے تو چالیس دن تک شعبدہ بازی سیکھنے کے لیے نمازِ فریضہ کو ترک کیا اور شاید کہ

اِس خبر سے تم لوگوں کو اذیّت ہو کہ اس کے گھر میں شراب نوشی کے ظروف اور معصیت الٰہی کے آثار موجود ہیں۔ پھر کیا وہ کسی معجزے سے اپنا دعویٰ ثابت کرے گا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کوئی معجـزہ پیش کرے یا اس کے پاس کوئی اور امامت کی دلیل وحجت ہو تو بتائے۔

اللہ تعالیٰ قـرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے : (ترجمۂ آیٰت)

(۶) اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے۔

حٰا، میمٓ۔ کتاب کا نزول اللہ زبردست صاحبِ حکمت کی طرف سے ہے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے درمیان ہے ایک مقرّرہ مدّت تک کے لیے حق کے ساتھ پیدا کیا اور جنھوں نے کفر اختیار کیا وہ اُسی بات سے اعراض کرتے ہیں جس سے کہ اُن کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (اے حبیبؐ !) کہدیجیے کہ تم لوگ ذرا سوچو تو سہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا (معبود سمجھ کر) پکارتے (عبادت کرتے) ہو (وہ کیا ہیں) مجھے دکھاؤ تو کہ اُنھوں نے زمین کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں اُن کی کوئی مشارکت وشرکت ہے۔ اگر تم ہی سچّے ہو تو میرے پاس اِس سے پہلے والی کوئی کتاب یا علمی آثار لاکر دکھاؤ۔ بھلا اُس سے زیادہ بھی کوئی گمراہ ہوسکتا ہے جو اللہ کو کے بجائے ایسوں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کا جواب ہی نہ دے سکیں، حالانکہ اُن کو تو اِن کی پکار کا شعور تک نہیں۔ اور جب لوگوں کو یکجا جمع کیا جائے گا تو وہی اُن کے دشمن ہوں گے اور اُن کی عبادت کا انکار کریں گے۔" (سورۂ احقاف آیت ۱تا۶ پ۲۶)

(۷) تو اللہ تمھیں توفیق دے اُس ظالم سے پوچھو جو میں نے تمھیں بتایا ہے اور اس کا امتحان لو اور قرآن مجید کی کسی ایک کی بھی اُس سے تفسیر دریافت تو کرو۔ یا نمازِ فریضہ کے حدود کیا ہیں یہ دریافت کرکے دیکھ لو کہ اس میں کیا واجب ہے تاکہ تمھیں اُس کا حال اور علمی قابلیت کا پتہ چل جائے اور تمھیں اس کے نقص وعیب کا پتہ چل جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حق کو اُس کے اہل میں محفوظ کردیا ہے اور اس کو اُس کے اصل مستقر پر رکھا ہے۔ اور اللہ کو یہ منظور نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کے بعد امامت کا عہدہ دو بھائیوں کو ملے۔ اور جب اللہ عزّ وجلّ ہمیں بولنے کی اجازت دے گا تو حق ظاہر ہوگا اور باطل مُرجھا جائے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہتا ہوں (بس) وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اور اللہ اپنی رحمت نازل فرمائے محمّدؐ و آلِ محمّدؐ پر۔

(غیبتہ طوسیؒ)

(۲۲) امامِ زمانہ کی تلاش میں ہلاکت وشرک ہے

(رواۃ کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے اور اُنھوں نے عمّار بن حسین بن اسحٰق سے اُنھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزّمانؑ کی تلاش وطلب میں بہت سرگرداں تھا، اس کے لیے اُس نے مختلف شہروں کے چکّر لگائے بالآخر اُس نے شیخ ابوالقاسم حسین بن رَوح قدّس اللہ روحہٗ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمانؑ کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے اپنے تعلّقِ خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپؑ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توقیع برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

"مَنْ بَحَثَ فَقَدْ طَلَبَ، وَمَنْ طَلَبَ فَقَدْ دَلَّ، وَمَنْ دَلَّ فَقَدْ اَشَاطَ، وَمَنْ اَشَاطَ فَقَدْ اَشْرَكَ۔"

(ترجمہ) "جس نے بحث کی، اُس نے طلب وتلاش کیا، جس نے طلب وتلاش کیا اُس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اُس نے خود کو ہلاک کیا، اور جس نے خود کو ہلاک کیا اُس نے شرک کیا۔"

راوی کا بیان ہے کہ اِس توقیع کے بعد میں نے آنجناب کی طلب وتلاش ترک کردی دل کو سکون ہوگیا اور الحمدللہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔ (غیبتہ طوسیؒ)

(۲۳) ابوالحسن خضر بن محمّد کے چند مسائل

احمد بن ابو روح سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن خضر بن محمّد کی کچھ رقم لیکر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابوجعفر محمّد بن عثمان عمری کے حوالے کردوں اور یہ کہ میرے لیے دعا کی درخواست کرد میں بیمار ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پشمینہ پہننا جائز ہے ؟

چنانچہ جب میں بغداد پہونچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابوجعفر محمّد بن احمد کے پاس لے جاؤ اُن کے حوالے کردو میں نے اُن سے کہدیا ہے۔ اور تمھارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے۔ لہٰذا میں ابوجعفر کے پاس پہونچا اور وہ رقم انھیں پہونچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ نکالا جس میں یہ تحریر تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سألت الدّعاء عن العلّة التى تجدها، وهب الله لك العافية ودفع عنك الآفات وصرف عنك بعض ماتجده من الحرارة، وعافاك وصحّ

جسمك وسألت ما يحلّ أن يصلّى فيه من الوبر والسّمور
والسنجاب والفنك والدّلق والحواصل ، فامّا السّمور
والثعالب فحرام عليك وعلى غيرك الصلاة فيه ويحلّ لك
جلود المأكول من اللّحم إذا لم يكن فيه غيره ، وان لم
يكن لك ما تصلّى فيه ، فالحواصل جائز لك ان تصلّى
فيه الفرا متاع الغنم مالم يذبح بأرمنيّة يذبحه
النصارى على الصليب ، فجائز لك أن تلبسه إذا ذبحه أخ
لك (أو مخالف تثق به).

ترجمہ: تم نے اپنے مرض سے شفا کیلئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمھیں صحت دی اور تمہارا مرض دور ہوگیا، اور جو تم اپنے اندر حرارت (بخار) پاتے تھے وہ بھی دور ہوگئی تم اچھے ہوگئے تمہارے جسم کو صحت ملی۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشمینہ وسمور وسنجاب ولومڑی کی کھال اور نیولے کی کھال اور حواصل میں نماز جائز ہے؟ تو سنو! سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لیے اور دوسروں کیلئے نماز میں حرام ہے اور وہ جانور جن کا گوشت کھانا حلال ہے اُن کی کھال (یا بال) پہننا تمہارے لیے جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ اور حواصل میں تمہارے لیے نماز جائز ہے۔ گورخر و گوسفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو، اس لیے کہ وہاں نصاریٰ صلیب پر ذبح کرتے ہیں۔ اگر تمہارے برادرِ دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اُس نے ذبح کیا ہے تو اُس کا پہننا تمہارے لیے جائز ہے۔ (الخرائج والجرائح)

(نوٹ) کتاب غیبت میں جو کچھ میں نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ یہاں ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے حضرت حجت علیہ السلام کے انصار میں سے قرار دے اور اُن کے دین پر قائم رکھے۔ نیز ان کے اعوان میں جو اُن کے زیرِ علم شہید ہوں گے۔ اور یہ بھی التجا ہے کہ آنجناب کے دیدار سے میری اور میرے والد کی، میرے بھائیوں کی اور میرے سارے کنبے کی اور تمام مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اللہ اُن کے اصحاب کے سواریوں کے پاؤں کی خاکِ پاک کو ہم لوگوں کی آنکھوں کا سرمہ بنائے اس لیے کہ اُسی سے ہر خیر و فضل کی دعا کی جاتی ہے۔

اِس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ میرے لیے اللہ سے رحم کی دعا فرمائیں اور میری حیات میں اور بعدِ موت میرے لیے طلبِ مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اوّل بھی اور آخر بھی اور اللہ رحمت نازل فرمائے محمدؐ اور اُنکے اہلِ بیتِ طاہرین پر۔ گنہگار ہاتھوں سے لکھا گیا۔ مولّف احقر العباد محمد باقر بن محمد تقی اللہ ان دونوں کو نبیؐ اور اُنکی مکرم آلؑ کے صدقے میں اپنے دامنِ عفو میں جگہ دے۔ المرقوم ماہِ رجب ۱۰۷۸ھ۔

مترجم: سید حسین امداد۔ ممتاز الافاضل۔ سہ شنبہ ۲۸ شوال ۱۴۱۸ھ